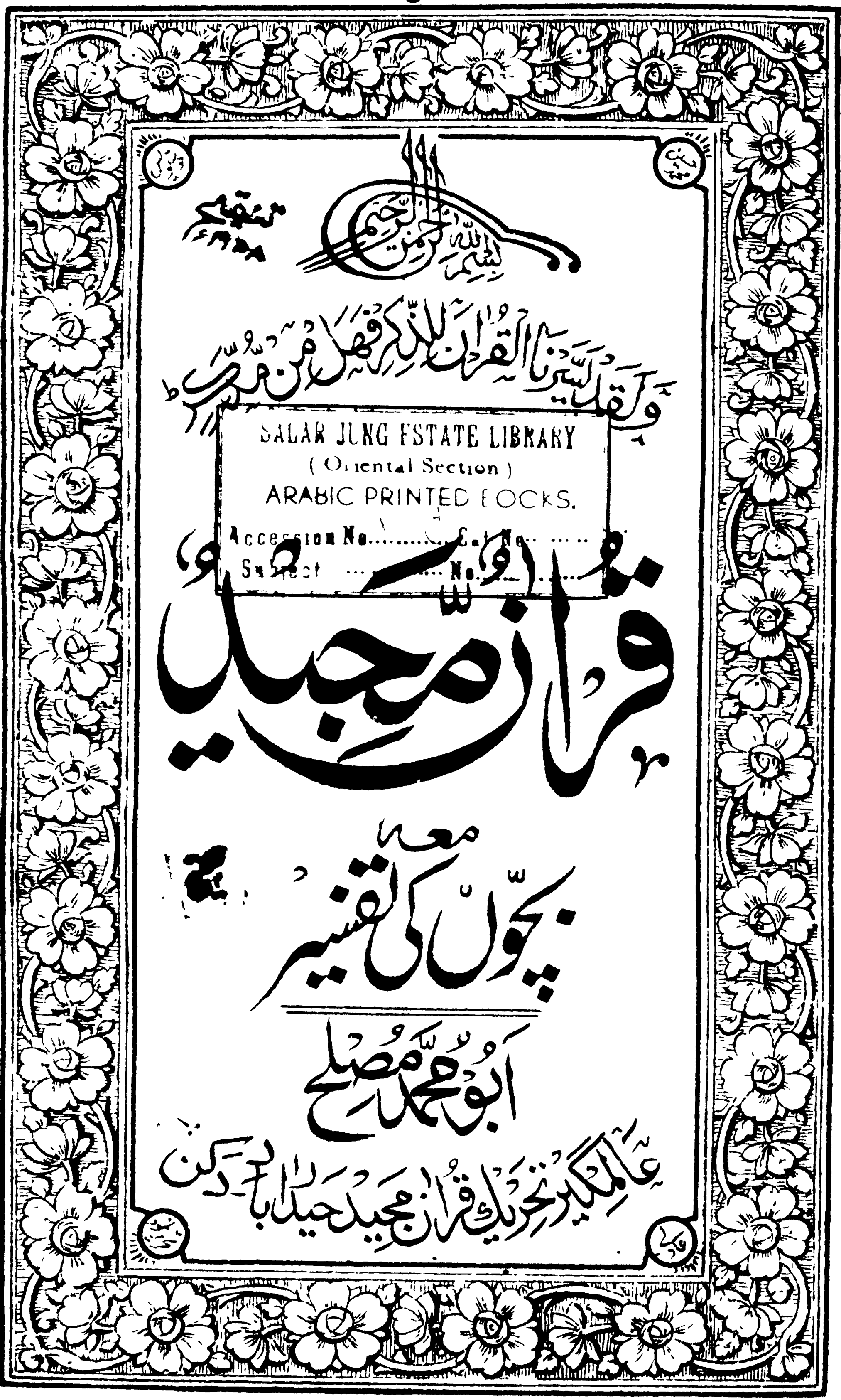
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب قصد طبع نفرمائیں۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر

قرآن مجید

معہ

بچوں کی تفسیر

ابو محمد مصلح

عالمگیر تحریک قرآن مجید حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید

قرآن اللہ تعالے کا کلام ہے۔ یہ بندوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ یہ انسانوں کی زندگی کا دستور العمل ہے بغیر اس کے انسان انسان نہیں ہو سکتا۔ اور مسلمان مسلمان باقی نہیں رہ سکتے یہ وہ آفتاب ہے جس کے طلوع نے دنیا سے ہر قسم کی تاریکیاں دور کیں اور انسانیت کو ہر قسم کی نعمتوں سے مالا مال کیا۔ اس کے اندر خدائی طاقت پوشیدہ ہے جس نے پست کو بلند کیا اور گلہ بانوں کو حکمرانی عطا کی۔ یہ اپنی آپ مثال ہے۔ اس کے سامنے انسان کا عجز ظاہر ہے۔ اس کی جگہ دلوں میں ہے نہ کہ طاقوں پر اور جزدانوں میں۔ یہ علم و عمل کے لیے ہے نہ کہ رسمیات میں مبتلا ہونے کے لیے۔ اس کا علم لازمی ہے نہ کہ اختیاری یہ اپنے نزول کا مقصد آپ بتاتا ہے۔ یہ اپنے سامنے زانوئے ادب تہ کرنے والوں کو دنیا کا ادب دینے والا بناتا ہے۔ اپنے حکموں پر چلنے والوں کو دنیا کا حاکم کر دیتا ہے۔ یہ اپنے خواستگاروں کا آپ معلم اور استاد ہے بغیر اس کے نوعِ انسانی کی مثال جسم بے روح سے دی جا سکتی ہے۔ یہ وہ سمندر ہے جس کی موجیں ازل سے ابد تک موجیں مارتی رہیں گی۔ اور پیاسوں کو سیراب کرتی رہیں گی۔ اپنے اپنے ظرف اور اپنی اپنی بساط کے مطابق اس خوانِ یغما میں سب کا حصہ ہے۔ یہانتک کہ نرا جاہل اور چھ برس کی بچی بچہ بھی فیضیاب ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ یہ اس کا کلام ہے جو اس پر قادر ہے۔ جس کی قدرت کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ مخلوق کے لیے جس چیز کی جس قدر زیادہ ضرورت ہے اوسی قدر وہ مفت اور عام ہے۔ جیسا کہ ہوا پانی آفتاب کی روشنی۔ پس قرآن! وہ قرآن! جو اسکی مرضیات کا مجموعہ ہے۔ اور جس کے بغیر حاصل کائنات و نتیجۂ مخلوقات انسان کا پیدا کرنا بے کار ہو جاتا۔ کیونکر ان سب سے زیادہ عام اور سہل الحصول ہو جن کا اوپر ذکر ہوا تو انسانوں کی سب سے بڑی بدنصیبی یہ ہے کہ وہ اپنے پیدا ہونے کے مقصد ہی کو نہ جانے۔ اور اپنے آقائے حقیقی کے منشا اور احکام ہی سے بے خبر ہے۔ اور اس طرح جانوروں سے بھی بدتر ہو جائے۔

امّتِ مرحومہ پر قیامت تک یہ فرض باقی رہے گا کہ اللہ تعالے کے اس آخری پیغام کو ایک مرتبہ

دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچا دیا جائے۔ کوئی کان ایسا باقی نہ رہے جو اس صوتِ سرمدی کے سننے سے محروم رہ جائے۔ قرآنی احکامات کو نفاذ پذیر ہونا چاہیے۔ انسان کے ظاہر و باطن پر حکومتِ الٰہی کا قیام ضروری ہے۔ ورنہ دنیا کی کوئی طاقت برائیوں کو حقیقی معنوں میں دور نہیں کر سکتی۔ اور امن و چین کی زندگی میسر نہیں ہو سکتی۔

قرآن کی صحیح تلاوت " عبدیت کی شان پیدا کرتی ہے۔ جو اطمینانِ قلب کا باعث ہے جس سے ہر قسم کے شکوک ختم ہو جاتے ہیں اور اُن لاینحل مسائل کا تشفی بخش جواب ملجاتا ہے جن میں حکمار کی عقلیں بھی دنگ ہیں۔

قرآن، محبتِ الٰہی کا درس دیتا ہے۔ جس کے بعد کوئی اور درجہ باقی نہیں رہجاتا جو حاصلِ کائنات اور نتیجہ انسانیت ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

مسلمان اور قرآن

مسلمان خَیْرُ اُمَّۃٍ کے لقب سے نوازے گئے ہیں۔ اس لیے کہ دنیا کی دوسری قوموں کو اوامر و نواہی کا حکم کریں۔ اور یہیں سے یہ حاکم اور اولوالامر بنجاتے ہیں۔ اگر انھوں نے اس فرض کی ادائگی سے منہ موڑا تو سمجھو کہ خدا کے رشتہ کو توڑا۔ اور دین و دنیا کی کامرانی و اقبالمندی کو چھوڑا۔ بدقسمتی سے خواہ کسی دور میں بھی ایسا ہو چکا ہو تو جلد از جلد پھر کتاب اللہ کی طرف اپنی پوری اور مجموعی طاقت سے رجوع کرنا چاہیے۔ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ ایسا کرنا ناگزیر ہے ۔ ورنہ قیامت تک یہ پستی ہی میں رہیں گے۔ اور بحیثیت مسلمان کے زندہ نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ اسلامی اور ذاتِ باریتعالیٰ کی پسندیدہ زندگی قرآن میں ہے

سلاطین اسلام اور والیان ریاست سے

سلاطین اسلام اور والیانِ ریاست پر جو فرض عائد ہوتا ہے وہ پوشیدہ نہیں انکی حکومت کا دار و مدار قرآن پر ہونا چاہیے۔ اور اُن کو اپنی رعایا کے ساتھ قرآنی سلوک کرنا چاہیے۔ امور دینی و دنیوی امور کو قرآنی احکامات کے بموجب سنوارنا چاہیے +

سررشتۂ تعلیمات

علم قرآن کا علم ہے اور سارے علوم کا سردار اور سارے علوم کی جان اس لئے سررشتۂ تعلیمات کے وابستگان بہت آسانی کے ساتھ خدا کی اس کتاب کا علم عام کرسکتے ہیں اور معنے و مطلب کے ساتھ اس کے لزوم کا انتظام ان کے ذریعہ ہوسکتا ہے

مسلمانوں کی آئندہ نسل اور قرآن

مسلمانوں کی آئندہ نسل اور قرآن کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ کیونکہ آج کے بچے کل کے جوان ہونگے۔ اور آج کی بچیاں کل کی مائیں بنیں گی۔ اسلام کا شاندار مستقبل انہیں کے دم سے وابستہ ہوگا۔ اور صحیح معنوں میں یہ سب قرآن ہی کے علم و عمل سے ممکن ہے پس والدین خواہ ان کو اور کچھ دیں یا نہ دیں لیکن "قرآن" ضرور دیدیں کہ اس کے اندر سب کچھ ہے یہ آسمان و زمین سے بھی بھاری ہے یہ کائنات کی دولت سے بھی گراں ہے اس کا دوسرا نام خدائی طاقت ہے یہ جس کے پاس ہوگا اس کے ساتھ خدائی طاقت ہوگی۔ پھر جس کے ساتھ خدائی طاقت ہو اُس کا کون مقابلہ کرسکتا ہے۔

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

علمائے کرام اور مشائخ عظام کا بڑا مرتبہ ہے ان کی توجہ سے اللہ کی کتاب کا علم جلد از جلد عام ہوسکتا ہے اپنی اپنی تعلیم گاہوں میں اس کا اجرا فرمائیں اپنے اپنے محلہ کی مسجد میں درس قرآن قائم کریں۔ مریدوں پر اس کا علم و عمل لازمی گردانیں۔ اپنی تحریر و تقریر سے مسلمانوں کو ادھر متوجہ کردیں۔

"رہنمایانِ قوم کا سب سے بڑا فرض یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی آئندہ نسل کو قرآن سے وابستہ کرنے پر کمربستہ ہوجائیں۔ ہر قسم کی تعلیمگاہوں میں اُسکو داخل کرائیں اور حکومتِ وقت زور ڈالیں کہ معنے و مطلب کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم لازم قرار دی جائے۔ مدیرانِ اخبارات و رسائل مستقل طور پر اس کام کو اپنے ذمہ لیں کہ قرآن مجید کی بلا معنے تعلیم عام ہو۔ اور خدا کے بندوں پر خدا کے قانون نافذ کئے جائیں اور ان کو خدائی حکومت میں سانس لینے دیا جائے۔

عوام کو چاہیے کہ وہ ان امور کا مطالبہ کریں جو اوپر بیان ہوئے۔ قرآن کے علم و عمل کو اپنے اوپر لازم کریں۔ اپنے گھروں کو قرآن کا مدرسہ بنائیں۔ اور خدا کی ساری زمین کو قرآن کا اسکول و کالج بنا دینے کی کوشش کریں

قرآن مجید مع بچوں کی تفسیر

یہ ایک صداقت ہے جس کا بارہا اعلان ہو چکا ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کا اندازِ بیان اور اس کے گوناگوں نازک مضامین کا متحمل ہونا دنیا کی زبانوں کی طاقت سے باہر ہے۔ پس اب قرآن مجید کے عام ہونے اور لازم ہونے کا مسئلہ دو ہی طرح پر حل ہو سکتا ہے، ایک یہ کہ عربی زبان عام ہو جائے اور دنیا کا ہر مسلمان اس کو سمجھنے لگے ورنہ بدرجۂ مجبوری مقامی زبانوں میں اس کے ترجمے پیش کیئے جائیں۔ اس فقیر نے بادلِ ناخواستہ دوسری شکل کو اختیار کیا ہے جس کی داغ بیل ہندوستان کے اکابر نے پہلے سے ڈال دی ہے تاہم ترجمۂ تفسیر کا اس سے زیادہ مرتبہ نہیں ہے کہ وہ متن تک پہنچنے کا صرف ایک ذریعہ ہیں اور جب متن سے لگاؤ پیدا ہو جائے تو ترجمہ و تفسیر کو الگ رکھ کر صرف متن سے تعلق قائم رکھنا چاہیے تاکہ انسانوں کی کوشش سے بے نیاز ہو کر صرف خدا کی نیاز مندی کا ثمرہ حاصل ہو۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا اردو زبان میں بھی ترجمہ و تفسیر کی کمی نہیں۔ اُن کے ہوتے قرآن مجید مع بچوں کی تفسیر کی اس لیئے ضرورت لاحق ہوئی کہ بچّوں کی عمر اور سمجھ کا لحاظ کرتے ہوئے یہ پہلی چیز ہے اور ہماری امیدیں زیادہ تر اسلام کے مستقبل کا خیال کرتے ہوئے انہیں سے وابستہ ہیں اس لیے بھی ادھر متوجہ ہونا ناگزیر سمجھا گیا۔ اور اللہ بزرگ و برتر نے توفیق بخشی کہ پہلے بچوں کی تفسیر پارہ عم ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوئی۔ اور مقبولِ عام ہوئی پھر بچّوں کی تفسیر پانچ پارے شائع کیئے گئے اور اس کو بھی وہی مقبولیت حاصل ہوئی۔ لہٰذا ......
قرآن مجید مع بچوں کی تفسیر کی اشاعت بتائیدِ ایزدی برمحل ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو بھی قبولِ عام عطا فرمائے۔ آمین۔

۱۔ قرآن مجید کے صحیح پڑھنے کا بیان

حروف	مخرج	حروف	مخرج
ء۔ ھ	ابتدائے حلق سے۔	ل	زبان کی نوک کے پاس اور اوپر کے تالو سے۔
ع۔ح	وسط حلق سے۔	ن	زبان کے سرا اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے۔
غ۔خ	انتہائے حلق سے۔	ط۔د۔ت	زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے کنارے سے۔
ق	ابتدائے بیخ زبان اور اوپر کے تالو سے۔	ظ۔ذ۔ث	زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے کنارے سے۔
ک	ابتدائے بیخ زبان اور اوپر کے تالو سے تھوڑا سا قاف کے مخرج سے ہٹ کر۔	ف	نیچے کے ہونٹ کے اندر اور اوپر کے کنارے سے۔
ج۔ش۔ی	زبان کے درمیان اور اوپر کے تالو کے درمیان سے۔	ب۔م۔و	ہونٹوں کے بیچ میں سے
ض	زبان کے کنارے اور دانتوں کی گرہ کے پاس سے یعنے سارے کنارے زبان کے لگانے سے بائیں طرف کے اوپر داڑھوں کی جڑ سے یا سیدھی طرف سے مگر بائیں طرف سے زیادہ آسان ہے	ا	فضائے دہن ہے۔ یعنے الف فقط ایک ہوا ہے کہ اندر سے نکلتی ہے۔
		س۔ص۔ز	زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے درمیان سے۔

۲۔ رموز اوقافِ قرآن مجید

قرآن مجید کی عبارت بات چیت کے طور پر واقع ہوئی ہے۔ بات چیت میں کہیں کم کہیں زیادہ ٹھیرنا پڑتا ہے۔ جس کے لیے خاص علامتیں مقرر ہیں۔ اور وہ رموز اوقاف کہلاتے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

علامت	مطلب
○	بات پوری ہو گئی ٹھہرنا چاہیے ۔
○لا	ٹھہرنا ہے ۔ لیکن ویسا نہیں جیسا اوپر گذرا
○م	یہاں ٹھہرنا لازمی ہے ورنہ مطلب بگڑ جائے گا ۔
ط	بات تو پوری ہو گئی ۔ مگر کہنے والا کچھ اور کہنا چاہتا ہے ۔
ج	ٹھہرنا بہتر ہے نہ ٹھہرے تب بھی جائز ہے
ز	یہاں نہیں ٹھہرنا چاہیئے ۔ آگے بڑھ جانا چاہیئے ۔
ص	ٹھہر جائے تو خیر ورنہ ملا کر پڑھنا چاہیئے ۔
ق	یہ بھی ہے کہ ٹھہر جائے لیکن ٹھہرنا نہیں چاہیئے

علامت	مطلب
صل	یہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے ۔
قف	ضرور ٹھہرنا چاہیے ورنہ مطلب بگڑ جائے گا
ك	جو رمز پہلے گذرے وہی یہاں بھی سمجھنا چاہیے
س	تھوڑا ٹھہرے ۔ لیکن سانس نہ توڑے ۔
وقفہ	یہ سکتہ طویلہ کی علامت ہے یعنے جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں اس سے کم ٹھہرے سکتہ اور وقفہ میں یہ فرق ہے ۔ کہ سکتہ اقرب بوصل ہے اور وقفہ اقرب بوقف ہے
نوٹ	جہاں دو علامتیں ہوں وہاں اوپر کی علامت کا اعتبار ہے ۔

٥ یہ نشان جس الف پر ہو وہ زائد ہے ۔ پڑھنے میں نہیں آتا ۔ ورنہ معنے بدل جائیں گے :۔

۳۔ قرآن مقدس کے نام

نمبر	نام	آیت
(۱)	قرآن	اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا
(۲)	فرقان	تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ
(۳)	ذکر	وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ
(۴)	کتاب	الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ
(۵)	روح	وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا
(۶)	بیان	هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ
(۷)	ہُدیٰ	هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ
(۸)	موعظة	قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ
(۹)	تبیان	تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
(۱۰)	بلاغ	هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ
(۱۱)	بصائر	هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ
(۱۲)	بصیرة	اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ
(۱۳)	شفا	وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ
(۱۴)	رحمت	رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
(۱۵)	مبارک	وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ
(۱۶)	نور	وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِىْٓ
(۱۷)	حق	قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ

(۱۸)	مُهَيْمِن	وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ	(۲۵)	تنزيل	وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
(۱۹)	مجيد	بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ	(۲۶)	تذكره	اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ
(۲۰)	كريم	اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ	(۲۷)	بشرٰى	هُدًى وَّبُشْرٰى
(۲۱)	حكيم	يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ	(۲۸)	امام	فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ
(۲۲)	على	لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ	(۲۹)	عجب	قَالُوْٓا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا
(۲۳)	عزيز	اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ	(۳۰)	حبل	وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
(۲۴)	قيّم	قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ	(۳۱و۳۲)	بشير ونذير	بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا

اعداد و شمار

تعداد رکوعات ۵۵۸	تعداد آیات ۶۲۳۷	تعداد کلمات ۷۶۴۳۰

تفصیل حروف

الف - ۴۸۸۷۲	ز - ۱۵۹۰	ق - ۶۸۱۳
ب - ۱۱۴۴۲	س - ۵۸۹۱	ک - ۹۵۲۰
ت - ۱۰۱۹۹	ش - ۲۲۵۳	ل - ۳۳۴۳۲
ث - ۱۲۷۶	ص - ۲۰۱۳	م - ۲۶۵۳۵
ج - ۳۲۷۳	ض - ۱۶۰۷	ن - ۳۶۵۶
ح - ۳۹۷۳	ط - ۱۲۷۴	و - ۲۵۵۳۶
خ - ۲۴۱۶	ظ - ۸۴۲	ه - ۱۹۰۷۰
د - ۵۶۴۲	ع - ۹۲۲۰	ی - ۲۵۹۱۹
ذ - ۴۶۹۷	غ ۲۲۰۸	
ر - ۱۱۷۹۳	ف ۸۴۹۹	

تفصیل حرکات

زبر - ۵۳۲۴۳ زیر ۳۹۵۲۸ پیش ۸۰۶۴

مد - ۱۷۷۱ تشدید ۱۲۵۳ نقاط - ۱۰۵۶۸۱

نوٹ - ان اعداد و شمار میں اختلاف بھی ہے جس کے مختلف اسباب ہیں

کس پارہ میں کونسی سورت ہے اور اس میں کتنے رکوع ہیں

نمبر پارہ	نام پارہ	نمبر سورۃ	نام سورۃ	تعداد رکوع	نمبر پارہ	نام پارہ	نمبر سورہ	نام سورہ	تعداد رکوع
۱	الٓمّٓ	۱	فاتحہ	۱	۱۳	وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ	۱۳	رعد	۶
۱	الٓمّٓ	۲	البقرۃ	۴۰	〃	〃	۱۴	ابراہیم	۷
۲	سَیَقُوْلُ	〃	〃	/	〃	〃	۱۵	الحجر	۶
۳	تِلْکَ الرُّسُلُ	۳	اٰلِ عمران	۲۰	۱۴	رُبَمَا	۱۶	النحل	۱۶
۴	لَنْ تَنَالُوْا	۴	النساء	۲۴	۱۵	سُبْحٰنَ الَّذِیْ	۱۷	بنی اسرائیل	۱۲
۵	وَالْمُحْصَنٰتُ	〃	〃	〃	〃	〃	۱۸	الکہف	۱۲
۶	لَا یُحِبُّ اللّٰہُ	۵	اَلْمَآئِدَۃ	۱۶	۱۶	قَالَ اَلَمْ	۱۹	مَرْیَم	۶
۷	وَاِذَا سَمِعُوْا	۶	اَلْاَنْعَام	۲۰	〃	〃	۲۰	طٰہٰ	۸
۸	وَلَوْ اَنَّنَا	۷	اَلْاَعْرَاف	۲۴	۱۷	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ	۲۱	الانبیاء	۷
۹	قَالَ الْمَلَاُ	۸	اَلْاَنْفَال	۱۰	〃	〃	۲۲	الحج	۱۰
۱۰	وَاعْلَمُوْا	۹	اَلتَّوْبَۃ	۱۶	۱۸	قَدْ اَفْلَحَ	۲۳	مُؤْمِنُوْن	۶
۱۱	یَعْتَذِرُوْنَ	۱۰	یُوْنُس	۱۱	〃	〃	۲۴	النور	۹
〃	〃	۱۱	ھُوْد	۱۰	〃	〃	۲۵	الفرقان	۶
۱۲	وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ	۱۲	یُوْسُف	۱۲	۱۹	وَقَالَ الَّذِیْ	۲۶	الشعراء	۱۱

نمبر پارہ	نام پارہ	نمبر سورہ	نام سورہ	تعداد رکوع	نمبر پارہ	نام سورہ	نمبر سورہ	نام سورہ	تعداد رکوع
۱۹	وَقَالَ الَّذِیْ	۲۷	النمل	۷	۲۶	حٰمٓ	۴۷	محمّد	۴
۲۰	اَمَّنْ خَلَقَ	۲۸	القصص	۹	//	//	۴۸	الفتح	۲
//	//	۲۹	العنکبوت	۷	//	//	۴۹	الحجرات	۲
۲۱	اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ	۳۰	الروم	۶	//	//	۵۰	قٓ	۳
//	//	۳۱	لقمٰن	۴	//	//	۵۱	ذاریات	۳
//	//	۳۲	السجدة	۳	۲۷	قَالَ فَمَا خَطْبُکُمْ	۵۲	طور	۲
//	//	۳۳	الاحزاب	۹	//	//	۵۳	نجم	۳
۲۲	وَمَنْ یَّقْنُتْ	۳۴	السّبا	۶	//	//	۵۴	قمر	۳
//	//	۳۵	فاطر	۵	//	//	۵۵	الرحمٰن	۳
//	//	۳۶	یٰسٓ	۵	//	//	۵۶	الواقعہ	۳
۲۳	وَمَالِیَ	۳۷	الصّافات	۵	//	//	۵۷	الحدید	۴
//	//	۳۸	ص	۵	۲۸	قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ	۵۸	مجادلة	۳
//	//	۳۹	الزمر	۸	//	//	۵۹	الحشر	۳
۲۴	فَمَنْ اَظْلَمُ	۴۰	المؤمن	۹	//	//	۶۰	الممتحنہ	۲
//	//	۴۱	حٰمٓ سجدة	۶	//	//	۶۱	الصف	۲
۲۵	اِلَیْهِ یُرَدُّ	۴۲	الشورٰی	۵	//	//	۶۲	جمعہ	۲
//	//	۴۳	الزخرف	۷	//	//	۶۳	مُنَافِقُوْن	۲
//	//	۴۴	دخان	۳	//	//	۶۴	التغابن	۲
//	//	۴۵	جاثیہ	۴	//	//	۶۵	طلاق	۲
۲۶	حٰمٓ	۴۶	احقاف	۴	//	//	۶۶	تحریم	۲

نمبر پارہ	نام پارہ	نمبر سورہ	نام سورہ	تعداد رکوع	نمبر پارہ	نام پارہ	نمبر سورہ	نام پارہ	تعداد رکوع
۲۹	تَبَارَكَ الَّذِی	۶۷	الملک	۲	۳۰	عَمَّ	۸۷	الاعلیٰ	۱
〃	〃	۶۸	القلم	۲	〃	〃	۸۸	الغاشیہ	۱
〃	〃	۶۹	الحاقة	۲	〃	〃	۸۹	الفجر	۱
〃	〃	۷۰	معارج	۲	〃	〃	۹۰	البلد	۱
〃	〃	۷۱	نوح	۲	〃	〃	۹۱	والشمس	۱
〃	〃	۷۲	الجن	۲	〃	〃	۹۲	واللیل	۱
〃	〃	۷۳	مزمل	۲	〃	〃	۹۳	الضحٰی	۱
〃	〃	۷۴	مدثر	۲	〃	〃	۹۴	الانشراح	۱
〃	〃	۷۵	القیٰمة	۲	〃	〃	۹۵	وَالتِّین	۱
〃	〃	۷۶	الدھر	۲	〃	〃	۹۶	العلق	۱
〃	〃	۷۷	المرسلٰت	۲	〃	〃	۹۷	القدر	۱
۳۰	عَمَّ	۷۸	اَلنَّبَاء	۲	〃	〃	۹۸	البیّنہ	۱
〃	〃	۷۹	النّٰزعٰت	۲	〃	〃	۹۹	الزلزال	۱
〃	〃	۸۰	عبس	۱	〃	〃	۱۰۰	اَلْعٰدِیٰت	۱
〃	〃	۸۱	تکویر	۱	〃	〃	۱۰۱	القارعة	۱
〃	〃	۸۲	انفطار	۱	〃	〃	۱۰۲	التکاثر	۱
〃	〃	۸۳	تطفیف	۱	〃	〃	۱۰۳	العصر	۱
〃	〃	۸۴	انشقاق	۱	〃	〃	۱۰۴	الھمزة	۱
〃	〃	۸۵	بروج	۱	〃	〃	۱۰۵	الفیل	۱
		۸۶	الطارق	۱	〃	〃	۱۰۶	القریش	۱

نمبر پارہ	نام پارہ	نمبر سورۃ	نام سورت	تعداد رکوع	نمبر پارہ	نام پارہ	نمبر سورۃ	نام سورت	تعداد رکوع
۳۰	عمّ	۱۰۷	الماعون	۱	۳۰	عمّ	۱۱۱	اللّھب	۱
//	//	۱۰۸	الکوثر	۱	//	//	۱۱۲	الاخلاص	۱
//	//	۱۰۹	الکافرون	۱	//	//	۱۱۳	الفلق	۱
//	//	۱۱۰	النصر	۱	//	//	۱۱۴	الناس	۱

قرآن شریف کی تلاوت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ خدا کے خوف سے ریزہ ریزہ ہو جاتا یہ بھی ارشاد ہے کہ جس کو تمام مخلوق کے خدا نے اتارا ہے۔ ابن مسعود رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا تو اس کو ایک نیکی ملے گی جو دوسرے اعمال کے دس نیکیوں کے برابر ہو گی۔ تمام صحابہ اور علماء کا اتفاق ہے کہ فرائض کے بعد قرآن کی تلاوت تمام درود وظائف سے بہتر ہے۔ نیز اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا خدا تعالیٰ کے نزدیک گنہگار ہے۔ بخاری و مسلم میں ابن عمر رضی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قابل رشک ہے وہ آدمی جو رات اور دن کے اوقات میں تلاوت قرآن کرتا ہو۔

تلاوتِ قرآن کے آداب باوضو ہونا رو بقبلہ ہونا۔ مقام کی پاکی جمعیتِ خاطر اور یکسوئی کے ساتھ یہ خیال کرتے ہوئے تلاوت کرنا چاہیے کہ میں تمام مخلوقات کے پیدا کرنے والے کا کلام پڑھ رہا ہوں استعاذہ اور بسملہ کے بعد تلاوت شروع کرے۔ بشارت کی آیت پر خوش اور عذاب کی آیتوں پر غمگین ہو اور خدا سے پناہ مانگے اسی طرح جس طرح کی آیت آئے۔ اسکے مطابق اپنا حال بنائے۔ اور جو کچھ پڑھے یہ سمجھ کر پڑھے کہ یہ ہمارے ہی واسطے ہے۔ اور ہم کو اس پر عمل بھی کرنا ہے۔

ختم قرآن ۔ قرآن مجید کے تیس پارے اور سات منزلیں ہیں تیس دن کا ایک مہینہ اور سات دن کا ایک ہفتہ ہوتا ہے۔ اس لیے اگر ایک ایک پارہ ہر روز پڑھا جائے تو ایک مہینہ میں پورا قرآن مجید ختم ہو گا اور اگر ایک ایک منزل کی ہر روز تلاوت کیجائے تو پھر ایک ہفتہ میں پورے قرآن مجید کی تلاوت مکمل ہو گی امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اپنے آپکو قرآن مجید کے ختموں کی گنتی پر فریفتہ نہ کرو۔ بلکہ ایک آیت کا سوچ کر پڑھنا ساری رات میں دو ختم کرنے سے بہتر ہے۔ ابو ذر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے تو آپ یہ آیت اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ (آخیر تک) بڑی دیر تک پڑھتے رہے۔

اِسْتِعَاذَہ

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
اَعُوْذُ	میں پناہ پکڑتا ہوں	بِ	ساتھ	اَللّٰہِ	اللہ
مِنْ	سے	شَیْطَانِ	شیطان	رَجِیْم	مردود

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

شیطان مردود سے میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں

تفسیر

جب قرآن مجید پڑھا جائے تو سب سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ پڑھنا چاہیئے ۔ تاکہ شیطان مردود کسی قسم کا خلل نہ ڈال سکے ۔ اور قرآن مجید کے پڑھنے کا پوری طرح فائدہ حاصل ہو ۔ بُرے خیال دل سے نکل جائیں اور اللہ تعالےٰ کا مبارک خیال اپنا اثر کرے ۔ قرآن کے پڑھنے سے شیطان کی سب چالیں معلوم ہوتی ہیں اسلئے یہ مردود نہیں چاہتا کہ کوئی شخص قرآن مجید کو معنے و مطلب کے ساتھ عمل کی نیت سے پڑھے اس لئے وہ سب سے زیادہ یہیں پر زور لگاتا ہے لہٰذا اس کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہیئے ۔

فائدہ

قرآن مجید کو معنے و مطلب کے ساتھ پڑھنا اور اس پر عمل کرنا اللہ تعالےٰ کی پناہ میں آجانا ہے ۔ اور ہر طرح سے شیطان مردود کے شر سے بچ جانا ہے ۔

بِسْمِلَہ

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
بِسْمِ	نام سے	اَلرَّحْمٰنِ	بڑا مہربان	اَلرَّحِیْمِ	نہایت رحم والا ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ۔ نہایت رحم والا ۔

تفسیر

ہر کام سے پہلے اللہ کا نام لینا چاہیئے ۔ تاکہ اس کام میں برکت ہو اور اللہ تعالےٰ کی مدد شریک حال رہے

دنیا کے کام دو ہی طرح کے ہیں۔ اچھے یا بُرے۔ اچھا کام وہی ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے پسند فرمایا اور قرآن مجید میں لکھا ہے۔ اور برا کام وہ ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے پسند نہیں فرمایا اور یہ بھی قرآن مجید میں موجود ہے۔ اس لئے بھی قرآن مجید کو معنے و مطلب کے ساتھ ہمیشہ پڑھتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ اچھا اور برا کام ہر وقت یاد رہے۔

ہر کام سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی عادت کر لینے سے آدمی پھر کوئی برا کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے اسی کام پر پکارا جا سکتا ہے جس کو وہ پسند کرتا ہو اور پھر بغیر اللہ تعالیٰ کا نام لئے کوئی کام کرنا بھی نہیں ہے اس لئے برا کام چھوٹ جائے گا۔ اور آدمی جب کرے گا تو اچھا ہی کام کرے گا۔

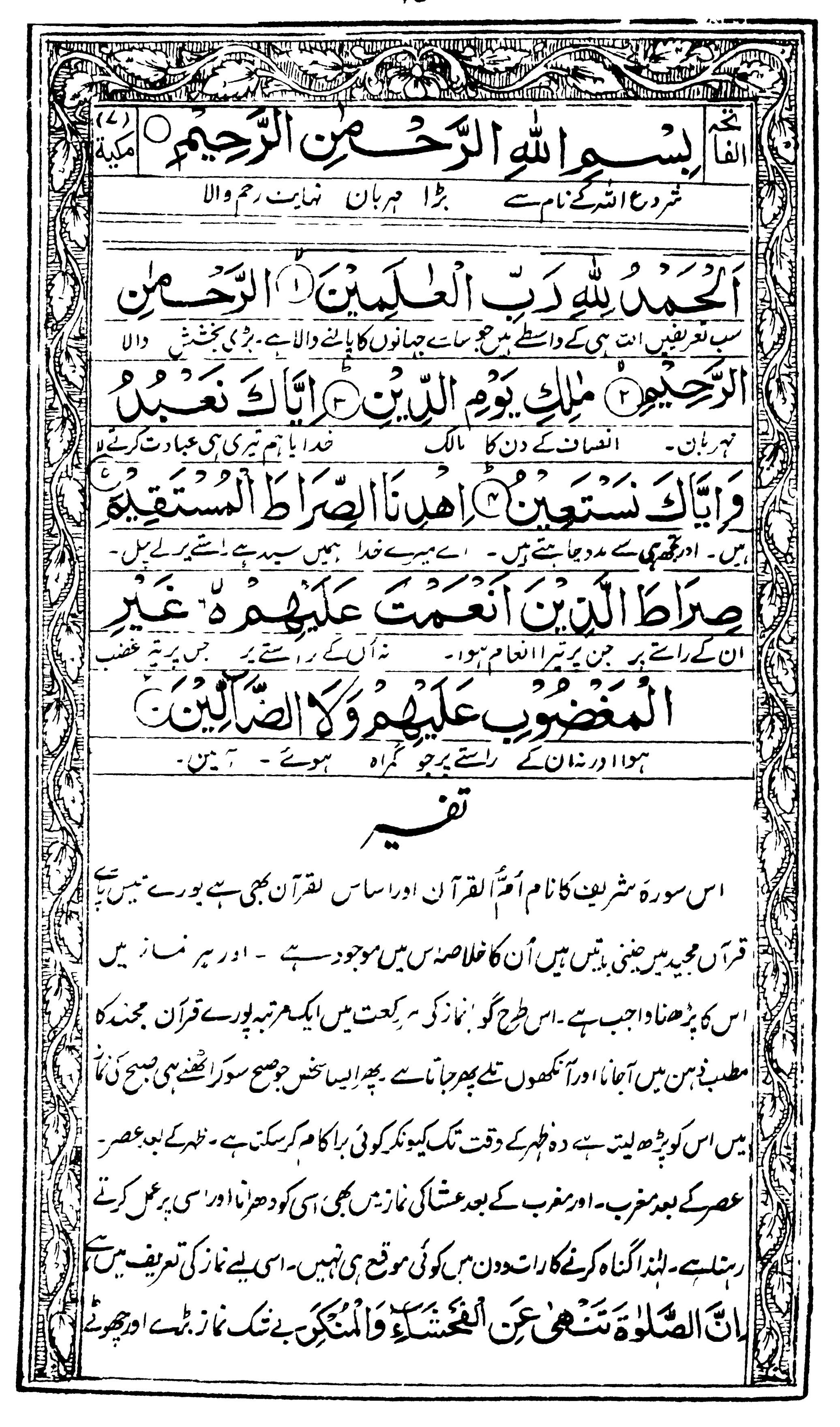
غور کرنا چاہیے کہ جب صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے اتنا بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے تو پھر ساری قرآن مجید سے کس قدر فائدہ ہوگا۔

یاد رکھنے کی بات

جس کام پر اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا اس میں شیطان کا حصہ ہوتا ہے اس لئے بسم اللہ کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے

سُوْرَۃُ فَاتِحَہ

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
اَلْ	سب	حَمْدُ	تعریفیں	لِ	واسطے
رَبِّ	پالنے والا	عٰلَمِیْنَ	بہت سے جہان	مٰلِكِ	مالک
یَوْمِ	دن	دِیْنِ	انصاف	اِیَّاكَ	تجھ ہی کو
نَعْبُدُ	ہم پوجتے ہیں۔	وَ	اور	نَسْتَعِیْنُ	ہم مدد چاہتے ہیں
اِھْدِ	چلا۔ لے چل	نَا	ہم کو	صِرَاطَ	راستہ
مُسْتَقِیْمَ	سیدھا	اَلَّذِیْنَ	اُن لوگوں کا	اَنْعَمْتَ	انعام کیا تو نے
عَلَیْ	پر۔ اوپر	ھِمْ	ان۔ وہ	غَیْرِ	نہیں۔ نہ
مَغْضُوْبِ	غضب کیا گیا	لَا	نہیں نہ	ضَآلِّیْنَ	گمراہ بھٹکنے والے



الفاتحة | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | مكية (٧)

شروع اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ

سب تعریفیں اللہ ہی کے واسطے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑی بخشش والا

الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

مہربان۔ انصاف کے دن کا مالک خدایا ہم تیری ہی عبادت کرتے

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥

ہیں۔ اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ اے میرے خدا ہمیں سیدھے راستے پر لے چل۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝٦ غَيْرِ

ان کے راستے پر جن پر تیرا انعام ہوا۔ نہ اُن کے راستے پر جن پر تیرا غضب

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

ہوا اور نہ ان کے راستے پر جو گمراہ ہوئے۔ آمین۔

تفسیر

اس سورہ شریف کا نام اُمّ القرآن اور اساس القرآن بھی ہے پورے تیس پارے
قرآن مجید میں جتنی باتیں ہیں اُن کا خلاصہ اس میں موجود ہے۔ اور ہر نماز میں
اس کا پڑھنا واجب ہے۔ اس طرح گویا نماز کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ پورے قرآن مجید کا
مطلب ذہن میں آجانا اور آنکھوں تلے پھر جاتا ہے۔ پھر ایسا شخص جو صبح سو کر اٹھتے ہی صبح کی نماز
میں اس کو پڑھ لیتا ہے وہ ظہر کے وقت تک کیونکر کوئی برا کام کر سکتا ہے۔ ظہر کے بعد عصر۔
عصر کے بعد مغرب۔ اور مغرب کے بعد عشا کی نماز میں بھی اسی کو دھرانا اور اسی پر عمل کرتے
رہنا ہے۔ لہٰذا گناہ کرنے کا رات دن میں کوئی موقع ہی نہیں۔ اسی لیے نماز کی تعریف میں ہے
اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ بے شک نماز بڑے اور چھوٹے

سارے گناہ سے روک دیتی ہے۔ سبحان اللہ اسلام کیسا اچھا مذہب ہے جس کی صرف ایک عبادت کی یہ خوبی ہے
دنیا کا ایسا کوئی مذہب نہیں ہے جس کی پانچ منٹ کی عبادت میں اسکی پوری مذہبی کتاب اس طرح دھرائی جاتی ہو

حدیث شریف

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ سورۂ فاتحہ جیسی کوئی سورت نہ توریت و انجیل و زبور ہی میں نازل ہوئی نہ قرآن مجید ہی میں اتری

سُوْرَةُ الْبَقَرَة

ذٰلِکَ یہ ہی کِتَاب کتاب رَیْبَ شک۔شبہ
فِیْ میں فِیْہِ اس میں ھُدًی راہ تبلانیوالی۔ رہنما۔
مُتَّقِیْنَ پرہیزگار یُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہیں غَیْبِ چھپی ہوئی چیز۔
یُقِیْمُوْنَ قائم رکھتے ہیں صَلٰوۃَ نماز مِمَّا جو کچھ۔
رَزَقْنَا دیا ہم نے یُنْفِقُوْنَ خرچ کرتے ہیں مَا جو
اُنْزِلَ اتاری گئی اِلَیْکَ تیری طرف قَبْل پہلے
مِنْ قَبْلِکَ تجھ سے پہلے اٰخِرَۃِ مرنے کے بعد کی باتیں یُوْقِنُوْنَ یقین رکھتے ہیں۔
اُولٰٓئِکَ یہی لوگ مُفْلِحُوْنَ کامیاب۔ مراد پانیوالے اِنَّ بے شک
کَفَرُوْا کفر کیا۔ نہ مانا سَوَآءٌ کچھ فرق نہیں۔ یکساں ءَ خواہ۔ یا
اَنْذَرْتَ تونے ڈرایا۔ اَمْ یا لَمْ نہ۔ نہیں۔
تُنْذِرْ تونے ڈرایا خَتَمَ مہر کردی۔ بس کردیا قَلْب۔ قلب۔ دل۔
قُلُوْب بہت سے قلب۔ سَمْعِ کان اَبْصَار آنکھیں۔
غِشَاوَۃٌ پردہ عَذَابٌ۔ سزا۔ تکلیف عَظِیْم سخت۔ بڑا

البقرة مدنی ۲۸۶

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَۙ ﴿۲﴾

الف۔ لام میم یہی قرآن ہی ایک کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کی رہنما ہے

الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَۙ ﴿۳﴾

جو غیب کی باتوں پر یقین رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارا دیا ہمارے بتائے ہوئے طریقہ پر خرچ کرتے ہیں

وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَؕ ﴿۴﴾

اور اے محمد یہ پرہیزگار وہ ہیں جو قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں اور ان سماوی کتابوں پر بھی جو تم سے پہلے پیغمبروں پر اتاری گئیں اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں

اُولٰٓـئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کے بتائے ہوئے طریقے پر ہیں اور یہی کامیاب زندگی والے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾

لیکن اے محمد! جن لوگوں نے قرآنی تعلیم سے انکار کیا اور انہی کو حق کے سننے اور قبول کرنے کے لائق نہ رکھا تو ان کے لئے تمہارا ڈرانا یا نہ ڈرانا یکساں ہے وہ ایمان نہ لاویں گے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ وَعَلٰى سَمۡعِهِمۡ ؕ وَعَلٰٓى اَبۡصَارِهِمۡ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۷﴾

یہی سبب ہے کہ اللہ نے بھی ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا کہ وہ اب حق کو سمجھ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں اور انجام کار ان پر بڑا عذاب ہونا ہے

تفسیر

اس سورۃ کو سورۂ بقرہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے آٹھویں رکوع میں بنی اسرائیل کو ایک سبب سے گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ بندے نے سورۂ فاتحہ میں سیدھے راستہ کی طلب اور دعا کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورۂ میں بتایا کہ سیدھا راستہ یہ ہے کہ ہماری اس نازل کی ہوئی کتاب (قرآن) میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو اور بلا چون وچرا اس پر عمل کیا جائے۔

پھر متقی لوگوں کا بیان ہے کہ جو (۱) خدا پر بے دیکھے ایمان لے آئیں۔ (۲) پابندی کے ساتھ نماز ادا کریں۔ (۳) اللہ کا دیا اس کے بتلائے ہوئے طریقے پر خرچ کریں۔ (۴) تمام آسمانی کتابوں پر جو قرآن سے پہلے نازل ہوئیں ایمان لائیں۔ اور (۵) روز آخرت پر پورا پورا یقین رکھیں یعنے یہ کہ ہم کو ایک روز مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر خدا کے سامنے اپنے اچھے برے اعمال کا حساب دینے کے لئے حاضر ہونا ہے تو ایسے لوگوں کے لئے دنیا اور آخرت میں کامیابی ہی کامیابی ہے۔ لیکن جو اس کے برعکس ان اچھی باتوں سے انکار کریں گے تو وہ عذاب کے مستحق ہونگے۔ کیونکہ انہوں نے جان بوجھ کر۔ آنکھ۔ کان اور دل رکھتے ہوئے گمراہی اختیار کر لی اور خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار لی۔

فائدہ

قرون اولیٰ میں مسلمانوں نے اسی کتاب کے ذریعہ دینی اور دنیوی ترقی کی۔ کیونکہ وہ اسے سمجھ کر اور عمل کی نیت سے پڑھتے تھے۔ اب بھی اس کتاب کے ذریعہ مسلمان دین و دنیا ہر دو کی نعمتوں سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ عمل کی نیت سے اسے سمجھ کر پڑھنا شروع کر دیں۔

نَاسُ لوگ۔ آدمی	مَنْ جو۔ جس	یَقُوْلُ کہتے ہیں۔ کہتا ہے
اٰمَنَّا ہم ایمان لائے	مَا نہ۔ نہیں	مُؤْمِنِیْنَ ایمان لانیوالے۔ ایمان والے
یُخٰدِعُوْنَ فریب دیتے ہیں	اٰمَنُوْا۔ ایمان لائے۔ ایمان لاچکے	یَخْدَعُوْنَ فریب دیتے ہیں
اِلَّا لیکن۔ مگر	اَنْفُسَ جانیں۔ ذات	یَشْعُرُوْنَ سمجھتے۔ شعور رکھتے
مَرَضٌ بیماری	زَادَ زیادہ کر دیا	اَلِیْمٌ دردناک
بِمَا اس سبب سے	کَانُوْا تھے	یَکْذِبُوْنَ جھوٹے تھے۔ جھوٹ بولتے
اِذَا جب	قِیْلَ کہا جاتا ہے	لَا تُفْسِدُوْا فساد نہ کرو
اَرْضِ زمین	قَالُوْا کہتے ہیں	اِنَّمَا اسکے سوا نہیں۔
مُصْلِحُوْنَ اصلاح کرنیوالے	اَلَا آگاہ ہو۔	مُفْسِدُوْنَ۔ فساد کرنے والے
لٰکِنْ لیکن۔ مگر	اٰمِنُوْا ایمان لاؤ	کَمَا جیسا

اٰمَنَ	ایمان لائے	اَ	کیا	نُؤْمِنُ	ہم ایمان لائیں
سُفَهَآءُ	بے وقوف	یَعْلَمُوْنَ	جانتے	لَقُوْا	ملتے ہیں
خَلَوْا	تنہا ہو جاتے ہیں	اِلٰی	طرف۔ تک	شَیٰطِیْن	بہت سے شیطان۔ سرداروں
اِنَّا	بے شک ہم	مَعَ	ساتھ	مَعَکُمْ	تمہارے ساتھ
مُسْتَهْزِءُوْنَ	ٹھٹھا کرتے ہیں	یَسْتَهْزِئُ	ٹھٹھا کرتا ہے	یَمُدُّ	ڈھیل دیتا ہے۔ چھوڑ دیتا ہے
طُغْیَان	نافرمانی۔ سرکشی	یَعْمَهُوْنَ	اندھے ہیں بھٹکے پھرتے ہیں	اِشْتَرَ	مول لی۔ خریدا
ضَلٰلَةُ	گمراہی	فَ	پس۔ پھر	رَبِحَتْ	فائدہ پایا۔ سودمند ہوئی
تِجَارَةُ	تجارت۔ سوداگری	مُهْتَدِیْنَ	راہ پانے والے	مَثَلُ	مثال۔ کہاوت
كَ	مانند۔ ایسا۔ جیسا	اِسْتَوْقَدَ	روشن کری۔ جلائے	نَارًا	آگ۔ دوزخ۔
لَمَّا	جب	اَضَآءَتْ	روشن کردیا۔ ظاہر کردیا	حَوْلَ	ارد گرد۔ آس پاس
ذَهَبَ	لے گیا۔ سلب کیا۔	نُوْرٌ	نور۔ روشنی	تَرَكَ	چھوڑ دیا۔
ظُلُمٰتٍ	اندھیرے	یُبْصِرُوْنَ	دیکھتے	صُمٌّ	بہرے۔
بُكْمٌ	گونگے	عُمْیٌ	اندھے	یَرْجِعُوْنَ	رجوع ہونگے۔ لوٹیں گے
اَوْ	یا	صَیِّبٌ	مینہ	سَمَآءِ	آسمان
بَرْقٌ	بجلی۔ چمک	یَجْعَلُوْنَ	کرتے ہیں۔ ڈالتے ہیں	اَصَابِعَ	انگلیاں
اٰذَانٌ	کانوں	صَوَاعِقِ	کڑک	حَذَرَ	ڈر
مَوْتٌ	موت	مُحِیْطٌ	گھیرنے والا	كٰفِرِیْنَ	بہت سے کافر
یَكَادُ	قریب ہے	یَخْطَفُ	اچک لے جائے	كُلَّمَا	جب
اَضَآءَ	روشنی دیتی ہے	مَشَوْا	چلتے ہیں	اَظْلَمَ	اندھیرا کرتی ہے
قَامُوْا	کھڑے ہو رہتے ہیں	لَوْ	اگر	شَآءَ	چاہے
لَ	البتہ ضرور				
كُلِّ	کل۔ سب۔ ہر	شَیْءٍ	شے۔ چیز	قَدِیْرٌ	اختیار رکھنے والا

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ

اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں مگر سچ یہ ہے کہ وہ

بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٨ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ

ایمان والے نہیں۔ یہ لوگ اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ خود ہی دھوکے میں

وقف لازم

اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝٩ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ

ہیں مگر سمجھ نہیں رکھتے۔ ان کے دلوں میں پہلے سے کفر کا روگ تھا۔ قرآن کے انکار

اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝١٠ وَاِذَا

کے سبب اللہ نے اس روگ کو اور زیادہ کر دیا۔ سو ان کے لئے بھی ان کے جھوٹ کے سبب دردناک عذاب ہے۔ جب ان

قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝١١

سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی زمین پر فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں، ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝١٢ وَاِذَا

ہرگز نہیں! یہی لوگ فسادی ہیں۔ لیکن سمجھ نہیں رکھتے۔ اور جب ان سے

قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ

سچے ایمان والوں کی طرح ایمان لانے کو کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں، کیا ہم ان بیوقوفوں کی طرح

السُّفَهَاۗءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝١٣

ایمان لائیں، خبردار یہی ہیں بیوقوف مگر جانتے نہیں۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ښ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ

اور جب یہ منافق ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اپنے کو ایمان والا کہتے ہیں، اور جب اپنے شیطانوں کے پاس

قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٤ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ

ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو مسلمانوں سے تمسخر کرتے ہیں۔ مگر در حقیقت ہنسی خود ان کی ہو رہی ہے اور اللہ نے

بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝١٥ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ

ان کو چھوڑ دیا ہے کہ اپنی سرکشی کے طوفان میں غوطے کھاتے رہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں

اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا

نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی لیکن نہ تو ان کو ان کی تجارت فائدہ دینے والی ہوئی اور نہ یہ ہدایت

كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝١٦ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ

پانے والے ہوئے۔ ان کی مثال ایسی سمجھو جیسے ایک شخص (محمد صلعم) نے آگ روشن کی (یعنی قرآن مبین کی

فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ

لیکن جب آگ کی روشنی سے آس پاس کی ہر چیز ظاہر ہوئی (حرام حلال بخوبی معلوم ہوگیا) تو اللہ نے اُن کی روشنی (آنکھوں کا نور) چھین لیا، اور اُنکو اندھیر

لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷﴾ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ اَوْ كَصَیِّبٍ

میں چھوڑ دیا کہ اب اُنکو کچھ سوجھائی نہیں دیتا۔ کانوں سے بہرے، منہ سے گونگے، آنکھوں سے اندھے ہیں اسلیے حق کی طرف لوٹ نہیں سکتے۔ یا

مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

پھر ان منافقوں کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے پانی کا برسنا، جسمیں کالی گھٹاؤں سے اندھیرے بھی ہیں، بادل کی گرج بھی ہے اور بجلی کی

فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِیْطٌۢ

چمک بھی، اس لیے بجلی کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونسے لیتے ہیں حالانکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں، اللہ تعالےٰ تو ہر طرف سے

بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَا

کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔ بجلی کی یہ حالت ہے جیسے ان کی بینائی کو اچک لے جائے گی۔ جب بجلی چمکی چند قدم چلے

اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ

اور جب اندھیرا چھا گیا کھڑے ہوگئے اور سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ چاہے تو یوں ہی

اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾

کبھی اُنکے سننے اور دیکھنے کی قوت سلب کرلے، بیشک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

ع ۱۳
۲
۲

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے منافقوں کا بیان کیا ہے

منافق اسے کہتے ہیں جو ظاہر میں تو ایمان لائے لیکن دل سے کافر ہو۔ اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ ایسے لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ حالانکہ وہ خود دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں کہ اس دنیا میں چند روزہ کر آخر قیامت کے دن پچھتائیں گے۔ اور اس دن اپنے نفاق کا بدلہ پائیں گے۔

پھر یہ بتایا ہے کہ یہ لوگ ایمانداروں کو بیوقوف کہتے ہیں۔ حالانکہ خود بیوقوف ہیں۔ کیونکہ ایمان والوں نے تو سیدھی راہ پکڑ لی۔ اور روشنی کی طرف آگئے۔ مگر وہ سیدھی راہ کی موجودگی میں اور روشنی کے ہوتے اُسے چھوڑ کر ادھر اُدھر خواہشات کے پیچھے پڑے بھٹک رہے ہیں۔ اور یہ بتلایا ہے کہ انھوں نے گویا آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خریدی۔ اور یہ کتنی نقصان دینے والی تجارت ہے! اس کی مثال یوں سمجھو! کہ ایک شخص سونا دیکر کوئلے لیلے

بلا سیر دے کر پتھر لے - ایسا بیوقوف شخص کہیں کا بھی نہ رہا یہی حال ان لوگوں کا ہے کہ چند روزہ عیش کے بدلے ہمیشہ کا عیش کھو دیا -

پھر انکے بارے میں دو مثالیں دی گئیں - جو اُن کی حالت کا صحیح صحیح نقشہ پیش کرتی ہیں -

فائدہ

دوسری مثال قرآنی بارش ہے جو سراپا سیرابی و زندگی ہے لیکن اس سے بھی ان کو کوئی فائدہ نہیں -

يَاأَيُّهَا	اے	اعْبُدُوْا	عبادت کرو	خَلَقَ	پیدا کیا
لَعَلَّ	تا کہ	تَتَّقُوْنَ	تم بچو	الَّذِیْ	جس نے
جَعَلَ	بنایا۔ کیا	فِرَاشًا	بچھونا	بِنَآءً	چھت
مَآءً	پانی	اَخْرَجَ	نکالا	ثَمَرٰتِ	پھلوں
رِزْقًا	رزق	لَا تَجْعَلُوْا	نہ ٹھہراؤ۔ نہ مقرر کرو	اَنْدَادًا	شریک۔ ہم پلہ
اَنْتُمْ	تم	تَعْلَمُوْنَ	جانتے ہو۔	اِنْ	اگر
كُنْتُمْ	تم تھے۔ تم ہو	نَزَّلْنَا	ہم نے نازل کی۔ ہم نے اتارا	عَبْدِ	بندہ
فَأْتُوْا	بنا لاؤ۔ لے آؤ	سُوْرَةٍ	سورۃ۔ محدود ٹکڑا	اُدْعُوْا	پکارو۔ بلاؤ۔
شُهَدَآءَ	مدد کرنے والے	دُوْنِ	الگ۔ سوائے	صٰدِقِیْنَ	سچے
تَفْعَلُوْا	تم کروگے	لَنْ	ہرگز نہیں۔	اِتَّقُوْا	بچو۔ ڈرو
اَلَّتِیْ	جس کا۔ جو	وَقُوْدُ	ایندھن	هَا	اس۔ اُسکا
حِجَارَةُ	بہت سے پتھر	اُعِدَّتْ	تیار کی گئی	بَشِّرْ	خوشخبری دے
عَمِلُوْا	کام کیے	صٰلِحٰتِ	اچھے۔ مناسب	اَنَّ	یہ کہ
جَنّٰتٍ	باغ۔ جنتیں	تَجْرِیْ	بہتی ہیں	تَحْتِ	نیچے
اَنْهٰرُ	نہریں	رُزِقُوْا	روزی دیے جائیں گے	ثَمَرَةٍ	میوے۔ پھل
هٰذَا	یہ	اُوْتُوْا	دیے جائیں گے	مُتَشَابِهًا	ملتا جلتا

اَزْوَاجٌ بیبیاں۔عورتیں مُطَهَّرَةٌ پاک۔صاف خٰلِدُوْنَ ہمیشہ رہنے والے
يَسْتَحْيٖ شرم کرتا ہو۔حیا کرتا ہو اَنْ يَّضْرِبَ یہ کہ بیان کرے بَعُوْضَةً مچھر
فَوْقَ اوپر اَمَّا لیکن حَقُّ حق۔سچائی۔
فَيَقُوْلُوْنَ پس کہتے ہیں مَاذَآ کیا اَرَادَ چاہا
يُضِلُّ گمراہ کرتا ہے كَثِيْرًا بہتیرے يَهْدِيْ راہ دکھاتا ہے
فٰسِقِيْنَ نافرمانی کرنے والے يَنْقُضُوْنَ توڑتے ہیں۔ عَهْدَ وعدہ۔قول۔قرار
بَعْدِ پیچھے مِيْثَاقِ مضبوط يَقْطَعُوْنَ کاٹتے ہیں اَمَرَ حکم دیا۔کام۔
يُّوْصَلَ ملایا جائے۔ خٰسِرُوْنَ گھاٹے میں آ جانیوالے كَيْفَ بھلا۔کیونکر۔کیسے۔
تَكْفُرُوْنَ انکار کرتے ہو۔ اَمْوَاتًا بے جان۔مردے اَحْيَا جلایا۔زندہ کیا
ثُمَّ پھر يُمِيْتُ مارے گا۔موت دیگا يُحْيِيْ جلائے گا۔زندہ کرے گا۔
تُرْجَعُوْنَ لیجائے جاؤ گے۔پھیرے جاؤ گے هُوَ وہ جَمِيْعًا سب
اِسْتَوٰى ارادہ کیا سَوّٰىهُنَّ درست کیا انکو سَبْعَ سات عَلِيْمٌ جاننے والا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ

لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور ان لوگوں کو جو تم سے پہلے ہو گذرے ہیں

قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا

پیدا کیا۔ اس لیے کہ تم دوزخ سے بچو جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا

وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی برسا کر اس سے تمہارے کھانے کے لیے پھل

رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنْ

پیدا کیے پس کسی کو اللہ کا ہم پلہ نہ بناؤ اور تم جانتے ہو کہ اسکے سوا دوسرا کوئی نہیں اور اگر

كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ

ہم نے اپنے بندے محمدؐ پر قرآن اتارا ہے اگر تم کو اس میں شک ہو تو اس جیسی ایک سورۃ بنا لاؤ

مِّثْلِهٖ ۖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾

اور اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا

پھر اگر یہ بھی نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اسکے انکار سے باز آؤ اور دوزخ کی آگ سے ڈرو جس کا

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

ایندھن آدمی اور پتھر ہونگے اور وہ منکروں کے لیے تیار ہے اے محمدؐ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ

نے نیک عمل بھی کیے ان کو خوشخبری سنا دو۔ کہ انکے لیے بہشت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا

جب ان کو ان میں سے کوئی میوہ کھانے کو دیا جائیگا تو بول اٹھیں گے ایسا تو ہم کو پہلے بھی مل چکا ہے اور یہ اس

مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ

لیے کہ ملتی جلتی چیزیں ان کے سامنے لائی جائیں گی اور اسکے علاوہ اس میں انکے لیے پاک و صاف بیبیاں ہونگی

وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا

اور وہ ان باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کسی مثال کے بیان کرنے میں نہیں شرماتا چاہے وہ

مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ

مثال مچھر کی ہو یا اس سے بھی بڑھ کر کسی اور حقیر چیز کی۔ تو جو لوگ ایمان لاچکے ہیں وہ تو یقین رکھتے ہیں کہ یہ مثال

مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ

بالکل ٹھیک ہے اور ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے لیکن جو لوگ منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ بھلا اس ذلیل چیز کی مثال بیان کرنے

بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا

سے خدا کو کیا غرض ایسی ہی مثال سے خدا بہتیروں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت دیتا ہے مگر اس سے گمراہ ان ہی

يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ

لوگو کرتا ہے جو بدکار ہیں۔ جو بکا وعدہ کرنے کے بعد خدا کا عہد توڑ دیتے ہیں

مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ

اور جن تعلقات کے جوڑے رکھنے کو خدا نے فرمایا ان کو قطع کرتے ہیں اور ملک

وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ

میں فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ آخرکار نقصان اٹھائیں گے لوگو تم بھلا

تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ

خدا کا کیونکر انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے تو اس نے تمہیں جاندار بنایا پھر وہی تم کو مارتا ہے پھر وہی تم کو دوبارہ زندہ

ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ

کریگا اور پھر اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے   وہی ہے جس نے زمین میں تمہارے فائدے کے لئے تمام چیزیں پیدا کر دیں

جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا   نو سات   آسمان   درست   کر دیئے

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾

اور وہ تو   ہر چیز سے واقف ہے

ع ۹ / ۳

تفسیر

اس رکوع میں خدا تعالےٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کی عبادت کی جائے یعنے انسانی زندگی کا مقصد اللہ کے حکموں پر چلنا قرار پائے۔ اس بات کو دوسری جگہ اور بھی کھول کر بیان کر دیا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ہم نے جن اور آدمیوں کو صرف اپنی عبادت یعنے اپنے حکموں پر چلنے کے لئے پیدا کیا ہے۔

پھر اپنی قدرت کا اور بندوں پر اپنی مہربانیوں کو ذکر فرماتا ہے

پھر عبدیت کی تعلیم دینے والی کتاب کے بے مثال اور معبود واحد کی طرف سے ہونے کا بیان ہے اسکا ثبوت بھی کافی ہے کہ اس کی مثل آج تک کوئی ایک سورۃ بھی نہ بنا سکا۔

قرآن شریف کے انکار کرنے والوں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اور اس بات کا بھی ذکر ہے کہ انسان خدا کا انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ آسمان و زمین کی ہر چیز اس پر گواہ ہے۔ بلکہ خود انسان کا وجود بھی اس کا شاہد ہے۔

اِذْ   جب   قَالَ   کہا   مَلٰٓئِكَةِ   فرشتے

اِنِّيْ   بیشک میں۔ ضرور میں   جَاعِلٌ   بنانے والا   خَلِيْفَةً   نائب۔

تَجْعَلُ تو بناتا ہے۔ کرتا ہے یُفْسِدُ فساد کریگا۔ یَسْفِکُ بہا یگا
دِمَآءَ خون۔ لہو نُسَبِّحُ ہم تسبیح کرتے ہیں اَعْلَمُ میں زیادہ جانتا ہوں
عَلَّمَ علم دیا۔ سکھایا اٰدَمَ آدم اَسْمَآءَ بہت سے نام
كُلَّ سب۔ تمام عَرَضَ پیش کیا۔ عرض کیا۔ اَنْۢبِئُوْنِیْ مجھ کو بتاؤ۔ بیان کرو
هٰٓؤُلَآءِ یہ سب سُبْحٰنَ پاک ہے عِلْمَ علم۔ جاننا
عَلَّمْتَنَا تونے ہم کو علم دیا اَنْتَ تو حَكِیْمُ حکمت والا۔
اَنْۢبَاَ بتا دیئے تُبْدُوْنَ تم ظاہر کرتے ہو تَكْتُمُوْنَ تم چھپاتے ہو۔
اُسْجُدُوْا سجدہ کرو اِبْلِیْسَ ابلیس۔ شیطان اَبٰی انکار کیا۔ نہ مانا
اِسْتَكْبَرَ تکبر کیا۔ غرور میں آگیا كَانَ تھا اُسْكُنْ سکونت اختیار کر۔ رہا کر
كُلَا تم دونوں کھاؤ رَغَدًا با فراغت۔ اطمینان کے ساتھ حَیْثُ جس جگہ۔ جہاں کہیں
شِئْتُمَا۔ تم دونوں چاہو لَا تَقْرَبَا تم دونوں قریب نہ جانا شَجَرَةَ درخت۔ پیڑ
تَكُوْنَا تم دونوں ہو جاؤ گے ظٰلِمِیْنَ ظالموں۔ بہت سے ظلم اَزَلَّ لغزش میں لایا
اِهْبِطُوْا اترو عَدُوٌّ دشمن مُسْتَقَرٌّ ٹھکانا۔
مَتَاعٌ فائدہ حِیْنٌ وقت تَلَقّٰٓی سیکھ لیے
كَلِمٰتٍ کچھ کلمے تَابَ توجہ فرمائی تَوَّابُ پھرنے والا۔ توجہ فرمانے والا
یَاْتِیَنَّ ضرور آئے گی تَبِعَ پیروی کی هُدَایَ میری ہدایت
یَحْزَنُوْنَ غم کھائیں گے كَذَّبُوْا جھٹلایا۔ انہوں نے نہ مانا اَصْحٰبُ لوگ۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ط

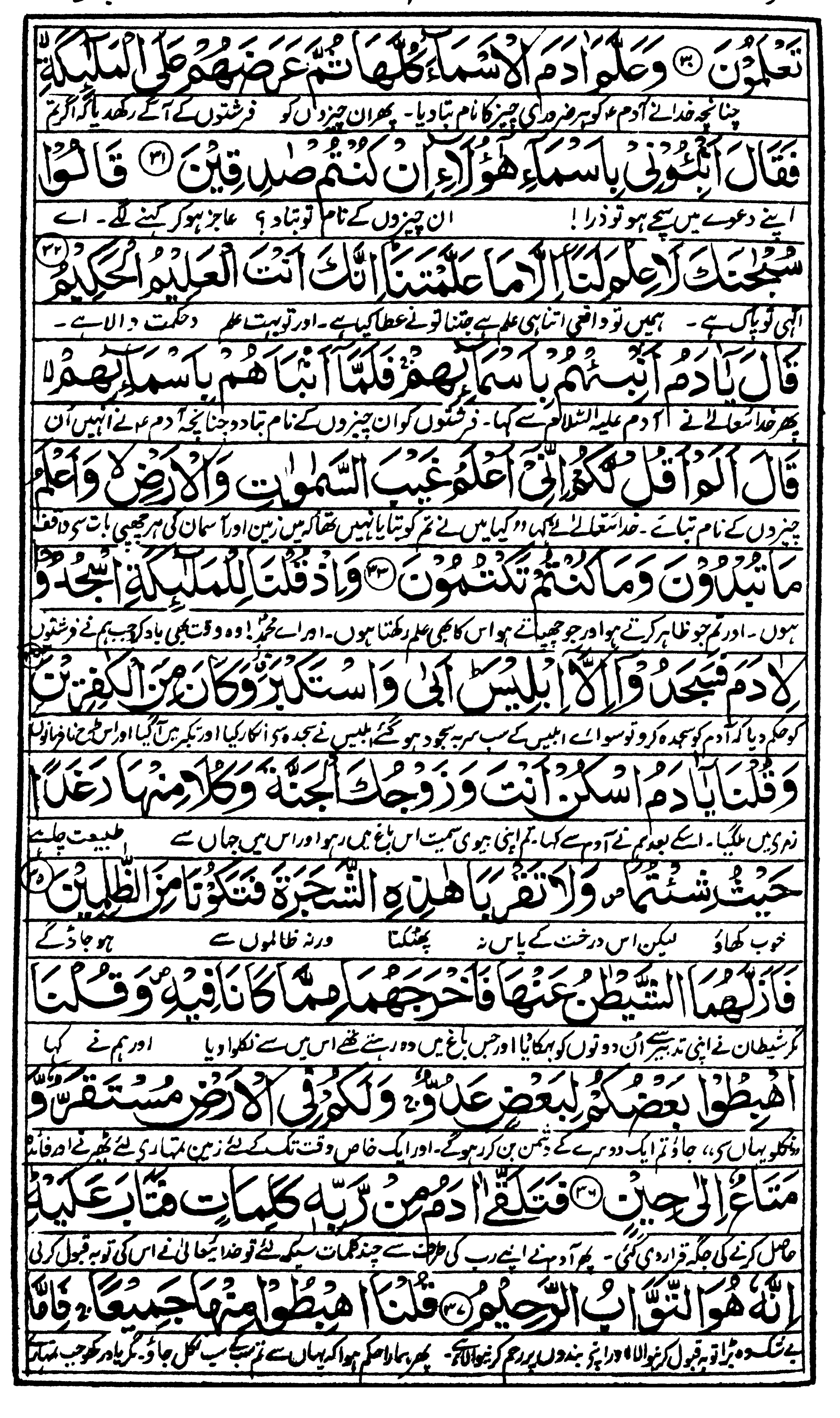
اے محمدؐ! اس واقعہ کو بھی سنو کہ جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں اپنا ایک نائب بنانیوالا ہوں

قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ج وَ

تو وہ بولے! اے خدا کیا تو ایسی مخلوق کو خلیفہ بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گی اور خونریزی کرے گی ما سوا اسکے ہم تیری

نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا

تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے ہیں اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ مگر جواب ملا نہیں تم ہماری مصلحتوں کا علم ہم سے زیادہ نہیں رکھتے



تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ

چنانچہ خدا نے آدم ؑ کو ہر ضروری چیز کا نام بتادیا۔ پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے آگے رکھدیا اگر تم

فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا

اپنے دعوے میں سچے ہو تو ذرا! ان چیزوں کے نام تو بتادو؟ عاجز ہو کر کہنے لگے۔ اے

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾

الٰہی تو پاک ہے۔ ہمیں تو واقعی اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے عطا کیا ہے۔ اور تو بہت علم وحکمت والا ہے۔

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ

پھر خدا تعالےٰ نے آدم علیہ السلام سے کہا۔ فرشتوں کو ان چیزوں کے نام بتادو چنانچہ آدم ؑ نے انہیں ان

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ

چیزوں کے نام بتائے۔ خدا تعالےٰ نے کہا دیکھا میں نے تم کو بتایا نہیں تھا کہ میں زمین اور آسمان کی ہر چھپی بات سے واقف

مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا

ہوں۔ اور تم جو ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو اس کا بھی علم رکھتا ہوں۔ اور اے محمدؐ! وہ وقت بھی یاد کرو جب ہم نے فرشتوں

لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۡ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب سربسجود ہوگئے ابلیس نے سجدہ سے انکار کیا اور تکبر میں آگیا اور اس طرح نافرمانوں

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا

زمرہ میں ملگیا۔ اسکے بعد ہم نے آدم سے کہا۔ تم اپنی بیوی سمیت اس باغ میں رہو اور اس میں جہاں سے طبیعت چاہے

حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۵﴾

خوب کھاؤ لیکن اس درخت کے پاس نہ پھٹکنا ورنہ ظالموں سے ہو جاؤ گے

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا

مگر شیطان نے اپنی تدبیر سے ان دونوں کو بہکایا اور جس باغ میں وہ رہتے تھے اس میں سے نکلوا دیا اور ہم نے کہا

اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ

نکلو یہاں سے، جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن بن کر رہو گے۔ اور ایک خاص وقت تک کے لئے زمین تمہارے لئے ٹھہرنے اور فائدہ

مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ

حاصل کرنے کی جگہ قرار دی گئی۔ پھر آدم نے اپنے رب کی طرف سے چند کلمات سیکھ لئے تو خدا تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کرلی

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا

بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنیوالا اور بندوں پر رحم کرنیوالا ہے۔ پھر ہمارا حکم ہوا کہ یہاں سے تم سب کے سب نکل جاؤ۔ مگر یاد رکھو جب تمہارے

بِاٰیٰتِنَا کُمۡ مِّنِّیۡ هُدًی فَمَنۡ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ
پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو جو اس ہدایت پر عمل کریگا اسے نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ
یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَکَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ
غم اور جو کوئی ہماری آیتوں کو نہ مانے گا۔ بلکہ الٹا جھٹلائے گا تو وہ دوزخی ہوگا
النَّارِ هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۳۹﴾
اور دوزخ میں ہمیشہ رہیگا

ع ۴

تفسیر

اس رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام جو سب آدمیوں کے باپ ہیں اور حضرت حوا علیہا السلام کے پیدا ہونے کی غرض کا ذکر ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی تعظیم کی۔ اور ابلیس نے اس سے انکار کیا۔ آدم علیہ السلام کو جنت میں رہنے کی جگہ ملی۔ پھر ابلیس کا بہ سبب دشمنی ان کو بہکانے اور جنت سے نکلوانے کا ذکر ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے قصور کا اقرار کیا۔ چنانچہ خداوند تعالے نے انکی خطا معاف کر دی۔ لیکن ابلیس نے غرور کیا۔ اور بے ادبی سے باز نہ آیا۔ اس لیے راندۂ درگاہ ہوا۔ اس کے بعد اس کا ذکر ہے کہ جو لوگ ہماری بھیجی ہوئی ہدایت پر عمل کریں گے انہیں دنیا و آخرت میں کہیں کا بھی خوف و خطر۔ اور حزن و ملال نہیں ہوگا۔ لیکن جو لوگ ہماری آیات کو نہ مانیں گے۔ وہ یاد رکھیں کہ انکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اس میں پڑے طرح طرح کے عذاب کی سختیاں جھیلتے رہیں گے

فائدہ

ہمیں بھی اس ہدایت خداوندی پر چل کر امن و سلامتی اور آرام کی زندگی حاصل کرنی چاہیے۔ اور دوزخ سے پناہ مانگنی چاہیے۔

یٰبَنِیۡۤ	اے بیٹو۔ اے اولاد	اِسۡرَآءِیۡلَ	خدا کا بندہ حضرت یعقوبؑ کا لقب	اذۡکُرُوۡا	یاد کرو
نِعۡمَتِیَ	میری نعمت	اَنۡعَمۡتُ	میں نے نعمت کی	اَوۡفُوۡا	وفا کرو۔ پورا کرو
اُوۡفِ	میں پورا کرونگا	اِیَّایَ	مجھ ہی سے	فَارۡهَبُوۡنِ	تم لوگ ڈرو
مُصَدِّقًا	تصدیق کرنیوالی	اَوَّلَ	پہلے	تَشۡتَرُوۡا	خریدو۔ مول لو۔

ثَمَنًا قیمت معاوضہ قَلِیْلًا تھوڑا۔ قلیل اِتَّقُوْنِ مجھ سے ڈرو
تَلْبِسُوْا ملاؤ۔ مخلوط کرو بَاطِلٌ ناحق اٰتُوْا ادا کرو۔ دو۔
اِرْکَعُوْا رکوع کرو۔ عاجزی کرو رٰکِعِیْنَ رکوع کرنے والے تَاْمُرُوْنَ تم حکم کرتے ہو۔
بِرٌّ نیک کام۔ بھلائی تَنْسَوْنَ تم بھول جاتے ہو۔ تَتْلُوْنَ تلاوت کرتے ہو۔ پڑھتے ہو
تَعْقِلُوْنَ تم سمجھتے ہو اِسْتَعِیْنُوْا مدد مانگو۔ صَبْر استقلال مستقل مزاجی
کَبِیْرَۃٌ بڑا دشوار خٰشِعِیْنَ خشوع والے۔ عاجزی کرنے والے۔
یَظُنُّوْنَ جانتے ہیں خیال کرتے ہیں مُلٰقُوْا ملنے والے رٰجِعُوْنَ پھر جانے والے لوٹ کرنے والے

یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَوْفُوْا

اے بنی اسرائیل! میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے بارہا تم پر نازل کیں اور تم اپنے

بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَ اِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَ اٰمِنُوْا بِمَاۤ

عہد کو پورا کرو میں بھی اپنے عہد کو پورا کروں گا اور صرف مجھ ہی سے ڈرو اور میں نے جو یہ قرآن

اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَ لَا تَكُوْنُوْۤا اَوَّلَ كَافِرٍۭ بِهٖ ۪ وَ لَا

نازل کیا ہے اس پر ایمان لاؤ۔ یہ تمہارے پاس پہلے سے جو کتابیں موجود ہیں اس کی تصدیق کرنے والا ہے اور یہ ہاتھ ہو

تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۚ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَ لَا تَلْبِسُوا

انکار کرنے میں تمہیں سبقت نہ کرو اور میری آیات کو قلیل معاوضہ پر فروخت نہ کرو اور ہمیشہ مجھ سے ڈرتے رہو اور ہمارے احکامات کو اپنی

الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ

من گھڑت یعنے باطل باتوں میں ملا ملا کر مشتبہ نہ کرو اور جانتے بوجھتے حق باتوں کو نہ چھپاؤ اور دیکھو

اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ ارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾

نماز قائم کرو زکوٰۃ دیتے رہو اور مسلمانوں کے ساتھ رکوع سجود بجالاؤ

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ

تمہیں کیا ہو گیا کہ لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے کو بھولے جاتے ہو حالانکہ تم تو کتاب پڑھتے

الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ

ہو پھر بھی عقل سے کام نہیں لیتے اور ہم سے صبر اور نماز کی قوتوں کے ذریعہ مدد چاہو اور نماز تو

إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ﴿٤٥﴾ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلَاقُوا

سب ہی پر شاق گذرتی ہی مگر اللہ سے ڈرنے والوں پر نہیں جنہیں پختہ یقین ہے کہ انہیں ایک دن اپنے رب سے

رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿٤٦﴾

ملنا ہے اور اُسی کی طرف آخرکار لوٹ کر جانا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں قوم یہود کو قرآن مجید پر ایمان لانے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور ناحق کو حق میں ملانے سے منع کیا گیا ہے۔ نماز پڑھنے۔ زکوٰۃ ادا کرنے اور مسلمانوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اور دوسروں کو نصیحت کرنے اور خود اس پر عمل نہ کرنے کو بُرا قرار دیا گیا ہے اور خدا تعالےٰ سے ڈرنے اور عاجزی کرنے والوں کی تعریف کی ہے نماز پڑھنے اور مستقل مزاج رہنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ گو اس رکوع میں مخاطب صرف بنی اسرائیل ہیں لیکن درحقیقت یہ ہمارے لئے اور سب قوموں کے لیے نصیحت ہے تاکہ ان جیسی بُرائیاں آگئی ہوں۔ تو دور کریں۔

فائدہ

خدا کی نعمتوں کو یاد کرنا چاہیے۔ اس کا احسان ماننا چاہیے وعدے کو پورا کرنا چاہیے۔ دنیا کے بدلے دین کو نہیں بیچنا چاہیے۔

فائدہ

جس کو یقین ہوگا کہ اس کو مرنا ضروری ہے۔ اور خدا کے سامنے حاضر ہونا یقینی ہے۔ اسکے لیے نماز کا پابندی کے ساتھ ادا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔

فَضَّلْتُ فضیلت دی میں نے۔ رتبہ دیا تَجْزِیْ جزا دیگا۔ بدلہ دیگا يُقْبَلُ قبول کی جائیگی۔ مانی جائیگی
شَفَاعَةٌ سفارش يُؤْخَذُ لیا جائیگا۔ پکڑا جائیگا۔ عَدْلٌ بدلہ۔ عوض
يُنْصَرُوْنَ وہ مدد دیئے جائیں گے نَجَّيْنَا ہمنے نجات دی۔ چھوڑ دیا آلِ قوم۔ ساتھی۔ متعلقین۔
فِرْعَوْنَ مصر کے پادشاہ کا خطاب يَسُوْمُوْنَ پہنچاتے ہیں۔ سُوْءَ سخت۔ بُرا
يُذَبِّحُوْنَ ذبح کرتے تھے۔ گلا کاٹتے تھے۔ اَبْنَآءَ بیٹے لڑکے يَسْتَحْيُوْنَ وہ جیتا رکھتے تھے۔
نِسَآءَ لڑکیاں۔ بیٹیاں۔ عورتیں بَلَآءٌ آزمائش فَرَقْنَا ہم نے پھاڑا۔
بَحْرَ دریا۔ سمندر اَنْجَيْنَا ہم نے بچایا اَغْرَقْنَا ہم نے ڈبو دیا۔

تَنۡظُرُوۡنَ تم دیکھتے تھے۔ وٰعَدۡنَا ہم نے وعدہ کیا۔ مُوۡسٰی ایک پیغمبر کا نام
اَرۡبَعِیۡنَ چالیس لَیۡلَۃً رات عِجۡلَ بچھڑا۔ گائے کا بچہ۔
عَفَوۡنَا بخش دیا۔ معاف کردیا تَشۡکُرُوۡنَ تم شکر کرو اٰتَیۡنَا ہم نے دیا۔
فُرۡقَانَ فرق کرنیوالی چیز تَهۡتَدُوۡنَ تم ہدایت پاؤ ظَلَمۡتُمۡ تم نے ظلم کیا
اِتِّخَاذِ پکڑنا تُوۡبُوۡٓا تم توبہ کرو بَارِئٖ۔ خالق۔ پیدا کرنیوالا
حَتّٰی یہانتک۔ اسوقت تک نَرَی ہم دیکھیں۔ دیکھ لیں جَهۡرَةً صاف۔ ظاہر
صٰعِقَۃُ بجلی کی کڑک چمک بَعَثۡنَا ہم نے اٹھایا۔ زندہ کیا غَمَامَ بدلی۔
مَنَّ ترنجبین۔ ایک قسم کا جما ہوا میٹھا سَلۡوٰی بٹیر۔ ایک پرند۔ كُلُوۡا تم لوگ کھاؤ۔
طَیِّبٰتِ پاکیزہ چیزیں۔ ستھری۔ صاف ظَلَمُوۡنَا انہوں نے ہم پر ظلم کیا۔ اُدۡخُلُوۡا داخل ہو تم لوگ۔
بَابَ دروازہ سُجَّدًا سجدہ کرتے ہوئے اطاعت کرتے ہوئے قُوۡلُوۡا تم کہو۔ تم کہدو۔
حِطَّةٌ ہم بخشش مانگتے ہیں۔ توبہ ہے نَغۡفِرۡ ہم معاف کردینگے بخش دینگے خَطٰیٰکُمۡ تمہاری خطائیں تمہارے گناہ
سَنَزِیۡدُ بہت جلد ہم زیادہ کردینگے مُحۡسِنِیۡنَ احسان کرنیوالے نیکی کرنیوالے بَدَّلَ بدل دیا پھیر دیا رِجۡزًا آفت۔ بلا

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتِیَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ وَاَنِّیۡ

اے بنی اسرائیل! میری وہ نعمتیں بھی یاد کرو۔ جو میں نے تم کو دیں۔ کہ میں نے تم کو تمام

فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ

دنیا کے لوگوں پر فضیلت دی۔ بس تمہیں چاہئے کہ اس دن سے ڈرو۔ جس دن کوئی آدمی کسی کے

شَیۡـًٔا وَّلَا یُقۡبَلُ مِنۡهَا شَفَاعَۃٌ وَّلَا یُؤۡخَذُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا هُمۡ

ذرہ بھر بھی کام نہیں آسکے گا۔ نہ کسی کے حق میں کسی کی سفارش سنی جائیگی نہ کسی کے گناہوں کا بدلہ کوئی چیز ہوسکیگی۔

یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذۡ نَجَّیۡنٰکُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ سُوۡٓءَ

اور نہ کسیکو کوئی مدد مل سکے گی۔ اور اس احسان کو بھی یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون والوں سے نجات دی انہوں نے تمہیں

الۡعَذَابِ یُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَکُمۡ وَیَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَکُمۡ ؕ وَفِیۡ ذٰلِکُمۡ

سخت عذاب میں ڈال رکھا تھا۔ یہانتک کہ تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے۔ اور یہ

بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ

سب تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔ اور پھر اس احسان کو بھی یاد کرو جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو

اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى

پھاڑ کر تمہیں بچا لیا اور تمہاری آنکھوں کے سامنے فرعون کو اسی دریا میں غرق کر دیا۔ اور پھر جب ہم نے موسے سے

اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٥١﴾

چالیس رات میں توریت دینے کا وعدہ کیا۔ اور وہ توریت لینے گئے تو تم نے انکے جاتے ہی بچھڑے کو پوجنا شروع کر دیا۔ اور تمہارا ایسا کرنا سریح ظلم تھا

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَ اِذْ اٰتَيْنَا

ہم نے پھر بھی معاف کر دیا۔ یہ اس لئے کہ تم اس مہربانی کو یاد رکھتے ہوئے شکر گذار رہو۔ اور وہ واقعہ بھی یاد کرو کہ تمہاری

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿٥٣﴾ وَ اِذْ قَالَ

ہدایت کے لئے ہم نے موسیٰ کو توریت اور فرقان دی تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور یہ بھی یاد کرو جب موسیٰ نے

مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ

تم سے کہا اے قوم تو نے بچھڑے کو پوج کر اپنے آپ کو تباہ کیا ہے۔ اب اپنے خالق کی جناب میں

فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ

توبہ کرو۔ وہ اس طرح کہ ایک دوسرے کو قتل کرو اور تمہارے رب کے حکم کے مطابق یہ تمہارے لئے

بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٤﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ

بہتر ہے۔ چنانچہ تمہارا رب تم پر پھر مہربان ہوا۔ اور وہ تو ہے ہی معاف کرنے والا اور مہربان۔ اور پھر تمہیں یہ بھی یاد ہو گا

يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ

جب تم نے موسیٰ سے صاف کہہ دیا کہ اے موسیٰ! ہم تو تمہاری کسی بات کو ماننے ہی کے نہیں جبتک کہ اللہ کو خود اپنی آنکھوں سے کھلم کھلا

الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ

نہ دیکھ لیں اور تم اس انتظار میں تھے کہ اللہ تمکو نظر آئے کہ یہ یکایک تجلی گری اور تم مردہ ہو کر رہ گئے۔ ہم نے پھر بھی احسان کیا اور اس بجلی

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ

سے مردہ ہو جانیکے بعد تمکو دوبارہ زندگی دی تاکہ اس احسان کے عوض شکر گذار رہو۔ اور تم پر بادل کا سایہ بنایا۔ اور تمہارے کھانے

الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ مَا ظَلَمُوْنَا

کے لئے تمہیں من و سلویٰ جیسا پاکیزہ رزق بے مشقت دیا اور تمہیں اجازت دیدی کہ اس پاکیزہ رزق میں سے جو ہم نے تمکو دے رکھا ہے خوب

وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ

کھاؤ اور پیو۔ اگر اس پر بھی کسی نے شکر ادا نہیں کیا تو اس نے ہمارا کیا بگاڑا اپنی ہی حق میں برا کیا۔ اور جب ہم نے حکم دیا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ

الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا

اور وہاں جہاں سے تم چاہو خوب کھاؤ پیو مگر اتنا کرو کہ شہر کے دروازہ میں جھک جھک کر داخل ہونا اور ساتھ ساتھ سر جھکا کر اور یہ کہتے

وَّقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ

گزرنا کہ اللہ ہمارے گناہ کو معاف کر دے تو ہم تمہارے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیں گے اور جو اسکے بعد نیک کام کرنیگے انہیں اور بھی نعمتیں دینگے۔ لیکن اُن

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى

بھی ظالموں نے جو کچھ اُن سے کہا گیا تھا اس کو بدل کر کچھ اور ہی کہا تو ہم نے بھی اُن کی اس نافرمانی کے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾

بدلے ان ظالموں پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔

ع ۳

تفسیر

اس رکوع میں بھی بنی اسرائیل یعنے یہودیوں پر انعامات خداوندی اور انکے کفرانِ نعمت کا ذکر ہے۔ پھر اس عذاب کا ذکر ہے جو ان کی نافرمانی کے بدلے ان پر نازل ہوا۔ ہم پر بھی اللہ تعالےٰ کے لاکھوں احسان ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ یہودیوں کی طرح کفرانِ نعمت نہ کریں۔ بلکہ شکریہ ادا کریں۔ ورنہ انہیں کی طرح ہم بھی عذاب میں مبتلا کر دئے جائیں گے

قیامت کا دن بڑا خطرناک ہے کوئی کسی کا نہ ہوگا۔ ہر شخص کو اسکے اعمال کام آئیں گے۔

فرعون کا قصہ قرآن مجید میں جگہ جگہ آئے گا۔ کچھ یہاں بھی اس کا ذکر ہے۔ اس رکوع میں کائے بچھڑے کا ذکر ہے جس کو یہود پوجنے لگے تھے۔ اسکے علاوہ دوسرے واقعات بھی ہیں۔ جو آیات سے ظاہر ہیں۔

اِسْتَسْقٰی پانی طلب کیا۔ مانگا اِضْرِبْ مار تو عَصَا سونٹا۔ لاٹھی۔ عصہ۔

فَانْفَجَرَتْ پھوٹ پڑے۔ بہ نکلے اِثْنَتَا عَشْرَةَ بارہ ۱۲ عَيْنًا چشمے۔

اُنَاسٍ آدمی۔ گروہ مَشْرَبَ گھاٹ۔ پینے کی جگہ۔ اِشْرَبُوْا پیو تم۔

لَا تَعْثَوْا تم نہ ہو جاؤ اُدْعُ مانگ تو۔ پکار تو يُخْرِجْ وہ نکالے

تُنْبِتُ اگاتی ہے۔ پیدا کرتی ہے بَقْلِ۔ سبزی۔ ساگ۔ ترکاری۔ قِثَّاءِ ککڑیاں

فُوْمِ گیہوں عَدَسِ مسور کی دال بَصَلِ پیاز

تَسْتَبْدِلُوْنَ تم بدلوانا چاہتے ہو اَدْنٰی ناقص۔ معمولی مِصْرًا شہر

سَاَلْتُمْ تم نے سوال کیا۔ مانگا — ضُرِبَتْ ڈالدی گئی۔ لگادی گئی — ذِلَّۃُ ذلت۔ خواری

مَسْکَنَۃُ غریبی۔ مسکینی — بَآءُوْ وہ لوٹے۔ آگئے — بِاَنَّھُمْ اس سبب کہ

یَقْتُلُوْنَ قتل کرتے تھے۔ مارڈالتے تھے — نَبِیّٖنَ نبیوں کو۔ اللہ کے رسولوں کو — بِغَیْرِ الْحَقِّ ناحق

عَصَوْا نافرمانی کی۔ — یَعْتَدُوْنَ وہ حد سے نکل جاتے تھے۔ دائرہ اطاعت سے نکلجاتے تھے

وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ

اور وہ واقعہ بھی یاد کرو کہ جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کیلئے پانی طلب کیا تو ہم نے حکم دیا کہ اے موسیٰ! اس پتھر پر اپنا سونٹا مارو۔ آن کا

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ

سونٹا مارنا تھا کہ اس میں سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ اور ہر ایک قبیلہ نے اپنا اپنا پنگھٹ پہچان لیا۔ پھر حکم دیا

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾

گیا کہ دیکھو اب اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ اور پیؤ اور دیکھنا زمین میں فساد پھیلانیوالے نہ بن جانا۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ

اور اے بنی اسرائیل جب تم نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ اے موسیٰ! ہم تو ایک کھانے پر کبھی صبر نہ کریں گے۔ اس لئے آپ اپنے

يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا

پروردگار سے ہمارے لئے ان چیزوں کو منگئے جو زمین اُگاتی ہے جیسے ساگ۔ ککڑیاں گیہوں

وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ

مسور اور پیاز موسیٰؑ نے حیران ہو کر کہا۔ کیا ادنیٰ چیز کو اعلیٰ کے بدلے مانگ رہے ہو

هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

اچھا تو اس شہر میں چلے جاؤ۔ وہاں جو تم مانگ رہے ہو مل جائے گا۔ ان پر حرکتوں کے سبب بار بار نافرمانیاں

الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

کرتے تھے۔ اور شرعی حدیں بار بار توڑتے تھے۔ اور اللہ کی آیات کو

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ

جھٹلاتے تھے۔ اور یہاں تک کہ پیغمبروں کے قتل کے درپئے ہو جاتے تھے۔ وہ اللہ کے غضب میں گرفتار

بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾

ہو گئے۔ اور اُن پر ذلت اور مسکنت مسلط کر دی گئی۔

ع ۷

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کا بیان ہے۔ اور یہود کی نالائقی اور نافرمانی پر ان کے سزا کے مستحق ہونے کا ذکر ہے۔ اور ان کی کم عقلی کو ایک واقعہ کے ذریعہ یاد دلایا ہے کہ کس طرح اعلیٰ درجہ کی چیز کو چھوڑ کر وہ معمولی درجے کی چیزیں مانگنے لگے۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ کسی کا آقا اپنے غلام کو عمدہ عمدہ کھانے دے۔ اور وہ اس سے انکار کردے کہ میں تو وہی معمولی ساگ یا دال روٹی ہی کھاؤں گا۔ تو اُس آقا کو اس کی اس حماقت پر کتنا غصہ آئے گا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے یہود کی اس گستاخی کو بھی معاف کردیا۔ اور ان کی من مانی چیزیں انھیں دیں! ہاں یہ ضرور ہوا کہ اُن کی پے در پے گستاخیوں نے انھیں خدا تعالےٰ کی نظر میں ذلیل و خوار کردیا۔ اور وہ سخت مصیبتوں میں گرفتار ہوئے۔

هَادُوْا	یہودی ہو گئے	نَصٰرٰی	نصرانی۔ عیسائی	صٰبِئِيْنَ	بے دین
اَجْرُ	بدلہ	يَحْزَنُوْنَ	غم کھاتے ہیں	مِيْثَاقَ	عہد۔ اقرار
رَفَعَ	بلند کیا۔	طُوْرَ	پہاڑ۔ اس پہاڑ کا نام ہے جس پر حضرت موسیٰ کو پیغمبری ملی تھی		
خُذُوْا	پکڑو۔ اختیار کرو	قُوَّةٍ	مضبوط	تَوَلَّيْتُمْ	پھر گئے تم
فَضْلُ	مہربانی۔ بزرگی	رَحْمَةُ	مہربانی۔ رحمت	اِعْتَدَوْا	حد سے نکل گئے۔
سَبْتِ	ہفتہ کا دن سنیچر۔	قِرَدَةً	بندر	خٰسِئِيْنَ	ذلت والے۔ ذلیل۔
نَكَالًا	عبرت۔ سبق	بَيْنَ يَدَيْ	آگے۔ سامنے	خَلْفَ	پیچھے۔ مابعد
مَوْعِظَةً	نصیحت	يَاْمُرُ	حکم کرتا ہے	تَذْبَحُوْا	ذبح کرو۔ حلال کرو۔
بَقَرَةً	گائے۔ بیل	هُزُوًا	ٹھٹھا۔ مذاق	جٰهِلِيْنَ	بہت سے جاہل نادان
يُبَيِّنْ	بیان کرے	مَا هِيَ	وہ کیا ہے	فَارِضٌ	بڈھا ہے
بِكْرٌ	بچہ ہے	عَوَانٌ	پٹھا ہے۔ جوان ہو	بَيْنَ	درمیان۔ بیچ
تُؤْمَرُوْنَ	تم حکم دیے جاتے ہو	لَوْنُ	رنگ	صَفْرَآءُ	زرد
فَاقِعٌ	بھڑکیلا۔ شوخ	تَسُرُّ	خوش کرتا ہے۔ بھلا معلوم ہوتا ہے	نّٰظِرِيْنَ	بہت سے دیکھنے والے

تَشٰبَهَ لگیا۔ مشابہ ہوگیا شَآءَ چاہے، چاہا مُهْتَدُوْنَ ہدایت پانے والے

ذَلُوْلٌ ذلیل کیا ہوا تُثِيْرُ پھاڑتا ہے۔ جوتتا ہے تَسْقِي سیراب کرتا ہے

حَرْثَ کھیت کھیتی۔ مُسَلَّمَةٌ مسلّم تندرست لَا شِيَةَ۔ نہیں کوئی دھبہ۔

اَلْـٰٔنَ اب۔ اسوقت جِئْتَ تو لایا۔ آپ لائے كَادُوْا۔ نزدیک تھے۔ قریب تھے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ

اللہ کا قانون یہ ہے کہ مسلمان ہوں خواہ یہود خواہ نصاریٰ یا دوسرے بے دین۔ الغرض ان میں سے

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ

جو کوئی خدا پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے۔ اور اچھے اچھے کام کرتا رہے تو وہ اپنے کئے کا بدلہ اپنے پروردگار

رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

کے ہاں ضرور پائے گا۔ اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا کھٹکا ہوگا اور نہ کسی طرح کی غمگینی۔ اے بنی اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو

وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ

جبکہ ہم نے تم سے قول و قرار لیا اس حال میں کہ طور پہاڑ کو تمہارے اوپر معلق کر دیا۔ اور کہا کہ جو کتاب ہم نے تمکو دی ہے اسکو مضبوطی

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

سے پکڑ لو۔ اور اس کے حکموں کو ہمیشہ یاد رکھو تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ پھر تم اس کے بعد پھر گئے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر تم پر خدا کا

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ

فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے۔ اور ان لوگوں کا حال جانتے ہی ہو

اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾

جنھوں نے تم میں سے ہفتے کے دن میں زیادتی کی تو ہم نے بھی اُن سے کہہ دیا کہ ذلیل و خوار بندر ہو جاؤ۔

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۶﴾

اور اس واقعہ کو اُن لوگوں کے لئے جو اس وقت موجود تھے اور ان لوگوں کے لئے جو انکے بعد آنیوالے تھے عبرت اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت بنادیا

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ

اور وہ زمانہ بھی یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے یہ سیدھی سادی بات کہی تھی کہ خدا کا حکم ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔

قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۶۷﴾

وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو موسیٰؑ نے کہا نعوذ باللہ کیا میں جاہلوں جیسا کام کروں گا۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

یہ سن کر وہ بولے! اپنے پروردگار سے درخواست کیجئے کہ ہمکو اچھی طرح سمجھا دے کہ وہ گائے کیسی ہو۔ موسیٰ نے کہا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے

بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾

کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو نہ بچھیا۔ درمیانی عمر کی ہو اب جو کچھ حکم ملا ہے اس کو کر ڈالو

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

پھر وہ کہنے لگے اپنے پروردگار سے ہمارے لئے درخواست کیجئے کہ ہم کو اچھی طرح سمجھا دے کہ اُسکا رنگ کیسا ہو موسیٰ نے کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا

کہ وہ زرد رنگ کی ہو اور اسکا رنگ خوب گہرا ہو کہ دیکھنے والوں کو بھلی لگے۔ پھر وہ کہنے لگے کہ اپنے پروردگار سے درخواست

رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ

کیجئے کہ ہم کو اچھی طرح سمجھا دے کہ وہ اور کیا کیا صفتیں رکھتی ہو۔ کیونکہ اس رنگ کی بہت سی گائیں دکھائی دیتی ہیں اور اب خدا نے

اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ

چاہا تو ہم ضرور پتہ لگا لیں گے موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ہے۔ ایسی گائے ہو جو نہ کبھی ہل میں جوتی گئی

تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا

ہو نہ کبھی آبپاشی کے کام میں لائی گئی ہو۔ صحیح سالم ہو داغ دھبہ سے بالکل پاک ہو۔ تب وہ عاجز آکر

الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾

کہنے لگے! ہاں! اب آپ نے ٹھیک ٹھیک پتہ دیا چنانچہ انہوں نے گائے کو ذبح کیا۔ اگرچہ وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہ تھے

ع ۸ ۱۰ ۸

تفسیر

اس رکوع میں پہلے تو یہ بات بتلائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک کے لئے نہیں ہے جو کوئی بھی ایمان لائیگا اور لائق بنے گا۔ وہ دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہو جائیگا۔ پھر یہود کی شرارتوں اور ان پر عذاب کا ذکر ہے جو آیات سے ظاہر ہیں

إِدَّارَءَ اختلاف کیا۔ ایک دوسرے پر الزام لگایا مُخْرِجٌ نکلنے والا۔ ظاہر کرنیوالا يُحْيِي زندہ کرتا ہے

مَوْتَىٰ مردہ يُرِي دکھاتا ہے قَسَتْ سخت ہو گئے

أَشَدُّ بہت زیادہ قَسْوَةً سخت يَتَفَجَّرُ جاری ہوتا ہے پھوٹ کر نکلتا ہے

يَشَّقَّقُ پھٹ جاتا ہے شق ہو جاتا ہے لَمَا البتہ وہ ہے جو يَهْبِطُ گر پڑتا ہے

خَشْيَةِ خوف۔ ڈر	تَطْمَعُوْنَ تم توقع رکھتے ہو	يَسْمَعُوْنَ سنتے تھے۔
يُحَرِّفُوْنَ بدل ڈالتے	خَلَا اکیلے ہوتے۔ تنہا ہوتے	تُحَدِّثُوْنَ کہہ دیتے ہو۔
فَتَحَ بتا دیا۔ کھول دیا	يُحَاجُّوْا حجت پکڑیں	يُسِرُّوْنَ چھپاتے ہیں۔
يُعْلِنُوْنَ ظاہر کرتے ہیں۔	اُمِّيُّوْنَ اَن پڑھ	اَمَانِيَّ آرزوئیں۔ دل خوش کن باتیں
وَيْلٌ خرابی ہے	يَشْتَرُوْا تاکہ لیں	تَمَسَّ چھوئے گی۔
مَعْدُوْدَةً گنتی کے۔ چند	يُخْلِفَ خلاف کرتا ہے	بَلٰى بلکہ کیوں نہیں
سَيِّئَةً برائی	اَحَاطَتْ احاطہ کرلیا۔ گھیر لیا	خَطِيْٓئَتُ خطا۔ گناہ۔ قصور۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ

اور وہ وقت بھی یاد کرو جب تم میں سے کسی نے ایک آدمی کا خون کر دیا تھا اور اسکی نسبت آپس میں جھگڑنے اور ایک دوسرے پر الزام لگنے لگا تھا اور

تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ

جو بات تم چھپاتے تھے اللہ کو اُسکا پردہ فاش کرنا منظور تھا۔ پس ہم نے کہا کہ گائے کے گوشت کا کوئی ٹکڑا مردے کی نعش سے چھوا دو۔ اور دیکھو۔

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

اسی طرح اللہ قیامت کے دن مُردوں کو زندہ کریگا اور تم کو دنیا میں اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو پھر اسکے بعد تمہارے دل ایسے سخت ہو گئے

ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا

کہ گویا پتھر ہیں　بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت۔　کیونکہ پتھروں میں سے بعض تو ایسے بھی ہوتے ہیں کہ

يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ

ان سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں۔　اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں　اور اس میں سے پانی نکل آتا ہے

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

بعض　ایسے بھی ہوتے ہیں کہ　اللہ کے ڈر سے لڑھک جاتے ہیں اور جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو۔ اللہ اس سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ

بے خبر نہیں۔　کیا　اب بھی تم امید رکھتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے کہنے سے ایمان لا دیں گے حالانکہ ان ہی لوگوں میں سے بعض

مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ

ایسے بھی ہو گذرے ہیں جو خدا کا کلام سنتے تھے　اور　سمجھنے کے بعد　جان بوجھ کر　بدل

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا

ڈالتے تھے　اور جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی ایماندار ہیں　اور جب

خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

تنہائی میں ایک دوسرے کے پاس ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا تم مسلمانوں کو وہ بات بتلائے دیتے ہو جو خدا نے تم پر ظاہر کی ہے

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ

جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے پروردگار کے سامنے اسی بات کو سند پکڑ کر جھگڑیں گے۔ کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔ تو کیا ان لوگوں کو یہ بات

اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا

معلوم نہیں کہ جو کچھ یہ لوگ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ان سب کو اللہ جانتا ہے۔ اور ان میں سے بعض ان پڑھ تو

يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيْلٌ

ایسے ہیں جنہیں کتابی علم تو کچھ بھی نہیں ہے لیکن خیالی پلاؤ ہیں مگن رہتے ہیں۔ بس افسوس ہے

لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ

اُن پر جو اپنے ہاتھوں تو کتاب لکھتے ہیں پھر لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے

عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ

ہے یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں تاکہ اسکے ذریعہ تھوڑے سے دام حاصل کریں۔ پس افسوس اسپر ہے جو کچھ انکے ہاتھ لکھتے اور

اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ

افسوس اسپر ہے جو کچھ وہ اسکے ذریعہ کماتے ہیں اسپر بھی کہتے ہیں کہ گنتی کے چند روز کے سوا دوزخ

اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ

کی آگ ہم کو نہیں چھوئے گی۔ اے محمدؐ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ کیا تم نے اللہ سے کوئی قرار لیا ہے کہ اللہ اپنے اقرار کے

اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ

خلاف نہیں کریگا یا بے جانے سمجھے اللہ پر افترا باندھتے ہو کیوں نہیں جو قصداً برائی

سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

کرے اور گناہوں کے پھیر میں آجائے تو ایسے لوگ دوزخی ہیں

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ہمیشہ اسی میں رہیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾

وہی لوگ جنتی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے

تفسیر

اس سے پہلے کے رکوع کے اخیر میں گائے کا قصہ شروع ہوا تھا۔ اس کو ختم کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنی

ع ۹ / ۱۱ / ۹

اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ قیامت کے دن آدمیوں کا دوبارہ زندہ کرنا ہماری لیئے کچھ مشکل نہیں جو عقلمند اور سعادتمند ہیں وہ ہماری کسی طاقت سے انکار نہیں کرسکتے۔ اس کے بعد شقاوت اور سعادت مندی کی نہایت ہی اچھی مثال دی گئی ہے۔ اخیر میں یہود کی شرارت کا ذکر کرکے اس خیال کو غلط ثابت کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی۔ اور نا اُلفتی کرنیکے بعد اسکی رحمت کا مستحق ہونا ممکن ہو۔ بلکہ ایسے لوگوں کے لیئے دوزخ کی آگ کے سوا کچھ بھی نہیں۔ جنت اور جنت کی نعمتیں تو صرف ایمان و عمل صالح والوں کے لئے ہیں

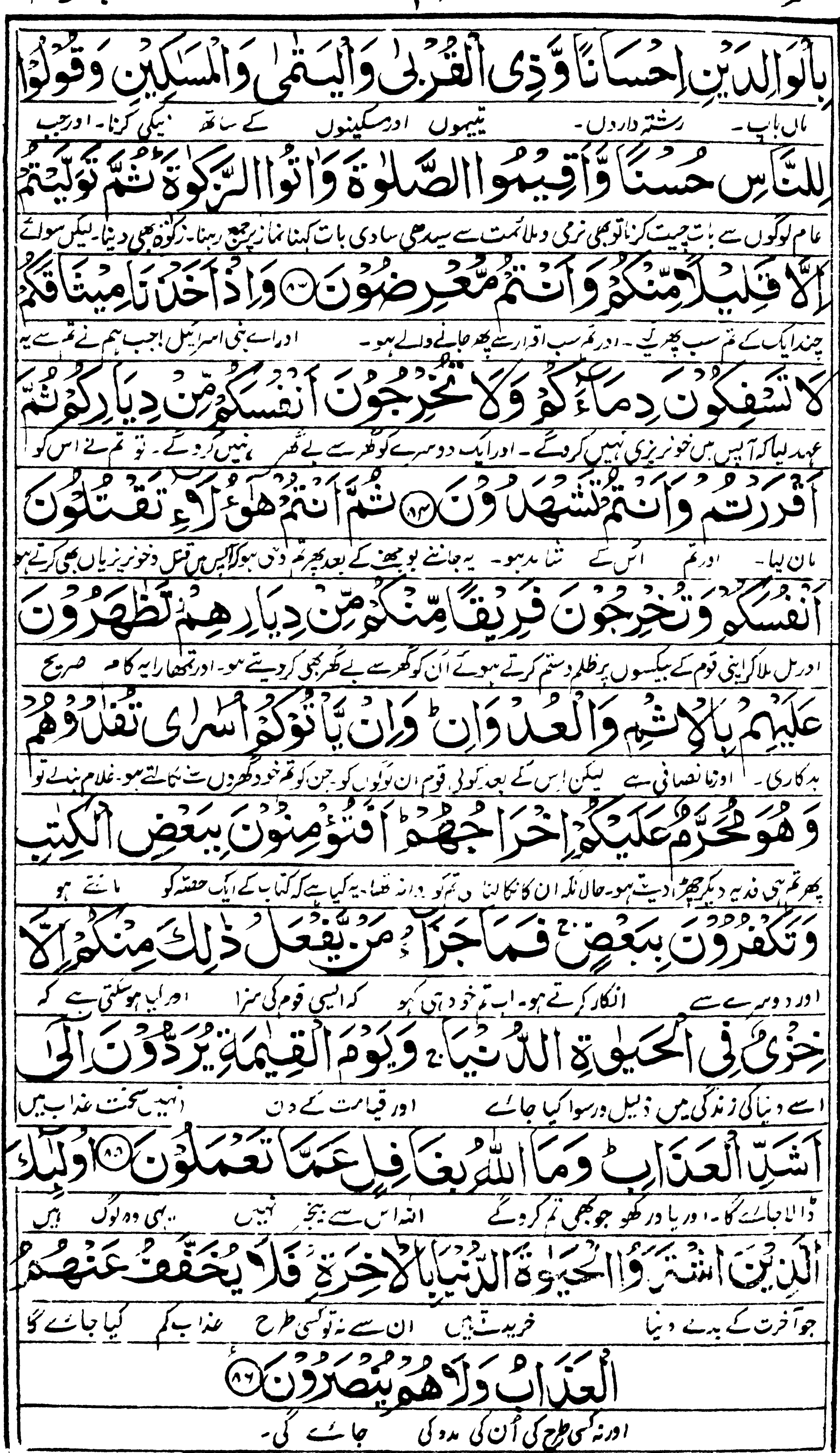
فائدہ

دل کا سخت ہوجانا ہزار بیماریوں کی ایک بیماری ہے۔ خدا کے کلام میں تحریف کرنا بڑا گناہ ہے۔ منافقت سے خدا کی پناہ۔ خدا ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے۔ دنیا کمانے کے لیئے دین کو ڈھال نہیں بنانا چاہیئے بروں کا بُرا نتیجہ ہوگا۔ اور اچھوں کے ساتھ قیامت کے دن اچھا معاملہ کیا جائے گا۔ جس کے لیئے ایمان اور عمل صالح ہونا ضروری ہے۔

وَالِدَيْنِ ماں۔ باپ	ذِی صاحب۔ والا	قُرْبٰی قرابتی۔ نزدیکی
يَتٰمٰی بہت سے یتیم۔	مَسٰكِيْنَ بہت سے مسکین	حُسْنٰی اچھی بات۔ نیک بات
مُعْرِضُوْنَ منہ موڑنیوالے	تَسْفِكُوْنَ تم خون کرتے ہو	دِيَارَ بہت سے گھر۔
اَقْرَرْتُمْ تم نے اقرار کیا۔	تَشْهَدُوْنَ تم گواہ ہو۔	تَظٰهَرُوْنَ مدد کرتے ہو
اِثْمِ گناہ	عُدْوَانِ تعدی ظلم	يَاْتُوْا وہ آتے ہیں
اُسٰرٰی قیدی (جمع اسیر)	تُفٰدُوْا تم فدیہ دیتے ہو	مُحَرَّمٌ حرام۔ ناجائز
اِخْرَاجُ نکالنا باہر کرنا	تُؤْمِنُوْنَ تم ایمان لاتے ہو	يَفْعَلُ کرتا ہے۔ کریگا
خِزْیٌ رسوائی	حَيٰوةِ زندگی۔ حیات	يُرَدُّوْنَ وہ پھیرے جائینگے
	يُخَفَّفُ ہلکا کیا جاویگا۔	يُنْصَرُوْنَ انکی مدد کیجائیگی

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَ

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ سوائے ایک اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرنا۔



بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا

ماں باپ۔ رشتہ داروں۔ یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ نیکی کرنا۔ اور جب

لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ

عام لوگوں سے بات چیت کرنا تو بھی نرمی و ملائمت سے سیدھی سادی بات کہنا نماز پڑھتے رہنا۔ زکوٰۃ بھی دینا۔ لیکن سوائے

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ

چند ایک کے تم سب پھر گئے۔ اور تم سب اقرار سے پھر جانے والے ہو۔ اور اے بنی اسرائیل! جب ہم نے تم سے یہ

لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

عہد لیا کہ آپس میں خونریزی نہیں کروگے۔ اور ایک دوسرے کو گھر سے بے گھر نہیں کروگے۔ تو تم نے اس کو

اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ

مان لیا۔ اور تم اس کے شاہد ہو۔ یہ جاننے بوجھنے کے بعد پھر تم وہی ہو کہ آپس میں قتل و خونریزیاں بھی کرتے ہو

اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ؗ تَظٰهَرُوْنَ

اور مل ملا کر اپنی قوم کے بیکسوں پر ظلم و ستم کرتے ہوئے ان کو گھر سے بے گھر بھی کر دیتے ہو۔ اور تمہارا یہ کام صریح

عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰی تُفٰدُوْهُمْ

بدکاری۔ اور نا انصافی ہے لیکن اس کے بعد کوئی قوم ان لوگوں کو جن کو تم خود گھروں سے نکالتے ہو۔ غلام بنالے تو

وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ

پھر تم ہی فدیہ دیکر چھڑا دیتے ہو۔ حالانکہ ان کا نکالنا ہی تم کو روا نہ تھا۔ یہ کیا ہے کہ کتاب کے ایک حصہ کو مانتے ہو

وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا

اور دوسرے سے انکار کرتے ہو۔ اب تم خود ہی کہو کہ ایسی قوم کی سزا اور کیا ہو سکتی ہے کہ

خِزْیٌ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰۤی

اسے دنیا کی زندگی میں ذلیل و رسوا کیا جائے اور قیامت کے دن انہیں سخت عذاب میں

اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ

ڈالا جائے گا۔ اور یاد رکھو جو بھی تم کروگے اللہ اس سے بیخبر نہیں یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؗ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ

جو آخرت کے بدلے دنیا خریدتے ہیں ان سے نہ تو کسی طرح عذاب کم کیا جائے گا

الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾

اور نہ کسی طرح کی اُن کی مدد کی جائے گی۔

ع ۱۰

تفسیر

اس رکوع کے اول حصہ میں تو ان اچھی باتوں کا ذکر ہے جو توارت کے اندر بھی تھیں اس کے بعد ان باتوں کا ذکر ہے جن کے کرنے سے آدمی کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور دین و دنیا ہر دو میں آدمی ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے

فائدہ

اللہ تعالےٰ کے سوا کسی حیثیت سے بھی کسی کی عبادت نہیں کرنی چاہیے۔ کہ اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں۔ ماں باپ کی ہمیشہ خدمت کرنی چاہیے۔ نیک سلوک کے ساتھ پیش آنا چاہیے۔ رشتہ داروں کا۔ یتیموں کا اور محتاجوں کا حق ادا کرنا چاہیے۔ ہر شخص کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے۔ نرمی سے گفتگو کرنا چاہیے۔ خونریزی سے بچنا چاہیے۔ وطن سے بے وطن نہیں کرنا چاہیے۔ بدکاری اور نا انصافی پر کسی کی مدد نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر پورے طور سے ایمان لانا چاہیے۔ یہ نہیں کہ جس حکم کو جی چاہا مانا۔ اور جس کو جی نہ چاہا نہ مانا۔

عِیْسٰی ایک پیغمبر کا نام	رُسُلِ بہت سے رسول	قَفَّیْنَا ہم نے ایک دوسرے کے پیچھے بھیجے
بَیِّنٰتِ۔ صاف دلیلیں۔ معجزہ	مَرْیَمَ حضرت عیسیٰ کی ماں کا نام	اِبْنَ بیٹا
جَآءَ آیا۔ آئے	رُوْحِ الْقُدُسِ فرشتہ جبرئیل کا لقب	اَیَّدْنَا۔ ہم نے تائید کی۔ مدد کی
لَعَنَ۔ پھٹکار بھیجی۔ لعنت بھیجی	غُلْفٌ پردے۔	تَہْوٰی خواہش کرتی ہے
بِئْسَ بُرا	عَرَفُوْا پہچانا انہوں نے	یَسْتَفْتِحُوْنَ فتح کی التجا کرتے تھے
مُّهِیْنٌ ذلیل کرنیوالا۔ رسوا کرنیوالا	عِبَادِ بہت سے بندے	بَغْیًا سرکشی کرتے ہوئے
اَنْبِیَآءَ بہت سے نبی۔	لِمَ کس لیے۔ کیوں	وَرَآءَ پیچھے علیحدہ۔ علاوہ۔
عَصَیْنَا ہم نے نہ مانا۔	سَمِعْنَا ہم نے سنا۔	اِسْمَعُوْا تم سنو۔
خَالِصَةً خالص بلا شرکت	کَانَتْ تھی۔ ہے	اُشْرِبُوْا پلائی گئی
یَتَمَنَّوْهُ تم اسکی تمنا کروگے	تَمَنَّوُا آرزو کرو۔ تمنا کرو	دُوْنِ سوا۔ علاوہ

أَبَدًا ہمیشہ۔ ہر وقت۔ تَجِدَنَّ تم پاؤ گے۔ أَحْرَصَ زیادہ حریص۔ طمع کرنیوالا

يَوَدُّ چاہتا ہے آرزو کرتا ہے يُعَمَّرُ عمر دیا جائے۔ زندہ رکھے جائیں سَنَةٍ برس۔ سال

مُزَحْزِحِهِ ہٹانے والا۔ چھڑانے والا۔ بَصِيرٌ دیکھنے والا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ وَاٰتَيْنَا

یقیناً ہم نے ہی موسیٰ کو توریت جیسی کتاب دی تھی۔ اور اسی کی اشاعت اور تبلیغ کیلئے لگاتار رسول بھیجتے رہے۔ اور

عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا

عیسیٰ کو تو واضح دلیلیں دیں۔ اور ان کی روح القدس سے مدد کی۔ اور کیا تم نے یہ نہیں کیا کہ جب کبھی

جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا

تمہارے پاس کوئی رسول ایسا حکم لیکر آئے جس کے ماننے کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا تو تم نے سرکشی کرنی شروع کردی پس

تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ

بعضوں کو تم نے جھٹلایا اور بعضوں کے قتل کے درپے ہو گئے۔ اور یہ یہود کہتے ہیں کہ ہمارے دل تو محفوظ ہیں کوئی بات اثر نہیں کرتی نہیں

فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَلَمَّا جَاۗءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

بلکہ اُن کے انکار کی وجہ سے یہ اللہ کی لعنت آ پڑی۔ بہت ہی کم ہیں جو ایمان لے آئیں۔ اور جب اُن کے پاس اللہ کی طرف سے ایسی کتاب آ گئی

مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَي الَّذِيْنَ

جو اس توراۃ کی جو اس کتاب سے پہلے اُن کے پاس ہے تصدیق کرتی ہے اور اس سے پہلے کافروں کے مقابلے میں اسی کتاب کی طفیل

كَفَرُوْا ښ فَلَمَّا جَاۗءَھُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۡ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي

فتح کی دعا مانگا کرتے تھے۔ جب اچھی طرح پہچان لیا کہ وہ یہی کتاب ہے جس کو ہم چاہتے تھے تو منکر ہو گئے۔ ایسے منکروں پر

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَھُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ

اللہ کی مار۔ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کا انکار کر کے بہت بُری چیز کے بدلے اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے اور بگڑ کے

اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ

اس پر کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے اور فضل سے عزت دیتا ہے ان ہی باتوں کی

عِبَادِهٖ ۚ فَبَاۗءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰي غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾

وجہ سے دوہرے غضب میں آ گئے اور ایسے کافروں کے لئے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کتاب اللہ نے اتاری ہے اس پر ایمان لاؤ تو جواب دیتے ہیں ہم تو صرف اسی کتاب توریت کو مانیں گے جو ہماری طرف

عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ

نازل کیگئی ہے۔ اور اسکے علاوہ جو بھی ہے اسکا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ بالکل حق ہے اور انکی تصدیق کرتی ہے جو انکے پاس ہے ان سے پوچھو کہ اگر تم تورات

قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ

کو ہی صحیح طور پر مانتے ہو تو اس سے پہلے جو نبی اللہ کی طرف سے تورات کی تبلیغ کے لیئے آئے انکو قتل کیوں کیا۔ اے بنی اسرائیل یقیناً

جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ

موسیٰ تمہارے پاس بالکل واضح دلیلیں لے کر آئے مگر تم نے اسوقت بھی بچھڑے کو پوجنا شروع کر دیا۔ اور تمہاری یہ حرکت سراسر

ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ خُذُوْا

ظالمانہ تھی اور جب ہم نے تم سے ایک مضبوط عہد لیا۔ اور طور پہاڑ کو تمہارے اوپر لا معلق کیا۔ پھر کہا کہ جو تمہیں حکم دیا گیا

مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا

ہے اس پر عمل کرو۔ اور ان نئے احکام کو غور سے سنو۔ تاکہ یاد رکھو ان سننے والوں نے منہ سے تو کہدیا کہ ہم نے اچھی طرح سن لیا مگر دل سے نہ مانا

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ

اور بات تو یہ تھی کہ انکے دل میں بچھڑا بس رہا تھا۔ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر تمہارا ایمان تم سے ایسی حرکتیں کرواتا ہے تو یہ

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ

بہت برا ایمان ہے۔ اور ان سے کہیئے کہ اگر تمہارے دعوے کے مطابق اللہ کے نزدیک آخرت کا آرام صرف

اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

تمہارا ہی حصہ ہے اور لوگوں کا نہیں تو پھر ذرا موت کی تمنا کرو تاکہ پتہ چل جائے کہ تم

صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ

سچے ہو اور اللہ تو ان ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے کہ ابدالآباد تک یہ ایسی تمنا نہیں کرسکتے۔ تمنا نہ کرنے کی

عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَ

وجہ انکی بداعمالیاں ہیں جنکی سزا سے بچنا چاہتے ہیں۔ انکو تو مشرکوں سے بھی زیادہ دنیا کی زندگی کا خواہشمند دیکھے گا۔ انمیں سے

مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَ

ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ ہزار ہزار سال تک زندہ رہیں۔ حالانکہ انکی ہزار سالہ زندگی بھی عذاب

مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

سے نہیں بچا سکتی کیونکہ اللہ تعالے تو انکی ہر ایک حرکت کو جو یہ کر رہے ہیں

بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

دیکھ رہا ہے

ع ۱۱

تفسیر

اس رکوع میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ قرآن کا انکار کرنے پر انسان عذاب الٰہی کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو اس قرآن سے انکار کرتے ہیں وہ درصل کسی چیز کو ماننا ہی نہیں چاہتے۔ جیسے کہ یہود یہ جانتے ہوئے کہ قرآن برحق ہے انکار کیئے جا رہے ہیں۔ یہ اسی طرح توراۃ کو بھی نہیں مانتے۔ اخیر میں یہ بتلایا گیا ہے کہ مجرم اور گنہگار موت سے اسلیئے ڈرتے ہیں کہ وہ اپنے کیئے کی سزا سے بچنا چاہتے ہیں۔ مگر موت کو وہ کسی طرح ٹال نہیں سکتے اور اس عذاب کو بھی نہیں ٹال سکتے۔ جو انکے بُرے اعمال کا نتیجہ ہو سکتا ہے

فائدہ

خدا کا حکم انسان کی خواہش کے مطابق نہیں ہو سکتا۔ انسان تو خود خدا کی مرضی کی اتباع کے لیئے ہے اگر اچھی بات کا کسی کے دل پر اثر نہ ہو تو یہ سمجھ لو کہ اس پر خدا کی لعنت ہے۔

پیغمبر آخرالزمانؐ اسلام اور قرآن کا ہر مذہب والوں کو پہلے انتظار تھا۔ کیونکہ انکی آسمانی کتابوں میں اسکی خبر تھی۔ مگر جب خدا نے بھیج دیا تو لگے انکار کرنے۔ یہ انکی کمبختی کی نشانی ہے

موت سے وہی ڈرے گا جو خدا تعالےٰ کا نافرمان ہو گا۔ کوئی ہزار برس بھی زندہ رہا تو کیا ایک دن مرنا ضرور ہے۔

جِبْرِيْلَ فرشتے کا نام جو وحی لاتے تھے　مِيْكٰىلَ فرشتے کا نام　نَبَذَ پھینک دیا اُس نے

ظُهُوْرِ جمع ظہر کی۔ پیٹھ پشت　اِتَّبَعُوْا وہ پیروی کرتے ہیں　تَتْلُوْا وہ پڑھتے ہیں۔ یا تلاوت کرتے ہیں

مُلْكِ بادشاہت سلطنت　سُلَيْمٰنَ بادشاہ اور پیغمبر کا نام　سِحْرَ جادو۔ سحر

مَلَكَيْنِ دو فرشتے　بَابِلَ شہر کا نام　هَارُوْتَ۔ مَارُوْتَ فرشتوں کے نام

يُعَلِّمٰنِ وہ سکھاتے ہیں　فِتْنَةٌ آزمائش۔ امتحان　مَرْءِ مرد۔ شوہر۔

زَوْجِ بیوی۔ ساتھی　ضَآرِّيْنَ۔ ضرر پہنچانیوالے نقصان پہنچانیوالے　اِذْنِ۔ حکم۔ اجازت

يَضُرُّ نقصان دیتا ہے　يَنْفَعُ نفع دیتا ہے۔ فائدہ پہنچاتا ہے۔　خَلَاقٍ حصہ

مَثُوْبَةٌ ثواب۔ معاوضہ۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ

اے پیغمبر! آپ ان سے کہدیجئے کہ جو جبریلؑ کا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے کیونکہ جبریلؑ نے تو خدا کے حکم سے یہ قرآن

بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى

آپ کے دل میں ڈالا ہے جو ان تمام کتابوں کی جو ان سے پہلے ہیں تصدیق کرتا ہے اور جو اس پر ایمان لاتے ہیں ان کی

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَ

رہبری کرتا ہے اور انہیں کامیابی کی بشارت دیتا ہے۔ جو اللہ اور اس کے فرشتے جبریل اور میکائیل کے ساتھ

جِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ

دشمنی رکھتا ہے تو یقیناً اللہ بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے۔ اور یقیناً ہم نے تو

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾

آپ کی طرف بالکل صاف صاف آیات اتاری ہیں اور صرف فاسق ہی ان سے انکار کر سکتے ہیں۔

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ

اور کیا جب کبھی انہوں نے عہد باندھا تو ان میں سے ایک جماعت نے اس کو پس پشت نہیں ڈال دیا۔ بلکہ اکثر نے تو

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ

سرے سے مانا ہی نہیں۔ اور جب ان کے پاس ایسا رسول آیا جو اس کتاب کو سچا بتاتا تھا۔ جو ان کے

لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ڗ كِتٰبَ اللّٰهِ

پاس تھی تو انھوں نے اس اللہ کی دی ہوئی کتاب کو بھی پس پشت ڈال دیا۔ جیسا کہ انھیں

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا

معلوم ہی نہیں کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔ اور ایسے لوگوں نے اس چیز کی پیروی

الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ

شروع کردی جو شیطانوں نے سلیمانؑ کی بادشاہت کے زمانہ میں سلیمانؑ کے نام سے گڑھ لیا تھا۔ حالانکہ سلیمانؑ

الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۤ وَمَآ اُنْزِلَ

ایسا کافروں جیسا کام نہیں کیا بلکہ ان شیطانوں نے ہی کفر کیا کہ لوگوں کو جادو سکھانے لگے۔ اور اس جادو کی پیروی

عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۭ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

شروع کردی جو بابل میں۔ ہاروت و ماروت دو فرشتوں پر اتارا گیا تھا۔ اور وہ سکھاتے وقت یہ کہتے

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۭ ط

تھے کہ ہم تو فتنہ میں پڑے ہوئے ہیں تم نہ پڑو۔

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ

پس وہ ان سے جادو سیکھیں۔ اور اس جادو سے شوہر اور بیوی میں نفاق ڈالتے تھے۔ اور خدا کے حکم کے سوا

بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ

کسی کا کچھ بگاڑ تھوڑے ہی سکتے ہیں اور سیکھتے بھی وہ چیز ہیں جو ان کو نقصان دے اور

وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ

فائدہ نہ دے سکے۔ اور یقیناً یہ جانتے ہیں کہ جس نے ایسی جنس خریدی یعنے جادو جیسی تو آخرت میں اسکے لئے کچھ

مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

بھی نہیں۔ کاش ! انہیں علم ہوتا کہ کس قدر بُری چیز کے بدلے اپنی جانوں کو بیچ رہے ہیں

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ

اور کیا اچھا ہوتا جو وہ یہ جان لیتے کہ اگر وہ ایمان لائیں گے اور پرہیزگار بن جائیں گے تو خدا کی طرف سے

كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

بہت اچھا اجر ملے گا۔

ع ۷ ۱۲ ۱۲

تفسیر

حضرت جبرئیل۔ وہ فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغمبروں پر وحی لاتے رہے اور وحی کے ذریعہ۔ منافقوں اور کافروں کو عذاب آخرت سے ڈرایا جاتا رہا۔ انہوں نے بجائے نصیحت حاصل کرنے اور اپنی شرارتوں سے باز آنے کے یہ کہنا شروع کیا کہ یہ فرشتے جبرئیل وغیرہ ہمارے دشمن ہیں جو ایسی وحی لاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو فرشتوں سے دشمنی رکھے اور میری نازل کی ہوئی کتاب یعنے قرآن کا انکار کرے وہ حقیقت میں ان فرشتوں سے نہیں بلکہ مجھ سے دشمنی رکھتا ہے۔ کیونکہ فرشتے تو میرے حکم کے تابع ہیں۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کو پس پشت ڈالنے سے یعنی ان کی تعلیمات کو نظر انداز کرنے سے خدا کا عذاب نازل ہوتا ہے مسلمانوں کو خاص طور پر اس سے ڈرنا چاہیے۔ سب سے اخیر میں یہودیوں کی اس بات کو جھٹلایا گیا ہے کہ سلیمان علیہ السلام جادوگر تھے۔ یا ہاروت ماروت جادو سکھلاتے تھے۔ کیونکہ سلیمان علیہ السلام تو خداوند کریم کے پیغمبر ہونے کی وجہ سے ایسا نہیں کرسکتے۔ اور فرشتے۔ خدا کے حکم کے تابع ہونے کی وجہ سے ایسا نہیں کرسکتے۔ اور کوئی چیز بغیر خدا کے حکم کے نہ نقصان پہنچا سکتی ہے نہ فائدہ

فائدہ

قرآن قلب نبی آخر الزمان پر نازل ہوا ہے اسلئے اس کی جگہ دل ہے۔ کیوں نہ ہو محبوب کا کلام بھی محبوب ہوتا ہے۔ سب سے مفلس وہ ہے جس کا عاقبت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ اور دنیا کے بدلے دین کو بیچڈالے

رَاعِ متوجہ ہو۔ اُنْظُرْ نظر کرو۔ متوجہ ہو۔ اِسْمَعُوْا سنو

يَوَدُّ دوست رکھتے ہیں۔ پسند کرتے ہیں اَهْلُ الْكِتٰبِ کتاب والے جیسے یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ اللہ کی کتاب انکے پاس ہے

يَخْتَصُّ خاص کرتا ہے نَنْسَخْ منسوخ کرتے ہیں نُنْسِ بھلا دیتے ہیں۔ ذہنوں سے فراموش کر دیتے ہیں

نَاْتِ ہم لاتے ہیں وَلِيٌّ دوست نَصِيْرٌ مددگار۔

تُرِيْدُوْنَ تم ارادہ کرتے ہو۔ تَسْئَلُوْا تم سوال کرو۔ پوچھو۔ سُئِلَ سوال کیا گیا

يَتَبَدَّلِ بدل ڈالے قَدْ بے شک۔ بتحقیق وَدَّ دوست رکھتے ہیں۔ چاہتے ہیں

يَرُدُّوْنَ لوٹائیں۔ پھیر دیں حَسَدًا ۔۔ کی بنا پر۔ بوجہ حسد کے تَبَيَّنَ ۔ بیان کیا۔ ظاہر ہوا۔

فَاعْفُوْا تو معاف کرو اِصْفَحُوْا درگذر کرو۔ خیال نہ کرو مَا تُقَدِّمُوْا جو آگے بھیجوگے مرنے سے پہلے جو اچھے کام کروگے

تَجِدُوْهُ اس کو پاؤگے يَدْخُلُ داخل ہوگا۔ هَاتُوْا لاؤ۔

بُرْهَانَ دلیل۔ سند اَسْلَمَ سلام لایا۔ سر جھکایا۔ سونپ دیا وَجْهَهٗ منہ۔ چہرہ۔

مُحْسِنٌ۔ احسان کرنیوالا۔ نیکی کرنے والا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ

اے ایمان والو! پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو متوجہ کرنا ہو تو راعنا مت کہو۔ بلکہ انظرنا کہو۔ اور وہ جو کچھ کہیں وہ دل لگا

وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

سنو۔ باقی رہے کافر لوگ تو انکے لیے دردناک عذاب ہے اہل کتاب۔ اور مشرکین میں سے جو لوگ کافر ہیں ذرا بھی اس

الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

بات پر خوش نہیں ہیں کہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر قرآن نازل کیا جائے لیکن

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

اللہ تو جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے چن لیتا ہے کیونکہ وہ بڑا فضل و مہربانی والا ہے

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَاۤ اَوۡ مِثۡلِهَا ؕ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ

ہم جو کسی آیت کا حکم منسوخ کر دیتے ہیں یا فراموش ہو جانے دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اسی کی مثل نازل بھی کر دیتے ہیں کیا تم کو معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿١٠٦﴾ اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ

کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی

وَالۡاَرۡضِ ؕ وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ﴿١٠٧﴾ اَمۡ

کے واسطے ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہارا دوست اور مددگار ہو۔ مسلمانو! کیا تم

تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَسۡـَٔلُوۡا رَسُوۡلَـكُمۡ كَمَا سُٮِٕلَ مُوۡسٰى مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَ

بھی چاہتے ہو کہ جس طرح پہلے زمانہ میں حضرت موسیٰ سے بیہودہ سوالات کیے گئے تھے ویسے ہی تم بھی اپنے رسول سے بیہودہ سوال

مَنۡ يَّتَبَدَّلِ الۡكُفۡرَ بِالۡاِيۡمَانِ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيۡلِ ﴿١٠٨﴾

کرو۔ یاد رکھو! جس کسی نے بھی ایمان کے بدلے کفر اختیار کیا وہ سیدھے رستہ سے بھٹک گیا

وَدَّ كَثِيۡرٌ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ لَوۡ يَرُدُّوۡنَكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ اِيۡمَانِكُمۡ

اہل کتاب میں کے بہتیرے لوگ ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ تم لوگوں کو ایمان لانے کے بعد کفر کی طرف لوٹا دیں یہ سب

كُفَّارًا ۖۚ حَسَدًا مِّنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِهِمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الۡحَـقُّ ۚ

کچھ محض حسد کی وجہ سے کرتے ہیں ورنہ سچائی تو ان پر ظاہر ہو چکی ہے خیر تم لوگ معاف

فَاعۡفُوۡا وَاصۡفَحُوۡا حَتّٰى يَاۡتِىَ اللّٰهُ بِاَمۡرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ

اور درگذر کرتے جاؤ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے بلاشبہ وہ ہر چیز پر

شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿١٠٩﴾ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوۡا

قادر ہے اور نمازیں پابندی سے پڑھتے جاؤ۔ اور زکوٰۃ دیئے جاؤ کیونکہ جو کچھ بھلائی پہلے

لِاَنۡفُسِكُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ تَجِدُوۡهُ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ

سے اپنے واسطے بھیجو گے اسکو خدا کے یہاں پاؤ گے۔ کیونکہ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں کو دیکھ

بَصِيۡرٌ ﴿١١٠﴾ وَقَالُوۡا لَنۡ يَّدۡخُلَ الۡجَـنَّةَ اِلَّا مَنۡ كَانَ هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ؕ

رہا ہے۔ یہود کہتے ہیں کہ یہودیوں کے۔ اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ نصرانیوں کے سوا کوئی بھی جنت میں نہیں جا سکتا۔ یہ تو صرف

تِلۡكَ اَمَانِيُّهُمۡ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿١١١﴾ بَلٰى مَنۡ اَسۡلَمَ

انکو دل بہلانے کی باتیں ہیں۔ ورنہ اے پیغمبر! آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر سچے ہو تو ذرا اپنی دلیل تو پیش کرو۔ سن تو سچ تو یہی ہے کہ جس

وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَلَهٗۤ اَجۡرُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿١١٢﴾

کسی نے بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکا دیا اور اچھے کام بھی کرتا رہا تو وہ اپنے پروردگار کے یہاں اپنا بدلہ ضرور پائیگا نہ اسکو کچھ خوف ہوگا نہ کسی طرح کا غم ہوگا

۱۳ ع ۹ ۱۳

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں مسلمانوں کو دوسری قوموں کی شرارت سے آگاہ رہنے اور بچے رہنے کی تعلیم دی گئی ہے پھر ان سے درگذر کرنے کو کہا گیا ہے۔ پھر نماز و زکوٰۃ کی تعلیم اور مرنے سے پہلے نیکیوں کا ذخیرہ کر لینے کی تاکید ہے۔ اور اس بات کی تردید کی گئی ہے کہ بغیر مسلمان ہوئے دوسری قوموں کا جنتی ہونا ممکن ہے

لَيْسَ	نہیں۔نہ	يَتْلُوْنَ	تلاوت کرتے ہیں۔	كَذٰلِكَ	اسی طرح
يَحْكُمُ	حکم کریگا۔فیصلہ کریگا	فِيْمَا	جس میں۔	يَخْتَلِفُوْنَ	اختلاف کرتے ہیں۔
اَظْلَمُ	بہت بڑا ظالم۔	مِمَّنْ	کون۔جو	مَنَعَ	منع کرتا ہے۔روکتا ہے
مَسٰجِدَ	(جمع واحد مسجد) بہت سی مسجدیں	يُذْكَرَ	ذکر کیا جائے۔عبادت کیا جائے	سَعٰى	کوشش کی
خَرَابِ	ویران۔برباد	خَآئِفِيْنَ	خوف کرتے ہوئے۔ڈرتے ہوئے	مَشْرِقُ	مشرق۔پورب
مَغْرِبُ	مغرب۔پچھم	اَيْنَمَا	جس طرف	ثَمَّ	وہیں۔اس جگہ۔
وَاسِعٌ	وسعت رکھنے والا	وَلَدًا	اولاد	بَلْ	بلکہ
قٰنِتُوْنَ	فرمانبردار	بَدِيْعُ	پیدا کرنے والا۔موجد	قَضٰى	مقرر کرتا ہے۔پورا کرتا ہے
كُنْ	ہو جا	فَيَكُوْنُ	ہو جاتا ہے۔ہو جائیگا۔	يُكَلِّمُ	کلام کرتا ہے۔بات کرتا ہے
تَاْتِيْ	آئے۔جائے	بَيَّنَّا	ہم نے بیان کیا۔	بَشِيْرًا	خوشخبری دینے والا
نَذِيْرًا	ڈرانے والا۔	تَرْضٰى	راضی۔خوش	مِلَّتَ	مذہب۔دھرم
اِتَّبَعْتَ	پیروی کی تو نے	اَهْوَآءَ	خواہشیں۔		

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ

یہود کہتے ہیں کہ عیسائی کسی راہ پر نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہود کسی

الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

راہ پر نہیں۔حالانکہ دونوں اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں۔ ٹھیک ایسی ہی بات یہ جاہل لوگ بھی کہتے ہیں۔

مِثْلَ قَوْلِهِمْ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

اچھا سن لو قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان حاکم ہوگا۔اور جس بات میں جھگڑتے تھے ان سب کا فیصلہ کر دے گا۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ

اس شخص سے بڑھکر ظالم کون ہو سکتا ہے جو خدا کی مسجدوں میں خدا کے نام لیے جانے کو روکے اور ان کی ویرانی میں

اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ

کوشش کرے۔ یہ لوگ اس لائق نہیں کہ ان میں قدم رکھیں۔ مگر ڈرتے ڈرتے۔ ایسے ہی لوگوں کیلئے دنیا میں

وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا

رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ اور مشرق اور مغرب سب خدا ہی کا ہے۔ تو جدھر

فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ

بھی تم اللہ کی طرف رخ کرلو۔ اللہ تمہارے سامنے ہے بلاشبہ اسکی قدرت بہت وسیع ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا

بَلْ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ

اولاد رکھتا ہے حالانکہ وہ ان سب چیزوں سے پاک ہے۔ زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور سب اس کے تابعدار ہیں۔ اور وہی آسمان و

الْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا

زمین کا پیدا کرنیوالا ہے۔ جب کسی کام کے کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو اسکی نسبت کہتا ہے کہ ہو جا۔ تو وہ فوراً ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ جاہل ہیں کہتے

يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے بات چیت کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں وہ بھی ایسی

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ

ہی باتیں کیا کرتے تھے۔ اس بارہ میں پہلے اور پچھلے سب کے دل ایک ہی سے ہیں۔ اور ہم نے یقین رکھنے والوں کیلئے کتنی ہی نشانیاں دکھلا دی ہیں

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَلَنْ

اور پیغمبر ہم نے آپکو سچا دین دیکر بھیجا ہے۔ آپ ایمانداروں کو خوشخبری دینے والے اور کافروں کو عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور دوزخیوں کے متعلق آپ سے نہ پوچھا

تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ

جائیگا۔ اے پیغمبر یہود و نصاریٰ تم سے خوش ہونے والے نہیں۔ جبتک تم ان کے مذہب کی پیروی نہ کرو کہہ دو کہ حقیقی راہ تو وہی

هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ

ہے جو اللہ نے بتلائی ہے اور یاد رکھو قرآن کے اترنے پر بھی اگر تم نے انکی خواہشوں کی پیروی کی تو پھر اللہ سے

اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ

بچانے والا کوئی دوست اور مددگار نہ ہوگا۔ اور جن لوگوں کو ہم نے قرآن مجید دیا ہے وہ اسکو پڑھتے رہتے ہیں جیسا کہ اسکے پڑھنے

اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

کا حق ہے۔ یہی لوگ اس پر ایمان بھی لائے اور جو اس سے انکار کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے تباہی و بربادی ہے

نصف ع ۱۴

تفسیر

اس رکوع میں یہود اور نصاریٰ کے آپس میں جھگڑنے کا ذکر ہے۔ پھر مسجد کے آباد رکھنے والوں کی بڑائی اور ویران کرنے والوں کی برائی بیان کی گئی ہے۔ ہر طرف اللہ ہی اللہ ہے اور جو کچھ ہے اسی کا ہے۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہم ان چیزوں سے پاک ہیں۔ پھر جہالت کی برائی بیان کرکے قرآن مجید اور آنحضرت صلعم کی حقانیت کا ذکر ہے۔ اور اسی پر مسلمانوں کو جمع رہنے کی تاکید ہے۔

اِبْتَلٰی	آزمایا۔ امتحان کیا	اِبْرٰھٖمَ	حضرت ابراہیم علیہ السلام	كَلِمٰتٍ	چند بات
اَتَمَّ	پورا کیا۔ بجالایا	اِمَامًا	امام	ذُرِّيَّةٌ	اولاد
يَنَالُ	پہونچے گا۔	بَيْت	گھر۔ خانہ۔ جگہ۔	مَثَابَةً	ثواب عبادت خانہ
اٰمِنًا	امن والا	مَقَامِ	مقام۔ جگہ	مُصَلًّى	جائے نماز۔ نماز پڑھنے کی جگہ
اِسْمٰعِيْلَ	حضرت اسمٰعیل علیہ السلام	طَهِّرَا	تم دونوں پاک کرو	طَآئِفِيْنَ	طواف کرنے والے
عٰكِفِيْنَ	اعتکاف کرنے والے	سُجُوْدِ	سجدہ کرنے والے	اِجْعَلْ	کردے
اُمَتِّعُ	میں فائدہ دونگا	اَضْطَرُّ	بے بس کرونگا	مَصِيْر	پھر جانے کی جگہ
يَرْفَعُ	اٹھاتا ہے	قَوَاعِدَ	بنیادیں	تَقَبَّلْ	قبول فرما
مِنَّا	ہم سے	مُسْلِمَيْنِ	دو مسلم۔ دو فرمانبردار	اُمَّةً	امت۔ ایک جماعت
مَنَاسِكَ	عبادت کے طریقے	تُبْ	پھر۔ متوجہ ہوا	اِبْعَثْ	بھیج۔ اٹھا۔
حِكْمَةَ	حکمت۔ عقل کی باتیں۔	يُزَكِّيْ	پاک کرے	عَزِيْزُ	زبردست غالب

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ

اے بنی اسرائیل میری وہ مہربانیاں یاد کرو جو وقتاً فوقتاً میں نے تم پر کیں اور اس بات کو بھی کہ میں نے تمہیں تمام عالم پر

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ

فضیلت دی تھی اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی کسی کے ذرہ برابر بھی کام نہیں آئیگا نہ کسی سے فدیہ

مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ

لیا جائیگا نہ کسی کی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ انکی مدد ہوگی کیا وہ واقعہ بھول گئے ہو جب ابراہیمؑ کو

بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ

انکے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور ابراہیم نے انہیں پورا کر دکھایا تو خدا نے فرمایا اچھا اب میں تمہیں تمام آدمیوں کا پیشوا بناتا ہوں وہ

قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً

بولے میری اولاد میں سے بھی کسی کو۔ اللہ نے فرمایا ہاں لیکن یہ عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔ اور آپ کیلئے ہیں۔ اور وہ وقت یاد کرو جب ہم نے اس خانہ کعبہ کو

لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَعَهِدْنَاۤ

لوگوں کیلئے عبادت اور امن کی جگہ قرار دیا۔ اور حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ۔ اور ہم نے

اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰكِفِیْنَ

ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام سے عہد لے لیا تھا کہ وہ دونوں میرے گھر کو طواف، اعتکاف اور رکوع اور سجود کرنے

وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ

والوں کیلئے پاک اور صاف کر چھوڑیں۔ اور تمہیں یاد ہوگا جب ہم سے ابراہیم نے یہ دعا مانگی کہ اے میرے رب اس شہر کو امن کا

ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ

بنا۔ اور اس میں اُن رہنے والوں کو پھلوں سے رزق عطا فرما جو رب پر۔ اور یوم آخرت پر ایمان لائیں۔ تو جواب

الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰی

ملا تھا کہ "ہاں" یہی ہوگا۔ لیکن جو ہماری آیات سے انکار کریگا تو اُسے کو دنیا میں تھوڑا نفع ہونے دونگا لیکن آخرکار اسے دوزخ

عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ

کے عذاب کی طرف چار و ناچار جانے کا حکم ہوگا اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب ابراہیم اور اسماعیل

مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ

کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ اے پروردگار ہماری اس خدمت کو قبول فرما اور بیشک تو سب بات کا سننے والا اور

الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً

جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بندہ بنالے۔ اور ہماری آل اولاد میں سے بھی ایک فرمانبردار امت پیدا کر۔

مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۸﴾

اور ہمیں عبادت کے طریقے بتا دے۔ اور ہماری توبہ قبول فرما بیشک تو بہت توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَیُعَلِّمُهُمُ

اور اے ہمارے رب! انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو انکو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و حکمت

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَیُزَكِّیْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع

سکھلائے۔ اور انہیں کفر و شرک کی نجاست سے پاک کر دے۔ بیشک تو سب پر غالب اور حکمت والا ہے

١٥ ركوع ٨ ١٥

تفسیر

اس رکوع میں بنی اسرائیل کو قیامت سے ڈرایا گیا ہے کہ اس دن صرف اچھے عمل کام آئیں گے کسی کی سفارش کام آئیگی
اس لیے تم کو چاہیئے کہ اس کتاب قرآن پر ایمان لاؤ کیونکہ یہ اس رسول کی طرف بھیجی گئی ہے جس کے لیے تمہارے پیشوا
ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بناتے وقت دعا مانگی تھی۔ اب تمہارا اس سے انکار کرنا گویا ابراہیم علیہ السلام کے دین سے منکر ہونا ہے
قرآن پر ایمان لانے سے ہر قوم نفع اٹھا سکتی ہے۔ کیونکہ یہ کتاب تمام قوموں کے لیے مشترکہ ہدایت نامہ ہے جو اس
کتاب پر عمل کریگا کامیاب ہوگا۔ اور جو اس کو نہ مانے گا اسکی دین و دنیا دونوں خراب ہونگی

يَرْغَبُ پھرتا ہے روگردانی کرتا ہے مِلَّةَ ملت۔ مذہب۔ دھرم سَفِهَ بیوقوف۔ نادان کم عقل۔
اصْطَفَيْنَا ہم نے چن لیا۔ پسند کیا الصّٰلِحِيْنَ نیک بندے جمع صالح کی۔ اَسْلِمْ مسلمان ہو۔ اسلام لاؤ۔
اَسْلَمْتُ میں مطیع ہوا۔ اسلام لایا وَصّٰى وصیت کی۔ حَضَرَ حاضر ہوئی۔ آئی
اِلٰهًا معبود۔ پوجنے کی چیز خَلَتْ۔ گزر گئے۔ چل بسے۔ حَنِيْفًا یکسو جس میں کجی نہ ہو۔
اَسْبَاطِ اولاد۔ اہل وعیال شِقَاقٍ ضد۔ مخالفت صِبْغَةَ رنگ۔
اَحْسَنُ بہتر۔ اچھا۔ خوب عٰبِدُوْنَ عبادت کرنیوالے جمع عابد کی اَتُحَآجُّوْنَنَا کیا تم ہم سے جھگڑتے ہو
اَعْمَالُ۔ جمع عمل کی بہت سے کام مُخْلِصُوْنَ۔ جمع مخلص کی۔ خالص کرنے والے۔
كَتَمَ۔ چھپاتا ہے۔ پردہ پوشی کرتا ہے۔ شَهَادَةً۔ شہادت۔ گواہی

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ
اے بنی اسرائیل یہ جانتے ہو کہ جو اس ملت ابراہیمی سے منہ موڑتا ہے تو اس کی عقل ہی ماری گئی ہے۔ حالانکہ
اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِذْ
ہم نے ابراہیم کو دنیا میں بھی اپنا منتخب بندہ قرار دیا اور آخرت میں بھی وہ صالحین سے ہونگے۔ تمہیں یاد ہے
قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى بِهَآ
جب انکے پروردگار نے ان سے کہا تھا۔ اسلام لاؤ تو وہ بولے لو میں تو رب العالمین کا فرمانبردار ہوتا ہوں۔ اور
اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا
انہوں نے اس بات کو اپنے بیٹوں اور انکے ذریعہ یعقوب کو وصیت کردی کہ اے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اس دین

تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ

اسلام کو پسند فرمایا ہے۔ اسلئے مرنا تو اسی دین پر مرنا۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب علیہ السّلام کی موت کا

الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ

وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا تھا۔ بتاؤ! میرے بعد تم کس کی عبادت کیا کروگے۔ وہ بولے ہم آپ کے

إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا

معبود۔ اور آپ کے باپ داداؤں یعنے ابراہیم ا۔ اسمعیل اسحٰق کے معبود واحد ہی کی عبادت کریں گے۔

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم

اور ہم اس کے مطیع ہیں۔ تو اے بنی اسرائیل ایسے فرمانبردار ونکی امت گزر چکی۔ اور انکو انکے کئے کا پھل ملیگا۔ اور رہی

مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾ وَقَالُوا كُونُوا

تم سو تم بھی ہماری نافرمانی کیوجہ سے اپنے کئے کا مزہ چکھوگے۔ اور تمسے تمہارے ان آباؤ بزرگان دین کے اعمال بابت کچھ نہ پوچھا جائیگا۔

هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ

اے مسلمانو! یہ لوگ تم سے کہتے ہیں کہ یہودی یا نصرانی ہونا راہ ہدیت پانا ہے۔ جواب دو کہ نہیں۔ بلکہ ملت ابراہیمی کی اتباع کرو۔ وہ ہدایت پر آئے جو

مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾ قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ

وہ ہر قسم کے بری عقائد سے پاک تھی اور مشرکین میں سے نہ تھے۔ پھر کہدو ہم تو اللہ پر ایمان لائے اور اس قرآن پر جو نے ہماری طرف نازل کیا۔ وہ سا

إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ

جو ابراہیم، اسماعیل اسحاق یعقوب اور ان کی اولاد پر کتابیں نازل ہوئیں اور جو حکمت کی باتیں موسےٰ

وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ

عیسےٰ اور ہر نبی کو اس کے رب کی طرف سے عطا کی گئیں۔ اور ہم تمہاری طرح کسی نبی میں تفریق بھی نہیں کرتے۔

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنتُم بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوا

اور ہم اسی خدا کے مطیع ہیں۔ پھر اگر یہ لوگ تمہاری طرح ایمان لے آئیں تو سمجھ لو کہ یہ ہدایت پا گئے۔

وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ

اور اگر اس سے منہ موڑیں تو ضدی ہیں۔ اے محمد اللہ آپ کو ان کے شر سے بچانے کے لیے کافی ہے اور وہ سننے

الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾ صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ

والا جاننے والا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہم تو خدائی رنگ میں رنگے جا چکے ہیں بھلا اللہ کے رنگ سے بہتر کونسا رنگ ہو سکتا ہے اور ہم تو اسی کی

عَابِدُونَ ﴿١٣٨﴾ قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا

عبادت کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کیا تم ہم سے اللہ کے بارہ میں جھگڑتے ہو کہ وہ ہمارا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی اور دیکھو ہمارے اعمال ہمارے

أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿١٣٩﴾ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ

لیے ہیں۔ اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم تو اسی پروردگار کی خاص عبادت کرتے ہیں۔ اے محمدؐ! کیا وہ یہ کہتے ہیں

إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا

کہ ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ اسحاقؑ و یعقوبؑ اور انکی اولاد سب یہودی یا

أَوْ نَصَارَىٰ ۗ قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً

نصرانی تھے۔ ان سے ذرا پوچھئے کہ وہ زیادہ جانتے ہیں یا اللہ! اور اتنا کہہ دیجئے کہ اس سے بڑھ کر کوئی ظالم

عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ

نہیں ہو سکتا جو خدا کی بھیجی ہوئی شہادت کو چھپا رکھے جیسے تم کر رہے ہو اور اللہ تمہارے ان کاموں سے بیخبر تو نہیں ہے۔ ابراہیم وغیرہ کی امت

خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا

تو گذر چکی تمہیں ان کو کیا وہ اپنا کیا پا دیں گے۔ اور تم اپنا کیا پاؤگے۔ اور تم سے انکے اعمال کے بارے میں سوال نہیں ہوگا

يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾

بلکہ تمہارے اعمال پوچھے جائیں گے

ع ۱۶

تفسیر

اس رکوع میں یہ بتلایا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین بھی یہی دین اسلام تھا۔ اور انہوں نے اپنے بیٹوں اور انکی اولاد کی اولاد کو بھی یہی وصیت کی تھی کہ ہمیشہ مسلمان رہیں۔ اور صرف ایک خدا کی عبادت کرتے رہیں پھر بنی اسرائیل سے کہا گیا ہے کہ تمہارا یہ کہنا فضول ہے کہ یہودی یا نصرانی ہو جانے سے راہ ہدایت پر آ سکتے ہو۔ نہیں! بلکہ اصلی سیدھا رستہ وہی ہے جو تمہارے پہلے بزرگان دین اور انبیاء کا رستہ ہے یعنی "اسلام" پھر مسلمانوں سے خطاب ہے کہ ان سے کہدو کہ ہم ایک اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہر نبی کی طرف جو کتابیں نازل کی گئیں۔ اور جو احکامات انہیں ملے۔ ان پر بھی۔ اور ہم کسی میں تفریق نہیں کرتے۔ اے یہودیو! اگر تم بھی اس طرح ایمان لے آؤ گے تو ہدایت پاؤ گے۔ ورنہ تمہیں تمہاری ہٹ دھرمی کی سزا مل کر رہے گی۔ خدا تمہارے عملوں سے بے خبر نہیں۔ تمہارا یہ کہنا کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتا کہ ابراہیم اور انکی اولاد یہودی تھے یا نصرانی۔

اللہ کو تم سے زیادہ علم ہے اور تم جان بوجھ کر جو ٹھیک باتوں کو جھٹلا رہے ہو۔ تو اسکی سزا ضرور پاؤ گے

سَیَقُوْلُ - ضرور کہیں گے عنقریب کہیں گے　وَلّٰی - پھیر دیا　قِبْلَۃ - قبلہ

وَسَطًا - وسط معتدل بہتر　یَتَّبِعُ - تابع ہوتا ہے پیروی کرتا ہے　یَنْقَلِبُ - پیچھے الٹے پھر جاتا ہے

عَقِبَیْہِ - ایڑیاں　یُضِیْعَ - ضائع کرنا　رَءُوْفٌ - شفقت کرنیوالا

تَقَلُّبَ - پھرنا - اٹھنا　نُوَلِّیَنَّ - ہم ضرور پھیر دینگے　شَطْرَ - طرف

مَسْجِدِ الْحَرَام - کعبہ شریف　حَیْثُ - جہاں کہیں　یَعْرِفُوْنَ - پہچانتے ہیں

مُمْتَرِیْنَ - شک کرنے والے شبہ کرنے والے

سَیَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ

جن کی عقل ماری گئی ہے وہ تو ضرور کہیں گے کہ مسلمان اپنے قبلہ

عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَیْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ

بیت المقدس سے کیوں پھر گئے آپ فرما دیجئے کہ پورب

الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى

ہو یا پچھم سب اللہ ہی کے لئے ہے جسے وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ

صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (۱۴۲) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً

چلاتا ہے مسلمانو! جس طرح ہم نے اب تم کو ٹھیک قبلہ

وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ

بتا دیا ہے اسی طرح ہم نے تم کو بہتر امت بھی بنا دیا ہے تاکہ اور لوگوں کے

یَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْكُمْ شَهِیْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا

مقابلہ میں گواہ بنو۔ اور تمہارے مقابلہ میں رسول گواہ ہیں اور اے محمد!

الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَیْهَاۤ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ

آپ جدھر نماز پڑھتے تھے ہم نے اسے اس لئے قبلہ ٹھیرا دیا تھا تاکہ معلوم ہو

یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ یَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَیْهِ ؕ

جائے کہ کون لوگ اللہ کے رسول کی پیروی کرنے میں سچے ہیں اور کون الٹے پاؤں پھر

وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِیْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِیْنَ هَدَى

جانے والے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہدایت یافتہ لوگوں کے سوا اور سب پر یہ امر بہت گراں تھا

اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

میں بڑی سخت آزمائش تھی۔ اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کر دے وہ تو لوگوں پر بڑی نرمی کرنے

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۱۴۳) قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاۗءِ ۚ

والا ہے اور رحمت والا ہے ہم آپ کے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں یقین

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىھَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ

کیجئے عنقریب ہم آپ کا رخ ایسے قبلہ کی طرف پھرا دینے والے ہیں جس سے آپ خوش ہو جائیں اچھا

الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ

اب آپ اپنا منہ نماز کے وقت مسجد حرام کی طرف پھیر لیا کیجئے اور تسلی ہو۔ تم لوگ بھی جہاں کہیں ہوا کرو

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَـقُّ مِنْ

نماز میں اسی طرف منہ کر لیا کرو۔ اور جن جن لوگوں کو کتابیں دی گئی ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ ٹھیک ان کے

رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ (۱۴۴) وَلَىِٕنْ اَتَيْتَ

رب کا حکم ہے اور اللہ ان کی کارروائیوں سے بے خبر نہیں اگر آپ اہل کتاب کے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ

سامنے تمام دلیلیں پیش کر دیں۔ جب بھی یہ لوگ آپ کے قبلہ کی پیروی کرنے والے نہیں اور آپ

وَمَآ اَنْتَ بِتَابِــعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِــعٍ قِبْلَةَ

بھی ان کے قبلہ کی پیروی نہیں کر سکتے حقیقت تو یہ ہے کہ ان میں سے کوئی فریق بھی دوسرے فریق

بَعْضٍ ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَاۗءَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ

کے قبلہ کی پیروی کرنے والا نہیں مسلمانو! یاد رکھو اگر تم نے ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی باوجودیکہ

مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۱۴۵) اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ

اس بارہ میں تمہیں علم حاصل ہو چکا ہے تو یقیناً نافرمانی کرنیوالوں میں سے ہو جاؤ گے جن لوگوں کو ہم نے

الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَھُمْ ۭ وَاِنَّ فَرِيْقًا

کتاب دی ہے وہ محمد کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچان لیتے ہیں لیکن اس پر بھی ان

مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ (۱۴۶) اَلْحَقُّ مِنْ

میں ایک گروہ ایسا ہے جو جان بوجھ کر سچائی کو چھپاتا ہے اے محمد آپ کا رب جو کچھ کہے وہی حق

رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ (۱۴۷) ع

ہے آپ ہرگز شک نہ کیجئے۔

وقف لازم

وقف منزل ۱۲

ع ۱۶

تفسیر

اس رکوع میں تبلایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا قبلہ برحق ہے اور اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جس سمت کو چاہے قبلہ قرار دے۔ اس میں کسی کو اعتراض کا موقع نہیں۔ اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہے ہٹ دھرمی کی برائیاں بیان کی گئی ہیں پھر اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی خواہشوں کے سوا دوسرے کی خواہشوں پر نہیں چلنا چاہیے۔ کیونکہ ساری خرابیوں کی جڑ یہی ہے۔

وِجْهَةٌ۔ ایک طرف　مُوَلِّی۔ منہ پھیرنیوالا۔ رخ کرنیوالا　اِسْتَبِقُوْا۔ دوڑو۔ سبقت کرو

خَیْرَاتٌ۔ بھلائی۔ نیکی　فَوَلِّ۔ پھیر　لِئَلَّا۔ تاکہ نہ ہو

لَاتَخْشَوْا۔ نہ ڈرو　اُتِمَّ۔ تاکہ پوری کردوں تاکہ تمام کرو　اُشْکُرُوْا۔ شکر کرو

لَاتَکْفُرُوْنِ۔ میری ناشکر گزاری نہ کرو۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ

دیکھو! ہر گروہ کے لئے ایک سمت مقرر ہے جس کی طرف وہ عبادت کے وقت منہ پھیر لیتا ہے پس

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى

نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرو۔ خواہ تم کہیں بھی ہوگے مگر اللہ تم کو اکٹھا کرے گا

كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ

کیونکہ اللہ تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے محمد! آپ جہاں کہیں سے بھی نکلیں اپنا منہ نماز کے وقت

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا

مسجد حرام کی طرف کر لیا کریں۔ بیشک یہ قبلہ تمہارے رب کی طرف کا حق ہے۔ اور اللہ تمہارے کئے ہوئے

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ

کاموں سے　ہر گز بے خبر نہیں　اور اے محمد! آپ جس جگہ سے بھی باہر جائیں اپنا

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ

منہ　مسجد حرام کی طرف رکھئے　اور اے ایمان والو! تم بھی　اپنا منہ　اسی طرف

فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۙ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ

کر لیا کرو　تاکہ آدمیوں کو تم سے حجت کرنے کا　موقع نہ　ملے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۚ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ

البتہ جو لوگ بے انصاف ہیں ۔ تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور مجھ سے

اخْشَوْنِيْ ۚ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

ڈرو ۔ اس کے علاوہ یہ حکم تم کو اس لئے دیا گیا ہے کہ ہم اپنی نعمت تم پر پوری کریں اور تم ہدایت یافتہ ہو

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا

ایسا ہی ایک احسان ہم نے تم پر یہ بھی کیا ہے کہ تمہارے میں سے ایک رسول تمہاری طرف بھیجا جو ہماری آیتیں

وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا

پڑھ کر سناتا ہے تم کو پاک کرتا ہے ۔ قرآن مجید اور حکمت سکھاتا ہے اور ایسی ایسی باتیں بتاتا ہے جسے تم

لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ

نہیں جانتے تھے تو مجھے یاد کرو ۔ میں بھی تمہیں یاد کروں گا ۔ میرا احسان مانو ۔

وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾

اور میرے ناشکر گزاری مت کرو

ع ۱۸

تفسیر

اس رکوع میں بھی مسجد حرام کے قبلہ بنائے جانے کا ذکر ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ کعبہ کا قبلہ بنایا جانا ۔ اور رسول خدا کا تشریف لانا ۔ اور قرآن جیسی کتاب کا اترنا ایسی باتیں ہیں جن کا ہر مسلمان کو شکر یہ ادا کرنا چاہیئے بلکہ دوسری قوموں کو بھی

فائدہ { اچھے کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنے کا حکم ہے ۔ خوف صرف خدا ہی کا کرنا چاہیئے ۔ قرآن حکمت کی باتیں بھی سکھاتا ہے ۔ یہ بڑی بات ہے کہ بندے جب خدا کو یاد کرتے ہیں تو خدا بھی ان کو یاد کرتا ہے ۔ خدا کا احسان ماننا چاہیئے اور اس کی شکر گذاری کرنی چاہیئے ناشکری کے پاس بھی نہیں جانا چاہیئے ۔

صٰبِرِيْنَ ۔ جمع صابر کی صبر کرنیوالا نَبْلُوَنَّ ۔ ہم ضرور آزمائیں گے جُوْعٌ ۔ بھوک

نَقْصٍ ۔ نقصان ۔ کمی ۔ گھاٹا اَمْوَالٌ ۔ جمع مال کی ۔ بہت مال اَصَابَتْ ۔ پہنچی ۔ آئی

صَلَوٰتٌ ۔ درود ۔ رحمتیں ۔ نمازیں صَفَا ۔ مکہ معظمہ کے نزدیک ایک پہاڑ ہے مَرْوَةَ ۔ مکہ معظمہ کے نزدیک ایک پہاڑ ہے

شَعَآئِر - نشانیاں - یادگاریں | اِعْتَمَرَ - عمرہ کرے - چھوٹا حج کرے | جُنَاحَ - خرابی - گناہ

یَطَّوَّفَ - طواف کرتا ہے - چکر لگاتا ہے | تَطَوَّعَ - خوشی سے کرتا ہے | شَاکِرٌ - قدر دان

یَلْعَنُ - لعنت کرے گا - پھٹکارتا ہے | اللّٰعِنُوْنَ - لعنت کرنے والے | تَابُوْا - انہوں نے توبہ کی

اَصْلَحُوْا - انہوں نے اصلاح کی | بَیَّنُوْا - بیان کیا انہوں نے - ظاہر کیا - واضح کیا | اَتُوْبُ - میں توبہ کرتا ہوں - باز آتا ہوں

مَاتُوْا - وہ مرے - فوت ہوگئے | اَجْمَعِیْنَ - سب کے سب | یُنْظَرُوْنَ - وہ ڈھیل دئے جائیں گے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ

مسلمانو! صبر اور نماز کے ذریعے خدا کی مدد چاہو اور یقیناً

اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ

اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے اور دیکھو جو اللہ کے راستے میں لڑتے ہوئے مارے جائیں

اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

انہیں مردہ ہرگز نہ کہو بلکہ وہ تو ہمیشہ کے لئے زندہ ہوگئے لیکن تم اس کو نہیں سمجھ سکتے اور ہم ضرور کچھ

بِشَىْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ

خوف کچھ بھوک کی سختی کچھ مال اور جان اور پھلوں یا فصلوں کے نقصان وغیرہ سے

الْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ

تمہیں آزمائیں گے اور اے محمد! آپ ایسے صبر کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دے دیجئے کہ جب وہ مصیبت سے

اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

دوچار ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو پیدا ہی اسی اللہ کے کئے ہوئے ہیں اور مرنے کے بعد اسی کی طرف جانا ہے

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ

ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ ہیں جو کہ

هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

ہدایت یافتہ ہیں صفا اور مروہ یقیناً خدا کی قائم کی ہوئی نشانیوں میں سے ہیں

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ

پس جو کوئی بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو کوئی بری بات نہیں۔ اگر وہ ان دونوں پہاڑوں

بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ

کا طواف بھی کرے اور جو اپنی خوشی سے کوئی نیک کام کرے تو اللہ نیکوکاروں کا بڑا قدر دان ہے اور وہ صاحب علم بھی ہے اور

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْ

ضرور ایسے لوگوں پر جو ہماری نازل کی ہوئی صاف اور واضح دلیلوں کو اور ہدایت کی باتوں کو

بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ

بعد اس کے کہ ہم نے عام لوگوں کی ہدایت کے لئے انہیں کتاب میں بیان کر دیا ہے چھپاتے ہیں اللہ کی پھٹکار

وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا

ہے اور تمام لعنت کرنے والوں کی بھی ان پر لعنت لیکن جو لوگ اپنی اس حرکت سے باز آ کر اپنی اصلاح کر لیں اور ان

فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ

واضح دلیلوں اور ہدایت کی باتوں کو بیان کرنا شروع کر دیں میں بھی پھر ان پر مہربان ہو جاؤں گا کیونکہ میں تو ہوں بڑا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ

توبہ قبول کرنیوالا اور مہربان۔ ہاں ایسے لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ

اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ

کی طرف سے فرشتوں کی طرف سے اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت برستی ہے وہ اس لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰهُكُمْ

انہیں دم بھر کی بھی مہلت نہ ملے گی اور نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا وہ۔ اور تمہارا ایک ہی

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾

معبود ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ بہت بخشش کرنیوالا اور مہربان ہے

تفسیر

اس رکوع میں خدائے تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو زندگی کہا گیا ہے پھر ان چیزوں کا ذکر ہے جن سے آدمی کی ہمت اور صبر کا پتہ چلتا ہے اس کے بعد مستقل مزاج آدمیوں کی تعریف کی گئی ہے پھر یہ بتایا گیا ہے کہ حج کرنا بھی خدا کی رضامندی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ پھر ایسے آدمیوں پر جو حق کو چھپاتے ہیں اور قرآن کی تعلیم سے انکار کرتے ہیں لعنت کی گئی ہے بعد میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی انکار کرنے سے باز آ سکے تو اللہ بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔ معاف کر دے گا۔

فائدہ

صبر اور صلوٰۃ بڑی چیزیں ہیں ان سے اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ ہو جائے

پھر اور کیا باقی رہ جاتا ہے۔ سبحان اللہ کفر کی موت سے خدا کی پناہ۔ ایسوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دیکھے گا بھی نہیں مگر اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو ایمان والے ہونگے ان کی طرف دیکھے گا۔ مصرعہ

قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے۔

اِخْتِلَاف - آنا جانا۔ پھرنا۔ بدلنا   نَهَار - دن   فُلْك - کشتی۔ جہاز

بَثَّ - بکھیر دئے۔ پھیلائے   دَآبَّة - جانور۔ حیوانات۔ چوپائے   تَصْرِيْف - پھیرنا۔ بدلنا۔ چلانا

رِيْح - جمع ریح کی۔ ہوائیں   سَحَاب - بادل۔ بدلیاں   مُسَخَّر - مقید۔ باندھے ہوئے تابع

يُحِبُّوْنَ - وہ محبت کرتے ہیں   تَبَرَّا - بیزار ہوگئے۔ الگ ہوگئے   تُبِعُوْا - ان کی پیروی کی گئی۔

اِتَّبَعُوْا - انہوں نے پیروی کی   رَاَوُا - انہوں نے دیکھا   تَقَطَّعَتْ - کٹ گئے۔ جدا ہوگئے

اَسْبَاب - رشتے۔ جوڑ۔ رسیاں   كَرَّة - بار بار پھرنا۔ دوبارہ آنا   حَسَرَات - افسوس۔ جمع حسرت کی

خٰرِجِيْنَ - باہر نکلنے والے۔ خارج ہونے والے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ

اور یقیناً ان آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں رات اور دن کے اختلاف

النَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ

میں اور جہازوں میں جو سمندر میں چلتے ہیں جن سے لوگوں کو بہت فائدے حاصل

وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے آسمان سے مینہ برسانے میں جس سے مردہ زمین میں جان آجاتی ہے

بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ

اور اس کے زمین پر یہ جاندار پھیلانے میں۔ اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادل کے آسمان اور زمین

وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

کے درمیان باندھنے میں سوچنے سمجھنے والوں کے لئے اس کے رحیم اور رحمٰن ہونے کی بہت

يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱٦٤﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

سی نشانیاں ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا کو مانتے ہوئے اس کے سوا دوسروں کو بھی

اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا

اس کا شریک بنا لیتے ہیں۔ اور ان سے اتنی ہی محبت رکھتے ہیں جتنی کہ اللہ سے اور جو صرف اللہ پر ایمان

لِّلّٰهِ ؕ وَ لَوْ یَرَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ

رکھتے ہیں حقیقت میں انکی محبت تو اللہ سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ کاش ایسے لوگ جو خدا کے شریک بنا لیتے ہیں

الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ (۱۶۵) اِذْ

اس بات کا خیال کر لیتے جس کا قیامت کے دن ان کو پتہ چلے گا کہ تمام قوت اور طاقت صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ

اور وہ بہت سخت عذاب دینے والا ہے۔ اور قیامت کے دن وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی تھی جب یہ دیکھیں گے کہ تمام

وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ (۱۶۶) وَ قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ

رشتے کٹ چکے ہیں اور اللہ کا عذاب ملنے ہے تو ان سے جنہوں نے پیروی کی تھی بیزاری کا اظہار کرینگے۔ اور وہ لوگ جنہوں

اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ

نے پیروی کی تھی کہیں گے ہمیں پھر دنیا میں جانے کی اجازت مل جائے تو ہم بھی ان سے اسی طرح بیزاری ظاہر کر دیں

یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ

جس طرح آج انہوں نے ہم سے ظاہر کی ہے۔ اسی طرح اللہ ان کے اعمال کو باعث پشیمانی اور حسرت کا موجب بنا

بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ (۱۶۷)

کر دکھائے گا اور وہ دوزخ کی آگ سے کسی طرح نکل نہیں سکیں گے۔

ع ۴ ۲۰

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اگر انسان سوچے سمجھے تو وہ ہر چیز میں خدا کی قدرت کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اس کے بعد بتلایا گیا ہے کہ جس سے محبت کی جائے وہ صرف اللہ ہی ہے۔ کیونکہ اور جو بھی ہیں مصیبت کے وقت ساتھ چھوڑ دیتے ہیں اور قیامت میں تو ہر ایک دوسرے سے جدا ہو جائے گا اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے سے محبت کریگا اس کے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ قرآن کی پیروی کریں اور صرف اللہ تعالیٰ سے محبت رکھیں۔

فائدہ دنیا میں لوٹ کر دوبارہ آنا نہیں ہے۔ جو کچھ کرنا ہو اسی زندگی میں کر لینا چاہئے ورنہ پھر پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔

حَلٰلًا ۔ حلال جائز	طَيِّبًا ۔ پاکیزہ ستھرا	خُطُوٰتِ ۔ قدموں
مُبِيْنٌ ۔ ظاہر کھلا صریح	يَاْمُرُ ۔ حکم دیتا ہے	سُوْٓءِ ۔ برائی ۔ بری بات گناہ
فَحْشَآءِ ۔ بے حیائی	اَلْفَيْنَا ۔ ہم نے پایا ۔ ہم نے دیکھا	يَنْعِقُ ۔ چلاتا ہے ۔ پکارتا ہے
دُعَآءً ۔ بلانا ۔ پکارنا ۔ آواز دینا	نِدَآءً ۔ پکار ۔ آواز	اٰبَآءَهٗ ۔ اسی کی ۔ اسی کو
حَرَّمَ ۔ اس نے حرام کیا	مَيْتَةَ ۔ مردہ	دَمَ ۔ خون لہو
لَحْمَ ۔ گوشت	اُهِلَّ ۔ پکارا گیا ۔ نام سے بلایا	اضْطُرَّ ۔ بے بس ہوا
بَاغٍ ۔ بغاوت کرنیوالا ۔ حد سے نکلنے والا	عَادٍ ۔ عادت بنانے والا	غَفُوْرٌ ۔ بخشنے والا
بُطُوْنِ ۔ جمع بطن ۔ پیٹ	مَغْفِرَةِ ۔ بخشش ۔ معافی	

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِى الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا

اے لوگو! زمین میں جو پاک اور ستھری چیزیں ہیں وہی کھاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ

تمہارا صریح دشمن ہے اور وہ ضرور تمہیں بری اور نالایق

بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾

باتوں کا حکم دے گا اور تم سے اللہ کے متعلق ایسی باتیں کہلوائے گا جن کو تم نہیں جانتے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ

اور جب ایسے لوگوں سے جو شیطان کے پیچھے میں پھنس جاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس قرآن کی پیروی کرو جو

اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا

اللہ نے اتارا ہے تو وہ کہتے ہیں ہم تو اسی رستہ کی پیروی کرینگے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے پایا خواہ

وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِىْ

ان کے باپ دادوں کو سیدھے رستہ کا پتہ بھی نہ ہو ۔ اور نہ سمجھدار ہی ہوں ۔ اور ان کافروں کی مثال ایسی ہے جیسے کہ

يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ

کوئی چلا رہا ہو اور ایسے کو پکار رہا ہو ۔ جو سوائے شور و غوغا کے کچھ نہ سمجھ سکتا ہو یہ تو اسی طرح کے گونگے اور بہرے

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٧١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا

ہیں ۔ یہ تو کبھی نہیں سوچیں گے کہ انہیں کیا کہا جا رہا ہے ۔ اے مسلمانو! اگر تم اللہ ہی کے بندے بننے کا دعوی کرتے ہو تو

رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١٧٢﴾

صرف ان پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ۔ جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں اور اسی خدا کا شکر کرو اگر تم خاص کر اسی کے بندے ہو

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ

اور جو تم پر حرام کیا گیا ہے وہ مردار ہے۔ جانوروں کا خون اور سور کا گوشت اور وہ چیز ہے جو خدا کے سوا

اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ

کسی اور کے نام سے پکاری گئی ہو ہاں جو بھوک سے بیقرار و بےبس ہو کر ان چیزوں میں سے بھی تھوڑا سا

فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ

کھالے۔ مگر عادت نہ بنائے اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے یقیناً ایسے

مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ

لوگ جو اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے حکم چھپاتے ہیں اور اس چھپانے کے عوض تھوڑا سا دنیا کا مال لیتے ہیں

اُولٰۗىِٕكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ

یہ لوگ اس مال کو نہیں کھاتے بلکہ یہ سمجھیں کہ اپنے پیٹوں کو آگ سے بھر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انکو قیامت کے دن

اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾

بات کرنے کا موقع بھی نہیں دیگا اور نہ انکے گناہوں کو معاف کرکے انکو پاک کرے گا اور وہ یاد رکھیں ان کے لئے

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ

دردناک عذاب ہے۔ یہی تو ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی اور مغفرت کے بدلے عذاب مول لے

بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَي النَّارِ ﴿١٧٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

لیا۔ یہ کتنا دوزخ کی آگ پر صبر کئے بیٹھے ہیں اور یہ سب صرف اس لئے ہے کہ اللہ نے ایک

اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا

بالکل سچی اور برحق کتاب اتاری۔ مگر انہوں نے محض ضد کی وجہ سے اس سے اختلاف کیا۔ اور

فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿١٧٦﴾ ع

اس کے قبول کرنے سے دور رہتے رہے

ع ٢١ ٥

تفسیر

اس رکوع میں حلال اور حرام چیزوں کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ صرف پاکیزہ اور حلال چیزیں کھانی چاہئیں اور سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کسی کے حکم کی تابعداری نہیں کرنی چاہیے

اور باپ دادا کی رسمیں اگر قرآن کے خلاف ہوں تو ان کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ قرآن کی تعلیم کو چھپانا نہیں چاہیئے بلکہ عام لوگوں پر ظاہر کرنا چاہیئے اور اختلاف سے بھی بچنا چاہیئے کیونکہ قرآن اختلاف کے لئے نہیں بلکہ اتفاق کے لئے ہے۔

فائدہ

اکل حلال اور صدق مقال کو لازمی سمجھنا چاہیئے اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو قیامت کے دن ہم کلامی کا شرف بخشے گا۔ جو لوگ دوزخ کی آگ سے نہیں ڈرتے ان پر تعجب ہے۔

بِرّ۔ بھلائی۔ نیکی۔ اچھا کام	قِبَلَ۔ طرف۔ جانب۔ سمت	اٰتَی۔ دیا۔ بخشا
اِبْنُ السَّبِیْلِ۔ مسافر۔ راہ چلنے والا	سَآئِلِیْنَ۔ سوال کرنے والے۔ مانگنے والے	رِقَاب۔ گردن۔ یعنی غلامی میں گردن کا پھنسا ہونا
مُوْفُوْنَ۔ پورا کرنے والا	بَاْسَآءِ۔ تنگی۔ مفلسی۔ فقیری	ضَرَّآءِ۔ تکلیف۔ بیماری وغیرہ
بَاْس۔ لڑائی۔ جنگ	کُتِبَ۔ لکھا گیا۔ فرض کیا گیا	قِصَاص۔ برابر کرنا۔ بدلہ لینا
حُرّ۔ آزاد	اُنْثٰی۔ عورت۔ مونث	عُفِیَ۔ معاف کیا جائے
اَخِیْ۔ بھائی	مَعْرُوْف۔ اچھی طرح بھلائی کے ساتھ	اَدَآءٌ۔ ادا کرنا۔ پورا کرنا
اِعْتَدٰی۔ حد سے گذر گئے۔ زیادتی کی	اُولِی الْاَلْبَابِ۔ عقلمند۔ صاحب فہم و بصیرت	تَرَکَ۔ چھوڑا اس نے
خَیْرًا۔ مال۔ بہت سامان	سَمِیْعٌ۔ بہت سننے والا	مُوْصٍ۔ وصیت کرنے والا
جَنَفًا۔ گناہ۔ زیادتی۔ بے عنوانی	اَصْلَحَ۔ اس نے اصلاح کی	

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اور نیکی یہی نہیں ہے کہ تم نماز پڑھتے وقت منہ مشرق کو یا مغرب کو کر لو

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ

بلکہ نیکی اسی کا حصہ ہے جو اللہ پر ایمان لایا۔ اور اس نے قیامت پر یقین کیا اور ملائکہ اور

وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَ

تمام آسمانی کتابوں اور نبیوں کو بھی مانا اور اس نے اللہ کی محبت کی وجہ سے اپنا مال قریبی رشتہ داروں

الْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ

یتیموں مسکینوں۔ مسافروں مانگنے والوں کو اور غلاموں کے آزاد کرانے میں دیا اور نماز کو

وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا

پابندی کے ساتھ ادا کیا۔ اور زکوٰۃ دی اور اسی طرح جب کسی سے وعدہ کیا تو اس کو پورا کیا۔ اور

عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ

وہ لوگ جو تنگی مصیبت اور جنگ کے وقت صبر کریں یہی ہیں جنہوں نے خدا کے سے کو پورا

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

کر دکھایا اور انہی کو پرہیزگار کہا جا سکتا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ

اے مسلمانو! جب کوئی قتل کیا جائے تو اس کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا جاتا ہے آزاد کے بدلے آزاد

اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ

پکڑا جائے۔ غلام کے بدلے میں غلام۔ عورت کے بدلے میں عورت۔ ہاں جس کو اس مقتول کے بھائی بند

لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ

کچھ معاف کر دیں تو اس کا فرض ہے کہ اچھے طریقے سے جو اسے کہا جائے پورا کر دے اور دیت

بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ

اللہ کی طرف سے اس کی رحمت کی وجہ سے تخفیف کی گئی ہے لیکن یاد رکھو جو اس کے

اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِي

بعد بھی کسی قسم کی زیادتی کرے گا اس کے لئے بہت تکلیف دینے والا عذاب ہے اور اس کے قتل کے

الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

بدلہ لینے میں تو اے عقل و فہم رکھنے والو! تمہاری زندگی ہے تاکہ آئندہ قتل و فساد سے بچو۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ

اور جب تم میں سے کسی کے موت کا وقت آ جائے تو اس پر فرض ہے کہ مرنے سے پہلے اگر کچھ مال چھوڑ رہا ہے

الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا

تو اپنے ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں وصیت کر جائے اور پرہیزگاروں پر تو

عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ؕ فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَمَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَا

یہ فرض عین ہے اور اگر کوئی سننے والا اس وصیت کو سننے کے بعد اس میں کوئی رد و بدل

اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (۱۸۱)

کرے تو اس کا گناہ بدلنے والوں کے ذمے ہوگا اور یاد رکھو اللہ سننے والا جاننے والا ہے

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ

ہاں اگر کسی نے بے ڈھب اور خلاف شرع وصیت سے ڈرنے ہوئے جن کے حق میں وصیت تھی۔ ان میں

فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۱۸۲)

کسی طرح کم و بیش کر کے صلح کرادی تو اس پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ اللہ معاف کرنیوالا اور بے رحم کرنیوالا ہے

ع ۲۲ / ۶

تفسیر

اس رکوع میں نیکی کی حقیقت کو بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی صحیح معنوں میں مسلمان بننا چاہے تو وہ اسلام کے تمام قانون کی اتباع کرے۔ حتیٰ کہ وصیت بھی قرآن کے کہنے کے مطابق کرے اگر وہ خلاف کرے گا تو اسے بدل دیا جائے گا یعنی یہ وصیت صحیح نہیں ہوگی۔

فائدہ { اللہ تعالیٰ کی محبت ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے اس راہ میں وہ سب صرف کر دینا چاہیے جو ممکن اور میسر ہے۔

صِيَامُ ۔ روزہ رکھنا	اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۔ گنتی کے دن	مَرِيْضًا ۔ بیمار
عِدَّةٌ ۔ گنتی۔ لوٹانا	اُخَرَ ۔ دوسرے	يُطِيْقُوْنَهٗ ۔ طاقت رکھتے ہیں۔
فِدْيَةٌ ۔ بدلہ	تَصُوْمُوْا ۔ تم روزے رکھو	شَهْرُ ۔ مہینہ۔ ماہ
رَمَضَانَ ۔ رمضان۔ روزے والا مہینہ	قُرْاٰنُ ۔ قرآن۔ پڑھنے کی چیز	شَهِدَ ۔ حاضر ہو۔ موجود ہو
فَلْيَصُمْهُ ۔ پس چاہیے کہ اس کا روزہ رکھے	يُرِيْدُ ۔ ارادہ رکھتا ہے	يُسْرَ ۔ آسانی
عُسْرَ ۔ تنگی۔ سختی۔ دشواری	تُكْمِلُوْا ۔ پورا کرو	تُكَبِّرُوا ۔ بڑائی کرو
سَاَلَ ۔ سوال کیا۔ سوال کریں	اُجِيْبُ ۔ جواب دیتا ہوں	دَعْوَةَ ۔ پکار
دَاعِ ۔ پکارنے والا	دَعَانِ ۔ مجھے پکارتا ہے	فَلْيَسْتَجِيْبُوْا ۔ چاہیے کہ قبول کرے
لِیْ ۔ میرے واسطے	يَرْشُدُوْنَ ۔ بھلائی پاویں	اُحِلَّ ۔ حلال کی گئی۔

رَفَثُ - رغبت کرنا مشغول ہونا	هُنَّ - وہ عورتیں۔	لِبَاسٌ - لباس - پردہ
تَخْتَانُوْنَ - خیانت کرتے ہیں	عَفَا - معاف کیا	بَاشِرُوْا - مباشرت کرو۔ ملا کرو
اِبْتَغُوْا - ڈھونڈو۔ تلاش کرو	يَتَبَيَّنَ - ظاہر ہو	خَيْطُ - دھاگا - رشتہ
اَبْيَضُ - سفید - اجلا	اَسْوَدُ - سیاہ - کالا	فَجْرِ - صبح - فجر
اَتِمُّوْا - پورا کرو	عٰكِفُوْنَ - اعتکاف کرنے والے	تُدْلُوْا - رجوع کرو - کھینچ لاؤ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ

اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر

عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ اَيَّامًا

بھی تھا اور یہ اس لئے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ یہ روزے گنتی کے

مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ

دنوں میں ہیں۔ اس پر بھی جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ

ان کی گنتی دوسرے دنوں میں پوری کرے اور جو روزہ رکھنے کی سرے سے طاقت نہیں رکھتے تو وہ ہر

طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَ

روزے کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلائیں اور جو ایسے نیک کام زیادہ کرنا چاہے تو یہ اس کے لئے اور بھی

اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾ شَهْرُ

اچھا ہے۔ اور اے ایمان والو! تمہارا روزے رکھنا تمہارے ہی لئے فائدہ مند ہے لیکن تم سمجھو بھی تو ماہ رمضان

رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ

وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو تمام بنی نوع آدم کے لئے سراپا ہدایت نامہ ہے اور

وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ

ہدایت کی کھلی دلیلیں رکھتا ہے اور حق و باطل میں تمیز کراتا ہے تو جو بھی تم میں سے اس

مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي

ماہ رمضان کو اپنی زندگی میں پائے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا مسافر ہو وہ

سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ

اور دنوں میں پورے مہینے کی گنتی کو پوری کرے اور یہ حکم اس لئے ہے کہ اللہ تم پر آسانی کرنا

وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا

چاہتا ہے اور تم پر سختی کرنا پسند نہیں کرتا اور یہ اس لئے بھی تاکہ تم عدت یعنی گنتی پوری کرو اور

اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ

خدا کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں راہ ہدایت بتا دی اور اس لئے بھی تاکہ تم شکر گذار بندے بنو۔ اور اے محمدؐ!

عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا

جس وقت میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو کہہ دیجئے کہ میں ان کے بالکل قریب ہوں اور

دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

ہر ایک پکارنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکاریں پس ان لوگوں کو چاہئے کہ میری پکار

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؕ هُنَّ

یعنی قرآنی احکام کو قبول کریں اور چاہئے کہ مجھ پر کامل طور پر ایمان لے آئیں تاکہ وہ راہ راست پالیں۔ اے مسلمانو! روزوں

لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ

کی راتوں میں ملنے کیلئے اپنی بیویوں کے پاس جانا جائز کیا گیا ہے وہ تمہارا پردہ ہیں اور تم ان کا پردہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے جان

تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْـٰٔنَ

لیا تھا کہ تم اپنے نفسوں کی خیانت کرتے ہو تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کر دیا اب ان سے بلا شبہ

بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۪ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا

مباشرت کرو۔ اور جو اولاد خدا نے تمہارے لئے لکھ چھوڑی ہے اسے حاصل کرو اور رات کو کھاؤ پیو

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ

یہاں تک کہ صبح کی سپیدی رات کی سیاہی میں سے ظاہر ہو جائے پھر سارا دن روزہ پورا کرو۔ یہاں تک

مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ

کہ رات کا وقت آجائے اور اعتکاف کی حالت میں عورتوں سے مباشرت مت کرو

وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا

بس یہ چند اللہ کی مقرر شدہ حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھنا اللہ تو

تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ

اسی طرح اپنی آیات لوگوں کے لئے خوب کھول کھول کر بیان کر دیتا ہے تاکہ وہ اس

يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

سے ڈرتے رہیں اور ناحق ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ۔ اس کے مارے ہیں

وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ
حاکموں کے پاس اس غرض سے جھگڑے لے کر نہ جاؤ تاکہ لوگوں کے مال میں
النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۸﴾
سے جو ہاتھ لگے کھا جاؤ

ع ۲۳

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید کے نازل ہونے کا بیان ہے۔ پھر ماہِ رمضان میں روزے رکھنے اور ان کے مسایل کا ذکر اور اعتکاف کے احکام ہیں۔ پھر جھوٹی مقدمہ بازی سے روکا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ حاکموں کے پاس ایسے مقدمے لے کر نہیں جانا چاہیے۔ خدائے تعالیٰ سے ڈرنا اور اس کے حکم پر چلنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اور مسائل بھی ہیں۔

فائدہ:۔ خدا سے زیادہ کوئی قریب نہیں پھر تعجب ہے کہ ایسے اعلیٰ کو چھوڑ کر انسان ادنیٰ کو پکارے

اَهِلَّةَ ۔ چاند۔ چاندوں	مَوَاقِيْتُ ۔ اوقات۔ وقت والا	اِنْتَهَوْا ۔ باز رہو۔ رک جاؤ
لَاتَكُوْنَ ۔ نہ رہے	يَكُوْنَ ۔ ہو جائے	شَهْرُ الْحَرَامِ ۔ حرمت والا مہینہ
تَهْلُكَةِ ۔ ہلاکت۔ ہلاکی	اُحْصِرْتُمْ ۔ تم گھر جاؤ	اِسْتَيْسَرَ ۔ میسر ہو
هَدْيِ ۔ ہدیہ۔ قربانی	رُءُوْسَ ۔ سروں۔ جمع ہے راس (سر)	يَبْلُغَ ۔ پہنچے
مَحِلَّهٗ ۔ حلال ہونے کی جگہ	اَذًى ۔ ایذا۔ تکلیف	صَدَقَةٍ ۔ خیرات
نُسُكٍ ۔ قربانی۔ چاندی کے پتر	اَمِنْتُمْ ۔ تم امن میں رہو	تَمَتَّعَ ۔ فائدہ اٹھایا
لَمْ يَجِدْ ۔ نہ پائے	ثَلٰثَةِ ۔ تین	
سَبْعَةٍ ۔ سات	رَجَعْتُمْ ۔ پھر جاؤ تم	عَشَرَةٌ ۔ دس
كَامِلَةٌ ۔ کامل۔ پورا	حَاضِرِ ۔ رہنے والے	عِقَابِ ۔ عذاب۔ درد

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ
اے محمدؐ! لوگ آپ سے نئے چاندوں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجیے! کہ یہ آدمیوں کے بہتیرے

وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا

فائدے کے لئے اور حج کے موسم کا وقت بتانے کا ذریعہ ہیں اور حج میں یہ نیکی کی بات نہیں کہ تم گھروں کے پچھواڑوں

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪

میں ہوکر داخل ہو اور نیکی تو یہ ہے کہ کوئی شخص حرام سے بچے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آئے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تمہیں فلاح وسعادت حاصل ہو اور راہ خدا میں جو تم سے مقاتلہ کرتے ہیں

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

ان سے تم بھی لڑو لیکن زیادتی نہ کرو کیونکہ خدا تعالیٰ زیادتی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ

اور ایسے مفسدوں کو جہاں بھی پاؤ تہ تیغ کر ڈالو۔ اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا اسی طرح تم بھی

حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا

انہیں وہاں سے نکال دو۔ کیونکہ یہ فتنہ اور فساد اس قتل سے کہیں بڑھ کر ہے اور دیکھو

تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ

مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑنا یہاں تک کہ وہ خود نہ لڑیں اور اگر وہ لڑائی کی

قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ

ٹھان لیں تو تم بھی ان سے لڑو کیونکہ کافروں کو ایسی ہی سزا دنیا میں دیجائیگی پھر اگر

انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا

وہ لوگ باز آجائیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔ اور یہاں تک لڑو کہ کسی قسم کا

تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا

فتنہ وفساد باقی نہ رہے اور دین الٰہی میں خلل نہ پڑے اور اگر وہ لڑائی سے باز رہیں تو سوائے

عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ

ظالموں کے کسی پر زیادتی کا حق نہیں ہے اور خوب سمجھ لو حرمت والے مہینوں کا بدلہ حرمت

الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ

والے مہینے ہیں کیونکہ حرمت کا قصاص حرمت ہے تو جو بھی تم پر زیادتی کرے تم کو بھی اس پر

فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا

اسی طرح زیادتی کا حق حاصل ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور سمجھ

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَاَنْفِقُوْا فِيْ

رکھو کہ خدا ہمیشہ ایسے ہی ڈرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے اور خدا کی راہ میں خرچ

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ

کرو۔ لیکن اتنا نہیں کہ اپنے ہاتھوں خود کو مفلسی کی وجہ سے ہلاکت ہی میں ڈال لو اور

وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ

احسان بھی کرو کیونکہ خدا احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور حج اور عمرہ کو خدا کے احکام

وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۭ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ

سمجھ کر پورا کرو اور اگر تم کہیں گھر کر رہ جاؤ تو جو بھی قربانی میسر آئے بھیج دو

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ

اور اپنے سروں کو نہ منڈواؤ جبتک کہ قربانی اپنے حلال ہونے کی جگہ یعنی منیٰ میں نہ پہنچ جائے

كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ

اور جو بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کے بدلے میں روزے رکھے

مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۣ فَمَنْ

یا خیرات کردے یا قربانی کرے۔ پھر جب امن ہو جائے تو جو شخص عمرے کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانا

تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ

چاہے تو چاہئے کہ جو میسر ہو قربانی کردے اور جسے کوئی قربانی میسر نہ ہو تو وہ تین روزے ایام

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ

حج میں رکھے اور سات جب واپس آئے

اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ

اور یہ پورے دس ہوئے اور یہ حکم اس شخص کے لئے ہے

اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

جس کے اہل و عیال مکہ میں نہ ہوں اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع

کہ اللہ نافرمانوں کو سخت عذاب دینے والا ہے

تفسیر:۔ اس رکوع میں چاند کے پیدا کرنے کی بعض حکمتیں اور فائدے بیان کئے ہیں۔ پھر

مع

ع ۲۴/۸

اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کا حکم ہے ۔ ساتھ ہی یہ بھی نصیحت کر دی گئی ہے کہ ایسے موقع پر زیادتی کرنا ٹھیک نہیں۔ ہاں فتنہ اور فساد کا مٹانا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ قتل سے بھی بڑھ کر بری چیز ہے اللہ کے راستے میں خرچ کرنا اچھی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ پھر حج کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

حج کا طریقہ:۔ پہلے احرام باندھے پھر عرفے کے دن عرفات میں جا کر رہے۔ پھر وہاں سے چل کر مشعر الحرام میں رات گذارے۔ پھر عید کی صبح کو منیٰ میں رمی کرنا چاہیئے۔ اور سر منڈوا کر احرام کھول دینا چاہیئے۔ پھر مکہ میں کعبہ کا طواف کرے پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے پھر آخری طواف کر کے وطن کو واپس ہو۔

عمرہ کا بیان:۔ اس میں یہ باتیں ضروری ہیں (۱) احرام باندھنا (۲) کعبہ کا طواف کرنا (۳) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ اس کے بعد احرام سے باہر آ جانا چاہیئے۔

فائدہ:۔ حج ہو یا عمرہ ہر آدمی اپنے ساتھ تجارت کا مال لے جا کر وہاں تجارت کر سکتا ہے۔ حج کا یہ بھی فائدہ ہے کہ ہر ملک کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہ سب ملکر اپنے فائدے اور اسلام کے فائدے کی باتیں سوچ سکتے ہیں۔ اور اتحاد و مرکزیت کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو سکتا ہے

فائدہ:۔ کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ کا دین ساری دنیا میں پھیل جائے حکومتِ الٰہی قائم ہو جائے اور اللہ کا حکم ہر جگہ چلنے لگے۔

اَشْهُرٌ ۔ مہینے۔ (شہر۔ مہینہ)	مَعْلُوْمٰت ۔ معلوم۔ مشہور	فَرَضَ ۔ فرض کیا
فِیْهِنَّ ۔ ان میں	فُسُوْق ۔ گناہ کی باتیں۔ جمع فسق کی	جِدَال ۔ جھگڑا
تَزَوَّدُوْا ۔ خرچ راہ لیا کرو	زَادِ ۔ خرچ راہ	تَبْتَغُوْا ۔ تلاش کرو۔ ڈھونڈو
اَفَضْتُمْ ۔ پھیرو تم۔ واپس آؤ	عَرَفَات ۔ عرفات۔ مکہ معظمہ میں ایک میدان	مَشْعَرَ الْحَرَامِ ۔ عرفات۔ مزدلفہ کے پاس ایک جگہ ہے
قَضَیْتُمْ ۔ تم پورے کر چکو	خَلَاق ۔ حصہ	حَسَنَةً ۔ نیکی۔ بھلائی

وَّقٍ - اور بچا	نَصِيْبٌ - حصّہ	سَرِيْعُ - جلدی - جلد
تَعَجَّلَ - عجلت کرے - جلدی کرے	تَاَخَّرَ - تاخیر کرے - دیر کرے	تُحْشَرُوْنَ - اکٹھے کئے جاؤ گے
يُعْجِبُكَ - خوش لگتی ہے	اَلَدُّ - بہت سخت	خِصَامِ - جھگڑالو
لِيُهْلِكَ - تاکہ ہلاک کرے	حَرْثٌ - کھیتی	نَسْلَ - جانور - مواشی
عِزَّةُ - عزت - نخوت	حَسْبُ - کفایت کرے گا	مِهَادُ - بچھونا - آرام گاہ
يَشْرِيْ - بیچتا ہے	اِبْتِغَآءَ - چاہنے کے لئے	مَرْضَاتِ - رضامندی
سِلْمِ - اسلام	كَآفَّةً - پوری طرح - سارے	زَلَلْتُمْ - پھسل جاؤ -
ظُلَلٍ - سایہ ظُلّ واحد	قُضِيَ الْاَمْرُ - تمام کیا جائے کام	اُمُوْرُ - بہت سے کام

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا

حج کے مہینے مشہور ہیں تو جو بھی ان مہینوں میں اپنے اوپر حج فرض کرے تو وہ نہ

رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا

عورتوں کی طرف رغبت کرے نہ کوئی گناہ کی بات کرے اور نہ ہی کوئی جھگڑا کرے اور تم جو بھی نیکی

مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ

کا کام کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے اور حج کے لئے سفر خرچ مہیا کر لو کیونکہ سب سے اچھا زادراہ

التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

سوال سے بچنا ہے اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو اور اگر حج میں تم خدا کا فضل مانگو یعنی

اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ

تجارت کرو تو کوئی گناہ کی بات نہیں اور جب عرفات سے چلو تو

عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ

مشعر حرام کے نزدیک خدا کو یاد کرو۔ جیسا کہ تمہیں سکھایا گیا ہے

كَمَا هَدٰىكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾

اگرچہ محمدؐ سے پہلے تم ان باتوں سے بے خبر تھے

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا

پھر اور لوگوں کی طرح تم بھی چل پڑو۔ اور خدا سے مغفرت مانگتے رہو

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ

بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور جب تم ارکان حج پورے کر چکو تو جس طرح

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ

تم اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ اللہ کا ذکر کیا کرو چنانچہ تم میں سے

النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی

بعض تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں سب کچھ دنیا ہی میں دے دے بھلا انہیں

الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا

آخرت میں کیا ملے گا اور ان میں سے کچھ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا

فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب

النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِیْعُ

بچا تو ان لوگوں کے لئے ان کی کمائی کا ثمرہ ہے اور خدا پر ان کا حساب کرنا بڑا آسان

الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ

ہے اور ان چند گنتی کے دنوں میں اللہ کو خوب یاد کرو تو جو کوئی

تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ۚ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ

دو ہی دن میں منیٰ سے چل کھڑا ہو تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں جو اور زیادہ دن ٹھیرا رہا

عَلَیْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰی ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَیْهِ

تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں یہ ان کے لئے ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں اور تم اللہ سے ڈرتے رہو اور خوب

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِی الْحَیٰوةِ

سمجھ لو کہ ایک دن اس کے سامنے سب جمع ہونگے۔ اور اے محمد! لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جس کی بات آپ کو

الدُّنْیَا وَیُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ﴿۲۰۴﴾

دنیا کی زندگی کے متعلق بھلی معلوم ہوتی ہے اور وہ اللہ کو اس پر گواہ بناتا ہے جو اس کے دل میں ہے حالانکہ

وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَیُهْلِكَ

وہ بہت بڑا جھگڑالو ہے۔ اور جب آپ سے پیٹھ پھیر کر جاتا ہے تو زمین میں تباہی پھیلاتا ہے کھیتیاں برباد

الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾ وَاِذَا قِیْلَ

کرتا ہے جانداروں کی نسلیں برباد کرتا ہے۔ حالانکہ خدا فساد کی باتیں پسند نہیں کرتا اور جب اس سے کہا جاتا ہے

لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ

خدا سے ڈر تو نخوت کے گھمنڈ میں اور گناہ کرتا ہے بس اس کے لئے جہنم کافی ہے

وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٢٠٦﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِیْ نَفْسَهُ

اور وہ بہت بری جگہ ہے اور اس کے برعکس ایسے بھی ہیں جو اپنی جان کو خدا کی رضا حاصل کرنے

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠٧﴾ يٰٓاَيُّهَا

میں فروخت کر دیتے ہیں اور اللہ بھی اپنے ایسے بندوں پر بہت لطف و کرم کرتا ہے۔ اے مسلمانو!

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَاۗفَّةً ۠ وَّلَا

اسلام میں پوری طرح سب کے سب داخل ہو جاؤ اور شیطان کے

تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٠٨﴾ فَاِنْ

قدم بہ قدم نہ چلو کیونکہ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے اور اگر تم

زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

واضح دلائل آنے کے بعد بھی ڈگمگا جاؤ تو جان لو کہ خدا زبردست اور حکمت

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٠٩﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِیْ

والا ہے اے پیغمبر! کیا یہ مشرک اس بات کے انتظار میں ہیں کہ کب خدا

ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ

بادلوں کی اوٹ میں نمودار ہو اور اس کے ساتھ فرشتے بھی اور فیصلہ ہی ہو جائے

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٢١٠﴾

تو تب ایمان لائیں کہہ دیجئے یہ تمام باتیں اللہ کی طرف پھر جائیں گی وہ تم سے خود سمجھ لے گا

ع ۲۵ ۱۴ ۹

تفسیر

اس رکوع میں حج کے آداب بیان کئے گئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ تجارت کی خوبی اور ترغیب بھی ہے اور اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا دونوں کی بھلائی مانگنے کی تعلیم ہے۔ پھر ایام تشریق کا ذکر ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے جان دینے والوں کی تعریف ہے اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں کی برائی اور پوری طرح اسلام میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔

فائدہ: ان کے کیا کہنے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لئے اپنی جان کی بازی لگاتے ہیں اور

ان کا کیا پوچھنا جو پورے پورے اللہ کی فرمانبرداری میں لگ گئے ہیں۔

سَلْ - سوال کرو تم۔ پوچھو تم   کَمْ - کتنی - کتنے   زُيِّنَ زینت دی گئی۔ سجائی گئی

يَحْكُمُ - وہ حکم کریں۔ یا حکم کرتے ہیں   خَلَوْا - گزرنا گذرے   مَسَّتْهُمُ - ان کو لگی۔ انکو پہنچی

زُلْزِلُوا - وہ ہلائے گئے   مَتٰى - کب۔ کس وقت   مَاذَا - کیا چیز۔ کس چیز

قِتَالٌ - لڑائی - جنگ   كُرْهٌ - مکروہ ناپسندیدہ - برا   عَسٰى - قریب ہے۔ ممکن ہے

خَيْرٌ - بہتر   شَرٌّ - بدتر۔ زیادہ برا

سَلْ بَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ ط

اے پیغمبر! ان بنی اسرائیل سے پوچھو تو سہی کہ ہم نے انہیں اپنی طرف سے کتنی واضح نشانیاں دیں

وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ

اور جو کوئی اللہ کی دی ہوئی نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد بدل ڈالے تو اللہ ضرور ایسے شخص کو

اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ

بہت بری طرح پکڑنے والا ہے۔ کافروں کو دنیا کی زندگی بہت بھلی معلوم ہوتی ہے

الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا

اور مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ قیامت کے دن یہی ایمان دار جو اللہ سے ڈرتے

فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ

تھے اور پرہیزگار تھے ان سے بہت بڑھ چڑھ کر ہونگے۔ رزق اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کو چاہتا

حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف فَبَعَثَ اللّٰهُ

ہے بےحساب دیتا ہے ساری دنیا کے انسان ایک ہی امت تھے جب انہوں نے اختلاف کیا تو اس

النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ص وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ

اختلاف کو دور کرنے کے لئے اللہ نے بدکاروں کو ڈرانے اور نیکوکاروں کو خوشخبری دینے کے لئے نبی

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا

بھیجے اور ہر ایک نبی کو کتاب برحق بھی دی تاکہ وہ اس کے مطابق لوگوں کے جھگڑے کا فیصلہ کریں

فِيْهِ ط وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ

اور صاف دلیلیں آجانے کے بعد اختلاف ان ہی لوگوں نے کیا جن کے لئے وہ دلیلیں بیان کی گئیں اور

وقف لازم

مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ

بہ نفس ضد کی بناپر اکڑے رہے اور جن باتوں میں وہ جھگڑ رہے تھے اللہ نے ان کو جو مان گئے اپنے فضل

اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ

وکرم سے ان باتوں کے متعلق سیدھا راستہ سوجھ دیا اللہ تو جسے چاہے اسے سیدھا

مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا

راستہ دکھا دیتا ہے اے مسلمانو! کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ بغیر

الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ

ایسی آزمائشوں کے جیسی کہ ان لوگوں پر آتی تھیں جو تم سے پہلے تھے تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے

مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

سنو! جو تم سے پہلے تھے انہیں ہر طرح کی تنگی اور مصیبت پہنچی اور ان کے قدم اکھڑنے لگے یہاں تک کہ رسول

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ

اور ایمان والے پکار اٹھے کہ خدا کی مدد کب آئے گی اچانک پردۂ غیب سے مدد پہنچی ہوئی

قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ

نمودار ہوئی کہ گھبراؤ نہیں اللہ کی مدد تم سے دور نہیں۔ اے محمدؐ! آپ سے یہ مسلمان پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں ان

مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

سے کہہ دیجئے کہ جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہو والدین پر قریبی رشتہ داروں پر یتیموں مسکینوں اور مسافروں پر

وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾

خرچ کرو اور جو بھی نیکی تم کرو گے اس کو اللہ اچھی طرح جانتا ہے

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا

اور اے مسلمانو! دیکھو تم پر جنگ فرض کر دی گئی ہے اور تمہیں یہ جنگ بہت بری معلوم ہو رہی ہے

شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ

مگر بہت ممکن ہے کہ تم اللہ کی طرف سے نازل کی ہوئی کسی چیز سے نفرت کرو حالانکہ وہی تمہارے لئے بہتر ہو اور

شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ ع

تم اپنی طرف سے ایک چیز کو بہت بہتر سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہت بری ثابت ہو اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے اور تم کو

تفسیر:— اس رکوع میں فتنہ و فساد کو قتل سے بڑھ کر کہا گیا ہے کیونکہ فتنہ و فساد ہی اصل

میں قتل کا سبب ہوتا ہے پھر یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی آزمائش کی جائے گی اس میں ثابت قدم رہنا چاہئے اگر کوئی ثابت قدم نہ رہا۔ اور دین اسلام سے پھر گیا تو اس کے سب اعمال ضائع ہو جائیں گے اور جنت کی بجائے اسے دوزخ میں بھیجا جائے گا۔ اخیر میں کہا گیا ہے کہ جہاد مسلمانوں پر فرض ہے تاکہ حق باطل پر غالب ہو جائے اور فتنہ و فساد رونما ہونے پائیں۔ سچ ہے۔ ؎

دہر میں مسلم ہے حق کی آزمائش کے لئے
تمغۂ ایمان نہیں ملتا نمائش کے لئے

فائدہ

انسان بسا اوقات اپنی خواہشوں کے نہ پورا ہونے کی وجہ سے رنجیدہ ہوتا ہے حالانکہ اس میں بھی کوئی حکمت ہوتی ہے جس کو صرف خدا ہی جانتا ہے۔

صَدٌّ ۔ روکنا بند کرنا۔ منع کرنا	یَزَالُوْنَ ۔ وہ ٹلیں گے رہیں گے	اِسْتَطَاعُوْا ۔ وہ طاقت رکھیں
یَمُتْ ۔ مرجائے ۔ فوت ہوجائے	حَبِطَتْ ۔ کھوئے گئے ضائع ہو	هَاجَرُوْا ۔ انہوں نے ہجرت کی
جَاهَدُوْا ۔ انہوں نے جہاد کیا	یَرْجُوْنَ ۔ وہ امید رکھتے ہیں	خَمْر ۔ شراب
مَیْسِر ۔ جوا	مَنَافِع ۔ فائدے	عَفْوَ ۔ زیادہ ۔ بچا ہوا
تَتَفَكَّرُوْنَ ۔ تم سوچو۔ تم فکر کرو	تُخَالِطُوْا ۔ تم ان کو آپس میں ملالو	اِخْوَانٌ ۔ بھائی بند۔
اَعْنَتَ ۔ مصیبت میں ڈالا	عَزِیْزٌ ۔ غالب	تَنْكِحُوْا ۔ تم نکاح کرو
مُشْرِكَتٍ ۔ بہت سے شرک	اَمَةٌ ۔ لونڈی ۔ باندی	اَعْجَبَتْ ۔ وہ خوش ہونگے
عَبْدٌ ۔ غلام ۔ نوکر	یَتَذَكَّرُوْنَ ۔ وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں	

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِیْهِ

اے محمد ﷺ! آپ سے یہ لوگ حرمت والے مہینوں میں لڑائی بھڑائی کے متعلق پوچھتے ہیں ان سے کہدیجئے ان

كَبِیْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ق

مہینوں میں لڑائی تو ہے بڑا گناہ۔ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی راہ سے روکنا اور خدا ہی کو نہ ماننا اور مسجد حرام

وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ

سے لوگوں کو روکنا اور جو وہاں کے رہنے والے ہیں ان کو وہاں سے نکال دینا اس سے بھی بڑھ کر برا ہے کیونکہ

الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ

ایسا کرنا فتنہ پیدا کرتا ہی اور فتنہ ہر صورت میں لڑائی سے بڑھ کر برا ہے - اور اے مسلمانو! یہ کافران کا بس چلے تو اس وقت

دِينِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوا ۗ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ

تک تم سے لڑنا بند نہ کریں جب تک کہ تم اسلام سے پھر نہ جاؤ - اور تم بھی سن رکھو جو اسلام سے پھر جائے گا اور اسی

دِينِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ

حالت میں مر جائے گا تو اس کے تمام اعمال دنیا ہی میں ضائع کردئے جائیں گے اور آخرت میں

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا

بھی اس کے عمل ضائع ہی سمجھو ایسے ہی لوگ حقیقت میں دوزخی ہیں اور وہ ہمیشہ اس دوزخ میں

خٰلِدُونَ ﴿٢١٧﴾ اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجٰهَدُوا

رہیں گے - اور یقیناً وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے لئے اپنا وطن چھوڑتے ہیں اور اللہ کے

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ غَفُورٌ

راستے میں لڑتے ہیں حقیقت میں ایسے ہی لوگوں کو اللہ کی رحمت کا امیدوار ہونا چاہئے اور یقیناً اللہ

رَّحِيمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۗ قُلْ فِيهِمَا

بخشنے والا مہربان ہے - آپ سے یہ لوگ جوئے اور شراب کے متعلق پوچھتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ ان میں بہت

اِثْمٌ كَبِيرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۗ

خرابی ہے اور تھوڑا لوگوں کا اس میں نفع بھی ہے مگر نقصان فائدے سے کہیں بڑھ کر ہے ایسے فائدے سے

وَيَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

باز ہی رہو تو بہتر ہے - اور یہ بھی پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں ان سے کہہ دیجئے کہ جو تمہارے اخراجات سے زیادہ ہو

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١٩﴾ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۗ

اسی کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور دیکھو اسی طرح اللہ اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر سے کام

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ۗ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۗ وَاِنْ

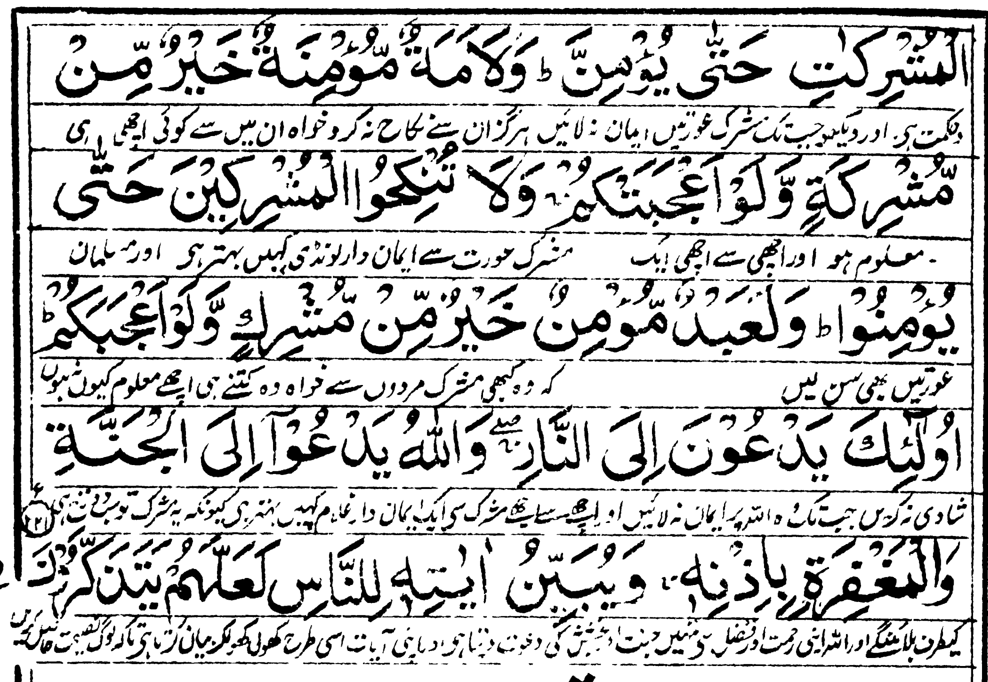
لو - اور غور و فکر سے دنیا و آخرت دونوں میں کام کرو - اب یتیموں کے متعلق پوچھ رہے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ ان کی اصلاح

تُخَالِطُوهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۗ

ہر حال میں اچھی چیز ہے اگر تم انکی اصلاح ہی کے لئے انہیں اپنے گھر میں ملا لو تو کوئی حرج نہیں وہ تمہارے بھائی بند

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾ وَلَا تَنْكِحُوا

ہی تو ہیں اور اللہ اصلاح کرنے والے اور فساد پھیلانے والے کو خوب جانتا ہے اگر وہ چاہتا تو تمہیں اونہ تکلیف پہنچا تا یقیناً اللہ صاحب علم



تفسیر

حرمت والے مہینے یعنی جن میں لڑائی جائز نہیں اس رکوع میں پہلے اس کا بیان ہے پھر فتنہ کو قتل سے بھی بُرا کہا گیا ہے اور مرتد ہو کر مرنے کی سزا بیان ہوئی ہے

اس کے بعد جو لوگ اللہ کی رحمت کی امیدوار ہوں ان کا ذکر ہے۔ اور شراب اور جوئے کی بُرائی بیان ہوئی اور اللہ کی راہ میں کیا خرچ کیا جائے اس کا ذکر ہوا پھر یتیموں کی اصلاح فرمائی اور اصلاح کرنے والے کا فرق بیان کرکے مومنہ اور مشرکہ عورتوں کے درجے بیان کئے گئے اسی طرح مومن مرد اور مشرک مرد کے فرق مراتب بیان ہوئے اور اخیر میں یہ سمجھایا گیا کہ ان آیات کو اس لئے بیان فرمایا ہے کہ لوگ اس سے نصیحت حاصل کریں۔

مَحِيضِ - حیض عورتوں کا ماہواری   أَذًى - نجاست، ناپاکی   اِعْتَزِلُوا - کنارہ کرو۔ چھوڑ دو

يَطْهُرْنَ - وہ پاک ہو جائیں   أَنَّىٰ - جہاں سے۔ جب سے   شِئْتُمْ - تم چاہو۔ مناسب سمجھو

عُرْضَةً - پردہ۔ آڑ   تَبَرُّوا - تم نیکی کرو   تُصْلِحُوا - تم صلح کرو

اَیْمَانِ - قسمیں	حَلِیْمٌ - بردبار	یُؤْلُوْنَ - عورتوں سے ہٹ رہنے کی قسم کھاتے ہیں
تَرَبُّصُ - انتظار کرنے	اَرْبَعَةِ - چار	فَآءُوْا - پھر آویں - رجوع کریں
عَزَمُوْا - وہ ارادہ کریں، عزم کریں	مُطَلَّقٰتُ - وہ عورتیں جنھیں طلاق دیگئی	یَتَرَبَّصْنَ وہ انتظار کریں۔
یَحِلُّ - حلال ہے - جائز ہے	یَکْتُمْنَ - وہ عورتیں چھپائیں	اَرْحَام - جمع رحم
کُنَّ - وہ عورتیں ہیں	بُعُوْلَة - خاوند - شوہر - مرد	اَحَقُّ - زیادہ حقدار
رَدِّ - پھرنا - واپس بلانا	اَرَادُوْا - وہ ارادہ کریں	مَعْرُوْفِ - اچھی بات۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ

اے محمد! مسلمان تجھ سے حیض کے دنوں میں عورتوں سے میل جول رکھنے کے متعلق سوال کرتے ہیں ان سے کہدو کہ حیض

فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ

میں نجاست ہوتی ہے اس لئے ان دنوں عورتوں کو الگ ہی رہنے دو اور ان سے میل جول چھوڑ دو یہانتک کہ وہ پاک ہو

فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ

جائیں ہاں جب وہ اس نجاست یعنی حیض سے پاک ہو جائیں تو اللہ نے جیسا تمہیں تبلایا ہے ویسے ہی آن ملو جو بلاشبہ اللہ توبہ کرنے

وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ

والوں سے محبت رکھتا ہے اور وہ پاکیزگی اور صفائی والوں کو دوست رکھتا ہے تمہاری بیویاں تمہاری کھیتوں کی طرح ہیں انکی اچھی

اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

طرح نگہبانی کرو بس جہاں جہاں مناسب سمجھو اپنے کھیتوں میں آسکتے ہو اور کچھ آیندہ کیلئے بھی اپنی جانوں کا سامان کر رکھو اور اللہ سے ڈرتے

اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً

رہو اور یاد رکھو جو تم اپنے آئندہ کیلئے کروگے اسے ضرور پاؤگے اے محمد! جو اس قرآن کو مان لیں انہیں بشارت دیدیجئے اور اپنی قسموں

لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ

دیکھو اللہ کے نام کو نیکی کرنے پرہیزگاری کرنے اور لوگوں میں صلح و صفائی نہ کرانے کے لئے آڑ نہ بنالو اور اللہ تمہاری باتوں کو

وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِىْٓ اَيْمَانِكُمْ

سنتا جانتا ہے اور اللہ تعالی تمہیں بے فائدہ اور فضول قسموں کے متعلق نہیں پوچھے گا لیکن صرف ایسی قسموں

وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾

کے متعلق تم سے پوچھ گچھ ہوگی جو تم نے سوچ سمجھ کر دل سے پکا ارادہ کرکے کھائی ہوں اور دیکھو اللہ کتنا معاف کرنیوالا اور حلم والا ہے

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ

اور اگر کوئی اپنی بیوی سے نہ ملنے کی قسم کھائے تو ایسے آدمی کو چار مہینے کی مہلت ہے اس عرصہ میں اگر وہ پھر

فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ

سے میل ملاپ کرلیں تو چونکہ اللہ بخشنے والا اور معاف کرنیوالا ہے ان کو معاف کردے گا اور اگر ان کا ارادہ بالکل طلاق دینے ہی کا ہو

فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ

تو اللہ اس کو بھی جانتا ہے کیونکہ اللہ تو سنتا بھی ہے اور ہر بات جانتا بھی ہے اور جن عورتوں کو طلاق دیدی جائے تو انکو چاہئے کہ تین حیض

ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ

کی مدت تک صبر کئے رہیں اور اگر ان کا اللہ پر ایمان ہے اور قیامت کا ان کو یقین ہی تو ان کو کسی طرح مناسب نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ

فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَ

نے ان کے رحموں کے اندر پیدا کیا ہو اس کو چھپائیں اور اس تین مہینے کے عرصہ میں اگر صرف ان کی اصلاح وغیرہ کے

بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا

لئے انہیں علیحدہ کیا تھا تو انکے خاوندوں کو ان کو پھر سے اپنے پاس بلا لینے کا حق حاصل ہے اور جیسا ان پر مردوں

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ

کا حق ہے ویسے ہی مردوں پر بھی ان کو حق حاصل ہے ہاں مردوں کو اللہ کی طرف سے ان پر کچھ فضیلت

عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾

دی گئی ہے اور اللہ حکمت والا اور قدرت والا ہے

ع ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں زیادہ تر عورتوں کے متعلق مسائل بیان ہوئے ہیں پھر اس کے بعد قسم کا بیان ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ فضول قسمیں نہیں کھانی چاہئیں سب کے آخیر میں طلاق کے متعلق حکم بتائے گئے اور جتایا گیا ہے کہ جیسے مردوں کے حق عورتوں پر ہیں۔ ویسے ہی عورتوں کے حق مردوں پر ہیں دونوں کو اپنا اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ ہاں عورتوں پر مردوں کو کچھ فضیلت ضرور ہے اور اس میں بھی حکمتیں ہیں

مَرَّتٰنِ۔ دو دفعہ۔ دو بار تَسْرِيْحٌ۔ جدا کردینا چھوڑ دینا يُقِيْمَا۔ دونوں قائم رکھیں

اِفْتَدَتْ ۔ وہ فدیہ دے ۔ وہ بدلہ دے لَا تَعْتَدُوْا ۔ تم نہ گذرو ۔ بڑھو نہ یَّتَرَاجَعَا ۔ وہ دونوں آویں ۔ لوٹیں ۔ رجوع کریں ۔

ظَنَّا ۔ دونوں نے گمان کیا ۔ یقین کیا دونوں نے بَلَغْنَ ۔ وہ عورتیں پہنچیں اَجَلَ ۔ ٹھیرایا ہوا وقت

ضِرَارًا ۔ تکلیف دینے کے لئے یَعِظُ ۔ وعظ کرتا ہے ۔ نصیحت کرتا ہے

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ

اور طلاق دو ہی مرتبہ دی جاسکتی ہے پھر اس کے بعد شریعت کے مطابق ان عورتوں کو جن کو طلاق دیجائے روک لیا جائے یا

وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْــًٔا اِلَّآ اَنْ

بھلی طرح سے انہیں رخصت دیدیجئے اور انہیں چھوڑتے وقت یہ تمہیں کسی طرح مناسب نہیں کہ جو کچھ تم نے انہیں حق مہر وغیرہ دیا تھا

يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ

اس میں کچھ واپس لے لو ہاں صرف ایک صورت ہے وہ یہ کہ اگر تمہیں ڈر ہو کہ دونوں اللہ کی مقرر کی ہوئی حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے

اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ

تو اس صورت میں اگر عورتیں کچھ دے دلا کر طلاق حاصل کریں تو پھر تمہیں لینے میں کوئی حرج نہیں دیکھو یہ اللہ کی قائم کی ہوئی

اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ

حدیں ہیں ان سے نکل نہ جانا جو اللہ کی قائم کی ہوئی حدوں سے بڑھ کر گزرتا ہے تو ایسے لوگ سب

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ

ظالم ہیں اگر دو طلاقوں کے بعد پھر تیسری بار بھی کسی نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو اب وہ

حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ

اس کے لئے حلال نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس سے کوئی دوسرا نکاح نہ کرے پھر وہ بھی کسی وجہ سے اسے طلاق دیدے

اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ

پھر اگر وہ یقین رکھیں کہ اب مرتے دم تک اللہ کی بتائی ہوئی حدیں قائم رکھ سکیں گے اور ایک دوسرے سے نکاح پڑھا کر ملاپ کر

اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ

لیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں اور یہ اللہ کی قائم کی ہوئی حدیں ہیں جن کو وہ سمجھنے والوں کے لئے بیان کرتا ہے اور جب تم عورتوں کو طلاق

اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪

دو اور وہ اپنی تین مہینے کی عدت پوری کریں تو پھر انہیں شریعت کے مطابق اپنے پاس رکھ لو یا اچھے طریقے سے انہیں علیحدہ کردو

وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

اور ان پر ظلم کرنے کی نیت سے انہیں ہرگز نہ روکے رکھو اور جو بھی ایسا کرے وہ سمجھے کہ اپنے آپ پر ظلم کر رہا ہے

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ز

اور یاد رکھو اللہ کی آیات کی ہنسی مت اڑاؤ اور اللہ تمہیں

وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ

بار بار یہ نصیحت کرتا ہے کہ جو کچھ اس نے کتاب اللہ یعنی قرآن کو تم پر نازل کیا ہے اور حکمت کی باتیں

الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا

تمہیں بتائی ہیں ان اللہ کی نعمتوں کا خیال رکھو اور خبردار ہو کہ اللہ تمام چیزوں

اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾

کو اچھی طرح جانتا ہے

ع ۲۹ / ۱۳

تفسیر

اس رکوع میں بھی عورتوں کے متعلق باتیں ہیں۔ خصوصاً طلاق جیسے اہم مسئلہ کا بیان ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ ہر حال میں عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے یہاں تک کہ طلاق یعنی قطع تعلق کے بعد بھی ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا چاہیے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ قرآن کے احکام ہمارے لئے انعامات ہیں۔ ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیے اور ہرگز ہرگز ان کے خلاف نہیں کرنا چاہیے

تَعْضُلُوْا ۔ تم روکو۔ منع کرو۔ بند رکھو تَرَاضَوْا ۔ تم راضی ہو۔ باہم مان جاؤ اَزْكٰى ۔ زیادہ بہتر۔ پاکیزہ تر

اَطْهَرُ ۔ زیادہ پاک وَالِدٰتُ ۔ والدائیں۔ مائیں يُرْضِعْنَ ۔ دودھ پلائیں

حَوْلَيْنِ ۔ دو برس۔ دو سال كَامِلَيْنِ ۔ پورے پورے دو يُتِمَّ ۔ وہ پورا کرے

رَضَاعَةَ ۔ دودھ پلانا مَوْلُوْدِ ۔ لڑکا۔ بچہ كِسْوَةُ ۔ پوشاک۔ لباس

وُسْعَ ۔ طاقت۔ ہمت تُضَآرَّ ۔ تکلیف دی جائے وَلَدِ ۔ بچہ

فِصَالًا ۔ دودھ چھڑانا تَشَاوُرٍ ۔ مشورہ سَلَّمْتُمْ ۔ تم نے دو۔ سونپ دو

يُتَوَفَّوْنَ ۔ وفات پا جاتے ہیں۔ وہ مر جاتے ہیں يَذَرُوْنَ ۔ وہ چھوڑ جاتے ہیں فَعَلْنَ ۔ وہ عورتیں کریں

عَرَّضْتُمْ ۔ تم نے پیش کیا۔ اشارہ کیا خِطْبَةِ ۔ نکاح کا پیغام اَكْنَنْتُمْ ۔ تم نے چھپا رکھا۔

تَذَكَّرُوْنَ - تم ان کو یاد کرو گے لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ - ان عورتوں کو تم وعدہ نہ دو۔
سِرًّا - چھپ چھپا کر تَعْزِمُوْا - تم ارادہ کرو عُقْدَةَ - گرہ
الْكِتٰبُ - لکھی ہوئی فَاحْذَرُوْهُ - بس اس سے ڈرو

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ
اور اے مسلمانو! جب تم میں سے کسی نے بیوی کو طلاق دی اور اس کی عدت پوری ہو چکے تو پھر وہ اپنے شوہر سے
اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
دوبارہ نکاح کر لینا چاہے اور وہ بھی اس پر رضامند ہو تو تمہیں انہیں اس سے روکنا نہیں چاہئے
ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
اور جو اللہ پر ایمان رکھے اور قیامت پر ایمان رکھنے والے ہیں
الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ
اللہ ان کو یہ نصیحت کر رہا ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ
نہیں جانتے اور اگر کوئی چاہے کہ طلاق کے بعد بچے کو دودھ اس کی ماں ہی سے پلوائے تو ماؤں پر واجب
كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ
ہے کہ اپنی اولاد کو دو سال پورے دودھ پلائیں اور جو بچہ کا باپ ہے اس پر اس دودھ پلانے والے کا
لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا
کھانا اور کپڑا اچھی طرح دینا فرض ہے اور کسی کو بھی اس کی طاقت سے زیادہ
وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ق
تکلیف دی جائے نہ والدہ کو بچے کے لئے کوئی بے جا تکلیف دی جائے نہ بچے کے باپ کو
وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ
اور جو بھی وارث ہو اس کے لئے بھی یہی حکم ہے ہاں اگر ماں باپ دونوں رضامندی سے اور آپس میں
مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
مشورہ سے دو سال سے پہلے ہی دودھ چھڑانا چاہیں تو کوئی بڑی بات نہیں اور اگر تم نے کسی اور سے دودھ
تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ
پلوانے کا ارادہ کیا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں اگر تم دودھ پلوائی مقرر کر کے پوری پوری ادا کر دو اور دیکھو

أَتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا

اور اللہ سے ڈرتے رہو اور خیال رکھو کہ جو تم کرتے ہو یقیناً اللہ اسے

تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٣﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ

دیکھتا ہے اور اے مسلمانو! تم میں سے جو مر جاتے ہیں اور اپنی بیویاں

أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

چھوڑ جاتے ہیں تو ان کی بیویوں پر فرض ہے کہ چار مہینے دس دن صبر کریں اور گھروں میں

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي

بیٹھی رہیں۔ اس کے بعد جب عدت پوری ہو جائے تو اگر وہ شرع کے مطابق کوئی نکاح وغیرہ کریں تو

أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٣٤﴾ وَلَا جُنَاحَ

تم پر اس کا کچھ گناہ نہیں تم انہیں مت روکو۔ اور یاد رکھو اللہ تو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے اور اگر تم

عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ

اس عدت کے درمیان اپنے دل میں کسی عورت سے نکاح کا خیال رکھو۔ یا اشارۃً یا کنایۃً اس کو ظاہر بھی کر دو

فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا

تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ اللہ جانتا ہے کہ تم ضرور عورتوں کا خیال رکھو گے لیکن دیکھو

تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا

چوری چوری ان سے نکاح کا وعدہ نہ لو۔ ہاں وہی رواج کی بات جو پہلے بتا دی ہے کہہ سکتے ہو اور

تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ وَاعْلَمُوا

یاد رکھو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے نکاح کرنے کا ارادہ بھی نہ کرو اور تمہیں معلوم

أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ

ہونا چاہئے کہ اللہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو جانتا ہے پس اللہ سے ڈرتے رہو

اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿٢٣٥﴾ ع

وہ بخشنے والا اور بردبار ہے

تفسیر

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ طلاق وغیرہ میں کسی قسم کی بے انصافی نہیں ہونی چاہئے ماں سے لڑکے کو دودھ پلوایا جائے تو اس کا معاوضہ پورا پورا ادا دینا فرض ہے۔ پھر یہ کہا گیا ہے کہ اگر کسی عورت کا

شوہر مر جائے اور وہ چار مہینے دس دن کے بعد کسی اور سے نکاح کرنا چاہے تو تمہیں برا نہیں ماننا چاہیے کیونکہ اس نکاح کرنے سے برائی اور حرام کاری کا دروازہ بند ہوتا ہے تمہیں ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے بلکہ اس سے محبت کرنی چاہیے وہ بخشنے والا اور بردبار ہے۔

تَمَسُّوْهُنَّ ۔ تم نے ان عورتوں کو چھوا	تَفْرِضُوْا ۔ تم نے فرض کیا	مَتِّعُوْا ۔ فائدہ دو ان کو
مُوْسِعِ ۔ کشادگی کرنیوالا ۔ امیر	مُقْتِرِ ۔ تنگدست ۔ غریب	قَدَرُہٗ ۔ حیثیت
نِصْفُ ۔ آدھا	يَعْفُوْنَ ۔ وہ عورتیں معاف کردیں ۔	يَدٌ ۔ ہاتھ
اَقْرَبُ ۔ بہت قریب	تَنْسَوُا ۔ بھول جاؤ	حَافِظُوْا ۔ حفاظت کرو
وُسْطٰى ۔ بیچ والی	صَلٰوةِ الْوُسْطٰى ۔ بیچ والی نماز یعنی عصر کی نماز	قُوْمُوْا ۔ کھڑے ہو جاؤ
قَانِتِيْنَ ۔ عاجزانہ حیثیت سے	خِفْتُمْ ۔ ڈرو تم	رِجَالًا ۔ پاپیادہ

رُكْبَانًا ۔ سواری کی حالت میں اِخْرَاجَ ۔ نکالنا

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ

اور اگر تم ان عورتوں کو چھوڑ دو جن کے پاس تم نہیں گئے یا تم نے ان کا مہر ہی مقرر

اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ

نہیں کیا تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہاں انہیں نیکی کے طور پر کچھ دیدو ۔ امیر اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنی

قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا

حیثیت کے مطابق احسان کرنیوالوں پر یہ واجب ہے

عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ

اور اگر تم عورتوں کے پاس جانے سے پہلے ہی ان کو طلاق

تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا

دے دو لیکن ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو نصف مہر ادا کر دو

فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ

سوا اس کے کہ یا تو خود وہ سارے کا سارا معاف کر دیں یا ان کا ولی ہی معاف کر دے

النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنْسَوُا

اگر تم پورا ہی دے ڈالو تو یہ زیادہ پرہیزگاری ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر

الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٧﴾ حَافِظُوا

احسان کرنے کو نہ بھولو! تمہارے ہر کام کو خدا دیکھتا رہتا ہے۔ ان باتوں میں نمازوں

عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴿٢٣٨﴾

کو نہ بھولنا ان سب کی حفاظت کرو خاص کر نماز وسطیٰ کی اور خدا کے سامنے باادب عاجزی کے ساتھ

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

کھڑے رہو۔ اور خوف کی حالت میں چلتے چلتے ہی یا سواری پر ہی نماز ادا کرلو۔ اور جب خوف جاتا رہے تو اسی

كَمَا عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ

طرح خدا تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح اس نے تمہیں وہ باتیں بتائی ہیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے۔ اور جو لوگ تم میں سے

مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا

بیویاں چھوڑ مریں تو وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک نہ نکالی جائیں اور انہیں نان نفقہ دیا

إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

جاتا رہے۔ تو پھر اگر وہ خود سے نکل جائیں تو تم پر اس بارے میں کوئی الزام نہیں کہ وہ کوئی اچھی

فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ

بات یعنی کسی سے شرعی طور پر نکاح کریں اور خدا تعالیٰ زبردست

حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى

حکمت والا ہے اور ہر قسم کی مطلقہ عورتوں کو کچھ نہ کچھ نفع دینا چاہیے پرہیزگاروں

الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٤٢﴾

پر یہ حق ہے خدا تعالیٰ اس طرح تمہارے لئے آیتوں کو وضاحت سے بیان کرتا رہتا ہے تاکہ تم خود بھی عقل [illegible]

ع

تفسیر

اس رکوع میں اوّلاً طلاق کے متعلق احکام ہیں یعنی طلاق دینے کے بعد مہر کتنا ادا کرنا چاہیے اس کے بعد نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے اور مطلب یہ ہے کہ دنیا کے شغل کہیں اللہ کی عبادت سے غافل نہ کر دیں نیز نماز کو باادب خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے اس رکوع میں نماز خوف کا بھی ذکر ہے

اُلُوْفٌ ۔ جمع "الف" واحد ہزارہا	یُقْرِضُ ۔ قرض دیتا ہے قرض دے	یُضٰعِفُ ۔ دوگنا کیا جائے گا
اَضْعَافًا ۔ دوچند	یَقْبِضُ ۔ قبضہ کرتا ہے	یَبْسُطُ ۔ کشادہ کرتا ہے ۔
مَلَاِ ۔ گروہ ۔ جماعت	مَلِکًا ۔ بادشاہ	ھَلْ ۔ کیا
عَسَیْتُمْ ۔ ایسا نہ ہو کہ تم	نَبِیٌّ ۔ اللہ کا پیام لانیوالا	طَالُوْتَ ۔ ایک بادشاہ کا نام
یُؤْتَ ۔ دیا گیا	سَعَةً ۔ کشائش ۔ وسعت	زَادَ ۔ زیادہ کیا
تَابُوْتُ ۔ صندوق ۔ ڈولہ	سَکِیْنَةٌ ۔ تسلی ۔ سکون	بَقِیَّةٌ ۔ پسماندہ ۔ باقی
تَرَكَ ۔ چھوڑا	ھٰرُوْنَ ۔ موسیٰ علیہ السلام کے بھائی کا نام	تَحْمِلُ ۔ اٹھاتے ہیں ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ

اے محمدؐ کے ساتھیو! کیا تم نے ان لوگوں کا حال نہیں سنا جو ہزار ہا کی تعداد میں اپنے گھروں

اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا قف

سے موت کے ڈر سے نکل بھاگے؛ تو خدائے تعالیٰ نے کہہ دیا اچھا جاؤ مرجاؤ

ثُمَّ اَحْیَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ

پھر دوبارہ ان کو زندگی بخش دی بے شک وہ اپنے بندوں پر بہت فضل کرتا ہے

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَقَاتِلُوْا فِیْ

لیکن اس پر بھی اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے اے مسلمانو! خدا کی راہ

سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ

میں جانیں لڑا دو اور جان لو کہ خدا تمہاری سب باتیں سننے اور جاننے والا ہے ایسا کون

ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ

ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں قرض حسنہ دے اور خدا اس کے بدلے میں کئی گنا زیادہ بڑھا کر

لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَاللّٰهُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ وَ

اس کو دے ۔ جو تنگدستی سے ڈرتے ہیں ۔ سمجھ لیں کہ اللہ جسے چاہتا ہے تنگدستی اور جسے چاہتا ہے فراخی

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

دیتا ہے اور سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے کیا تم لوگوں کو موسیٰ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کا حال

مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ

معلوم نہیں؟ جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ

وقف لازم

لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ قَالَ هَلْ

مقرر کر دے تاکہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں تو نبی نے کہا کہ دیکھو

عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوْا ۭ

کہیں ایسا نہ ہو کہ اگر تم پر جہاد فرض کر دیا گیا تو تم لڑو ہی نہیں وہ بولے یہ کیسے ہو سکتا

قَالُوْا وَمَا لَنَآ أَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ

ہے کہ ہم گھروں سے نکالے جا چکے اور بیوی بچوں سے علیحدہ ہو

أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَآئِنَا ۭ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ

چکے ؟ پھر بھی نہ لڑیں گے تو پھر جب ان پر قتال فرض کر دیا

الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

گیا تو ان میں سے سوائے چند کے سب پھر گئے اور خدا ایسے ظالموں

بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ

سے خوب واقف ہے اور ان کے نبی نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے تم پر طالوت کو بادشاہ بنا کر

بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۭ قَالُوْٓا أَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ

بھیجا ہے تو کہنے لگے یہ کیسے جی ! اسے ہم پر حکومت کیسے مل

الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ

سکتی ہے حالانکہ ہم اس سے زیادہ حکومت کے حقدار ہیں اور وہ تو مالدار بھی نہیں

يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۭ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ

ہے ! نبی نے کہا خدا نے اسے تم پر برگزیدگی دی ہے اور اسے علم اور جسم میں بھی زیادتی

عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۭ وَ

عطا کی ہے ان دلائل کے علاوہ یہ بھی ہے کہ حکومت اللہ کے اختیار

اللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾

میں ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ وسیع علم کا مالک ہے

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهٖٓ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ

پھر ان کے نبی نے یہ بھی کہا کہ اس کے بادشاہ ہونے کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ تمہارے پاس وہ

التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا

صندوق جس میں توریت اور موسیٰ اور ہارون کی آل کی چیزیں

تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ

ہوں گی فرشتے اٹھائے ہوئے لے آئیں گے اگر تم ایمان دار ہو

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۲۴۸﴾

اس میں تمہاری تسلی کے لئے یہ نشانی کافی ہے

ع ۳۲ / ۱۶

تفسیر

اس میں پہلے تو خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت کا بیان کیا ہے۔ پھر جہاد کے بارے میں حکم ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اس سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ اور یہ تعلیم دی گئی ہے کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں قرض دینا بہت بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ پھر طالوت کی بادشاہت اور بنی اسرائیل کا اس سے انکار کرنا بیان ہوا ہے۔

جس قصہ کا شروع رکوع میں بیان ہے وہ اللہ تعالےٰ کی قدرت کا مظہر ہے۔ درحقیقت اب بھی دنیا میں اسی طرح کے ہزاروں واقعات گذرتے رہتے ہیں جنکو اگر انسان دل کی آنکھوں سے دیکھے تو اللہ تعالےٰ کی قدرت کا اقرار کرنا پڑے اور توفیق باریتعالےٰ ہو تو خدا والا بن جائے اور درحقیقت قرآن میں انکا ذکر ہی اسی لئے ہے۔ بلکہ خود قرآن کی طرز عبادت بھی اسی کی ضامن ہے کہ اس کو حقیقی رنگ میں پڑھا جائے تو یہیں سے ہی خدا کا ملنا ممکن ہے اور درحقیقت قرآن یہی ہے جو پھر حاصل انسانیت اور حاصل اسلام بن جاتا ہے۔

اللہ کے راستہ میں مقاتلہ بڑی عبادت ہے۔ مگر یہ ہی کیا۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوجائیگا کہ یہ بنی نوع انسان ہی کے فائدے کے لئے ہے۔ اور جہاد فی سبیل اللہ جو عبادت ہی اگر اسکا اس رنگ میں اظہار نہ ہوتا تو دنیا کی خرابیاں کبھی بھی دور نہ ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرض مانگنا ہے یہی کہ اپنے ابنائے جنس کو فائدہ پہنچاؤ۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ ہم کو کتنا بلند پایہ بخش دیا گیا ہے اور کس انداز میں طلب کیا گیا ہے جنکو کچھ بھی عقیدت کا بہرہ میسر ہوا ہے ان کے دل سے اس کی لذت پوچھنا چاہیئے اور انکے قلب کی کیفیات کا اندازہ کرنا چاہیئے کہ خدا اور بندوں سے قرض طلب کرے اللہ رے! اسکی بندہ نوازی اور اللہ رے! اس کی بے پناہ شفقت اور شان مولائی۔

جہاد فی سبیل اللہ کے سلسلے میں پھر ایک قصہ درج ہے اس میں جو تعلیم پیش کی گئی ہے وہ دو فریقوں کے درمیان جب جنگ ہو تو اس وقت ہر ایک کے لئے کسقدر ضروری ہے اس کو ارباب جنگ ہی جان سکتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ پہلو کتنا روشن ہے کہ حق کے لئے جنگ کرنیوالوں کے ساتھ خدائی طاقت کارفرما ہوتی ہے اور جب ایسا ہو تو اس فریق سے دوسرا کون ہے جو بازی لے جائے اسی سلسلے میں جیسا کہ قرآن کا معجزہ ہے معلوم نہیں کتنی حکمت و موعظت کی فراوانی

کردی گئی ہے بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے کہ ایک حکمران کے لئے کیا ہونا چاہیئے۔ اِس راز کو کھول رکھدیا گیا ہے انہیں اسباب کی بنا پر تو کہا جا سکتا ہے کہ قرآن روے زمین کی سلطنت بخشتا ہے حکومت کرنا سکھاتا ہے لیکن یہ سب اس لئے کہ خدائی حکومت قائم ہو۔ اور انسان خدا کا محکوم بنے! علم اور جسم حکومت حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے اور اس سے آج کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ بلکہ غور سے دیکھا جائے۔ تو اسی کو سلطنیں اوڑھنا بچھونا بنائے ہوئے ہیں اور جسنے بھی اس قانون خدائی کی خلاف ورزی کی ذلیل ہو گیا۔ مغلوب ہو کر پستی کیطرف آرہا۔ اور پھر کسی سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر یہی گری ہوئی قوم ان دونوں چیزوں یعنے علم اور جسم کو پھر اختیار کرلے تو پھر انکی دوبارہ کا یا پلٹ ہو سکتی ہے مگر تایید الٰہی اُسی کیلئے ہی جو خدا کیلئے یہ سب کرتا ہی۔ اور خدا کی رضامندی اسی کو حاصل ہوگی جسکے قلب میں للہیت ہوگی۔ اور جو خدا کے دین کو غالب کرنے کیلئے یہ سب کچھ کرے گا۔

فَصَلَ	جدا ہوا۔	جُنُوْدِ	لشکر (جمع جند)	مُبْتَلِيْكُمْ	تمہیں مبتلا کرنے والا۔
شَرِبَ	پیا۔	لَيْسَ	نہیں۔	اِغْتَرَفَ	چلّو بھر کر پیا۔
جَاوَزَ	حد سے بڑھا۔	طَاقَةَ	طاقت	جَالُوْتَ	نام بادشاہ
فِئَةٍ	جماعت۔ گروہ۔	غَلَبَتْ	غالب آئی۔	اِذْنِ	حکم۔
بَرَزُوْا	نکلے۔ ظاہر ہوئے۔	اَفْرِغْ	ڈال۔	ثَبِّتْ	ثابت رکھ۔
اَقْدَامَ	قدموں (جمع قدم)	هَزَمُوْا	بھگا دیا انہوں نے	دَاوٗدَ	داؤد علیہ السلام
يَشَآءُ	چاہے۔ چاہتا ہے۔	دَفْعُ	ہٹانا۔	نَتْلُوْا	ہم تلاوت کریں گے۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

اور جب طالوت فوجیں لے کر بڑھا تو کہنے لگا کہ خدا ایک نہر سے تمہاری

مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ

آزمائش کرے گا جو اس میں سے پانی پی لے گا وہ مجھ میں سے نہیں سوائے

مِنِّيْ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ

اس کے جو نہ پیئے گا۔ مگر ایک آدھ چلو۔ تو ان میں سے سوائے چند کے

غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ۭ فَلَمَّا

سب نے پانی پی لیا اور جب طالوت اور

جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ

اس کے ایماندار ساتھی آگے بڑھے تو کہنے لگے ہم تو

لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ

جالوت اور اس کے لشکروں سے مقابلہ کی طاقت اپنے میں نہیں پاتے تو جن لوگوں

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ

کو خدا سے ملنے کا یقین تھا وہ بولے کہ ہمیں پتہ نہیں کتنے تھوڑے آدمیوں

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (۲۴۹)

نے بڑی بڑی جماعتوں پر فتح پائی ہے محض حکم خداوندی کے ذریعہ! کیونکہ وہ استقلال

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ

پسندوں کا ساتھ دیتا ہے چنانچہ جب وہ لوگ جالوت اور اس کے لشکروں سے مقابلہ کے لئے نکلے تو

عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى

خدا تعالیٰ سے یوں بولے۔ اے ہمارے رب ہمارے دلوں میں استقلال ڈال دے اور ہمیں ثابت قدم

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (۲۵۰) فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۣ وَقَتَلَ

رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما چنانچہ خدا نے ان کی دعا قبول کی اور اس کے حکم سے انہوں نے دشمنوں

دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا

کو شکست دے دی اور داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کر ڈالا۔ اور داؤد کو خدا نے سلطنت اور حکمت عطا

يَشَاۗءُ ۭ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ

فرمائی اور جو چاہا علم سکھایا اور خدا اسی طرح مفسد لوگوں کو بعض کے ذریعے

الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (۲۵۱)

سے ہٹاتا نہ رہے تو روئے زمین پر فساد برپا ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ سب جہانوں پر اپنا فضل کرتا ہے

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ

یہ خدا تعالیٰ کی ٹھیک ٹھیک آیتیں ہیں جو ہم آپ کو پڑھ کر بتاتے ہیں اور بلاشبہ

لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (۲۵۲)

آپ رسولوں میں سے ایک ہیں۔

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
فَضَّلْ	بڑھا دی فضیلت دی	كَلَّمَ	کلام کیا۔	رُوْحٌ	روح جبرئیل علیہ السلام
قُدُس	پاک۔	يُرِيْدُ	ارادہ کرتا ہے۔		

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى

ان رسولوں کو ہم نے ایک دوسرے پر فضیلت دی۔

بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

ان میں ایسے ہیں جن سے ہم نے کلام کیا اور بعض کے درجے بڑھا

دَرَجٰتٍ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ

دیئے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ کو ہم نے کھلی کھلی نشانیاں عطا کیں۔ اور

اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ

روح القدس کے ذریعہ ان کی مدد فرمائی اور اگر خدا کو منظور ہوتا تو ایسی کھلی

الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ

دلیلیں آجانے پر یہ لوگ پیغمبروں کی وفات کے بعد آپس میں نہ

الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ

لڑتے۔ لیکن وہ لگے اختلاف کرنے چنانچہ کوئی صحیح تعلیم پر ایمان لایا اور

مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا

کوئی اس کا منکر ہوگیا اور اگر خدا کو منظور ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ ع

لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت داؤد علیہ السلام اور جالوت کی لڑائی کا بیان ہے کہ کس طرح خدائیتعالےٰ کے حکم سے ایمان والوں نے کافروں پر فتح پائی. پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی اور قرآن کے منجانب اللہ ہونے کی تصدیق کی گئی ہے۔ اس کے

وقف لازم ۔ الحزب ۳/۴ ۔ ع ۵ ۔ ۳۴

بعد لوگوں کے اختلاف کا ذکر ہے۔ کہ وہ اختلاف انہوں نے نبیوں کی وفات کے بعد کیا۔ اور خدا کو ایسا ہی منظور تھا۔ ورنہ وہ چاہتا تو سب کے سب ایمان لے آتے +

بَیْعٌ۔ تجارت۔ خُلَّۃٌ۔ دوستی۔ شَفَاعَۃٌ۔ سفارش۔
قَیُّوْمُ ہمیشہ قایم رہنے والا سِنَۃٌ۔ اونگھ۔ نَوْمٌ۔ نیند۔
خَلْفَ۔ پیچھے۔ کُرْسِیٌّ۔ کرسی۔ بیٹھنے کی جگہ۔ یَؤُوْدُ۔ تھکاتی ہے۔
عَلِیٌّ۔ برتر۔ بلند اِکْرَاہَ۔ زبردستی۔ جبر رُشْدُ۔ راہ راست۔
غَیِّ۔ گمراہی۔ طَاغُوْتِ۔ سرکش۔ شیطان۔ اِسْتَمْسَكَ۔ پکڑ لیا۔
عُرْوَۃِ حلقہ۔ رسی۔ وُثْقٰی۔ مضبوط۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ

اے مسلمانو! ہمارا دیا ہماری راہ میں خرچ کرو قبل اس کے کہ وہ

اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَ

دن آجائے کہ نہ اُس میں خرید و فروخت ہو سکے گی نہ کسی کی دوستی آڑے آئیگی اور نہ کسی کی شفاعت سے کام چلیگا

الْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

اور جو اس دن سے منکر ہیں وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۥ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی

وہ خود زندہ ہے اور ہر چیز کا سنبھالنے والا ہے نہ اُسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آسمانوں اور زمین میں

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ

جو کچھ ہے اُسی کا ہے پھر بھلا کون ہے جو اس کے حکم کے بغیر

عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا

اس کے سامنے کسی کی سفارش کی جرأت کر سکے! وہ لوگوں کے اگلے اور پچھلے سب واقعات سے

خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

باخبر ہے۔ وہ اُس کے علم میں سے اتنی ہی چیز جان سکتے ہیں جتنی وہ چاہتا ہے۔

وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ

اُس کی بادشاہت زمین و آسمان غرض سب چیزوں پر ہے اور وہ اُن کی حفاظت سے

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿۲۵۵﴾ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ

تھکتا نہیں ہے۔ اور وہ بہت بلند مرتبت وعالی قدر ہے۔ اے محمد! ان سے کہدیجئے کہ دین کے بارے میں جبر

قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ

نہیں ہے۔ خدائیتعالےٰ نے راہ ہدایت اور گمراہی دونوں کو واضح کردیا۔ توجو کوئی بھی جھوٹے خداؤں سے ہٹ کر

وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا

سچے خدا پر ایمان لائے تو گویا اُس نے ایسی مضبوط رسی پکڑلی جو ٹوٹنے والی

انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۲۵۶﴾ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ

نہیں۔ اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔ اللہ ایمان والوں کا مددگار

آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

ہے۔ انہیں کفر کی ظلمتوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لے آتا ہے اور کافروں کے حمایتی وہ

أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ

معبودان باطل ہیں جو انہیں اگر وہ تھوڑی بہت روشنی میں تھے بھی تو اندھیرے کی طرف نکال لے جاتے

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۲۵۷﴾

ہیں۔ تو ایسے گمراہ دوزخی ہوں گے جو اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۳۴ ع ۲

تفسیر

اس رکوع میں آیت الکرسی ہے۔ جو اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سے شروع ہوکر وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ پر ختم ہوتی ہے۔ اس آیت میں خدائیتعالیٰ کی صفات کا بیان نہایت اعلیٰ پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ دین کے قبول کرنے یا نہ کرنے میں کسی پر جبر نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے۔ کہ خدائیتعالیٰ ایمانداروں کا ساتھ دیتا ہے اور روشنی کی طرف لاتا ہے کہ بے کھٹکے جہاں چاہیں چلیں پھریں۔ لیکن اس کے علاوہ جتنے معبود ہیں سب انھیں اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ خود سزا کے مستحق ہوتے ہیں۔ اپنے پیرووں کو کیا بچائیں گے۔

حَآجَّ ۔ جھگڑا کیا۔	شَمْسِ ۔ آفتاب۔ سورج۔	بُهِتَ ۔ بہوت ہوگیا۔ بھوچکا ہوگیا
مَرَّ ۔ گذرا۔	قَرْيَةٍ ۔ گاؤں۔	خَاوِيَةٌ ۔ گرا ہوا۔
عُرُوْشِ ۔ چھتیں	اَمَاتَ ۔ مار ڈالا۔	مِائَةَ ۔ سو۔ صد۔
عَامٍ ۔ سال۔	لَبِثْتَ ۔ تو ٹھیرا۔	يَتَسَنَّهْ ۔ سڑ گیا۔
حِمَارِ ۔ گدھا۔	عِظَامِ ۔ ہڈیاں۔	نُنْشِزُ ۔ ہم جوڑتے ہیں۔
نَكْسُوْا ۔ ہم پہناتے ہیں۔	لَحْمًا ۔ گوشت۔	اَرِنِیْ ۔ مجھے دکھا!
لِيَطْمَئِنَّ ۔ تاکہ اطمینان ہوجائے	طَيْرِ ۔ پرند۔	صُرْ ۔ ہلالو۔ سدھالو۔ قیمہ کرلو۔
جَبَلٍ ۔ پہاڑ۔	جُزْءًا ۔ ٹکڑا۔	سَعْيًا ۔ بھاگتے ہوئے دوڑتے ہوئے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ

اے محمدؐ! کیا آپ نے اُس شخص کا قصہ نہیں سُنا جس نے ابراہیم سے اُن کے پروردگار کے بارے میں

الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ

اس وجہ سے جھگڑا کیا کہ اُسے خدا نے حکومت دی تھی جب ابراہیم نے اُس سے کہا کہ میرا رب زندہ کرتا اور مارتا ہے تو

اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ

وہ بولا۔ میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیم بولے اچھا! میرا رب وہ ہے کہ مشرق سے سورج تو

مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِيْ كَفَرَ ۭ

نکالتا ہے اگر تو طاقت رکھتا ہے تو ذرا مغرب سے سورج نکال لا۔ بس کافر یہ سُن کر ہکا بکا رہ گیا

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٥٨﴾ اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰي

کیونکہ اللہ ایسے ظالموں کو کبھی ٹھیک بات کی ہدایت نہیں کرتا۔ یا آپ نے اُس شخص کا قصہ سُنا جو ایک بستی

قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰي عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ

پر گذرا اور وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی تھی تو وہ حیران ہوکر بولا بھلا خدا ایسی ویران بستی کو دوبارہ

اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ

کیسے آباد کر سکتا ہے؟ تو اللہ تعالےٰ نے اسے سو سال کے لیئے مردہ کر چھوڑا۔ پھر زندہ کیا

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالَ

پھر پوچھا یہاں کتنا عرصہ رہے؟ بولا ایک دن یا اُس سے بھی کم جواب ملا۔

بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ

نہیں بلکہ تم ایک سو برس تک یہاں پڑے رہے۔ ذرا اپنے کھانے پینے کی چیزیں دیکھو کہ

لَمْ يَتَسَنَّهْ ج وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ

ابھی تک نہیں بگڑیں۔ اور پھر اپنے گدھے کو بھی دیکھو! یہ ہم نے اس واسطے کیا کہ تمہیں لوگوں کے لیئے اپنی قدرت

وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَلَمَّا

کی جیتی جاگتی نشانی اور ثبوت بنا دیں۔ لو اب دیکھو کہ ہم ہڈیوں کو کیسے جوڑتے ہیں اور پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں جب

تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾

اُس نے یہ سونا دیکھا تو بولا! اب تو میں خوب سمجھ گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح کی بات پر قدرت کاملہ رکھتا ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَيْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ط قَالَ

اور کیا آپ نے وہ واقعہ سنا کہ جب ابراہیمؑ نے کہا اے پروردگار مجھے دکھا کہ تو کیسے مُردوں کو جلائے گا۔ پوچھا

اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قَالَ

کیا تمہیں یقین نہیں ہے؟ بولے یقین تو ہے! لیکن ذرا اطمینان قلب ہو جائے تو خوب ہے۔ خدا تعالیٰ

فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ

نے کہا اچھا! چار پرندے لو! اور انہیں اپنے ساتھ ہلا لو۔ پھر انہیں قیمہ کر کے ایک ایک

عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا

پہاڑ پر رکھدو پھر انہیں بلاؤ۔ دیکھو کہ کیسے سیتے ہوئے تمہارے پاس چلے آئیں گے

وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶۰﴾

اور جان لو کہ خدا زبردست حکمت والا ہے۔

ع ۳۵

تفسیر

اس رکوع میں پہلے حضرت عزیر علیہ السلام کا ذکر ہے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ایک شخص کے مناظرے کا ذکر ہے۔ کہ کس طرح ابراہیم علیہ السلام نے اسے لاجواب کر دیا۔ مگر اس پر بھی وہ ایمان نہ لایا۔ اِن دونوں قصّوں میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ مُردوں کو زندہ کرنے کی پُوری پُوری قدرت رکھتا ہے۔ ہمیں بھی اس پر پورا یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم مرنے کے بعد پھر دوبارہ حساب کتاب کے لیئے زندہ کیئے جائیں گے۔ اور حشر و نشر خدا کے لیئے بڑی چیز نہیں +

حَبَّةٍ ۔ دانہ ۔ اناج ۔ اَنْۢبَتَتْ ۔ اُگایا ۔ سَنَابِلَ ۔ خوشے (جمع)

سُنْۢبُلَةٍ ۔ خوشہ (واحد) وَاسِعٌ ۔ کشادہ کرنے والا ۔ یُتْبِعُوْنَ ۔ پیچھے لاتے ۔

مَنًّا ۔ احسان ۔ مَغْفِرَةٌ ۔ بخشش ۔ صَدَقَةٍ ۔ خیرات

غَنِیٌّ ۔ بے پرواہ ۔ حَلِیْمٌ ۔ حلم والا ۔ تُبْطِلُوْا ۔ باطل کرو ۔ بےکار کرو ۔

رِئَآءَ ۔ ریاکاری ۔ دکھاوا ۔ صَفْوَانٍ ۔ چکنا پتھر ۔ تُرَابٌ ۔ مٹی ۔

اَصَابَ ۔ پہونچا ۔ وَابِلٌ ۔ بارش زور کی ۔ صَلْدًا ۔ صاف ۔ صفا چٹ ۔

یَقْدِرُوْنَ ۔ قدرت رکھتے ہیں ۔ مَرْضَاتِ ۔ رضامندی ۔ تَثْبِیْتًا ۔ ثابت کرنے کے لیے ۔

رَبْوَةٍ ۔ اونچا ٹیلہ ۔ اُكُلَهَا ۔ لقمہ ۔ کھانے کی چیز ۔ طَلٌّ ۔ پھوار ۔

یَوَدُّ ۔ چاہتا ہے ۔ اَحَدٌ ۔ کوئی ۔ نَخِیْلٍ ۔ کھجوریں ۔

اَعْنَابٍ ۔ انگور ۔ كِبَرُ ۔ بڑھاپا ۔ ضُعَفَآءُ ۔ ضعیف ۔ کمزور ۔

اِعْصَارٌ ۔ آندھی ۔ بگولہ ۔ اِحْتَرَقَتْ ۔ جلا دیا ۔

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ

جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک

حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ

دانہ بوئے جس سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سَو دانے لگیں ۔

وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِیْنَ

اور خدا تعالٰے اسی طرح جس کی نیکی چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے وہ بہت کشادہ دل اور علیم ہے ۔ جو لوگ

یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ

اپنے اموال راہ حق میں خرچ کرتے ہیں اور دینے کے بعد احسان جتانا

اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ

یا تکلیف دینا ان کا شیوہ نہیں ۔ اُن لوگوں کے لئے خدا نے کافی اجر لکھ دیا ہے نہ

لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ

انہیں کوئی خوف ہوگا نہ غم ۔ ایک اچھا جواب اور

مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ

درگذر ایسے صدقہ سے بہتر ہے جس کے دیئے پیچھے اُس کو ستایا جائے حالانکہ خدا بہت بے پرواہ اور

حَلِيْمٌ ﴿٢٦٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ

تحمل والا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی خیرات کو احسان جتا کر اور دوسرے (کو) ستا کر

بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ

بے کار مت کرلو ایسے شخص کی طرح جو خدا اور یوم آخر پر تو یقین نہیں رکھتا مگر

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ

دکھاوے کے لیئے خرچ کرتا ہے اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک پتھر کی چٹان پر

عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ط لَا يَقْدِرُوْنَ

کچھ مٹی ہو پھر اس پر زور کا مینہ جو آئے تو مٹی بہا کر پتھر کو صفا چٹ کر دے۔ اسی طرح قیامت کے

عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٦٤﴾

دن ان لوگوں کو اپنی کمائی میں سے کچھ بھی ہاتھ نہ لگے گا۔ اور اللہ تعالےٰ ایسے منکرین کو کب ہدایت دیتا ہے

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ

اس کے برعکس ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال کو خدا کی رضا جوئی اور ایمان پر اپنی

اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا

ثابت قدمی کے لیئے خرچ کرتے ہیں۔ ایسے باغ کی سی ہے جو ایک بلند ٹیلے پر ہو پس جب زور کا مینہ

وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ج فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ

وہاں برسے تو دو گنا پھل پیدا ہو اور اگر زور کا مینہ نہ بھی برسے تو پھوار ہی اُس کے

فَطَلٌّ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢٦٥﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ

لیئے کافی ہو اور خدا تمہارے اعمال دیکھتا رہتا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ بات پسند کرے گا۔

اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ

کہ اُس کا ایک باغ ہو جس میں کھجوریں اور انگور ہوں اور اُس کے نیچے نہریں

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ

بہ رہی ہوں۔ اور اُس کے لیئے ہر طرح کے میوے موجود ہوں۔ اور وہ بوڑھا ہو جائے۔

وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ صلے فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ

اور اُس کی کمزور و ناتوان اولاد بھی ہو۔ تو یک دم اس ایسے عظیم الشان باغ کو ایک بگولہ جس میں آگ ہو

فَاحْتَرَقَتْ ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ

جلا کر راکھ کر ڈالے نہیں تم نہیں چاہو گے۔ خدا تعالےٰ اسی طرح تمہارے لیئے اپنی آیات خوب وضاحت سے بیان کر دیتا ہے تاکہ

تَتَفَكَّرُوْنَ ع (۲۶۶)

تم تفکر و تعقل سے کام لو!

ع ۳۶ / ۴

تفسیر

اس رکوع میں صدقات کا بیان ہے۔ اور یہ کہ دکھلاوے کی غرض سے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا۔ کسی پر احسان دھرنے کے لیئے اسے دینا۔ یا دینے کے بعد ستانا۔ یہ سب معیوب چیزیں ہیں۔ ان باتوں سے صدقہ و خیرات کا پھل نہیں ملیگا۔ اس لیئے صدقہ و خیرات ہمیشہ خدا تعالےٰ کی رضا جوئی کے لیئے ہونا چاہیئے۔ نہ کہ دکھلاوے کے لیئے +

طَيِّبٰتِ۔ پاک و عمدہ اشیاء۔ تَيَمَّمُوْا۔ قصد کرو تم۔ خَبِيْثَ۔ ناکارہ۔ لاعنی۔ بُری

تُغْمِضُوْا۔ تم چشم پوشی کروگے۔ حَمِيْدٌ۔ قابلِ تعریف۔ يَعِدُ۔ وعدہ دلاتا ہے۔

فَقْرَ۔ افلاس۔ غربت۔ فَحْشَآءِ۔ بُری بات۔ بُرے کلمات نَفَقَةٍ۔ خرچ کرنا۔ صرف وغیرہ۔

نَذْرٍ۔ نذر۔ منت۔ نِعِمَّا۔ بہتر۔ خوب ترین۔ تُؤْتُوْا۔ تم ان کو دو۔

يُكَفِّرُ۔ مٹا ڈالے گا۔ يُوَفَّ۔ پورا کر دیتا ہے۔ اُحْصِرُوْا۔ قید کر دیئے گئے۔ روکے گئے۔

يَسْتَطِيْعُوْنَ۔ استطاعت رکھتے ہیں ضَرْبًا۔ چلنا پھرنا۔ يَحْسَبُ۔ گمان کرتا ہے۔

تَعَفُّفَ۔ پاکدامنی سوال سے بچے رہنا تَعْرِفُ۔ تو پہچانے گا۔ سِيْمَا۔ چہرہ۔ پیشانی۔

اِلْحَافًا۔ پیچھے پڑ کر۔ چمٹ کر۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَ

اے ایمان والو! ان عمدہ چیزوں کو ہماری راہ میں دو جو تم کماتے ہو اور

مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ

وہ چیزیں جو ہم نے تمہارے لیئے زمین سے نکالیں۔ اور بُری چیزیں دینے کا قصد نہ کرو حالانکہ

تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا

اگر کوئی اور تمہیں وہی چیزیں دے تو تم ناک بھوں چڑھاتے ہوئے لو۔ اور جان رکھو

اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ

کہ اللہ بہت بے پروا اور حمد وثنا کا سزاوار ہے۔ شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور بُرائیوں کی

بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ

ترغیب دیتا ہے اور اللہ تعالٰے تم سے اپنی مہربانی اور بخشش کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ

بہت وسعت رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ جسے چاہتا ہے حکمت دیتا ہے۔ اور جسے حکمت کی باتیں

الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا

عطا ہوئیں تو اُسے گویا بہت بڑی نعمت مل گئی۔ اور عقلمند ہی نصیحت

الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ

پکڑتے ہیں۔ تم جو کچھ بھی راہ خدا میں خرچ کرتے ہو اور جو بھی نذر مانتے ہو

نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

اللہ کو سب معلوم ہے۔ اور جو بے انصاف بخیلی کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیئے مددگار نہیں ہوسکتا

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَ

اگر تم سب کے سامنے خیرات دو تو بھی اچھا ہے اور اگر لوگوں کی نظریں بچا کر فقیروں

تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ

کے حوالے کردو تو بھی تمہارے لیئے اچھا ہے خدا تعالٰے تمہاری بُرائیاں خیرات کی وجہ سے

سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾ لَيْسَ عَلَيْكَ

دُور کردے گا۔ اور وہ تمہارے ہر کام سے باخبر ہے۔ اے محمدؐ! آپ کا ذمہ یہ

هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

نہیں کہ انہیں راہ ہدایت پر گھسیٹ لاؤ بلکہ یہ تو اللہ ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور اے لوگو تم جو بھی

مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ

خرچ کروگے تو تمہارے لیئے اچھا ہی ہے۔ کیونکہ تم جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ ہی کے لیئے خرچ

اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا

کرتے ہونا۔ تو جو بھی مال میں سے خرچ کروگے قیامت کے دن پورے کا پورا مل جائے گا اور تمہارا

تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا

حق نہیں مارا جائے گا۔ خیرات اُن کے لیے ہے جو خدا کی راہ میں گھر کر رہ گئے ہوں۔ اور زمین پر

يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ

سفر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے کہ تجارت سے کما کھائیں نہ جاننے والا اُن کے نہ مانگنے کے سبب انہیں

مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا

مالدار سمجھ رہا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو ان کے چہرے سے پہچان سکتا ہے۔ وہ لوگوں سے پیچھے پڑ کر نہیں مانگتے

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾

اور اے لوگو! تم جو بھی مال میں سے خرچ کرو گے خدا کو اس کا علم رہیگا۔ اس کا بدلہ دیگا۔

ع ۳۷ ۵

تفسیر

اس رکوع میں بھی صدقات کا بیان ہے۔ اور تخصیص کی گئی ہے۔ کہ صدقہ وخیرات کے مستحق محتاج ہیں۔ یا وہ لوگ جو راہِ حق میں کسب معاش نہیں کرسکتے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ تمہاری ان خیراتوں کو جانتا ہے۔ اگر نیک نیتی سے دوگے۔ تو پورا پورا اجر پاؤگے۔ اِس لئے ہمیں چاہیئے کہ دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ خدا کو خوش کرنے۔ اور دوسروں کو ترغیب دینے کی نیت سے خیرات کیا کریں۔ اور دے کر کسی پر احسان نہ جتایا کریں ؎

سِرًّا۔ پوشیدہ۔ عَلَانِيَةً۔ علانیہ۔ ظاہر۔ رِبٰوا۔ سُود۔ بیاج۔

يَتَخَبَّطُ۔ مخبوط الحواس کردے۔ بے عقل کردے مَسّ۔ چھوکر۔ لپٹ کر۔ اَحَلَّ۔ حلال کیا۔

مَوْعِظَةٌ۔ موعظت نصیحت۔ فَانْتَهٰى۔ پھر باز رہا۔ سَلَفَ۔ گذرا ہوا۔

عَادَ۔ پھر لوٹ آئے۔ عود کر آئے۔ يَمْحَقُ۔ مٹاتا ہے۔ يُرْبِي۔ بڑھاتا ہے۔

كَفَّارٍ۔ ناشکرا۔ ذَرُوْا۔ چھوڑ دو۔ بَقِيَ۔ باقی رہ گیا۔ بچ رہا۔

فَاْذَنُوْا۔ تیار ہو جاؤ۔ خبردار ہو جاؤ حَرْبٍ۔ محاربہ۔ لڑائی۔ اِنْ تُبْتُمْ۔ اگر تم توبہ کرو۔

رُءُوْسُ۔ جمع راس کی۔ اصل پونجی ذُوْ عُسْرَةٍ۔ تنگدست۔ نَظِرَةٌ۔ مہلت۔

مَيْسَرَةٍ۔ فراغت۔ آسودگی۔

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً

جو لوگ اپنے مال کو راہِ خدا میں دن رات پوشیدہ اور ظاہر دونوں حالتوں میں خرچ کرتے ہیں۔

فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٤﴾

ان کا اجر اُن کے پروردگار کے پاس موجود ہے اور اُن کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قبروں سے نکل کر ایسے کھڑے ہوں گے جیسے شیطان نے

يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا

کسی کو چھو کر مخبوط کر دیا ہو۔ یہ اس لیئے ہوگا کہ وہ کہا کرتے تھے کہ

الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا

خرید و فروخت بھی تو سود کے مثل ہے۔ پھر یہ کیا کہ خدا نے خرید و فروخت کو تو جائز ٹھیرا دیا اور سود کو حرام کر دیا

فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ

تو اے لوگو جس کے پاس اس کے رب کے پاس سے نصیحت کی بات پہونچی اور وہ باز آگیا تو جو پہلے ہو چکا وہ

وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ

اُس کا ہوا۔ اور اس کا معاملہ خدا کے حوالے۔ اور جو نصیحت سُنے پیچھے سود لیتا رہا تو ایسے کرنے والے دوزخی ہیں۔ وہ

فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧٥﴾ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ

اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ خدا سود کو گھٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے۔

وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ﴿٢٧٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

اور اللہ ناشکروں اور گنہگاروں کو دوست نہیں رکھتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ

اُنہوں نے نیک عمل کیئے۔ اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی تو اُن کے لیئے

أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٧﴾

خدا کے ہاں بڑا اجر ہے۔ انہیں نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ غم۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا

اے ایمان والو! خدا تعالے سے ڈرو اور جو سود رہ گیا ہو اُسے چھوڑ دو۔

إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٧٨﴾ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ

اگر تم واقعی ایمان رکھتے ہو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو خدا اور اُس کے رسول سے

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ
مقابلہ کے لیئے تیار رہو۔ اگر تم باز آجاؤ اور توبہ کرلو تو تمہارے لیئے تمہاری پونجی ہے اسے لے سکتے ہو

لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ
اس طرح نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم ہو۔ اور اگر تمہارا مقروض تنگدست ہے تو اسے فارغ البالی

اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۗ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾
تک مہلت دو۔ اور اگر تم معاف ہی کردو تو یہ تمہارے لیئے بہت بہتر ہے مگر سمجھو بھی۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ
اور اُس دن سے ڈرو جس دن خدا کی طرف پھروگے اُس دن ہر شخص کو اُس کے

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾
کیئے کا بدلہ ملے گا۔ اور وہ ظلم نہیں کیا جائے گا۔

ع ۳۸ / ۸

تفسیر

اِس رکوع کے شروع میں صدقات کا بیان ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ظاہر اور پوشیدہ ہرقت خیرت کرنے والے دین و دنیا میں فلاح پائیں گے۔ پھر سُود کی ممانعت کی گئی ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ حاجتمندوں سے زائد مال لیا جاتا ہے۔ حالانکہ اُن سے فایدہ حاصل کرنے کی بجائے فائدہ پہنچانا چاہیئے تھا۔ اس لئے سُود کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اور سخت وعید کا اظہار کیا گیا ہے۔

آخر میں اُس دن سے ڈرایا گیا ہے۔ جس دن ہر ایک شخص کو خدا کے روبرو حاضر ہو کر حساب کتاب دینا ہوگا۔ اور نافرمان سزا کے مستحق ہوں گے +

تَدَايَنْتُمْ ۔ آپس میں معاملہ کرو۔ دَيْنٍ ۔ قرض۔ اَجَلٍ مُّسَمًّى ۔ میعاد مقرر۔
فَاكْتُبُوْهُ ۔ پس اس کو لکھ لو كَاتِبٌ ۔ لکھنے والا۔ يَاْبَ ۔ انکار کرے۔
يُمْلِلِ ۔ لکھوا دے۔ يَتَّقِ ۔ ڈرے۔ وَلِيُّ ۔ مالک۔
اِسْتَشْهِدُوْا ۔ شاہد بنالو۔ گواہ کرلو۔ تَرْضَوْنَ ۔ تم اس پر راضی ہو۔ تَضِلَّ ۔ بھول جائے۔
تُذَكِّرَ ۔ یاد دلادے۔ اُخْرٰى ۔ دوسری۔ دُعُوْا ۔ بلائے جائیں۔
تَسْئَمُوْآ ۔ کاہلی کرو تم۔ اَقْسَطُ ۔ زیادہ انصاف والا۔ اَقْوَمُ ۔ زیادہ مضبوطی والا۔

تَرْتَابُوْا ۔ شک میں پڑو تم۔ حَاضِرَةً ۔ ہاتھوں ہاتھ تجارت تُدِيْرُوْنَ ۔ باہم معاملہ کرتے ہو
تَبَايَعْتُمْ ۔ خرید و فروخت کرو تم يُضَآرَّ ۔ ایذا پہنچایا جائے۔ تَجِدُوْا ۔ پاؤ تم۔
رِهَانٌ ۔ گروی۔ مَقْبُوْضَةٌ ۔ قبضہ میں دی ہوئی۔ اَمِنَ ۔ اعتبار کرے۔ امین بنائے
يُؤَدِّ ۔ ادا کرے۔ دے دے۔ اؤْتُمِنَ ۔ امین بنایا گیا۔ اَمَانَتَ ۔ حق۔امانت۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ

اے ایمان والو! جب تم ایک خاص میعاد تک کے لیئے قرض کا لین دین کرو

مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ط وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ص

تو اسے لکھ لیا کرو۔ اور چاہیئے کہ لکھنے والا تمہارے درمیان ٹھیک ٹھیری ہوئی بات لکھے۔

وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ج

اور کاتب کو لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ جیسے خدا نے اُسے سکھا دیا ہے۔ لکھ ڈالے

وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا

اور لکھائے وہ جو قرض لینے والا ہو لیکن چاہئے کہ خدا سے ڈرے اور لکھانے میں کم نہ لکھاوے

يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ط فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ

کچھ بھی اور اگر قرض لینے والا نادان

سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ

کمزور ہو یا عبارت خود نہ لکھ سکتا ہو تو اُس کا ولی انصاف کے ساتھ

وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ط وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ج

ٹھیک بات لکھاوے۔ اور ایسے موقع پر اپنی پسند کے دو مرد گواہ بنا لو

فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ

اور اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جن پر فریقین

مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا

راضی ہوں۔ تاکہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اُسے یاد

الْاُخْرٰى ط وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ط وَلَا تَسْئَمُوْآ

کرادے۔ اور گواہوں کو جب بلایا جائے تو آنے سے انکار نہ کریں۔ اور دیکھو بیر چھوٹے

اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ

اور بڑے دَین کے معاملے کو لکھنے میں کاہلی سے کام نہ لو۔ یہ عدل کے زیادہ قریب ہے

عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ

اور شہادت میں بھی زور پیدا کر دیتا ہے اور اس بات کے لئے بھی مفید ہے کہ تم

تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

شک میں نہ پڑ جاؤ۔ ہاں جو ہاتھوں ہاتھ سودا ہو تو اُس کے نہ لکھنے کا کوئی حرج

جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا

نہیں ہے۔ مگر پھر بھی خرید و فروخت باہم ہو تو گواہ بنا لیا کرو اور کاتب

يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ

اور گواہ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری طرف سے یہ زیادتی ہے

بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

اس لئے اللہ سے ڈرو وہ تمہیں اپنے احکام بتاتا ہے انہیں مانو۔ اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ

اور جب تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو اپنے پاس کوئی چیز گرو رکھ کر اس پر

مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى

قرض دینے والے کا قبضہ کرا دو۔ اور اگر تم میں سے کوئی دوسرے کو امین بنائے تو اُسے چاہیئے کہ مانگنے پر

اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ

اس کی امانت واپس کر دے اور خدا سے ڈرے۔ اور دیکھو! ایسے معاملات میں گواہی کو مت چھپاؤ

وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ۳۹ ع ۷

اور جو ایسا کرے گا یقیناً اس کا دل گناہ سے زنگ آلود ہو چکا۔ اور خدا تمہارے اعمال کا علم رکھتا ہے۔

تفسیر

اِس رکوع میں لین دین کے معاملات جو ایک خاص مدّت تک کے لیئے کئے جائیں انہیں لکھ دینے کا حکم ہے۔ ہاں جو سودا دست بدست لیا جا رہا ہو۔ اُسے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر باہم خرید و فروخت ہے تو پھر بھی گواہ بنا لینا چاہیئے۔

یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ ایسے معاملات میں دو مردوں کی شہادت لی جائے۔ اور نہیں تو ایک مرد اور دو عورتوں کی۔

سفر میں کوئی چیز کسی کے پاس گروی رکھ کر اُس سے قرض لیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ سفر میں اگر کوئی کاتب ہی نہ ملیگا۔ تو کوئی اور چارہ کار نہ ہوگا۔

یہ تمام احکام ہماری روزمرہ کی زندگی میں کام آنے کے ہیں۔ انہیں خوب اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ اس آیت کو آیتِ دَین بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں لین دین کی مفصّل کیفیت اور پورے احکام مذکور ہیں۔ اور یہ قرآنِ کریم کی سب سے بڑی آیت سمجھی جاتی ہے +

يُعَذِّبُ۔ عذاب دیگا۔ اَطَعْنَا۔ ہم نے اطاعت کی۔ يُكَلِّفُ۔ تکلیف دیتا ہے۔
نَسِينَآ۔ ہم بھول گئے۔ اَخْطَأْنَا۔ ہم نے خطا کی۔ تَحْمِلْ۔ رکھ۔ بوجھ ڈال۔
اِصْرًا۔ بوجھ۔ وزن۔ وَاعْفُ۔ اور درگذر کر۔ اِرْحَمْنَا۔ ہم پر رحم کر۔
مَوْلٰىنَا۔ ہمارا آقا۔ ہمارا مولا۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ
آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے قبضہ میں ہے اور اے لوگو تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے
اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
اُسے ظاہر کرو یا چھپائے رکھو۔ اللہ جانتا ہے۔ اس لیئے حساب لے گا۔ پھر جسے چاہے گا بخش دے گا
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ
اور جسے مناسب سمجھیگا عذاب دے گا۔ اور کوئی بات اُس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ اے محمدؐ کہدیجئے
الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ
کہ رسُول پر جو کچھ اس کے رب نے اُتارا وہ اسپر پورا پورا ایمان لایا۔ اور مومن لوگ بھی اور سبھی
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ
اللہ پر۔ اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ اے لوگو!
اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا
ہم کسی رسُول کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور کہتے ہیں لے ہمارے رب ہم نے تیرے احکام سنے اور ان کو مان لیا ہم تیری بخشش

وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿٢٨٥﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا

کے طالب ہیں اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔ اور اے اللہ تو کسی کو اتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنی اس میں برداشت کی قوت ہو

مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ

اور ہر ایک کے کئے کا نفع و نقصان اُسی کے لیئے ہے۔ اس لیئے اے پروردگار ہماری بھول چوک پر

نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا

مؤاخذہ نہ کرنا اور ہمارے اوپر ایسا بوجھ نہ ڈال دینا جو ہم سے

حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا

پہلوں پر ڈالا تھا۔ کہ اُسے اُٹھا نہ سکے۔ اور ہم پر ایسا بار نہ ڈال کہ ہماری

لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا ۚ وَاغْفِرْ لَنَا ۚ وَارْحَمْنَا ۚ

طاقت سے باہر ہو۔ ہم سے درگذر کر اور ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے حال پر رحم فرما

أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ﴿٢٨٦﴾

توہی ہمارا سچا آقا ہے۔ اور ہمیں کافروں کے مقابلے میں مدد دے (آمین)

تفسیر

اُسں سُورت میں مومن بندوں کا ذکر ہے۔ کہ وہ اللہ پر اُس کے فرشتوں پر۔ اس کی کتابوں پر۔ اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ان میں تفریق نہیں کرتے۔

پھر یہ ذکر ہے کہ خدا کسی پر اتنا ہی بار ڈالتا ہے۔ جتنا وہ اُٹھا سکتا ہے۔ اسی لیئے شریعت میں دیوانوں بچوں وغیرہ پر کوئی بات فرض نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اس کے لائق ہی نہیں۔ وہ ان کی سوجھ بوجھ ہی نہیں رکھتے۔ پھر عمل کیونکر کر سکتے ہیں۔ اسی طرح۔ حج۔ زکوٰۃ۔ اور روزے کے احکام ہیں۔ حج وہ کرے جسے طاقت ہو۔ روپیہ موجود ہو۔ زکوٰۃ وہ دے۔ جس کے پاس خرچ کرنے اور قرض ادا کرنے کے علاوہ فالتو روپیہ موجود ہو۔ روزے وہ رکھے۔ جو استطاعت رکھتا ہو۔ اگر ایسا نہیں۔ تو جب تک استطاعت نہ ہو قضا کر سکتا ہے۔ مثلاً سفر میں ہو یا بیمار ہو تو سفر سے آنے کے بعد یا بیماری سے صحت ہو جانے کے بعد ادا کر سکتا ہے۔

ہمارا خدا کتنا رحیم و غفور ہے۔ کہ ہر حال میں ہمارے لیئے اُس نے آسان آسان قاعدے اور طریقے مقرر

ركوع ٨

کر دیئے ہیں۔ جن پر چلنا بہت آسان اور اُن کا اجر بہت بڑا ہے۔ گویا یہ سب ہمارے ہی فایدے کے لئے ہیں۔

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَانَ مدنی ۲۰۰ آیتیں۔

بَیْنَ یَدَیْہِ۔ اس سے پہلے۔ اِنْتِقَامٍ۔ بدلہ۔ انتقام۔ یُصَوِّرُ۔ تصویر بناتا ہے۔

کَیْفَ یَشَآءُ۔ جیسا چاہتا ہے مُحْکَمٰتٌ محکم حکموں والی مضبوط اُخَرُ۔ دوسری۔

مُتَشٰبِهٰتٌ۔ مشابہ۔ ملی جلی۔ زَیْغٌ۔ کجی۔ ٹیڑھا پن تَاْوِیْلِ حقیقت مطلب۔

رَاسِخُوْنَ۔ علم میں پکے خوب راسخ۔ تُزِغْ۔ ٹیڑھا کر۔ جَامِعُ۔ اکٹھا کرنے والا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴿۲﴾ نَزَّلَ عَلَیْكَ

الٓمّٓ۔ اے محمد! لوگوں سے کہدیجئے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ اور قایم رہنے والا ہے اس نے آپ پر

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ

قرآن کریم سچائی کے ساتھ اتارا جو تصدیق کرنیوالا ہے پہلی کتابوں کی اور اس سے قبل لوگوں کی ہدایت کے لیے توراۃ

وَالْاِنْجِیْلَ ﴿۳﴾ مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ

وانجیل اُتاری تھی اور نیز حق و باطل میں تمیز کرنے والی شریعت۔

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ وَاللّٰهُ

تو جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی آیات واحکامات کے منکر ہو گئے ہیں۔ ان کے لیے سخت عذاب ہے اور خدا

عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ

زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ خدا تعالے سے زمین اور آسمان کی کوئی بھی چیز چھپی ہوئی

وَلَا فِی السَّمَآءِ ﴿۵﴾ هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ

نہیں ہے۔ وہ ایسی ذات ہے کہ ماں کے پیٹ میں جیسی چاہتا ہے تم کو شکل عطا

یَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶﴾ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ

کرتا ہے۔ دیکھو! اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زبردست صاحب حکمت ہے۔ اسی نے آپ پر

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ

قرآن اتارا جس کی بعض آیات محکمات ہیں اور یہی اس قرآن کی اصل بنیاد ہیں۔ اور بعض آیات

مُتَشٰبِهٰتٌ ط فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا

متشابہات ہیں کہ وہ اپنے کئی مطالب ومعانی کی متحمل ہیں۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ محکمات کو چھوڑ

تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ج وَمَا يَعْلَمُ

متشابہات کی تاویل فتنہ وفساد کی غرض سے کرنے لگتے ہیں۔ اور ان کی تاویل سوائے

تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ م وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ

اللہ اور راسخون فی العلم کے کوئی نہیں جانتا وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے

كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ج وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑦

محکم و متشابہ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور ان سے عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ

یہ لوگ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو اپنی ہدایت دینے کے بعد حق سے نہ ہٹا اور ہمارے لئے اپنی

رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ⑧ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ

رحمت کے دروازے کھول دے کیونکہ تو بے انتہا عطا کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! تو ایک دن سب لوگوں کو جمع

لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ⑨

کرنے والا ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالٰے وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

تفسیر

اس سورۃ میں قرآن مجید کی صداقت کا بیان ہے اور اس کے نہ ماننے والوں کے لئے عذاب کی دھمکی دی گئی ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالٰے سے کوئی چیز چھپی نہیں ہے یہاں تک کہ ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہے۔ اُسے بھی اپنی قدرت سے وہ جیسی چاہتا ہے شکل عطا کرتا ہے۔ اور اس کے حال سے بھی پوری طرح واقف ہے۔

پھر محکم و متشابہ آیت کا بیان ہے۔ محکم وہ آیت ہیں جن کا مطلب بالکل صاف ہو اس میں کسی طرح کے اور معنوں کا احتمال نہ ہو۔ اور متشابہ ان آیات کو کہتے ہیں جن میں حکم وغیرہ نہیں ہیں۔ یا وہ زیادہ معنی رکھتی ہیں،

تو جو لوگ فتنہ و فساد برپا کرنا چاہتے ہیں وہ اس کے پیچھے پڑتے اور اپنی مرضی کے مطابق معنے کرتے ہیں۔ محکم کی مثال یہ ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔ (نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو) ۔ اور متشابہ کی مثال یوں ہو سکتی ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی۔ (رحمٰن عرش پر متمکن ہوگیا۔ یا رحمٰن اپنی کرسی حکومت پر جلوہ گر ہوا۔ یا رحمٰن عرش پر جا بیٹھا۔ یا رحمٰن تمام عالم پر حاوی ہے وغیرہ) ہمیں محکم آیات کو غور سے پڑھ کر ان پر عمل شروع کر دینا چاہیئے۔ اور متشابہ آیات کے بارہ میں یہ عقیدہ رکھنا کافی ہے کہ یہ سب خدا کی طرف سے ہیں اور ٹھیک ہیں۔ ان کا مطلب وُہی بہتر سمجھتا ہے ہمیں ان کے اندر جانے کی ضرورت نہیں ؏

ذُنُوْبِ جمع ذنب گناہ، بدکاریاں ۔ دَأْبِ ۔ عادت۔ طریقہ۔ روئیہ ۔ تُغْنِیَ {کام آئے گی۔ یا آسکے گا۔ بچا سکے گی۔ بے نیاز کر سکے گی

مِهَادُ ۔ بچھونا بستر۔ سَتُغْلَبُوْنَ {تم بہت جلد مغلوب کئے جاؤ گے ۔ عِقَابِ {تکلیف دینے والا۔ عذاب دینے والا۔

عِبْرَةً {نصیحت۔ نصیحت حاصل کرنے کی چیز۔ اِلْتَقَتَا ۔ وہ دو مقابل ہوئے۔ ملے۔ فِئَتَیْنِ جمع فِئَۃٌ گروہ۔ جماعتیں

شَهَوٰتِ جمع شہوت۔ خواہشیں ۔ اَلْاَبْصَارِ جمع بصر آنکھیں ۔ اُولِی ۔ والے۔ رکھنے والے۔ صاحب۔

ذَهَبِ ۔ سونا۔ مُقَنْطَرَةِ {جمع کئے گئے، اکٹھے کئے گئے ۔ قَنَاطِیْرِ ۔ جمع قنطرۃ۔ خزانے

مُسَوَّمَةِ {نشان کئے ہوئے، داغ دیئے ہوئے ۔ خَیْلِ ۔ گھوڑا۔ فِضَّةِ ۔ چاندی۔

اُنَبِّئُ {میں تمہیں بتا دوں گا۔ تمہیں بتاتا ہوں ۔ مَاٰبِ ۔ {واپس جانے کی جگہ۔ پھرنے کی جگہ۔ لوٹنے کی جگہ۔ اَنْعَامِ {جمع نعم۔ چارپائے۔ چرنے والے حیوان

اَسْحَارِ ۔ {جمع سحر۔ صبح کے پہلے کا وقت۔ قٰنِتِیْنَ ۔ {جمع قانت۔ عاجزی کرنے والے۔ فرمانبردار۔ رِضْوَانٌ ۔ رضامندی

بَلٰغُ ۔ پہنچانا۔ اِسْلَامُ خداتعالیٰ کی تابعداری کرنا ۔ قِسْطِ ۔ انصاف۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ

یقیناً جو لوگ اللہ سے منکر ہیں اُن کی دولت اور اولاد اُن کو اللہ کے عذاب سے بچا نہیں سکے گی۔

مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِکَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ⑩ کَدَاْبِ

اور ایسے ہی لوگ دوزخ کی آگ کا ایندھن بنیں گے۔ جیسے کہ

اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ

فرعون کے حالی موالی اور جو اُن سے پہلے تھے۔ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا۔ پھر اللہ نے اُن کے گناہوں کی

اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ

وجہ سے انہیں پکڑا۔ اور یاد رکھو اللہ بہت سخت پکڑنے والا اور بہت سخت عذاب دینے والا ہے۔ اے محمدؐ! جو لوگ انکار کر رہے ہیں

كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ

آپ اُن سے کہہ دیجئے کہ تمہیں بہت جلد مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب کیا جائیگا پھر تمہیں مرنے کے بعد دوزخ کی طرف ڈھکیلا جائیگا

الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِىْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ

اور دوزخ بہت ہی بُری جگہ ہے۔ اور اے کافرو! یقینا تمہارے لئے ان دو گروہوں میں جو لڑائی کے لئے ایک دوسرے کے مقابل

تُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ

ہوئے تھے خدا کی قدرت کی ایک زبردست نشانی تھی اُن دونوں گروہوں میں سے ایک تو محض اللہ کے راستے میں لڑ رہا تھا مگر

رَاْىَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىْ

دوسرا گروہ خدا کا سرے سے منکر تھا اور وہ کافر ان تھوڑے سے مسلمانوں کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دُگنا دیکھ رہے تھے اور اللہ

ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ

تو جو اس کی مدد کا طلبگار ہوتا ہے ضرور اپنی طرف سے فتح اور کامیابی سے اس کی امداد کرتا ہے اس جنگ میں ہی آنکھیں رکھنے

الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ

والوں کے لئے نصیحت حاصل کرنے کا بہت کافی سامان ہے۔ عام لوگوں کے لئے تو عورتوں کی محبت، بیٹوں کی اُلفت اور

مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ

سونے چاندی کے انباروں کی خواہش، اور بڑے اچھے گھوڑوں گائے بیلوں اور کھیتی وغیرہ کی تمنائیں اور آرزوئیں

وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ج وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ

بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہیں مگر انہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ سب چیزیں دنیا ہی میں فائدہ دینے کی چیزیں ہیں۔ اللہ کے پاس تو

حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ

اس دنیا سے بھی اچھا ٹھکانہ مل سکتا ہے۔ اے محمدؐ! ان سے کہہ دیجئے! اچھا تو میں تمہیں تمہارے اس دنیا کے مال و دولت سے

اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

بھی بڑھ چڑھ کر چیز بتاؤں جو کہ پرہیزگاروں کے لئے اُن کے پروردگار کی طرف سے تیار ہے وہ جنت کے باغ ہیں جن کے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ

اندر نہریں چل رہی ہوں گی اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں اُن کے لئے پاک بیبیاں بھی ہونگی اور سب سے بڑھ کر تو

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا

یہ ہے کہ اللہ کی رضامندی حاصل ہوگی۔ اور یاد رکھو کہ اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔ اور جنتی ایسے ہی لوگ ہوسکتے ہیں جو کہ یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ

پس اپنی رحمت سے ہمارے گناہ معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کی آگ سے بچا۔ وہ مصیبتوں میں صبر بھی کرتے ہیں سچ بولنے

وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾

والے بھی ہوتے ہیں خدا کے حکموں کی پوری پوری عاجزی سے تعمیل بھی کرتے ہیں اللہ کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں اور سحر کے وقت

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

اللہ کی ذات خود اس بات کی شاہد ہے کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے انسان بھی یہی گواہی

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ اِنَّ

دیتے ہیں کہ وہ انصاف کرتا ہے سوائے اس کے کوئی عبادت کے لائق نہیں کیونکہ وہی بہت قدرت والا اور حکمت والا ہے

الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ

اللہ کے نزدیک تو مذہب صرف ایک اسلام ہی ہے۔ اور ان یہودی اور عیسائی اور دوسری قوموں نے جنہیں

اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا

الہامی کتابیں دی گئی تھیں اس بات کا پتہ چل جانے کے بعد کہ مذہب صرف ایک اسلام یعنی خدا کی تابعداری ہی ہے اپنی ضد

بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٩﴾

اور سرکشی کی وجہ سے انکار کیا اور یہ سن رکھیں کہ جو اللہ کی بھیجی ہوئی نشانیوں کا انکار کریگا اللہ اس کا جلد حساب لینے والا ہے

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ

اے محمدؐ! اگر یہ آپ سے خواہ مخواہ جھگڑیں تو ان سے کہہ دیجئے کہ میں اور جو میرے پیرو ہیں انہوں نے اللہ کے آگے سر جھکا دیئے

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ۗ فَاِنْ

اس ہمیں جھگڑنے کی ضرورت نہیں۔ اب ان یہودی عیسائی اور ان پڑھ بے علموں سے پوچھیے کہ کیا تم بھی ایسا ہی خدا

اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ۗ

کے سامنے سر جھکاتے ہو اگر یہ جھکا دیں تو سمجھ لو کہ سیدھی راہ پر آ گئے اور اگر سر جھکانے سے پھر جائیں تو آپ کو کیا ہے۔

وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿٢٠﴾

آپ کا کام تو اس پیغام کا پہنچا دینا ہے۔ اللہ اپنے بندوں کو دیکھ ہی رہا ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کو کوئی چیز خدا سے بے پرواہ نہیں کر سکتی کیونکہ

مال و دولت خواہ کتنا ہی ہو زیادہ سے زیادہ دنیا کی زندگی میں ہی کچھ کام دے سکتا ہے۔ آخرت میں سوائے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اور کوئی چیز کام نہیں آسکتی۔ پھر جنگ بدر کا واقعہ بیان کرکے یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ یہ چیزیں اکثر دنیا میں بھی کوئی کام نہیں دے سکتیں۔ اس کے بعد جنّت کا ذکر ہے۔ اور یہ بتا دیا گیا ہے۔ کہ وہاں کی نعمتیں یہاں کی نعمتوں سے زیادہ پائدار ہوتی ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کی رضامندی ہے۔ جس کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ سب سے آخر میں یہ بتا یا گیا ہے کہ خدا کو جو مذہب پسند ہے وہ اسلام یعنی اس کے حکموں کی پوری پوری تعمیل ہے۔ اس لیئے ہمیں چاہیئے۔ کہ اُس کی رضامندی حاصل کرنے کے لیئے اُس کے حکموں کی تعمیل کریں۔ جو قرآن میں موجود ہیں +

غَرَّ۔ دہوکا دیا۔ مغرور کر دیا۔ يَفْتَرُوْنَ {وہ افترا باندھتے ہیں جھوٹ باتیں گھڑ لیتے ہیں} تَنْزِعُ۔ تو چھین لیتا ہے۔ لے لیتا ہے
تُعِزُّ۔ تو عزت دیتا ہے یا دے گا۔ تُذِلُّ۔ تو ذلیل کرتا ہے یا کرے گا۔ تُوْلِجُ۔ داخل کرتا ہے۔ اندگم کر دیتا ہے
مَيِّتِ۔ مُردہ۔ بے جان۔ تَرْزُقُ۔ تو رزق دیتا ہے یا دے گا۔ تُقٰىۃً۔ بچنا۔ محفوظ رہنا۔
يُحَذِّرُ۔ ڈراتا ہے۔ مُحْضَرًا۔ سامنے لایا گیا۔ حاضر کیا گیا۔ اَمَدًا۔ مسافت۔ دُوری۔ فاصلہ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
ہاں اور جو لوگ اللہ کی بھیجی ہوئی نشانیوں کا انکار ہی کرتے چلے جائیں اور نبیوں کے قتل کے درپے ہو جائیں
بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ
اور جو کبھی اُن کو انصاف سے کام لینے کو کہیں تو اُن کی جان کے دشمن بن جائیں
النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
تو تم ضرور ان کو دردناک عذاب کی خبر سُنا دو۔ وہ سُن لیں کہ ایسے کام کرنے والوں کے
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
تھوڑے بہت جو نیک کام ہوتے ہیں وہ بھی دنیا ہی میں ضائع ہو جاتے ہیں اور آخرت میں اُن کی کوئی مدد کرنے والا
نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ
ہی نہ ہوگا۔ اے محمدؐ کیا تو نے اُن لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن کو اللہ کی کتاب کا کچھ علم دیا گیا تھا۔
يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ
اب اگر اُنہیں اللہ کی اسی کتاب کی طرف بُلایا جاتا ہے تاکہ جن باتوں میں وہ جھگڑ رہے ہیں اُن کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہو جائے

مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَن تَمَسَّنَا

تو ان میں سے ایک جماعت اس کو رد کر دیتی ہے۔ درحقیقت یہ سب اعراض کرنے والے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ

النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِم مَّا

ہمیں دوزخ کی آگ بس چند دن چھوئے گی۔ یہ ایسی ہی من گھڑت باتوں نے جو انہوں نے اپنے مذہب میں گھڑ رکھی ہیں

كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ

دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ اور اُن کا کیا حال ہوگا جبکہ ہم ان سب کو ایک دن اکٹھا کریں گے جس کے متعلق ان کو بھی کوئی شک

فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٥﴾

نہیں۔ اور ہر ایک آدمی کو جو کچھ اس نے دنیا کی زندگی میں کیا ہے اس کا پورا پورا بدلہ دیں گے اور کسی کا حق نہیں مارا جائیگا

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَن تَشَاءُ وَتَنزِعُ

اے محمد! آپ یوں کہا کیجیے اے ہمارے اللہ! تو سارے ملک کا مالک ہے جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے مناسب

الْمُلْكَ مِمَّن تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَن تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَن تَشَاءُ ۖ

سمجھتا ہے چھین لیتا ہے۔ عزت و ذلت بھی تیرے ہی ہاتھ میں ہے جس کو قابل سمجھتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا

بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾ تُولِجُ

ہے ذلیل کرتا ہے تیرے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے بیشک تو سب کچھ کر سکتا ہے تو ہی اپنی قدرت سے رات کو

اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

دن میں گم کر دیتا ہے اور دن کو رات میں گم کر دیتا ہے تو ہی مردہ سے زندہ کو پیدا کرتا ہے

الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ

اور زندہ سے مردہ کو پیدا کرتا ہے۔ پھر تو ہی ہے کہ جس کو مناسب سمجھتا ہے بے حساب

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ

روزی دیتا ہے۔ مسلمان خوب یاد رکھیں کہ انہیں سوائے مسلمانوں کے کبھی بھی کافروں کو دوست نہیں بنانا چاہیے

مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ

اور جو بھی ایسا کرے گا اللہ کے نزدیک اس کی کوئی عزت و وقعت نہیں

اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ

ہاں اگر تم ان کے فتنہ و فساد سے بچنے کے لئے رواداری سے کام لو تو کوئی حرج نہیں دیکھو اللہ اپنی ذات سے تمہیں

نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ إِن تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ

ڈراتا ہے اور یاد رکھو اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ اے محمد۔ ان سے کہہ دیجیے جو کچھ تمہارے دل میں ہے تم اسے ظاہر کرو

اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى

یا چھپا رکھو اللہ اس کو اچھی طرح جانتا ہے۔ وہ تو ہر ایک چیز سے جو آسمانوں یا زمین میں ہے

الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ

واقف ہے۔ اور ہر ایک چیز اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اور جس دن ہر آدمی جو نیکی اُس نے

نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ

کی ہوگی اُس کو اپنے سامنے پائے گا اور اسی طرح ہر بدی کو بھی

تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًۢا بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ

اُس دن اس کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش اس بدی اور اس کے درمیان بہت فاصلہ ہوتا یعنی یہ اُس کو دیکھتا بھی نہیں اللہ

اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾

دیکھو! اللہ اپنی ذات سے تمہیں ڈراتا ہے اور وہ اپنے بندوں پر بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔

معانقۃ ۲ — ع ۱۰ — ۱۱

تفسیر

سب سے پہلے اس رکوع میں اُن لوگوں کا ذکر ہے جو کفر کرتے ہیں اور نبیوں کو قتل کرنے سے بھی باز نہیں آتے۔ اُنہیں یہ بتایا گیا ہے کہ ان کا حق بات کہنے والوں کو روکنا یہ ایسا جرم ہے جس کو کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کوئی نیکی وہ بھول کر کریں بھی تو اس جرم کے مقابلہ میں وہ کوئی اثر نہیں رکھتی۔ لہٰذا انہیں قیامت کے دن کوئی مدد اپنے نیک اعمال سے بھی نہیں مل سکے گی۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ نیک کاموں سے غافل نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ قیامت کے دن کسی کے ساتھ کوئی رو رعایت نہیں کی جائے گی۔ پھر اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کاملہ اور طاقت کا بیان فرماتے ہیں اور یہ حکم دیتے ہیں کہ صرف مجھ سے ڈرو۔ اور کسی سے نہ ڈرو۔ اور کسی سے محبت بھی نہ رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے بغیر کوئی کسی کو کسی طرح کا نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور محبت کے لائق تو صرف خدا ہی ہے۔

نُحِبُّوْنَ۔ تم محبت کرتے ہو یا کروگے۔ نُوْحًا۔ ایک پیغمبر کا نام۔ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ۔ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد۔

اٰلَ عِمْرٰنَ۔ عمران کی اولاد۔ عمران حضرت مریم کے باپ کا نام ہے۔ مُحَرَّرًا۔ آزاد کیا گیا۔ وَضَعَتْ۔ وہ جنی اُس نے جنا۔

وَضَعْتُ۔ میں نے جنا۔ اُنْثٰى۔ لڑکی۔ عورت۔ ذَكَرٌ۔ مرد۔ لڑکا۔

اُعِيْذُ۔ میں پناہ میں دیتا ہوں، دیتی ہوں۔ اَنْبَتَ۔ اُس نے بڑھایا، اُس نے پرورش کی۔ كَفَّلَ۔ کفیل ہوا۔ وہ سرپرست بنا۔
زَكَرِيَّا۔ ایک پیغمبر کا نام۔ مِحْرَاب۔ عبادت کی جگہ۔ لَكِ۔ تیرے واسطے اے عورت!
يَحْيٰى۔ ایک پیغمبر کا نام۔ سَيِّدًا۔ سردار، مرتبہ والا۔ حَصُوْرًا۔ رُکا ہوا، حفاظت کیا گیا۔
غُلٰمٌ۔ لڑکا۔ بیٹا۔ عَاقِرٌ۔ بانجھ۔ وہ عورت جس کے بچہ پیدا نہ ہو۔ رَمْزًا۔ اشارہ۔
عَشِيِّ۔ شام۔ اِبْكَار۔ صبح۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ
اے محمدؐ! ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں خدا کی دوستی کا دعوےٰ ہے تو میری پیروی کرو تب خدا تمہیں دوست رکھیگا اور
لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ
تمہارے گناہ بھی بخش دے گا۔ اور وہ بہت بخشش اور رحم والا ہے۔ لوگو۔ خدا اور اس کے رسول کی
وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
پیروی کرو اگر وہ یہ بات نہ مانیں تو بیشک اللہ نہ ماننے والوں کو کب دوست رکھتا ہے؟
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ
بلا شبہ خدا نے آدم و نوح، آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالموں میں سے
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
چن لیا۔ ان میں سے بعض، بعض کی اولاد میں اور خدا سننے اور
عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ
جاننے والا ہے۔ آپ کو معلوم ہے؟ جب عمران کی عورت نے کہا۔ اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں
مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
اسے تیرے نام پر آزاد کر دینے کی منت مانتی ہوں تو میری یہ درخواست قبول فرما۔ بیشک تو سننے والا اور
الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّىْ وَضَعْتُهَآ
جاننے والا ہے۔ چنانچہ جب وہ جنی تو بولی۔ میرے رب! میں نے تو لڑکی جنی ہے۔
اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ
حالانکہ خدا خوب جانتا ہے کہ وہ کیا جنی ہے۔ اور لڑکا لڑکی کے مانند نہیں۔

وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا

میں نے لڑکی کا نام مریم رکھ دیا ہے۔ اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان کے شر سے

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ﴿٣٦﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ

تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ پس خدائے تعالیٰ نے اس کی نذر کو اچھی طرح قبول کر لیا

حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۖ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا

اور اُسے اچھی طرح پروان چڑھایا۔ اور زکریا نے اُس کی کفالت کی جب بھی

دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ

زکریا علیہ السلام لڑکی کے پاس محراب میں جاتے اُس کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے۔ اور کہتے

يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ

اے مریم! یہ چیزیں تیرے پاس کہاں سے آئیں؟ وہ کہتیں اللہ کے پاس سے وہ

اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾ هُنَالِكَ دَعَا

جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔ پس معاً زکریا کو خیال آیا اور انہوں نے

زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً

اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا۔ اے میرے پروردگار! مجھے اپنی طرف سے پاک اولاد عطا فرما

طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ

بے شک تو دعا کا سننے والا ہے۔ چنانچہ وہ جب محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے

قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا

تو انہیں فرشتوں نے ندا دی۔ کہ اللہ تمہیں یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو خدا کے حکم سے آئندہ

بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٣٩﴾

ہونے والے نبی کی تصدیق کرے گا۔ سردار ہوگا، عورتوں سے بچا رہے گا۔ اور وہ خدا کے نیک بندوں میں سے ایک نبی ہوگا۔

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي

تو وہ بولے اے میرے پروردگار! میرے لڑکا کہاں سے ہوگا؟ میں تو بوڑھا ہو چکا اور میری بیوی

عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ

بانجھ ہے۔ تو جواب ملا اللہ جس طرح چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ تو وہ بولے، اچھا! میرے لئے

لِي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا

کوئی نشانی مقرر فرما۔ اللہ نے کہا تیرے لئے نشانی یہ ہے کہ تو تین دن لوگوں سے اشاروں سے ہی بات

رَمْزًا ۭ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع ۱۱ ۱۲

کر سکے گا۔ اور اپنے رب کو بہت بہت یاد کر اور شام کے وقت اور صبح کے وقت اُس کی تسبیح بیان کر۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت اور اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے جس کی حقیقت ایک ہی ہے۔ اس کے بعد حضرت مریمؑ کی باتوں کا ذکر ہے اور ان کی پرورش کا بیان، اور بے موسم کے پھل انہیں دیئے جانے کا ذکر ہے۔ یہ دیکھ کر حضرت زکریاؑ کا اپنے رب سے بیٹے کی درخواست کرنا اور دُعا کا قبول ہونا۔ اور یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر ہے۔

فائدہ

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا بیان فرمایا ہے کہ بے موسم کے پھل حضرت مریمؑ کو عطا ہوئے تھے۔ پھر عین بڑھاپے میں جب کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو اولاد کی امید نہ تھی۔ ان کی بیوی بھی بانجھ تھیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ خدا ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے۔

اَنْبَاۗءِ۔ جمع نبا۔ خبریں۔ نُوْحِيْ۔ ہم وحی کرتے ہیں یا کریں گے۔ لَدَيْ۔ قریب۔ نزدیک۔ طرف۔ پاس

يُلْقُوْنَ۔ ڈالتے ہیں۔ یا ڈالیں گے اَقْلَامَ۔ جمع قلم۔ قلمیں۔ يَخْتَصِمُوْنَ۔ {وہ جھگڑتے تھے۔ یا جھگڑتے ہیں۔}

مَسِيْحُ {مسح کیا گیا۔ چھوا گیا۔ لقب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا} وَجِيْهًا۔ مرتبہ والا۔ عزت والا۔ مُقَرَّبِيْنَ {جمع مقرب۔ نزدیکی کئے گئے بندے۔ خدا کے عزت دیئے گئے بندے}

بَشَرٌ۔ آدمی۔ انسان۔ قَضٰٓى {وہ فیصلہ کرتا ہے اُس نے حکم کیا} جِئْتُ۔ میں آیا۔

طِيْنِ۔ مٹی۔ هَيْئَةِ۔ شکل صورت۔ اَنْفُخُ۔ میں پھونکوں گا۔ یا پھونکتا ہوں۔

اُبْرِئُ۔ میں اچھا کرتا ہوں نکالتا ہوں اَكْمَهَ۔ مادر زاد اندھا۔ اَبْرَصَ۔ برص والا۔ کوڑھی۔

تَدَّخِرُوْنَ {تم ذخیرہ بناتے ہو جمع کرتے ہو یا کروگے} اَحَسَّ۔ اس نے محسوس کیا معلوم کیا۔ اَنْصَارِيْٓ۔ میرے مددگار۔

حَوَارِيُّوْنَ۔ جمع حواری۔ ساتھی۔ مَكَرُوْا {انہوں نے مکر کیا۔ چوری چھپے کوئی تدبیر کی۔}

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ

اور اے محمدؐ! آپ کو معلوم ہے؟ جب فرشتوں نے کہا۔ اے مریم۔ خدا نے تجھے چن لیا۔ اور پاک قرار دیا۔

وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ

اور زمانے بھر کی عورتوں سے برگزیدہ کیا۔ اے مریم اپنے رب کے لئے خالص عبادت کر

وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ

اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ جھک جا۔ اے محمدؐ! یہ سب غیب کی باتیں ہیں جو آپ کو

نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ

ہم بذریعہ وحی بتارہے ہیں اور آپ تو اُن کے پاس تھے ہی نہیں جب قلمیں ڈال کر فال نکال رہے تھے کہ کون

يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ

مریم کی کفالت کرے اور نہ آپ اس وقت موجود تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب

الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ڰ اسْمُهُ

ملائکہ نے کہا اے مریم! خدا تجھے اپنے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے کہ تجھے بیٹا ہوگا جس کا نام

الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ

مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا وہ دنیا اور آخرت میں مرتبے والا اور مقربوں میں سے

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ

ہوگا۔ اور وہ لوگوں سے بچپن اور بڑھاپے ہر حالت میں وعظ ونصیحت کرتا رہیگا اور وہ صالحین میں سے ہوگا

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ۭ قَالَ

مریم بولیں۔ اے میرے رب! میرے بچہ کہاں سے ہوگا؛ مجھے تو کسی بشر نے چھوا تک نہیں۔ جواب ملا اللہ جس چیز

كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ

کو جیسے چاہے پیدا کر دیتا ہے وہ جب ایک بات کا فیصلہ کرے تو کہہ دیتا ہے

كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾ وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَ

ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ اور اللہ اُسے کتاب اور حکمت کا علم دے گا اور توریت اور

الْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ڏ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ

انجیل کا بھی۔ وہ اُسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا۔ تو وہ جا کر کہے گا کہ اے لوگو! میں تمہارے

بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ

پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند بنا کر اس میں پھونک

الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

ماروں گا تو وہ خدا کے حکم سے پرندہ بن جائے گا۔ اور اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو

وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِ الْمَوْتٰى بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُوْنَ

چنگا کردوں گا اور مُردوں کو زندہ کردوں گا اور تم جو کھاتے ہو بتا دوں گا۔

وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ۭ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ إِنْ

اور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو اس کو بھی۔ اگر تم ایمان لانا چاہو تو ان سب باتوں میں

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ

تمہارے لئے نشانیاں ہی نشانیاں ہیں۔ اور میں توریت کی اور پہلی دیگر کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اسلئے

وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ

بھی بھیجا گیا ہوں کہ بعض چیزیں جو تم پر تمہاری سرکشیوں کے سبب حرام تھیں انہیں حلال کردوں اور تمہارے

مِّنْ رَّبِّكُمْ ۣ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾ إِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ

رب کے پاس سے نشانی لے کر آیا ہوں تو اب اللہ سے ڈرو اور میری تابعداری میں آجاؤ۔ بیشک اللہ میرا اور تمہارا پروردگار

فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّآ أَحَسَّ عِيْسٰى

ہے اس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ پھر جب عیسیٰ نے محسوس کیا

مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِيْٓ إِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

کہ وہ انکار کررہے ہیں تو پکارا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوگا؟ حواری بولے۔

نَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾

ہم اللہ کی راہ میں مددگار رہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لاتے ہیں آپ گواہ رہیں کہ ہم مسلمان ہوگئے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ

اور اے ہمارے رب! جو کچھ تو نے ہماری طرف اتارا ہم اس پر ایمان لائے۔ اور ہم نے تیرے رسول کی پیروی اختیار

الشّٰهِدِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ ع ۵ ۱۳

کی اس لئے ہمارا شمار گواہوں میں کرلے۔ لیکن دوسرے لوگ سو انہوں نے ایک تدبیر نکالی اور اللہ نے بھی تدبیر نکالی اور وہ سب سے بہتر تدبیر کرنیوالا ہے

تفسیر

اس سورت میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش، اور دین کی تبلیغ میں لوگوں کو معجزات دکھانے کا بیان ہے۔ ان کے حواری یعنی اصحاب تو ان پر ایمان لے آئے لیکن یہود ایمان نہ لائے اور لگے انہیں مار ڈالنے کی تدبیریں کرنے۔ چنانچہ ان تدبیروں کا ذکر اگلے رکوع میں آئے گا +

مُتَوَفِّیْ - { وفات دینے والا۔ مارنے والا۔ پورا دینے والا۔ رَافِعُ { بلند کرنے والا۔ اونچا اٹھانے والا۔ تَعَالَوْا - تم آجاؤ۔

نَدْعُ - ہم بلاتے ہیں۔ نَبْتَهِلْ - ہم التجا کریں۔ قَصَصُ - جمع قصہ۔ کہانیاں۔ قصے

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَٰعِيسَىٰٓ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ

اور جب وہ خفیہ تدبیریں کر رہے تھے تو ہم نے کہا اے عیسٰی گھبرا نامت۔ ہم تجھے وفات دیں گے اور اپنی طرف بلائیں گے اور کافروں

مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ

کے شر سے پاک کر دیں گے۔ اور تیرے پیروانِ حقیقی کو قیامت تک ان منکرین پر

كَفَرُوٓا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ ۖ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا

فوقیت عطا کر دیں گے۔ پھر جب وہ ہماری طرف لوٹیں گے تو ہم اُن کے درمیان جو اختلاف تھا اس کا

كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿٥٥﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیں گے۔ اور جنہوں نے تیری نبوت کا انکار کیا اُن یہودیوں کو دنیا و آخرت میں عذاب

شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ﴿٥٦﴾ وَأَمَّا

شدید میں مبتلا کروں گا۔ اور انہیں کوئی حامی نہ ملے گا۔ لیکن جو

الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ

ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے تو اللہ انہیں اُن کے کئے کا پورا پورا اجر دے گا۔ مگر ظالموں سے

لَا يُحِبُّ الظَّٰلِمِينَ ﴿٥٧﴾ ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيَٰتِ

اُسے کوئی لگاؤ نہیں۔ اے محمدؐ! یہ سب اللہ کی آیتیں اور حکمت کے تذکرے ہیں جو ہم

وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ﴿٥٨﴾ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۖ

آپ کو سنا رہے ہیں۔ خدا کے نزدیک تو عیسٰی علیہ السلام کی خلقت کی مثال ایسی ہے جیسے آدمؑ

خَلَقَهُۥ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿٥٩﴾ اَلْحَقُّ مِن

کہ انہیں مٹی سے پیدا کیا پھر کہا ہو جاؤ اور وہ پیدا ہو گئے۔ یہ ٹھیک بات ہے جو

رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿٦٠﴾ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنۢ

تمہارے رب کی طرف سے بتائی گئی ہے۔ اس میں شک نہ کرو۔ اس کے بعد بھی جو آپ سے جھگڑا کرے تو اُن سے

بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَأَبْنَآءَكُمْ

کہہ دیجئے کہ آؤ ہم اپنے اپنے بیٹوں اور عورتوں

وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل

اور خود کو بلائیں۔ پھر خدا کی طرف رجوع کریں اور جھوٹوں پر

لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ﴿٦١﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ

لعنت قرار دیں بیشک ہمارا یہ بیان سچا بیان ہے۔

وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٢﴾

وہ یہ کہ خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ اللہ ہی زبردست اور صاحب حکمت ہے۔

فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٦٣﴾

تو اے محمدؐ! اگر وہ اس بات پر آمادہ نہ ہوں اور منہ موڑیں تو جان لیجئے کہ خدا ایسے مفسدوں کی خوب واقف ہے

ع ۶
۱۴

تفسیر

اس رکوع میں اوّلاً یہ بیان ہے کہ خدائے تعالےٰ نے عیسےٰ علیہ السلام کی حفاظت کا ذمہ خود لے لیا تاکہ یہود نے جو مکر یعنی خفیہ تدبیر کی تھی اُسے بیکار کر ڈالے۔ پھر یہ بتایا کہ جو صحیح معنوں میں عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کریں گے۔ وہ قیامت تک یہودیوں پر غالب رہیں گے۔ اور ان یہودیوں کو کوئی حمایتی بھی اُن کے مقابلے میں نہیں ملے گا۔

پھر یہ بتایا گیا ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام مثل اَور آدمیوں کے بشر تھے۔ خدا کی جس طرح مرضی تھی اُنہیں پیدا کر دیا۔ جیسے اُن سے پہلے آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا اور اس میں رُوح پھونک کر زندہ کر دیا۔ اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام بے باپ کے پیدا ہوئے۔ خدا چاہے تو بے ماں باپ کے بھی آدمی کو پیدا کر سکتا ہے۔

پھر عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے جو لوگوں میں اُن کے بارے میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ وُہ خود نعوذ باللہ خدا تھے یا خدا کے بیٹے تھے۔ اس کی تردید کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔ اور عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مسئلہ

مباہلہ یہ ہے کہ خدا کی طرف رجُوع کر کے اُس کو حاضر و ناظر سمجھ کر یہ کہا جائے کہ "جو جھوٹا ہو اُس پر خدا کی لعنت ہو"

اَرْبَابًا۔ جمع رب۔ مالک۔ هٰٓؤُلَآءِ۔ وہی لوگ۔ یہ وہی ہیں حَاجَجْتُمْ تم نے جھگڑا کیا حجتیں نکالیں۔
مُسْلِمًا تابع۔ فرمانبردار۔ ماننے والا اَوْلٰی۔ زیادہ بہتر۔ قریب۔ وَدَّتْ چاہتی ہے۔ خواہش رکھتی ہے دوست رکھتی ہے پیار رکھتا ہے

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا
اے محمدؐ! اہل کتاب سے کہہ دیجئے کہ آؤ ہم ایک بات پر اتفاق کریں جو ہم تم دونوں میں برابر ہو۔ وہ یہ کہ

نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
ہم سوائے ایک اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔ اور ہم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے

اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾
کو اپنا رب سوائے اللہ کے نہ بنائے اگر اب اس سے بھی منہ موڑیں تو ان سے کہدو کہ اچھا اب اس بات کے گواہ رہو کہ ہم تو یہ بات مانتے ہیں۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَ
اے اہل کتاب! تم ابراہیم کے متعلق کیوں جھگڑا کرتے ہو کہ وہ یہودی تھے یا نصرانی۔ اور یہ توریت و انجیل تو ابراہیم کے بہت

الْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٥﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ
بعد نازل ہوئیں جن کی وجہ سے تم یہودی اور نصرانی بنے کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ اچھا تو تم وہی ہو جنہوں نے جس چیز کے متعلق

فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
تمہیں کچھ تھوڑا بہت بھی علم تھا جھگڑا کیا۔ وہ تو جو کیا سو کیا۔ اب جس چیز کے متعلق تمہیں بالکل علم نہیں اس کے متعلق خواہ مخواہ یوں

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ
جھگڑتے ہو اللہ پر کیوں نہیں چھوڑتے کیونکہ وہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور سنو! ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے نہ نصرانی۔ وہ تو

كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٦٧﴾ اِنَّ اَوْلَى
ایک تابعدار سچے مسلمان تھے۔ اور ہرگز مشرک نہیں تھے۔ اور ابراہیمؑ سے ملتے جلتے تو وہ

النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَھٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ
لوگ تھے جنہوں نے اُن کی پیروی کی اور اس وقت یہ نبی اور ان کے پیرو جو اللہ پر ایمان لائے ہیں اُن سے

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ لَوْ
ملتے جلتے ہیں اور اللہ اُن مومنوں کا دوست ہے۔ اے مسلمانو! ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ کی تو یہ دلی خواہش ہے کہ

يُضِلُّوْنَكُمْ ۭ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾ يٰٓاَھْلَ
تمہیں کسی نہ کسی طرح سے اسلام سے پھیر دیں گمراہ بنا دیں انہیں اس بات کا پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ اپنے آپ ہی کو گمراہ کر رہے

الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰٓاَھْلَ الْكِتٰبِ
ہیں اے اہل کتاب تم یہ جانتے ہوئے کہ یہ اللہ کی آیات ہیں ان سے انکار کیوں کر رہے ہو۔ اور اے اہل کتاب!

۱۵

لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۷۱)

سچ کو جھوٹ سے کیوں ملاتے ہو اور جان بوجھ کر سچی بات کو کیوں چھپاتے ہو۔

تفسیر

اس رکوع میں پہلے یہود و نصاریٰ اور دوسرے اہل کتاب کو اسلام کی دعوت دی گئی ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا میں سب سے پہلے بھی یہی اسلام تھا۔ اور سب پیغمبر مسلمان تھے۔ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ بھی یہودی یا نصرانی نہ تھے یہ تو لوگوں کے اپنے بنائے ہوئے فرقے ہیں۔ نیز یہ بتایا گیا ہے کہ آدمی کو جس چیز کے متعلق علم نہ ہو اس کے متعلق جھگڑنا نہیں چاہیئے۔ اور سچ کو جھوٹ سے نہیں ملانا چاہیئے۔ نہ جھوٹ کو سچ کے ساتھ ✦

وَجْهَ النَّهَارِ {صبح۔ علی الصبح۔ دن چڑھے۔ تَأْمَنْ۔ تو سپرد کرے امانت دے۔ دِيْنَارٍ۔ سونے کا سکہ۔ اشرفی وغیرہ۔
دُمْتَ {تو ہمیشہ رہے۔ دائم رہے۔ تَحْسَبُوْا {تم سمجھو۔ تم گمان کرو۔ خیال کرو۔ رَبَّانِيِّيْنَ {خدا والے لوگ۔ خدا پرست۔ تَدْرُسُوْنَ تم پڑھتے ہو

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِىْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ

اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے یہ کہا کہ صبح کے وقت تو ان مسلمانوں کے سامنے اس بات کو سچ مان لو کہ جو کچھ ان پر

اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (۷۲) وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا

اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے وہ سچ ہے مگر شام ہوتے ہی شور مچا دو کہ یہ سب غلط ہے تاکہ مسلمان بھی تم کو سچا سمجھ کر اسلام سے

لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ

پھر جائیں اور نہ اپنے لوگوں کو یہ بھی کہتے ہیں کہ سوائے اس کے جو تمہارے طریقوں کی پیروی کرے کسی کی بات نہ مانو۔ کیونکہ جو کچھ

مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ

تمہیں دیا گیا ہے کسی اور کو نہیں دیا گیا اور یہ بات بھی نہیں ہو سکتی کہ کوئی اللہ کے سامنے تم سے اس بات کے متعلق جھگڑے

يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (۷۳) يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

کہ یہ سچ ہے یا نہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ ہدایت تو اللہ کی دی ہوئی چیز ہے تمہاری میراث نہیں اللہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (۷۴) وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ

وہ بہت [illegible] ہے جس کو وہ مناسب اور قابل سمجھتا ہے اپنی رحمت سے چن لیتا ہے اور اللہ تو بڑے ہی فضل کا مالک ہے۔ [illegible] کتاب جیسے ہیں [illegible]

بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ

ہیں کہ اگر تو ان میں سے کسی کو سونے کے ڈھیر امانت رکھنے کے لئے دیدے تو وہ [illegible] بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر ایک دینار بھی [illegible]

اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ

جب تک تم ان کے پیچھے پیچھے پھر تے رہو وہ ایک دینا ر واپس نہیں کریگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے یہ کہہ رکھا ہے کہ ان پڑھ لوگوں کا مال

سَبِيلٌ ۚ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ

کھا جانے میں کوئی گناہ نہیں اور اسی اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں حقیقت میں جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہیں بلکہ اللہ تو ایسے

بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ﴿٧٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ

پرہیز گاروں سے محبت رکھتا ہے جو اپنے وعدوں کو پورا کریں اور گناہوں سے بچیں۔ یقیناً ایسے لوگوں کے لئے جو اپنے عہد کو جو انہوں نے

بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

اللہ سے باندھا ہوا اور اپنی قسموں کو چند پیسوں کے عوض بیچ دیتے ہیں اُن کے لئے آخرت کی نعمتوں میں سے کوئی حصہ نہیں

وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ

اللہ تو ایسے لوگوں کو ہرگز ہرگز منہ نہیں لگائیگا نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ہی ان کو کسی طرح گناہوں سے پاک کریگا۔ ان ہی

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ

کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور ضرور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی طرف سے کچھ باتیں موڑ توڑ کر کتاب پڑھتے وقت کہہ جاتے ہیں

لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ

تاکہ تم کو یہ معلوم ہو کہ وہ کتاب ہی ست کچھ پڑھ رہے ہیں۔ حالانکہ وہ کتاب میں سے ہرگز نہیں ہوتا۔ پوچھنے پر بھی یہ کہتے ہیں کہ یہ

عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَ

اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے ہرگز نہیں ہوتا۔ یہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ ہم

هُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ

جھوٹ باندھ رہے ہیں۔ یہ بات کسی انسان کے لئے کیسے مناسب ہو سکتی ہے۔ اگر اللہ اسے اپنی طرف سے کتاب دے کر نبوت

ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا

دے اور اسے حکمت بھی دے۔ پھر وہ لوگوں سے یہ کہتا پھرے کہ میرے بندے بن جاؤ۔ اللہ کے نہ ہو۔ وہ تو یہی کہے گا کہ چونکہ

رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَأْمُرَكُمْ

تمہارا کام لوگوں کو اللہ کی کتاب پڑھانا اور پڑھنا ہے اس لئے عالم باعمل بن جاؤ۔ اور وہ کبھی یہ نہیں کہے گا

أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٨٠﴾

کہ نبیوں کو اور فرشتوں کو رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلمان بنانے کے بعد کفر کی تعلیم دے گا؟

تفسیر

اس رکوع میں اہل کتاب کی بعض شرارتوں کا ذکر اور اُن کی بددیانتی کا بیان ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں ایسی باتیں داخل کر دی ہیں۔ جو اللہ کی طرف سے نہیں۔ درحقیقت مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے۔ کہ تم ایسی حرکتوں سے بچے رہنا۔ ورنہ تمہیں بھی ان جیسا عذاب چکھنا پڑے گا۔ ؎ خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں ۔ گفتہ آید در حدیثِ دیگراں۔

اِصْرِیْ - میرا بوجھ - میرا عہد۔ یَبْغُوْنَ - وہ ڈھونڈتے ہیں چاہتے ہیں طَوْعًا - خوشی سے۔

کَرْھًا - مجبور ہو کر۔ بُرا مانتے ہوئے۔ اِزْدَادُوْا - وہ بڑھے۔ انہوں نے زیادہ کیا۔ مِلْءُ الْاَرْضِ - زمین کے ہم وزن برابر

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ

اور جب اللہ نے تمام نبیوں سے یہ پکا وعدہ لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا۔ پھر اس کے بعد اگر کوئی ایسا

ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

رسول آئے جو اس کتاب کی جو تمہیں میں نے دے رکھی ہو اس کی تصدیق کرتا ہو تو تم اس پر ایمان لے آنا اور اس کی مدد کرنا۔

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا

پھر اللہ نے کہا کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور یہ بوجھ اپنے ذمہ لیتے ہو تو سب نبیوں نے جواب دیا کہ ہم اس کا اقرار کرتے ہیں

وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

تو اللہ نے کہا تم سب اس بات کے گواہ رہو اور میں خود بھی اس بات کا گواہ ہوں۔ اور یاد رکھو جو اس کو سننے کے بعد پھر جائے حقیقت میں

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

وہی بدکار ہے۔ کیا ایسے لوگ اس اللہ کے بنائے ہوئے سچے مذہب کے علاوہ کسی اور مذہب کی تلاش کر رہے ہیں حالانکہ جو کوئی بھی آسمان

وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ

و زمین میں ہیں سب اس کے فرمانبردار ہیں اور طوعًا و کرہًا تو یہ بھی مانتے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ ان سے کہہ دو کہ ہم

اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

مسلمان تو اللہ پر بھی ایمان لائے ہیں اور جو اس نے ہماری طرف نازل کیا ہے اس پر بھی۔ اور جو اس نے ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق

وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا

و یعقوب اور اس کی اولاد پر اتارا اس کو بھی مانتے ہیں اور جو کچھ موسیٰ عیسیٰ اور دوسرے نبیوں کو دیا گیا تھا اس کو بھی مانتے ہیں ہم

نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ

ان میں کسی قسم کا فرق نہیں سمجھتے۔ اور ہم صرف ایک خدا کے تابعدار ہیں۔ اور ان کو سنا دو جو اسلام کے سوا کوئی

الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾

اور دین بنائے گا اس کی کوئی عبادت وغیرہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اور آخرت میں وہ سراسر گھاٹے میں رہے گا۔ اور

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ

اللہ ایسے کافروں کو ہدایت کیسے دے جو کہ یہ ماننے کے بعد کہ اللہ ایک ہے اور یہ گواہی دینے کے بعد کہ اس کا رسول

حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾
سچا ہے۔ اور ان کے پاس صاف صاف دلیلیں بھی آ چکی ہوں انکار کر دیں خدا کو ایسے کافروں کو ہدایت دینے کی کوئی ضرورت نہیں

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
ایسے لوگوں کی سزا یہی ہے کہ ان پر اللہ کی طرف سے اور فرشتوں اور انسانوں کی طرف سے لعنت برسے۔

اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ
جس میں وہ ہمیشہ گرفتار رہیں۔ اور مرنے کے بعد ان کا عذاب کبھی ہلکا نہ کیا جائے گا۔ اور

لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ
انہیں کوئی مہلت نہ دی جائے گی۔ ہاں ایسے لوگ جو اس سے باز آ جائیں اور اپنی اصلاح کریں۔

اَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ
اُن کے لیے اللہ بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اور ایسے لوگ جو ایمان لانے کے بعد کفر کو اختیار

اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
کریں اور کفر ہی میں بڑھتے جائیں تو اُن کی توبہ ہیں قبول کی جاتی۔ کیونکہ حقیقت میں

الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ
گمراہ یہی ہیں۔ ایسے لوگ جو کفر کو اختیار کریں اور پھر اسی کفر کی حالت میں مر جائیں تو اگر وہ

يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ
آخرت میں اپنے آپ کو بچانے کے لئے ساری زمین کے ہم وزن سونا بھی دیں تو کبھی قبول نہیں کیا جائے گا۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾
ایسوں کے لئے تو دردناک عذاب ہوگا۔ اور کوئی اُن کی مدد نہیں کر سکے گا۔

ع ۹ ۱۱ ۱۷

تفسیر

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر ایک رسول کی تعلیم وہی تھی جو قرآن نے بتائی ہے۔ اور صحیح اسلام یہ ہے کہ خدا کے حکموں کی تعمیل کی جائے اور تمام نبیوں کو سچا سمجھا جائے۔ اور انکی لائی ہوئی کتابوں پر ایمان لایا جائے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام لانے کے بعد اگر کوئی کفر اختیار کرے تو یہ اس کے حق میں بہت برا ہے اور آخرت میں بڑے عذاب کا مستحق ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالے سے ڈریں اور اسلام پر ثابت قدم رہیں۔ اور دوسروں کو اس پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے رہیں ؛

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
تَنَالُوْا	تم پاؤ گے۔	حِلًّا	حلال۔	فَاتْلُوْهَا	پڑھو اس کو۔
اِفْتَرٰی	تہمت باندھی۔	وُضِعَ	بنایا گیا۔	بَكَّةَ	مکہ معظمہ کا نام۔
مُبٰرَكًا	مبارک	حَجُّ	حِجّ ۔ زبر و زیر دونوں سے ایک ہی معنے ہیں	اِسْتَطَاعَ	طاقت رکھتا ہو۔
تَصُدُّوْنَ	روکتے ہو تم۔	تَبْغُوْنَ	تم چاہتے ہو۔	عِوَجًا	ٹیڑھا

يَعْتَصِمْ ۔ مضبوطی سے پکڑتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ۬

اے مسلمانو! تم اس وقت تک سچی نیکی نہیں پا سکتے جب تک کہ خدا میں اپنی پسند کی ہوئی چیز خرچ نہ کرو۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ

اور جو چیز بھی تم خرچ کرتے ہو خدا کو اس کا علم ہے۔ بنی اسرائیل پر

الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ

ہر طرح کا کھانا حلال تھا سوائے اس کے کہ جو خود یعقوبؑ نے

اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ

صرف اپنے لئے ناجائز قرار دے لیا تھا۔ اور وہ بھی توریت سے قبل

قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۳﴾

کہہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو توریت لاؤ وہ پڑھو۔

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

جو شخص اس کے بعد بھی اللہ پر بہتان باندھے تو یاد رکھو

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫

ایسے لوگ ظالم ہیں۔ اے محمدؐ! کہہ دو کہ سنو اللہ نے کیا ہی سچ بات کہہ دی ہے

فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ

کہ تم لوگ ملت ابراہیمؑ کی پیروی کرو مشرکانہ عقاید سے پاک ہو کر۔ کیونکہ وہ مشرکوں

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ

میں سے نہیں تھے۔ بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا

الجزء ۴

وقف جبرائیل

لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ
وہ مکہ میں بنا اور وہ لوگوں کے لئے بابرکت اور ہدایت کی جگہ ہے۔ اس میں اور نشانیوں کے

بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ
علاوہ مقام ابراہیم بھی ہے جو بھی اس میں داخل ہو جاتا ہے امن پاتا ہے۔ اور کل آدمیوں پر

عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ
خدا کے حکم سے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ
اور جو اس فریضے کا منکر ہو جائے تو وہ خدا کا کیا بگاڑتا ہے وہ سب جہانوں سے بے نیاز ہے۔ اے محمدؐ! آپ کہدیجئے

الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰى مَا
اے اہل کتاب تم خدا کی آیتوں کے منکر کیوں ہوئے جا رہے ہو؟ حالانکہ خدا تمہاری سب کرتوتوں کو

تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ
جانتا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! تمہیں کیا ہو گیا کہ جو بھی ایمان لاتا ہے اُسے راہ حق سے

اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ
روکتے ہو اور اُسے گمراہ کرنا چاہتے ہو۔ اور حال یہ ہے کہ تم خود دیکھتے ہو کہ وہ ٹھیک راستہ پر ہے۔ یاد رکھو

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا
اللہ تمہارے ایسے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔ آپ کہہ دیجئے اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب میں سے

فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ
کسی گروہ کی پیروی کرو گے تو وہ تمہیں ایمان لائے پیچھے کافر

كٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَیْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ
بنا دیں گے۔ اور تم کفر کرو گے کیونکر؟ جب کہ تم پر خدا کی آیات پڑھی جاتی ہیں

اللّٰهِ وَفِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ
اور تمہارے درمیان اس کا رسول موجود ہے۔ تو جس شخص نے بھی خدا کا مضبوط سہارا پکڑ لیا گویا

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾
راہ ہدایت پر آ لگا۔

ع ۱۰

تفسیر

اس رکوع میں اولاً یہ بیان ہے کہ سب سے عمدہ اور محبوب چیز خدا کی راہ میں خرچ کرنی چاہیئے۔

یہ نہیں۔ کہ چیز خراب ہوگئی۔ تو خدا پر احسان دھرنے کے لیئے فقیروں یا غریبوں کو دیدیا۔ نہیں۔ بلکہ دینا ہو تو ایسی ہی چیز دو جسے تم خود پسند کرتے ہو۔

مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ سب سے پہلے لوگوں کے لیئے خدا کی عبادت کی غرض سے بنایا گیا۔ بتایا گیا ہے۔ کہ جو اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ امن پا جاتا ہے۔ اس میں لڑائی اور فساد کرنا منع ہے۔ قتل سخت گناہ ہے۔

اہل کتاب کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ جان بوجھ کر اپنی خواہشوں کی پیروی میں ایمان نہیں لا رہے ہیں مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ان کی طرف مائل نہ ہوں۔ ان کی پیروی سے بچیں۔ ورنہ ڈر ہے۔ کہ کہیں وہ انہیں کفر کی طرف گھسیٹ نہ لائیں اس لئے سر بات میں احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور ان کے رسم و رواج اور قلیتین کی پیروی کی بجائے اسلامی رسم و رواج یعنی قرآن کے بتائے ہوئے راستے کی پیروی کریں۔

حَبْلِ۔ رسی۔ رشتہ۔ پناہ۔ اَلَّفَ اس نے الفت دی۔ یا پیدا کی۔ اَصْبَحَ۔ ہوگیا۔ بن گیا۔
تُمْ (ضمیر جمع مخاطب) تم سب۔ شَفَا۔ کنارہ حُفْرَةٍ۔ گڑھا۔ کھائی۔
اَنْقَذَ۔ اس نے بچایا۔ نکالا۔ لْتَكُنْ چاہیئے کہ ہو۔ ہونی چاہیئے يَنْهَوْنَ وہ روکتے ہیں۔ روکیں گے۔ یا روکیں
تَبْيَضُّ سفید ہوں گے۔ تَسْوَدُّ سیاہ ہوں گے۔ کالے ہونگے اِسْوَدَّتْ سیاہ ہوگئے۔
اِبْيَضَّتْ۔ سفید ہوگئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ

اے مسلمانو! جب تم اللہ پر ایمان لے آئے ہو تو اس سے یہی ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور کہیں مرتے دم

اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا

تک اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنا چاہیئے۔ اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو اچھی طرح پکڑے رہو۔ دیکھنا کہیں

تَفَرَّقُوْا ص وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً

بکھر نہ جانا۔ فرقہ فرقہ نہ بن جانا۔ اور اپنے اللہ کی اس الفت والی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم آپس میں ایک

فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ

دوسرے کے دشمن تھے پھر صرف اس کی رحمت سے تم بھائی بھائی بن گئے اور تم

عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ط كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

دوزخ کی آگ کے گڑھے کے عین کنارے پر کھڑے تھے۔ پھر اللہ نے تم کو بہت جلد بچا لیا۔ دیکھو وہ اسی طرح اپنی

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ

نشانیاں کھول کھول کر تمہارے سامنے بیان کرتا ہے تاکہ تم سیدھے رستے پر آجاؤ۔ اور تم میں سے ضرور ایک جماعت

يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتی ہو اچھے اور نیک کاموں کا حکم دیتی ہو اور برے کاموں سے

الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ

لوگوں کو روکتی ہو۔ اور ایسے ہی آدمی دراصل کامیاب ہوں گے۔ اور اُن لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے

تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَھُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ

اللہ کے پاس سے صاف صاف دلیلیں آنے کے بعد بھی آپس میں اختلاف کیا اور فرقہ فرقہ ہوگئے۔ اور یاد رکھو

لَھُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٥﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ

ایسوں ہی کے لئے تو بہت سخت عذاب ہے۔ جب قیامت کے دن لوگوں کے چہرے اپنے عملوں کی وجہ سے سفید یا سیاہ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ ۣ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

ہوجائیں گے۔ تو جن کے چہرے سیاہ ہوجائیں گے اُن سے کہا جائے گا کیا تم نے ہی ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

اچھا تو اب تم اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ اور جن کے چہرے

ابْيَضَّتْ وُجُوْھُھُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ۭ ھُمْ فِيْھَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٧﴾

سفید ہوں گے وہ تو اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور اس رحمت میں ہمیشہ رہیں گے۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْھَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ

اور یہ آیات اے محمدؐ! جو ہم آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں بالکل سچی ہیں۔ اور اللہ تو کسی پر

ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

ظلم کرنا نہیں چاہتا۔ کیونکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اُس اللہ ہی کا تو ہے۔

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿١٠٩﴾

اور پھر تمام پر حکم بھی اُسی کا چلتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالے نے مسلمانوں کو فرقہ بندی سے منع کیا ہے۔ اور اس کا صرف ایک ہی علاج ہے۔ کہ ہم سب مل کر اس قرآن پر ہی عمل کریں۔ یہی وہ اللہ کی رسی ہے۔ جس کو تھامنے سے ہم میں الفت

ومحبت پیدا ہوگی۔ اس کے بعد قرآن کی تبلیغ کے لیئے کہا گیا ہے۔ اور پھر یہ بھی دوہرایا گیا ہے۔ کہ اپنے اپنے فرقے یا طریقے کی تبلیغ نہ کرو۔ صرف قرآن ہی کی تبلیغ کرو۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے۔ کہ فرقہ بنانے والوں کا انجام قیامت کے دن بُرا ہوگا۔ یہاں تک کہ اُن کو کافروں میں شامل کر دیا جائے گا۔ ہمیں ان باتوں سے بچنا چاہیئے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رحمت کا حقدار بننا چاہیئے۔ جس کا اُس نے اس رکوع میں وعدہ فرمایا ہے۔

أُخْرِجَتْ ۔ نکالی گئی۔ پیدا کی گئی۔ أَدْبَارَ ۔ جمع دُبر۔ پیٹھ۔ پشت۔ أَيْنَ ۔ جہاں۔ جہاں کہیں۔
ثُقِفُوٓا ۔ پائے جائیں۔ دیکھے جائیں۔ قَآئِمَةٌ ۔ قائم۔ کسی چیز پر جمی ہوئی۔ آنَآءَ ۔ طرف۔ وقت
يُسَارِعُونَ ۔ وہ جلدی کرتے ہیں۔ صِرٌّ ۔ سردی۔ پالا۔ بِطَانَةً ۔ دلی دوست۔ رازدار
يَأْلُونَ ۔ وہ کمی کریں گے۔ یا کرتے ہیں۔ خَبَالًا ۔ خرابی۔ فساد۔ رسوائی۔ عَنِتُّمْ ۔ تم تکلیف میں پڑو۔ گرفتار رہو۔
بَدَتْ ۔ ظاہر ہوئی۔ معلوم ہوئی۔ بَغْضَآءُ ۔ بغض۔ کینہ۔ حسد۔ أَفْوَاهِ ۔ جمع فو۔ منہ۔ چہرے۔
تُخْفِى ۔ چھپاتے ہیں۔ پوشیدہ رکھتے ہیں۔ هَا ۔ کیا۔ کیا ایسا ہے۔ أَنْتُمْ ۔ تم ہو۔ تم وہی ہو۔
عَضُّوا ۔ وہ کاٹتے ہیں۔ چباتے ہیں۔ أَنَامِلَ ۔ انگلیاں۔ غَيْظِ ۔ غصہ
تَسُؤْهُمْ ۔ وہ بُرا لگتا ہے اُن کو۔ یا بُرا لگے گا۔ يَفْرَحُوا ۔ وہ خوش ہونگے یا ہوتے ہیں۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

اے مسلمانو! تم ہی تو سب سے اچھی اُمت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ تم لوگوں کو اچھے کاموں کی نصیحت کرتے ہو

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ

اور بُری باتوں سے روکتے ہو۔ اور تم ہی ہو جو ٹھیک ٹھیک اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اور اگر یہ اہل کتاب بھی اسی طرح

الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۚ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ

اللہ پر ایمان لے آتے جس طرح تم لائے تو ان کے لئے بہت ہی بہتر ہوتا۔ ہاں ان میں بھی بعض مومن ہیں مگر زیادہ تر

الْفَاسِقُونَ ﴿١١٠﴾ لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ

ان میں سے فاسق ہی ہیں۔ اور یہ فاسق سوائے تمہیں تنگ کرنے کے اور کوئی بڑا نقصان نہیں پہنچا سکتے اگر یہ دلیر

يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١١١﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

ہو کر تم سے لڑنے کے لیئے بھی نکلیں تو یہ لڑائی سے بھی بھاگ نکلیں گے۔ پھر ان کو کوئی مدد بھی نہیں مل سکے گی۔ سر سے پاؤں تک

الذِّلَّةُ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ

تو ذلت میں گھرے ہوئے ہیں جہاں کہیں بھی انہیں پاؤ گے یا تو اللہ کے شکنجے میں گرفتار دیکھو گے یا دوسری قوموں کے

وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ

ماتحت۔ یہ اللہ کے غضب میں آئے ہوئے ہیں محتاجی اور مسکینی ان کے حصے میں آچکی ہے۔ اس کی وجہ

بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِیَآءَ

یہی ہے کہ اللہ کی آیات کا انکار ہی کیے جاتے ہیں۔ اور نبیوں کے قتل کرنے کے درپئے رہتے ہیں ق جو کہ

بِغَیْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَیْسُوْا

بالکل نامناسب ہے۔ اسی طرح یہ نافرمانی کرنے میں حد سے گذر جاتے ہیں۔ اہل کتاب سب

سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ یَّتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰهِ

ایک جیسے نہیں۔ ان میں سے ایسی جماعت بھی ہے جو مذہب پر قائم ہے۔ رات کو اٹھ کر اللہ کی کتاب کی آیات

اٰنَآءَ الَّیْلِ وَهُمْ یَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ

پڑھتے ہیں۔ اور عاجزی سے خدا کے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔ وہی ہیں جو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور قیامت کے

الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

دن پر ان کا ایمان ہے وہ لوگوں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہیں، برے کاموں سے منع کرتے ہیں۔ اور خود بھی

یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

نیک کام کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہی صالح کہے جا سکتے ہیں۔

وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ ۢ

ایسے پرہیزگار آدمی جو کبھی نیک کام کریں گے وہ ضائع نہیں کیا جائے گا اور اللہ پرہیزگاروں کو اچھی طرح

بِالْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ

جانتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کا حکم ماننے سے انکار کر رہے ہیں اُن کی دولت اور اولاد اُن کو اللہ سے

وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ

بے نیاز نہیں کر سکتی۔ یہ دوزخی ہیں اور دوزخ ہی میں

هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ

ہمیشہ رہیں گے۔ وہ جو کچھ بھی اس دنیا میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال ایسی ہی

الدُّنْیَا كَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا

ہے جیسے کہ ایک سرد ہوا ہو اور وہ ایک ایسی قوم کے کھیت پر سے گذرے جس نے اپنے ساتھ خود ہی

أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ

ظلم کیا ہو۔ اور وہ اس کھیت کو بالکل تباہ کر دے۔ اس میں اللہ نے ایسی قوم پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ اپنی جانوں پر وہ خود

يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً

ہی ظلم کرتے تھے۔ اے مسلمانو! سوائے اپنے مسلمان بھائیوں کے کسی کو اپنا دلی دوست نہ بناؤ تمہاری تباہی

مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا ۚ وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ

یا بدنامی میں وہ کسی طرح کمی نہیں کریں گے۔ ان کی تو بڑی خواہش یہی ہے کہ تم مصیبت میں پھنسے

بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۖ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ

رہو۔ اُن کا بغض اور حسد تو اُن کی باتوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اور جو دل میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے

أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١١٨﴾

بھی بڑھ کر ہے۔ اگر تم کچھ عقل سے کام لو تو ہم نے تمہارے لیے کافی کھول کر آیات بیان کر دی ہیں

هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ

کیا پھر بھی تم ایسے ہو کہ اُن سے دوستی رکھتے ہو لیکن اُن کے دل میں تمہاری ذرہ بھر محبت نہیں اور تم تو تمام

كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ

کتابوں کو مانتے ہو۔ اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں مگر جب علیحدہ ہوتے ہیں تو غصہ

الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ

سے اپنی انگلیاں کاٹ کاٹ کھاتے ہیں۔ ان سے کہدو اس غصہ میں جل مریں مسلمانو! ان کو یہ بھی سنا دو کہ اللہ

بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١١٩﴾ إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ

دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہے۔ اگر تمہیں کوئی کامیابی ہوتی ہے تو انہیں بہت بُری لگتی ہے

وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا

اور جب کوئی مصیبت تم پر آتی ہے تو اس سے خوش ہوتے ہیں۔ یاد رکھو اگر تم صبر سے کام لیتے رہو گے اور خدا کی

لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿١٢٠﴾

نافرمانی سے بچتے ہوگے تو اُن کی یہ چالیں تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گی کیونکہ یہ جو کچھ بھی کرتے ہیں اس کو اللہ اچھی طرح گھیرے ہوئے ہے

ع ۱۲ ۱۱ ۲

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے مسلمانوں کے فرائض بتائے ہیں جن کے ادا کرنے سے وہ سب سے اچھی

امت میں شمار کئے جاسکتے ہیں۔ اور یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں کو نیک کاموں کی تعلیم دو۔ بُرے کاموں سے روکو۔ پھر یہ کہا گیا ہے کہ کسی سے ڈرو نہیں۔ کیونکہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور یہ تعلیم دی گئی ہے کہ مسلمان کو سوائے مسلمان کے اور کسی کو اپنا دوست نہیں بنانا چاہیئے۔ دنیا کی کوئی قوم بھی ان سے خوش نہیں ہوسکتی بلکہ ان کو مصیبت میں دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں چاہیئے کہ صرف ایک اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ اور بغیر کسی سے ڈرے اپنا کام کئے جائیں ؎

غَدَوْتَ۔ تو صبح کو نکلا۔ تُبَوِّئُ تو بتاتا تھا۔ جگہ بتاتا تھا۔ مَقَاعِدَ۔ بیٹھنے کی جگہ۔ مورچہ
هَمَّتْ۔ ارادہ کیا اس نے۔ یا انہوں نے تَفْشَلَا۔ وہ دو ہمت ہار گئے یا ہار دیں بَدْرٍ {ایک مقام کا نام ہے جہاں مسلمانوں کی کفار سے جنگ ہوئی تھی}
يَكْفِيَ۔ تم کو کافی ہوگا۔ يُمِدَّكُمْ {وہ تمہاری مدد کرے۔ تمہیں بڑھاوے۔} مُنْزَلِيْنَ۔ اُتارے ہوئے۔
فَوْرِهِمْ۔ ایک دم۔ جوش میں۔ خَمْسَةِ۔ پانچ۔ اٰلَافٍ۔ جمع الف۔ ہزار۔ ہزاروں۔
مُسَوِّمِيْنَ۔ نشان کئے گئے۔ تَطْمَئِنَّ {وہ اطمینان دے۔ سہارا دے۔ تسلی دے۔ طاقت دیتا ہے} يَقْطَعَ۔ وہ کاٹ دے گا۔ کاٹے۔
طَرَفًا {ایک حصہ۔ ایک ٹکڑا۔ ایک طرف} يَكْبِتَ۔ رُسوا کرے۔ اوندھا کرے۔ خَائِبِيْنَ {ناکامیاب۔ نامُراد (جمع خائب)}

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ
اے محمد! وہ وقت یاد کیجئے جبکہ آپ جنگِ اُحد کے دن صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے۔ اور مسلمانوں کو لڑائی کے
لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ
مورچوں پر بٹھا رہے تھے۔ اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔ اور اے مسلمانو! وہیں جب تم میں سے دو گروہوں نے
اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
ہمت ہار دینی چاہی تو اللہ نے اُن کی ہمت بڑھائی۔ اللہ ہی اُن کا دوست تھا۔ اور تمام مسلمانوں کو صرف اللہ ہی
الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ
بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اے مسلمانو! یقیناً اللہ بدر کی جنگ میں تمہاری مدد کرچکا ہے اور تم اُس وقت بہت ذلیل تھے
فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ
اب اُس اللہ ہی سے ڈرو۔ تاکہ تم شکر گذار بنو۔ اور اے محمد! بدر کے میدان میں جب تم مسلمانوں سے کہہ رہے
يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
تھے کہ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہ ہوگا کہ اللہ آسمان سے اُترے ہوئے تین ہزار فرشتوں سے

مُنزَلِينَ ﴿١٢٤﴾ بَلَىٰٓ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن

تمہاری مدد کرے۔ بلکہ اگر تم نے زیادہ صبر سے کام لیا۔ اور خدا کی نافرمانی سے بچتے رہے تو یہ کافر جب تم پر یکدم آ پڑیں گے

فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ

تو تمہارا پروردگار خاص نشان کیئے ہوئے پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد

مُسَوِّمِينَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ

کرے گا۔ اور یہ سب اللہ نے صرف اسی لیئے کیا کہ خوشخبری سے تمہیں اطمینان

قُلُوبُكُم بِهِ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿١٢٦﴾

حاصل ہو یاد رکھو مدد تو صرف خدا ہی کی طرف سے ہو سکتی ہے جو کہ قدرت والا اور حکمت والا ہے!

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنقَلِبُوا

اور اس نے تمہیں مدد اس لیئے دی کہ کافروں کے ایک حصے کو کاٹ دے یا انہیں شکست دے کر ذلیل کرے۔ اور وہ

خَائِبِينَ ﴿١٢٧﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ

ناکامیاب واپس لوٹیں۔ اے محمدؐ! تیرا اس کام میں کوئی دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ خواہ اللہ ان پر مہربان ہو

أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٢٨﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا

یا انہیں عذاب دے اللہ جانتا ہے کہ وہ ظالم ہیں۔ اور سب کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ ہی

فِي الْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ

کا ہے۔ اُسے اختیار ہے جس کو چاہے بخشے۔ جس کو مناسب سمجھے عذاب دے۔ حقیقت میں

غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٩﴾

اللہ بہت ہی معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں جنگِ بدر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اگر مسلمان صبر سے کام لیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں تک سے اُن کی امداد کر سکتا ہے۔ پھر یہ بیان ہے کہ حقیقت میں تمام قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور کسی کو عذاب دینا یا بخش دینا بھی اُسی کے اختیار میں ہے۔ اس لیئے ہمیں چاہیئے۔ کہ صرف اُسی سے ڈریں۔ اور اُسی سے بخشش طلب کرتے رہیں ۔

مُضٰعَفَةً ۔ بڑھایا ہوا۔ دُگنا کیا ہُوا۔ سَارِعُوْا ۔ تم جلدی کرو۔ عَرْضُ ۔ چوڑائی۔ وسعت۔
سَرَّآءِ ۔ خوشی ۔ فراغت۔ خوشحالی۔ ضَرَّآءِ ۔ تنگی۔ تنگ حالی۔ کَاظِمِیْنَ ۔ پی جانے والے۔ ضبط کرنے والے
عَافِیْنَ ۔ معاف کرنے والے۔ یُصِرُّوْا ۔ وہ اصرار کریں۔ ضد کریں۔ عَامِلِیْنَ ۔ عمل کرنے والے۔ کام کرنے والے
سُنَنٌ { جمع سنت۔ حالت۔ عادت واقعات۔ حالتیں۔ سِیْرُوْا ۔ تم سیر کرو۔ پھرو۔ عَاقِبَةُ { انجام۔ جو آگے آئے بعد میں آئے۔
بَیَانٌ ۔ بیان کھُلی ہوئی بات۔ تَهِنُوْا ۔ تم سُستی کرو۔ تَحْزَنُوْا ۔ تم غم کرو۔ رنج کرو۔
اَعْلَوْنَ ۔ اعلیٰ رہنے والے۔ بلند رہنے والے۔ قَرْحٌ ۔ زخم۔ نُدَاوِلُ ۔ ہم پھیرتے ہیں۔ بدلاتے ہیں
یُمَحِّصَ ۔ نکالے۔ پاک کرے علیٰحدہ کرے۔ جَاهَدُوْا ۔ انہوں نے جہاد کیا۔ کوشش کی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ
مسلمانو! دیکھو ہرگز سُود نہ کھانا۔ کئی حصے زائد۔
وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿١٣٠﴾ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ
اور اللہ سے ڈرو اگر تم اپنی بھلائی چاہتے ہو۔ اور اُس آگ سے ڈرو جو انکار کرنے والوں کے
لِلْكَافِرِينَ ﴿١٣١﴾ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٣٢﴾
لیئے تیار کی گئی ہے۔ اللہ اور اس کے رسُول کے کہے پر چلو تاکہ تم اللہ کی رحمت کے حقدار ہو۔
وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ
اور جلدی بھاگ کر اللہ کی بخشش کو اور جنت کو حاصل کرو جو کہ پرہیزگاروں کے لیئے تیار کی گئی ہے اور وہ جنت
وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي
اتنی وسیع ہے کہ تمام آسمان اور زمین اُس میں سما سکتے ہیں۔ پرہیزگار وہ ہیں جو کہ تنگی اور
السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ
خوشحالی ہر دو حالتوں میں جتنا بھی میسر آتا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ وہ غصّے کو پی جاتے ہیں۔ لوگوں کو
النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا
معاف کر دیتے ہیں۔ اور اللہ ایسے اچھے کام کرنے والوں سے ہی محبت رکھتا ہے۔ اور یہ لوگ جب کبھی بھُول کر کوئی گناہ
فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ
کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جان پر کوئی ظلم کرتے ہیں تو فوراً ہی اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اُس سے معافی طلب کرتے ہیں۔

وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا

اور کریں بھی کیوں نہ جب کہ اللہ کے سوا کوئی اور گناہ معاف کرنے والا نہیں اور جانتے بوجھتے ایسے لوگ کبھی اپنی غلطی پر

وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ

خواہ مخواہ اصرار بھی نہیں کرتے۔ انہیں لوگوں کو ان کے نیک اعمال کے بدلے میں اللہ کی بخشش حاصل ہوگی۔

وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ

اور ایسی جنت بھی ملے گی جس میں نہریں چل رہی ہوں گی اور وہ اس جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ دیکھو نیک

اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا

کام کرنے والوں کو کتنا اچھا بدلہ ملتا ہے۔ تم سے پہلے بہت سی امتیں گذر چکی ہیں۔ زمین میں چلو

فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٣٧﴾

پھرو اور دیکھو کہ احکام الٰہی کے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٨﴾

یہ سب کچھ جو اوپر کہا گیا ہے عام لوگوں کے لیئے ایک واضح بیان۔ اور جو پرہیزگار رہیں ان کے لیئے نصیحت ہے

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾

اور مسلمانو! دیکھو تم بالکل ہمت نہ ہارو اور نہ ہی کسی کی موت سے غمگین ہو نہ شکست سے آزردہ ہو یاد رکھو اگر تم ایماندار ہو تو تم ہی

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ

اگر تمہیں لڑائی میں کوئی زخم پہونچے ہیں تو کیا ہوا۔ دوسروں کو بھی تو ایسے ہی زخم پہونچے ہیں۔ ہمت نہ ہارو۔ یہ دن ہیں

الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

جو لوگوں میں ہم پھیرتے رہتے ہیں اور جو تمہیں زخم پہونچے ہیں۔ وہ تو اس لیئے تھے کہ اللہ مومنوں کو

اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٠﴾

آزما کر دیکھ لے۔ اور تمہیں شہادت کا رتبہ دے۔ اور اللہ ظالموں سے تو محبت ہی نہیں رکھتا۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾ اَمْ

اور اللہ چاہتا تھا کہ مومنوں کو بالکل کافروں سے علیحدہ کردے اور ان کافروں کو مٹا دے۔ اچھا تو کیا

حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

تمہارا یہ گمان تھا کہ پیشتر اس کے کہ اللہ تم میں سے صبر کرنے والوں اور جہاد کرنے والوں کا پتہ

جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ

چلالے۔ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ اور تم تو موت سے

تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ

آمنا سامنا ہونے سے پہلے اس کی بڑی ہی تمنا کیا کرتے تھے۔ پس تم نے موت کو آمنے سامنے دیکھ لیا

وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿۱۴۳﴾

اور تم آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ لوگ کس طرح مر رہے ہیں۔

تفسیر

سب سے پہلے اس رکوع میں سُود لینے سے روکا گیا۔ اور بتایا گیا ہے کہ سُود لینا ہی کفر ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ پرہیزگاروں کی تو یہ حقیقت ہے۔ کہ وہ لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی معاف کرنے کی بجائے اُلٹا سُود لینا شروع کر دے۔ تو وہ پرہیزگار کیسے بن سکتا ہے؟ پھر یہ سمجھایا گیا ہے کہ اپنی غلطی پر آدمی کو اصرار نہیں کرنا چاہیئے۔ اور جب کوئی غصہ والی بات اُس کے سامنے آجائے۔ تو اُسے فوراً اللہ کو یاد کرنا چاہیئے۔ نیز جب کبھی بھول کر کوئی گناہ اُس سے سرزد ہو۔ تو فوراً اللہ سے معافی طلب کرنی چاہیئے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اگر کسی کو یقین نہیں کہ سُود کھانے یا اللہ کے کسی اَور حکم کو نہ ماننے سے اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ تو وہ پہلے لوگوں کے حالات کا مطالعہ کرے۔ اُسے پتہ چل جائے گا۔ کہ اللہ کے حکموں کو نہ ماننے والوں کا کیا حشر ہوا۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ہر ایک واقعہ جو دُنیا میں ہوتا ہے۔ عام لوگوں کے لیئے قِصّہ کہانی بن جاتا ہے۔ مگر پرہیزگاروں کے لیئے ہر ایک واقعہ میں کوئی نہ کوئی نصیحت کی بات چھپی ہوتی ہے۔ سب سے آخر میں مسلمانوں کی ہمت بڑھائی گئی ہے۔ کہ وہ ایمان یعنی اسلام پر جمے رہیں۔ تکلیفوں سے نہ گھبرائیں۔ آخرکار وہ ہر جگہ کامیاب ہوں گے۔ اور کسی کی موت سے بھی انہیں آزردہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ کسی کی موت سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرنے والا ہر وقت موجود ہے ۔

مُحَمَّدٌ [پیغمبر اسلام کا نام۔ تعریف کیا ہوا۔] — أَفَإِنْ۔ کیا اگر؟ — أَعْقَاب۔ جمع عقب کی۔ ایڑیاں

مُؤَجَّلًا۔ مقرر کیا ہوا۔ — كَأَيِّنْ کتنے ہوئے۔ — وَهَنُوا۔ اُنہوں نے ہمت ہاردی

اِسْتَكَانُوا۔ وہ دب گئے۔ — اِسْرَاف۔ زیادتیاں۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

اے مسلمانو! محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گذر چکے۔

أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَنْ

اگر وہ بھی اسی طرح وفات پا جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر پھر جاؤ گے؟ تو سنو! جو کبھی اپنی

يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ۚ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ

ایڑیوں کے بل پھر جائیگا اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا اور جو ثابت قدم رہے گا تو اللہ ایسے شکر گذار بندوں کو

الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوْتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ

جزا دے گا۔ اور دیکھو کوئی نفس بھی تو ایسا نہیں جو خدا کے حکم کے بغیر جو مقرر کر کے

كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَ

لکھا ہوا ہے مر جائے تو جو بھی دنیا کا ثواب چاہتا ہے ہم اس کو دنیا میں ثواب دے دیں گے۔ اور جو

مَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

آخرت میں بدلہ چاہے اُسے وہاں ملے گا۔ اور اس کے علاوہ شکر گذار بندوں کو ہم ضرور بھی جزا ملنے والی ہے۔

وَكَأَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَا

اور کتنے نبی گذر چکے ہیں کہ ان کے ساتھ بہت سے خدا والے کبھی جہاد میں شریک ہوئے تو انہیں جو مصیبتیں اس میں

أَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۗ وَاللّٰهُ

پیش آئیں ان پر نہ تو انہوں نے ہمت ہاری اور نہ کمزوری ظاہر کی اور نہ دشمن کے رعب سے دب گئے۔ اور خدا

يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوْا رَبَّنَا

ایسے صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اس حالت میں اُن کا یہی کہنا تھا کہ اے ہمارے رب!

اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِيْٓ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا

ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمارے کاموں میں ہم سے جو زیادتیاں ہوئیں اُن سے بھی درگزر فرما اور ہمارے قدم اُن کے

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ

مقابلے میں جمائے رکھ اور ان کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُن کو دنیا میں بھی بدلہ

الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۗ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

دیا۔ اور آخرت کا اس سے بھی عمدہ بدلہ ہے۔ اور وہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

ع ۱۵ ۵ ۶

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں جنگ اُحد کا واقعہ ہے کہ جب بعض لوگوں نے افواہ سنی کہ نعوذ باللہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار نے قتل کر دیا۔ تو بھاگ نکلے تھے۔ انہیں بتایا گیا ہے کہ دین حق پر قائم ہوئے پیچھے گیا صرف اتنی سی بات سے تم دین سے منہ موڑ بیٹھو گے کہ دین کی تبلیغ کرنے والا رسول باقی نہیں رہا۔ اب اس دین پر رہنے کا فائدہ کیا۔ پھر یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ اگر لوگ ایسے افعال کے مرتکب ہوں جن سے منع کیا گیا ہے تو وہ خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جو راہِ حق میں لڑیں گے۔ انہیں ثوابِ دنیا اور ثوابِ آخرت ملے گا۔ اور جو گھر بیٹھے مریں اور صرف دنیا ہی میں بدلے کے خواہاں ہوں۔ انہیں دنیا میں بدلہ مل جائے گا۔

جب سب کو ایک دن مرنا ہے تو پھر کیوں نہ انسان خدائے تعالےٰ کی راہ میں جان دے ؛ موت کا ایک دن شکار ہونا ہے تو کیوں نہ انسان جی کھول کر خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی پیروی میں جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہوا مارا جائے۔

جہاں تک ہو سکے نیک کام کرنے کی دوسروں کو نصیحت کرنی چاہیئے۔ اور اس میں جو بھی مصیبتیں آئیں اُنہیں بہادری سے برداشت کرنا چاہیئے۔ خدا سے دعا مانگتے رہنا چاہیئے وہ ضرور مدد کرتا ہے ؛

سَنُلْقِیْ۔ عنقریب ہم ڈال دیں گے۔ رُعْبَ۔ رعب۔ ڈر۔ خوف۔ سُلْطَانًا۔ دلیل۔
مَثْوٰی۔ ٹھکانا۔ تَحُسُّوْنَهُمْ۔ اُنہیں قتل کرتے تھے۔ تَنَازَعْتُمْ۔ تم نے جھگڑا کیا۔
لِيَبْتَلِیَ۔ تاکہ آزمائے۔ تُصْعِدُوْنَ۔ تم چڑھ رہے تھے۔ اَثَابَ۔ پہنچایا۔ لوٹایا۔
لِكَيْلَا۔ تاکہ نہ ہو۔ فَاتَ۔ گم ہوا۔ نکل گیا۔ چھوٹ گیا۔ اَمَنَةً۔ امن والی۔
نُعَاسًا۔ نیند۔ يَغْشٰى۔ ڈھانپ لیا اس نے۔ هٰهُنَا۔ یہاں۔
لَبَرَزَ۔ البتہ نکل آتے۔ مَضَاجِعِ۔ قتل گاہیں۔ مقتل۔ الْتَقَى۔ آپس میں ملیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ
اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب میں سے کسی بھی گروہ کا کہا مان لوگے تو وہ تمہیں پچھلے پاؤں
عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ج
لوٹا دیں گے اور تم نقصان لے کر پھرو گے یاد رکھو! اللہ ہی تمہارا مددگار ہے
وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
اور وہ سب سے اچھا مددگار ہے۔ اے ایمان والو! ہم ضرور کافروں کے دلوں پر ان کے شرک

كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا ۚ

کی وجہ سے   رعب ڈال دیں گے   جو انہوں نے   بغیر کسی دلیل کے   ٹھہرا رکھا ہے

وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ

ایسے کافروں کا مرنے کے بعد دوزخ ٹھکانا ہے اور ظالموں کے لوٹنے کی بری جگہ ہے۔ اور پھر اللہ نے تمہیں یہ وعدہ

اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُم بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَ

سچ کر دکھایا۔ جبکہ تم انہیں اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم نے خود ہی ہمت ہار دی

تَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّن بَعْدِ مَا أَرَاكُم مَّا

اور جھگڑنے لگے۔ اور جب تمہیں فتح سی محبوب چیز دکھائی دی تو تم نے رسول کی نافرمانی کی اس وقت بعض تم میں

تُحِبُّونَ ۚ مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ

سے دنیوی مال و دولت کے طالب تھے   اور بعض   آخرت کے

الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ ۗ

پھر خدا نے لڑائی کی حالت میں تمہیں   آزمانے کے لئے ان کی طرف سے تمہارا رخ پھیر دیا۔ اب خدا نے تم سے

وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥٢﴾ إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا

درگذر کی۔ اور وہ مومنوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔ اور وہ وقت یاد کرو جبکہ تم پہاڑ پر چڑھے جا رہے تھے اور

تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ

کسی طرف پیچھے مڑ کر دیکھتے بھی نہ تھے حالانکہ خدا کا رسول تمہیں پیچھے سے آوازیں دے رہا تھا پھر خدا نے تمہیں

غَمًّا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ

رنج پہ رنج پہنچایا۔ تاکہ جو کچھ تمہارے ہاتھ سے نکل چکا۔ اور جو مصیبت تم پر آئی   اس پر افسوس نہ کرو۔

وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّن بَعْدِ

اور خدا تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔   پھر اس   رنج کے بعد   خدا نے   تم پر   امن کی

الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِّنكُمْ ۖ وَطَائِفَةٌ قَدْ

نیند   نازل کی   جو تم میں سے ایک گروہ پر   طاری ہو گئی   اور وہ آرام سے سو گئے   پھر بھی

أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ

دوسرا گروہ تھا جنہیں جان کے لالے پڑے تھے۔ اپنی جاہلیت کی بدگمانی کی رو میں بہے چلے جا رہے تھے۔

يَقُولُونَ هَل لَّنَا مِنَ الْأَمْرِ مِن شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ

کہہ رہے تھے کہ کیا اس معاملے میں ہمیں کچھ اختیار ہے؟ کہہ دو نہیں۔   اختیار تو ہر طرح کا



تفسیر

اس رکوع میں جنگِ اُحد کا ذکر ہے۔ جبکہ لوگ فتح دیکھ کر رسُول اللہ صلعم کے مقرر کردہ مورچے سے مالِ غنیمت لوٹنے کی غرض سے بھاگ آئے۔ اور اس بھاگنے کی وجہ سے دشمن نے پیچھے سے ان پر حملہ کر دیا۔ اور انہیں شکست ہوئی۔ پھر وہ وقت یاد دلایا۔ کہ سب غمگین ہو رہے تھے۔ تو خدا نے ان پر نیند طاری کر دی۔ کہ سب تکان دُور ہو گئی۔ یہ تمام رکوع جنگ کے واقعات سے متعلق ہے۔

فائدہ

مسلمانوں نے آنحضرتؐ کا کہنا نہ مانا۔ تو شکست کھائی۔ اس لئے معلوم ہوا۔ کہ خدا اور اس کے رسُولؐ کا

اُن کا ماننا ہر حال میں ضروری ہے۔ اس کے بغیر صلاح و فلاح حاصل نہیں ہو سکتی ؎

ضَرَبُوْا فِى الْاَرْضِ زمین پر سفر کیا۔ غُزًّى۔ غازی۔ حَسْرَةً۔ حسرت۔ افسوس۔
لِنْتَ۔ تو نرم ہو گیا۔ فَظًّا۔ اکھڑ۔ بدمزاج سخت زبان۔ غَلِيْظَ الْقَلْبِ سخت دل۔
اِنْفَضُّوْا۔ وہ بھاگ گئے۔ شَاوِرْ۔ مشورہ کر۔ عَزَمْتَ۔ تم نے ارادہ کیا۔
يَخْذُلْ۔ ذلیل کرے۔ يَغُلَّ۔ خیانت کرے۔ سَخَطٍ۔ ناراضگی۔
دَرَجٰتٌ۔ جمع درجہ کی۔ مرتبہ۔ مَنَّ۔ احسان کیا۔ قَعَدُوْا۔ بیٹھ گئے۔
فَادْرَءُوْا۔ ہٹا دو تم۔ فَرِحِيْنَ۔ فرح کی جمع۔ خوش خوش۔ يَلْحَقُوْا۔ وہ ملے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا
اے ایمان والو! تم اُن منکروں کی طرح نہ ہو جاؤ کہ جب

لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِى الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا
اُن کے بھائی کہیں سفر یا جہاد میں گئے اور مارے گئے تو لگے کہنے کہ اگر ہمارے

عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِىْ
پاس رہتے اور نہ جاتے تو کیوں مارے جاتے اور کیوں قتل ہوتے اور اس خیال کے سبب خدا نے اُن کے دلوں میں حسرتیں

قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾
بھر دی ہیں۔ حالانکہ خدا ہی جلاتا اور مارتا ہے۔ اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ
اگر تم خدا کی راہ میں مارے گئے یا از خود موت سے مر گئے۔ تو لوگوں کی جمع چیزوں سے جو جمع کر رکھتے ہیں

رَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِ۟لَى
صرف خدا کی ایک مغفرت ہی ہزار درجے بہتر ہے۔ اور اگر ویسے ہی قتل کئے جاتے اور مر جاتے تو بھی سمجھ لو کہ آخر

اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ
خدا ہی کے سامنے لوٹ آنا ہے۔ اور اے رسولؐ! خدا کی رحمت کی وجہ سے آپ اُن سے نرمی کرتے ہیں اور اگر آپ

كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۚ فَاعْفُ
تُند مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ کبھی کے آپ کے پاس سے تتر بتر ہو گئے ہوتے۔ اب بھی آپ اُن سے

عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ

درگذر کیجئے اور ان کے لئے مغفرت طلب کیجئے اور انہیں مشوروں میں بھی شریک کر لیجئے پھر جب آپ کسی بات کا پختہ ارادہ

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿۱۵۹﴾ إِنْ يَنْصُرْكُمُ

کرلیں تو خدا پر توکل کریں۔ بیشک اللہ بھروسہ کرنیوالوں کا ساتھ دیتا ہے۔ اے مسلمانو! یہ اصول یاد رکھو کہ اگر خدا تمہاری

اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ

مدد کر رہا ہے تو تم پر کوئی دوسری طاقت غالب نہیں آسکتی اور اگر وہی تمہیں ذلیل کر دینا چاہے تو پھر کون ہے کہ اُس کے

مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱۶۰﴾ وَمَا كَانَ

یوں چھوڑ دینے بعد تمہاری مدد کو تیار ہو اور مومن لوگ تو خدا پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور کسی نبی کی یہ شان ہی نہیں

لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ ۚ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ

ہو سکتی کہ کسی قسم کی خیانت کرے۔ بفرض محال ایسا ہو بھی تو جو کچھ خیانت کرے گا قیامت کے دن اس کے سامنے

ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۱۶۱﴾ أَفَمَنِ

آجائے گی اور وہ دن تو ایسا ہے کہ ہر شخص کو اس کی کرتوتوں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور کسی طرح کا ظلم نہیں کیا جائیگا تو کیا

اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۚ

وہ شخص جو خدا کی رضامندی حاصل کرنے پر تلا ہوا ہو اس کی مانند ہو سکتا ہے جو خدا تعالےٰ کے غضب میں آگیا ہو اور اس کا

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ

ٹھکانا جہنم ہو اور وہ بہت بری پھر آنے کی جگہ ہے۔ خدا کے نزدیک اچھے لوگوں کے درجے مقرر ہیں اور وہ جو کچھ

بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ

کرتے ہیں خدا اسے دیکھتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا مومنوں پر یہ بڑا احسان ہے کہ اُن میں ہی سے ایک رسول

فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَ

بھیج دیا جو انہیں خدا کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں ہر برائی سے پاک کرتا ہے اور

يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ

کتاب الٰہی اور حکمت کی باتیں سکھاتا ہے۔ گو اس سے قبل وہ صاف گمراہی میں

مُبِينٍ ﴿۱۶۴﴾ أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا

پڑے ہوئے تھے مسلمانو! یہ کیا کہ جب تم پر جنگ اُحد میں مصیبت آپڑی جس سے دگنی مصیبت تم بدر میں اپنے مقابل

قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ

گروہ کو پہنچا چکے تھے تو لگے چلانے کہ یہ کہاں سے مصیبت آن پڑی اے محمدؐ! کہدو کہ یہ تمہارے ہی کئے کی وجہ سے ہے بیشک اللہ

النصف

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٦٥﴾ وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ

تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے۔ اور تم پر جو مصیبت بھی اُس دن پڑی جس دن دو گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو وہ خدا کے

اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٦٦﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ

حکم سے تھی اور اس لیے تاکہ مسلمانوں کو آزمائے۔ اور اس لیے بھی کہ لوگ جان لیں کہ کون نفاق کرتے تھے کہ جب ان

لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ

کہا گیا تھا۔ ہمارے ساتھ نکل کر خدا کی راہ میں جنگ کرو نہیں تو شہر میں حملے کی روک تھام کرو تو وہ بولے تھے کہ ہمیں

قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ

یقین ہو جائے کہ لڑائی ہونے والی ہے تو ہم ضرور تمہارے ساتھ چلیں گے۔ اُس دن وہ منافق ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ نزدیک تھے

يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

منہ سے وہ باتیں کہہ رہے تھے جو دلوں میں نہیں تھیں۔ اور وہ جو کچھ چھپا رہے تھے اللہ کو خوب

يَكْتُمُونَ ﴿١٦٧﴾ الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا

معلوم تھا۔ یہی وہ منافق ہیں جو لڑائی سے رُک بیٹھے تھے اور اپنے بھائیوں سے کہتے تھے کہ اگر وہ ہمارا کہنا مانتے تو گھر بیٹھے

مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ

رہتے تو آج قتل نہ ہوتے۔ اے محمدؐ۔ ان سے کہیئے جب موت تمہارے سر پر آ کھڑی ہو اور اُسے ہٹاؤ تو ایک بات تبھی تو ہم

صَادِقِينَ ﴿١٦٨﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

جانیں کہ تم ٹھیک کہہ رہے تھے۔ اے مسلمانو! جو لوگ راہِ خدا میں شہید ہو گئے اُنہیں مردہ گمان نہ

أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ﴿١٦٩﴾ فَرِحِينَ بِمَا

کرنا بلکہ وہ تو اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں۔ وہ انہیں کھانے پینے کو دیتا ہے۔ وہ تو اس کے فضل کے

آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا

سبب شاد شاد پھرتے ہیں۔ اور دُوسروں کو جو ابھی شہید ہو کر اُن سے نہیں ملے یہ خوشخبری دیتے

بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١٧٠﴾

ہیں کہ چلے آؤ اسی راہ۔ خوف کرنے اور غمگین ہونے کی کوئی بات نہیں۔

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ

خدا کی نعمتوں اور اس کے فضل کی انہیں خوشخبری دیتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ خدا مومنوں کے نیک اعمال کا

أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٧١﴾

اجر ضائع نہیں کرتا۔ انہیں اس کا بدلہ ضرور ملے گا۔

تفسیر

اِس رکوع کے شروع میں موت کا بیان ہے۔ یعنی یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب ایک دن سب کو مرنا ہی ہے تو کیوں نہ انسان سچائی پر مرے۔ اور کیوں نہ خدا کی راہ میں جان دے۔

پھر شہیدوں یعنی اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کا بیان ہے۔ کہ انہیں مُردہ کہنا غلطی ہے۔ بلکہ وہ تو اپنے رب کے پاس۔ جس طرح وہ چاہتا ہے۔ کھاتے پیتے ہیں۔ اور اپنے بھائی بندوں کو جو پیچھے رہ گئے۔ خوشخبریاں دے رہے ہیں۔ کہ تم بھی آؤ۔ اور ان انعاماتِ خداوندی۔ اور فضل الٰہی میں حصہ لو۔

اِس رکوع میں غلول کا بیان ہے کہ مال غنیمت یا زکوٰۃ میں سے تقسیم ہونے سے قبل ہی خیانت کے طور پر کچھ رکھ لینا بُرا ہے۔ بعض لوگوں نے جنگِ بدر کی غنیمت کے بارے میں آپؐ پر یہ بہتان باندھا کہ آپؐ نے خیانت کے طور پر اس میں سے کچھ رکھ لیا ہے۔ اس پر یہ آیت اُتری۔ کہ جاہلو! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ خدا تو ایک شخص کو اپنا نبی بنائے۔ (اور نبی سوائے امین کے اور کون ہوسکتا ہے) اور تم اس پر یہ الزام لگاؤ۔ کہ اس نے خیانت کی۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ بہرحال تم خبردار رہو کہ جو بھی تم میں سے کسی قسم کی خیانت کرے گا۔ خدا اس کے خیانت کے مال کو دُنیا میں نہیں تو قیامت کے دن ظاہر فرما دے گا۔

فائدہ

خیانت بُری چیز ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے اور بُرے عقیدے کے قریب بھی نہیں جانا چاہئے ؛

اِسْتَجَابُوْا۔ اُنہوں نے قبول کیا۔ وَکِیْلُ۔ وکالت کرنے والا۔ کارساز۔ حَظًّا۔ حصہ۔

نُمْلِیْ۔ ہم ڈھیل دیتے ہیں۔ یَمِیْزَ۔ تمیز کرے۔ علیحدہ ہو۔ یُطْلِعَ۔ اطلاع دے۔ خبردار کرے۔

یَجْتَبِیْ۔ چُنتا ہے۔ یُطَوَّقُوْنَ۔ طوق ڈالتے ہیں۔ مِیْرَاثُ۔ میراث۔ حصہ

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ

جن لوگوں نے زخمی ہونے کے بعد بھی رسول خدا کی لڑائی پر چلنے کی دعوت کو قبول کیا اُن کے لئے بہت بڑا اجر ہے

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ

کیونکہ جو بھی اچھے کام کرتے ہیں اور اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی سے بچتے ہیں اُن کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ ان لوگوں سے جب لوگوں نے

مع ۲

النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ
کہ لوگ تم سے لڑنے کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں اُن سے ڈرو۔ تو بجائے ڈرنے کے ان کا ایمان اللہ پر اور بھی بڑھ گیا۔

اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوْا
اور انہوں نے لوگوں سے کہا کہ ہمارے لئے اللہ ہی کافی ہے اور وہ ہمارے کام اچھی طرح سنوارنے والا ہے پس وہ اسی جنگ

بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ
سے اللہ کی نعمت اور فضل لے کر واپس آئے اور انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی۔ اور وہ اللہ کی مرضی پر چلے۔ اور دیکھو

اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ
اللہ بڑے فضل و کرم کا مالک ہے۔ اور مسلمانو! دیکھو اگر تمہیں پھر بھی کوئی اس طرح ڈرائے تو یوں سمجھو کہ وہ

يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾
شیطان ہے جو اپنے ساتھیوں سے تمہیں ڈرانا چاہتا ہے سو ان سے ہرگز نہ ڈرنا اگر تم سچ مچ ہی مسلمان ہو تو صرف مجھی کو ڈرو

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا
اور اے محمدؐ! تو اس بات سے غمگین نہ ہو کہ یہ کافر دوڑ دوڑ کر کفر کی طرف جا رہے ہیں۔ یہ اللہ کا یعنی اللہ والوں کا کچھ نہیں

اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِى الْاٰخِرَةِ ۚ
بگاڑ سکتے۔ اور بات تو یہ ہے کہ اللہ چاہتا ہی نہیں کہ ان کا آخرت میں کچھ حصہ ہو۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ
اور ان کے لئے آخرت میں بہت بھاری عذاب تیار ہے۔ جو لوگ ایمان کے بدلے کفر خریدتے ہیں

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٧﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ
وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑتے۔ وہ سن لیں کہ ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ کافروں کو یہ نہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۗ اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ
سمجھنا چاہیئے کہ ان کو جو مہلت مل رہی ہے یہ اُن کی جانوں کے لئے اچھا ہے۔ انہیں ہم مہلت دیتے ہیں تا کہ

لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿١٧٨﴾ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ
اُن کے گناہ بڑھتے جائیں۔ اور پھر آخرت میں اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور اے مسلمانو! اللہ ہرگز تمہیں

الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ
جس حالت میں تم ہو چھوڑنے والا نہیں۔ یہاں تک کہ ناپاک یعنی منافق کو پاک یعنی مسلمان سے

الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
بالکل علیحدہ نہ کر دے۔ اور اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تم میں سے ہر ایک کو غیب کا علم دیتا پھرے۔ ہاں اتنا ہے کہ وہ

يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ
اپنے رسولوں میں سے کسی کو اس کام کے لیئے چُن لیتا ہے۔ پس تمہارا فرض یہ ہے کہ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ۔

تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ
اگر تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگار بن جاؤ گے تو تمہارے لیئے بہت بڑا اجر ہوگا۔ اور جو لوگ اللہ کے دیئے ہوئے مال و دولت میں

يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ
بخل کرتے ہیں وہ ہرگز ہرگز یہ گمان نہ رکھیں کہ یہ بخل اُن کے لیئے اچھا ثابت ہوگا۔ بلکہ یہ تو اُن کے

هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَلِلّٰهِ
لیئے بہت ہی بُرا ہے۔ کیونکہ قیامت کے دن جو کچھ انہوں نے بخل کیا ہوگا اُس کا طوق بنا کر اُن کے گلے میں ڈالا جائے گا

مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾
اور مسلمانو! سنو! یہ آسمان اور زمین اللہ ہی کی میراث ہیں۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

ع ۱۸ / ۹

تفسیر

اس رکوع میں جنگِ اُحد کے بعد جہاد کرنے والوں کی تعریف کی گئی ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرنے سے انسان کو بہت کچھ حاصل ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ اُن مجاہدوں کو حاصل ہوا۔ پھر کافروں کو تنبیہہ کی گئی ہے۔ کہ وہ اس چند دن کی زندگی پر خوش نہ ہوں۔ کیونکہ آخرت میں اُن کے لیئے دردناک عذاب ہے۔ سب سے اخیر میں بخیلی سے روکا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ بخیل کی دولت قیامت کے دن اس کے گلے کا ہار بن جائے گی۔ اُسے بخل کا کچھ فائدہ نہ ہوگا +

فَقِيْرٌ۔ مفلس فقیر۔ اَغْنِيَآءُ۔ جمع غنی کی۔ دولت مند ذُوْقُوْا۔ چکھو تم۔
قَدَّمَتْ۔ آگے بھیجا۔ قُرْبَانٌ۔ قربانی۔ زُبُرٌ۔ جمع زبر کی۔ کتابیں۔
مُنِيْرٌ۔ نور والا۔ روشن۔ ذَآئِقَةٌ۔ چکھنے والا۔ اُجُوْرٌ۔ جمع اجر کی۔ بدلے۔
زُحْزِحَ۔ دور کردیا گیا۔ فَازَ۔ کامیاب ہوا۔ مَتَاعٌ۔ فائدہ۔
غُرُوْرٌ۔ دھوکہ۔ مَفَازَةٌ۔ خلاصی پانے والے۔

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ
خدا تعالیٰ نے اُن لوگوں کی بات سُن لی۔ جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم

وقف لازم

أَغْنِيَاءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ

مالدار ہیں اچھا یوں ہی ہے تو ہم ان کی بات لکھے لیتے ہیں اور یہ بھی کہ انبیاء کو قتل کرتے رہیں بغیر کسی صریح جرم کے

وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿۱۸۱﴾ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

اور پھر قیامت کے دن ان سے کہیں گے لو اب چکھو جلانے والے عذاب کا مزہ اور یہ تمہارے ہاتھوں کی کرنی کی وجہ سے

أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴿۱۸۲﴾ الَّذِينَ قَالُوا

ہے۔ اور خدا تو ہرگز اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ یہی تو وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ جب تک

إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا

ہمارے پاس وہ رسول نہ آئے جو ایسی قربانی کی تعلیم دے جسے آگ کھا جاتی ہے۔ ہم سے

بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِي

خدا نے عہد لیا ہے کہ اس وقت تک کسی رسول پر ایمان نہ لائیں۔ اے محمد کہہ دیجیے۔ اچھا اگر یہی معیار رسالت ہے۔ تو تمہارے

بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۸۳﴾

تم نے ان نبیوں کو قتل کیوں کر دیا جو مجھ سے قبل تمہارے پاس روشن دلائل اور وہ چیز جسے تم کہہ رہے ہو یعنی قربانی لیکر آئے تھے

فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ جَاءُوا

اگر پھر بھی یہ آپ کو جھٹلائیں تو آپ فکر نہ کریں آپ سے پہلے بھی اسی طرح رسول جھٹلائے گئے جن میں سے ہر ایک

بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ

روشن دلیلیں، نصیحت کی باتیں اور ہدایت کی کتاب لے کر آیا تھا۔ اے لوگو! ہر ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہوگا۔

الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَنْ

اور تم میں سے ہر ایک کو قیامت کے دن پورا پورا اجر ملے گا۔ تو جو بھی

زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ

آگ سے بچا اور جنت میں داخل ہوا تو اس نے گویا انتہائی کامیابی حاصل کر لی۔ اور رہی یہ دنیا کی

الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَ

زندگی سو یہ ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اے ایمان والو! راہ خدا میں تمہاری کڑی کڑی آزمائشیں

أَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ

ہونگی۔ کہیں ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ایذا کی باتیں سنو گے۔

قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِنْ تَصْبِرُوا

اور کہیں مشرکین کے ہاتھوں تکلیف اٹھاؤ گے۔ تو اگر تم نے صبر کیا

وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ

اور پرہیزگاری کی تو یہ بڑی ہمت کی باتیں ہیں۔ خدا ان کا اجر دے گا۔ اور اُس وقت کو یاد کرو جب

مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا

ہم نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا کہ ہمارے پیغام کو لوگوں تک پہنچاتے رہنا اور اُن سے

تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا

چھپانا نہیں تو انہوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا۔ اور لگے خدا کے احکام کو معمولی معاوضے پر

قَلِيْلًا فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ

فروخت کرنے۔ اور یہ کتنی بُری خرید و فروخت تھی اور کتنی بُری اُس کی قیمت۔ جو لوگ اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں۔ اور جو اچھے کام

بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا

اُنہوں نے کیے ہی نہیں۔ چاہتے ہیں کہ اُن کی طرف منسوب ہوں۔ اور اُن کی تعریف ہو۔ تو اے محمدؐ! آپ

تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

یہ خیال نہ کیجیے کہ وہ عذاب سے چھٹکارا پائیں گے۔ نہیں! بلکہ ان کے لیئے تو بڑا سخت عذاب ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾

اور یاد رکھو اللہ ہی کے قبضے میں زمین و آسمان کی حکومت ہے۔ اور اسے ہر چیز پر قدرت ہے۔

ع ۱۹ ۹ ۱۰

تفسیر

اس رکوع میں اہل کتاب۔ اور مشرکین کے مظالم بیان کیئے گئے ہیں۔ جنت حاصل کرنے کے لیئے ایمان کی حالت میں مرنا ضروری ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ آخرت کے مقابلہ میں دُنیا کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ لیکن اس سے بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ قرآن میں دُنیا کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کی زندگیاں ہمارے سامنے ہیں۔ وہ دین کے ساتھ دُنیا کے معاملات میں بھی یکتا تھے۔ تجارت کرتے تھے۔ ہر طرح کے کاروبار سے واقف تھے۔ خود کماتے اور دُوسروں کو اس کی ترغیب دیتے۔ اخیر میں خدائی حکومت کا اعلان ہے۔ کہ سب کچھ اُسی کی حکومت میں داخل ہے۔ اس پر کسی کو تصرف کا اختیار نہیں۔ سب کو اُسی کے ماتحت رہنا ہوگا۔ اور رہنا پڑے گا ✦

جُنُوْبِ ۔ جمع جانب ۔ کروٹیں۔ بَاطِلًا ۔ بیکار ۔ بیفائدہ ۔ لغو ۔ اَخْزَيْتَ ۔ تونے رُسوا کیا ۔ ذلیل کیا
مُنَادِی ۔ پکار ۔ ڈھنڈورا ۔ اعلان ۔ اَبْرَار ۔ جمع بر ۔ نیک آدمی ۔ پاک آدمی ۔ عَامِلٍ ۔ عمل کرنے والا ۔ کام کرنے والا
يَغُرَّنَّ ۔ وہ دھوکہ میں ڈالے ۔ كَ ۔ تجھے ۔ تَقَلُّبُ ۔ چلنا پھرنا ۔ آنا جانا ۔
بِلَادِ ۔ جمع بلد ۔ شہر ۔ قصبے ۔ نُزُلًا ۔ مہمانی ۔ آؤبھگت ۔ رَابِطُوْا ۔ تم آپس میں مضبوط ہو جاؤ ۔ لگے رہو

اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ
یقیناً آسمان اور زمین کے پیدا کرنے میں ۔ اور ۔ رات دن کے ۔ اختلاف میں
وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ
ایسے عقلمندوں کے لئے خدا کے ہر چیز پر قادر ہونے کی بہت سی نشانیاں ہیں ۔ جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے اللہ کو
قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
یاد کرتے ہیں ۔ وہ اس آسمان و زمین کی پیدائش پر ۔ غور کرتے ہیں ۔
وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا
تو کہتے ہیں ۔ اے ہمارے پروردگار ! تونے یہ سب کارخانہ بیکار نہیں بنایا تیری شان بہت ہی اعلیٰ ہے تو ہی ہم کو
عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ
دوزخ کی آگ سے بچا ۔ اے ہمارے پروردگار ! جس کو تو آگ میں داخل کرے گا ۔ یقیناً تو اسے سب کے سامنے
اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا
ذلیل و خوار کرے گا ۔ اور پھر ایسے ظالموں کے لئے کوئی اور مددگار بھی نہیں ہو سکے گا ۔ اے ہمارے پروردگار ! ہم نے جب
مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا
ایمان لانے کی یہ منادی سنی ۔ کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم فوراً ایمان لے آئے ۔ اے ہمارے پروردگار !
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾
ایمان لانے سے پہلے جو گناہ ہم کر چکے ہیں وہ ہمیں معاف کر دے اور بھول چوک ہم سے ہو اس سے درگزر کر اور اگر تو ہمیں موت دے تو نیک لوگوں کے ساتھ
رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اے ہمارے پروردگار ! جو تونے اپنے رسولوں کی نیک بندوں کے لئے وعدہ کیا تھا وہ ہمارے ساتھ پورا کر اور ہمیں قیامت کے دن رسوا
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ
نہ کرنا ۔ بیشک ۔ تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ۔ تو ان کے رب نے ان کی اس دعا کو قبول کر لیا اور انہیں بتا دیا کہ

لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ ۖ بَعْضُكُم

اے میرے بندو! میں تم میں سے کسی مرد یا عورت کے نیک کام کا اجر ضائع نہیں ہونے دوں گا۔ تم سب آپس میں بھائی

مِّن بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ

ہو۔ اور جن لوگوں نے ہجرت کی یا وہ زبردستی گھروں سے نکالے گئے۔ اور

وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ

میری راہ میں تکلیفیں دیئے گئے پھر وہ اُن تکلیفوں سے تنگ آکر لڑے اور مارے گئے میں اُن کی ساری

وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ

خطائیں معاف کر دوں گا۔ اور انہیں جنت میں داخل کروں گا جس میں نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اُن کے نیک کاموں کا

عِندِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ

ثواب اللہ کی طرف سے دیا جائے گا۔ اور اللہ کی طرف سے جو ثواب ملتا ہے وہ بہت ہی اچھا ہوتا ہے۔ اے محمدؐ! ان کافروں کا کھلے بندوں

تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ

یوں شہروں میں آنا جانا کہیں تجھے اس گمان میں نہ ڈال دے کہ یہ کامیاب ہو جائیں گے نہیں اس زندگی سی انہیں تھوڑا سا فائدہ اٹھانے کی

مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٩٧﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا

مہلت ہے۔ پھر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے ڈرتے رہے۔

رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا

اُن کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

نُزُلًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۗ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ﴿١٩٨﴾ وَإِنَّ

یہ اللہ کی طرف سے آؤ بھگت ہے اور نیکوں کے لئے جو کچھ بھی سامان اللہ کی طرف سے ہوگا وہ بہت ہی بہتر ہوگا۔ اور اہل کتاب

مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ

میں سے بھی بعض لوگ ایسے ہیں جو اُس پر جو تم پر اُترا ہے اور جو اُن پر اُترا تھا ایمان لاتے

وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ

ہیں اللہ سے ڈرتے رہتے ہیں اور اللہ کی آیات کے بدلے دنیاوی مال و دولت کو جو کہ

ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ

بالکل کم قیمت ہے ہرگز ہرگز قبول نہیں کرتے۔ ایسے ہی نیک لوگوں کے لئے اُن کے پروردگار کے نزدیک اجر ہے

اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿١٩٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا

اور اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔ اے مسلمانو! تمہیں چاہیئے کہ صبر کرو

وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

اور ایک دوسرے کو بھی صبر کرنے کی تعلیم دو۔ آپس میں مل جل کر رہو۔ صرف اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب رہو۔

تفسیر

شروع میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اگر انسان صحیح طور پر عقل سے کام لے اور سوچے تو اُسے پتہ چل جائے گا کہ خدا تعالےٰ نے کوئی چیز بیکار یا بے فائدہ نہیں بنائی۔ پھر اُس کے بعد ایک دعا پرہیزگاروں کی زبانی سکھلائی گئی ہے۔ اور یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ انسان کو ہر وقت یادِ خدا کرنا چاہیئے۔ سوتے وقت بھی اُسے نہیں بھولنا چاہیئے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ کسی کا نیک کام ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اس کے بعد صبر کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور سمجھایا گیا ہے کہ اگر کوئی صبر کرے گا۔ اور اگر اُسے اللہ کے لیئے گھر بار چھوڑنا پڑے یا لڑنا پڑے۔ یہاں تک کہ جان تک دینی پڑے تو اُس کے تمام گناہ جو بھول کر اُس نے کیئے ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ دُنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہونے کے لیئے صبر اور آپس میں مل جل کر رہنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلمان ہوتے ہوئے ایک دُوسرے سے اتفاق رکھیں۔ اور مصیبتوں میں صبر سے کام لیں تاکہ ہم بھی کامیاب ہوں ؛

سُوْرَةُ النِّسَآءِ

بَثَّ۔ پھیلائے۔	تَسَآءَلُوْنَ۔ تم سوال کرتے ہو	رَقِيْبًا۔ نگہبان۔
حُوْبًا۔ گناہ۔	مَثْنٰی۔ دو۔ دو۔	مَلَكَتْ۔ مالک ہوئے۔
اَيْمَانُ۔ جمع یمین کی۔ داہنے ہاتھ	تَعُوْلُوْا۔ بے انصافی کرو۔	صَدُقٰتِ۔ مہر۔
نِحْلَةً۔ خوشی خوشی۔	طِبْنَ۔ خوش ہوں وہ۔	هَنِيْٓـًٔا۔ خوش۔
مَرِيْٓـًٔا۔ بغیر فکر کے۔ خوشی خوشی۔	قِيٰمًا۔ مایۂ زندگانی۔	وَاكْسُوْهُمْ۔ انہیں پہناؤ۔
اٰنَسْتُمْ۔ تم پاؤ۔ تم دیکھو۔	رُشْدًا۔ بھلائی۔ ہوشیاری۔	فَادْفَعُوْٓا۔ حوالے کردو۔
بِدَارًا۔ جلدی جلدی۔	يَسْتَعْفِفْ۔ چاہیئے کہ بچے۔	نَصِيْبٌ۔ نصیب حصہ۔

قَلَّ ۔ تھوڑا ہوا۔ کَثُرَ ۔ زیادہ ہوا۔ سَدِيْدًا ۔ موقع کی بات۔

بُطُوْنِ ۔ جمع بطن کی یعنی پیٹ۔ سَعِيْرًا ۔ بھڑکنے والی۔

سورۂ نساء مدنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۷۶ آیتیں

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ

اے بنی آدم! اُس رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا

وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ

کیا اور اسی کی جنس سے اُس کا جوڑا بنایا اور پھر انہی مرد اور عورت سے بیشمار مرد اور عورتیں

نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ

پیدا کر کے پھیلا دیں۔ اور اُس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہو اور خون کے رشتوں کو نہ توڑو۔ خدا

اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱﴾ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا

تمہاری سب باتوں کی نگرانی کرتا رہتا ہے۔ اور سنو! یتیموں کا مال انہیں دے ڈالو اس میں سے

تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ

اچھے کو بُرے سے نہ بدلو اور نہ ہی ان کا مال اپنے مال میں رلا ملا کر کھاؤ

اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ﴿۲﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي

ایسی ہر بات سخت گناہ کی بات ہے۔ اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں سے اچھا سلوک

الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ

نہ کر سکو گے تو اپنی پسند کی دُوسری عورتوں میں سے دو دو تین تین یا چار چار

وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ

سے نکاح کر لو۔ اور اگر ان میں بھی عدل و انصاف قائم نہ رکھ سکو تو صرف ایک ہی منکوحہ بہتر ہے یا لونڈی

اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ﴿۳﴾ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ

یہ نا انصافی سے بچنے کے لیے بہتر طریقہ ہے۔ اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے

نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ

دے دو۔ پھر اگر وہ خود اپنی مرضی سے تمہیں ان میں سے دیں۔ تو خوب مزے سے

هَنِيٓـًٔا مَّرِيٓـًٔا ﴿۴﴾ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ

کھاؤ۔ اور کم عقلوں کو اپنے وہ مال نہ دو جنہیں خدا نے تمہاری زندگی کا سہارا

اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ

بنا رکھا ہے ہاں انہیں کھلاتے پہناتے رہو اور انہیں نیکی اور بھلائی کی بات

قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ

سمجھاتے رہو۔ اور یتیموں کو آزمالو یہاں تک کہ اگر وہ نکاح کی عمر پر پہونچ جائیں تو

فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا

ان کا نکاح کر کے ورنہ اگر ان کی سمجھ بوجھ دیکھ کر ان کا مال اُن کے حوالے کر دو اور اس ڈر سے

تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا

کہ یہ بڑے ہو کر مال کے حقدار ہو جائیں گے اُن کا مال اسراف اور جلد بازی سے نہ ہضم کر جاؤ بلکہ تم میں سے جو دولتمند ہو

فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ

اُسے تو بالکل اُن کے مال سے بچنا چاہیئے۔ اور جو محتاج ہو تو وہ دستور کے موافق حسب ضرورت کھائے۔

فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى

اور دیکھو جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو تو اس پر کسی کو گواہ بھی کر لو اور خدا تو حساب لینے کے لیے

بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۶﴾ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ

کافی ہے۔ ماں باپ اور قریبی رشتہ دار جو ترکہ چھوڑ مریں اس میں مردوں کا بھی

الْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ

حصہ ہے اور ماں باپ اور رشتہ داروں نے جو کچھ بھی تھوڑا بہت ترکہ چھوڑا ہو اس میں عورتوں کا

مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۷﴾ وَاِذَا حَضَرَ

بھی حصہ ہے جو فرض کیا گیا ہے۔ اور جب مال تقسیم کرنے کا وقت

الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ

ہو اور دوسرے قرابت والے یتیم یا مسکین آجائیں تو انہیں اس میں سے کچھ لے کر

مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۸﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا

کھلا دو۔ اور نرمی کی بات کہہ کر ٹال دو۔ اور ایسے لوگوں کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر وہ اپنے پیچھے

مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ

ان یتیموں اور محتاجوں کی طرح کمزور اولاد چھوڑ مرتے تو کیا خوف کھاتے؟ پس چاہیئے کہ اللہ سے ڈرتے رہیں

وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ

اور سیدھی بات کریں۔ اے ایمان والو! سُن لو! کہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق

الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَ

کھا جاتے ہیں گویا وہ اپنے پیٹوں میں آگ ڈال رہے ہیں۔ اور پھر مرنے کے بعد

سَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا ﴿۱۰﴾

بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

ع ۱ / ۱۲

تفسیر

اس سُورۃ کو سُورۂ نساء اِس لیئے کہتے ہیں کہ اس میں عورتوں کے معاملات کا تفصیلاً بیان ہے۔
چُونکہ اس سے پہلے سُورۃ العمران میں جنگِ اُحد وغیرہ کا ذکر ہے۔ جس میں بہت سے مسلمان مارے گئے۔
اوران کی بیوائیں بچیں۔ اور بچیاں یتیم ہوگئے۔ اس لیئے اس سُورت میں ان کے بارے میں مفصل احکامات
نازل فرمائے گئے۔ صرف اس رکوع میں ہی بہت سے احکام یتیموں کے متعلق مِل سکتے ہیں۔ مثلاً یتیموں کا مال
کھانا گویا جہنم کی آگ اپنے پیٹوں میں بھرنا ہے۔ جب یتیم بچے بالغ ہوجائیں۔ تو اگر وہ کاروبار چلاسکیں۔
توان کی جائیداد اُن کے حوالے کردینی چاہیئے۔ اوراس پر کسی کو گواہ کرلینا بھی بہت ضروری ہے۔ جو شخص
امیر ہو اسے یتیم کے مال میں سے کچھ بھی لینے کا حق نہیں ہے۔ کیونکہ حق اسی کا ہے جسے حاجت ہو اور
وہ بھی اس حد تک کہ اس کا گذارہ ہوسکے۔

پھر یہ بتایا گیا ہے کہ تمہیں چار عورتیں نکاح میں رکھنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن ان میں
عدل وانصاف نہ کرسکو تو صرف ایک ہی عورت کافی ہے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو لونڈی پر ہی اکتفا کرو۔
عورتوں کے ساتھ ظلم کرنا اور اُن سے بے انصافی کرنا صرف اس وجہ سے کہ وہ کمزور ہوتی ہیں سراسر ناروا
ہے۔ یہ عرب لوگوں کی ایام جہالت میں عادت تھی کہ انہیں ترکہ تک نہیں دیتے تھے۔ قرآن کریم نے یہ بند
دروازہ بھی کھولا۔ اور اعلان کیا کہ مردوں کی طرح وراثت میں عورتوں کا بھی حق ہے جس کا ذکر اگلے رکوع
میں آئے گا۔

اس رکوع میں آدم علیہ السلام اور حوّا علیہا السلام کا ذکر ہے کہ ان سے لوگوں کی نسل بڑھی۔ اور

بڑھتے بڑھتے قبیلے، خاندان، برادریاں، اور قومیں بن گئیں۔ تو اس سے یہ خیال کر لینا غلطی ہے۔ کہ صرف اپنا ہی پیٹ پالا جائے۔ اور اپنے ہی کو سب کچھ سمجھا جائے۔ بلکہ سب کے سب تم ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو۔ یتیموں کا خیال رکھو۔ بیواؤں کی دستگیری کرو۔ فقیروں سے نیک بات کہو محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔ غرض اسی کے ماتحت اس رکوع میں سب احکام چلے جارہے ہیں +

حَظِّ ۔ حصہ۔ اَلسُّدُسُ ۔ چھٹا حصہ۔ اُمٌّ ۔ ماں۔

وَصِیَّةٍ ۔ وصیت۔ تَدْرُوْنَ ۔ تم جانتے ہو۔ نِصْفُ ۔ آدھا۔

ثُمُنُ ۔ آٹھواں حصہ۔ كَلٰلَةً ۔ جس کا صرف بھائی یا بہن ہو۔ اِمْرَاَةٌ ۔ عورت۔

اُخْتٌ ۔ بہن۔ شُرَكَآءُ ۔ شریک۔ ساتھی۔ يَّعْصِ ۔ نافرمانی کرتا ہے۔

يَتَعَدَّ ۔ متجاوز ہو جائے گا۔ مُّهِيْنٌ ۔ ذلیل کرنے والا۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ

اے لوگو! خدا تعالیٰ تمہیں اولاد کے حقوق کے بارہ میں یوں وصیت کرنے کے لیئے حکم دیتا ہے کہ لڑکے کے لیئے دو عورتوں کے برابر

فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ

حصہ ہے اور اگر بیٹیاں دو۔ یا دو سے زائد ہوں تو ترکہ کا دو تہائی حصہ ان کا ہے۔ اور اگر

كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ

ایک ہی بیٹی ہو تو اس کے لیئے آدھا ترکہ ہے۔ اور متوفی کے ماں باپ کے لیئے چھٹا چھٹا

مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ

حصہ ہے اس حالت میں کہ اگر اولاد بھی ہو اور اگر اس کے اولاد نہ

لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ

ہو اور اس کے ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کے لیئے تہائی حصہ ہے اور اگر اس کے بھائی بہنیں ہوں

فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ

تو ماں کے لیئے چھٹا حصہ ہے اور یہ سب تقسیم مرنے والے کی وصیت پوری کرنے اور اس کے قرض کی ادائیگی سے بچے

اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۭ

ہوئے ترکہ میں ہوگی۔ تمہارے باپ دادا ہوں یا بیٹے پوتے تمہیں کیا معلوم کہ دونوں میں سے کون تمہیں زیادہ نفع دینے والے ہیں

فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١١﴾ وَلَكُمْ

اسی لئے اس فرض کے مطابق اُن کا حصہ دو جو خدا نے مقرر کر دیا۔ بیشک وہ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور جب تمہاری

نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَإِن

بیویاں کچھ چھوڑ مریں تو اُن کے نصف ترکہ کے تم مالک ہو اس حال میں کہ اور اولاد نہ ہو۔ اور اگر اُن کی

كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ

اولاد ہو تو اُن کے ترکہ کا چوتھائی حصہ تمہارا ہے اور یہ اس حالت میں کہ اس کی وصیت پوری ہو اور

يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ

قرض ادا کر دیا گیا ہو۔ اور اسی طرح اگر تم کچھ چھوڑ مرو اور تمہاری اولاد نہ ہو تو وہ چوتھائی حصہ کی

يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا

مالک ہیں اور اگر تمہاری اولاد ہو تو اُن کو آٹھواں حصہ دیا جائے گا اس ترکہ میں سے

تَرَكْتُم ۚ مِّن بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۗ وَإِن

جو تمہاری وصیت پوری کرنے اور قرضہ ادا ہونے پر بچ رہے۔ اور اگر

كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ

کسی مرد یا عورت کے وارث صرف اُس کے بھائی بہن ہوں (کلالہ ہو) تو اس کے بھائی اور بہن میں سے ہر ایک

وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ

کے لئے ترکہ کا چھٹا حصہ ہے۔ اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو اُن میں ایک تہائی ترکہ

شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ

تقسیم کیا جائے گا اس وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد جو اس پر عائد ہو۔ اور وارثوں کو

غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ﴿١٢﴾

ضرر نہ دیا جائے۔ تمہیں خدا کی طرف سے یہ وصیت ہے۔ وہ خوب جاننے والا اور بردبار ہے۔

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ

اے مسلمانو! یہ اللہ کے مقرر کئے ہوئے حدود ہیں۔ جو بھی خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اُسے

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ

جنت میں داخل کرے گا۔ جس کے نیچے نہریں پڑی بہ رہی ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہیہ

الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٣﴾ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ

کتنی بڑی کامیابی ہے۔ برعکس اس کے جو بھی خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع ۱۴ ۱۲

کی ہوئی حدیں توڑیگا تو خدا اسے دوزخ میں دھکیل دے گا۔ جس میں وہ ہمیشہ پڑا جلے گا اور یہ کتنا بُرا عذاب ہے جو اس کے لئے تیار ہے

تفسیر

اس رکوع میں تمام ترکے کے مسایل ہیں کہ کس کو کس حالت میں کس قدر ترکہ ملنا چاہیئے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ترکہ تقسیم کرنے سے پہلے اگر مرنے والے کے ذمے کوئی قرض ہو تو ادا کیا جائے۔ اور اگر اس نے کوئی خاص وصیت کی ہو تو اُسے بھی پورا کیا جائے۔ ان تمام مسائل کو پورے طور پر یاد کر لینا چاہیئے۔ خدا نے انہیں اپنی حدود کے نام سے یاد کیا ہے۔ اور اس کے مطابق ترکہ تقسیم نہ کرنے والے کو عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

حدود کی مثال یوں سمجھو۔ کہ جنگل میں بکریوں کا ایک باڑھ ہو اس میں سے کوئی بکری نکل کر ادھر اُدھر پھرنے لگے۔ تو ضرور بھیڑیا اُسے اُچک لے جائے گا۔ اور اُسے کھا جائے گا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کے حکم سے جو باہر ہو جائے گا۔ اُسے شیطان شکار کر لے گا۔ اور انجام کار ایسا شخص دوزخ میں داخل ہوگا۔

اَلَّذٰنِ وہ دو جو۔ جو دو نو | تُبْتُ میں نے توبہ کی۔ میں باز آیا۔ | اَلْئٰنَ اسوقت۔ اب۔

تَرِثُوْا تم وارث ہو۔ | عَاشِرُوْهُنَّ {تم زندگی بسر کرو۔ مل کر رہو۔ | اِسْتِبْدَالَ تبدیل کرنا۔ بدلنے کی خواہش کرنا۔

اَفْضٰی پہنچا۔ بلا صحبت کی | تَنْكِحُوْا تم نکاح کرو۔ شادی کرو۔ | نَكَحَ اُس نے نکاح کیا۔ شادی کی

مَقْتًا {بہت بُری بات۔ ناراض کرنے والی بات۔

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ

اے مسلمانو! تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کریں۔ تو اُن کے اس کام کو دیکھنے والے چار آدمیوں کو

اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی

گواہ کے طور پر طلب کرو پھر اگر وہ شہادت دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں نظربند کر دیا جائے یہاں تک کہ

یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ

موت انہیں مار ڈالے۔ یا خدا ان کی رہائی کی کوئی اور صورت پیدا کرے۔ اور تم میں سے جو دو

یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا

مرد بدکاری کریں تو اُن کو خوب سزا دو۔ ہاں اگر وہ اس جرم سے سچے دل سے توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کریں تو پھر

عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ

ان کو چھوڑ دو۔ کیونکہ اللہ توبہ قبول کرنے والا اور بہت ہی مہربان ہے۔ اللہ کے نزدیک تو توبہ انہیں کی قابل قبول ہے

لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ

جو نادانی کی وجہ سے کوئی بُرا کام کر بیٹھیں تو پھر جلدی توبہ کر لیں

فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

اُنہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوتا ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا

اور اللہ کے نزدیک اُن کی توبہ قابل قبول نہیں جو کہ ساری عمر تو گناہ کرتے رہتے ہیں۔ اور جب موت

حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ

آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اب توبہ کرتے ہیں اور وہ کفر کی

يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾

حالت میں مرجاتے ہیں ایسوں کے لئے تو ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ

مسلمانو! سنو! تمہارے لئے کسی طرح جائز نہیں کہ عورتوں کی رضامندی کے بغیر زبردستی اُن کے وارث بنو۔

وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ

اور نہ یہ تمہارے لئے کسی طرح مناسب ہے کہ اس نیت سے کہ جو کچھ تم نے اُنہیں دے رکھا ہے اُن سے واپس لینے کے لئے

اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

انہیں خواہ مخواہ روکے رکھو۔ ہاں تمہیں اپنا دیا ہوا لینے کا حق اسی صورت میں ہے جبکہ وہ صریح طور پر بدکار ہوں ورنہ تمہارا فرض

فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ

ہے کہ اُن کے ساتھ اچھی طرح زندگی بسر کرو۔ اور اگرچہ وہ تمہیں ناپسند بھی ہوں تو بھی ہل مل کر زندگی گذارنے کی کوشش کرو کیونکہ ممکن

فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ

ممکن ہے کہ تم ایک چیز سے نفرت کرو۔ اور اسی میں اللہ نے تمہارے لئے بہت فائدہ رکھا ہو۔ اور اگر تم ایک بیوی کو چھوڑ کر کسی اور سے شادی

زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ

کرنا چاہو اور جس کو تم چھوڑنا چاہتے ہو اسے تم نے بہت سا مال دے رکھا ہو تو تمہیں چھوڑتے وقت اُس سے ایک کوڑی تک واپس

شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾ وَكَيْفَ

نہیں لینی چاہیئے۔ کیا اب اُسے بہتان باندھ کر صریح گناہ سے لینا چاہتے ہو؟ اور تم اُن سے دیا ہوا

تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ

مال کیسے واپس لوگے تمہیں شرم نہیں آئے گی جب تم ایک دوسرے سے مل جل چکے ہو اور انہوں نے نکاح کے وقت تم سے

مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ

پکا مل جل کر زندگی گزارنے کا عہد لیا تھا۔ اور دیکھو مسلمانو! ہرگز ہرگز تم اُن عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے

النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ

باپ دادا یا نانا نکاح کر چکے ہوں جو اس حکم سے پہلے گذر چکا سو گذر چکا آئندہ اس کا خیال رکھو اور یہ کام صریح

وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾

بے حیائی اور اللہ کو ناراض کرنے والا ہے۔ اور یہ بہت بُرا راستہ یعنی رواج ہے

تفسیر

اس رکوع کی پہلی آیتوں میں بدکاری کی سزاؤں کا ذکر ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا گیا ہے کہ اگر کوئی بھول کر گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ کرلے تو اللہ اس پر رحم کرتے ہوئے اس کی توبہ قبول کرلے گا۔ مگر ایسے آدمیوں کی توبہ ہرگز ہرگز قبول نہیں کی جائے گی جو جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں۔ اور مرتے وقت توبہ کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ساری عمر تو کفر کرتے رہے۔ مرتے وقت اگر ایمان لائے تو نہ وہ ایمان قابل قبول ہے اور نہ ہی اس طرح کی توبہ قابل قبول۔ کیونکہ ایمان کے بعد عمل کی، اور توبہ کے بعد اصلاح کی ضرورت ہے جو اُنہیں میسر ہی نہیں ہوئی۔

اس کے بعد عورتوں سے نیک سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ کیونکہ اپنے گھر میں بیوی سے نیک سلوک کرنا بھی اللہ کے نزدیک نیکی میں شمار ہے۔ عورتوں سے بدسلوکی کو قرآن نے خود گناہ کہا ہے۔ یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اگر کسی آدمی کے گھر میں ہر وقت آپس میں ناچاقی رہتی ہو۔ تو اس کی زندگی دوزخ کی زندگی بن جاتی ہے۔ اسی لئے قرآن مجید نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ حتی الوسع عورتوں سے نیک سلوک کیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں کے گھر کی زندگی اتحاد اور محبت کی زندگی ہو۔ اور جب انہیں گھر میں اطمینان حاصل ہوگا۔ تو وہ دنیا کے دوسرے کاموں کو اچھی طرح ادا کرسکتے ہیں۔ چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے خطبے میں خاص طور پر عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی تھی۔ اور یہ کام نیکی میں اس طرح شمار کیا گیا ہے۔ کہ اسلام میں کمزوروں کی مدد کرنا نیکی ہے۔ عورتیں اکثر مردوں سے کمزور ہوتی ہیں۔ اس لئے اُن کی دلجوئی کرنا بھی نیکی ہے

آخری آیات میں پرانی فضول رسموں کو ترک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ جیسے کہ اپنے باپ کی بیوہ سے نکاح کرلینا۔ ہمارا فرض یہی ہے۔ کہ ہم ان فضول رسموں کو چھوڑدیں۔ کیونکہ یہ اکثر جہالت کی طرف اور گناہ کی طرف لے جاتی ہیں۔

بَنٰتُ۔ جمع بنت کی۔ بیٹیاں۔ عَمّٰتُ۔ جمع عَمَّہ کی۔ پھوپھیاں۔ خٰلٰتُ۔ جمع خَالَۃٌ کی۔ خالائیں
اَرْضَعْنَ۔ انہوں نے دودھ پلایا۔ رَضَاعَۃِ۔ رضاعت۔ دودھ پلانا۔ رَبَائِبُ۔ جمع رَبِیْبَۃٌ کی سوتیلی بیٹی۔
حُجُوْرِ۔ جمع حُجْرَۃ۔ گود۔ پرورش۔ حَلَآئِلُ۔ جمع حَلِیلۃ۔ بیویاں۔ اَصْلَابِ۔ جمع صُلب۔ پیٹھ۔ نسل

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ
اے مسلمانو! تمہارے لئے تمہاری مائیں حرام ہیں اور تمہاری بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں

وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيٓ
اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری رضاعی مائیں جنہوں نے

أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ
تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضائی بہنیں اور تمہاری ساسیں

وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِي فِي حُجُورِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِي دَخَلْتُمْ
اور تمہاری جوروؤں کی وہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں پرورش پاتی ہیں

بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
ہاں! اس حال میں نہیں کہ تم نے اپنی بیویوں سے صحبت نہ کی ہو اور وہ بیٹے

وَحَلَآئِلُ أَبْنَآئِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ۙ وَأَنْ
جو تمہاری پشت سے ہیں ان کی بیویاں اور ایک ہی وقت میں

تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۗ إِنَّ اللّٰهَ
دو بہنوں کا جمع کرنا بھی حرام ہے جو گذر چکا گذر چکا۔ خدا تعالےٰ

كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٢٣﴾
بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
مُحْصَنٰتُ	شوہر والی عورتیں	وَرَآءَ	سوائے۔ بعد۔ پیچھے	مُحْصِنِيْنَ	روکنے والے۔ پاکدامن بننے والے۔
مُسٰفِحِيْنَ	شہوت پوری کرنے والے	فَتَيٰتِ	جمع فتیۃ۔ لونڈیاں	مُتَّخِذٰتِ	پکڑنے والیاں۔ بنانے والیاں۔
اَخْدَانٍ	یاری آشنائی کرنا	اُحْصِنَّ	نکاح میں آجائیں	خَشِيَ	ڈرگیا۔ ڈرے۔

عَنَتَ۔ تکلیف مصیبت۔



وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ

اور تم پر شوہر والی عورتیں بھی حرام ہیں۔ سوائے ان کے کہ جو جنگ میں تمہارے

اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ

ہاتھ لگیں۔ یہ خدا کے احکام ہیں اور اس کے علاوہ اور عورتیں تمہارے لیے حلال

ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ

ہیں کہ تم بدکاری سے بچنے کی غرض سے نہ کہ ہوس رانی کے لیے

مُسٰفِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ

کچھ مال بطور مہر دے کر نکاح میں لے آؤ۔ تو جن عورتوں سے تم نے نکاح کے بعد فائدہ اٹھایا انہیں

اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ

اُٹھایا انہیں مہر مقرر ادا کر دو۔ اور اس بات کا تم پر کوئی الزام نہیں کہ مہر مقرر ہونے کے بعد تم

بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۲۴﴾

آپس میں کمی بیشی کر لو۔ اور خدا ہر بات کا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ

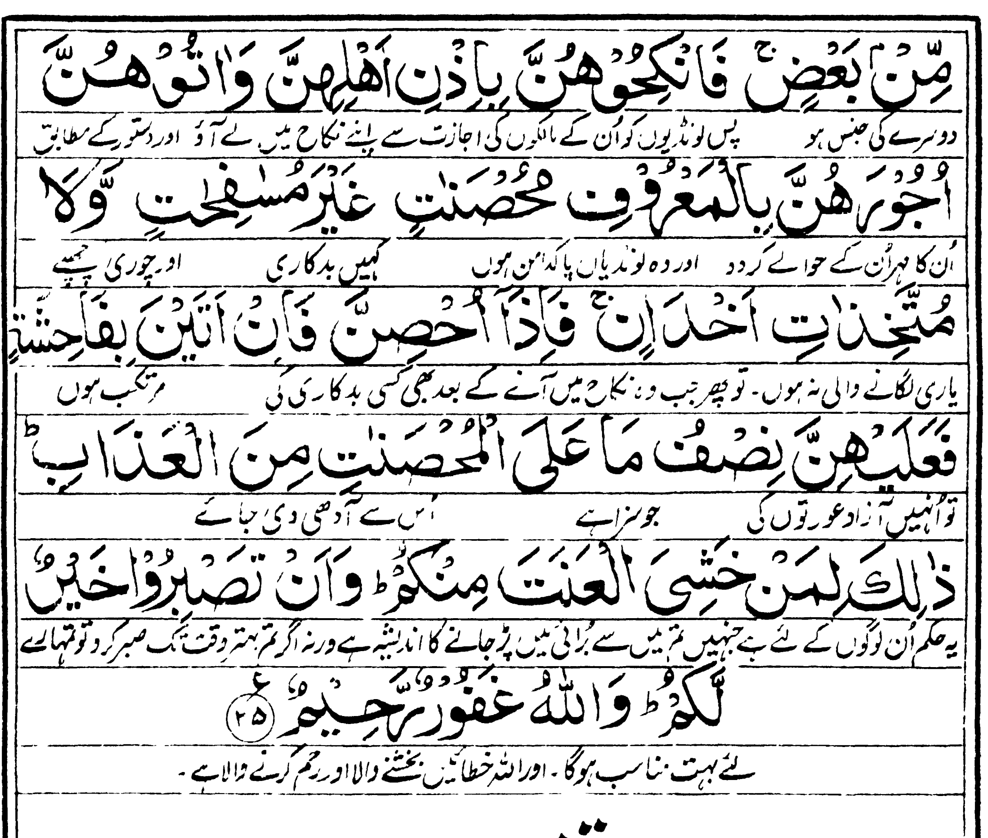
اور جو تم میں سے یہ استطاعت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مومن عورت سے نکاح کرے تو

الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ

ان مومن لونڈیوں سے نکاح کرلے جو تمہارے قبضے میں

الْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ

ہوں۔ اور اللہ تمہارے ایمان سے خوب واقف ہے۔ تم ایک



مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ

دوسرے کی جنس ہو — پس لونڈیوں کو اُن کے مالکوں کی اجازت سے اپنے نکاح میں لے آؤ — اور دستور کے مطابق

اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا

اُن کا مہر اُن کے حوالے کردو — اور وہ لونڈیاں پاکدامن ہوں — کہیں بدکاری — اور چوری چھپے

مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ

یاری لگانے والی نہ ہوں۔ تو پھر جب وہ نکاح میں آنے کے بعد بھی کسی بدکاری کی — مرتکب ہوں

فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۭ

تو انہیں آزاد عورتوں کی — جو سزا ہے — اس سے آدھی دی جائے

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۭ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ

یہ حکم اُن لوگوں کے لئے ہے جنہیں تم میں سے بُرائی میں پڑ جانے کا اندیشہ ہے ورنہ اگر تم بہتر وقت تک صبر کرو تو تمہارے

لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۵﴾ ع

لئے بہت مناسب ہوگا۔ اور اللہ خطائیں بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اوّلاً یہ بیان ہے۔ کہ کون کون سی عورتیں ہیں جن سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے ایسی عورتوں کو "محرمات ابدی" بھی کہتے ہیں۔ اس میں مہر کا بیان بھی ہے کہ اس میں نکاح کے بعد کمی بیشی بھی ہوسکتی ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ آزاد عورتیں میسر نہ ہوں تو لونڈیوں سے نکاح کرلینا کوئی عار کی بات نہیں ہے۔ لیکن وہ لونڈیاں ایسی نہ ہوں کہ دوسروں سے بھی یاری لگائے بیٹھی ہوں۔

اس میں غلامی کا مسئلہ بھی بڑی وضاحت سے بیان کردیا گیا کہ انہیں مساوات کے درجے پر لانے کے لئے اُن سے نکاح کرلو۔ ورنہ پہلے زمانے میں اور اب تک بعض قوموں میں اسے ننگ و عار سمجھا جاتا ہے۔

سُنَنَ۔ جمع سنت۔ طریقہ۔ راستہ۔ رواج — تَمِیْلُوْا۔ تم میلان کرو۔ تم جھکو۔ — مَیْلًا۔ میلان رغبت، جھکنا۔

یُخَفِّفَ۔ وہ کم کرے۔ ہلکا کرے۔ — عُدْوَانًا۔ زیادتی کرتے ہوئے۔ — نُصْلِیْهِ۔ ہم اس کو بٹھائینگے۔ دھکیلینگے۔

تَجْتَنِبُوْا۔ تم اجتناب کروگے۔ پرہیز کروگے۔ — کَبٰٓئِرَ۔ بہت بڑے گناہ۔ گناہ کبیرہ۔ — تُنْهَوْنَ۔ تم منع کئے گئے ہو یا منع کئے جاتے ہو

اِكْتَسَبُوْا۔ انہوں نے کمایا۔ اِكْتَسَبْنَ۔ اُن عورتوں نے کمایا۔ حاصل کیا مَوَالِيَ۔ وارث مالک۔ جمع مولے

اٰتُوْا۔ تم دو۔ حوالے کردو۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

مسلمانو! اللہ یہ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے کھول کھول کر قرآن کے احکام بیان کردے اور تمہیں اُن نیک لوگوں کے رسم و رواج اور مذہب سے

وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۶﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ

واقف کرکے اُس پر چلنے کی توفیق دے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربان ہو۔ اللہ ہر ایک بات کو جانتا اور ہر ایک چیز سے

يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۣ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ

واقف ہے۔ اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم پر مہربان ہو۔ مگر وہ لوگ جو اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں چاہتے ہیں کہ تم بھی خواہشات

تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿۲۷﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ

نفسانی کی طرف جھک جاؤ۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ تمہارا یہ بوجھ ہلکا کرے کیونکہ

خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا

انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے اے مسلمانو! آپس میں ایک دوسرے کے مال کو

اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ

باطل طریقوں سے نہ کھاؤ ہاں اگر چاہتے ہو تو تجارت میں ایک دوسرے کی رضامندی سے

مِّنْكُمْ ۣ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾

لین دین کرکے کھا سکتے ہو۔ اور گناہ میں پڑ کر اپنے آپ کو خواہ مخواہ ہلاک نہ کرو۔ اللہ تو تم پر بہت ہی مہربان ہے۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ

دیکھو! جو بھی حد سے گذر کر ظلم و ستم کرتے ہوئے کسی کا مال کھائے گا۔ بہت جلد ہم اُسے دوزخ میں ڈالیں گے

نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبٰٓئِرَ

اور یہ بات تو اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔ اے مسلمانو! دیکھو۔ اگر تم اُن بڑے بڑے

مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا

گناہوں سے جن سے ہم تمہیں روکتے ہیں بچتے رہو گے تو ہم تمہاری معمولی خطاؤں کو معاف کردیں گے۔ اور تمہیں بڑی عزت

كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى

و آبرو کی جگہ میں داخل کریں گے۔ اور ہرگز اُس مال و دولت کی تمنا نہ کرو جس کی وجہ سے تم میں بعض کو بعض پر فضیلت



بَعْضٍ ۭ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ۭ وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ

دے رکھی ہے ۔ جو مرد کمائیں گے وہ اُن کو مل جائے گا ۔ اور جو عورتیں کمائیں گی اُن کے

مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۭ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

حصہ میں آ جائے گا ۔ اللہ سے اس کا فضل مانگا کرو وہ ہر ایک شے سے

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۳۲ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ

واقف ہے ۔ ہم نے اس کے لئے وارث جو کچھ والدین یا قریبی رشتہ دار چھوڑ مریں

الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۭ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ

مقرر کر دیئے ہیں جن نوکروں وغیرہ سے تم نے عہد و پیمان کر رکھا ہو

فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۝۳۳

اُن کو اُن کا حصہ دو ۔ یقیناً اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے ۔

ع ۵ / ۲

تفسیر

اس رکوع میں یہ کہا گیا ہے کہ انسان کو ضعیف پیدا کیا گیا ہے ۔ اس لئے اُسے چاہیئے کہ خواہ مخواہ فضول رسموں کا بوجھ نہ اٹھائے ۔ صرف اللہ کے بنائے ہوئے قانون پر چلے ۔ کیونکہ وہ بہت ہی نرم ہے ۔ پھر آخیر میں یہ بتایا گیا دوسرے کے مال کو دیکھ کر حسد نہیں کرنا چاہیئے ۔ خود کمانا چاہیئے اور اللہ تعالےٰ سے اُس کا فضل طلب کرنا چاہیئے

قَوّٰامُوْنَ ۔ حاکم ۔ قائم رکھنے والے ۔ صٰلِحٰتُ ۔ نیک عورتیں جمع صالحہ کی ۔ قٰنِتٰتٌ ۔ خاوند کے حکم میں رہنے والیاں

حٰفِظٰتٌ اپنی حفاظت کرنے والیاں ۔ نُشُوْزَهُنَّ ۔ اُن کی نافرمانی ۔ فَعِظُوْهُنَّ پس اُن عورتوں کو نصیحت کرو

وَاهْجُرُوْهُنَّ ۔ اُن کو چھوڑ دو ۔ مَضَاجِعِ ۔ بستر ۔ سونے کی جگہیں ۔ اَطَعْنَكُمْ وہ تمہاری اطاعت کریں ۔

اِبْعَثُوْا ۔ بھیج دو ۔ حَكَمًا ۔ پنچ ۔ فیصلہ کرنے والا ۔ يُوَفِّقِ ۔ موافقت کرے ۔

جَارِ ۔ ہمسایہ پڑوسی ۔ جَارِ الْجُنُبِ ۔ اجنبی پڑوسی ۔ مُخْتَالٌ ۔ بڑائی کرنے والا ۔

فَخُوْرًا ۔ فخر کرنے والا ۔ اَعْتَدْنَا ۔ ہم نے تیار کیا ۔ رِئَاۗءَ ۔ لوگوں کو دکھلانے کے لئے ۔

قَرِيْنًا ۔ ساتھ رہنے والے ۔ مِثْقَالَ ۔ ذرہ مثقال ۔ ایک وزن کا نام ہے ۔ اِنْ تَكُ ۔ اگر ہو ۔

مِنْ لَّدُنْهُ ۔ اپنے پاس سے ۔ يَوَدُّ ۔ چاہتا ہے ۔ چاہے گا ۔ تُسَوّٰى ۔ برابر کر دیا جائے

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ خدا نے ایک کو دوسرے پر

عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَاۤ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ

فضیلت دی اور دوسرے یہ کہ مرد اپنے مال میں سے اُن پر خرچ کرتے ہیں پس صالح عورتیں وہ ہیں جو

قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ

خاوندوں کی اطاعت کریں اور جس کی حفاظت کا حکم خدا نے دیا اس کی حفاظت کریں یعنی بدکاری نہ کریں۔ پھر اگر عورتوں

نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَ

میں سے تم کسی کی بدکاری کا اندیشہ رکھو تو انہیں نصیحت کرو۔ نہ مانیں تو اُن سے ہمبستر ہونا چھوڑ دو۔ پھر بھی نہ مانیں تو

اضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ

مارو۔ اور اس پر اگر تمہاری اطاعت کرلیں تو اُن پر زیادتی کی راہ نہ ڈھونڈو۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا

بیشک خدا بہت بزرگ و برتر ہے۔ اور اے مسلمانو! اگر تمہیں شوہر اور بیوی میں مخالفت کا اندیشہ ہو

فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَاۤ

تو ایک پنچ شوہر کے کنبے سے اور دوسرا بیوی کے کنبے سے مقرر کرو کہ اصلاح کریں اور اگر وہ دونوں واقعی اصلاح

اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا

کرنے کا بیڑا اٹھائیں گے تو خدا ایسے اسباب پیدا کردے گا کہ ان میں موافقت ہو جائے۔ بیشک خدا سب بات کا علم اور

خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ

خبر رکھتا ہے۔ اور اے مسلمانو! سن لو۔ صرف ایک ہی خدا کی عبادت کرو۔ دوسروں کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے

اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ

نیک سلوک کرو اور قرابت داروں یتیموں مسکینوں اور رشتہ دار

ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ

ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں اور

ابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

مسافروں اور لونڈی غلاموں سے بھی اچھا برتاؤ کرو۔ لیکن جو شیخی اور تکبر کرتے ہیں اور اُن سے

مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ﴿۳۶﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ

نیک سلوک نہیں کرتے تو خدا ایسوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ لوگ خود بھی بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی

النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
تعلیم دیتے ہیں اور جو مال و دولت کا فضل اُن پر ہوا اُسے ظاہر نہیں کرتے۔ چھپائے رکھتے ہیں۔

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
تو ایسے لوگ جو ہمارے احکام کے منکر ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور جو لوگ خرچ بھی کرتے ہیں تو

اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
دکھاوے کے لئے حالانکہ نہ خدا پر اُن کا ایمان ہے نہ یوم آخر پر بلکہ

وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾ وَمَاذَا
شیطان اُن کا ساتھی بن چکا ہے اور وہ کتنا بُرا ساتھی ہے۔ بھلا ان لوگوں کا کیا بگڑ تا تھا

عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا
اگر یہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لے آتے۔ اور جو کچھ خدا نے انہیں دے رکھا ہے

رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ
اُس کی راہ میں خرچ کرتے اور اللہ کو ان کے حالات کا علم ہے۔ بیشک اللہ تو ایک ذرہ بھر بھی

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ
ظلم نہیں کرتا۔ بلکہ اُس کی تو شان یہ ہے کہ چھوٹی سی بھی نیکی ہو تو اُسے بڑھا دیتا ہے اور

لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ
اپنی طرف سے اَور بھی ثواب دیتا ہے۔ اے محمدؐ! ذرا اُس وقت کی حالت کا اندازہ کیجئے جب ہم ہر ایک اُمت میں سے

بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَئِذٍ
گواہ کھڑے کریں گے اور آپ کو اُن سب پر گواہی دینے کے لئے بلائیں گے۔ تو اُس دن جو

يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ
ہمارے منکر اور رسول کے نافرمان ہوئے تھے یہ خواہش کریں گے کہ کاش انہیں زمین کے

الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾
برابر کر دیا جاتا اور اس دن وہ کوئی بات خدا سے نہ چھپا سکیں گے۔

نصف النبی

ع ۶
۹
۳

تفسیر

اس رکوع میں کئی مسئلے بیان کئے گئے ہیں۔ پہلے تو یہ بتایا گیا ہے کہ مردوں کو بعض خاص حالات

کی وجہ سے عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ عورتیں گویا مردوں کی مشیر ہیں۔ خانگی معاملات میں ان سے مشورہ لینا ضروری ہے۔ اور اگر وہ کبھی کوئی برائی بھی کریں۔ یا اُن کی طرف سے نافرمانی کا ڈر ہو تو اوّل انہیں زبانی نصیحت کریں۔ اگر وہ اس پر بھی نہ مانیں تو مرد عورت کی خوابگاہ سے علیحدہ رہے۔ پھر بھی نہ مانے۔ اور اس کے احکام سے انکار کرے جو بجا اور مطابق شریعت ہوں تو اُسے اتنا مارنے کی اجازت ہے کہ جس سے اُسے کوئی نقصان نہ پہنچے۔

اس کے بعد پنچایت کے فیصلے کا ذکر ہے۔ دونوں طرف کے پنچ بُلانے میں حکمت یہ ہے کہ اگر مرد نے زیادتی کی ہو تو عورت اپنے پنچ سے کہہ سکے اور مرد کی غلطی کی اُسے سزا ملے۔ اور اُسے زیادتی سے روکا جائے۔

پھر اس کے بعد ہمیں ایک خدا کی حکومت کے اقرار کرنے کا سبق دیا گیا ہے۔ اور والدین اور دیگر عزیز و اقارب سے نیک سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس پر بھی جو تکبر اور غرور کرے اور اُن لوگوں کی روپے پیسے سے مدد نہ کرے۔ بلکہ بخل کرے۔ اور بخل کی دوسروں کو تعلیم دے تو اس کے لئے سخت عذاب ہے۔

بخل سے بچنا چاہیئے۔ یہ عذاب میں مبتلا کرے گا۔

لَا تَقْرَبُوْا۔ قریب نہ جاؤ۔ سُكٰرٰى نشہ کی حالت میں۔ جُنُبًا۔ ناپاکی کی حالت۔

عَابِرِيْ عبور کرنے والے۔ چلنے والے۔ غَآئِطِ۔ جائے ضرور بیت الخلا۔ لٰمَسْتُمُ۔ تم نے چھُوا۔

صَعِيْدًا مٹی۔ يُحَرِّفُوْنَ۔ بدل دیتے ہیں۔ مَوَاضِعِهٖ۔ اُن کی جگہیں۔

اَلْسِنَتِ۔ زبانیں۔ نَطْمِسَ۔ منہ بگاڑ دیں۔ پھیر دیں۔ اَدْبَارِ۔ پیٹھیں۔ جمع دُبر کی۔

نَلْعَنَهُمْ۔ ہم اُنہیں لعنت کریں۔ اَصْحٰبَ السَّبْتِ (ہفتے کے دن والے۔ دیکھو تفسیر رکوع ۸) يُزَكُّوْنَ۔ پاک ہوتے ہیں۔

يُزَكِّيْ۔ پاک کرتا ہے۔ فَتِيْلًا۔ تنکہ۔ ذرہ۔ چراغ کی بتی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى

اے ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کا قصد نہ کرو۔

حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ

جبتک کہ تم سمجھنے نہ لگو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اور نہ ہی ایسی حالت میں کہ تمہیں نہانے کی حاجت ہو۔

حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ

اور تم نہا نہ لو۔ ہاں سفر میں ہو تو (تیمم کرلو) کوئی حرج نہیں۔ اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو یا جائے ضرور سے

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً

ہو کر آئے ہو یا عورتوں سے ملے ہو اور پھر پانی تمہیں دستیاب نہ ہو تو

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ

پاک مٹی سے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرلو بے شک خدائے تعالےٰ

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿٤٣﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا

تمہاری خطاؤں سے درگذر کرنے والا اور بخشش دینے والا ہے۔ اے محمدؐ! کیا آپ نے ان اہل کتاب کو

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ

نہیں دیکھا! جنہیں توریت کا ایک حصہ دیا گیا تو لگے اُس کے بدلے گمراہی خریدنے اور ان کا ارادہ ہے کہ

تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

تمہیں بھی گمراہ کردیں۔ خدا تمہارے ان دشمنوں سے خوب آگاہ ہے اور اُس کا مددگار ہونا

وَلِيًّا ڭ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿٤٥﴾ مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ

اور اُس کا ساتھی ہونا تمہارے لئے کافی ہے۔ یہودیوں میں سے ایسے ہیں جو لفظوں کو اِدھر اُدھر بدل

الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ

دیتے ہیں۔ اور اپنی زبانوں کو دین پر طعن کی غرض سے توڑ مروڑ کر کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہیں مانیں گے۔ اور سنو!

غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ ۭ

تمہیں کچھ نہ سنائی دے اور کہتے ہیں رعنا یعنی اے ہمارے چرواہے کاش! وہ ان الفاظ کے بدلے

وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ

یہ کہتے ہم نے سُن لیا اور ہم مانیں گے۔ اور راعنا کے بجائے کہتے ذرا سنئے تو (اسمع) یا ہماری طرف توجہ کیجئے تو یہ

خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ

اُن کے لئے بہت بہتر اور درست ہوتا۔ لیکن اللہ نے تو اُن کے کفر کی وجہ سے اُن پر لعنت بھیج دی ہے۔ اس لئے ایمان

اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا

بھی بہت تھوڑے لاتے ہیں۔ اے اہل کتاب! اس قرآن پر جو ہم نے تمہاری کتابوں کی تصدیق

نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ

کرنے والا بنا کر اتارا ہے ایمان لے آؤ۔ قبل اس کے کہ ہم چہروں کو پھیر کر

وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ

پیٹھ کی طرف لگا دیں یعنی ذلیل کر دیں یا اصحاب سبت کی طرح اُن پر پھٹکار کر دیں

السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ

اور خدا کا حکم تو ہو کر رہنے والا ہے۔ بے شک خدا شرک کو معاف نہیں کرے گا

يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ

اس کے علاوہ ہر گناہ کی معافی ممکن ہے کیونکہ جو بھی اللہ کے ساتھ

يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ

شریک ٹھیراتا ہے تو وہ بہت بڑا گناہ کرتا ہے۔ اے محمدؐ! کیا آپ نے اہل کتاب کو نہیں دیکھا

يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

جو اپنے تئیں بڑا پاک بتاتے ہیں وہ یوں پاک نہیں ہو سکتے اور اللہ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور کسی پر ذرہ بھر

فَتِيْلًا ﴿۴۹﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى

ظلم نہیں کرتا۔ اے محمدؐ! ذرا دیکھو یہ لوگ اللہ پر کیسا جھوٹ افترا کر رہے ہیں۔ اور اُن کی سزا پانے کے لئے

بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۵۰﴾ ع

یہ کھلا کھلا گناہ کافی ہے۔

ع ۷ ۸

تفسیر

اس رکوع میں نماز کی اوّلین شرط یعنی پاک ہونے کا بیان ہے۔ پھر وضو اور تیمم کا مسئلہ بیان کیا گیا۔ جو کہ طبی اُصول کے مطابق ہے۔ اہل کتاب کی شرارتوں کا بیان کرنے کے بعد انہیں اس قرآن پر ایمان لانے کو کہا گیا ہے اور یہود و نصاریٰ جو خدا کے شریک ٹھیراتے ہیں یعنی یہود عزیر علیہ السلام کو اور نصاریٰ مسیح علیہ سلام کو ابن اللہ کہتے ہیں۔ تو ان کو اور دوسرے فرقہ والوں کو بھی بتا دیا گیا ہے۔ کہ اس گناہ کی معافی نہیں ہے کہ تم ہماری خدائی میں جھوٹے معبودوں کو شریک قرار دو۔

جِبْتِ۔ مورتیں۔ سحر۔ طَاغُوْتِ شیطان۔ سرکش۔ اَهْدٰى۔ زیادہ ہدایت پر۔

لَا يُؤْتُوْنَ۔ نہیں دیتے ہیں نَقِيْرًا۔ کھجور کی گٹھلی کا شگاف۔ يَحْسُدُوْنَ۔ حسد کرتے ہیں۔

نَضِجَتْ۔ جل جائیں گی۔ جُلُوْدُ۔ جلدیں۔ چمڑے۔ ظِلًّا ظَلِيْلًا۔ بہت گہرا سایہ۔

اِذَا حَكَمْتُمْ۔ جب تم فیصلہ کرو۔ اُولِي الْاَمْرِ۔ صاحب حکم۔ امر والے۔ تَنَازَعْتُمْ۔ تم آپس میں جھگڑو

فَرُدُّوْهُ۔ پس لوٹاؤ اس کو۔ تُؤْمِنُوْنَ۔ تم ایمان لاتے ہو

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ

اے محمدؐ! کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں تورات کا علم عطا ہوا

يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ

پھر بھی وہ بُتوں اور شیطانوں کے پیچھے پڑ گئے اور مشرکوں سے کہتے ہیں

كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿۵۱﴾

ایمان والوں سے یہ بُت اور شیطان پوجنے والے زیادہ سیدھی راہ پر ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ

ایسے لوگوں پر اللہ کی پھٹکار! اور جس پر اللہ تعالےٰ کی پھٹکار پڑ جائے تو اسے کوئی بچانے والا

لَهٗ نَصِيْرًا ﴿۵۲﴾ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ

نہیں ملے گا۔ تو کیا انہیں سلطنت تو نہیں مل گئی جو ایسے بے پرواہ ہو گئے ہیں اور ایسا ہو بھی تو

النَّاسَ نَقِيْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ

ایک کوڑی لوگوں کو نہ دیں۔ یا کیا یہ اس بات پر حسد کرتے ہیں کہ اپنے فضل سے خدا نے

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

مسلمانوں کو قرآن جیسی کتاب عطا کر دی تو یہ کونسی عجیب بات ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے ہم نے آل ابراہیمؑ میں سے چند

وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ

نبیوں کو کتاب و حکمت کے علاوہ بہت بڑی سلطنت بھی دی۔ تو پھر آل ابراہیمؑ میں سے بعض تو صحیح دین پر ایمان سے قائم

مِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ۭ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ

رہے اور بعض اس کے قبول کرنے سے رُک رہے اُن کے لئے دوزخ کی بھڑکتی آگ بس ہے۔ اس میں شک نہ کرو کہ جو بھی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا

ہماری آیات سے انکار کرے گا ہم اُسے دوزخ میں دھکیلنے کے لئے ہیں۔ چنانچہ دھکیلنے کے بعد ہر بار

نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا

جب اُن کی ایک کھال گل جائے گی ہم اُن کو عذاب کا مزہ چکھاتے رہنے کے لئے اُس کو دوسری کھالوں سے

الْعَذَابَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بدل دیں گے۔ بیشک خدا بہت زبردست اور حکمت والا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ ایمان لا کر نیک

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

عمل کرتے ہیں تو ہم جلد انہیں جنت میں داخل کریں گے جس کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَھُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

اور وہ اس میں سدا رہیں گے۔ اس میں ان کے لئے پاک بیویاں ہوں گی۔

وَّنُدْخِلُھُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا

اور ہم اُن کو گھنے سایوں میں داخل کریں گے۔ اے مسلمانو! سنو خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں اُن کے مالکوں

الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَھْلِھَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ

کو صحیح سالم دے دیا کرو۔ اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے بیٹھو تو ٹھیک فیصلہ

تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

کیا کرو جو انصاف پر مبنی ہو۔ اللہ تمہیں کیسی اچھی نصیحت کرتا ہے بیشک وہ تمہارے فیصلوں وغیرہ

كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۵۸﴾ يٰٓاَيُّھَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا

کو سنتا اور دیکھتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی

اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ

اطاعت کرو اور اپنے میں سے حکومت والوں کا بھی کہا مانو پھر دیکھو! جب

تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ

کسی معاملہ میں جھگڑا اُٹھے تو بہتر اور انسب یہ ہے کہ اسے اللہ اور رسولؐ کے حکم کے ماتحت چکاؤ اگر تم

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ

واقعی خدا اور یوم آخر پر یقین رکھتے ہو یہ تمہارے حق میں بہتر اور انجام کار اچھا

تَاْوِيْلًا ﴿۵۹﴾

ثابت ہوگا۔

ع ۹/۸/۵

تفسیر

شروع رکوع میں تو بتوں وغیرہ کی پرستش سے روکا گیا ہے۔ پھر بخل اور حسد کو برا کہا گیا ہے۔ اور امانتوں

کو اُن کے مالکوں کو دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کے بعد حکومت الٰہی کا بیان ہے۔ اوّل تو یہ کہ جب بھی تم کوئی فیصلہ کرو، قرآن کے مطابق کرو۔ اور یہی عدل ہے۔ اس کے بعد خدا، رسُولؐ اور اولی الامر کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔ اولی الامر وُہی ہیں جو خدا کے احکام کے ذریعہ حکومت کرتے ہوں۔ جیسے خلفاء راشدین تھے کہ درمیان میں اُن کی ذات صرف ایک واسطہ تھی جس کو نیابت الٰہی بھی کہتے ہیں۔ اس قرآن میں خدا کے بنائے ہوئے قوانین ہیں جو انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کے مقابلے میں بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے علم کی حد نہیں اور عقل انسانی محدود ہے۔ اور ہمیشہ بدلتی رہتی ہے۔ اس لئے اس کے قوانین بھی بدلتے رہیں گے۔ لیکن خدا کو اوّل و آخر کا علم ہے۔ اُسے سب واقعات کی خبر ہے۔ اس لئے جو قانون اُس نے مقرر کر دیا ہے۔ وہ کبھی نہیں بدل جا سکتا۔ وہ ہمیشہ ہر قوم اور ہر مُلک کے لئے ہے۔ ہمیں انسانی قوانین کی بجائے خدائی قوانین نافذ کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ انسانی قوانین بدل ڈالنے کے لائق ہیں۔ کیونکہ وہ بدلتے رہتے ہیں اور محدود علم وعقل کے بنائے ہوئے ہیں +

يَزْعُمُوْنَ۔ گمان کرتے ہیں۔ يَتَحَاكَمُوْٓا۔ مقدمہ لے جاتے ہیں۔ مُنٰفِقِيْنَ۔ منافق۔ دور نگے۔
يَصُدُّوْنَ۔ پھر جاتے ہیں۔ صُدُوْدًا۔ پھر جانا۔ يَحْلِفُوْنَ۔ قسمیں کھاتے ہیں۔
تَوْفِيْقًا۔ موافقت۔ میل جول۔ اَعْرِضْ۔ اعراض کر۔ ایک طرف ہٹ جا۔ عِظْهُمْ۔ اُن کو نصیحت کر۔
قَوْلًاۢ بَلِيْغًا۔ دل تک پہنچنے والی بات۔ موثر بات۔ لِيُطَاعَ۔ تا کہ اس کی اطاعت کی جائے۔ فَلَا وَرَبِّكَ۔ قسم ہے تیرے رب کی
يُحَكِّمُوْكَ۔ تجھے اپنا حاکم بنالیں۔ شَجَرَ۔ جھگڑا ہوا۔ يُسَلِّمُوْا۔ مان لیتے ہیں۔
اَنْعَمَ۔ انعام کیا۔ نعمت دی۔ صِدِّيْقِيْنَ۔ جمع صدیق۔ سچے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ
اے محمدؐ! کیا آپ نے ان منافقوں کی حالت پر غور نہیں کیا جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ تو قرآن اور اُس سے قبل کی
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا
اُتری ہوئی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر حالت یہ ہے کہ شیطانوں سے اپنے مقدمے فیصل
اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ
کرانے جاتے ہیں حالانکہ ان کتابوں میں انہی سے ہٹ جانے کو کہا گیا تھا اور شیطان کی تو یہ حالت ہے کہ

الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ﴿۶۰﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

وہ اسی تاک میں رہتا ہے کہ اُنہیں اور گمراہی میں لے جائے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ

تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ

اچھا اگر تم ان پر ایمان لائے ہو تو آؤ جو خدا نے اُتارا ہے اُس کے ذریعہ رسول سے فیصلہ طلب کرو۔ تو اے محمدؐ! آپ

يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ

دیکھیں گے کہ منافق کس طرح آپ سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں۔ اور پھر اس وقت یہ کیسے پشیمان ہوں گے جب اُن

مُّصِيْبَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ ۖ

فیصلوں کی وجہ سے اُن پر کوئی مصیبت آئے گی۔ پھر آپ کے پاس قسمیں کھاتے آئیں گے۔ کہ واللہ!

بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا ﴿۶۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

ہم تو اُن کے پاس فیصلہ کرانے اس لئے گئے تھے کہ سلوک اور ملاپ ہو۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے

يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ

دلوں کے مرض کو اللہ نے جان لیا ہے۔ تو آپ اُن سے درگذر کیجئے اور نصیحت کے طور پر ایسی بات کہئے جو

لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا ۢ بَلِيْغًا ﴿۶۳﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ

اُن کے دلوں کی گہرائیوں میں پیوست ہو جائے۔ اور اے محمدؐ! ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا جس کی

اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ہمارے حکم سے اطاعت فرض نہ کی گئی ہو۔ تو کیا اچھا ہوتا کہ جب اُنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کر لیا تھا،

جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا

آپ کے پاس چلے آتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور خدا کا رسول بھی اُن کے لئے معافی چاہتا تو بیشک اللہ کو

اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۶۴﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى

بڑا معاف کرنے والا اور مہربان پاتے۔ اے محمدؐ! ہمیں تیرے رب کی قسم ہے اُس وقت تک یہ صحیح ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک

يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

کہ ہر معاملہ جس میں اُن کا جھگڑا ہو، تیرے پاس نہ لائیں۔ اور پھر جو فیصلہ تو کر دے اُسے دل سے بُرا نہ مانیں

حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾ وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا

بلکہ اُسے بخوشی تسلیم کرلیں۔ اور ان منافقوں کی تو یہ حالت ہے کہ اگر ہم

عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا

ان پر فرض کردیتے کہ اپنی جانوں کو مار ڈالو یا اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہو تو اُن میں سے

فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ

بہت ہی تھوڑے اس پر عمل کرتے اور اگر انہیں تو جو نصیحت کی جاتی ہے اُسے ہی مان لیں تو

بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ﴿۶۶﴾ وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰهُمْ

اُن کے حق میں بہت بہتر ہے اور ایمان کی مضبوطی کا باعث۔ تو اس وقت ہم اُن کو اپنی طرف سے

مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۶۷﴾ وَّلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا

بہت بڑا اجر بھی دیتے۔ اور ضرور انہیں سیدھے راستے پر

مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ

لگا دیتے۔ اے مسلمانو! یاد رکھو۔ جو بھی اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانے تو وہ اُن لوگوں کے ساتھ بہشت میں

الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

ہوں گے جن پر خدا نے انعام کیا یعنی وہ لوگ نبی، صدیق،

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾ ؕ

شہدار اور نیک بندے ہیں اور ان کا ساتھ کتنا اچھا ساتھ ہے۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ ع

کہا ماننے والوں پر اللہ کا اس طرح کا فضل ہوگا۔ اور اللہ کا ہر بات جان لینا کافی ہے۔

ع ۹ / ۱۱ / ۶

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں منافقین کی بُرائی کا بیان ہے اور اُن کو اچھی طرح نصیحت کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو اُن کے دل پر اثر کرے۔ اور اس کے بعد اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کا حکم ہے۔ اور ایماندار ہونے کی پختہ نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہو تسلیم کر لیا جائے۔ اور دل میں کسی قسم کا میل نہ آنے پائے۔ اخیر میں ایسے لوگوں کو بڑے درجے عطا ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا فضل ہوگا +

حِذْرَ۔ بچاؤ۔ ثُبَاتٍ۔ جتھے جتھے۔ لَيُبَطِّئَنَّ۔ ضرور دیر کرے گا

يَغْلِبْ۔ وہ غالب آئے۔ وہ جیت جائے۔ مُسْتَضْعَفِيْنَ۔ بے بس۔ کمزور۔ وِلْدَانِ۔ بچے۔

كَيْدَ۔ داؤ۔ مکر۔ فریب۔ ضَعِيْفًا۔ بودا۔ ناکارہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ

اے مسلمانو! ہمیشہ اپنے بچاؤ کا خیال رکھو اور جب دشمن مقابل آجائے تو چاہے جتھے جتھے نکلو

اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿۷۱﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ

چاہے سب مل کر نکلو۔ اور بعض تم میں سے ایسے ہیں جو جہاد کے لئے نکلنے میں ضرور دیر کریں گے پھر جب

اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ

تم پر کوئی مصیبت آن پڑی تو اُن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ خدا نے مجھ پر بڑی مہربانی کی کہ میں

مَّعَهُمْ شَهِيْدًا ﴿۷۲﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

تمہارے ساتھ نہ ہوا۔ اور اگر تمہیں خدا کا فضل یعنی مال و دولت ملے تو

لَيَقُوْلَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ

ضرور کہے گا گویا کہ اُسے تمہارے ساتھ کوئی دوستی یا تعلق ہی نہ تھا کہ اے کاش! میں

كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۳﴾ فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ

تمہارے ساتھ ہوتا اور میں بھی اس طرح بہت فائدہ اٹھاتا۔ وہ لوگ جنہوں نے آخرت کے بدلے

اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۭ وَمَنْ

دُنیوی زندگی بیچ ڈالی انہیں چاہیئے کہ وہ راہ خدا میں جہاد کریں اور جو بھی

يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ

راہِ خدا میں جہاد کرے گا تو چاہے قتل ہوا یا غالب آیا ہر حال میں خدا اسے عنقریب

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۷۴﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

بہت بڑا اجر دے گا۔ اور اے مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا کہ جہاد نہیں کرتے ہو

وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ

حالانکہ مظلوم و بے بس آدمی، عورتیں اور بچے پکار رہے ہیں

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ

کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس شہر مکہ سے جس کے رہنے والے ہم پر

الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ

ظلم ڈھا رہے ہیں، نکال اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی بنا کر بھیج دے اور اپنی طرف سے

لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ

ہمیں کوئی مددگار عطا فرما۔ تو جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو راہِ خدا میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ

جہاد کر رہے ہیں اور جو لوگ کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں

الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ

لڑ رہے ہیں۔ تو اے مسلمانو! تم ان شیطان کے دوستوں سے مقابلہ کرو۔ شیطان کی چالیں تو

الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا (۷۶) ع

بڑی کمزور ہوتی ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو ہر وقت دشمنان اسلام سے خبردار رہنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر طرح کا ساز و سامان تیار رکھنا چاہیئے۔ گویا ایسی زندگی بسر کرنی چاہیئے جو دنیا کی ساری قوموں پر غلبہ کا باعث ہو۔

اس کے بعد جہاد کی غرض و غایت بتائی گئی ہے۔ کہ بے کس و مظلوم بچوں عورتوں اور مردوں پر ناجائز طور پر جور و ستم ہو رہا ہے۔ اُن کی دستگیری حفاظت اور عزت و آبرو قایم رکھنے کے لئے جو لڑائی کی جائے گی وُہی جہاد ہے۔ اسی طرح اگر خدا کی عبادت کرنے یا اس کی عبادت گاہیں قایم رکھنے میں کوئی دوسرا روک پیدا کرے تو اُس روک کو ہٹانا بھی جہاد ہے۔

غرض قرآن حکیم کے منوانے یا حکومتِ الٰہی کے قیام اور قوانین الٰہی کے نفاذ کے لئے اپنی جانیں لڑانے کا نام جہاد ہے ٭

كُفُّوْٓا۔ روک لو تھام لو۔ اَخَّرْتَنَا۔ تو نے ہمیں مہلت دی يُدْرِكْكُّمْ۔ پالے گی تم کو

بُرُوْجٍ۔ جمع برج کی۔ قلعے۔ مُشَيَّدَةٍ۔ مضبوط۔ پکے۔ بَرَزُوْا۔ باہر جانے لگیں۔ نکلیں۔

بَيَّتَ۔ رات کو تجویز کرتا ہے۔ يُبَيِّتُوْنَ جو راتوں کو تجویز کرتے ہیں اَذَاعُوْا۔ اڑا دیتے ہیں اس کو۔ پھیلا دیتے ہیں

يَسْتَنْۢبِطُوْنَ۔ معلوم کرتے ہیں۔ بَاْسَ۔ لڑائی۔ تَنْكِيْلًا۔ عذاب۔

كِفْلٌ۔ حصہ۔ شریک۔ مُقِيْتًا۔ نگہبان حُيِّيْتُمْ۔ تم سلام کرو۔

رُدُّوْهَا ۔ لوٹاؤ اس کو   لَيَجْمَعَنَّكُمْ البتہ ضرور جمع کریگا تمہیں ۔ اَصْدَقُ ۔ زیادہ سچا۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا

اے پیغمبرؐ! کیا آپ نے اُن لوگوں کا حال نہیں دیکھا کہ اُن سے کہا تھا کہ دیکھو ابھی لڑائی سے ہاتھ روکے رہو۔ نماز

الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ

پڑھو   زکوٰۃ دو۔ ابھی یہ بس ہے   پھر جب اُنہیں لڑنے کا   حکم دیا گیا تو

إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ

ان میں سے   ایک گروہ   خدا کے ڈر سے   یا اس سے بھی زیادہ   لوگوں سے

خَشْيَةً ۚ وَقَالُوا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَا

ڈرنے لگا   اور کہنے لگا   اے پروردگار!   تونے جہاد کیوں فرض کر دیا۔ تھوڑے دنوں نہیں

أَخَّرْتَنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ ۗ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ۚ

اور جینے کی مہلت دی   تو اچھا تھا۔   اے محمدؐ! اُن سے کہہ دیجئے کہ آخرت کے مقابلے میں دنیا کا سرمایہ تو

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقَىٰ وَلَا تُظْلَمُونَ فَتِيلًا ﴿٧٧﴾ أَيْنَ

کچھ بھی نہیں۔ اور جو لوگوں کی بجائے اللہ سے ڈرے اُس کے لئے آخرت بہت بہتر ہے اور تمہارے اعمال کی جزا میں ذرہ بھر

مَا تَكُونُوا يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ ۗ

ناانصافی نہ ہوگی۔ اور دیکھو! تم جہاں بھی ہوگے موت تمہیں اپنے وقت پر آلے گی۔ خواہ تم مضبوط سے مضبوط قلعوں میں بند ہو کر

وَإِن تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۚ

بیٹھے رہو۔ اے محمدؐ! ان کا تو یہ حال ہے کہ اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں   کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔

وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِندِكَ ۗ قُلْ

اور اگر کوئی بُرائی یعنی نقصان پہنچتا ہے   تو کہتے ہیں کہ یہ آپ کی وجہ سے ہوا۔   آپ کہہ دیجئے   نا سمجھو!

كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ

سب بھلائی بُرائی اللہ کی طرف سے ہے۔ تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ   کوئی بات ہی

يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴿٧٨﴾ مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۖ

سمجھنے میں   نہیں آتی   اے انسان! جو بھلائی تجھے پہنچتی ہے وہ خدا کی طرف سے سمجھ۔

وَمَا أَصَابَكَ مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ

اور جو مصیبت تجھ پر آن پڑے   اُسے اپنی ذات سے منسوب کر۔   اے محمدؐ! ہم نے آپ کو

لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ

لوگوں کیلئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور آپ کی رسالت پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ تو اے لوگو! جو بھی رسول کی اطاعت کرے

فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ

گویا وہ خدا کی اطاعت کرتا ہے۔ اور جو اُس سے روگردانی کرے تو اے محمدؐ! ہم نے آپ کو اُن پر

حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۫ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ

نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔ یہ منافق ایسے ہیں کہ آپ کی بات سُن کر کہتے ہیں ہم تو اطاعت کرنے کو ہیں ہی اور پھر جب آپکے پاس سے

بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ

اُٹھ کر چلے جاتے ہیں تو اس میں سے ایک فریق راتوں میں آپ کے کہے کے خلاف تجویزیں بناتا ہے۔ اور اللہ جو وہ راتوں میں

مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى

تجویزیں سوچتے ہیں لکھتا رہتا ہے۔ آپ ان سے درگذر کیجئے اور صرف خدا پر بھروسہ رکھئے۔ اور اللہ آپ کا

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ

کارساز ہے۔ یہ بس ہے۔ کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے حالانکہ اگر یہ کسی

مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾

دوسرے کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سارا اختلاف ہوتا۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ

اور جب ان منافقوں کے پاس کوئی امن یا ڈر کی خبر آتی ہے تو اُسے لے اُڑتے ہیں۔

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ

تو اگر مشہور کرنے کی بجائے وہ اُسے خدا کے رسول اور صاحب اختیار لوگوں کے سامنے پیش کرتے تو ان میں سے

الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

تہ تک پہنچنے والے اسے ٹھیک طور پر معلوم کر لیتے۔ اور اگر تم لوگوں پر خدا کا فضل و کرم

وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِىْ

نہ ہوتا تو تم میں بہت کم شیطان کی پیروی سے بچتے اے محمدؐ! آپ خدا کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ

جہاد کیجئے صرف آپ پر آپ کی ذمہ داری ہے اور مومنوں کو بھی جہاد پر آمادہ کیجئے۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ

قریب ہے کہ اللہ کافروں کا زور روک دے۔ خدا اُن سے زور کی حیثیت میں بھی بڑھا ہوا ہے

بَأْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً

اور وہ عذاب دینے میں بھی بہت سخت ہے۔ جو اچھی بات کی سفارش کرے گا

يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً

اُس میں سے وہ ثواب کا حصہ پائے گا۔ اور جو شخص بری سفارش کرے گا

يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾

اُس پر اُس کا وبال ہوگا اور خدا تعالےٰ ہر بات پر نگہبان ہے

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۗ

اے مسلمانو! جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم جواب میں اُس سے اچھا سلام کرو یا ویسے ہی الفاظ کہدو۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

بیشک اللہ ہر چیز پر حساب لے گا۔ اللہ ایسا ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود ہونے کے

هُوَ ۗ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۗ وَمَنْ

لائق نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ قیامت کے دن تم سب کو ضرور جمع کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ سے زیادہ

اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ ع

کس کی بات سچی ہو سکتی ہے؟

النصف ۱۱ ع ۸

تفسیر

اس رکوع میں بہت سے احکام مذکور ہوئے ہیں۔ شروع رکوع میں مسلمانوں کو بہادر اور مجاہد بننے کی تعلیم دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ موت سے ڈرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ وہ تو ایک دن آکر رہے گی۔ تو اس وقت اگر تم میدان جنگ کی بجائے آرام سے کسی مضبوط قلعے میں بھی بیٹھے ہوگے تو وہ تمہیں وہیں آ لے گی بھاگ کر جا نہیں سکتے اس لئے ڈرنا بے کار ہے۔ خدا کی راہ میں جانیں لڑا دو کہ بس اس کی خوشنودی حاصل ہو جانا ہی سب دنیا کے مال و متاع سے بہتر اور انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ اور حکومتِ الٰہی کا قایم کر دینا ہی جمیع کائنات کے کارِ خیر سے بہتر ہے۔ اس کے بعد منافقوں کا بیان ہے کہ منہ پر کہتے ہیں۔ کہ ہم آپ کا حکم مانیں گے۔ اور جب علیحدہ ہوتے ہیں تو اُلٹی اُلٹی تجویزیں سوچتے ہیں۔

اس کے بعد قرآن حکیم پر ایسا غور کرنے کو کہا گیا ہے جس سے اُس کے خدا کی طرف سے ہونے کا یقین بڑھتا

چلا جائے۔ کیونکہ جب تک اُس کو خدا کا کلام سمجھ کر نہیں پڑھا جائے گا۔ اس وقت تک اُس کے احکام کی پوری پوری تعمیل نہ ہوگی - اور اگر انسان کو یہ یقین ہو جائے۔ کہ یہ حکم میرے پیدا کرنے والے آقا کا ہے۔ تو وہ اُسے پورا کرنے میں تامّل نہیں کرے گا۔

اِس کے بعد یہ حکم ہے کہ جب کوئی خبر تمہیں ملے تو اُس کی اوّل تحقیق کر لو۔ ایسے ہی اُسے اُڑا دینا، اور نشر کر دینا امن عامہ میں خلل کا باعث ہوتا ہے۔

پھر مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دلانے کا حکم ہے۔ اور مومنوں کو بتایا گیا ہے کہ بڑے سے بڑے لشکر سے بھی نہ ڈریں۔ کیونکہ اُن کی طرف خدا کا زور ہوگا۔ جو سب زوروں سے بڑھ کر ہے۔

پھر سفارش کے متعلق حکم ہے۔ کہ اچھی سفارش کرنے سے انسان کو ثواب ملے گا اور بُری سفارش پر عذاب۔ اور جزا و سزا کا دن مقرر ہے۔ خدا نے ہر چیز کا حساب کر رکھا ہے۔ اُس دن کے ہونے میں کسی کو شک نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بات ایسی ہستی کیطرف سے ہے جسے ہر گذرے ہوئے اور آنے والے واقعات کا علم ہے۔

سلام کے متعلق مسئلہ بتایا گیا ہے کہ اچھا جواب دینا چاہیئے +

اَرْكَسَهُمْ۔ اُن کو اُلٹا پھیر دیا۔	وَدُّوْا۔ خواہاں ہیں۔	يَصِلُوْنَ۔ جا ملے ہیں۔
حَصِرَتْ۔ تنگ ہو جاتے ہیں۔	سَلَّطَ۔ غلبہ دے دیتا ہے۔	اِعْتَزَلُوْكُمْ۔ تم کو چھوڑ دیں۔
اَلْقَوْا۔ پیغام دیا۔ بھیجا۔	سَلَمَ۔ صلح۔ امن و امان۔	يَاْمَنُوْكُمْ۔ تم سے امن میں رہیں۔

لَمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ۔ تمہیں نہیں چھوڑتے۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا

اے مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا۔ کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے ہو حالانکہ خدا نے اُن کے کاموں کے سبب

كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ

انہیں پھر کفر کی طرف پھیر دیا۔ کیا خدا نے جسے گمراہ کر دیا تم اُسے ہدایت کرنا چاہتے ہو؟ تو یاد رکھو! جسے

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ

اللہ گمراہ کرے تو اُس کے لئے کوئی سیدھی راہ نہیں نکال سکتا۔ یہ منافق چاہتے ہیں کہ تم بھی اُن کے

كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ

برابر ہو جاؤ۔ تو جب تک یہ لوگ خدا کی راہ میں ہجرت کے لئے نہ نکلیں

حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ

ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ اور اگر یہ منہ موڑ لیں اور کافر ہی رہیں تو ان کو جہاں

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ

پاؤ پکڑ لو اور قتل کر ڈالو۔ اور ان میں سے کسی کو نہ دوست بناؤ

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ

نہ مددگار۔ مگر ان کو نہیں جو ایسی قوم سے جا ملیں جن کا تمہارے ساتھ

وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَاۗءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ

معاہدہ ہو یا وہ تمہارے پاس ایسی حالت میں آئیں کہ ان کے دل لڑنے کو نہ تم سے

يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ

چاہیں نہ اپنی قوم سے اگر اللہ کو منظور ہوتا تو وہ تم پر ان کو غالب

عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَ

کر دیتا اور وہ تم سے ضرور لڑتے پس اگر وہ تم سے علیحدہ ہوگئے ہیں اور تم سے نہیں لڑتے بلکہ صلح کے

اَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾

خواستگار ہیں تو اللہ نے ان سے لڑنے کے لیے تمہارے لئے کوئی راستہ نہیں چھوڑا یعنی اجازت نہیں دی

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا

ان کے علاوہ تم بعض لوگ ایسے بھی پاؤ گے جو یہ چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے

قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ

بھی۔ جب بھی انہیں فتنہ وفساد کی طرف لوٹا دیا جائے اوندھے منہ اس میں گر پڑتے ہیں۔ تو ایسے لوگ تم سے

يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ

کنارہ کش نہ ہو جائیں نہ تمہاری طرف پیغام صلح بھیجیں اور نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں

فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكُمْ

تو ایسے شریروں کو پکڑ لو اور جہاں پاؤ قتل کر دو۔ یہی لوگ ہیں جن کے

جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع

خلاف ہم نے تمہیں جنگ کی اجازت دے دی ہے۔

ع ۱۲ ۹

تفسیر اس رکوع میں ہجرت کرنے کو مسلمانی کی کسوٹی قرار دیا گیا ہے۔ اور منافقین اور مشرکین کی شرارتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی جنگ صلح اور معاہدات کے مفصل احکام بتا دیئے گئے ہیں۔

دِيَةٌ ۔ دیت ۔ خون بہا ۔ قصاص ۔ مُسَلَّمَةٌ ۔ سپرد کردی جانے والی ۔ لے شدہ یَصَّدَّقُوْا ۔ معاف کردیں ۔
شَهْرَيْنِ ۔ دو مہینے ۔ مُتَتَابِعَيْنِ ۔ پیہم ۔ متواتر ۔ پے درپے مُتَعَمِّدًا ۔ جان بوجھ کر ۔ دیدہ و دانستہ
اَعَدَّ ۔ تیار کیا ۔ مہیا کیا ۔ ضَرَبْتُمْ ۔ مارو تم ۔ مراد سفر کرنا ۔ لَسْتَ ۔ نہیں ہے تو ۔
تَبْتَغُوْنَ ۔ تم ڈھونڈتے ہو ۔ چاہتے ہو ۔ مَغَانِمُ ۔ غنیمتیں ۔ فائدے ۔ فَتَبَيَّنُوْا ۔ پس اچھی طرح سمجھ لو ۔ جان لو
خَبِيْرًا ۔ خبر رکھنے والا ۔ خبردار ۔ يَسْتَوِىْ ۔ برابر ہے ۔ قَاعِدُوْنَ ۔ بیٹھنے والے ۔
اُولِى الضَّرَرِ ۔ نقصان والے معذور ۔ فَضَّلَ اللّٰهُ ۔ اللہ تعالیٰ نے فضیلت دی ۔ قَاعِدِيْنَ ۔ بیٹھنے والے ۔
دَرَجٰتٍ ۔ درجے ۔ جمع درجہ کی ۔ مَغْفِرَةً ۔ مغفرت ۔ بخشش

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَ
اور دیکھو ! یہ کسی مومن کے لئے درست نہیں کہ وہ بجز غلطی کے کسی دوسرے ایماندار کو مار ڈالے تو جو بھی

مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ
یوں غلطی سے کسی مومن کو مار ڈالے تو ایک مومن غلام کا آزاد کرنا اور مقتول کے ورثا کو

دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ
خون بہا ادا کرنا ہے سوا اس کے کہ وہ خون بہا معاف کردیں ۔ اور اگر مقتول

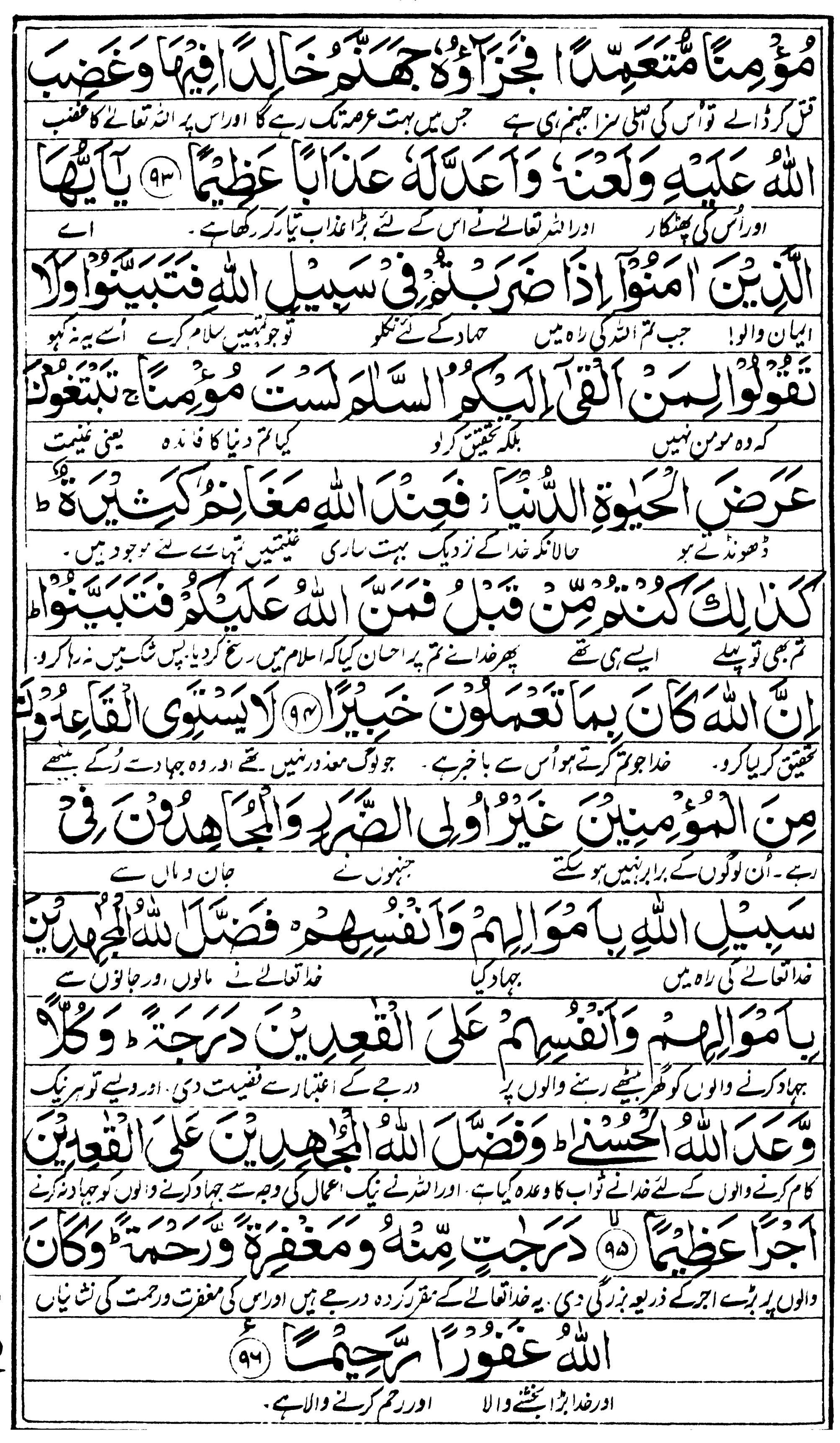
كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
ایسی قوم میں سے ہو جو تمہاری دشمن ہے تو اس حال میں صرف غلام آزاد کردینا

مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ
کافی ہے ۔ اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے ورثا کو

فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ
خون بہا دینا اور ایک مومن غلام کا آزاد کرنا قاتل پر واجب ہے ۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً
جو اتنی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے ۔ یہ خدا کی طرف سے

مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ
اس کے گناہ کی توبہ ہے اور اللہ بہت علم و حکمت کا مالک ہے ۔ مگر جو کسی ایماندار کو جان بوجھ کر



مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ

قتل کر ڈالے تو اُس کی اصلی سزا جہنم ہی ہے جس میں بہت عرصہ تک رہے گا اور اس پر اللہ تعالےٰ کا غضب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾ يٰۤاَيُّهَا

اور اُس کی پھٹکار اور اللہ تعالےٰ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا

ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو تو جو تمہیں سلام کرے اُسے یہ نہ کہو

تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ

کہ وہ مومن نہیں بلکہ تحقیق کرلو کیا تم دنیا کا فائدہ یعنی غنیمت

عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ

ڈھونڈتے ہو حالانکہ خدا کے نزدیک بہت ساری غنیمتیں تمہارے لئے موجود ہیں۔

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ

تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے پھر خدا نے تم پر احسان کیا کہ اسلام میں راسخ کر دیا پس شک میں نہ رہا کرو۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾ لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ

تحقیق کر لیا کرو۔ خدا جو تم کرتے ہو اُس سے باخبر ہے۔ جو لوگ معذور نہیں تھے اور وہ جہاد سے رُک کے بیٹھے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ

رہے۔ اُن لوگوں کے برابر نہیں ہو سکتے جنہوں نے جان و مال سے

سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ

خدا تعالےٰ کی راہ میں جہاد کیا خدا تعالےٰ نے مالوں اور جانوں سے

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا

جہاد کرنے والوں کو گھر بیٹھے رہنے والوں پر درجے کے اعتبار سے فضیلت دی۔ اور ویسے تو ہر نیک

وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ

کام کرنے والوں کے لئے خدا نے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔ اور اللہ نے نیک اعمال کی وجہ سے جہاد کرنے والوں کو جہاد نہ کرنے

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۹۵﴾ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ

والوں پر بڑے اجر کے ذریعہ بزرگی دی۔ یہ خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ درجے ہیں اور اس کی مغفرت و رحمت کی نشانیاں

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۹۶﴾

اور خدا بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۱۳ ع ۵ ۱۰

تفسیر

اِس رکوع میں مسلمان کو مسلمان کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔ اور "قتل عمد" اور "قتل خطا" کے مسئلے بیان کیئے گئے ہیں۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جہاد میں اخلاص کی ضرورت ہے۔ مال غنیمت کے لیئے جہاد کرنے کا ثواب نہیں۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ جہاد کرنے والے نہ کرنے والوں سے بدرجہا افضل ہیں۔ مگر اس میں ایسے لوگ جو معذور ہوں۔ جیسے اندھے۔ لنگڑے۔ لولے شریک نہیں۔ ان کے لیئے اُن کے اور اچھے اعمال کا بدلہ خدا تعالےٰ کے نزدیک موجود ہے +

تَوَفّٰهُمُ - {جان نکالتے ہیں ان کی / خاتمہ کرتے ہیں ان کا} سَآءَتْ - بُری ہوگئی۔ بُری ہے عَسَى اللّٰهُ - ممکن ہے کہ اللہ۔ يَّعْفُوَ - معاف کردے۔ مُرٰغَمًا - کشائش۔ فراوانی

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ

بیشک جن لوگوں کا فرشتے ایسے حال میں خاتمہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر کفر کی وجہ سے ظلم کرتے تھے تو کہتے ہیں کہ تم

كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ

کس حال میں رہے؟ تو وہ جواب دیتے ہیں ہم ملک میں بالکل بے بس تھے۔ تو وہ کہتے ہیں کیا

تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَاُولٰٓئِكَ

اللہ کی زمین وسیع نہ تھی، کہ اس میں جہاں مناسب سمجھتے ہجرت کر جاتے۔ پس یہی لوگ ہیں کہ کفر کی وجہ

مَاْوٰىھُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۹۷ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ

سے اُن کا ٹھکانا جہنم قرار پایا۔ اور وہ بہت بری پھرنے کی جگہ ہے۔ یہ حال اُن کا نہیں ہوتا جو واقعی معذور ہیں

مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً

جیسے بوڑھے مرد عورتیں اور بچے کہ یہ کوئی حیلہ نہیں رکھتے

وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۹۸ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ

اور نہ راستہ جانتے ہیں۔ اور یہ عین ممکن ہے کہ خدا اُن سے درگذر کرے

عَنْھُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۹۹ وَمَنْ يُّھَاجِرْ فِيْ

اور خدا تو بہت درگذر کرنے والا ہے۔ اور جو شخص بھی خدا کی راہ میں ہجرت

سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَ

کرے گا تاکہ وہ دین پر پابند رہ سکے تو وہ زمین میں بہت طرح کی سہولتیں پائے گا۔ اور

مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ

جو خدا اور رسول کی اطاعت کے لئے ہجرت کرے اور پھر اُسے راہ میں

يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

موت آجائے تو یقیناً اُسے اجر دینا خدا نے اپنے ذمہ لے لیا۔ اور اللہ بہت بخشنے وال

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾

اور رحم کرنے والا ہے۔

ع ۱۴

تفسیر

اِس رکوع میں ہجرت کے متعلق احکام ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ جو لوگ اس ڈر سے ہجرت نہیں کرتے۔ کہ انہیں دُوسری جگہ ویسے آرام ملیں یا نہ ملیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ جو خدا کی راہ میں ہجرت کرتا ہے تاکہ اُس کا دین سلامت رہے تو خدا اس کے لیئے ہر طرح کا آرام و آسائش پہونچانے کا ذمہ لے لیتا ہے۔ اور اگر وہ مرجائے تو بھی اُس کے لیئے اجر ہے۔

اس رکوع میں شخصی اور خدائی حکومت کا ذکر ہے۔ اور اس کے متعلق احکام ہیں۔ جیسے یُوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایک جگہ ایک شخص پر دو بادشاہ حکمران ہوں۔ تو اب اُس کے لیئے بہتر رستہ یہی ہے کہ ایک کو چھوڑ کر دُوسرے کا مطیع و منقاد ہو جائے۔ ورنہ وہ پہلا بادشاہ راضی ہوگا نہ دوسرا۔ اسی طرح خدائی حکومت اور انسانی حکومت کا حال ہے۔ ایک طرف اللہ کا قانون ہے۔ اُس کا حکم ہے۔ دُوسری طرف مخلوق کی ناقص عقل سے تیار کیا ہوا قانون ہے۔ تو جو شخص یہ کہے کہ وہ اللہ کا قانون بھی مانتا ہے۔ اور انسانی قانون کو بھی۔ تو وہ غلط کہتا ہے۔ یا تو وہ کلیتہً خدا کا حکم مانے۔ یا اُسے چھوڑ دے۔ کیونکہ ایسی حالت میں کہ ایک کام کے کرنے کا حکم ہو۔ اور دوسری طرف اسے نہ کرنے کا۔ تو اس حالت میں صرف ایک حکم ماننا ہی مصلحت ہے۔ دونوں کا ماننا ناممکن ہے۔ تو جب خدا تعالےٰ دیکھتا ہے کہ اس کے بندوں پر دُوسرے قانون بھی نافذ ہو رہے ہیں۔ تو وہ اپنے بندوں کو وہاں سے چلے جانے کا حکم دیتا ہے۔ تاکہ وہ صرف یکسُو ہو کر اُس کی اطاعت کر سکیں۔ چنانچہ اوائلِ اسلام میں جو ہجرت کا حکم ہُوا۔ اسی غرض سے ہُوا۔ کیونکہ مکّہ معظّمہ میں کافر مسلمانوں کو امن چین سے اللہ کے احکام پر نہیں

چلنے دیتے تھے۔ اور بڑے بڑے مصلحان دین کی بھی ہجرتیں اسی غرض سے تھیں ◆

مُبِیْنًا۔ ظاہر۔ فاش۔	فَلْتَقُمْ پس چاہیئے کہ کھڑے ہوں۔	اَسْلِحَۃ۔ ہتیار۔ آلات حرب
اَمْتِعَتِکُمْ تمہارا سامان۔	یَمِیْلُوْنَ۔ حملہ کردیں گے۔	مَطَرٍ۔ بارش۔
تَضَعُوْا۔ تم علیحدہ رکھ دو۔	قَضَیْتُمْ۔ تم پورا کر چکے۔	جُنُوْبِکُمْ۔ تمہارے پہلو۔
اِطْمَاْنَنْتُمْ تم اطمینان حاصل کرو۔ بے فکر ہو جاؤ	مَوْقُوْتًا وقت۔ وقت پر واجب۔ فیصلہ شدہ۔	لَا تَھِنُوْا۔ مت ڈرو تم۔ کاہلی نہ کرو
اِبْتِغَآءِ۔ ڈھونڈنا۔	تَاْلَمُوْنَ۔ تم تکلیف محسوس کرتے ہو۔	تَرْجُوْنَ۔ تم امید رکھتے ہو۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ

اور اے مسلمانو! جب تم جنگ کی غرض سے سفر کے لئے نکلو اور تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر کوئی فساد کر بیٹھیں گے

تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ

تو تم نمازیں قصر کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔

کَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَاِذَا

بے شک کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ اور اے محمدؐ! جب آپ

کُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ

ان میں موجود ہوں انہیں نماز پڑھائیں تو چاہیئے کہ ایک جماعت آپ کے ساتھ

مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۣ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا

نماز پڑھے اور اپنے ہتیار لئے رہے اور جب وہ سجدہ کر چکے تو حفاظت کے لئے

مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۠ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا

پیچھے ہٹ جائے پھر دوسری جماعت جنہوں نے نماز نہیں پڑھی آگے آئے اور آپ کے ساتھ

مَعَكَ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِیْنَ

نماز پڑھے اور اپنی حفاظت کی چیزیں اور ہتیار لئے رہے۔ کیونکہ کافر تو یہ چاہتے ہیں کہ

كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَیَمِیْلُوْنَ

جو بھی تمہیں اپنے سامان حرب یا ہتیاروں سے غافل پائیں تو تم پر ایک دم

عَلَیْكُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةً ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ

ٹوٹ پڑیں۔ اس لئے خیال رکھو۔ ہاں! اگر تمہیں بارش کی وجہ سے تکلیف ہو

أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَ

یا بیمار ہو تو اپنے ہتیار رکھ دینے میں حرج نہیں مگر

خُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾

پھر بھی اپنی حفاظت سے ہوشیار رہو۔ اور خدا نے تو ان کافروں کے لئے بہت رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ

اور جب نماز ختم کر لو تو کھڑے بیٹھے، لیٹے ہر حال میں خدا کا ذکر کرتے رہو

جُنُوبِكُمْ ۚ فَإِذَا اطْمَأْنَنتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ

اور جب لڑائی کے بعد اطمینان ہو جائے تو پوری نماز پڑھو۔ کیونکہ نماز تو

كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ﴿١٠٣﴾ وَلَا تَهِنُوا فِي

تمام ایمانداروں پر مقررہ وقتوں میں واجب ہے اور دشمن کی قوم کا تعاقب کرنے میں

ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ

سستی مت کرو۔ تم اس کا خیال کیوں کرتے ہو کہ تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔ کیونکہ جس طرح تمہیں تکلیف پہنچتی ہے کافروں

كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ

کو بھی پہنچتی ہے اور تمہیں اُن پر فوقیت یہ ہے کہ وُہ امیدیں انہیں نہیں ہیں جو اللہ کے وعدے کے مطابق تمہیں ہیں

اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿١٠٤﴾ ع

ہیں۔ اور خدا صاحب علم و حکمت ہے۔

۱۵ ع ۴ ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں سفر کے اندر نماز قصر کرنے کا حکم ہے۔ اس کے بعد صلوٰۃ خوف کا ذکر ہے۔ ایک ہی آیت میں کتنی خوبی بھر دی گئی ہے۔ کہ انہیں عابد و زاہد رہنے کا بھی حکم ہے اور اُسی میں مجاہد بن جانے کا ذکر بھی ہے نیز یہ بھی حکمت بیان کی گئی ہے کہ سامانِ جنگ یا آلاتِ حرب سے کبھی غافل نہ رہو ورنہ غیر قوم تم پر حملہ کر دے گی اور اس کا انجام غلامی اور ذلّت کے سوا کچھ نہ ہو گا۔ اس آیت پر مسلمانوں کو ہمیشہ پابند رہنا چاہئیے۔ اور کسی وقت بھی دشمن سے بے خوف ہو کر اپنے ہتیاروں وغیرہ سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اپنی حفاظت کا دھیان رکھنا چاہیئے زندہ قومیں اسی طرح سے زندہ ہیں۔ جنہوں نے اپنی حفاظت کا خیال چھوڑ دیا وہ تباہ و برباد ہو گئے دُور کیوں

جاؤ۔ ہندوستان کی تاریخ اٹھا کر دیکھو کہ کس طرح سلطنت مغلیہ کا چراغ گل ہوا۔ جونہی اس سلطنت کے آخری بادشاہوں نے لہو و لعب میں پڑ کر اپنی جنگی اور فوجی طاقتوں اور سامان سے غفلت کی اُن پر چاروں طرف سے حملے ہونے لگے۔ اور پچاس ہی برس میں کوئی قید ہوا کوئی قتل ہوا۔ اور ایک مسلمان سلطنت جس نے کئی سو برس تک مسلسل حکمرانی کی، بالکل قلیل عرصے میں آگ کی طرح بجھ کر رہ گئی ◆

خَآئِنِیْنَ خیانت کرنے والے۔ خَصِیْمًا لڑنے والا۔ طرفدار، پشتی بان۔ لَا تُجَادِلْ۔ مت لڑ، مت جھگڑ۔
یَخْتَانُوْنَ دغا دیتے ہیں۔ خَوَّانًا۔ بہت خیانت کرنے والا۔ اَثِیْمًا۔ گنہگار۔
یَسْتَخْفُوْنَ۔ چھپاتے۔ مُحِیْطًا۔ احاطہ کئے ہوئے۔ جَادَلْتُمْ۔ تم لڑے۔
وَکِیْلًا۔ ذمہ دار۔ یَکْسِبْ۔ کمایا، کسب کیا۔ خَطِیْٓئَۃً۔ بری چیز، خطا۔
یَرْمِ۔ کسی کے ذمے رکھ دے۔ اِحْتَمَلَ۔ اٹھایا اس نے۔ بُھْتَانًا۔ بہتان، تہمت، جھوٹ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ
اے محمدؐ! اس میں شک نہیں کہ ہم نے یہ قرآن برحق تم پر اتارا ہے تا کہ جس طرح اللہ آپ کو سمجھائے اس کے مطابق آپ

اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ
لوگوں کے درمیان فیصلے کریں۔ اور خیانت کرنے والوں کے طرفدار نہ بنیں۔ اور ایسا خیال بھی گذرے تو اللہ تعالےٰ

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ
معافی مانگ لیجیے۔ بیشک وہ بہت بخشش دینے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اے محمدؐ! آپ اُن لوگوں کی طرف سے نہ جھگڑا کریں

الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ
جو خود اپنے نفسوں کو دھوکے میں ڈالے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ جو دغاباز اور بدکار ہو اُسے

خَوَّانًا اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ
دوست نہیں رکھتا۔ کہ وہ لوگوں سے تو اپنا گناہ یعنی چوری چھپاتے ہیں لیکن اللہ تعالےٰ سے

مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ
نہیں چھپاتے حالانکہ وہ اُس وقت بھی اُن کے ساتھ ہوتا ہے جب وہ راتوں کو چوری چھپے ایسی تجویزیں کرتے ہیں جو اُسے پسند

وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ
نہیں ہیں اور حال یہ ہے کہ وہ اُن کے ہر کام پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اور دیکھو! تمہیں وہ ہو جنہوں نے دنیا کی زندگی

جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ

میں تو ان چور اور اس کی قوم کی طرف سے جھگڑا کر لیا لیکن یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے سامنے ان کے بارہ میں

عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنْ

جھگڑا کرنے کی کس میں ہمت ہے، یا کون ہے جو ان کی طرف سے وکیل بننے کی جرأت کرے گا۔ ہاں یہ اصول یاد رکھو

يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ

کہ جو بھی اپنی جان پر کسی گناہ کے سبب ظلم کرے پھر اللہ سے معافی چاہے تو خدا کو بہت

غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ

بخشنے والا مہربان پائے گا اور جو کوئی بھی گناہ کرتا ہے تو وہ اپنا ہی نقصان

عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ

کرتا ہے اور اللہ تعالے علم و حکمت کا مالک ہے اور جو شخص کوئی

خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا

خطا یا گناہ کرتا ہے اور اسے پھر بے گناہ کے سر تھوپ دیتا ہے تو وہ بہت بڑا بہتان اور صریح

وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ ع

گناہ کا مرتکب ہوتا ہے

ع ۸

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید کے نازل ہونے کا مقصد بیان فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ہمارا قانون ہے لوگوں کے درمیان اسی قانون سے فیصلے کیجئے۔ اسی کے مطابق سزا اور حد مقرر کیجئے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے خود اس پر عمل کر کے دکھایا۔ ایک دفعہ ایک معزز عورت نے چوری کی لوگوں نے اسامہ بن زید کو اس کی سفارش کے لیے آمادہ کیا تاکہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے تو آپؐ نے ایک خطبہ دیا۔ اور فرمایا،

"اے لوگو! یاد رکھو۔ اگر فاطمہ بنت محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی چوری کرتی تو میں اُس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔"

اس کے بعد منافقین کا ذکر ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ گنہگاروں کی طرفداری نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ اگر اس جہان میں طرفداری کر بھی لی تو اُس کا فائدہ چند روز ہوگا۔ لیکن آخرت میں قیامت کے دن جب خدا کے

سامنے حاضر ہونا پڑے گا تو سخت سزا ملے گی۔ اور وہ مدّت مدید تک رہے گی۔

اخیر میں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ گناہ تو کوئی کرے۔ اور تھوپ دیا جائے کسی اَور بے گناہ کے سر۔ ایسا کرنا بہت سخت گناہ ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔

فائدہ

قرآن مجید عجیب کتاب ہے۔ اُس نے تمام باتیں ایسی بیان کی ہیں جو ہر لمحہ اور ہر پل ہمارے کام آتی ہیں۔ پھر کیوں نہ ہم اس پر غور و فکر کریں۔ اور اسے سوچ سمجھ کر پڑھیں۔ تاکہ ہمارا ہر لمحہ قرآن کے مطابق بسر ہو اور دوسروں کو بھی اس کے پڑھنے کی ترغیب دیں۔ کیونکہ نیکی کی طرف بُلانے والا بھی ایسا ہے جیسے اس نیکی کا کرنے والا۔

لَهَمَّتْ ۔ البتہ مستعد ہو گیا تھا۔ نَجْوٰىهُمْ ۔ اُن کے مشورے۔ پوشیدہ باتیں یُّشَاقِقِ ۔ مخالفت کرے۔

نُوَلِّهٖ ۔ ہم چلائیں گے اس کو۔ نُصْلِهٖ ہم داخل کریں گے اس کو۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ

اور اے محمدؐ: اگر آپ پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان منافقوں کے ایک گروہ نے تو آپ کو بہکانے

مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ

کا پورا ارادہ کر لیا تھا۔ اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس طرح وہ اپنے ہی کو گمراہ کر رہے ہیں۔ وہ آپ کا کیا بگاڑ سکتے ہیں

مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ

کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ حال یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کتاب اور حکمت کی باتیں آپ پر نازل کیں اور ایسی باتیں آپ کو

مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾

بتا دیں جو آپ نہیں جانتے تھے۔ اور آپ پر تو ہمیشہ سے اللہ تعالےٰ کا بڑا فضل ہے۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ

ان لوگوں کے بہت پوشیدہ مشورے ایسے ہیں کہ ان میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی۔ مگر وہ نہیں جو کہ صدقہ وخیرات یا

مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ

نیکی اور لوگوں میں ملاپ کرانے کی غرض سے ہوں۔ تو جو ایسے مشورے خدا کی

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

خوشنودی کے لیئے کرتے ہیں تو خدا بھی انہیں بہت بڑا اجر دے گا۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى

اور جو بھی محمدؐ کی مخالفت کرے گا۔ حالانکہ اُسے سیدھے راستے کا علم ہو گیا۔

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ

اور ایمانداروں کے راستے کے علاوہ کوئی اور راہ نکالے تو ہم اُسے اسی طرف چلائیں گے اور آخر کار

جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾

جہنّم میں جا گرائیں گے۔ اور وہ بُری جگہ ہے۔

ع ۱۷ / ۱۴

تفسیر

اِس رکوع میں اصلاح بین الناس کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ اور بُری سرگوشیوں سے روکا گیا ہے۔ اور دوزخ کا خوف دلایا گیا ہے۔ آپس میں جب اکٹھے ہوں۔ تو نیک مشورے اور لوگوں میں اچھی باتیں پھیلانے کی غرض سے اکٹھے ہوں۔ نہ کہ فتنہ و فساد کی غرض سے ؛

اِنٰثًا۔ عورتیں۔ مَرِيْدًا۔ دُور ڈالا ہوا۔ مردود۔ اُمَنِّيَنَّهُمْ۔ بہ ضرور ان کو امید دلاؤں گا

اٰمُرَنَّهُمْ۔ بہ ضرور ان کو حکم دوں گا۔ يُبَتِّكُنَّ۔ ضرور چیر ڈالیں گے۔ يُغَيِّرُنَّ۔ ضرور بدل ڈالیں گے۔

خَسِرَ۔ نقصان اُٹھایا۔ خُسْرَانًا۔ نقصان۔ يُمَنِّيْهِمْ۔ ان کو امیدیں دلاتا ہے

مَحِيْصًا۔ بھاگنے کی جگہ۔ نَقِيْرًا۔ لغوی معنے کھجور کی گٹھلی کا شگاف۔ مراد بہت کم۔ خَلِيْلًا۔ دوست۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ

بیشک خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ اُس کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا جائے۔ اس کے علاوہ جسے چاہے گا

ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ

بخش دے گا۔ اور جو اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ وہ بہت

ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ

گمراہ ہو گیا۔ اور یہ تو اللہ کو چھوڑ دیویوں کو پکارتے ہیں۔

وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ

یا شیطان مردود کو پکارتے ہیں۔ جس پر خدا کی پھٹکار پڑ چکی۔

وقف لازم

وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾

اور اُس نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے تیری اطاعت کا ایک مقرر حصہ ضرور مار لوں گا۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ

میں انہیں گمراہ کروں گا اور طرح طرح کی اُمیدیں دلواؤں گا اور انہیں حکم دوں گا تو وہ چار پایوں کے کان

الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ

چیر ڈالیں گے اور انہیں کہوں گا تو وہ تیری خلقت کو بگاڑ ڈالیں گے۔ تو یاد رکھو! جو شخص بھی خدا کو چھوڑ

الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا

کر شیطان سے دوستی گانٹھ لے تو وہ سرتاپا نقصان میں

مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ

ڈوب جاتا ہے۔ شیطان انہیں وعدے دلاتا ہے۔ اور طرح طرح کی آرزوؤں میں مبتلا کرتا ہے اور اس کے

اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؗ وَلَا يَجِدُوْنَ

وعدے تو فریب ہی فریب ہیں۔ شیطان کے پیرووں کا ٹھکانا جہنم ہوگا وہاں سے بھاگ نہ

عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

سکیں گے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے

سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

تو ہم اُن کو ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اُن میں ہمیشہ

فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ

رہیں گے۔ یہ وعدہ الٰہی بالکل سچ ہے۔ اور خدا سے زیادہ سچی بات کون

قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ

کہتا ہے؟ اے مسلمانو! یاد رکھو! نہ تو تمہاری آرزوؤں سے کچھ ہو سکتا ہے۔ نہ اہل کتاب کی آرزوؤں سے۔

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ

بلکہ قاعدہ یہ ہے کہ جو بھی برا کام کرے گا سزا اسے ضرور ملے گی۔ اور اللہ تعالٰے کے مقابلہ میں اُسے کوئی

اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ

ساتھی ملے گا۔ نہ مددگار۔ اور جو مرد یا عورت ایماندار ہو

مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

پھر وہ نیک عمل کرے تو ایسے لوگوں کو جنت میں داخل

الجَنَّةَ وَلَا يُظلَمُونَ نَقِيرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِينًا
کیا جائے گا۔ اور ان پر رائی برابر بھی ظلم نہیں ہوگا۔ اور اے لوگو! سوچو تو اُس سے زیادہ اچھا دین کس کا

مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ
ہوگا جو خود کو اپنے پروردگار کے سامنے جُھکا دے۔ اور نیکی کرنے لگے۔ یعنی وہ جو ابراہیم کے

اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَ
رستہ پر چلے جو یکسو تھے۔ دیکھو یہی بات تھی کہ اللہ تعالےٰ نے ابراہیمؑ کو اپنا دوست قرار دیا۔ لوگو!

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے۔ سب خدا کا ہے۔ اور خدا ایسا ہے کہ وہ ان سب

بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا ﴿۱۲۶﴾
چیزوں پر چھایا ہوا ہے۔

۱۸ ع ۱۱ ۱۵

تفسیر

اس رکوع میں شرک کی بُرائی بیان کی گئی ہے۔ اور شیطانی کاموں سے منع کیا گیا ہے۔ خصوصًا وہ کام جو جانوروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے کان چیر ڈالنا۔ کسی دیوی دیوتا کی بھینٹ چڑھانا وغیرہ۔ شیطان بھی وعدہ کرتا ہے۔ لیکن خلاف کرتا ہے۔ اور فریب دیتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں سب سے سچّا اور پائیدار وعدہ اللہ کا ہے۔ پھر سب کی تمنّاؤں کے پورا ہونے کا رَدّ کیا ہے اور بتایا ہے کہ نیک عمل کرنا اور خدا پر ایمان لانا اصلی چیز ہے۔ تو جو بھی مرد یا عورت مومن ہوگا۔ اُسے بہشتوں میں جگہ ملے گی۔

پھر اپنی رضامندی کو اصل دین قرار دیا ہے۔ اور اشارۃً فرمادیا ہے۔ کہ یہ چیز اللہ کا خلیل بنادے گی۔

شرک کی بے پناہ بُرائیوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ خود مشرک کو اپنے فعل سے ندردجہ نقصان پہونچے گا۔ مثلاً ایک ذات جو لائق پرستش تھی۔ اور در اصل وہی تھی۔ جس کے سامنے ہر چیز کو صدقے اور نثار کرنا تھا۔ اس کی تعلیم ہوئی۔ اور اس کی دودلی نے اس کو کہیں کا کہیں کر لیا ہے

دو دل بودن بجز بے حاصلی نیست

اور خود قرآن مجید میں ہے۔ وَمَا كَانَ لِرَجُلٍ فِي جَوْفِهِ قَلْبَيْنِ۔ جس کا ترجمہ ہے۔ سینے میں کسی شخص کے دو دل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ کی ابدی نعمتوں کا مستحق ہونے کے لیئے ایمان واسلام کی قید ضروری ہے۔ اور اس کے لیئے ایک اسوہ بھی ساتھ ہی پیش کردیا گیا۔ اور سچ پوچھو۔ تو مزا بھی اسی میں ہے +

يَسْتَفْتُونَكَ۔ فتوی چاہتے۔ يَتٰمَى النِّسَآءِ۔ یتیم عورتیں۔ بَعْلٍ۔ خاوند شوہر۔
شُحَّ۔ بخل۔ تَعْدِلُوا۔ تم برابری کرتے ہو۔ فَتَذَرُوهَا۔ پس چھوڑ دو۔
مُعَلَّقَةِ۔ لٹکی ہوئی۔ يُغْنِ۔ بے پرواکرے گا غنی کرے گا۔ سَعَتِهِ۔ وسعت۔ گنجائش
يُذْهِبْكُمْ۔ فنا کر دے تمہیں۔ لے جائے تمہیں۔

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۙ
اور اے محمدؐ! تم سے یہ لوگ عورتوں کے بارے میں فتوے پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجئے اللہ تمہیں حکم دیتا ہے عورتوں کے باب

وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِي يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِي لَا
میں۔ اور وہ آیات جو قرآن میں پڑھی جاتی ہیں اُن یتیم عورتوں کے باب میں جن کو تم

تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَ
اُن کا مہر نہیں دیتے اور اُن سے نکاح کرنے کی بھی خواہش کرتے ہو اور

الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُومُوا لِلْيَتٰمٰى
جو بے بس چھوٹے بچوں اور اس بارے میں ہیں کہ تم یتیموں سے ہر معاملہ میں عدل و انصاف

بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ
سے پیش آؤ۔ اور یاد رکھو! تم جو اچھا کام کرتے ہو اللہ تعالےٰ کو اُس کا

عَلِيمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ
علم ہے۔ اور دیکھو! اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی طرف سے لڑائی یا بے پرواہی کا اندیشہ ہو

اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا
تو ان دونوں پر اس بات کا کوئی گناہ نہیں کہ وہ کوئی صلح کی ترکیب نکال لیں

صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ
اور صلح ہر حال میں باعتبار نتائج بہترین چیز ہے اور لالچ کی عادت تو سب میں ہے

وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾

اور ایک دوسرے سے احسان کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو بے شک خدا تمہارے کاموں سے باخبر ہے۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ

اور یہ تو مسلم ہے کہ خواہ تم کتنا ہی چاہو عورتوں میں پورا پورا عدل نہیں کر سکتے لیکن یہ تو کرو کہ

فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ

کسی کی طرف پورے طور پر نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو بیچ میں لٹکی چھوڑ دو۔ اگر تم

تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَ

صلح کرو اور اللہ سے ڈرو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور

اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

اگر وہ دونوں صلح کرنے کے بعد جدا ہو جائیں تو یاد رہے کہ اللہ انہیں ایک دوسرے کا محتاج نہیں رکھیگا اس کا فضل

وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ

ان پر ہوگا۔ اور وہ بہت گنجائش والا حکمت والا ہے۔ اور جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے سب اللہ کا ہے۔

وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

اور اے مسلمانو! ہماری اہل کتاب کو بھی تم سے قبل یہی نصیحت رہی اور تم سے بھی یہی نصیحت ہے کہ

اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى

اللہ سے ڈرتے رہو اور جو انکار کروگے تو یہ آسمان و زمین

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾

سب خدا کی ملکیت میں اور وہ سب سے بے نیاز اور خوبیوں والا ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

پھر سن لو کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ تعالے کام بنانے وال

وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ

بس ہے۔ وہ چاہے تو تمہیں دنیا سے فنا کرکے دوسروں کو لا بسائے

بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ

جو اس کا کہا مانیں۔ اور وہ ہر کام کرنے کی قدرت رکھتا ہے جو کوئی دنیا کا

يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ

فائدہ چاہتا ہے تو سن لے کہ اللہ کے پاس دنیا کا بھی فائدہ ہے اور آخرت کا بھی

ع ۱۹ ۸ ۱۶

وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿۱۳۴﴾

اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اوّلاً تو عورتوں کے بارے میں احکام ہیں۔ اور کمزور بچوں، یتیموں اور عورتوں کے ساتھ پورے پورے عدل وانصاف سے پیش آنے کا حکم ہے۔

اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ میاں بیوی کو چاہیئے۔ کہ جہاں تک ہو سکے صلح کو مدِنظر رکھیں۔ اور آپس میں جس طرح مناسب سمجھیں۔ کوئی ایسی تدبیر نکالیں کہ دونوں میں جُدائی نہ ہو۔ اور اگر جُدائی کرنا ہو۔ تو بھی اللہ ہر ایک کو دُوسرے سے بے نیاز کر دے گا۔

پھر کیا چبھتی بات کہی ہے کہ ہر ایک شخص کو بخیلی کے ساتھ ایک لگاؤ سا ہوتا ہے۔ اور اس کا دُور کر دینا بخل سے نفس کا پاک کر لینا ہے۔ اور یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ہر چیز کو اللہ تعالےٰ کی ملکیت نہ سمجھ لیا جائے۔

ذات باری تعالےٰ کی طرف سے کرم ورحم کی جو بارش صنفِ نازک پر جابجا قرآنی احکام کے تحت ہوئی ہے اُس کا کون مقابلہ کر سکتا ہے، دراصل یہی وہ تعلیمات ہیں جو دنیا کو رہنے کی جگہ بنا سکتی ہیں۔ اور انسان کو انسانیت کا جامہ پہنا کر فائز المرام کر سکتی ہیں۔ اور ان کو فراموش کرنے کے بعد برعکس جو معاملہ ہو سکتا ہے اُس کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ ایک شفیق باپ، ایک شفیق اُستاد ایک شفیق بادشاہ اور ایک شفیق انسان ہی اس کا اندازہ کر سکتا ہے۔ کریم ورحیم خدا اپنے بندوں پر کیسا شفیق ومہربان ہے۔

اللہ تعالےٰ کی وکالت! سبحان اللہ! جس کو میسر ہو جائے اُس کی قسمت کے کیا کہنے ہیں۔ کسر تو یہی پڑتی ہے کہ انسان سب پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا ہی پر بھروسہ نہیں کرتا۔ پھر یہ بھی کہ کہنے اور کرنے میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔

خدائی دربار بھی کیا دربار ہے، خدائی خزانہ بھی کیا خزانہ ہے، خدائی دَین بھی کیا دَین ہے۔ ذرا غور کرو کہ اس بخشش کا کوئی ٹھکانا ہے کہ مانگنے والے کی طلب اور حوصلہ سے زیادہ دیا جائے۔ اب یہ اپنی اپنی قسمت

ہے کہ کیا مانگا جاتا ہے۔ اور ۔۔۔

فَلَا تَتَّبِعُوْا پس ان کی پیروی نہ کرو۔ هَوٰی خواہش۔ تَلْوٗا زبان کو پھیرو۔
يُسْتَهْزَأُ بِهَا اس سے مذاق کیا جاتا ہے۔ يَخُوْضُوْا لگ جائیں۔ غور کریں۔ يَتَرَبَّصُوْنَ انتظار کرتے ہیں
نَسْتَحْوِذْ ہم غالب آئے۔ نَمْنَعْكُمْ ہم نے تمہیں بچایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ
اے مسلمانو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہنے والے اور اللہ کے لئے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ۔

لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ
خواہ تمہیں اپنی ذاتوں یا اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہی شہادت دینی پڑے۔ اور

يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا
اگر کوئی مالدار ہو یا غریب ہو تو ہر حال میں اللہ کا حکم ماننا ان سے بہتر ہے۔ اور دیکھو! تمہاری نفس کی خواہشات

الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
کہیں عدل و انصاف سے نہ ہٹا دیں اور اگر تم گواہی دینے میں زبان کو پھیرو یا منہ موڑو تو ہر حال میں جب دیکھو

كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ اے مسلمانو! تم اللہ پر ایمان لاؤ

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
رسول پر اور اس کتاب پر جو اس کی طرف سے اتاری گئی اور اس

وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ
کتاب پر جو اس سے پہلے اتاری گئی پورے طور پر ایمان لے آؤ۔ اور جو بھی اللہ اس کے

وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ
فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کے دن سے انکار کرتا ہے وہ تو گویا

ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا
سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔ بیشک ایسے لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہوئے

ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ
پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں حد سے گذر گئے خدا کا یہ کام نہیں کہ

لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ﴿١٣٧﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ
انہیں بخش دے اور نہ یہ کہ انہیں سیدھی راہ دکھائے۔ منافقوں کو

بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٣٨﴾ نِ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ
خبر دے دو دردناک عذاب کی وہ جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ
دوستی لگاتے ہیں کیا وہ ان کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں

الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ
حالانکہ ہر قسم کی عزت تو اللہ کے لئے ہے۔ اور حالانکہ اس سے پہلے تم پر کتاب میں

فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَ
یہ حکم نازل کیا جا چکا ہے کہ جب تم دیکھو کہ خدا کی آیتوں کا انکار کیا جا رہا ہے یا

يُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ
اس کی ہنسی اڑائی جا رہی ہے تو ان کے پاس نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور معاملے میں

حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ
گفتگو شروع کر دیں۔ ورنہ یاد رکھو اس بات میں تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے اور اس میں شک نہ کرو کہ خدا

الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ﴿١٤٠﴾ نِ الَّذِيْنَ
منافقوں اور کافروں کو یکجا دوزخ میں جمع کرنے والا ہے وہ منافق ایسے ہیں

يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا
کہ انتظار میں لگے ہیں کہ اگر تمہیں خدا کی طرف سے فتح ہو جائے تو کہدیں کہ

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا
کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ اور اگر فتح کافروں کو نصیب ہو جائے تو کہتے ہیں

اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ
کہ ہم تم پر غالب نہیں آگئے تھے۔ پھر ہم نے تمہیں مسلمانوں سے بچا لیا تو اللہ تعالےٰ

يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ
قیامت کے دن تمہارے اور منافقوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ اور خدا کافروں کا کبھی بھی مومنوں پر

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿١٤١﴾ ع
غلبہ نہیں ہونے دے گا۔

ع ۲۰ / ۱۷

تفسیر

اس رکوع میں یہ حکم ہے کہ گواہی کے وقت کسی کی طرفداری نہ کی جائے۔ خواہ کوئی بھی ہو اور خواہشوں کی پیروی سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ دنیا میں جس قدر برائیاں پیدا ہوئیں۔ سب خدا کی خواہشات کو چھوڑ کر اپنی خواہشات پر چلنے کی وجہ سے ہوئیں۔

اس کے بعد ایمان والوں کو ایمان لانے کے لئے کہا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان میں اور ترقی کریں۔ پکے مسلمان اور مومن بن جائیں اور قرآن مجید پر عمل کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جبتک مسلمانوں میں اس کا علم وعمل رہا، انہوں نے دنیا میں بڑی بڑی ترقیاں کیں۔ سلطنتیں حاصل کیں۔ ایجادیں کیں، علوم وفنون کے چشمے بہا دیئے۔ لیکن جب سے قرآن کا علم وعمل چھوڑا۔ ان میں سے کچھ بھی ان کے پلے نہیں رہا۔ اس لئے ان نعمتوں کو پھر حاصل کرنے کے لئے قرآن ہی کیطرف آنا ضروری ہے۔

منصف حقیقی کی طرف سے عدل وانصاف کی تاکید جس شدومد کے ساتھ کی گئی ہے۔ وہ ہر انسان کے لئے قابلِ لحاظ اور قابلِ قبول ہے۔ دراصل دیکھا جائے تو انسانیت کے لئے یہ بے انتہا ضروری شے ہے۔ اور بغیر اس کے انسان انسان نہیں بلکہ ترقی یافتہ درندہ ہے۔ یہ عدل وانصاف ابنائے جنس سے گذر کر حیوانات تک سے ضروری ہے۔ مگر حقیقی معنوں میں وہی شخص اس کا اہل ہوسکتا ہے جو جزائے اعمال، یوم جزا اور عادل حقیقی پر ایمان رکھتا ہوگا۔ ہمارے اندر جو خرابیاں بھی ہوں ان سب کا سبب اس کے سوا دوسرا کوئی نہیں کہ ایمان مکمل نہیں۔ اگر ایمان میں پختگی ہو تو ناممکن ہے کہ کوئی گناہ دیدہ و دانستہ سرزد ہوسکے۔ اسی لئے وہ جو ایمان کے دعوے دار ہیں اُن کو بھی ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔

مومن کو مومن ہی سے دوستی کرنی چاہیئے۔ اسمیں بھی جو قوم مسلم کی زندگی کا راز مضمر ہے، اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں۔ اور اس کا مطلب یہ نہیں کہ دوسری قوموں سے دشمنی پیدا کی جائے۔ نہیں! بلکہ یہ دوستی اس لئے ہے تاکہ دوسری قوموں کی ہدایت کے کام آئے اور دنیا کے امن وامان کا باعث ہو۔

کُسَالٰی۔ درماندہ سُست۔ کاہل۔ مُذَبْذَبِیْنَ۔ مذبذب۔ ڈگمگاتے ہوئے۔ دَرْكِ الْاَسْفَلِ۔ سب سے نیچے کا درجہ

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا

یہ منافق اپنے خیال میں خدا کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ اس کے بدلے میں انہیں خدا دھوکے میں ڈالے ہوئے ہے انہیں

قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ

مہلت دے رہا ہے اور جب یہ نماز کے لیئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے الکساتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور وہ بھی لوگوں کے دکھلاوے کیلئے

وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ

اور وہ خدا کا ذکر تو برائے نام ہی کرتے ہیں۔ وہ کفر اور ایمان کے درمیان شش و پنج میں پڑے ہوئے

ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ

ہیں۔ نہ اس طرف آتے ہیں نہ اُس طرف جاتے ہیں۔ تو جسے اللہ ہی ہدایت کی توفیق نہ دے

اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تو اُسے ہرگز راہ نہ ملے گی۔ اے ایمان والو!

لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ

تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ

کیا تم اپنے اوپر خدا تعالےٰ کی کھلی حجت قائم کرلینا چاہتے ہو؟ یقیناً

الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ

منافق دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے۔ اور ان کا وہاں کوئی مددگار

نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ

نہ ہوگا۔ البتہ وہ لوگ اس سے بچے رہیں گے جو مرنے سے پہلے توبہ کرکے نیکیاں کریں۔ اور خدا کا سہارا

وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ وَسَوْفَ

پکڑلیں۔ اور اپنے دین کو اللہ ہی کے لیئے خالص رکھیں۔ تو وہ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اور ایمان والوں کو

يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ

تو اللہ تعالےٰ بڑا اجر دے گا۔ اے لوگو! اگر تم شکر کرو اور خدا پر ایمان لے آؤ

اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

تو خدا کو تمہارے عذاب کی کیا پڑی ہے؟ کہ خواہ مخواہ عذاب دے۔ وہ بڑا قدردان اور علم والا ہے۔

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
ظُلِمَ	ظلم کیا گیا ہو	سُوْٓءٍ	بری	الْجَهْرَ	چلا کر
تُبْدُوْا	ظاہر کرو	تُخْفُوْهُ	اس کو چھپاؤ	تَعْفُوْا	معاف کرو

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا

بُری بات کا چلا کر کہنا اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں لیکن اگر

مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا

کسی پر ظلم کیا جائے (تو قابل معافی ہے) اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ بھلائی کو تم ظاہر کرو

اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا

یا چھپاؤ خواہ برائی سے درگذر کرو بہرحال اللہ بخشنے والا

قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَ

قدرت والا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسولوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں وہ

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ

چاہتے ہیں کہ اللہ اور اللہ کے رسولوں کے درمیان تفرقہ ڈال دیں۔ ان کا یہ کہنا

نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ

کہ ہم کچھ چیزوں پر تو ایمان لاتے ہیں اور کچھ کو نہیں مانتے گویا وہ یہ چاہتے ہیں کہ

يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ

اس کے درمیان کوئی اور راہ اختیار کریں۔ درحقیقت یہی لوگ

الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا

کافر ہیں تو ہم نے بھی کافروں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب

مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ

تیار کر رکھا ہے۔ برعکس اس کے جو لوگ اللہ اور اللہ کے رسولوں کے ساتھ ایمان لائے اور

يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ

ان میں سے کسی کے درمیان جدائی نہیں ڈالی تو بے شک اللہ اس کا ان کو ثواب

ع ۲۱ / ۱۱ / ۱

أُجُورَهُمْ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٥٢﴾ ع

دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ سے چھٹا پارہ شروع ہے۔ اور یہ رکوع پانچویں پارے سے شروع ہو کر یہاں ختم ہوا ہے۔ شروع رکوع میں منافقوں کے عادات وخصائل بیان ہوئے ہیں۔ اور مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے۔ کہ مومنوں کے سوا کفار سے دوستی نہ گانٹھیں۔ کیونکہ اس کے اندر بہت خطرات ہیں۔ اللہ تعالےٰ ناحق اپنے بندوں پر ظلم کیوں کرنے لگا۔ وہ تو ارحم الراحمین ہے۔ اگر وہی ظلم پر اُتر آئے۔ تو پھر کسی کا کہاں ٹھکانا ہے۔ مصیبت آجانے پر بھی آدمی کو کیا شیوہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اسی کی تعلیم ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ کی عالم الغیبی کا ذکر ہے اللہ تعالےٰ کے پورے پورے احکامات کی تعمیل کرنی چاہیئے۔ اور سب پر ایمان لانا چاہیئے۔ کہ ایسا کرنا ناگزیر ہے۔ اس کے سوا کوئی دُوسرا چارہ کار نہیں۔ اللہ کے رسول کی فرمانبرداری ہی اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری ہے۔ اس میں فرق نہیں کرنا چاہیئے ۔

طَبَعَ اللّٰهُ۔ اللہ نے مہر لگا دی۔ مَا قَتَلُوْهُ۔ انہوں نے اُس کو قتل نہیں کیا۔ مَا صَلَبُوْهُ۔ انہوں نے اُس کو صلیب نہیں دی

شُبِّهَ لَهُمْ۔ اُن کو شبہ میں ڈال دیا۔ لَيُؤْمِنَنَّ۔ ضرور ایمان لے آئے گا۔ بِظُلْمٍ۔ اُن کے روکنے کے باعث۔

قَدْ نُهُوْا۔ بے منع کئے گئے تھے۔ اَكْل۔ کھانا۔ مُقِيْمِيْنَ۔ قائم کرنے والے۔

مُؤْتُوْنَ۔ ادا کرنے والے۔ سَنُؤْتِيْهِمْ۔ ہم عنقریب دیں گے۔

يَسْـَٔلُكَ أَهْلُ الْكِتٰبِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ

اے محمدؐ اہل کتاب آپ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ آپ اُن کے لیئے آسمان سے کوئی کتاب نازل کر دیں۔

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ

اور وہ موسیٰ علیہ السلام سے تو اس سے بھی بڑا سوال کر چکے ہیں۔ یعنی انہوں نے کہا تھا کہ اے موسیٰ ہمیں خدا کو کھلم کھلا

جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا

دکھلادو چنانچہ ان کے اس ظلم کی وجہ سے اُن پر بجلی آ گری پھر انہوں نے باوجود کھلی نشانیاں

الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ

دیکھ لینے کے بچھڑا پوجنا شروع کر دیا۔ ہم نے پھر بھی اُن سے درگذر کی

ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ

اور ہم نے موسیٰ کو کھلا غلبہ عنایت کیا۔ اور ہم نے اُن سے عہد لینے کے لئے

الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

کوہ طور کو اُن کے سروں پر بلند کر دیا۔ پھر اُن سے کہا کہ دروازے میں سے سجدہ کرتے ہوئے گذرنا اور

قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا

انہیں حکم دیا کہ سبت کے احکام میں حد سے نہ گذرنا اور ہم نے ان سے بہت سخت

غَلِيْظًا ﴿١٥٤﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ

عہد لیا تھا۔ پھر ان کے اس عہد کے توڑ دینے کے سبب اور خدا کی آیتوں کے انکار کرنے کے باعث

وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ

اور ناحق انبیاء کو قتل کرنے کی وجہ سے اور ان کے اس کہنے پر کہ ہمارے قلوب محفوظ ہیں ہم نے انہیں مناسب سزا دیں

بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٥٥﴾

یہی نہیں بلکہ اُن کے کفر کے سبب اُن کے دلوں سے سمجھ کی توفیق سلب کر لی تو یہ اہل کتاب آپ پر بہت کم ایمان لائیں گے

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿١٥٦﴾ وَّ

اور ان کے کفر اور اس بات کے باعث جو انہوں نے مریمؑ پر بہتان عظیم باندھا۔ اور

قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ

ان کے اس قول کے سبب کہ ہم نے مسیح ابن مریم جو اللہ کے رسول تھے انہیں قتل کر ڈالا ہم نے اُن کے دلوں پر

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ

مُہر کر دی۔ حالانکہ نہ انہوں نے مسیح کو قتل کیا اور نہ صلیب دی۔ بلکہ اُن کو شبہ میں ڈال دیا گیا تھا۔ اور جنہوں نے مسیح کے

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا

بارہ میں اختلاف کیا وہ آج تک شک میں ہیں نہ تو ظن کی پیروی کرتے ہیں انہیں علم

اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ

سے ہی نہیں۔ حالانکہ انہوں نے یقیناً مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا

وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿۱۵۸﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا

اور اللہ تعالےٰ زبردست حکمت والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے ہر ایک کو اپنے

لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ

مرنے سے پہلے مسیح پر ضرور ایمان لانا پڑے گا۔ اور مسیح قیامت کے دن ان کے خلاف

شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ

گواہی دیں گے۔ پھر ہم نے یہودیوں کے ظلم کے باعث کئی ایسی پاک چیزیں جو ان کے لئے حلال

طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿۱۶۰﴾

تھیں حرام کر دیں۔ اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کو راہِ خدا سے روکتے تھے

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ

دیہ ان کی سود خواری کے سبب حالانکہ انہیں تاکیداً منع کر دیا گیا تھا اور ناحق لوگوں کے مال کھا جانے کے باعث ان پر

بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶۱﴾

کئی چیزیں حرام کر دیں اور اس کے علاوہ ان کے لئے دردناک عذاب بھی تیار کر رکھا ہے جو ان میں سے منکر ہیں

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ

لیکن وہ جو علم میں راسخ ہیں اے محمدؐ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں

بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ

اور پہلے صحیفوں پر بھی اور جو نماز پڑھتے

الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان

الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع

لاتے ہیں تو ایسے لوگوں کو ہم بہت اجرِ عظیم دیں گے

ع ۲۲ ۲

تفسیر

اس رکوع میں یہودیوں کی بے جا باتوں کا ذکر ہے۔ اور انہیں طرح طرح سے سمجھایا گیا ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے

کہ جو بات دوسروں کے لئے بُری ہے وہ ہمارے لئے بھی بُری ہے۔ اس لئے جب کبھی ان کا ذکر آئے تو اپنی طرف بھی نگاہ کر لینی چاہیئے۔ اور سمجھ رکھنا چاہیئے کہ اگر ہم سے بھی ایسا گناہ سرزد ہوا تو ہماری بھی وہی سزا ہوگی۔

اس سلسلے میں حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کا ذکر ہے اور ان کی پاکی بیان کی گئی ہے۔ نصاریٰ اور یہودیوں کے عقائد کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ بعض لوگ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ اس طرح کی باتوں کو اصل دین سمجھ کر فرقہ فرقہ ہو جاتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے جھگڑنے لگتے ہیں۔ یہ بُری باتیں ہیں۔ ان سے ہر مسلم کو بچنا چاہیئے۔

اَوْحَیْنَا۔ ہم نے وحی بھیجی۔ زَبُوْرًا۔ زبور۔ کتاب کا نام۔ قَصَصْنٰھُمْ۔ ہم نے قصہ بیان کیا ان کا۔
تَکْلِیْمًا۔ بات چیت کرنا۔ لِئَلَّا۔ تاکہ نہ ہو۔ حُجَّۃٌ۔ حجت۔ عذر۔
طَرِیْق۔ رستہ۔ طریقہ۔ یَسِیْرًا۔ آسان۔ تَغْلُوْا۔ مبالغہ مت کرو۔ غلو نہ کرو۔
اَلْقٰھَا۔ ڈال دیا۔ بھیجا۔

اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ كَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ
اے محمدؐ یقیناً ہم نے آپ پر اسی طرح وحی نازل کی ہے جس طرح نوحؑ اور ان کے بعد آنے والے انبیاء پر
بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَ
بھیجی۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰقؑ اور
یَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِیْسٰى وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ
یعقوبؑ اور اسباط اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ
وَسُلَیْمٰنَ ۚ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ
اور سلیمانؑ کی طرف وحی کی۔ اور داؤدؑ کو خصوصاً زبور عنایت کی۔ اور ایسے رسولوں کو بھی وحی کی جن کا ذکر ہم نے
عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْكَ ؕ وَ
کیا اور ایسے رسولوں کو بھی جن کا ذکر نہیں کیا اور اللہ
كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِیْمًا ﴿۱۶۴﴾ ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ
نے موسیٰؑ کو اپنے کلام سے نوازا۔ یہ وہ رسول تھے جو اس کی رضامندی کی خوشخبری دینے والے اور اس کے عذاب سے ڈرانے والے تھے

لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ

تاکہ لوگوں پر رسول بھیجنے کے بعد کوئی حجت باقی نہ رہ جائے۔ اور

كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ

اللہ زبردست حکمت کا مالک ہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ اس بارے میں گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اس نے

اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى

آپ پر نازل کیا اپنے علم حقیقی کے ذریعہ نازل کیا۔ اور فرشتے بھی اس بات کے شاہد ہیں۔ حالانکہ اللہ ہی کی

بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؕ ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ

گواہی بہت کافی ہے۔ جو لوگ کافر ہو گئے اور انہوں نے دوسرے لوگوں کو

سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

خدا کی راہ سے روکا۔ وہ پرلے درجے کے گمراہ ہو گئے۔ اور یاد رکھو جن لوگوں نے

كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

کفر کیا اور ظلم کیا تو اللہ کا یہ کام نہیں کہ انہیں بخش دے یا کوئی اور راستہ

طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ

بتادے سوائے جہنم کے راستے کے۔ جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بات

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ

اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔ اے بنی نوع انسان! تمہارے پروردگار کی طرف سے

الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ

محمد تمہارے پاس قرآن لے کر آئے ہیں تو اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور اگر تم

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

انکار کردو تو یاد رکھو آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کی ملکیت ہے اور اللہ علم و

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ

حکمت کا مالک ہے۔ اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں اتنا مبالغہ نہ کرو۔

وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ

اور اللہ پر بے جا بات کا الزام نہ لگاؤ۔ سن لو کہ مسیح علیہ السلام صرف اللہ کے

مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ

رسول تھے اور اس کے حکم کا ظہور تھے جو مریم پر نازل کیا گیا تھا اور اس کی پیدا کی ہوئی روح

مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا

میں سے ایک روح تھے۔ پس تم اللہ اور اس کے رسول محمدؐ پر ایمان لاؤ اور تثلیث پرستی چھوڑ دو۔ تمہارے لیے ان مشرکانہ

خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ

عقاید سے باز آجانا بہت بہتر ہوگا۔ یاد رکھو وہی یکتا معبود ہے۔ اور اس کی ذات اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی

وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى

بیٹا ہو آسمانوں اور زمینوں کی ہر چیز اسی کے لیے ہے۔ اور اللہ کا انتظام

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۱۷۱﴾

سب کے لیے بس ہے۔

تفسیر

اِس رکوع سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو اس غرض سے بھیجا۔ تاکہ لوگوں کو عذر کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ کہ ہمارے پاس تیرا پیغام پہنچانے والا نہیں آیا۔ اس رکوع میں آپ کے علاوہ بارہ رسولوں کا ذکر ہے۔ اور سارے قرآن مجید میں ۲۵ رسولوں کے نام آئے ہیں۔ لیکن یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ ہر قریہ اور ہر قوم کی طرف رسول بھیجے جاتے رہے ہیں۔ خواہ ان کا نام نہ بتایا گیا ہو۔

پھر اہل کتاب کو ایمان لانے کے لئے کہا گیا ہے۔ اور انہیں اس بات سے روکا گیا ہے کہ وہ دین میں رد و بدل نہ کریں۔ کیونکہ ایک خدا کی طرف سے آئے ہوئے مذہب میں رد و بدل کرنا اور مختلف فرقے بن جانا ٹھیک نہیں نصاریٰ کے عقیدہ تثلیث کا رد کیا گیا ہے۔ اور حکم ہے کہ خدا کے ذمہ یہی بات نہ لگاؤ جس کا وہ سزاوار نہیں اس کے بیٹا نہیں ہوا۔ نہ ہوگا۔ وہ ان باتوں سے منزہ ہے۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ وہ شرم و عار نہیں کرتا۔ مُقَرَّبُوْنَ مقرب تھے نزدیک ہونے والے مَنْ يَّسْتَنْكِفْ جو کوئی عار و شرم کرتا ہے اَنْ تَضِلُّوْا۔ تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ

اے نصاریٰ مسیح کو تو یہ بات عار نہیں کہ وہ خدا کا بندہ کہلائے اور نہ ہی مقرب فرشتوں کو

الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ

تو جو بھی اس کی عبدیت سے انکار کرے گا اور تکبر کرے گا

فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ﴿١٧٢﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ

تو اللہ ان سب کو عنقریب جمع کرے گا۔ پھر جو لوگ ایمان والے اور

عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن

نیک عمل کرنے والے تھے اُن کو تو ان کے اجر پورے پورے دے گا اور اپنا فضل بھی اُن پر

فَضْلِهِ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ

کرے گا۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے اس کی عبدیت سے منہ پھیرا اور تکبر کیا تو انہیں دردناک عذاب

عَذَابًا أَلِيمًا ۙ وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا

میں مبتلا کرے گا۔ اور وہاں اللہ کے مقابلے میں وہ کسی کو یار و مددگار

وَلَا نَصِيرًا ﴿١٧٣﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن

نہ پائیں گے۔ اے بنی نوع انسان یقیناً تمہارے رب کی طرف سے کھلی دلیل یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم

رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿١٧٤﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ

اور راہ دکھلانے والا نور یعنی قرآن کریم آ چکا۔ تو اب جو لوگ

آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ

اللہ پر ایمان لائیں گے اور اس نور یعنی قرآن کی باتوں پر چلیں گے انہیں وہ جلد ہی اپنی رحمت اور اپنے

مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿١٧٥﴾

فضل میں ڈھانپ لے گا۔ اور انہیں بالکل سیدھا راستہ بتا دے گا

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ ۚ إِنِ امْرُؤٌ

اے محمدؐ! لوگ آپ سے فتوے پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تم لوگوں کو کلالہ کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے کہ اگر

هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ

کوئی آدمی ایسا مر جائے جس کے اولاد نہ ہو اور نہ ماں باپ، ہاں اس کی ایک بہن ہو۔ تو اس بہن کو اس کا نصف ترکہ

وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ

ملے گا، اور اگر بہن مرے تو وہ اس کے سارے ترکہ کا حقدار ہے بشرطیکہ بہن کے بھی ویسے ہی اولاد نہ ہو، اور دیکھو اگر بہنیں

فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا

دو ہوں تو اُن کو ترکے کا دو تہائی حصہ ملے گا اور اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں

وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ

تو ہر مرد کو دو عورتوں کے حصّے کے برابر حصہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے یہ احکام بالکل وضاحت

اَنۡ تَضِلُّوۡا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۷۶﴾

کے ساتھ بیان کر رہا ہے تاکہ بھٹک نہ جاؤ۔ اور اللہ ہر بات سے آگاہ ہے۔

تفسیر

عبدیتِ الٰہی } خدا تعالیٰ نے اس رکوع کے شروع میں یہ بیان کیا ہے کہ خدا کے مقابلے میں بڑے سے بڑا پیغمبر جسے تم خدا سمجھتے ہو۔ اور مقرب سے مقرب فرشتے جنہیں تم نے اس کی بیٹیوں وغیرہ کا درجہ دے رکھا ہے۔ سب ایک غلام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یعنی اس آیت سے نصاریٰ کے اس عقیدہ کی تردید ہوتی ہے کہ مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں اور انہیں سب باتوں کا اختیار ہے۔ یہاں وضاحت کر دی گئی ہے کہ وہ تو اس کے عبد ہیں۔ ا[illegible] آگے چون و چرا نہیں کر سکتے۔

قرآن مجید } اس کے بعد قرآن کریم کو "نور" کے لفظ سے تعبیر کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح روشنی اندھیرے میں آ کر اُجالا کر دیتی ہے۔ اسی طرح قرآن مجید ایسے وقت نازل ہوا جب کہ سب طرف کفر و جہالت کی تاریکی چھائی تھی۔ اس نے ایمان اور علم و حکمت کی باتیں بتا کر سب تاریکیوں کو دور کر دیا۔ اور اس کی یہ روشنی ہمیشہ باقی رہے گی۔

آنحضرتؐ کی نبوّت عامہ } اس رکوع سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عامہ پر بھی روشنی پڑتی ہے یعنی آپ تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اور بتا یا گیا ہے کہ جو بھی ہمارے رسول اور اس کے لائے ہوئے قرآن پر عمل کرے گا۔ خدا اسے سیدھا راستہ دکھائے گا۔ اور جنت میں داخل کرے گا۔ قرآن کے صرف الفاظ پڑھ لینے سے اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے قرآن کو معنی و مطلب کے ساتھ عمل کی نیت سے پڑھنا ہر شخص کے لیے ضروری ہے۔ ورنہ اس کے اُترنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔

کلالہ } اخیر میں کلالہ کا مسئلہ بیان کیا ہے۔ کلالہ ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کی نہ تو اولاد ہو۔ اور نہ ماں باپ وغیرہ ہوں۔ صرف اس کے بھائی بہنیں ہوں +

سورہ مائدہ مدنیۃ

ایک سو بیس آیتیں ۔۔۔ سولہ رکوع ۱۶

عُقُوۡد جمع عقد پکی قسمیں۔ عہد۔ **بَهِيۡمَة** چوپایہ۔ **مُحِلِّی** حلال کرنے والے۔ حلال سمجھنے [illegible]

صَيۡد ۔ شکار۔ شکار کا جانور۔ **حُرُمٌ** ۔ احرام والے حج کا احرام باندھے ہوئے **لَا تُحِلُّوۡا** تم جائز نہ سمجھو۔ ہتک نہ کرو

شَعَآئِرَ۔ نشانیاں۔ علامتیں۔ یادگار۔ قَلَآئِدَ { جمع قلادہ) پٹہ۔ ہار مراد وہ جانور جن کے گلے میں پٹہ وغیرہ ہو۔ آٰمِّیْنَ۔ قصد کرنے والے حج کا ارادہ کرنے والے

حَلَلْتُمْ۔ تم حلال ہوئے، تم نے احرام کھول دیا۔ اِصْطَادُوْا۔ تم شکار کرو۔ یَجْرِمَنَّکُمْ۔ تم کو مجرم بنادے۔

شَنَاٰنُ۔ دشمنی۔ عُدْوَانَ۔ زیادتی۔ گنہ گاری۔ دشمنی مُنْخَنِقَۃُ۔ گلا گھُٹ کر مرا ہوا جانور۔

مَوْقُوْذَۃُ۔ { وہ جانور جو کر یا چوٹ لگنے سے مرجائے۔ مُتَرَدِّیَۃُ۔ جو اُوپر سے گر کر مرجائے نَطِیْحَۃُ۔ { وہ جانور جس کو دوسرا جانور سینگ مار کر ہلاک کرے

سَبُعُ۔ درندہ۔ پھاڑ کر کھانے والا جانور۔ مَا ذَکَّیْتُمْ۔ { جسے تم نے مرنے سے پہلے اللہ کا نام لے لیا۔ نُصُبِ۔ تھان۔ درگاہ۔ بتوں کی جگہ وغیرہ

تَسْتَقْسِمُوْا۔ تم تقسیم کرو۔ تم بانٹو۔ اَزْلَامِ { (جمع زلم) تیر جن سے عرب جوا کھیلتے تھے۔ پانسہ۔ یَئِسَ۔ وہ نا اُمید ہو گئے۔

اَکْمَلْتُ۔ میں نے کامل کر دیا۔ پورا کر دیا۔ اَتْمَمْتُ۔ میں نے تمام کر دی۔ پوری کر دی رَضِیْتُ۔ میں نے پسند کیا۔ میں راضی ہوا۔

مَخْمَصَۃٍ۔ بھوک۔ شدت کی بھوک کی حالت مُتَجَانِفٍ۔ جھکنے والا۔ رغبت کرنے والا اَلْجَوَارِحِ۔ جرح کرنے والے۔ زخم پہنچانے والے۔

مُکَلِّبِیْنَ۔ سدھائے ہوئے کتے۔ اَمْسَکْنَ۔ وہ روک رکھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ

اے مسلمانو! اپنی قسموں کو پورا کرو۔ اور دیکھو تم پر چرنے چگنے والے

بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ

چار پائے حلال کیے ہیں۔ مگر ان حالات میں جواب تمہیں پڑھ کر سنائے جائیں گے اور حالت احرام میں تمہارے

وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

لیے ان کا شکار کھیلنا ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اور اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ اے مسلمانو! اللہ کی

اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ

مقرر کی ہوئی یادگاروں کی بے حرمتی نہ کرو۔ اور حرمت والے مہینوں کی اور جن جانوروں کے گلوں میں قربانی

وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ

کے لیے پٹے پڑے ہوں اور نہ ان لوگوں کی جو حرمت والے گھر یعنی بیت اللہ کی طرف اپنے اللہ کا فضل اور

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۭ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا

اُس کی رضامندی کرنے کے لیے جا رہے ہوں۔ ہاں جب تم احرام کھول دو تو تم شکار کر سکتے ہو

المنزل ۲

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
اور دیکھو کسی ایسی قوم کی دشمنی جس نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا تمہیں جرم کی طرف

الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَلَا
نہ لے جائے کہ تم حد سے گذر جاؤ۔ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں اتفاق کرو گناہ اور

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
سرکشی کے لئے اتفاق نہ کرو اللہ سے ڈرو اور یاد رکھو اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ
بہت سخت پکڑنے والا ہے۔ مسلمانو! تم پر مردہ اور

الدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ
جانور کا خون اور خنزیر اور ایسا ہی جس کو کہ اللہ کے سوا کسی اور کے لئے پکارا گیا ہو حرام ہے اور وہ جانور جس کا گلا گھونٹ

وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ
اور جو چوٹ لگنے سے اور جو گرنے سے اور جو کسی دوسرے جانور کا سینگ لگنے سے مر جائیں اور جس کو درندے

السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۣ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ
پھاڑ ڈالیں تم پر حرام ہیں۔ لیکن اگر ان کے مرنے سے پہلے تم اس کو ذبح کر لو تو کوئی حرج نہیں اور اسی طرح جو کسی بت

تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ۭ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ
وغیرہ کے سامنے چڑھاوا چڑھا کر ذبح کیا گیا ہو یا ایسا ہی وہ گوشت جو کہ پانسے ڈال کر بانٹا گیا ہو کھانا حرام ہے کیونکہ یہ سب کام

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ
گناہ میں شامل ہیں اب ان احکام کو سن کر منکر کافر تمہارے دین سے ناامید ہو جائیں گے۔ مگر تم ان سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
کیونکہ میں نے ہی تمہارے لئے آج تمہارا دین مکمل کر دیا۔ اور دین کی نعمت اپنی طرف سے تمہیں پوری پوری دے دی

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ
اور میں نے اسلام کو تمہارے لئے دین پسند کیا ہے۔ اگر کوئی بھوک سے تنگ آ کر اوپر گنی گئی چیزوں میں سے کچھ کھالے

غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
مگر گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو اللہ اسے معاف کر دے گا۔ کیونکہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے

يَسْــَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ
اے محمد! یہ مسلمان تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہے ان سے کہدے کہ جتنی بھی پاکیزہ چیزیں ہیں تم پر حلال ہیں

وقف لازم · الربع · وقف غفران

وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا

اور جو کچھ تمہیں اللہ نے عقل و فہم دے رکھا ہے اُس سے کام لے کر تم کتوں کو شکار کرنا سکھلا دو

عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ

تو وہ جو شکار تمہارے لیئے پکڑ لیں اُسے اللہ کا نام لے کر ذبح کر کے

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴﴾

کھاؤ۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یاد رکھو اللہ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہے۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

اور آج سے اُن لوگوں کا پکا ہوا کھانا جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں

الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ

تمہارے لیئے حلال ہے اور تمہارا اُن کے لیئے اور مومن عورتیں جو کہ

مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

پاک دامن ہوں اور وہ پاک دامن عورتیں جو کہ اُن لوگوں میں سے ہوں جن کو تم سے پہلے

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ

کتاب دی گئی ہے جب تم اُن سے زندگی بسر کرنے کے لیئے اور پاک دامن رہنے کے لیئے نکاح کر لو

غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ اَخْدَانٍ وَمَنْ يَّكْفُرْ

نہ کہ محض مستی اُتارنے کے لیئے اور چوری چھپے یارانہ گانٹھنے کے لیئے اور پھر اُن کے حق مہر ادا کر دو تو وہ تمہارے لیئے حلال ہیں اور

بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ

یاد رکھو جو ایمان لانے کے بعد کفر کو اختیار کر لے وہ یہ سمجھ لے کہ اُس کی سب نیکیاں ملیا میٹ کر دی گئیں اور آخرت میں وہ

الْخٰسِرِيْنَ ﴿۵﴾

سراسر نقصان میں رہے گا۔

ع ۵/۵

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے عہد و قسم کے پورا کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہے چونکہ ایمان لاتے وقت بھی ہم ایک طرح کی قسم اُٹھاتے ہیں کہ ہم اللہ کے کلموں کی تابعداری کریں گے۔ اس لیئے ساتھ ہی احکام بیان کیئے گئے ہیں جن کی تابعداری ہم پر فرض ہے۔ سب سے پہلے حالت احرام میں شکار وغیرہ کے متعلق احکام ہیں۔ بعد میں یہ اشارہ ہے کہ ہمیں

صرف نیک کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے۔ برے کاموں میں کسی کی مدد کرنا خود گنہگار بننا ہے۔ اس لیے برے کاموں میں ہرگز ہرگز کسی کی مدد نہیں کرنی چاہیئے۔ نیز عدل کرنے کی بہت سخت تاکید کی گئی ہے۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے۔ کہ دین مکمل ہو چکا۔ اس لیئے اب ہمارا فرض ہے کہ اس اللہ کی نعمت کو قبول کریں یعنی صرف اسی مکمل دین کی پیروی کریں۔ اور کسی کی پیروی نہ کریں۔ آخر میں عورتوں کے متعلق مسائل بیان کیئے گئے ہیں ۞

قُمْتُمْ تم کھڑے ہوئے۔ تم کھڑے ہو — اِغْسِلُوْا۔ تم دھوؤ — مَرَافِق۔ کہنیاں

اِمْسَحُوْا۔ تم مسح کرو۔ چھوؤ — رُءُوْس۔ جمع رأس سروں — اَرْجُل۔ جمع رجل۔ پاؤں

کَعْبَیْنِ۔ دونوں ٹخنے — جُنُبًا۔ ناپاک جس کو غسل کی حاجت ہو — مَرْضٰی۔ مریض۔ بیمار

غَآئِطِ۔ پیخانہ — لٰمَسْتُمْ۔ تم نے چھوا۔ تم نے مباشرت کی ہو — تَجِدُوْا۔ تم پاؤ گے

تَیَمَّمُوْا۔ قصد کرو تم تیمم کرو — صَعِیْدًا۔ اڑنے والی مٹی — وَاثَقَ۔ مضبوط کیا۔ قول لیا ہے

اَقْرَبُ۔ زیادہ قریب — یَبْسُطُوْآ۔ وہ بڑھائیں — کَفَّ۔ روکا اس نے۔ بند کیا اس نے

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا
اے مسلمانو! جب بھی تم نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو اس سے پہلے اپنے منہ اور

وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ
ہاتھ کہنیوں تک دھولیا کرو سر کا مسح کرو

وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَ
اور پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ۔ اگر تم کو نہانے کی حاجت ہو تو پھر اچھی طرح نہا دھو کر صاف ستھرے ہو کر نماز پڑھا

اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ
اور اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو اسی حالت میں تم میں سے کوئی حاجت ضروری پاخانہ وغیرہ

الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا
سے آیا ہو یا کسی نے عورت سے صحبت کی ہو اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم

صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ ؕ
کرلیا کرو اور وہ اس طرح کہ مٹی سے اپنے ہاتھ اور چہرہ کا مسح کرلو

مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ
دیکھو اللہ تمہیں زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ بلکہ وہ تمہیں پاک اور صاف

لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٦﴾

دیکھنا چاہتا ہے تاکہ تمہاری صفائی کی وجہ سے تمہیں اپنی نعمت پوری پوری دے اور تم اس کے شکر گذار بنو۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ

اور اے مسلمانو! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تمہیں دی اور اُس کا وہ عہد بھی یاد کرو جو اُس نے تمہارے ساتھ بہت

بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ

پکے طور پر باندھا ہے اور وہ عہد اس وقت باندھا گیا جب تم نے اپنے منہ سے کہا کہ اے اللہ ہم نے تیرے حکموں کو سُنا

عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا

اور اب ہمارا فرض ہے کہ ہم تیری اطاعت کریں بس اللہ سے ڈرو اور یاد رکھو وہ دلوں کے بھید جانتا ہے۔ اے مسلمانو جب

قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ

اللہ کے لئے شہادت دینے کے لئے کھڑے ہو تو انصاف سے شہادت دو۔ اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس بات پر آمادہ

قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَ

نہ کرے کہ عدل وانصاف کو چھوڑ دو۔ انصاف کرو۔ یہی چیز تم کو پرہیزگاری کے قریب تر لے جائے گی۔ اور

اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَدَ اللّٰهُ

اللہ سے ڈرو۔ کیونکہ وُہ جو کچھ بھی تم کرتے ہو اُس کو جانتا ہے۔ اور جو ایمان لائیں اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ

اس کے بعد نیک کام بھی کریں اللہ نے اُن کے لئے بخشش اور بڑا بھاری اجر دینے کا وعدہ

اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٩﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ

کر رکھا ہے۔ اور جو بھی کفر اختیار کریں اور ہماری آیات کو جھٹلائیں بس وُہی

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ

دوزخی ہوں گے۔ اے مسلمانو! اللہ کی اُس نعمت کو یاد کرو

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ

جبکہ ایک قوم نے ارادہ کیا تھا کہ وہ تم پر دست درازی کریں اللہ نے

فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اُن کے ہاتھوں کو روکا اور تمہیں اُن سے محفوظ رکھا۔ اب تمہیں صرف اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ اور مسلمانوں کو صرف

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ ع

اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے سب سے پہلے وضو کا طریقہ بتایا ہے۔ اور اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ہاتھ دھوئے جائیں۔ پھر کُلی کی جائے۔ ناک میں پانی ڈالا جائے۔ مُنہ کو دھویا جائے۔ پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے جائیں۔ بعد میں سر کا مسح کیا جائے۔ اور پاؤں ٹخنوں تک دھوئے جائیں۔ اس کے بعد سفر اور بیماری وغیرہ کی حالت میں ہماری آسانی کے لیئے تیمم کا طریقہ بتلا دیا۔ پھر یہ بتلا دیا کہ اگر ہم اس طریقہ پر عمل کریں گے۔ تو اللہ تعالےٰ ہم سے راضی ہوں گے اور ہمیں اپنی نعمتیں دیں گے۔ اس کے علاوہ عدل و انصاف کا حکم دیا گیا۔ خیبر میں کافروں اور مسلمانوں کا آخرت میں جو فرق ہوگا۔ وہ بیان کیا گیا۔ اور یہ بتایا گیا۔ کہ اللہ مسلمانوں کو اس دنیا میں دشمنوں سے محفوظ رکھنا ہے۔ مسلمان صرف اللہ پر بھروسہ رکھیں اور اسی کو اپنا وکیل قرار دیں +

نَقِیْبًا۔ سردار	اَقَمْتُمْ۔ تم نے قائم کی۔	اٰتَیْتُمْ۔ تم نے ادا کی۔ دو گے
اٰمَنْتُمْ۔ تم ایمان لائے	عَزَّرْتُمُوْهُمْ۔ تم نے ان کی مدد کی	اَقْرَضْتُمْ۔ تم نے قرضہ دیا۔
نَقْضِ۔ توڑنا۔	لَعَنّٰهُمْ۔ ہم نے ان پر لعنت کی۔	قٰسِيَةً۔ سخت۔
نَسُوْا۔ بھول گئے۔	لَا تَزَالُ۔ ہمیشہ رہے گا۔	تَطَّلِعُ۔ تو اطلاع پائے گا۔
خَائِنَةٍ۔ خیانت کرنے والے	وَاصْفَحْ۔ معاف کر۔ درگذر کر۔	اَغْرَيْنَا۔ ڈال دیا۔ ہم نے لگا دی۔

فَتْرَةٍ۔ رُک جانا۔ وحی جس زمانے میں نہ آئے

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ

اے مسلمانو! تم سے پہلے خدا نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا۔ اور ان میں بارہ سردار

اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّىْ مَعَكُمْ ۭ لَئِنْ اَقَمْتُمُ

بھیج دیئے تھے اور کہہ دیا تھا کہ میں تمہارا ساتھ دوں گا اگر تم نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ

پڑھوگے، زکوٰۃ دوگے، میرے رسولوں پر ایمان لاکر اُن کی مدد بھی

عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ

کروگے اور اللہ کی راہ میں قرض حسنہ بھی دیتے رہوگے تو میں ضرور تمہارے گناہ

عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

مٹا دونگا ۔ اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی ۔

الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ

پھر اس کے بعد بھی جو تم میں سے کفر کرے گا تو گویا وہ سیدھے راستے سے

سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ

بھٹک گیا ۔ پس ان کے عہد توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت بھیج دی

وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ

اور ان کے دلوں کو پتھروں کی طرح سخت کر دیا ۔ تو اب وہ توریت کے الفاظ کو اپنی جگہوں سے بدل دینے لگے

وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى

اور ایک بڑا حصہ اس کا بھول گئے جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اور اے محمدؐ! کچھ لوگوں کے سوا آپ ان میں سے

خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ

جو خائن ہیں ان کے حال سے ہمیشہ ہماری طرف سے اطلاع پاتے رہیں گے پس آپ ان کو معاف کیجئے اور

اصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ الَّذِيْنَ

ان سے درگذر کیجئے ۔ بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ۔ اور ان لوگوں میں سے جو اپنے کو

قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا

نصاریٰ کہتے ہیں ان سے ہم نے عہد لیا پھر جو کچھ انہیں نصیحت کی گئی تھی وہ اس کا

مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ

ایک بڑا حصہ بھول گئے ۔ پھر ہم نے قیامت تک کے لئے ان یہود و نصاریٰ کے درمیان عداوت

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا

اور بغض ڈال دیا ۔ اور جلد ہی قیامت کے دن اللہ ان کو جتلائے گا کہ وہ

يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا

کیا کرتے تھے ۔ اے اہل کتاب! بالیقین ہمارے رسول محمدؐ تمہارے پاس آ چکے

يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ

جو وہ باتیں کہ تم توریت میں سے چھپا لیتے تھے ظاہر کرتے ہیں ۔

وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ

اور بہت سی باتوں سے درگذر کرتے ہیں ۔ بے شک اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور اور روشن کتاب یعنی قرآن مجید

مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ

آگیا۔ اور اس کے ذریعہ خدا اُن لوگوں کے لئے جو اس کی رضا جوئی حاصل کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں سلامتی

السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَ

کی راہیں کھول دیتا ہے۔ اور کفر کی تاریکیوں سے نکال کر اپنے حکم سے نور ہدایت کی طرف لے آتا ہے اور

يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ

انہیں سیدھی راہ ہدایت بتا دیتا ہے۔ اُن لوگوں کے کفر میں شک نہیں جنہوں نے

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ

یہ کہا کہ اللہ وہی مسیح ابن مریم ہی ہے آپ اُن سے پوچھیئے۔ کہ اے نصاریٰ بتاؤ تو اگر

مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ

اللہ یہ چاہے کہ مسیح ابن مریم اور اُن کی والدہ اور بھی جو

وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

روئے زمین کے لوگ ہیں سب کو ہلاک کر ڈالے تو اس کے مقابلے میں کون ہے جو اسے روک لے۔ اللہ ہی کے لئے

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

ہے جو کچھ آسمان زمین اور اُن دونوں کے درمیان ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کر ڈالتا ہے اور وہ سب چیزوں پر پوری

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ

قدرت رکھتا ہے۔ اور اے محمدؐ یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور

اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ

اس کے بڑے چہیتے ہیں۔ آپ اُن سے ذرا پوچھیئے تو پھر خدا تمہارے گناہوں کے بدلے تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے

بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ

تو معلوم ہوا کہ تمہارا دعویٰ غلط ہے بلکہ تم اس کی اور پیدا کی ہوئی مخلوق کی طرح انسان ہو جسے وہ چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور

يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

جسے چاہتا ہے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے اور آسمان زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے

مَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿١٨﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ

سب پر خدا کی بادشاہت ہے اور سب کو اسی کے پاس آخرکار جانا ہے۔ اے اہل کتاب! بے شک ہمارے

جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

رسول محمدؐ تمہارے پاس آچکے جو ہر بات کی وضاحت کرتے ہیں اور ایسے وقت آئے جبکہ وحی رک چکی تھی

اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا مِنۡۢ بَشِیۡرٍ وَّلَا نَذِیۡرٍ فَقَدۡ جَآءَکُمۡ

اور یہ اس لیئے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا آیا ہی نہ تھا سو اب یقیناً تمہارے پاس

بَشِیۡرٌ وَّنَذِیۡرٌ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ﴿۱۹﴾ ع ۳ ۸

خوشخبری دینے والا اور اس کے عذاب سے ڈرانے والا آچکا اور اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت ان باتوں سے حاصل ہوتی ہے:۔

(۱) نماز باقاعدہ پڑھنا۔ (۲) زکوٰۃ ادا کرتے رہنا۔ (۳) سب رسولوں پر سچے دل سے ایمان لانا۔ (۴) تبلیغ دین میں ان کی مدد کرنا۔ اور ان کے بعد ان کا کام جاری رکھنا۔ (۵) جہاد میں جانے والوں کو قرض حسنہ دینا۔ کہ وہ ہتھیار وغیرہ خریدیں۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ ہر انسان ان پر آسانی سے عمل کرسکتا ہے اور جنت میں جا سکتا ہے۔ پھر کیوں نہ ان باتوں پر عمل کرکے انسان جنت میں اپنا ٹھکانا بنا لے؟

اس کے بعد یہود کی اس شرارت کا بیان ہے کہ وہ خدا کے احکام کو معمولی سی قیمت لے کر بدل ڈالتے تھے۔ اور کتاب اللہ یعنی توریت میں بعض لفظوں کو ایسا بدلتے کہ ان کے معنی بگڑ جاتے۔ اُن کو اسی لیئے خائن کہا گیا ہے۔ پھر ان دونوں گروہوں میں دائمی بغض وعداوت کا بیان ہے۔

اس کے بعد یہ ذکر ہے کہ ہر ایک سے احسان کرنا گویا خدا تعالیٰ سے محبت کرنا ہے۔ خدا ہمیشہ احسان کرنے والوں کو اپنا دوست رکھتا ہے۔

پھر اس کے بعد تمام اہل کتاب مخاطب کیئے گئے ہیں۔ کہ دیکھو ہمارے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لاؤ۔ جو تمہیں ہمارے حکم سے وہ باتیں بتاتا ہے جنہیں تم ایک عرصہ تک چھپاتے رہے۔ اور اس کتاب یعنی قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بناؤ۔ کیونکہ یہ ایسی چیز ہے کہ لوگوں کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر علم و رشد کی راہوں پر لگا دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کے نزول کے تھوڑے ہی عرصے بعد صرف آنحضرت صلعم کی تیئس سالہ عمر میں اس کی وجہ سے تمام عرب میں اسلام پھیل گیا۔ کوئی مشرک و کافر نہ رہا۔ اور جو رہے بھی۔ تو وہ اسلام کے ایسے ماتحت رہے۔ کہ سر تک نہ ہلا سکتے تھے۔

مسیح ابن مریم کو نصاریٰ کے بعض فرقے خود خدا قرار دیتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے اِس رکوع میں ان کی تردید کی ہے اور بتایا ہے کہ بتاؤ۔ اگر خدا چاہے کہ جسے تم خدا سمجھ رہے ہو۔ اُس کو اور اُس کی والدہ کو اور اُس کے ساتھ تمام روئے زمین کے لوگوں کو ہلاک کر ڈالے۔ تو کون ہے جو اسے روک سکتا ہے؟ یعنی جب خود تمہارا موہوم خدا بھی اس کی زد میں آسکتا ہے۔ اور اس کی ہلاکت سے نہیں بچ سکتا تو خدا کیسا؛

یہود و نصاریٰ کے بعض فرقے اس بات کے قائل تھے کہ ہم خدا کے بیٹے ہیں اور اس کے بڑے چہیتے ہیں ان کی تردید کی گئی ہے کہ خدا کا اوّل تو بیٹا ہی نہیں۔ اور بفرض محال ہو بھی تو بتاؤ کہ پھر تمہارے گناہوں کے بدلے میں وہ تمہیں طرح طرح کے عذاب میں کیوں مبتلا کر رہا ہے؛ کیا وہ تمہارے ساتھ دنیا جہان سے علیحدہ ہی سلوک کرتا ہے، نہیں! بلکہ وہ تو تمہیں اَور انسانوں کی طرح سمجھتا ہے۔ اس کے نزدیک وہی قابل قدر ہے جو اس کی مرضی کے مطابق چلے۔ اور اس کے احکام کے آگے سرِ تسلیم خم کرے۔

بشیر کے معنی ہیں جنت اور خدا کی رضا کی خوشخبری دینے والا، اور نذیر کے معنی ہیں اس کے عذاب سے ڈرانے والا۔ اور پیغمبر آخر الزمان کا یہی منصب ہے +

اَلْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ پاک زمین ملک شام	لَا تَرْتَدُّوْا۔ پیچھے نہ ہٹو	جَبَّارِیْنَ۔ زبردست
قَاتِلَاۤ۔ تم دونوں لڑو	هٰهُنَا۔ یہاں	یَتِیْهُوْنَ۔ سرگردان پھریں گے

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور جب حضرت موسےٰ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے قوم! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو

اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ

جبکہ اُس نے تم میں نبی پیدا کئے اور تم میں بادشاہ بنائے اور تمہیں وہ دیا جو کہ تم سے پہلے

يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲۰ يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ

دنیا میں کسی کو نہیں دیا گیا تھا۔ اے میری قوم شام کی پاک زمین میں

الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ

داخل ہو جاؤ جو خدا نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے۔ اور دیکھنا پیٹھ نہ پھیرنا اگر ایسا کیا

فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ۝۲۱ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا

تو بہت سخت نقصان اٹھاؤ گے۔ موسیٰ کی قوم نے کہا اے موسیٰ اس میں تو بڑے زبردست لوگ



جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ

رہتے ہیں۔ جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں گے ہم اس میں داخل نہیں ہوں گے۔ اور جب وہ

يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ

نکل جائیں گے تو پھر ہم ضرور داخل ہوں گے۔ اُن میں سے دو آدمیوں نے جن پر اللہ تعالےٰ نے

يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا

اپنی مہربانی کر رکھی تھی اور وہ اللہ ہی سے ڈرتے تھے اُن سے کہا کہ دروازہ سے داخل ہو جاؤ پس اگر تم ایک بار

دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ

داخل ہو جاؤ گے تو پھر تم اُن پر غالب ہو جاؤ گے۔ اور اگر تم ٹھیک ٹھیک مومن ہو تو بس

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا

اللہ پر بھروسہ کرو۔ انہوں نے پھر بھی یہی کہا کہ اے موسےٰ اگر وہ زبردست لوگ وہیں رہیں گے

اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ

تو ہم لوگ ہرگز اس میں داخل نہ ہوں گے پس تو اور تیرا رب جا کر اُن سے لڑے۔ پس ہم تو یہاں بیٹھے ہیں

اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا

حضرت موسےٰ نے اُن کا جواب سن کر کہا اے میرے پروردگار۔ میرا سوائے اپنی جان کے اور اپنے

نَفْسِىْ وَاَخِىْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

بھائی کے کسی پر اختیار نہیں اے پروردگار تو اس فاسق قوم اور ہمارے درمیان فرق پیدا کر دے۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ

اللہ تعالےٰ نے موسےٰ سے کہا کہ اب وہ زمین ان پر حرام کر دی گئی ہے۔ یہ چالیس سال تک زمین پر

فِى الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ ع ۸

بھٹکتے پھریں گے۔ اور تمہیں اب ان فاسقوں کی حالت پر افسوس کرنے کا موقع نہیں

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ کی قوم کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ سمجھایا گیا ہے کہ جب ہم کسی کو اپنا سردار بنا لیں تو ہمیں اس کے کہنے پر چلنا چاہیئے۔ ورنہ ہمارا حال بھی بنی اسرائیل جیسا ہوگا۔ پھر یہ بھی بتا دیا کہ بزدلی کرنے سے اپنا ہی نقصان ہے خدا کا کوئی نقصان نہیں ہمیں چاہیئے کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں اور ہر کام دلیری سے کریں۔ تا کہ اسلام

کا بول بالا ہو اور ہمیں عزت حاصل ہو۔ بزدل قوم بے موت کے سرآن مرتی رہتی ہے اور بہادر قوم کبھی مرتی نہیں بلکہ ہمیشہ زندہ رہتی ہے قرآن بھی مسلمانوں کو زندہ قوم بنانا چاہتا ہے ؂

اُتْلُ۔ تو پڑھ۔ تو پڑھ کر سنا	قَرَّبَا۔ دونوں نے قربانی کی	قُرْبَانًا۔ قربانی چڑھاوا۔ نیاز
تُقُبِّلَ۔ قبول کی گئی	لَاَقْتُلَنَّ۔ میں ضرور قتل کروں گا۔ جان سے مار ڈالوں گا۔	بَسَطْتَ۔ تو بڑھائے۔ دراز کرے
اَخَافُ۔ میں ڈرتا ہوں۔	تَبُوْٓءَ۔ تو سمیٹ لے۔ بھرلے	طَوَّعَتْ۔ اچھی سوجھایا۔ بھلا معلوم ہوا
اَصْبَحَ۔ وہ ہوگیا۔ بن گیا۔	غُرَابًا۔ کوا	یَبْحَثُ۔ وہ کریدتا تھا۔ کریدتا تھا
لِیُرِیَهٗ۔ تاکہ وہ اُسے دکھائے	یُوَارِیْ۔ وہ چھپائے۔ ڈھانک دے	سَوْءَةَ۔ مردہ جسم۔ لاش
اَعَجَزْتُ۔ کیا میں عاجز ہوگیا ہوں	اُوَارِیَ۔ میں چھپا دوں۔ ڈھانک دوں	اَجْلِ۔ وقت۔ وجہ۔ واسطے
كَاَنَّمَا۔ جیسا کہ۔	اَحْیَا۔ زندہ کیا۔ زندہ رکھا۔	مُسْرِفُوْنَ۔ حد سے گذرنے والے
یُحَارِبُوْنَ۔ وہ لڑتے ہیں۔ جنگ کرتے ہیں	یَسْعَوْنَ۔ وہ کوشش کرتے ہیں۔	یُقَتَّلُوْٓا۔ وہ قتل کیے جائیں۔ وہ مار ڈالے جائیں
یُصَلَّبُوْٓا۔ وہ سولی چڑھائے جائیں	یُنْفَوْا۔ وہ کم کر دیا جائے۔ جلاوطن کر دیے جائیں	تَقْدِرُوْا۔ تم قدرت حاصل کرو۔ قابو پا لو تم

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا

اے محمدؐ! ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں کی سچی سچی کہانی سنا۔ جب اُن دونوں نے اللہ کے لیے قربانی کی

فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ

ایک کی قبول کی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی۔ اس نے کہا

لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۲۷﴾

میں تجھے ضرور جان سے مار ڈالوں گا۔ تو نے ضرور کوئی فریب کیا ہے۔ اُس نے کہا بات تو صرف اتنی ہے کہ اللہ پرہیزگاروں کی

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ

اور اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے دست درازی کرے گا بھی تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے ہاتھ ہرگز نہیں اٹھاؤں گا

اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنِّيْۤ

کیونکہ میں تو اُس اللہ سے ڈرتا ہوں جو کہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور میرا تو

اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ

یہ ارادہ ہے کہ تو میرا اور اپنا دونوں کا گناہ اپنے سر پر لے اور دوزخی بنے

النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ

کیونکہ ایسے ظلم کرنے والوں کی سزا دوزخ ہی ہے۔ پس اُس کے جی میں اپنے بھائی کا قتل کردینا

قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَبَعَثَ

ہی اچھا معلوم ہوا، چنانچہ اُس نے اُسے قتل کر دیا۔ اور قتل کرتے ہی وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگیا۔ پس اللہ نے

اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ

ایک کوا بھیجا جو کہ زمین میں کرید رہا تھا۔ اور وہ اس لئے کہ اس کو دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو

سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ

کس طرح چھپائے۔ یہ دیکھ کر وہ کہنے لگا۔ حیف ہے مجھ پر میں اس کوے جیسا بننے سے

هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

بھی رہا۔ پس اُس نے کوے کی طرح زمین کرید کر اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیا۔ اب اُسے اپنے فعل پر ندامت ہوئی

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ

ہم نے اسی قتل کے سبب بنی اسرائیل پر فرض کر دیا کہ جو کسی کو بغیر کسی

قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا

جان کے بدلے یا فساد ہونے کے قتل کرے گا تو یوں سمجھا جائیگا

قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ

کہ اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا۔ اور جس نے کسی کو قتل ہونے سے بچایا تو اس نے گویا تمام انسانوں

جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ

کو بچایا۔ یقیناً اُن کے پاس ہمارے رسول اسی طرح ظاہر اور واضح دلیلیں لے کر آتے رہے۔ مگر اس کے باوجود

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾

بھی اُن میں سے اکثر زمین پر حد سے گذرنے والے ہی رہے۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ

وہ یاد رکھیں کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور دنیا میں فساد

فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ

پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اُن کی جزا یہی ہے کہ اُن کو قتل کر دیا جائے یا انہیں سولی دی جائے۔ یا اُن کے ہاتھ

اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ

پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا انہیں ملک سے جلاوطن کر دیا جائے۔

معانقۃ ۵ وقف النبی

ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ
یہ تو ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے۔ اور آخرت میں ان کے لئے بہت ہی بڑا عذاب

عَظِيمٌ (۳۳) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ
ہے۔ مگر وہ لوگ جو کہ تمہارے ان پر قابو پانے سے پہلے اپنی شرارتوں سے باز آجائیں

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۳۴)
تو انہیں معاف کر دو۔ اور یہ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں آدم کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا مشہور واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ایسے کام اکثر حسد کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص سب سے پہلے کوئی برائی یا گناہ کی بنیاد قائم کرتا ہے تو اس کے بعد جتنے بھی گناہ اس طرح کے ہوتے ہیں ان سب کا عذاب بھی اسے ہوتا ہے کیونکہ سب سے پہلے اسی نے ایک ایسی مثال قائم کی جس پر دوسروں نے چلنا شروع کیا۔ پھر بتایا ہے کہ اسی طرح اگر کوئی سب سے پہلے کسی برائی کو روکے گا تو اس کو تمام نیک آدمیوں کے کاموں کا ثواب ہوگا۔ جو اس کی پیروی کرتے ہوئے لوگوں کو اس برائی سے روکیں گے۔ اس کے بعد یہود کی بد عادت کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ ہر دفعہ اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کرتے رہے ہیں۔ اور چونکہ ایسا کرنا ایک طرح اللہ سے یعنی اس کے رسول سے اعلانِ جنگ ہے۔ اس لئے ایسے آدمیوں کی سزا بیان کی گئی ہے۔ ان کو یہ بھی بتایا گیا ہے کہ صرف ان کی بدکاری اور خدا کے احکام کی خلاف ورزی کی سزا یہیں ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ آخرت میں انہیں بہت سخت عذاب دیا جائیگا اخیر میں یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالےٰ اپنے رحم و کرم کی وجہ سے توبہ بھی قبول کرتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی خلاف ورزی کرنے سے توبہ کر لے۔ تو اللہ اسے بخش دے گا ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ — گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

این درگہ ما درگہِ نومیدی نیست — صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

اِبْتَغُوْا ڈھونڈھو يُرِيْدُوْنَ ارادہ کریں گے۔ارادہ کرتے ہیں سَارِقُ ۔ چورمرد۔

سَارِقَةُ ۔چورعورت۔ بِمَا كَسَبَا ۔جوکچھ انہوں نے کمایا۔ نَكَالًا ۔ عذاب۔

لَا يَحْزُنْكَ ۔ نہ رنج دے تم کو يُسَارِعُوْنَ { پیش قدمی کرتے ہیں جلدی کرتے ہیں۔ سَمّٰعُوْنَ ۔سننے والے۔جاسوسی کرنیوالے

اَكّٰلُوْنَ ۔کھانے والے۔ سُحْتَ ۔حرام۔ رشوت۔ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ { پس تجھ کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔

مُقْسِطِيْنَ ۔انصاف پسند لوگ۔ يُحَكِّمُوْنَكَ ۔حکم کریں گے تجھ کو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ

اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور اس کے قرب کا وسیلہ ڈھونڈھتے رہو

وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ جتنا کچھ زمین میں ہے

كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ

وہ سب کافروں کے پاس بلکہ اتنا ہی اور بھی ہو اور وہ اسے

لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ

روز قیامت کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے دینا چاہیں تو یہ ان سے قبول نہ کیا

مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٣٦﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا

جائے گا بلکہ بچارونا چاران کو دردناک عذاب بھگتنا پڑے گا۔ اس بات کی خواہش کریں گے کہ دوزخ

مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ

کی آگ سے نکل بھاگیں لیکن وہ کبھی نہ نکل سکیں گے کیونکہ ان کے لیے تو دائمی عذاب

مُّقِيْمٌ ﴿٣٧﴾ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ

ہے۔ جو مرد یا عورت چوری کرے تو دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کے کام کا یہ بدلہ

بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٣٨﴾ فَمَنْ تَابَ

اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ پھر جو اپنے قصور کے بعد دل

مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ

سے توبہ کرے اور نیک چلن بن جائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ کیا تمہیں خبر نہیں کہ اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت

وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ

ہے۔ وہ جسے چاہے عذاب میں مبتلا کرے اور جسے چاہے بخش دے۔ بیشک اللہ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اے محمدؐ! اس گروہ میں سے جس نے زبان سے کہا

الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا

کہ ایمان لائے مگر ان کے دل ایمان نہیں لائے یا اس گروہ میں

بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ڔ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ڔ

سے جو یہودی ہیں جو لوگ بھی کفر میں جلدی کرتے ہیں تو ان کی حالت آپ کو غمگین نہ کرے

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ

یہ لوگ جھوٹ کے لیے کان لگانے والے ہیں اور اس لیے بھی کان لگانے والے ہیں کہ ایک دوسرے گروہ کو جو تمہارے پاس

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ

نہیں آیا خبر پہنچائیں۔ صحیح احکام کو بدلتے رہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر تم کو محمدؐ سے یہی حکم ملے جو ہم کہتے

هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ وَمَنْ يُّرِدِ

ہیں تو قبول کر لینا اور نہیں تو احتیاط رکھنا اے محمدؐ! جسے اللہ بلا میں مبتلا

اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَـيْـــًٔـا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

رکھنا چاہیئے اُس کے لیے تو اللہ سے کچھ نہیں کر سکتا یہ وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

جن کے دلوں کو اللہ تعالےٰ پاک نہیں کرنا چاہتا۔ اُن کے لیے دُنیا میں

خِزْيٌ ڔ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ

ذلّت ہے اور آخرت میں بڑی مار ہے۔ جھوٹی جھوٹی باتیں یہ کان لگا کر

لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ

سنتے ہیں اور مال حرام کھاتے ہیں اگر یہ لوگ آپ کے پاس آویں تو خواہ آپ ان میں فیصلہ کر دیجئے

اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ

یا ان کو ٹال دیجئے اور اگر آپ ان کو ٹال ہی دیں تو ان کی مجال نہیں کہ آپ کو ذرا بھی ضرر

شَيْـــًٔـا ۭ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

پہنچا سکیں۔ اگر آپ فیصلہ کریں تو ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں۔ بے شک اللہ

مع

يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ

انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ وہ آپ سے انصاف کیوں کرانا چاہتے ہیں حالانکہ ان کے پاس

التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

جو توریت ہے اس میں تو اللہ کا حکم موجود ہے جس سے وہ پھر ہٹ جاتے ہیں۔

وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۳﴾

سچ تو یہ ہے کہ ان کا ایمان ہی درست نہیں۔

ع ۹

تفسیر

اس پورے رکوع میں حکومت الٰہی کا بیان ہے۔ اور اللہ تعالٰی کا وسیلہ پکڑنے اور اس کے راستے میں جہاد کرنے کا ذکر ہے۔ اور دوزخ کے عذاب اور چوری کی سزا کا بھی بیان ہے۔ پھر یہود کی شرارتوں کا ذکر ہے اور اس بات کو صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ اگر دنیا کی ساری نعمت بھی عذاب سے چھٹکارا پانے کے لیئے دی جائے تب بھی ایک منٹ کے لیئے دوزخ کے عذاب سے رہائی نہیں ہو سکتی۔ اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کو کہا گیا ہے ۔

اَحْبَار۔ علمائے ملت۔ جمع حبر کی۔ اِسْتُحْفِظُوْا۔ وہ محافظ ٹھیرائے گئے تھے عَيْن۔ آنکھ۔

اَنْف۔ ناک۔ اُذُن۔ کان۔ گوش سِنّ۔ دانت۔

جُرُوْح۔ زخموں (جرح کی جمع) تَصَدَّقَ۔ معاف کردے مُهَيْمِنًا۔ نگہبان۔

شِرْعَةً۔ راستہ۔ شریعت مِنْهَاجًا۔ زینہ۔ سیڑھی۔ طریق لِيَبْلُوَكُمْ۔ تم کو آزمادیں۔

يَفْتِنُوْكَ۔ فتنہ میں ڈالیں گے تجھ کو۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا

بلاشبہ توریت ہم نے نازل کی۔ اس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ انبیا جو خدا کے مطیع تھے اسی کے

النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ

مطابق یہودیوں خدا والوں اور علماء کو حکم دیتے رہے۔ اس لئے

وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ

کہ اللہ کی کتاب ان کو یاد کرادی گئی تھی اور وہ اس کے

شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا

محافظ تھے۔ اے یہود! تم لوگوں سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے میں

بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

ناچیز فائدہ حاصل نہ کرو اور جو اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے مطابق جو حکم نہیں دیتے

فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ

وہ کافر ہیں۔ اور ہم نے یہودیوں کے لئے توریت میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ

النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ

جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک،

وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ

کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور زخموں کے بدلے ویسے ہی زخم

فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ

پھر جو کوئی بدلہ لینا معاف کر دے تو یہ اس کے لئے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ اور جو کوئی بھی خدا کی نازل کی ہوئی

اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ

کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔ اور انہیں پیغمبروں کے قدم بقدم

بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ

ہم نے مریم کے بیٹے عیسٰے کو اس حالت میں بھیجا کہ وہ اپنے سے قبل کی کتاب یعنی توریت کی تصدیق فرماتے تھے۔

وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا

اور ہم نے اُن کو انجیل دی جس میں ہدایت ہے اور روشنی اور وہ بھی اس توریت کی جو اس کے پہلے

بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٦﴾

سے تھی، تصدیق کرتی ہے۔ اور پرہیزگاروں کے لئے اس میں رہنمائی اور نصیحت ہے۔

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ

اور انجیل والوں کو چاہیئے کہ اللہ نے جو کچھ اس میں نازل فرمایا ہے اس کے مطابق حکم دیتے۔ جو کوئی بھی اللہ کی

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ

اتاری ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا وہی فاسق ہے۔ اے محمدؐ! ہم نے آپ پر بھی

الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

کتاب برحق اتاری ہے جو اُن کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو اس کے پہلے سے ہیں

وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ

اور ان کی نگہبانی بھی کرتی ہے سو چاہیئے کہ آپ خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں

أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۚ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ

اور جو سچائی تمہارے پاس آچکی ہے اس کو چھوڑ کر لوگوں کی خواہشوں کی پیروی مت کرو۔ تم میں سے ہر گروہ کے لئے ہم نے

شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

شریعت اور طریقت ٹھہرا دیا ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی اُمت بنا دیتا

وَلَٰكِنْ لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ إِلَى

لیکن وہ اپنے دیئے ہوئے احکام میں تمہیں آزمانا چاہتا ہے پس اے مسلمانو! تم نیک کاموں کی طرف ایک دوسرے سے بڑھ

اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ

نے کی کوشش کرو تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے تم جن باتوں میں اختلاف کر رہے ہو وہ تمہیں بتا دے گا کہ ان کی

تَخْتَلِفُونَ ﴿٤٨﴾ وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ

حقیقت کیا ہے۔ اے محمدؐ! اللہ نے جو کتاب اُتاری ہے اسی کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کیجئے اور

أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا

ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے نیز آپ ان کی طرف سے ہوشیار رہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ جو کچھ حکم خدا نے آپ کی طرف

أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ

اُتارا ہے اس کے کسی حکم کے تعمیل میں آپ کو ڈگمگا دیں۔ اگر یہ پھر نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ کو یہی منظور ہے کہ ان کے گناہوں

أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ

کی کچھ سزا ان کو دے اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے بہت سے انسان

لَفَاسِقُونَ ﴿٤٩﴾ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ

نافرمان ہیں۔ کیا یہ زمانۂ جاہلیت کا حکم ڈھونڈھتے ہیں حالانکہ یقین والوں کے لیے

مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿٥٠﴾

اللہ سے اچھا حکم دینے والا کون ہے۔

ع ۷

تفسیر

اس پورے رکوع میں کبھی حکومت الٰہی کا بیان ہے۔ اور آسمانی قوانین کے ذریعہ ہر مقدمے کا فیصلہ

کرنے کی سختی سے تاکید کی گئی ہے۔ اور صاف لفظوں میں کہہ دیا گیا ہے کہ جو شخص قرآن کے حکموں کے خلاف کرے گا۔ وہ کافر ہے وہ ظالم ہے وہ فاسق ہے۔ دنیا کی حکومتوں میں عدالتوں کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب نفس کی خواہشات پر ہو رہا ہے۔ اس لیئے اس جماعت کی سخت ضرورت ہے جو حکومت الٰہی کا مطالبہ کرنیوالی ہو۔ اور جو قرآنی قوانین کے نافذ کرانے کے لیئے زندہ رہے اور مرے اس رکوع میں توراۃ اور انجیل بلکہ قرآن مجید سے پہلے جو آسمانی قوانین نازل ہوئے۔ ان سب کا محافظ قرآن مجید کو ثابت کیا گیا ہے۔ اس لیئے قرآن مجید جمیع اقوام عالم کے لیئے رہنما اور قابل قبول ہے +

یَرْتَدَّ۔ مرتد ہو گیا۔ اَسَرُّوْا۔ چھپاتے تھے۔ یَتَوَلَّهُمْ۔ ان کو دوست بنایا۔
اَذِلَّةٍ۔ نرمی کرنے والے اَعِزَّةٍ۔ سختی کرنے والے لَوْمَةَ۔ ملامت
لَآئِمٍ۔ ملامت کرنے والا یَتَوَلَّ۔ دوست رکھے حِزْبُ۔ گروہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ
مومنو۔ تم یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ

بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ
وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں سے جو کوئی انہیں دوست بنائے گا وہ انہیں میں سے ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ (۵۱) فَتَرَى الَّذِیْنَ
بیشک بے انصاف لوگوں کو اللہ راہ راست نہیں دکھاتا۔ اے محمدؐ! تم دیکھو گے جن کے

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ
دلوں میں نفاق کا روگ ہے وہ ان لوگوں کی طرف جانے میں جلدی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ

تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ
کہیں مصیبت کے پھیر میں نہ آجائیں" تو یقین کرو وہ وقت دور نہیں ہے جب اللہ تمہیں فتح دیدیگا یا اس کی طرف

عِنْدِهٖ فَیُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِیْنَ (۵۲)
کوئی اور بات ظاہر ہو جائے گی تو اس وقت یہ لوگ اس بات پر شرمندہ ہونگے جو انہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ہے

وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ
اور مسلمان لوگ کہیں گے "ارے! کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑے مبالغہ سے قسمیں کھایا کرتے تھے

جٰهَدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا

کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان لوگوں کی ساری کارروائیاں اکارت گئیں اور آخر کار تباہ و نامراد ہو کر

خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ

رہ گئے۔ مسلمانو! تم میں سے جو کوئی بھی اپنے دین سے پھرے گا

دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ

تو قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ پیدا کر دے گا جن کو اللہ دوست رکھتا ہوگا اور وہ اللہ کو دوست رکھتے

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۫ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ

ہونگے مسلمانوں کے ساتھ نہایت نرم اور جھکے ہوئے ہونگے لیکن کافروں کے ساتھ نہایت سخت ہوں گے اللہ کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَاۤئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ

لڑیں گے۔ اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے

اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ

جسے وہ چاہے دے وہ بڑی ہی بخشش والا اور جاننے والا ہے۔ مسلمانو! تمہارا رفیق و مددگار تو بس

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان والے ہیں جن کا شیوہ یہ ہے کہ نماز پر قائم ہیں

وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ

زکوٰۃ دیتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں۔ اور وہ بھی جو اللہ اور اس کے رسول اور

رَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾

ایمان والوں کا دوست ہو کر رہے گا (بلاشبہ وہ اللہ کا لشکر ہے) اور بیشک غلبہ اللہ کے لشکر کو ہے۔

تفسیر

دوسری قوموں خصوصاً یہود اور نصاریٰ سے دوستی رکھنے کو منع کیا گیا ہے۔ اور اس کی حکمت یہ بتلائی گئی ہے کہ تم ان کی دوستی کروگے تو تم بھی انہیں میں سے ہو جاؤ گے۔ یعنی وہ عزت جو تمام دنیا پر حکمرانی کرتی ہے باقی نہ رہے گی۔ اور وہ توحید پرستی اور دین و دنیا دونوں ساتھ لے چلنا جو تمہارے ساتھ مخصوص ہے وہ باقی نہ رہے گا۔ قرآن مجید ایمان والا بناتا ہے اور ایمان باقی رہنے کی باتیں بھی ساتھ ہی ساتھ بیان کرتا ہے۔ اور اس رکوع میں اس ایمان والی قوم کے پیدا ہونے کی غرض کو بھی سمجھا دیا گیا ہے۔ اور فرمان دیا گیا ہے۔ کہ اگر تم

اپنے پیدا ہونے کی غرض کو پورا نہیں کرو گے تو تم کو ہٹا کر تمہاری جگہ پر اللہ تعالےٰ ایسی قوم کو پیدا کرے گا۔ جو اللہ سے محبت کرے گی۔ اور اس کی یہ شان ہو گی کہ اللہ اس سے محبت کرے گا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ ایمان والا وہی ہے جو اللہ تعالےٰ سے محبت کرتا ہے۔ اور یہ بالکل صحیح ہے کہ جسے اللہ کی محبت ہو گی وہ دونو جہان کی محبت سے آنکھ بند کرلے گا۔ پھر یہ بڑا مرتبہ ہے کہ وہ اللہ کا محبوب ہو جائے گا۔ اس آیۃ شریف میں عزت اور ذلت کا بھی فیصلہ فرما دیا گیا ہے۔ اور یہ بڑا اچھا معیار ہاتھ آ گیا۔ کہ اگر ہم اپنے کو مومن کہتے ہیں۔ تو دیکھیں کہ ہم عزت والے ہیں یا نہیں۔ اس آیت شریف میں کسی ملامت اور کسی قسم کے اندیشے سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے رو کنے کو منع کیا گیا ہے۔ اور ایمان والوں کی تعریف میں داخل کر دیا گیا ہے۔ پھر اس کو اللہ تعالےٰ کا فضل فرما دیا گیا ہے کہ جس کو اللہ تعالےٰ چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ✦

هُزُوًا۔ مذاق ہنسی۔	لَعِبًا۔ کھیل۔	نَادَيْتُمْ۔ آواز دی تم نے۔
تَنْقِمُونَ۔ تم بدلہ لیتے ہو۔	مَغْلُولَةٌ۔ ہاتھ بندھے ہوئے۔	يَدَاهُ۔ دونوں ہاتھ
مَبْسُوطَتَانِ۔ دونوں کھلے ہوئے ہاتھ	أَلْقَيْنَا۔ ڈال دی ہم نے۔	أَوْقَدُوا۔ آگ بھڑکاتے ہیں۔
أَطْفَأَهَا۔ بجھا دیا اس کو۔	يَسْعَوْنَ۔ پھیلاتے ہیں اس کو	مُقْتَصِدَةٌ۔ بیچ کی راہ، میانہ رو لوگ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ

مسلمانو! یہود اور نصاریٰ اور کفار مکہ میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو

هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَ

ہنسی کھیل بنا رکھا ہے تم انہیں اپنا رفیق اور مددگار نہ بناؤ اور صرف

الْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾

اللہ ہی سے ڈرو اگر تم ایمان رکھنے والے ہو۔

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَ

جب تم نماز کے لئے لوگوں کو بلاتے ہو تو یہ لوگ اسے ہنسی اور کھیل بـ

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ يَا أَهْلَ

اور یہ اس لئے ایسا کرتے ہیں کہ یہ گروہ بے عقل ہے۔ اے محمدؐ آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب

تَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا

ہمارا کیا قصور ہے جس کا تم انتقام لینا چاہتے ہو کہ ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور اس کلام پر جو ہم پر نازل ہوا ہے

أُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ ﴿٥٩﴾ قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ

اور ہم سے پہلے بھی نازل ہو چکا ہے۔ اور تم میں سے اکثر نافرمان ہیں۔ اے محمدؐ! کہہ دو کہ کیا میں تمہیں بتلاؤں

بِشَرٍّ مِنْ ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ وَ

کہ اللہ کے حضور میں باعتبار جزا کے کون زیادہ بدتر ہے وہ لوگ جن پر خدا نے لعنت کی اور

غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ

یا غضب اتارا اور ان میں سے کتنوں ہی کو بندر اور سور اور شیطان

الطَّاغُوتَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ عَنْ سَوَاءِ

کا بندہ بنا دیا یہی لوگ ہیں جو سب سے بدتر درجے میں ہیں اور سب سے زیادہ سیدھی راہ

السَّبِيلِ ﴿٦٠﴾ وَإِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا

سے بھٹکے ہوئے۔ مسلمانو! منافقین جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مومن ہیں حالانکہ کافر آتے ہیں

بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا

اور کافر ہی جاتے ہیں۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے جو نفاق وہ

يَكْتُمُونَ ﴿٦١﴾ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ

چھپائے ہوئے ہیں۔ اور آپ ان میں بہت سے آدمی ایسے دیکھتے ہیں جو دوڑ دوڑ کر گناہ

وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٦٢﴾

اور ظلم اور حرام پر گرتے ہیں اور واقعی ان کے یہ کام بہت برے ہیں۔

لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ

ان کے مشائخ اور علما جھوٹ بولنے اور لقمۂ حرام کھانے سے انہیں

وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ

باز کیوں نہیں رکھتے؟ ضرور وہ برا کرتے ہیں۔ یہود کہتے ہیں

الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا

کہ اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے خود ان کے ہاتھ باندھے جائیں اس کہنے پر ان پر لعنت

بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ

ہے اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے

وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ

خدا کی طرف سے جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے اُن میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کو

طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ

اور زیادہ بڑھائے گا۔ ہم نے ان میں روزِ قیامت تک کے لیے عداوت اور بغض

إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا

ڈال دیا ہے۔ جب کبھی یہ لڑائی کی آگ سلگاتے ہیں تو اللہ اُسے بجھا دیتا ہے

اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ

اور یہ زمین میں فساد کرتے پھرتے ہیں حالانکہ اللہ فساد کرنے والوں کو

الْمُفْسِدِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا

پسند نہیں کرتا اہلِ کتاب اگر ایمان لاتے اور پرہیزگار بنتے

لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿٦٥﴾

تو ہم ان سے ان کی برائیاں دور کر دیتے اور نعمت سے بھرے باغوں میں ان کو داخل کرتے

وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم

اگر وہ توریت اور انجیل اور ان صحیفوں پر جو اُن کے رب نے اُن پر اتارے

مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ

قائم رہتے تو ضرور ایسا ہوتا کہ ان کے اوپر سے بھی اور ان کے قدموں کے نیچے

أَرْجُلِهِم ۚ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ

سے بھی انہیں روزی ملتی اس میں سے کچھ لوگ میانہ رو ہیں لیکن زیادہ تر ایسے ہی ہیں کہ جو کچھ

سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ ﴿٦٦﴾

کرتے ہیں وہ برائی ہی برائی ہے۔

ع ۹

تفسیر

اس رکوع میں ان لوگوں سے بھی دوستی کرنے کو منع کیا گیا ہے جنہوں نے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہو جائے گا جو قرآن مجید کی خلاف ورزی کرتا ہو خواہ وہ کوئی بھی ہو سب اس لائق ہیں کہ ان سے کنارہ کشی کی جائے۔ پھر جن لوگوں نے اللہ کے حکموں کی خلاف ورزی کی اور اُن کو جو سزا ملی اُس کا

بیان ہے۔ اور اُن کے درویش اور عالموں کا ذکر کرکے عبرت آموز سبق دیا گیا ہے تاکہ کہیں مسلمانوں کے عالم اور درویش ایسے ہی نہ ہو جائیں۔ پھر اللہ تعالےٰ کی شان میں بے پروائی کرنے والوں کی سزا کا بیان ہے یہ بھی کہہ دیا گیا ہے کہ یہ سب دنیا میں فساد پھیلانے والے ہیں۔ اور یہ لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ دوست نہیں رکھتا۔ اس لئے جب کبھی لڑائی کی آگ روشن کریں گے اللہ تعالےٰ اُس کو بجھا دے گا۔ اخیر میں یہود اور نصاریٰ کے بارے میں ہے۔ کہ یہ توریت اور انجیل کے نام لیوا تو ہیں۔ لیکن اس کے حکموں پر نہیں چلتے۔ اسی سے سمجھ لینا چاہیئے کہ جو مسلمان قرآن مجید کا صرف نام لیوا ہے اور اس کے حکموں پر نہیں چلتا ہے۔ اس کی بھی حالت یہود و نصاریٰ جیسی ہے۔

دنیا کا سکون ورئیس بنا لینا یہی ہو سکتا ہے۔ کہ نام تو دین کا رہ جائے لیکن چلا جائے ماؤ شما کی خواہشات پر۔ کہا تو جائے اپنے کو مسلمان لیکن اسلام سے روز و شب کے مشاغل میں دُور کا بھی تعلق نہ ہو۔ ان سب کے لئے معیار صرف قرآن ہے۔ اگر ایک شخص سب سے الگ ہو کر صرف کتاب اللہ کو سامنے رکھے اور خلق اللہ کا مطالعہ کرے تو اس کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ قرآنی دنیا کچھ اور ہے اور انسانی دنیا کچھ اور۔ اسی طرح اپنے ظاہر و باطن کے عیب و صواب کو بھی قرآنی آئینہ میں اچھی طرح ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ اور جس کو خدا توفیق دے۔ وہ اس کو سنوار بھی سکتا ہے۔

بَلِّغْ۔ تو پہنچا۔ تو تبلیغ کر ۔ بَلَّغْتَ۔ تو نے تبلیغ کی۔ تو نے پہنچایا ۔ رِسٰلَتَهٗ ۔ اس کی بھیجی ہوئی وحی۔ یا بھیجا ہوا حکم۔

يَعْصِمُ۔ وہ بچائیگا۔ وہ محفوظ رکھیگا ۔ لَسْتُمْ۔ تم نہیں ہو۔ ۔ لَيَزِيْدَنَّ ۔ ضرور زیادہ کرے گا ضرور بڑھائے گا۔

حَسِبُوْٓا۔ اُنہوں نے گمان کیا ۔ عَمُوْا۔ وہ اندھے ہو گئے ۔ صَمُّوْا۔ وہ بہرے ہو گئے۔

ثَالِثُ۔ تیسرا۔ ۔ لَيَمَسَّنَّ ۔ ضرور دو آن کر لگے گا ضرور چھوئے گا۔ ۔ اُمُّهٗ۔ اس کی ماں۔

صِدِّيْقَةٌ۔ سچی۔ ایماندار عورت۔ ۔ يُؤْفَكُوْنَ۔ وہ بھٹکتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ

اے محمدؐ! جو آپ کی طرف آپ کے پروردگار نے اتارا ہے اُس کی تبلیغ کیجیے۔ اور اگر آپ نے

لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ط وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ

ان قرآنی احکام کی تبلیغ نہیں کی تو گویا آپ نے اپنی رسالت کے فرض کو ادا نہیں کیا۔ اور اللہ آپ کو لوگوں کے

النَّاسِ ط إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِينَ ﴿٦٧﴾ قُلْ

شر سے محفوظ رکھے گا اور بلاشبہ اللہ کافروں کو غلبہ نہیں دیا کرتا۔ اے محمدؐ! ان اہل کتاب

يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيمُوا التَّوْرٰىةَ

کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب جب تک تم توریت اور انجیل وغیرہ پر اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی

وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ط وَلَيَزِيدَنَّ

طرف سے نازل کیا گیا ہے اس پر عمل نہیں کرو گے اس وقت تک تمہارے اعمال کی کوئی وقعت نہیں

كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا

اور جو قرآن آپ کے پروردگار نے آپ کی طرف نازل کیا اس کے احکام کو دیکھ کر تو ان کی سرکشی اور کفر

وَكُفْرًا ج فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ ﴿٦٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ

اور بھی بڑھے گا۔ مگر ان کافروں کی حالت پر آپ کو کوئی افسوس نہیں ہونا چاہیئے۔ یقیناً ان لوگوں میں سے

اٰمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصّٰبِئُونَ وَالنَّصٰرٰى

جو اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں اور یہود و نصاریٰ اور صابئین میں سے بھی جو بھی ٹھیک ٹھیک

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صٰلِحًا

اللہ پر ایمان لائے گا اور قیامت کے دن پر بھی اور ایمان لانے کے بعد اچھے عمل بھی کرے گا

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ أَخَذْنَا

اسے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوگا اور نہ ہی اسے کسی قسم کا غم ہوگا۔ ضرور ہم نے ایسا ہی عہد

مِيثٰقَ بَنِي إِسْرٰٓءِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ط

بنی اسرائیل سے بھی لیا تھا۔ اور ہم نے ان کی طرف رسول بھیجے

كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوٰى أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا

مگر جب کبھی کوئی رسول ان کے پاس ایسے احکام لے کر آیا جو ان کی مرضی کے مطابق نہیں تھے تو بعض پیغمبروں کو

كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوٓا أَلَّا تَكُونَ

انہوں نے جھٹلایا اور بعض کے تو جان سے مارنے کے درپے ہو گئے۔ اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ان کا ایسا کرنا کوئی

فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَصَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا

فتنہ فساد کا باعث نہ ہوگا۔ وہ اندھے ہو گئے اور خدا کے احکام سننے سے بہرے پھر اللہ نے ان پر مہربانی کی مگر پھر بھی اکثر آنکھیں بند

وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ

اور احکام سننے سے بہرے بنے رہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں سب کو اللہ اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔ یقیناً

كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ

وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ وہی مریم کا بیٹا مسیح ہی ہے انہوں نے صریح کفر کیا۔ حالانکہ مسیح نے یہ کہا تھا

الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ

اے بنی اسرائیل! ایک اللہ کی عبادت کرو جو کہ میرا بھی اور تمہارا بھی رب ہے۔

إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ

اور جو بھی اللہ کا کوئی شریک بنائے گا اللہ اس پر اپنی جنت حرام کر دے گا اور

مَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ

اس کا ٹھکانا دوزخ ہو گا۔ اور ایسے مشرک اور ظالم لوگوں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہو گا۔ اور انہوں نے بھی جنہوں نے

كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ

یہ کہا کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے صریح کفر کیا۔ کیونکہ ایک خدا کے سوا

وقف لازم

إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ

کوئی اور معبود نہیں ہے اور جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس سے باز نہیں آئیں گے

لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ أَفَلَا

تو ان میں سے ایسے کافروں کو بہت سخت عذاب پہنچے گا۔ اور کیا وہ

يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧٤﴾

اب بھی اس کفر سے باز نہیں آتے اور اللہ سے مغفرت طلب نہیں کرتے انہیں معلوم ہے کہ اللہ بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے

مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ

اور مسیح تھا کیا؟ اللہ کا ایک رسول اس سے پہلے بھی ویسے ہی کئی رسول

الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ

گزر چکے ہیں۔ اس کی ماں بھی ایک ہی ایماندار تھی۔ دونوں انسان تھے۔ دونوں کھانا کھاتے تھے۔

انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾

اے محمد! دیکھیے ہم ان کے لئے کس طرح مسیح کے انسان ہونے کی نشانیاں کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں پھر دیکھیے کہ وہ کیسے

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ

اے محمد! ان سے کہہ دیجیے کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسے کی پرستش کرتے ہو جو تمہارے لئے کسی بھلائی یا برائی کا

ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا ؕ وَاللّٰہُ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۷۶﴾ قُلۡ
اختیار نہیں رکھتا اور صرف اللہ ہی ایسا ہے جو سنتا اور جانتا ہے۔ اے محمدؐ! ان اہل کتاب سے

یٰۤاَہۡلَ الۡکِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ غَیۡرَ الۡحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوۡۤا
کہہ دیجئے کہ دین کے بارے میں سچی باتوں کو چھوڑ کر اس قدر غلو اور جھوٹ سے کام نہ لو۔ اور ایسی

اَہۡوَآءَ قَوۡمٍ قَدۡ ضَلُّوۡا مِنۡ قَبۡلُ وَاَضَلُّوۡا کَثِیۡرًا وَّ
قوموں کی عادتوں کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گمراہ ہو گئیں۔ اور انہوں نے اوروں کو بھی گمراہ کر دیا۔

ضَلُّوۡا عَنۡ سَوَآءِ السَّبِیۡلِ ﴿۷۷﴾
حقیقت میں وہ سیدھے راستے سے بالکل بھٹک گئے تھے

ع ۱۰

تفسیر

اس رکوع میں رسول خدا کو تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ تبلیغ کرنے والے کو کسی سے ڈرنا نہیں چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ خود تبلیغ کرنے والوں کا محافظ ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ تبلیغ اس بات کی کرنی چاہیئے کہ اللہ کی ذات واحد ہے اور صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ اور اس کی طرف سے جو کتابیں یا احکام نازل کئے گئے ہیں اُن سب کو ماننا بندوں کا فرض ہے۔ جو بھی ان احکام میں سے ایک کو جھوٹ سمجھیگا یا اس کے خلاف کرے گا وہ کافر سمجھا جائے گا۔ جیسے کہ یہود اور نصاریٰ جو کئی ایک احکام کو جھٹلاتے ہیں اور خلاف کرتے ہیں۔ مثلاً اللہ کی وحدانیت کے خلاف نصاریٰ نے کبھی تو مسیح کو خدا کہتے ہیں اور کبھی تین خدا بنا لیتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح کے انسان ہونے کی دلیلیں دی گئی ہیں۔ پہلی دلیل یہ ہے۔ کہ وہ ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔ خدا کی ماں کوئی نہیں۔ دوسرے وہ عام آدمیوں کی طرح بھوک سے مجبور ہو کر روٹی کھاتے پانی پیتے تھے۔ اور خدا کی یہ صفات نہیں۔ اُسے بھوک نہیں لگتی۔ نہ وہ کھانا کھاتا ہے۔ آخری آیات میں اُن یہود اور نصاریٰ کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ اس عقیدے سے باز آجائیں اور مسلمانوں کو بتایا گیا کہ یہ جو کچھ کر رہے ہیں پہلی مشرک قوم کی ریس کرتے ہوئے کر رہے ہیں۔ ہمیں اس سے بچنا چاہیئے۔ اور قرآن کو ہی اپنا رہبر بنانا چاہیئے۔ کہ یہی منزل مقصود تک پہنچنے کا واحد ذریعہ ہے۔

اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے۔ مسلمان ایک تبلیغی قوم کا نام ہے۔ اور اس قوم کا ہر فرد حق کا مبلغ

ہے۔ گویا ایک مسلمان کی زندگی کا اصل مقصد تبلیغ ہے اور دراصل اس سے بہتر کوئی دوسری چیز ہو بھی نہیں سکتی۔ کہ ایک شخص اپنے کو بھی دوزخ کی آگ سے بچائے اور اپنے ابنائے جنس کو بھی اس سے محفوظ رکھے۔ پھر اس تبلیغ کے اندر دنیا کی حکمرانی کا بھی راز پوشیدہ ہے۔ کیونکہ اگر حق کو غلبہ رہے گا۔ تو لازمی طور پر حق پرست غالب ہوں گے۔ اور اسی غلبہ کا دوسرا نام عزت کی زندگی اور حکمرانی ہے۔ تبلیغ ہی وہ چیز ہے جس سے ہر شخص اپنے اپنے فرائض کو یاد رکھتا اور دوسرے کے حقوق پر دست اندازی نہیں کرتا ہے اخلاق کی درستگی بھی تبلیغ ہی سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اس کے مختلف طریقے ہیں جو موقع بہ موقع کام میں لائے جاتے اور برتے جاتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر کہا گیا ایک مسلمان کی زندگی کا اصل مقصد تو تبلیغ ہے جو اس کے رسول سے اس کو ورثہ ملا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کو نظر انداز کر کے، ملازمت و تجارت یہاں تک کہ جاگیرداری و بادشاہت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تو سمجھو کہ اپنی زندگی کے اصل مقصد کو فراموش کر چکا ہے۔ اور خدا کے سامنے اس کی دوسری عبادتیں شاید کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ کیونکہ اسی قرآن مجید میں ایک مقام پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک قوم پر صرف اس لئے عذاب کیا گیا کہ وہ خود تو خدا کے نافرمان نہ تھے۔ مگر دوسرے نافرمانوں کو اس کی نافرمانی سے روکتے بھی نہ تھے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اگر مسلمان قوم بحیثیت مجموعی اسی طرح فرمانبردار بن جائے لیکن تبلیغ کا فرض ادا نہ کرے تو ہم اس کو ہی نافرمانی کہیں گے۔ اور اس کو بھی عتاب و عذاب کا مستحق گردانیں گے۔ بہرحال کہنا یہ ہے کہ تبلیغ قوم مسلم اور فرد مسلم کے لئے سب سے زیادہ اہم فریضہ ہے۔ اور یہی اس کے لئے طغرۂ امتیاز اور اس کی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ باقی جملہ قسم کے دنیاوی مشاغل جو جائز بھی ہیں لوازمات زندگی ہیں نہ کہ مقصد زندگی۔ اور یہ سب امور واضح طور پر قرآن مجید سے ظاہر ہیں۔

اصل تبلیغ کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام کی جان توحید ہے۔ اس لئے حقیقی تبلیغ توحید کی نشر و اشاعت ہے۔ بندوں کو معبود برحق کے سامنے جھکوانا ہے۔ اور خالق و مخلوق کے رشتہ کو استوار کرنا ہے۔ یہ بھی قرآن ہی سے ثابت ہے۔ اور اس پر بھی قرآن ہی کا ہر ورق گواہ ہے۔

ہندوستان میں ہندو ہیں جو کروڑوں خدا کی پرستش کرتے ہیں پس قوم مسلم کے ہر فرد کا پہلا فرض یہ ہے کہ اپنی اس ہمسایہ قوم کو سب سے پہلے حق کی دعوت دے اور اس انداز میں سچائی کو پیش کرے کہ خود ہندو قوم اس کو احسان عظیم سمجھنے پر مجبور رہو۔ اور مسلمانوں کو اپنا سب سے بڑا خیر خواہ تسلیم کرے۔

اس کے بعد دنیا کی وہ قوم جس کو نصارے کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور جو اس زمانہ میں سب پر بھاری ہے، اور جس کو اپنی ترقی اور اپنے علوم وفنون پر بڑا گھمنڈ ہے وہ اس بات کی محتاج ہے کہ تثلیث کے مثلث سے باہر لائی جائے اور اس میں تمام دنیا کے مسلمانوں کو تبلیغی حق ادا کرنا ہے جس کی بجا طور پر خدا کے یہاں جواب دہی ہے۔

حیرت کا مقام ہے کہ جو قوم اپنے کو دنیا کی سب سے بڑی عقلمند سمجھتی ہے اُس کی سمجھ میں توحید کا ہی مسئلہ نہ آئے۔ اور لفظوں کے پھیر میں اپنے ضمیر کو عرصہ دراز تک دھوکا دیتی رہے۔ دنیائے اسلام کے مسلمانوں کو لازم ہے کہ نصارے کو تثلیث پرستی سے نکالنے کے لئے جان توڑ کر کوشش کریں لیکن انداز ایسا رہے جو اس قوم کے شایان شان ہو اور اپنی غلطی خود بخود اس کی سمجھ میں آجائے۔

قرآن کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے کہ وہ نوع انسانی کی تخلیق کا جس طرح ایک خاص مقصد متعین کرتا ہے اسی طرح مسلمانوں کی زندگی کے مقصد کو بھی واضح کرتا ہے۔ اس لئے قرآن کا پہلا مفاد اسی کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد اس کی ہوائے نفس نہ ہو۔ دنیا کا ماحول نہ ہو۔ ماؤشما کی تقلید نہ ہو۔ بلکہ جس نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اُس کی طرف سے جو مقصد قرار دیا گیا ہے وہی ہو۔ اور جب یہ ہو جائے گا تو سب کچھ ہو جائے گا۔ ورنہ الگ الگ کون کونسی بگڑی بنائی جا سکتی ہے؟

لُعِنَ۔ لعنت کئے گئے۔ ملعون ہوئے۔ لِسَانَ۔ زبان۔ کہے کے مطابق۔ لَا یَتَنَاھَوْنَ نہیں روکتے تھے

یَتَوَلَّوْنَ۔ وہ دوست رکھتے ہیں۔ سَخِطَ۔ وہ ناراض ہوا۔ مَوَدَّۃً۔ دوستی۔

قِسِّیْسِیْنَ۔ علماء مشائخ۔ رُھْبَانًا۔ راہب۔ درویش

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ

حضرت عیسےٰ اور داؤد کی زبان سے وہ اشخاص جو بنی اسرائیل میں سے کفر کرتے آئے ہیں

دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ

ملعون کیے گئے ہیں اس کی وجہ یہی تھی کہ یہ ان کی نافرمانی کرتے تھے اور

كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝78 كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ

شریعت کی حد سے گذر جاتے تھے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی برا کام کرتے تو ایک دوسرے کو منع بھی

فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝79 تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ

نہ کرتے۔ اور یہ کتنا برا کام کرتے تھے۔ اے محمدؐ! تو دیکھے گا کہ ان میں سے اکثر

يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ

کافروں کو اپنا دوست بناتے ہیں اور یہ کس قدر برا ہے جو انہوں نے اپنی جانوں کے لئے

اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ

تیار کیا ہے۔ اس سے اللہ اُن پر ناراض ہے اور وہ ہمیشہ عذاب میں

خٰلِدُوْنَ ۝80 وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ

مبتلا رہیں گے۔ کیا ہوتا اگر وہ اللہ پر اور اُس کے رسول پر ایمان لے آتے

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ

اور جو کچھ رسول کو اللہ نے دیا ہے اس پر عمل کرتے اور اُن کافروں کو دوست نہ بناتے۔ لیکن ان میں

كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝81 لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ

بہت سے فاسق ہیں۔ یہ کب ایسا کریں گے۔ اے پیغمبر تو اُن لوگوں میں سے جو مسلمانوں سے دشمنی رکھتے ہیں

عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَھُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ

یہودیوں کو اور مشرکوں کو سب سے زیادہ دشمن پائے گا اور وہ لوگ جو

وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ

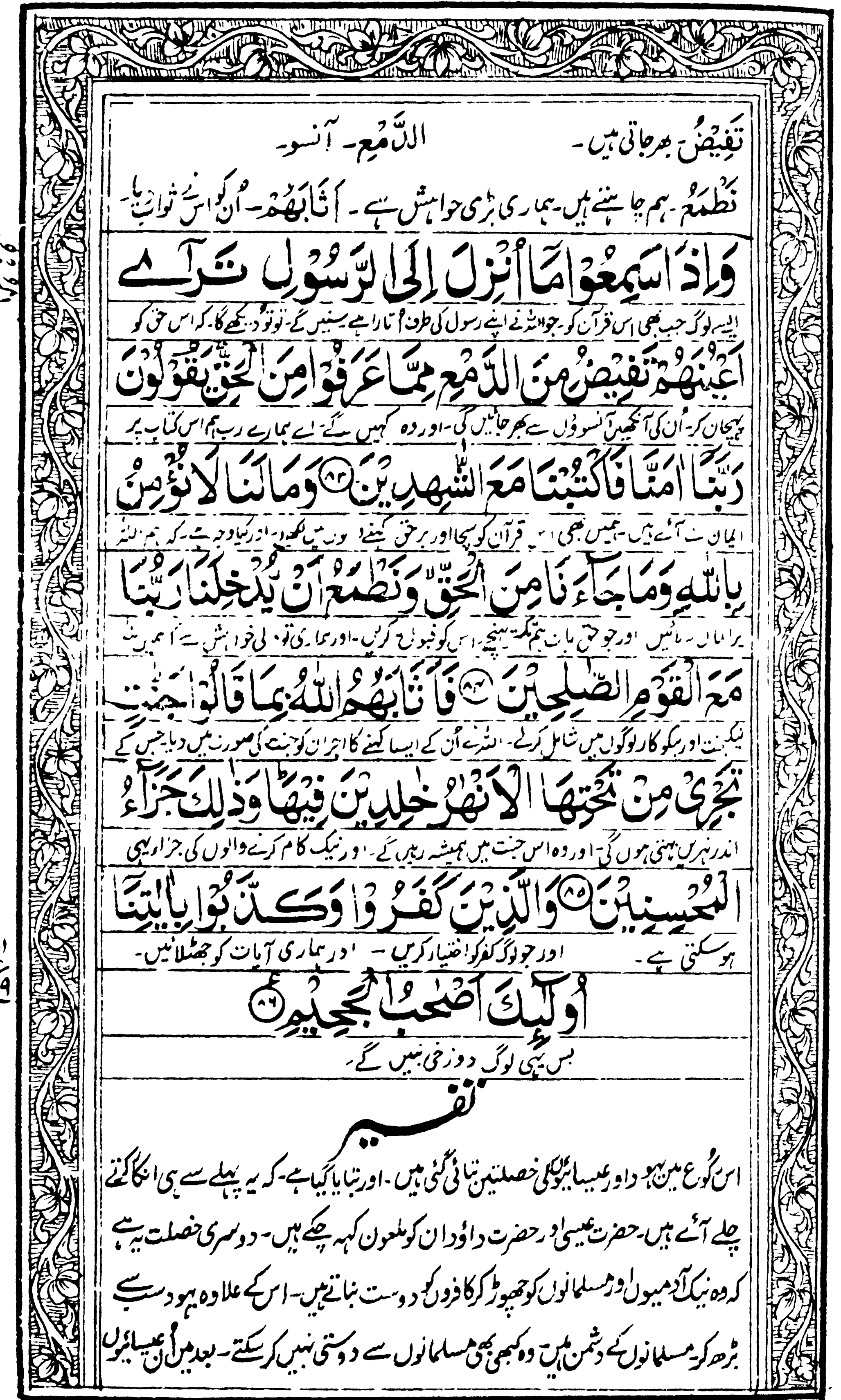
اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں اُن کو مسلمانوں سے زیادہ

قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا

دوستی رکھتے ہوئے دیکھے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن میں ایسے عالم اور درویش صفت آدمی ہیں

وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝82

جو بالکل تکبر نہیں کرتے۔



تَفِیْضُ۔ بھر جاتی ہیں۔ اَلدَّمْعِ۔ آنسو۔

نَطْمَعُ۔ ہم چاہتے ہیں۔ ہماری بڑی خواہش ہے۔ اَثَابَهُمْ۔ اُن کو اس ثواب دیا۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى

ایسے لوگ جب بھی اس قرآن کو۔ جو اللہ نے اپنے رسول کی طرف اُتارا ہے سنیں گے۔ تو تو دیکھے گا۔ کہ اس حق کو

اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ

پہچان کر۔ اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جائیں گی۔ اور وہ کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہم اس کتاب پر

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ

ایمان لے آئے ہیں۔ ہمیں بھی اس قرآن کو سچا اور برحق کہنے والوں میں لکھ دے۔ اور کیا وجہ ہے۔ کہ ہم اللہ

بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا

پر ایمان نہ لائیں اور جو حق بات ہم تک پہنچے۔ اس کو قبول نہ کریں۔ اور ہماری تو بڑی خواہش ہے کہ ہمیں بھی

مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ

نیک بخت اور نیکوکار لوگوں میں شامل کرلے۔ اللہ نے اُن کے ایسا کہنے کا اجر ان کو جنت کی صورت میں دیا جس کے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَآءُ

اندر نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ اس جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور نیک کام کرنے والوں کی جزا یہی

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ

ہوسکتی ہے۔ اور جو لوگ کفر کو اختیار کریں۔ اور ہماری آیات کو جھٹلائیں۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾

بس یہی لوگ دوزخی بنیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں یہود اور عیسائیوں کی خصلتیں بتائی گئی ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ یہ پہلے سے ہی انکار کرتے چلے آئے ہیں۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت داؤد ان کو ملعون کہہ چکے ہیں۔ دوسری خصلت یہ ہے کہ وہ نیک آدمیوں اور مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہود سب سے بڑھ کر مسلمانوں کے دشمن ہیں وہ کبھی بھی مسلمانوں سے دوستی نہیں کرسکتے۔ بعد میں ان عیسائیوں

کا حال بتایا گیا ہے۔ جن میں حق کو قبول کرنے کی صلاحیت ہے۔ اور انہیں جنت کی خوشنودی دی گئی ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہرگز ہرگز ایسے آدمیوں کو دوست نہ بنائیں۔ جو کہ مسلمانوں کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہوں کیونکہ ایسا کرنا گویا۔ خود مسلمانوں سے دشمنی کرنا ہے۔

لَا تُحَرِّمُوْا۔ تم حرام نہ بناؤ۔ یُؤَاخِذُ۔ وہ پکڑتا ہے یا پکڑے گا۔ کَفَّارَۃٌ۔ بدلہ۔ اس کا عوض۔ تُطْعِمُوْنَ۔ تم کھلاتے ہو۔ حَلَفْتُمْ۔ تم نے قسم کھائی۔ اَحْفَظُوْا۔ تم حفاظت کرو۔ یُوْقِعَ۔ وہ ڈالے گا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا

اے مسلمانو جو پاکیزہ چیزیں اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں۔ انہیں خواہ مخواہ اپنی مرضی سے حرام نہ بناؤ۔ اور شریعت کی حد سے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۸۷﴾ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا

نہ گذر جاؤ۔ اللہ حد سے گذر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ تو اسی سے ڈرو اور اس کی حلال

طَیِّبًا۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ

کی ہوئی چیزیں جو اس نے تمہیں دے رکھی ہیں۔ مزے سے کھاؤ۔ اور اے مسلمانو۔ تمہاری فضول قسموں کے متعلق اللہ تمہیں قیامت

بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ یُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ

کے دن نہیں پکڑے گا۔ ہاں ان قسموں کے متعلق تمہیں ضرور پوچھا جائے گا۔ جو تم نے سوچ سمجھ کر کھائی ہوں۔ اگر کوئی ایسی قسم

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ

تم نے توڑی ہو۔ تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کا کھانا کھلانا ہے۔ اور کھانا ایسا ہو جیسا کہ اکثر تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔

كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ ؕ ذٰلِكَ

یا دس مسکینوں کو پہننے کے کپڑے دینا۔ یا غلام کا آزاد کرنا۔ تم میں سے جس کو ان کاموں میں سے کسی ایک کے کرنے کی بھی ہمت نہ ہو۔

كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ

تو اس کے لئے اس کی قسم کا کفارہ جب اس نے قسم کھائی ہو۔ تین روزے رکھنا ہے۔ اور بہتر تو یہی ہے۔ کہ تم اپنی قسموں کا پورا پورا

اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ

خیال رکھا کرو۔ دیکھو اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم اس کے شکر گذار بندے بنو۔ اے مسلمانو۔ شراب

وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ

پینا۔ جوا کھیلنا۔ بتوں کے استھانوں پر جانا۔ اور پانسے پھینک کر چیزیں بانٹنا سب شیطانی اور ناپاک کاموں میں سے ہیں۔

فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ

اگر تم فلاح پانا چاہتے ہو۔ تو ان سے بچتے رہو۔ اور شیطان جو کچھ چاہتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ شراب اور جوئے کی وجہ

بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۤءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ

تم میں آپس میں دشمنی اور حسد پیدا کرے۔ اور بتوں وغیرہ کی طرف مشغول کر کے چاہتا ہے۔ کہ تمہیں اللہ کے بتائے ہوئے سیدھے

اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

راستے سے ذکر سے اور نماز سے غافل کر دے۔ کیا اب بھی تم ان چیزوں سے باز نہیں آؤ گے۔ جبکہ ان کے اندر یہ برائیاں ہیں۔ اور

الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ

دیکھو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور صرف اللہ سے ڈرو۔ اور اگر اس کے احکام سے تم منہ موڑو گے۔ تو رسول کا

الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا

کیا ہے۔ اس کا کام تو صرف اللہ کے احکام کھول کھول کر سنا دینا ہے۔ اور نہ ہی ان مسلمانوں پر جو کہ ایمان لانے کے بعد اچھے کام کریں

طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا

پھر اگر شرک سے بچتے ہوئے ایمان پر قائم رہتے ہوئے بھول چوک سے کوئی مشتبہ چیز کھا لیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں اس کے بعد پھر اللہ کی طرف رجوع

ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾

ع ١٢ ٧ ٢

آئے گا

کریں اور پرہیزگاری کو اختیار کریں۔ اور ایسی پرہیزگاری اختیار کریں کہ بہت ہی اچھے آدمی بن جائیں تو ایسے نیک آدمیوں سے اللہ ضرور محبت سے پیش

تفسیر

پہلے رکوع میں یہودیوں کی سرکشی کا بیان تھا۔ اس رکوع میں مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے۔ کہ وہ بھی ان کی طرح شریعت کی حدوں کو نہ توڑیں۔ اور اپنی مرضی سے کسی چیز کو حرام یا حلال نہ کہیں۔ کیونکہ بعض دفعہ آدمی قسم کھا لیتا ہے۔ کہ وہ فلاں چیز نہیں کھائے گا۔ تو اللہ نے ایسی قسموں سے روکا ہے۔ اور ساتھ ہی ایسی قسموں کا کفارہ بتا دیا گیا ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ جہاں تک ہو سکے ایسی فضول قسموں سے پرہیز کریں اس کے بعد جوا، شراب، پانسے سے چیزوں کو بانٹنے اور بتوں کے استھانوں پر جانا وغیرہ کا ذکر ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ان کاموں کے کرنے سے آپس میں دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ اور انسان نماز سے اور خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے۔ اس لئے بہر صورت ان سے بچنا چاہیئے۔ سب کے بعد بتایا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی بھول چوک سے ایسا کام کر بیٹھا ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ آئندہ پرہیز کرے۔ اور نیک کام کرے۔ اور اللہ کی طرف رجوع کرے۔ وہ بہت مہربان اور بخشنے والا ہے وہ ضرور بخش دے گا:۔

تَنَالُهٗ۔ پہنچیں اس تک یا ہیں اس کو۔　رِمَاحُ۔ جمع نیزہ۔ برچھیاں۔　بٰلِغَ۔ پہنچنے والی۔

عَادَ۔ پھر سے کرے۔ دوبارہ کرے۔　يَنْتَقِمُ۔ وہ انتقام لے گا۔　سَيَّارَةِ۔ سیر کرنے والا مسافر

تُحْشَرُوْنَ۔ تم اٹھائے جاؤ گے۔ اکٹھے کئے جاؤ گے۔ لوٹائے جاؤ گے۔　يَسْتَوِي۔ برابر ہو گا۔ مساوی ہو گا۔

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا

ان باتوں سے درگذر کی۔ اور وہ بڑا بخشنے والا اور بردبار ہے۔ اور دیکھو۔ تم سے پہلے بھی لوگ ایسی باتیں پوچھتے تھے۔ پھر حکم آ جانے

بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ

کے بعد اس حکم سے منکر ہو بیٹھے۔ کہیں تمہارا بھی وہی حال نہ ہو۔ یاد رکھو خدا نے بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کا کوئی حکم نہیں

وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ

دیا۔ بلکہ یہ تو کافروں کی افترا پردازی ہے۔ اور اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر تو کوئی

اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

عقل ہی نہیں رکھتے۔ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے۔ کہ قرآن کی رو سے اور رسول کے حکم سے

وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ

فیصلہ لینے آؤ۔ تو کہتے ہیں۔ کہ جس طریقے پر ہم نے باپ دادا کو پایا۔ وہی ہمارے لئے کافی ہے۔ اے محمدؐ

اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ان سے پوچھئے۔ چاہے ان کے باپ دادے کچھ جانتے ہی نہ ہوں۔ اور گمراہ ہوں تو بھی؟ اے ایمان والو تمہیں اپنی جانوں کی

عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ

حفاظت لازم ہے۔ اور جب تم سیدھے راہ پر آ گئے ہو۔ تو پھر جو بھٹک گیا ہے۔ وہ تمہیں کوئی ضرر نہ پہنچائے

مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اللہ ہی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ پھر تم جو کچھ کیا کرتے تھے۔ وہ اس کی تمہیں خبر کرے گا اے ایمان والو

اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ

جب تمہاری موت کا وقت آ جائے تو وصیت کے لیے تم ہی میں سے دو عادل گواہوں کی

اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ

کی شہادت ضروری ہے یا اگر سفر میں ہو تو وہ دو غیروں ہی میں سے ہوں انہیں

فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ

نماز کے بعد تک روک چھوڑو اگر تمہیں شک ہو۔

الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ

اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں۔ کہ ہم اپنی شہادت کسی معاوضہ پر بھی فروخت نہیں کریں گے۔ خواہ کوئی ہمارا

كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

قریبی ہی کیوں نہ ہو۔ اور نہ اللہ کی گواہی چھپائیں گے۔ ورنہ بے شک ہم گنہگاروں میں سے ہو جائیں گے۔

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا

اور اگر یہ معلوم ہو جائے ۔ کہ وہ جھوٹی گواہی کے سبب مستحق سزا ہو چکے ہیں تو اور اُن کی جگہ دو گواہ ان لوگوں میں سے

مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَا

کھڑے ہوں جن کا حق پہلے دو گواہوں نے دبانا چاہا تھا ۔ اور وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہماری گواہی

اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

ان دونوں کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے ۔ اور ہم گواہی دینے میں زیادتی نہیں کرتے ہم ایسا کریں تو ہم ظالموں سے ہوں گے ۔

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ

یہ طریقہ اس بات کے زیادہ قریب ہے ۔ کہ وہ گواہی بالکل ٹھیک ٹھیک دیں ۔ یا وہ اس ڈر سے کہ ان کی قسمیں دوسرے

اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

فریق کی قسموں کی وجہ سے رد نہ ہو جائیں ۔ وہ سچ بات کہیں ۔ تو اے لوگو ۔ اللہ سے ڈرو اور اس کے احکام

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ ع

سنو ۔ اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو کبھی ہدایت نہیں کرتا ۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بیہودہ اور لغو باتوں کے بارے میں سوال کرنے سے روکا گیا ہے ۔ اور بتایا گیا ہے کہ خدا نے بحیرہ وغیرہ کا حکم نہیں دیا ۔ ان شرکیہ رسوم سے بچنا فرض ہے ۔ پھر یہ بتایا گیا ہے ۔ کہ انسان جب راہ ہدایت پر آ جائے ۔ تو اسے دوسروں کے ضرر کا اندیشہ نہیں رکھنا چاہیئے ان سے بچتے رہنا چاہیئے اخیر میں وصیت کے متعلق گواہی دینے کا بیان ہے ۔

اُجِبْتُمْ ۔ تمہیں جواب دیا گیا ۔ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ غیب اور راز کی باتیں جاننے والا ۔ اَيَّدْتُّكَ ۔ میں نے تیری مدد کی ۔
فَتَنْفُخُ ۔ پس جب تو پھونک مارتا ہے ۔ كَفَفْتُ ۔ میں نے روکا ۔ جِئْتَهُمْ ۔ تو آیا اُن کے پاس ۔
اَوْحَيْتُ ۔ میں نے وحی کی ۔ مَآئِدَةً ۔ دسترخوان ۔ نَاْكُلَ ۔ ہم کھائیں
تَطْمَئِنَّ ۔ اطمینان پائیں تسلی پکڑیں ۔ عِيْدًا ۔ عید ۔ مُنَزِّلُهَا ۔ اتارنے والا ہوں اُس کو ۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ

اے لوگو اس دن کا خیال رکھو جس دن اللہ تعالیٰ سب رسولوں کو جمع کر کے پوچھے گا تمہیں کیا جواب دیا گیا تھا ۔ وہ کہیں گے

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ

ہم کو تو علم نہیں ہے ۔ بے شک تو ہی ہے ۔ جو راز کی باتوں سے واقف ہے اور اس وقت کو یاد کرو جس وقت خدا تعالیٰ عیسےٰ بن مریم سے

وقف لازم

عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۟ تُكَلِّمُ النَّاسَ

فرمائے گا۔ میری اس نعمت کو یاد کرو۔ جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کی یعنی جب تمہاری روح القدس کے ذریعہ تائید کی۔ اور یہ کہ تم بچپن

فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ

اور بڑھاپے میں لوگوں کو یکساں ہماری نصیحتیں سناتے رہے۔ اور یہ کہ جب تمہیں کتاب اور حکمت ۔ اور توریت

وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ

اور انجیل۔ سب کا علم سکھایا۔ اور اس نعمت کو یاد کرو۔ کہ جب تم میرے حکم سے گوندھی ہوئی مٹی سے پرندے کی شکل بنا کر

فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ

جب اس میں پھونک مارتے تھے۔ تو وہ پرندہ بن جاتا تھا۔ اور جب تم میرے حکم سے اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے۔

بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ

اور جب تم میرے حکم سے مُردوں کو جلاتے تھے۔ اور نعمت کو بھی یاد کرو۔ کہ جب تم بنی اسرائیل کے پاس

اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

معجزات لے کر پہنچے۔ تو میں نے انہیں۔ تمہیں ایذا دینے سے روکا جو اُن میں کافر تھے۔ انہوں نے تو اعلان کر دیا تھا کہ یہ

مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ

کھلم کھلا جادو ہے۔ اور اس وقت کو یاد کرو۔ کہ جب میں نے حواریوں کی طرف وحی کی۔ کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى

لاؤ۔ تو انہوں نے کہا۔ بہت بہتر۔ ہم ایمان لے آئے۔ اور تم گواہ رہنا کہ ہم مطیع ہو چکے ہیں۔ اور اس وقت کو یاد کرو۔ جب

ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ

حواریوں نے یہ کہا تھا۔ اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا خدا یہ نہیں کر سکتا۔ کہ ہم پر آسمانوں سے بنا بنایا کھانا چن کر بھیج دے

السَّمَآءِ ۭ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ

تو عیسیٰ علیہ السلام بولے خدا سے ڈرو۔ اگر تم سچے مومن ہو۔ وہ بولے ہم تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ۔ اس خوان

نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ

میں سے کھائیں۔ اور ہمارے دل اطمینان پکڑیں اور ہم جان لیں کہ آپ ہم سے سب کچھ سچ سچ

الربع

عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ

کہہ رہے ہیں۔ اور پھر اس پر ہم گواہ بنے رہیں۔ چنانچہ عیسیٰ بن مریم نے دعا کی۔ اے ہمارے پروردگار۔ ہم پر

اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا

آسمان سے چنا ہوا دستر خوان نازل کر۔ تاکہ ہمارے اول و آخر کے لئے عید قرار پائے۔

وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ

اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو۔ اور ہم کو روزی عطا فرما۔ بے شک تو بہت رزق دینے والا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جواب میں

اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ

فرمایا۔ کہ اچھا میں تم پر اسے نازل تو کر رہا ہوں۔ مگر یاد رکھو۔ جو اس کے بعد بھی تم میں سے کفران نعمت کرے گا۔ تو اسے

عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

ایسا عذاب دوں گا۔ کہ جہاں بھر میں کسی کو ایسا عذاب نہ ہوا ہو گا —

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ قیامت کے دن خدا سب رسولوں کو جمع کر کے پوچھے گا۔ کہ تمہیں تمہاری قوم نے کیا جواب دیا تھا۔ کیا تمہارا کہا مانا یا انکار کیا۔ تو اس دن اگر خدا کے سامنے سرخرو ہونا ہے۔ اور رسول اکرمؐ کو سرخرو کرنا ہے۔ تو مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ قرآن پر عمل کریں اور اسے سوچ سمجھ کر پڑھیں اور جو خدا کا حکم ہو۔ اسے دل و جان سے قبول کریں۔ اس کے بعد ذکر ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام سے خدا خاص طور پر چند سوالات کرے گا۔ اور انہیں اپنی نعمتیں جتلائے گا :—

اَنْ اَقُوْلَ۔ کہ میں کہوں۔	اِلٰهَيْنِ۔ دو معبود۔ دو خدا۔	اِتَّخِذُوْنِيْ۔ مجھے بنا لو۔
تُعَذِّبْهُمْ۔ تو ان کو عذاب کرے	تَوَفَّيْتَنِيْ۔ تو نے مجھے مارا۔	اَمَرْتَنِيْ۔ مجھے تو نے حکم دیا۔
اگر تو بخشدے۔	اِنْ تَغْفِرْ۔	عِبَادُكَ۔ تیرے بندے۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ

اور اس وقت کا خیال کرو۔ جب خدا تعالیٰ عیسیٰ ابن مریمؑ سے کہے گا۔ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا۔ کہ مجھے اور

وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ

میری ماں کو ایک خدا کے سوا دو معبود بنا لو ؟ تو وہ کہیں گے تیری ذات شرک سے منزہ ہے۔ مجھے کیا پڑی

مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ

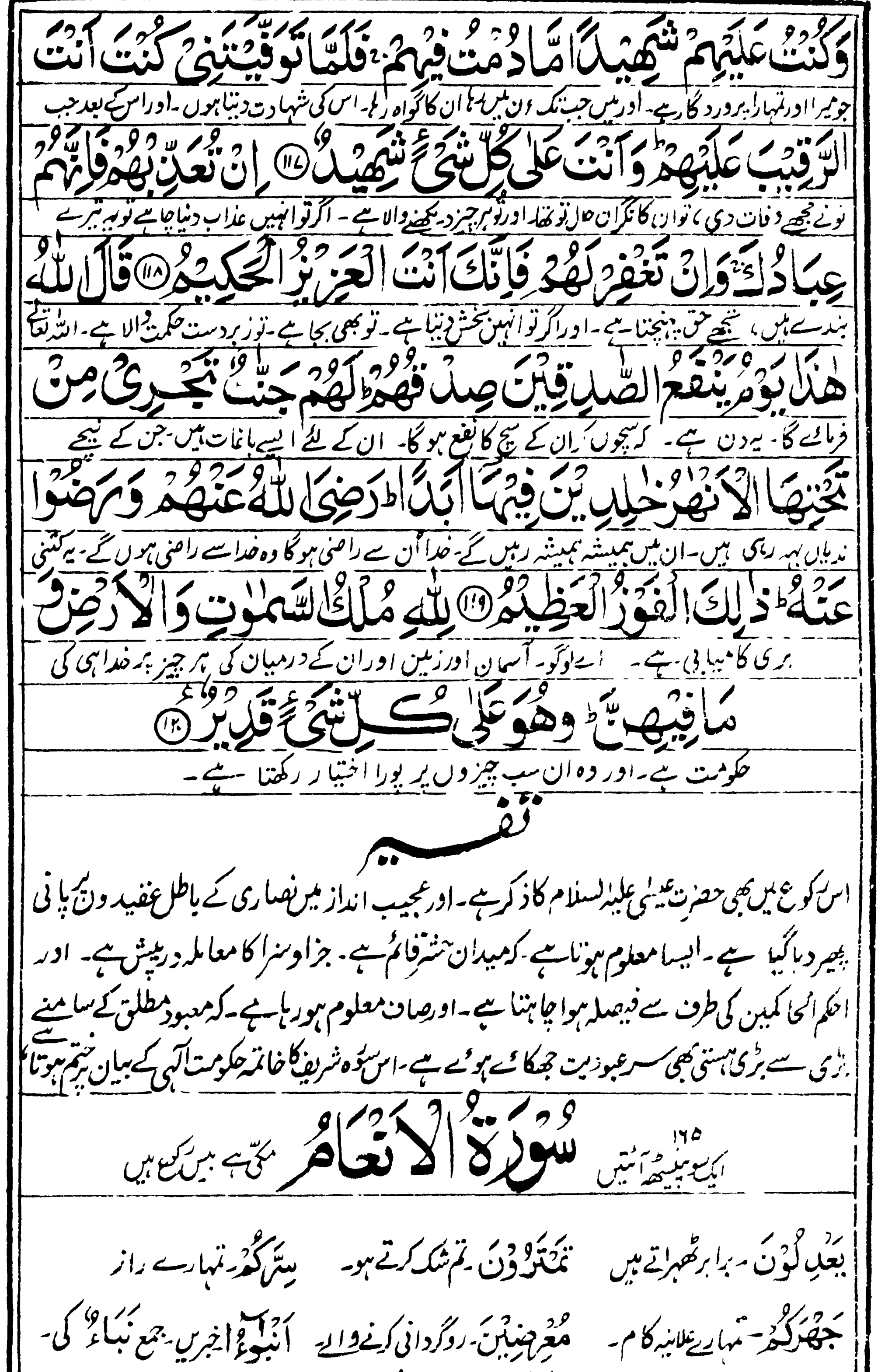
تھی۔ جو میں ان سے ایسی بات کہتا۔ جس کا مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا تھا؟ اور بفرض محال اگر میں نے کہا بھی ہو۔ تو تو نے

نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

جان لیا ہوتا۔ تو جو کچھ میرے دل میں ہے اسے جانتا ہے۔ لیکن میں تیرے راز کی باتیں نہیں جانتا۔ بے شک تو ہر طرح کی غیب کی

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ

باتیں جاننے والا ہے۔ میں نے تو انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کے کہنے کا تو نے مجھے حکم دیا۔ کہ اسی خدا کی عبادت کرو۔



وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ

جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔ اور میں جب تک ان میں رہا ان کا گواہ رہا۔ اس کی شہادت دیتا ہوں۔ اور اس کے بعد جب

الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ

تونے مجھے وفات دی، تو ان کا نگران حال تو تھا اور تو ہر چیز دیکھنے والا ہے۔ اگر تو انہیں عذاب دینا چاہے تو یہ تیرے

عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ قَالَ اللَّهُ

بندے ہیں، تجھے حق پہنچتا ہے۔ اور اگر تو انہیں بخش دینا ہے۔ تو بھی بجا ہے۔ تو زبردست حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ

هَٰذَا يَوْمُ يَنفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ ۚ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن

فرمائے گا۔ یہ دن ہے۔ کہ سچوں کو ان کے سچ کا نفع ہوگا۔ ان کے لئے ایسے باغات ہیں۔ جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا

ندیاں بہہ رہی ہیں۔ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ خدا ان سے راضی ہوگا وہ خدا سے راضی ہوں گے۔ یہ کتنی

عَنْهُ ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١٩﴾ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

بڑی کامیابی ہے۔ اے لوگو۔ آسمان اور زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز پر خدا ہی کی

وَمَا فِيهِنَّ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٢٠﴾

حکومت ہے۔ اور وہ ان سب چیزوں پر پورا اختیار رکھتا ہے۔

ع ۱۶ ۵

تفسیر

اس رکوع میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اور عجیب انداز میں نصاریٰ کے باطل عقیدہ پر پانی پھیر دیا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ میدان حشر قائم ہے۔ جزا و سزا کا معاملہ درپیش ہے۔ اور احکم الحاکمین کی طرف سے فیصلہ ہوا چاہتا ہے۔ اور صاف معلوم ہو رہا ہے۔ کہ معبود مطلق کے سامنے بڑی سے بڑی ہستی بھی سر عبودیت جھکائے ہوئے ہے۔ اس سورہ شریف کا خاتمہ حکومت الٰہی کے بیان پر ختم ہوتا ہے

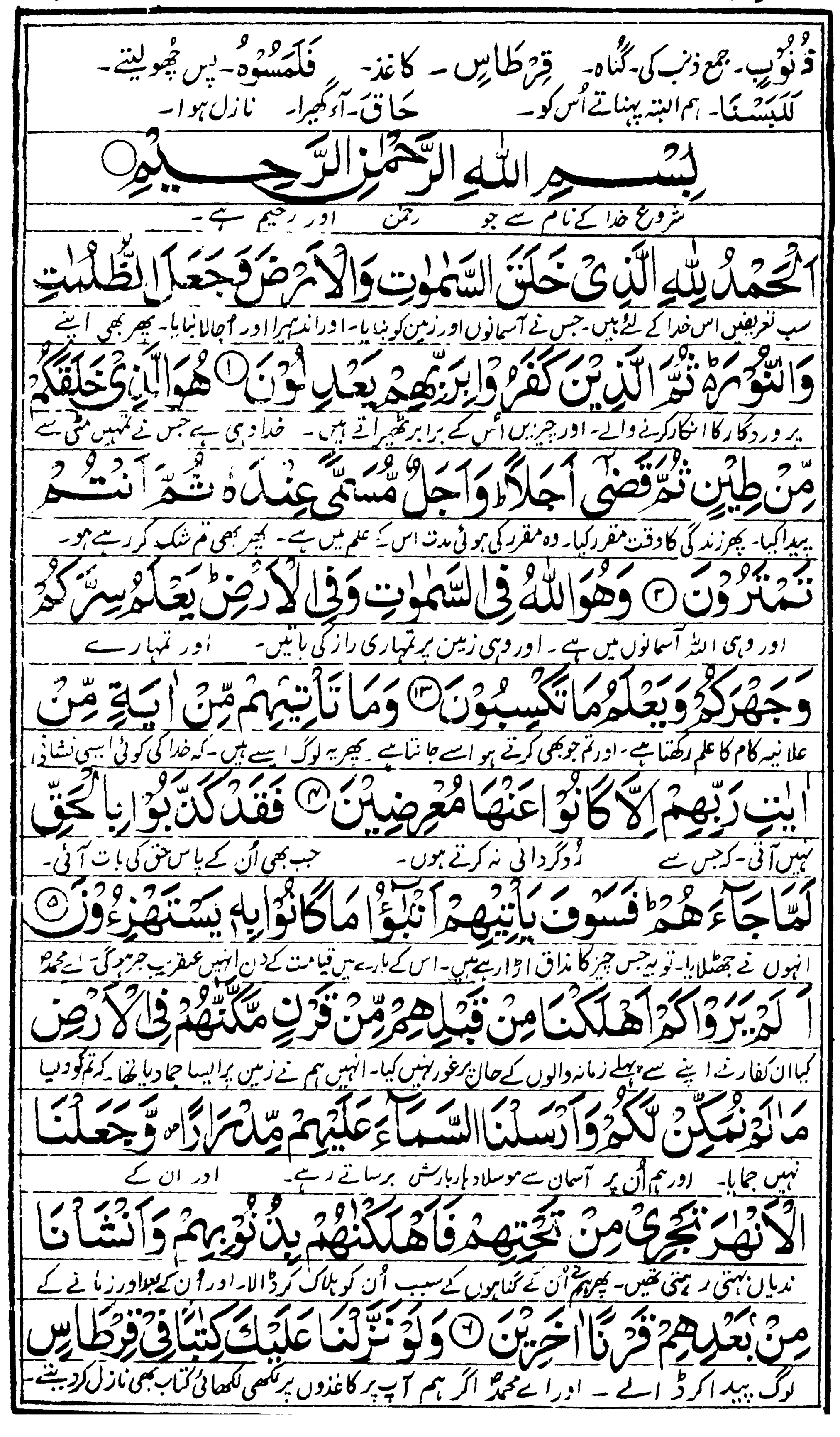
سُورَةُ الْأَنْعَامِ

ایک سو پینسٹھ ۱۶۵ آیتیں مکی ہے بیس رکوع ہیں

يَعْدِلُونَ۔ برابر ٹھہراتے ہیں تَمْتَرُونَ۔ تم شک کرتے ہو۔ سِرَّكُمْ۔ تمہارے راز

جَهْرَكُمْ۔ تمہارے علانیہ کام۔ مُعْرِضِينَ۔ روگردانی کرنے والے أَنبَاءُ۔ خبریں۔ جمع نباء کی۔

قَرْنٍ۔ زمانہ۔ صدی۔ مَكَّنَّاهُمْ۔ قدرت دی ہم نے ان کو۔ مِّدْرَارًا۔ موسلا دھار مینہ۔



ذُنُوْب - جمع ذنب کی- گناہ۔ قِرْطَاس - کاغذ۔ فَلَمَسُوْهُ - پس چھو لیتے۔
لَلَبَسْنَا - ہم البتہ پہناتے اُس کو۔ حَاقَ - آ گھیرا - نازل ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع خدا کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ
سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں- جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا- اور اندھیرا اور اُجالا بنایا- پھر بھی اپنے
وَالنُّوْرَ ۥ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
پروردگار کا انکار کرنے والے- اور چیزیں اُس کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ خدا وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے
مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ
پیدا کیا- پھر زندگی کا وقت مقرر کیا- وہ مقرر کی ہوئی مدت اس کے علم میں ہے- پھر بھی تم شک کر رہے ہو-
تَمْتَرُوْنَ ② وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ
اور وہی اللہ آسمانوں میں ہے- اور وہی زمین پر تمہاری راز کی باتیں اور تمہارے
وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ③ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ
علانیہ کام کا علم رکھتا ہے- اور تم جو بھی کرتے ہو اسے جانتا ہے۔ پھر یہ لوگ ایسے ہیں- کہ خدا کی کوئی ایسی نشانی
اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ④ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ
نہیں آئی- کہ جس سے رُوگردانی نہ کرتے ہوں۔ جب بھی اُن کے پاس حق کی بات آئی-
لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑤
انہوں نے جھٹلایا- تو یہ جس چیز کا مذاق اڑا رہے ہیں- اس کے بارے میں قیامت کے دن انہیں عنقریب خبر ہو گی- اے محمدؐ
اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ
کیا ان کفار نے اپنے سے پہلے زمانہ والوں کے حال پر غور نہیں کیا- انہیں ہم نے زمین پر ایسا جما دیا تھا- کہ تم کو دیسا
مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا
نہیں جمایا- اور ہم اُن پر آسمان سے موسلادھار بارش برساتے رہے- اور ان کے
الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا
ندیاں بہتی رہتی تھیں- پھر ہم نے اُن کے گناہوں کے سبب اُن کو ہلاک کر ڈالا- اور اُن کے بعد اور زمانے کے
مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ⑥ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ
لوگ پیدا کر ڈالے- اور اے محمدؐ اگر ہم آپ پر کاغذوں پر لکھی لکھائی کتاب بھی نازل کر دیتے

فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ⑦

اور یہ اپنے ہاتھوں سے اُسے چھو کر دیکھ بھی لیتے۔ کہ ہاں کاغذ ہے۔ تو بھی یہ کافر کہتے۔ کہ یہ کھلم کھلا جادو ہے۔

وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ

اور اے محمد ﷺ یہ لوگ آپ کے بارے میں کہتے ہیں۔ اس نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہیں نازل کیا گیا۔ کہہ دیجیے کہ اگر ہم

ثُمَّ لَا يُنظَرُونَ ⑧ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا

فرشتہ نازل کر دیتے۔ تو سارا معاملہ ہی طے ہو گیا تھا۔ اور انہیں ایمان لانے کی مہلت تک نہ ملتی۔ اور اگر ہم کسی فرشتے کو

عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ⑨ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ

رسول بناتے تو اسے آدمی ہی بناتے۔ اور اسے لباس بھی وہی پہناتے جو یہ پہنتے ہیں۔ اور اے محمد ﷺ آپ سے پہلے رسولوں کا

فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ⑩ ع

بھی مذاق اڑایا گیا تھا۔ چنانچہ جس عذاب کی ہنسی اُڑاتے تھے وہی عذاب انہیں آ گھیرتا تھا۔ اس لئے آپ ان کی ہنسی کی پرواہ نہ کیجئے

تفسیر

اس سورۃ کے شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی گئی ہے۔ اور اس کی قدرت اور نشانیوں کا بیان ہے پھر یہ بتایا ہے۔ کہ جو لوگ چاہیں ان نشانیوں کو دیکھ کر ایمان لا سکتے ہیں لیکن جو ضدی اور ہٹ دھرم ہیں۔ وہ باوجود معجزات دیکھنے کے بھی ایمان نہیں لاتے۔ اس کے بعد مکہ کے کفار اور مشرکین کے اُن سوالوں کا جواب ہے۔ کہ خدا نے لکھی لکھائی کتاب کیوں نہ نازل کر دی۔ یا ہماری ہدایت کے لئے فرشتہ بھیج دیا ہوتا۔ تو جواب دیا گیا۔ کہ آدمیوں کی طرف آدمی ہی رسول بھیجا جائے گا۔ اگر فرشتہ بھی بھیجا ہو تو اسے آدمی ہی کی شکل میں بھیجیں گے

مَا سَكَنَ۔ جو بستا ہے۔ جو آرام کرتا ہے۔ يُطْعِمُ۔ کھلاتا ہے۔ يُطْعَمُ کھلایا جاتا ہے۔

أُمِرْتُ۔ مجھے حکم دیا گیا ہے۔ عَصَيْتُ۔ میں نافرمانی کروں۔ يُصْرَفْ۔ ٹل گیا۔ ہٹ گیا۔

يَمْسَسْكَ۔ تجھے پہنچے۔ قَاهِرُ۔ غالب۔ زبردست۔ أَيُّ۔ کونسی۔

لِأُنذِرَكُم۔ تاکہ میں تمہیں ڈراؤں بَرِيءٌ۔ بری۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ انظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ⑪

اے محمد ﷺ ان سے کہیے زمین میں چلو پھرو۔ اور دیکھو۔ کہ تم سے پہلے جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔ آپ ان سے

قُل لِّمَن مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُل لِّلَّهِ ۚ كَتَبَ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ

پوچھیے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ کس کا ہے۔ پھر بتا دیجیے اللہ کی ملکیت ہے۔ اس نے اپنے ذمہ رحمت لے لی ہے اسی لئے جلد عذاب نہیں کرتا

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

ہاں قیامت کے دن جس میں شک نہیں۔ وہ تمہیں ضرور جمع کرے گا۔ پھر جن لوگوں نے اپنی جانوں کو نقصان پہنچایا ہے۔

فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ

وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اور دیکھو جو چیزیں رات میں اور دن میں آرام لیتی ہیں۔ اسی کی ہیں۔ اور وہ سننے والا

الْعَلِيْمُ ﴿۱۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جاننے والا ہے۔ اے محمدؐ ان سے پوچھئے کیا میں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے خدا کے علاوہ کسی اور

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ

کو اپنا حامی بنالوں۔ حالانکہ وہی سب کا رازق ہے۔ اور اسے رزق کی حاجت نہیں۔ پھر کہہ دیجئے کہ مجھے تو یہ حکم دیا گیا

وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۴﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ

ہے۔ کہ میں سب سے پہلے اس کا تابعدار بنوں۔ اور اے محمدؐ آپ مشرکوں کا ساتھ نہ دیجئے۔ آپ کہہ دیجئے کہ میں اگر اپنے

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ

پروردگار کی نافرمانی کروں۔ تو اس بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو ضرور آکر رہے گا۔ تو جس سے اس دن عذاب ٹل گیا تو اس پر

وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ

گویا خدا کی رحمت ہوئی۔ اور وہ بڑی کامیابی ہوگی۔ اور اے محمدؐ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو خدا کے سوا کوئی اسے دور

لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

کرنے والا نہیں۔ اور اگر آپ کو کوئی بھلائی پہنچے۔ تو یہ اس کی عنایت ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ

اور وہ اپنے بندوں پر ہر طرح کا غلبہ رکھتا ہے۔ اور وہ حکمت والا۔ ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔ اے محمدؐ آپ مشرکوں

اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۟ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا

سے پوچھئے کہ گواہی کے لئے کون سی چیز بڑی ہے۔ پھر کہئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اسی کی گواہی

الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ

بس ہے۔ اور میری طرف یہ قرآن بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے۔ تاکہ میں تمہیں اور جسے بھی پہنچے اس کے ذریعہ ڈراؤں۔ کیا تم اس بات کے

اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ

قائل ہو۔ کہ خدا کے ہوتے ہوئے کوئی اور معبود بھی ہے۔ کہئے میں تو اس بات کا قائل نہیں ہوں اے محمدؐ ان کو سمجھا دیجئے کہ وہ اللہ تو ایک معبود ہے

مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ

اور میں اُن سے بری ہوں جنہیں خدا کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھہراتے ہو۔ اہل کتاب تو رسول اللہ اور قرآن مجید کو ایسے پہچانتے ہیں۔ جیسے

اَبْنَآءَهُمْ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہوں۔ مگر جنہوں نے اپنی ذات کو ہٹ دھرمی کرکے نقصان پہنچایا۔ وہ بھلا کب ماننے لگے ہیں۔

تفسیر

شروع رکوع میں سیر و سیاحت کا حکم ہے۔ اور تباہ شدہ قوموں کی بستیاں اور اُن کے کھنڈرات و آثار دیکھ کر اُن سے عبرت حاصل کرنے کا حکم ہے۔ حقیقت میں قرآن مجید نے دوسری قوموں کے جو حالات سنائے ہیں وہ ہمارے تنبیہ کے لئے ہیں۔ اور بعض وقت تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ہمارا ہی حال ہے۔ ~~ه

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں۔

امت محمدیہ کی بڑی شان ہے۔ کہ سب کچھ کہنا مقصود اسی کے لئے ہے! تاکہ ہم خبردار رہیں پھر اس بات کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر مہربانی کو لازم قرار دے لیا ہے۔ حدیث میں تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ ہے۔ اس لئے ہمیں بھی مخلوق سے رحم و مہربانی سے پیش آنا چاہیئے۔ اخیر میں توحید پر ثابت قدم رہنے۔ اور شرک سے باز آنے کا حکم ہے۔ پھر یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ اہل کتاب آں حضرت کو سچا تو مانتے تھے۔ لیکن بعض خواہشات کی بنا پر ایمان نہ لاتے تھے۔

تَزْعُمُوْنَ۔ تم گمان کرتے تھے۔ فِتْنَتُهُمْ۔ اُن کا فتنہ اُن کا حیلہ۔ اَكِنَّةً۔ پردے
اَنْ يَّفْقَهُوْهُ۔ تاکہ اسے سمجھیں وَقْرًا۔ وزن بوجھ۔ اَسَاطِيْرُ۔ کہاوتیں۔
يَنْـَٔوْنَ۔ دور رہتے ہیں۔ وُقِفُوْا۔ کھڑے کئے جائیں گے۔ بَدَا۔ ظاہر ہو گیا۔
لَعَادُوْا۔ البتہ پھر آتے۔ ضرور کرتے۔ مَبْعُوْثِيْنَ۔ دوبارہ زندہ ہونے والے،

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ط

بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہو گا۔ جو اللہ پر جھوٹا بہتان۔ بانده بنتا ہو۔ اور اس کی آیتوں کو جھٹلاتا ہو۔ یہ یقینی

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ

بات ہے۔ کہ وہ ظالم فلاح نہیں پائیں گے۔ اے محمد انہیں اس وقت سے ڈرا بیٹھے۔ کہ جب ہم سب کو جمع کریں گے۔

لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾

پھر شرک کرنے والوں سے کہیں گے۔ کہاں ہیں وہ تمہارے شرکاء جن کے بارے میں تمہارا گمان تھا۔ کہ وہ ہمارے شریک ہیں

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

تو پھر انہیں اور کوئی حیلہ نہیں سوجھے گا بس یہی کہیں گے۔ اے پروردگار ہمیں تیری قسم ہم تو مشرک تھے ہی نہیں۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

ذرا دیکھئے۔ اپنے خلاف ہی کیسا جھوٹ بک رہے ہیں۔ اور جو دنیا میں خدا پر افترا کرتے تھے وہ آج کے دن کیسے بھول بسر گئے۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ

اور اے محمدؐ ان میں سے بعض بظاہر تیری طرف کان لگا کر قرآن سنتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے اُن کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں

وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا

کہ وہ اسے سمجھ بھی نہیں سکتے۔ اور اُن کے کانوں میں گرانی ٹھونس دی ہے۔ اور آنکھوں سے دیکھنے پر بھی ہر ایک معجزے سے انکار کرتے

جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ

ہیں اور حال یہ ہے۔ کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں جھگڑنے لگتے ہیں۔ اور یہ کافر کہتے ہیں یہ قرآن تو بس اگلوں کی کہانیاں

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ

بیان کرتا ہے۔ اور وہ قرآن سننے سے خود بھی باز رہتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی اس سے دور رکھتے ہیں کہ سن نہ سکیں

اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ

اور حالانکہ یہ اس طرح اپنی ہی جانوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ مگر سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ اے محمدؐ ذرا اُس وقت کا خیال کیجئے۔ کہ

فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ

جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے۔ تو چیخیں گے۔ اے کاش ہمیں لوٹا دیا جائے۔ اے کاش ہم نے اپنے رب کی نشانیاں نہ جھٹلائی

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ

ہوتیں۔ اے کاش ہم ایمان لانے والوں سے ہوتے کہ اس عذاب سے بچ رہتے۔ نہیں ایسا نہیں بلکہ۔ جو کچھ وہ پہلے چھپاتے تھے

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾

وہ آج اُن پر کھل گیا۔ اس لئے کہ یہ کہہ رہے ہیں۔ اور اگر انہیں دوبارہ زمین پر بھیج دیا جائے تو پھر وہی باتیں کریں گے۔ جن سے

وَقَالُوْٓا اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾

باز رہنے کو کہا جائے گا۔ یہ یقینا جھوٹے ہیں اس لئے ڈالے دوزخ میں۔ اور اے محمدؐ ان مشرکین میں سے بعض کہتے ہیں۔ کہ جی ہماری تو یہی دنیا

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا

ہی کی زندگی ہے اور کچھ نہیں دوبارہ نہیں اٹھنا ہوگا۔ اے کاش آپ ان کا حال دیکھئے۔ کہ جب انہیں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔

بَلٰى وَرَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع

تو وہ کہے گا۔ کیا یہ سب کچھ سچ نہیں۔ کہ تم دوبارہ زندہ ہو کر ہمارے سامنے پیش ہوئے۔ وہ کہیں گے کیوں نہیں۔ ہمیں اپنے پروردگار کی قسم ہے

تو حکم ہوگا اچھا جاؤ! اپنے انکار کا مزہ چکھو! اور دوزخ میں چلو!

تفسیر

اس رکوع میں حشر کا نقشہ پیش کر دیا ہے۔ گویا مجرم کھڑے ہیں۔ اور اُن سے سوال کیا جا رہا ہے! اور اُن کے عذر سنے جا رہے ہیں اور

ع ۳ / ۹

پھر سزا کا حکم دیا جا رہا ہے۔ آپ کو مخاطب فرما کر یہ سب حالت بیان کی گئی ہے تاکہ امت محمدیہ کے لوگ بھی آگاہ رہیں کہ حشر میں کس طرح خدا ہر ایک سے باز پرس کرے گا۔ قرآن نہ سننے والے لوگوں کو۔ اللہ ہدایت نہیں دیتا۔ ان کے دلوں سے سمجھ کی توفیق ہی سلب کر لیتا ہے۔ لہٰذا خدا کا حکم سننے میں اور اس پر عمل کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ جو بھی ایسا کرے گا۔ وہ خود کو ہلاکت میں ڈالے گا۔ آج جس قدر اقوام مصیبتوں میں گھری ہیں سب کی یہی وجہ ہے کہ وہ قرآن کی بجائے۔ اپنے عقل و فہم کے بنائے قانون چلا رہی ہیں جن کا نتیجہ ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔ قرآن میں ان تمام اقوام عالم کی مصیبتوں کا علاج موجود ہے۔ کیونکہ وہ تمام عالموں کی ہدایت کے لئے تمام عالموں کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا

لِقَاءِ۔ ملاقات۔ ملنا۔ فَرَّطْنَا۔ کم یا زیادہ کیا کم و بیش کیا۔ اَوْزَارَ۔ جمع وزر بوجھ۔
یَزِرُوْنَ۔ وہ اٹھائیں گے۔ لَعِبٌ۔ کھیل۔ لَهْوٌ۔ مذاق۔ ہنسی۔
لَيَحْزُنُ۔ وہ غم میں ڈالتا ہے۔ يَجْحَدُوْنَ۔ وہ انکار کرتے ہیں۔ كُذِّبَتْ۔ جھٹلائے گئے۔
اُوْذُوْا۔ وہ ایذا دیئے گئے تکلیف دیئے گئے۔ مُبَدِّلَ۔ تبدیل کرنے والا۔ بدلہ لینے والا۔ نَفَقًا۔ سرنگ۔
سُلَّمًا۔ سیڑھی۔ يَسْتَجِيْبُ۔ قبول کرتا ہے یا مانتا ہے۔ دَآبَّةٍ۔ چارپایہ چلنے والا حیوان جانور
يَطِيْرُ۔ اڑتا ہے۔ جَنَاحٌ۔ بازو۔ پر۔ اُمَمٌ۔ امتیں۔ قومیں۔ يَكْشِفُ۔ وہ کھولتا ہے یا آزاد کرتا ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ

تحقیق وہ لوگ نقصان میں رہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو جھوٹ سمجھا۔ اور غافل رہے۔ جب یکدم وہ گھڑی آ جائے گی۔ پھر کہیں گے۔ ہائے

بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ

افسوس ہم نے اس فانی زندگانی میں کس قدر نادانی کی۔ اور اللہ کی ملاقات کو جھٹلاتے رہے۔ اور وہ اس وقت اپنے گناہوں کا

اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيٰوةُ

بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوں گے۔ اور کتنا ہی برا بوجھ ہوگا۔ جو وہ اٹھائیں گے۔ اے سننے والو۔ اتنا بھی نہیں سوچتے۔ کہ یہ

الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ

دنیا کی زندگانی تو ایک قسم کا کھیل تماشہ ہے۔ جو یہاں افراط تفریط۔ اور گناہوں سے بچتے رہیں گے۔ ان کے لئے آخرت والا گھر

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ

اس دنیا سے بہت بہتر ہوگا۔ اے محمد ﷺ ہمیں معلوم ہو گیا ہے۔ کہ جو کچھ یہ کافر کہتے ہیں۔ اس سے تجھ کو رنج پہنچتا ہے۔ مگر تجھے رنج

لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ

کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کافر تجھے تو نہیں جھٹلاتے بلکہ محض اللہ کی آیات کا انکار کر رہے ہیں۔ یقیناً تجھ سے پہلے بھی

كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا

رسولوں کو جھٹلایا گیا ہے۔ انہوں نے اس جھٹلائے جانے پر اور ایذا دیئے جانے پر صبر کیا یہاں تک کہ ہماری طرف سے اُن کو

حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ

مدد مل گئی۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو کوئی تبدیل کرنے والا ہو ہی نہیں سکتا۔ اور بہت سے پیغمبروں کے حالات تجھ

نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ

تک پہنچ چکے ہیں۔ اور اگر اُن کا حق سے منہ موڑنا تجھے بہت ہی ناگوار گذرتا ہے۔

اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ

تو زمین میں کوئی سرنگ دیکھ کر۔ یا آسمان پر سیڑھی لگا کر اُن کیلئے کوئی

فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا

نشانی لے آ جس کو یہ مان جائیں۔ اگر اللہ مناسب سمجھتا تو ان سب کو ہدایت کے رستہ پر لے آتا۔ مگر یہ تو کبھی مانیں

تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ

گے نہیں۔ تو خواہ مخواہ جاہل نہ بن۔ بات یہ ہے۔ کہ جو سن سکتے ہیں۔ وہ تو ضرور اس دعوت قرآنی کو قبول کرینگے

وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ

اور جو مردہ ہیں انہیں اللہ قیامت کے دن ہی اٹھائے گا۔ اور پھر وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور یہ کافر کہتے ہیں

عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً

کہ اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں ملی۔ اُن سے کہہ دے۔ کہ اللہ یہ طاقت بھی رکھتا ہے۔ کہ کوئی نشانی

وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا

کسی کو دے۔ مگر ان میں سے اکثر کو تو نشانی کا بھی پتہ نہیں۔ کہ وہ کیا ہو سکتی ہے۔ آگے کہہ کوئی ایسا جاندار نہیں جو زمین پر

طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی

چلتا ہو۔ کوئی پرندہ جو اپنے پروں سے اُڑتا ہے۔ جو تمہاری طرح گروہ گروہ نہ ہو۔ اور یہ بھی تمہاری طرح ہی اپنے رب

الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا

کے سامنے اکٹھے کئے جاویں گے۔ ہم نے اس کتاب میں کوئی چھوٹی یا بڑی چیز نہیں چھوڑی جس کا ذکر نہ کیا ہو یہی کافی نشانی ہو سکتا

بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ

ہے۔ لیکن جو ہماری آیات کو جھٹلا رہے ہیں۔ وہ تو اندھوں اور بہروں کی طرح اندھیرے میں ہی رہیں گے جس کو اللہ مناسب سمجھتا ہے گمراہ ہی رہنے دیتا ہے

وقف منزل النصف

يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ

اور جس کو قابل دیکھتا ہے۔ اُسے سیدھا رستہ دکھاتا ہے۔ اے محمدؐ ان کافروں سے کہہ دیکھو اگر تم پر اللہ کی طرف سے

عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ

عذاب آ جائے۔ یا یکدم تمہاری موت بالکل تمہارے سر پر آ کھڑی ہو۔ تو سچ سچ بتاؤ۔ کیا اُس وقت بھی اللہ کو چھوڑ

صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ

کر کسی اور کو پکارو گے۔ نہیں تم اور کو نہیں پکارو گے۔ بلکہ جن کو تم اس کا شریک ٹھیراتے ہو۔ اُن کو بھول جاؤ گے۔ اور

اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع

صرف اسی اللہ کو پکارو گے۔ پھر جس کام کیلئے تم اُس کو پکارو گے۔ اگر وہ مناسب سمجھے گا۔ تو اُس سے تمہیں نجات دیگا

ع ۱۰

تفسیر

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ دنیا کی زندگی ایک قسم کا کھیل یا تماشا ہے۔ اس میں آدمی کو زیادہ غرق نہیں ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ آخرت سے غافل ہو جائے گا۔ اس کے بعد تبلیغ کرنے والوں کو رسول خدا کی مثال دے کر بتایا گیا ہے۔ کہ اگر انہیں جھٹلایا جائے۔ یا تکلیف دی جائے تو انہیں صبر کرنا چاہیئے۔ اللہ ضرور ان کی امداد کرے گا۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ہمیں ایمان لانے کیلئے معجزات کا منتظر نہیں رہنا چاہیئے۔ خداوند کریم کا ہر ایک کام بذات خود معجزہ ہے۔

آخری آیات میں کافروں کو خطاب کیا گیا ہے۔ اور انہیں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ بھی انتہائی تکلیف میں صرف اللہ ہی کو پکارتے ہیں یہ اُن کی نادانی ہے کہ جب انہیں کوئی آرام ملتا ہے تو اس کو بھول جاتے ہیں حالانکہ انہیں اُسے ہر وقت یاد رکھنا چاہیئے

يَتَضَرَّعُوْنَ۔ وہ زاری کریں۔ گڑگڑائیں۔ عاجزی کریں تَضَرَّعُوْا۔ انہوں نے عاجزی کی گڑگڑائے

فَرِحُوْا۔ وہ خوش ہوئے۔ مُبْلِسُوْنَ۔ نا امید ہونے والے نا امید۔ يَصْدِفُوْنَ وہ پرے رہتے ہیں۔ ہٹے رہتے ہیں۔ رُکے رہتے ہیں۔

يُهْلَكُ۔ ہلاک ہوگا تباہ ہوگا۔ خَزَآئِنُ۔ جمع خزینہ بہت سے خزانے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

بالکل اسی طرح ہم نے تجھ سے پہلے جو قومیں تھیں۔ ان کی طرف رسول بھیجے۔ انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا۔ تو پھر ہم نے ان کو

لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ

مصیبتوں اور سختیوں میں گرفتار کیا تاکہ وہ عاجزی کا اقرار کریں اور گڑگڑا کر مجھ پر ایمان لے آئیں جب انہیں ہماری طرف سے یہ سختیاں پہنچیں

قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾

تو گریہ و زاری اور عاجزی کیوں نہ کی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے دل سخت ہو گئے تھے اور جو کچھ وہ کر رہے تھے شیطان نے اُن کی نظروں میں وہی انہیں بھلا کر دکھایا

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا

جب وہ اس بات کو جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی۔ بالکل بھول گئے۔ تو ہم نے کچھ عرصہ کے لئے ہر ایک چیز کے دروازے اُن پر

بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ

کھول دیئے۔ یہاں تک کہ وہ جو کچھ انہیں دیا گیا تھا۔ اُس پر خوشی سے مست ہونے لگے۔ پھر ہم نے یکدم ایسا پکڑا کہ بالکل ناامید ہو گئے

الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۭ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

ان کو گھیر لیا۔ خدا کا شکر ہے۔ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ کہ اس طرح اس قوم کی جو اپنی جان پر ظلم کر رہی تھی جڑ کٹ گئی۔ اے محمدؐ ان کافروں

اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰي قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ

سے کہو اچھا دیکھو۔ اگر اللہ تمہاری آنکھیں اور تمہارے کان تم سے چھین لے۔ اور تمہارے دلوں پر مہر کر دے۔ تو بتاؤ۔ پھر سوائے اللہ

غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ۭ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾

کے اور کون ایسا ہے۔ جو یہ چیزیں تمہیں پھر دیدے۔ اے محمدؐ دیکھ ہم کس طرح اپنی قدرت کی نشانیاں اچھی طرح پھیر پھیر کر بیان کرتے

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ

ہیں۔ اور یہ کافر پھر بھی ایمان لانے سے رکے ہوئے ہیں۔ اے محمدؐ ان سے پوچھو۔ اگر اللہ کا عذاب یکدم آ جائے۔ یا بالکل ظاہر تمہارے دیکھتے

يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا

آئے تو بتاؤ۔ سوائے ظالموں کی قوم کے اور کون ہلاک ہو گا۔ اور ہم نے جو بھی رسول بھیجے ہیں وہ تو صرف خوشخبری دینے والے

مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

اور ڈرانے والے تھے۔ اور وہ خوشخبری یہ دیتے تھے۔ کہ جو ایمان لائیں گے۔ اور اچھے کام کریں گے۔ تو انہیں کسی قسم کا خوف

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ

وخطرہ یا رنج و غم نہیں ہونا چاہیئے۔ اور جو ہماری نشانیوں کو جھٹلائیں گے۔ انہیں ضرور اُن کے فسق یعنی بدکاری کے عوض

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ

عذاب دیا جائے گا۔ اے محمدؐ ان سے کہدو۔ دیکھو نہ تو میں تمہیں یہ کہتا ہوں۔ کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ

وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى

ہی میں غیب کا علم جانتا ہوں۔ اور نہ ہی میں نے کبھی یہ کہا ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اسی چیز کی پیروی

اِلَيَّ ۭ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع

کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ ان سے کہو۔ اتنا بھی غور نہیں کرتے کیا کبھی اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے۔ کہ جس طرح یہ لوگ آپ کو جھٹلا رہے ہیں۔ تو اسی طرح پہلی قوموں نے بھی رسولوں کو

جھٹلایا۔ پھر ہم نے انہیں چند دن کے لئے ہر چیز میں فراوانی عطا کردی۔ اور اس کے بعد فوراً ایکایک ان پر عذاب نازل کردیا۔ پھر مشرکین کے شرک کی یوں تردید کردی کہ بتاؤ۔ اگر خدا تمہارے کان تمہاری آنکھیں تم سے لے لے تو کیا کوئی اور ہے۔ جو اس کی جگہ تمہارے لئے۔ کان اور آنکھیں نئی پیدا کردے۔؟ ہرگز نہیں اس کے بعد ایمان لانے والوں کو خوشخبری ہے۔ اور انکار کرنے والوں کو عذاب کی دھمکی۔ اور ایمان لانے والوں کو آنکھوں والا۔ اور کافروں کو اندھا کہا گیا ہے کیونکہ وہ باوجود راہ ہدایت دیکھ لینے کے بھی اس راہ پر نہیں چلتے۔ بلکہ گمراہ ہوئے پھرتے ہیں۔

تَطْرُدِ۔ تو پرے ہٹا۔ مت نکال غَدَاةِ۔ صبح۔ عَشِيِّ۔ شام۔ رات۔

فَتَنَّا۔ ہم نے آزمایا۔ مَنَّ۔ احسان کیا۔ تَسْتَبِينَ۔ صاف ظاہر ہوجائے واضح ہوجائے

وَأَنذِرْ بِهِ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحْشَرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُم مِّن

اے محمدؐ تو عذاب آخرت سے اُن لوگوں کو ڈرا۔ جو کہ اس بات سے کہ انہیں اپنے پروردگار کے سامنے اکٹھا کیا جاوے گا ڈرتے

دُونِهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ

ہیں۔ اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے سوا اُن کا کوئی دوست یا شفیع بھی نہیں ہو سکتا تاکہ وہ زیادہ پرہیزکار بنیں۔ اور اے محمدؐ

يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۖ مَا عَلَيْكَ

تو ان لوگوں کو ہرگز ہرگز اپنے سے پرے نہ ہٹا۔ جو کہ صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ اور صرف اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔

مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ

نہ تو تجھ پر ان کے حساب کا کوئی بوجھ ہوگا۔ نہ اُن پر تیرے حساب سے کچھ بوجھ ہوگا۔ اور دیکھ اگر تو ان کو پرے ہٹائیگا۔

فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَكَذَٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُم

تو تو ظالم گنا جائے گا۔ اور اسی طرح ہم لوگوں کو ایک دوسرے سے آزمایا کرتے ہیں

بِبَعْضٍ لِّيَقُولُوا أَهَٰؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّن بَيْنِنَا ۗ أَلَيْسَ

تاکہ جو کہ کافر ہیں۔ وہ کہہ اُٹھیں۔ کہ کیا یہی وہ لوگ ہیں۔ کہ ہم میں سے اللہ نے ان پر احسان کیا۔ کیا انہیں معلوم نہیں

اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ ﴿٥٣﴾ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا

کہ اللہ شکر کرنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اے محمدؐ جب تیرے پاس مسلمان آئیں۔ تو انہیں تمہارے لئے۔ اللہ کی

فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۖ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ

طرف سے سلامتی کی خوشخبری ہے۔ اور تمہیں آپ بھی خوشخبری ہو۔ کہ تمہارے پروردگار نے تم لوگوں پر کرم کرنا اپنا فرض قرار دیا ہے

مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾

تم میں سے جو کوئی نادانی سے برا کام کرنے کے بعد پھر توبہ کریگا۔ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اسے اپنی مہربانی سے معاف کردیگا۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾

اور دیکھو ہم اسی طرح اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں۔ تاکہ مجرموں کا راستہ بالکل صاف صاف معلوم ہو جائے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب قیامت کے دن سب لوگ جمع کئے جائیں گے۔ تو کوئی کسی کا حمایتی یا سفارشی نہیں بنے گا۔ سب کو اپنی اپنی فکر لگی ہو گی۔ پھر آپ کو ارشاد ہے۔ کہ صبح و شام خدا کا نام لینے اور اس کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کیجئے۔ ان کو اپنے پاس سے کسی خاص وجہ سے نہ نکالئے۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے۔ کہ خدا نے رحمت اپنے ذمہ لے لی ہے۔ اور مومنوں کے لئے حکم ہے۔ کہ اگر ناسمجھی میں وہ کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً توبہ کر لیں۔ تو خدا بھی انہیں بخش دے گا۔ سبحان اللہ کیا رحیم و مہربان خدا ہے پھر لوگ دوسروں کو اس کے علاوہ پکارتے ہیں۔ اور اس کی عبدیت سے نکل کر دوسروں کی عبدیت اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سے اگلے رکوع میں اسی بات کا ذکر آنے والا ہے:۔

نُهِيْتُ۔ میں روکا گیا ہوں منع کیا گیا ہوں۔ عِنْدِیْ۔ میرے پاس۔ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ تم جلدی کرتے ہو۔ جلدی چاہتے ہو
يَقُصُّ۔ وہ بیان کرتا ہے۔ فَاصِلِيْنَ۔ فیصلہ کرنے والے فرق کرنے والے۔ لَقُضِیَ۔ ضرور فیصلہ ہو جاتا۔
مَفَاتِحُ۔ جمع مفتح۔ کنجیاں۔ تَسْقُطُ۔ گرتا ہے۔ وَرَقَةٍ۔ پتہ
حَبَّةٍ۔ دانہ۔ رَطْبٍ۔ تر۔ نم دار۔ يَابِسٍ۔ خشک۔ سوکھا۔
يَتَوَفّٰى۔ وہ پورا دیتا ہے۔ وفات دیتا ہے۔ مار ڈالتا ہے۔ جَرَحْتُمْ۔ تم نے کمایا۔ لِيُقْضٰى۔ تاکہ پورا کرے

قُلْ اِنِّیْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ

اے محمد ان مشرکوں سے کہدے کہ اللہ کے سوا جن کو تم معبود سمجھ کر پکارتے ہو۔ مجھے ان کے معبود بنانے سے روکا گیا ہے۔ اور انہیں

اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ

یہ بھی سنادے۔ کہ میں تمہاری خواہشات کی پیروی ہرگز نہیں کرنے کا۔ اگر میں کبھی بھول کر بھی ایسا کروں تو میں گمراہ

اِنِّیْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ

ہو جاؤں گا۔ اور پھر سیدھا رستہ پا ہی نہیں سکونگا۔ اے محمد ان سے کہدے لے کافرو! میں تو اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر قائم ہوں

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ

اور تم اس کا انکار کر رہے ہو۔ اور جس چیز کیلئے تم جلدی کر رہے ہو۔ وہ تو میرے پاس نہیں حکم چلانا تو خدا کا ہی کام ہے۔ وہی اس لائق ہے وہی

اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ

یہ حق بیان کر رہا ہے۔ اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ ان کافروں سے کہہ جس چیز کیلئے تم جلدی کر رہے ہو۔ اگر میرے قبضہ میں ہوتی تو پھر

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا

میرے اور تمہارے درمیان جھگڑے کا فیصلہ ہی ہو جاتا۔ مگر اتنا ضرور کہونگا۔ کہ اللہ ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور اسی کے ہاتھ میں غیب

اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا

کی کنجیاں ہیں۔ اس غیب کے علم کو سوا اُس کے اور کوئی بھی نہیں جانتا۔ جو کچھ بھی خشکی اور سمندر میں ہے وہ جانتا ہے تو کوئی ایسا پتہ

يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ

گرتا ہے۔ جس کو وہ نہ جانتا ہو۔ اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندر ہے۔ نہ ہی کوئی خشک نہ تر چیز ہے جس کو ایک بالکل کھلی

اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ

کتاب میں درج نہ کر لیا گیا ہو۔ اور وہی اللہ ہے جو رات کے وقت تمہیں بالکل مردہ سا بنا دیتا ہے۔ اور جو کچھ تم نے

مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ

سارا دن کیا تھا۔ اُسے اس کا بھی علم ہوتا ہے۔ پھر وہ دن کے وقت تمہیں نئے سرے سے جگا کر کھڑا کر دیتا ہے تا کہ اسی طرح دن

ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾

رات گذرتے گذرتے تمہاری بھرائی ہوئی زندگانی پوری ہو جائے۔ پھر اس کے بعد تمہیں اس کی طرف لوٹنا ہے۔ اور پھر وہ تمہیں بتائے گا

جو کچھ کہ تم دنیا میں کرتے رہے تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں ہمیں رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبانی یہ سمجھایا گیا ہے۔ کہ ہمیں کسی کی خواہشات کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور شرک سے بہر صورت بچنا چاہیئے۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے۔ کہ رسول یا کوئی اور آدمی کوئی خاص طاقت نہیں رکھتا۔ سب طاقت اور علم حقیقت میں اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اس کے بعد اللہ کی قدرت کا بیان ہے کہ کسطرح وہ ہمیں رات کو نیند دے کر بالکل مردہ سا بنا دیتا ہے۔ اور پھر ہم دن کے وقت اسی کی قدرت سے زندہ ہو جاتے ہیں حقیقت میں یہ سب باتیں اس لئے کہی جاتی ہیں کہ ہم اللہ کی قدرت کا اندازہ لگائیں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں

حَفَظَةً۔ نگہبان۔ حفاظت کرنے والے۔ تَوَفَّتْهُ۔ وہ اس کو پورا کرتے ہیں اسے وفات دیتے ہیں۔
يُفَرِّطُوْنَ۔ وہ کمی بیشی کرتے ہیں۔ رُدُّوْا۔ وہ لوٹائے گئے۔ یا لوٹائے جاتے ہیں۔ مَوْلٰی۔ مالک۔

اَسْرَعُ - بہت تیز۔ وَخُفْيَةً - چپکے۔ اَنْجٰنَا - وہ ہمیں نجات دے۔ اُس نے ہمیں نجات دی۔

يُنَجِّيْكُمْ - تمہیں نجات دیتا ہے۔ كَرْبٍ - مصیبت۔

يَلْبِسَكُمْ - وہ پہناوے تم کو۔ کر دے تم کو۔ شِيَعًا - گروہ پارٹی۔ لَسْتُ - میں نہیں ہوں۔

يُنْسِيَنَّ - بھلاوے۔ وہ بھلاوے۔ ذَرِ - چھوڑ دے۔ ترک کر۔ تُبْسَلَ - ہلاکت میں پڑ جانے مصیبت میں گرفتار ہو

اُبْسِلُوْا - وہ مصیبت میں پھنسائے گئے۔ ہلاکت میں ڈالے گئے۔ حَمِيْمٍ - کھولتا ہوا گرم پانی۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ

اور وہی اللہ ہے۔ جو اپنے بندوں پر ہر طرح سے قدرت رکھتا ہے۔ اور وہی ہے جو اس دنیا کی زندگی میں تم پر نگہبان مقرر کرتا ہے

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝۶۱ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى

یہاں تک کہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے۔ تو ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کی جان کو پورا اپنے قبضے میں کر لیتے ہیں۔ اور وہ

اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۫ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝۶۲ قُلْ

کسی قسم کی کمی یا بیشی نہیں کرتے۔ پھر وہ قبض کی ہوئی جانیں۔ اللہ کی طرف لوٹائی جاتی ہیں۔ جو کہ اُن کا اصلی مالک ہے۔ اور یاد رکھو سب

مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ

طرح کی حکومت اسی کو سزاوار ہے اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اے محمدؐ ان کافروں اور مشرکوں سے پوچھ تم کو خشکی اور سمندر میں کے گھٹاٹوپ

لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝۶۳ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ

اندھیرے رستوں میں جب تم اسے گڑگڑا کر اور چپکے چپکے دل میں پکارتے ہو۔ اور یہ کہتے ہو۔ کہ اگر اللہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے گا تو ہم اس

مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝۶۴ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ

کے شکر گذار رہیں گے۔ کون نجات دیتا ہے۔ ان سے کہہ اللہ ہی ہے جو تم کو اس راہ کی مشکلات سے اور دوسری تمام تکلیفات سے نجات دیتا ہے

يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ

لیکن تم پھر بھی شرک کرتے چلے جاتے ہو۔ اے محمدؐ ان کافروں کو بتا دے۔ کہ وہ اللہ اس بات پر قادر ہے۔ کہ تم پر تمہارے اوپر سے یعنی آسمان سے عذاب

شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ

نازل کرے۔ یا تمہارے پاؤں کے نیچے زمین سے ہی تمہارے لئے عذاب کا سامان پیدا کر دے یا تمہیں مختلف گروہ بنائے۔ اور پھر تمہیں آپس میں لڑا کر

لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝۶۵ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ

ایک کو دوسرے کے ہاتھوں سے عذاب کا مزہ چکھا دے۔ اے محمدؐ دیکھ ہم کس قدر کھول کھول کر اور کیسے بار بار اپنی نشانیوں کو بیان کرتے ہیں

عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۝۶۶ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ۫ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۶۷

تاکہ یہ کافر کچھ سوچ سمجھ سے کام لیں۔ اے محمدؐ یہ قرآن بالکل برحق تھا۔ مگر تیری قوم نے اس کو بھی جھٹلایا۔ ان سے کہہ دے

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَیَوْمَ یَقُوْلُ

اور یاد رکھو- کہ تم اسی کے پاس اکٹھے کیے جاؤ گے- اور وہ اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو بالکل ٹھیک ٹھیک پیدا کیا ہے

كُنْ فَیَكُوْنُ ؕ۬ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ ؕ

اور اس کا پیدا کرنا یہ ہے- کہ جب وہ کسی چیز کے متعلق کہتا ہے ہو جا- وہ ہو جاتی ہے- اور سنو اس کا کہنا بالکل سچ ہے اور جس دن صور

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ قَالَ

پھونکا جاوے گا- اس دن تمام قسم کی حکومت اسی کے قبضہ میں ہو گی- وہ ظاہر اور پوشیدہ ہر بات کو جانتا ہے- وہ ہر چیز کی حکمت سے

اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیْۤ اَرٰىكَ

خبردار ہے- اے محمد دیکھ- جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا- اے ابا- کیا تو ان بتوں کو اپنا خدا بنائے ہوئے ہے- اس بارے

وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ

میں تو میں تجھے اور تیری قوم کو بالکل صریح غلطی پر پاتا ہوں- پھر اسی طرح ہم نے ابراہیم کو زمین اور آسمانوں کی بادشاہت

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ

دکھائی تاکہ وہ پختہ یقین رکھنے والوں میں سے ہو جائے- چنانچہ جب اس پر

عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ

رات چھا گئی- تو اس نے ایک ستارے کو دیکھا- قوم سے کہا- کیا یہ میرا رب ہے- جب وہ چھپ گیا- تو اس نے کہا میں

الْاٰفِلِیْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ

تو چھپ جانے والوں سے محبت ہی نہیں کر سکتا- پھر اس نے چاند کو چمکتے ہوئے دیکھا- تو قوم سے کہا- کیا یہ میرا رب ہے

اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ

کیونکہ یہ اس ستارے سے زیادہ چمکتا ہے- جب وہ بھی چھپ گیا- تو اس نے دل میں کہا اگر میرا پروردگار مجھے ہدایت نہیں کرے گا

الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ

تو میں بھی مجبوراً ان گمراہوں میں مل جاؤں گا- پھر جب اس نے سورج کو دیکھا کہ چمک رہا ہے- تو اس نے قوم سے کہا- کیا یہ

اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾

میرا رب ہے- کیونکہ یہ اُن سب سے بڑا ہے- جب وہ بھی چھپ گیا- تو اس نے قوم سے پکار کر کہہ دیا- کہ اے قوم میں اُس شرک سے جو تم کر رہے ہو بیزار ہوں

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا

بیزار ہوں- میں نے اپنے آپ کو اس کی طرف متوجہ کیا ہے- جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے- اور میں اس کے حکم کا تابعدار

وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾ وَحَآجَّهُ قَوْمُهُ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ

ہوں- اور میں ہرگز تم مشرکوں میں شامل نہیں ہو سکتا- اور جب اس کی قوم اس سے جھگڑنے لگی تو اس نے اُن سے کہا- کیا اللہ

فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ

ے بارے میں میرے ساتھ جھگڑتے ہو۔ اور یقیناً اُس نے مجھے ہدایت دی ہے۔ اور یاد رکھو جب تک میرے پروردگار کی

رَبِّيْ شَـيْـــًٔا ۭ وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۸۰

مرضی نہ ہو۔ مجھے کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے میں اُن بتوں وغیرہ سے جن کو تم خدا کا شریک بنا رہے ہو بالکل نہیں

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ

ڈرتا۔ کیا تمہیں کوئی نصیحت حاصل نہیں ہوتی۔ اور میرے رب کے علم میں تو تمام چیزیں آ چکی ہیں۔ اور ای قوم میں تمہارے ان بنائے

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ

خداؤں سے ڈروں بھی کیوں۔ اور تم خود تو اس سے بھی نہیں ڈرتے کہ جس کے لئے اللہ نے تمہیں کوئی دلیل نہیں دی اس کو اس کا شریک

بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۸۱ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا

بنا رہے ہو۔ اگر تمہیں کوئی علم ہے۔ تو تم ہی بتاؤ کہ دونوں میں سے کون بے خوف رہنے کا حقدار ہے۔ یاد رکھو وہی لوگ جو کہ اللہ

اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۸۲

پر ایمان لائیں اور پھر اپنے ایمان میں کسی قسم کے شرک کو داخل نہیں کرتے جو کہ سراسر ظلم ہے۔ وہی سیدھے راستے پر ہیں اہنیں کے لئے امن ہوگا

ع ۱۶ ۹ نصف الحزب

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے رسولِ خداؐ کی زبان سے شرک کی بُرائی بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر کسی اور کو معبود بنانا ایسا ہے۔ جیسا کہ کسی جنگل میں سیدھے رستے کو چھوڑ کر خواہ مخواہ بھٹک جانا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم اور اُن کی قوم کا فیصلہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی غور و فکر سے کام لے جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے لیا تو اُسے صاف پتہ چل جائے گا۔ کہ اصلی پروردگار صرف اللہ ہے۔ یہ چاند ستارے اور سورج نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ خود کبھی چھپتے ہیں۔ کبھی ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا اس لئے ہمیں اسی پر بھروسہ کرنا چاہئیے۔ اور کسی جھوٹے معبود سے نہیں ڈرنا چاہئیے۔

نَرْفَعُ۔ ہم بلند کرتے ہیں۔ وَهَبْنَا۔ ہم نے دیا ہم نے عطا کیا۔ اِجْتَبَيْنَا۔ ہم نے چن لیا۔

وَكَلَّنَا۔ ہم نے منفرد کردیا۔ لَيْسُوْا۔ وہ نہیں ہیں۔ اِقْتَدِهْ۔ تو اُن کی پیروی کر۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

اور یہ ہماری طرف سے ابراہیم کو دلیل سمجھا دی گئی تھی۔ کہ قوم پر غلبہ پائیں۔ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے

مَنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ

بڑھا دیتے ہیں۔ بے شک آپ کا رب حکمت و علم کا مالک ہے۔ اور ہم نے ان کو اسحٰق۔ اور ان کے بعد

وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ

یعقوب عطا کئے۔ اور سب کو اپنا سیدھا راستہ دکھایا۔ اور اس سے قبل ہم نے نوح کو

ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَ

راستہ دکھایا تھا۔ اور ان کی اولاد میں سے داؤد کو۔ اور سلیمان کو۔ اور ایوب کو۔ اور یوسف اور موسیٰ اور

هٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا

ہارون کو بھی راہ ہدایت دکھائی۔ اور ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی اچھے اجر سے نوازتے ہیں۔ اور زکریاؑ

وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ

اور یحییٰ۔ اور عیسیٰ۔ اور الیاس کو بھی راہ ہدایت دکھائی۔ یہ سب بڑے نیک سیرت میں سے تھے۔ اور اسمٰعیل

وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور الیسع۔ اور یونس اور لوط۔ کو راہ ہدایت دکھائی۔ اور ان میں سے ہر ایک کو اس وقت کے تمام لوگوں پر فضیلت

وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَيْنٰهُمْ

دی۔ اور ان کے باپ دادوں۔ اور ان کی اولاد۔ اور ان کے بھائیوں میں سے جس کو مناسب سمجھا ہم نے چن لیا۔

وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

اور ان کو سیدھا راہ دکھایا۔ یہ ہے اللہ کی ہدایت۔

يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ

اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے سیدھا راہ دکھاتا ہے۔ اور اگر اس کے باوجود وہ کبھی شرک کرتے

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

تو ان کا سب کیا کرایا اکارت جاتا۔ مندرجہ بالا تمام وہ لوگ ہیں۔ جنہیں ہم نے اپنی طرف سے کتاب

وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا

اور حکومت اور نبوت عطا کی۔ پھر اگر یہ کفار ان سب چیزوں سے منکر ہو بیٹھیں۔ تو کیا ہوا۔ ہم نے تو یہ

بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى

چیزیں ایسے لوگوں کو دی ہیں۔ جو ان کے منکر نہیں ہیں۔ وہی ایسے لوگ ہیں۔ جن کو اللہ نے نبوت عطا کی۔ پس

اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ

اے رسول آپ بھی انہیں کے راہ ہدایت پر چلئے۔ اور ان کی طرح کہہ دیجئے۔ اے لوگو میں بھی اور انبیاء کی طرح تم سے کوئی اجر

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾

نہیں مانگتا۔ میں جو یہ قرآن تمہیں سناتا ہوں۔ یہ تو تمام جہان کے لئے سراپا نصیحت ہے۔

تفسیر

اس سورۃ میں اول تو اس بات کا ذکر ہے۔ کہ رکوع سابق میں جو باتیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے مشرکوں سے کیں۔ وہ سب ہم نے انہیں سمجھا دی تھیں۔ یہاں سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے۔ یا تبلیغ کرے۔ اللہ اس کی فوراً امداد کرتا ہے۔ اور اسے ہر معاملہ میں کچھ نہ کچھ ایسی باتیں سمجھا دیتا ہے۔ جو اس کے مخالفوں پر حُجت قرار پاتی ہیں۔

اس کے بعد اس رکوع میں اٹھارہ انبیاء علیہم السلام کا نام لے کر ان کی نبوت کا ذکر فرمایا اور آنحضرت صلعم کو بھی انہیں کی ہدایت کی پیروی کرنے کا حکم دیا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ اصل دین اول سے ایک ہی چلا آتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ ورنہ آنحضرت صلعم کو ان کی پیروی کرنے کو نہ کہا جاتا۔

پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ تبلیغ رسالت میں نبی کو اجر لینا روا نہیں۔ پہلے انبیاء بھی اپنی قوموں سے یہی کہتے تھے۔ کہ ہم تم سے تبلیغ کرنے کا اجر نہیں مانگتے۔ مگر تم سنو تو سہی۔ کہ ہم تمہارے بھلے کی بات کہہ رہے ہیں یا نقصان کی ؟

نیز اس رکوع میں شرک کی انتہائی مذمت بیان فرمائی ہے۔ کیونکہ جب نبیوں کے بارے میں کہہ دیا۔ کہ اگر وہ شرک کرتے تو اُن کے بھی تمام عمل بے کار ہو جاتے۔ تو معمولی انسانوں کا کیا درجہ ہوگا۔ شرک سے بچتے رہنا چاہیئے۔

قَدَرُوْا۔ انہوں نے اندازہ کیا۔ پہچانا۔ قَرَاطِيْسَ۔ جمع قرطاس ورق کاغذ۔ اُمَّ الْقُرٰى شہروں کی ماں یعنی مکہ
غَمَرٰتِ۔ سختیاں۔ هُوْنِ۔ اہانت۔ ذلت خواری۔ جِئْتُمُوْا۔ تم آئے۔
فُرَادٰى۔ اکیلے۔ تنہا۔ تَرَكْتُمْ۔ تم نے چھوڑ دیا۔ خَوَّلْنٰا۔ ہم نے دیا۔
زَعَمْتُمْ۔ تم نے گمان کیا۔ تَزْعُمُوْنَ۔ تم گمان کرتے۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اے محمدؐ ان پر افسوس ہے۔ کہ انہوں نے خدا کے شایان شان اس کی قدر نہ کی۔ جب انہوں نے یہ کہدیا۔ کہ خدا نے

عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ

تو آج تک کسی آدمی پر کوئی چیز نازل ہی نہیں کی۔ ان سے ذرا پوچھیئے۔ وہ کتاب جو موسیٰ لائے تھے

بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ

کس نے نازل کی تھی۔ جو آدمیوں کے لئے نور اور ہدایت تھی۔ جسے تم نے ورق ورق کر دکھا یا تھا۔ کچھ احکام

تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ

اس کے ظاہر کر دیتے تھے۔ اور بہت سے چھپا لیتے تھے۔ اور پھر اس کتاب کے ذریعے تمہیں۔ وہ باتیں سکھا

وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ

دیں۔ کہ تمہارے باپ دادا کو معلوم نہ تھیں۔ جواب میں کہہ دیجئے۔ وہ اللہ ہی ہے۔ پھر انہیں اپنے بیہودہ

یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ

خیالات میں مگن چھوڑ دیجئے۔ اور ہم نے یہ کتاب بڑی برکت والی نازل کر دی۔ کہ اپنے سے پہلی کتاب کی

بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِیْنَ

تصدیق کرتی ہے۔ اس لئے کہ مکہ والوں۔ اور اس کے اردگرد بسنے والوں کو ڈرائیں۔ اور جو لوگ آخرت پر

یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

یقین رکھتے ہیں۔ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنی نمازیں پابندی سے ادا کرتے ہیں

یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا۔ جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے۔ یا یہ کہے۔ کہ مجھے بھی وحی آتی ہے

اَوْ قَالَ اُوْحِیَ اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ

اور حالانکہ اسے کوئی بھی وحی نہ کی گئی ہو۔ یا جو یہ کہے۔ میں بھی ایسا کلام نازل

مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ

کروں گا۔ جیسا خدا نے نازل کیا ہے۔ اے کاش آپ ان کی وہ حالت دیکھتے۔ کہ جب یہ ظالم جان کنی

الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا

کی حالت میں ہوں۔ اور فرشتے ہاتھ بڑھائے ہوئے کہہ رہے ہوں۔ نکالو اپنی جانیں۔

اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ

آج کے دن تمہیں ذلت کا عذاب ملے گا۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کے خلاف

تَقُولُونَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ

ناحق باتیں بکتے تھے۔ اور اس کی آیات سے تکبر سے منہ موڑتے تھے۔

تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ

اور یقیناً تم ہمارے پاس اسی طرح ایک ایک کرکے آ رہے ہو۔ جیسا کہ ہم نے تمہیں

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا

پہلی بار ماں کے پیٹ سے پیدا کیا۔ اور جو کچھ ہم نے تمہیں دیا تھا۔ وہ سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہو۔

نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا

اور کیا بات ہے کہ ہم وہ سفارشی تمہارے ساتھ نہیں دیکھتے جن کے بارہ میں تمہارا یہ گمان تھا۔ کہ ہمارے ساتھ وہ بھی تمہاری خلقت میں

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٩٤﴾

شریک تھے۔ وہ کہاں رہ گئے۔ یقیناً آج کے دن تمہارا رشتہ ان سے ٹوٹ گیا اور جنہیں سفارشی خیال کرتے تھے وہ تم سے اوجھل ہو گئے۔

ع ۱۱ / ۱۷

تفسیر

شروع رکوع کی آیت میں کس پھبتے انداز میں لوگوں کی بے قدری کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ خدا کی نعمتوں کا انکار کرتے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا انکار اس کی ہدایت کا ہے۔ مشرکین اور یہود وغیرہ کہتے تھے۔ کہ خدا نے آج تک کسی آدمی پر اپنا کلام نازل نہیں کیا۔ تو جواب میں ان سے پوچھا گیا ہے۔ کہ تورات کس نے نازل کی تھی۔ اور انہیں خاموش کر دیا گیا ہے۔

پھر قرآن مجید کو بہت مبارک کتاب بتایا۔ اور اس کی غرض وغایت یہ بیان کی۔ کہ مکے والوں کو اس کے ذریعہ سے ڈرایا جائے۔ اور پھر ان کے ذریعے دوسروں کو۔ بعض لوگ اس آیت سے یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن صرف مکہ یا اس کے اردگرد کے رہنے والوں ہی کیلئے نازل ہوا۔ انہیں قرآن کی دوسری آیتوں کو بھی دیکھنا چاہیئے۔ جن میں یہ بیان ہے۔ کہ یہ قرآن تو تمام عالموں کیلئے نصیحت ہے۔ اور جب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہان کی ہدایت کیلئے بھیجا۔ تو ان پر جو کتاب نازل کی گئی۔ اسے بھی تمام جہان کی ہدایت کرنے والی ہونا چاہیئے یہاں چونکہ کفار و مشرکین مکہ کا ذکر چلا آ رہا تھا۔ اس لئے خصوصیت سے ان کی طرف اشارہ کر دیا تاکہ اگر وہ سمجھ جائیں۔ تو تمام جہان میں سمجھانے کیلئے چل نکلیں۔ اور ایسا ہی ہوا۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ

ہیں کافی دور دور تک مسلمان پھیل گئے۔ اور انہوں نے کروڑوں انسانوں کو اسلام میں آنے کی دعوت دی اور مسلمان بنالیا ہے۔

فَالِقُ ۔ شگاف کرنے والا۔ پھاڑنے والا۔ نَوٰی ۔ گٹھلی ۔ تُؤْفَکُوْنَ ۔ تم بھٹکے جارہے ہو۔
اِصْبَاحِ ۔ صبح کا ہونا۔ سَکَنًا ۔ آرام کا باعث۔ حُسْبَانًا ۔ حساب کے لئے۔
تَقْدِیْرُ ۔ اندازہ لگانا۔ مقرر کرنا۔ اَلنُّجُوْمُ ۔ ستارے۔ جمع نجم کی۔ فَصَّلْنَا ۔ ہم نے کھول کر بیان کیا۔
مُسْتَوْدَعٌ ۔ سپرد کرنے کی جگہ۔ خَضِرًا ۔ ہری ٹہنیاں۔ مُتَرَاکِبًا ۔ ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے
نَخْلٌ ۔ کھجور کا درخت۔ طَلْعٌ ۔ گابھ۔ قِنْوَانٌ ۔ گچھے
دَانِیَۃٌ ۔ جھکے ہوئے۔ اَعْنَابٌ ۔ انگور جمع عنب کی زَیْتُوْنَ ۔ زیتون۔
رُمَّانَ ۔ انار۔ مُشْتَبِهًا ۔ ملے جلے۔ اَثْمَرَ ۔ پھل آیا
یَنْعِهٖ ۔ اس کی پرورش ۔ اس کا پکنا۔ خَرَقُوْا ۔ گھڑ لئے۔ ٹھیرا دیئے۔
بَنٰتٌ ۔ بیٹیاں۔ یَصِفُوْنَ ۔ بیان کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰیؕ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ
بے شک خدا ہی ہے۔ جو بیج دینے کے بعد دانے یا گٹھلی کو پھاڑتا ہے۔ اور اس سے پودا پھوٹتا ہے۔
وَمُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾
وہی ہے جو مردہ سے زندہ کو۔ اور زندہ سے مردے کو نکالتا ہے۔ تمہارا اللہ تو ایسا ہے۔ پھر تم کدھر بھٹکے جارہے ہو۔
فَالِقُ الْاِصْبَاحِۚ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ
وہی صبح کے وقت نور پھیلاتا ہے۔ اسی نے رات کو آرام کا سبب بنایا۔ اسی نے سورج
وَالْقَمَرَ حُسْبَانًاؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۹۶﴾
اور چاند کو حساب کا ذریعہ ٹھیرایا۔ اور یہ زبردست صاحب علم کا مقرر کیا ہوا نظام ہے۔
وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ
اور وہی ہے۔ جس نے ستارے پیدا کئے۔ تاکہ تم بر و بحر کی تاریکیوں میں اُن کے ذریعہ سے راستہ پا سکو۔
الْبَرِّ وَالْبَحْرِؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾
یقیناً ہم نے جان لینے والوں کے لئے آیات کھول کر بیان کر دی ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ

اور تمہارا خدا وہی ہے جس نے تمہیں ایک ذات سے پیدا کیا۔ اور زمین کو تمہارے ٹھیرنے کی۔ اور سونپے کی

وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾

جگہ بنایا۔ یقینا ہم نے سمجھنے والوں کیلئے اپنی آیات خوب وضاحت سے بیان کر دی ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ

اور تمہارا خدا وہی ہے۔ جس نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس کے ذریعہ ہر قسم کی نباتات

نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ

اُگائی۔ پھر ہم نے ہری ٹہنیاں نکالیں۔ جن میں سے ہم نے جڑے ہوئے

حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ

دانے نکالے۔ اور کھجور کے درخت ہیں اس کے گابھے سے جھکے ہوئے۔ گچھے نکلتے ہیں۔

دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ

اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار کے درخت ہم نے پیدا کئے۔

مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ

جو ملتے جلتے بھی ہیں۔ اور بے میل بھی ہیں۔ پھر جب وہ پھل لانے لگے۔ تو اوس کی اٹھان و نما کی طرف

اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

دیکھو۔ ان سب باتوں میں ایمان والوں کے لئے قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اور انہوں نے

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاۗءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ

اللہ کا شریک جنات کو بنا لیا۔ حالانکہ اللہ نے ان کو پیدا کیا۔ انہوں نے اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لئے۔

بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اس کی ذات ہر قسم کی شرکت سے منزہ ہے۔ اور اس کی ذات ان کی من گھڑت باتوں سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

ع ۱۲ ۔ ۱۳

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بڑی بڑی عظیم الشان نشانیاں بیان کی ہیں۔ اور ان کے فائدے بتائے ہیں۔ پھر ہر قسم قسم کے پھلوں۔ باغات اناجوں کا ذکر کر کے یہ بیان کیا۔ کہ اس کے باوجود کہ یہ سب کچھ ہم نے پیدا کیا ہے۔ بعض ناسمجھ لوگ جنوں کو اللہ کا شریک ٹھیرا لیتے ہیں۔ اور اس کے بیٹے اور بیٹیاں ٹھیراتے ہیں۔ حالانکہ اسے ان چیزوں کی ضرورت نہیں۔ اسے ہر طرح کی چیزیں از خود پیدا کرنے کی قدرت کاملہ ہے۔

اس پورے رکوع میں جس جس طرح سے ذات باری تعالیٰ نے اپنی قدرت کی نشانیوں کا اظہار فرمایا ہے۔ ناممکن ہے کہ اس کو اہل دل پڑھے اور خدا پر ایمان نہ لائے۔ بات یہ ہے کہ ان طریقوں کے سوا جس کو خدا کی خدائی۔ اور خدا شناسی کیلئے جا بجا پیش کرتا ہے۔ کوئی دوسرا طریقہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر خدا کا تصور قائم رکھا جا سکتا ہے تو خدا کی قدرت کے ذریعہ۔ کیونکہ یہ خدا کے کام ہیں۔ اور کام ہی سے کام کرنے والے کی شناخت ہو سکتی ہے۔ اور اسی سے۔ اس کے وجود کا پتہ چل سکتا ہے۔ قدرت اپنے ان کاموں کی طرف اپنے کلام کے ذریعہ اشارہ کرتی ہے۔ تو جس طرح خدا کا کام خدا کی معرفت کا ذریعہ ہے۔ ٹھیک اسی طرح اس کا کلام بھی آپ اپنی دلیل اور اپنا ثبوت ہے۔

انہی آیات سے انعامات خداوندی کا بھی اظہار ہے۔ اور کون ہے جو ان حقایق سے انکار کرے جو ان کے اندر بیان ہوئے ہیں۔ دراصل انسان بڑا غفلت شعار بڑا ہی ناحق شناس بہت ہی حقیقت سے چشم پوشی کرنے والا۔ اور اسی چیز سے آنکھ چرانے والا۔ اور اپنے آپ کو مغالطہ دینے والا ہے۔ جو سب سے زیادہ واضح یقینی موجود اور ضروری ہے۔ یہ دن رات جن انعامات میں گھرا ہوا ہے۔ کیا وہ ناقابل انکار ہیں مگر ایک طرح کا انکار ہے۔ جو انسانوں کو گھیرے ہوئے ہے۔ اُن سب سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ کہ قرآن پر ایمان لائے۔ اور اس کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنائے۔

يُدْرِكُ۔ وہ پاتا ہے۔ محسوس کرتا ہے۔	لَطِيفٌ۔ باریک بین۔
بَصَائِرُ۔ دلیلیں۔ بصیرتیں۔	عَمِيَ۔ اندھا ہوا۔
دَرَسْتَ۔ تو نے تعلیم پائی ہے۔	لَا تَسُبُّوا۔ برا بھلا مت کہو۔
فَيَسُبُّوا۔ وہ برا بھلا کہیں گے۔	عَدْوًا۔ بے ادبی کے ساتھ
أَقْسَمُوا۔ انہوں نے قسمیں کھائیں۔	جَهْدَ۔ پوری۔ اچھی طرح (جہاد)
لَيُؤْمِنُنَّ۔ البتہ ایمان لائیں گے۔	مَا يُشْعِرُكُمْ۔ تم کیا جانتے ہو۔
نُقَلِّبُ۔ ہم الٹ دیں۔	أَفْئِدَتَهُمْ۔ ان کے دلوں کو۔

بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَنّٰى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ

خدا تو آسمانوں و زمینوں کا بنانے والا ہے۔ اس کے بچہ کہاں سے ہو گا۔ حالانکہ کوئی

تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ ۖ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ

اس کی بیوی نہیں۔ اور اسی نے تو ہر چیز کو پیدا کیا۔ اور وہ ہر چیز کا علم

شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۖ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَالِقُ كُلِّ

رکھتا ہے۔ یہی اللہ تمہارا پروردگار ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز کا پیدا کرنے

شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿١٠٢﴾ لَا تُدْرِكُهُ

والا ہے۔ اُسی کی عبادت کرو۔ اور وہی ہر چیز کا کارساز ہے۔ نظریں اوس کو نہیں

الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٠٣﴾

پا سکتیں۔ اور وہ نظروں کو پا لیتا ہے۔ اور وہ بہت لطیف اور ہر چیز سے باخبر ہے۔ اے لوگو

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ

بے شک تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے روشن دلیلیں آ چکیں۔ تو جو سمجھ کر انہیں قبول کرے۔

عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ﴿١٠٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ

تو وہ اپنے لئے کرے گا۔ اور جو انہیں دیکھ کر اندھا ہو جائے۔ تو اس کا بار اس کی گردن پر۔ اور میں تو اس معاملہ میں تمہارا نگران

الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١٠٥﴾

نہیں ہوں۔ اور ہم اس طرح آیات کو کھول کھول کر بیان کرتے رہتے ہیں اس لئے کہ وہ یہ نہ کہیں کہ آپ نے کہیں تعلیم پائی ہے

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ وَأَعْرِضْ

اور اس لئے کہ علم والوں کیلئے وضاحت سے انہیں بیان کر دیں۔ تو وہ سمجھ لیں۔ اے محمدؐ جو کچھ آپ کے پروردگار کی طرف

عَنِ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٠٦﴾ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا أَشْرَكُوا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ

سے آپ پر وحی کی گئی ہے اس کی پیروی کرو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور آپ مشرکین سے الگ رہئے۔ اور اگر خدا چاہتا۔ تو

عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ۖ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿١٠٧﴾ وَلَا تَسُبُّوا

یہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ کو ان پر نگہبان کر کے نہیں بھیجا۔ اور نہ آپ ان کے ذمہ دار ہیں۔ اے مسلمانو۔ جو لوگ اللہ

الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ

کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں۔ انہیں برا بھلا نہ کہو۔ کہ وہ بھی بغیر سمجھے بوجھے گستاخی سے اللہ کو برا نہ کہنے

عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلٰى رَبِّهِمْ

لگیں۔ اسی طرح ہم نے ہر ایک گروہ کو ان کے عمل سے زینت دی ہے۔ وہ انہیں اچھے معلوم ہوتے ہیں پھر ہماری

ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ
طرف جب لوٹیں گے۔ تو انہیں جو کچھ وہ کرتے تھے۔ بتایا جائے گا۔ اور یہ بڑے زور کی قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ اگر انہیں

جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ۭ قُلْ
کوئی خدا کی نشانی دکھائی دے گی۔ تو ضرور ایمان لے آئیں گے۔ آپ کہہ دیجئے۔ کہ نشانیاں دکھانا تو

اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ
اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور تمہیں کیا خبر ہے۔ کہ یہ آیات دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہیں لائیں گے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا
اور ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو الٹ دیں گے۔ گویا وہ اول مرتبہ ہی

لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
ایمان نہیں لائے تھے۔ اور انہیں ان کی سرکشیوں کے طوفان میں غوطے کھاتے چھوڑ دیں گے۔

ع ۱۳ / ۱۹

تفسیر

اس رکوع میں مشرکوں کا بیان ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ خدا کے بیٹا وغیرہ کچھ نہیں۔ اسے ان چیزوں کی ضرورت نہیں۔ سب چیزیں اسی کی محتاج ہیں۔ پھر قرآن کو بصائر کہا گیا ہے۔ اور اس کے ماننے والے کو بینا۔ اور نہ ماننے والوں کو نابینا کہا ہے۔

پھر دوسروں کو بُرا بھلا کہنے سے روکا گیا ہے۔ تاکہ وہ بھی بے علمی میں اللہ کو بے ادبی سے برا بھلا نہ کہیں۔ مشرکین کہتے تھے۔ کہ اگر کوئی معجزہ دیکھ لیں گے تو ایمان لائیں گے۔ کہا گیا ہے کہ یہ معجزہ دیکھنے کے بعد بھی ایمان نہیں لانے والے انسان ہی ہے جو اگر بھلائیوں پر آ جائے۔ تو اس کی انسانی غرض کی کوئی انتہا نہیں لیکن اگر بدقسمتی سے برائیوں کی طرف مائل ہو گیا۔ تو پھر اس کی بھی کوئی حد نہیں۔ یہ ذات بے نیاز انہیں اپنی بے باکیوں اور رندانیوں کا وار کر بیٹھتا ہے۔ جس کا خمیازہ ایک دن اسی طرح اس کو بھگتنا پڑے گا۔

خاتم النبیین پیغمبر اسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو۔ باری تعالیٰ نے معجزہ سے کم نہیں بنایا۔ مگر یہ انسان یہاں پر بھی ٹھوکریں ہی کھا گیا ہے جس طرح قرآن کی موجودگی میں دنیا قرآنی برکات سے محروم ہے۔

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
زُخْرُف	چکنی چپڑی باتیں	غُرُورًا	دھوکہ دینا	لِتَصْغٰی	مائل ہونا۔ جھکیں۔
لِيَقْتَرِفُوا	تاکہ بدکاریاں کریں	مُبَدِّل	بدلنے والا۔	يَخْرُصُونَ	اٹکل باتیں کرتے
مُعْتَدِين	زیادتی کرنیوالے	يَقْتَرِفُونَ	بدکاریاں کرتے تھے		خاموش رہتے ہیں

وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَٰئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتَىٰ

اگر ہم ان پر فرشتے بھی اتار دیں۔ اور قبروں سے اٹھ کر مردے بھی اُن سے باتیں کرنے لگیں اور جو

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا إِلَّا أَن

چیزیں بھی دنیا میں ہیں سب ان کے سامنے لاکر حاضر کر دیں جب بھی۔ بے مشیت الٰہی ایمان نہ لائیں گے۔

يَشَاءَ اللَّهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُونَ ﴿١١١﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا

لیکن ان میں اکثر ایسے ہیں جو یہ سنت نہیں جانتے۔ اور اے پیغمبر اسی طرح ہم نے ہر پیغمبر کی بھی

لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ

کے لئے شریر آدمی اور جن مقرر کیئے تھے۔ جو ایک دوسرے کو چکنی چپڑی باتیں سکھاتے ہیں تاکہ لوگوں کو

إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا

فریب دیں۔ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو وہ دشمنی نہ کرتے پس انہیں مع انکی افتراپردازیوں میں

فَعَلُوهُ ۖ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ أَفْئِدَةُ

اجھوٹ بولتے ہیں چھوڑ دیجئے۔ یہ لوگ ایسا اس لئے کرتے ہیں تاکہ جو لوگ

الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوا

آخرت پر یقین نہیں رکھتے انکے دل بھی ان ہی کی طرف جھک پڑیں اور انکی باتیں پسند کریں اور جو

مَا هُم مُّقْتَرِفُونَ ﴿١١٣﴾ أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا وَهُوَ الَّذِي

برائیاں وہ خود کرتے ہیں ویسی ہی وہ بھی کرنے لگیں۔ اے پیغمبر آپ ان لوگوں سے پوچھئے کہ کیا میں اللہ کے سوا کسی

أَنزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۚ وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ

اور فیصلہ کرنیوالے کو تلاش کروں حالانکہ اس نے تو مفصل کتاب قرآن مجید تمہاری طرف بھیجدی ہے۔ اے پیغمبر

يَعْلَمُونَ أَنَّهُ مُنَزَّلٌ مِّن رَّبِّكَ بِالْحَقِّ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی کیساتھ نازل ہوا ہے

الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ

تو آپ ان لوگوں میں سے مت ہو جائیے جو شبہ کرنیوالے ہیں۔ اور تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف کے ساتھ پوری ہو گئی اسکی

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ

باتوں کا کوئی بدلنے والا نہیں وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اگر تم ان لوگوں کا کہا مانو گے جو روئے زمین میں ہیں سب سے

يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا

زیادہ ہیں وہ تمہیں خدا کی راہ سے بھٹکا دیں گے۔ یہ لوگ محض گمان کی باتوں پر چلتے ہیں اور اٹکل کی باتیں

يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَ

بناتے ہیں۔ بلاشبہ تمہارا پروردگار ہی اس کو بہتر جاننے والا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکتا ہے اور

هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ

کون ہیں جنہوں نے راہ پائی پس جس جانور پر ذبح کرتے ہوئے خدا کا نام لیا گیا ہے اسے بلا تامل کھاؤ اگر

بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

تم خدا کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔ جبکہ اللہ نے تفصیل کے ساتھ بتا دیا کہ سوا حالت مجبوری کے تم پر کیا کیا حرام ہے تو پھر

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ

جس پر اللہ کا نام لیا گیا تم اسے کیوں نہ کھاؤ گے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بے سمجھے

اِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

بوجھے اپنی خواہشوں کے مطابق دوسروں کو بہکاتے ہیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ حد سے

اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

نکل جانے والوں کو خوب جانتا ہے اور دیکھو! ظاہری گناہ ہو یا پوشیدہ گناہ ہو ہر حال میں گناہ

يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَ

کی باتوں کو ترک کر دو جو لوگ گناہ کرتے ہیں اپنے کیے کی سزا جلد پائیں گے اور جس جانور

لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَ

پر خدا کا نام نہیں لیا گیا ہے مت کھاؤ اس کا گوشت کیونکہ اس کا کھانا نافرمانی ہے اور دیکھو!

اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ

شیطان تو اپنے مددگاروں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے رہتے ہیں تاکہ تم سے جھگڑیں اگر تم نے ان کا کہا

اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

مان لیا۔ تو پھر سمجھ رکھو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے

ع ۱۴ / ۱۱

تفسیر

عبرت پکڑنے کے لیے نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ قرآن مجید کی حقانیت اور اسکے اندر تفصیل کے ساتھ صاف صاف احکام بیان کیئے جانے کا حکم ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسکی موجودگی میں دوسری اور فیصلہ کی تلاش کرنی نہیں چاہیئے یہ حق ہے اسمیں کسی طرح کے شبہ کی گنجائش نہیں۔ اسکو اہل کتاب بھی مانتے ہیں۔ خدا کے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ لہٰذا اسی کو مضبوط پکڑنا چاہیئے جو کچھ ملیگا یا ملنے والا ہے اسی کی بدولت دستیاب ہوگا۔ لہٰذا عقلمند وہی ہے جو خدا کے کلام کو مضبوط پکڑے بے اصل خیالات اور اٹکل پر چلنے سے باز آئے۔ اسکے بعد اس اعتراض کا جواب ہے کہ مسلمان اپنا مارا کھاتے ہیں اور اللہ کا مارا نہیں کھاتے اس کو کہا گیا ہے کہ یہ فریب کی باتیں ہیں اور شیطان ملعون کی سکھائی ہوئی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے حکم اور عقل کے حکم میں فرق ہے حقیقت میں بندہ وہ ہے جو اللہ کے حکم کو مانے مارنیوالا تو سب کا اللہ ہی ہے لیکن مردار اور جسپر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے اسکی برکت میں بہت فرق ہے۔ اس لئے خاص خاص حالات کے علاوہ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو ایسے جانوروں کے کھانے سے منع کیا گیا ہے شرک کی بہت قسمیں ہیں۔ یہی نہیں کہ بت پرستی کرے۔ بلکہ خدا کے حکم کے برخلاف دوسروں کے حکم پر چلنا بھی شرک ہے۔

سَيُصِيْبُ عنقریب پہنچیگی ۔ صَغَارٌ رسوائی۔ صَدْرَهٗ اسکا سینہ
ضَيِّقًا تنگ۔ چھوٹا ۔ يَصَّعَّدُ بلند ہوتے ہیں۔ دَارُ السَّلٰمِ چین وامن کا گھر۔
اَجَّلْتَ مقرر کیا تونے مَثْوٰىكُمْ ٹھکانا تمہارا

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي

ایک شخص مردہ تھا۔ جسے ہم نے زندہ کیا اور روشنی دی کہ اس کے ذریعہ سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا

النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

یہ ایسے شخص کے برابر ہو سکتا ہے۔ جو ایسی تاریکیوں میں گھرا ہوا ہے کہ اس سے نکل نہیں سکتا۔ اسی طرح ان

لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ

کافروں کو اپنا کیا ہوا بھلا ہی بھلا دکھائی دیتا ہے۔ اور دیکھو اسی طرح ہم نے ہر بستی میں گنہگاروں کے سردار

اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَ

پیدا کر دیئے تاکہ مکر و فریب کی جال پھیلائیں اور فی الحقیقت وہ اپنے ہی حق میں مکر و فریب کی جال پھیلاتے ہیں اور اسکا

مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى

شعور نہیں رکھتے۔ جب ان کے پاس کوئی آیت قرآنی آتی ہے تو کہتے ہیں، اللہ کے رسولوں کو جو نبوت دی گئی ہے

مِثْلَ مَآ أُوتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۗ سَيُصِيبُ

ویسے ہی نبوت جبتک ہم نہ پائیں گے ہم تو ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ اللہ اپنی پیغمبری کا محل خوب جانتا ہے۔ جو لوگ

الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا

جرم کے مرتکب ہوئے عنقریب انہیں اللہ کے یہاں رسوائی ہوگی اور سخت عذاب

يَمْكُرُونَ ﴿١٢٤﴾ فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ أَنْ يَهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ ۖ

دیا جائیگا۔ جسے اللہ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے۔

وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ

اور جسے وہ گمراہی میں چھوڑنا چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ اور بند کردیتا ہے گویا کہ اسے آسمان پر چڑھنا

فِي السَّمَاءِ ۚ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٢٥﴾

پڑتا ہے۔ اسی طرح ایمان نہ لانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی پھٹکار پڑتی ہے۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

اے پیغمبر یہ دین اسلام تیرے رب کی سیدھی راہ ہے۔ دھیان کرنے والوں کے لئے ہم نے کھول کھول کر آیتیں

يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ

بیان کردی ہیں۔ ان کے رب کے یہاں سلامتی کا گھر تیار ہے۔ اور وہ اچھے کام کی وجہ سے ان کا

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ۚ يَا مَعْشَرَ

مددگار ورفیق ہے۔ جسدن اللہ سب کو جمع کرے گا تو شیاطین سے کہیگا اے گروہ جن۔

الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِنَ الْإِنْسِ ۖ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُمْ مِنَ

تم نے تو انسان کی ایک بڑی جماعت اپنی طرف کرلی تھی ان کے دوست انسان ہمیں سے کہینگے

الْإِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي

اے ہمارے پروردگار ہم لوگ دنیا میں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے رہے اور ہم اس مدت تک

أَجَّلْتَ لَنَا ۚ قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ

پہونچے جو تو نے ہم لوگوں کے لئے مقرر کی تھی۔ خدا فرمائیگا تمہارا ٹھکانا دوزخ کی آگ ہے اسی میں ہمیشہ رہوگے بجز ان کے

اللّٰهُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿١٢٨﴾ وَكَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ

جنہیں ہم نجات دینا چاہیں۔ بلاشبہ تمہارا پروردگار حکمت رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور اسی طرح ہم بعض ظالموں

بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٢٩﴾

کو انکی کمائی کے بدلے میں بعض ظالموں کے ساتھ ملا دیں گے۔

تفسیر

خدا کے نافرمانوں کو انہی پر کلام اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اس رکوع میں اس بات کی پہچان بتائی گئی ہو کہ باوجود اسلام کے وسعت کے جو شخص آخرت کی طرف رجوع نہیں ہوتا اور مرنے سے پہلے موت کے لئے تیار نہیں ہوتا اور دنیا سے کنارہ کشی اختیار نہیں کرتا تو اسلام اسکے سینہ میں نہیں سماتا۔ اسکے بعد بتایا گیا ہے کہ دین سیدھی راہ ہے۔ پھر فرمایا گیا ہے جن یا انس کوئی بھی ہوں وہ اور انکے پوجنے والے دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

يَقُصُّونَ بیان کرتے تھے　لِقَاءَ ملاقات　يَسْتَخْلِفْ جگہ پر بٹھاوے۔
اَنْعَامٍ جمع نعم کی چوپائے　يَصِلُ پہنچتا ہے۔ ملتا ہے۔　بُطُوْنِ پیٹوں
مُحَرَّمٌ حرام ہے۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ

پھر ہم پوچھینگے کہ کہو گروہ جن و انس کیا تمہارے پاس ہمارے پیغمبر جو تم ہی میں سے تھے نہیں آئے تھے۔ انہوں نے ہماری آیتیں تمہیں نہیں سنائی تھیں۔ اور

اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓي اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ

اس دن سے جو تمہیں پیش آیا ہے نہیں ڈرایا تھا۔ وہ عرض کریں گے خدایا ہم اپنے اوپر آپ ہی گواہی دیتے ہیں یعنی اقرار جرم کرتے ہیں حقیقت یہ ہے

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ

کہ دنیا کی چند روزہ زندگی نے انہیں فریب میں ڈال دیا تھا۔ اب وہ خود ہی اپنے خلاف اپنے کفر کا اقرار کرینگے۔ اے پیغمبر رسولوں کا بھیجنا اس لئے ہوا

مُهْلِكَ الْقُرٰي بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ

کہ تمہارے پروردگار کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ ظلم و ناانصافی سے بستیوں کو ہلاک کر دے اور وہاں کے رہنے والے راہ حق سے بے خبر ہوں۔ ہر ایک کے عمل کے

مِّمَّا عَمِلُوْا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ

درجے مختلف ہیں　کسی کے اعمال سے تیرا رب غافل نہیں ہے　اور دیکھو تمہارا پروردگار بے پرواہ

الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ

اور رحم والا ہے　اگر وہ چاہے تو تم سب کو مار ڈالے۔ اور جسے چاہے تمہارے بعد تمہارا جانشین　کرے

بَعْدِكُمْ مَّا يَشَاۗءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

جیسا کہ تم کو　دوسری قوم　کی نسل سے　پیدا　کیا ہے

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ

جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقیناً آنے والی ہے اور تمہارے بس میں نہیں کہ مجبور کر دو۔ اے پیغمبر آپ ان لوگوں سے

اعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

کہدیجئے کہ اے میری قوم (تم اپنی جگہ کام کرتے رہو) میں اپنا کام کرتا ہوں عنقریب جان لوگے کہ آخرت کا

عَاقِبَةُ الدَّارِ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا

گھر کس کو ملتا ہے۔ یقیناً خدا ظلم کرنے والوں کو کامیاب نہیں کرے گا۔ اور دیکھو جو کچھ کھیتی اور مویشی میں سے

ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ

پیدا ہوتا ہے۔ یہ کفار اس میں سے ایک حصہ اللہ کا ٹھہراتے ہیں، اور اپنے باطل خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ اللہ

وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ج فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى

کا ہے۔ اور یہ ان کے لیئے ہے جنہیں ہم نے خدا کا شریک ٹھہرایا ہے۔ اور جو ان کے شریکوں کا ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں

اللّٰهِ ج وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ط سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

پہنچتا اور جو اللہ کا ہوتا ہے وہ اُن کے شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ہے۔ کیا بُرا انصاف یہ لوگ کرتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ

اور اسی طرح بہت سے مشرک ہیں کہ اُن کے شریکوں نے اُن کی نظروں میں اولاد کے قتل کرنے کو خوش نما کر دکھایا

شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ط وَ

ہے۔ تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈالیں اور اُن کا دین غلط کر دیں اللہ چاہتا تو وہ

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَقَالُوْا

ایسا نہ کرتے۔ اے پیغمبر آپ ان کو اور انکی افترا پردازیوں کو اللہ پر چھوڑ دیجئے۔ یہ کہتے ہیں یہ چارپائے

هٰذِهٖ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ صلے لَّا يَطْعَمُهَا اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ

اور کھیتی اچھوتی ہے اسے وہی کھائے جسے ہم اپنے خیال کے مطابق چاہیں بعض چارپایوں کو

بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ

کہتے ہیں کہ اُنکی پیٹھ پر چڑھنا منع ہے اور بہت سے مواشی ایسے ہیں کہ ان کے ذبح کے وقت یہ

اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ط سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا

اللہ پر افترا کرکے اللہ کا نام نہیں لیتے قریب ہے کہ خدا انہیں اس کی

يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ

سزا دے گا یہ کفار کہتے ہیں کہ چارپایوں کے پیٹ میں سے جو زندہ بچہ نکلے وہ صرف ہم مردوں کی

لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰى اَزْوَاجِنَا ج وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ

لیئے حلال ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر بچہ مردہ نکلے تو سب اس میں شریک ہو سکتے ہیں

فِيهِ شُرَكَاءُ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ
قریب ہے کہ خدا انہیں اُن کی ان تقسیموں کی سزا دیگا۔ بلا شبہ وہ حکمت والا جاننے والا

عَلِيمٌ ﴿١٣٩﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ
ہے۔ یقیناً وہ تباہ و برباد ہوئے جنہوں نے جہالت سے اپنی اولاد کو اپنے ہاتھوں مار ڈالا

عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ قَدْ
اور اللہ پر بہتان کر کے اللہ کے دیے ہوئے رزق کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ بلا شبہ وہ گمراہ ہوئے اور بلا شبہ

ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿١٤٠﴾
وہ سیدھی راہ پر چلنے والے نہ تھے۔

الربع

تفسیر

جن اور انسان کی ہدایت کے واسطے رسول آئے اسکا بیان ہے اور بغیر کسی ہادی کے بھیجے کسی بستی کو تباہ نہیں کیا گیا۔ اس کا بیان ہے۔ اور اللہ کے قادر ہونے کا بیان ہے۔ مشرکین کی۔ بعض شرک کی قسمیں اور ان کے شرارتوں کے بیان ہیں۔ اور اللہ کے معاملہ میں انکی جہالت بیان کی گئی ہے۔

مَعْرُوشَاتٍ بیلیں چڑھی ہوئیں حَصَادِهِ اس کی کٹائی۔ حَمُولَةً۔ بار اٹھانے والے

ثَمَانِيَةَ۔ آٹھ۔ ہشت ضَأْن بھیڑ مَعْز بکری

آلذَّكَرَيْنِ۔ دونوں نر۔ اِشْتَمَلَتْ شامل ہو گئے نَبِّئُونِي مجھے بتاؤ۔

اِبِل اونٹ۔ وَصّٰكُمْ وصیت کی تم کو لِيُضِلَّ تاکہ گمراہ کردے وہ۔

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَ
اور خدا وہی ہے۔ جس نے ایسے خوشنما باغ پیدا کئے۔ کہ ان میں بیلیں چڑھی ہوئی ہیں اور بعض بچھی ہوئی ہیں

النَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا
اور مختلف ذائقہ کی کھجوریں اور کھیتیاں پیدا کیں اور ہمشکل اور بے میل زیتون اور انار پیدا کئے

وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ
جب انہیں پھل لگے تو خوب اُنکے پھل کھاؤ اور انہیں کاٹتے یا توڑتے وقت ان میں سے مقرر حصہ زکوۃ دو

حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٤١﴾
اور فضول خرچی نہ کرو بے شک خدا فضول خرچ لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ

اور خدا وہی ہے جس نے چوپایوں میں سے بعض لادنے کے لائق۔ اور بعض زمین سے لگے ہوئے پیدا کئے۔ تو اس نے تمہیں

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۴۲﴾

جو کچھ دیا ہے خوب کھاؤ پیو اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ

اور خدا وہی ہے جس نے تمہارے لئے آٹھ جوڑے پیدا کئے۔ بھیڑ کی قسم میں سے دو "نر و مادہ" اور بکری کی قسم میں سے دو

قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ

اے محمد ان سے پوچھئے۔ آیا دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا یہ کہ مادینوں کے پیٹ میں جو بچے

اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

ہیں وہ حرام ہیں۔ اگر تم سچے ہو تو علم کے ذریعہ سے مجھے خبر دو۔

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ

اور اسی طرح اونٹ کی قسم میں سے دو۔ اور گائے کی قسم میں سے دو نر و مادہ پیدا کئے ہیں اے محمد ان سے

حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

پوچھئے۔ کیا دونوں نر حرام کئے ہیں یا دونوں مادہ یا مادینوں کے پیٹ میں جو بچے ہیں وہ حرام ہیں یا کیا تم اس وقت

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

موجود تھے جبکہ خدا نے تمہیں اسبات کا حکم دیا تھا۔ پس اس سے بڑھ کر زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جو خدا پر جھوٹ

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

افترا باندھے کہ اسکے ذریعہ سے۔ بغیر کسی علم کے لوگوں کو گمراہ کرتا پھرے۔ بے شک ظالموں کو

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

اللہ ہدایت نہیں کرتا۔

۱۷ ع ۱۴ ۴

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں پھلوں کا ذکر ہے۔ اور پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب پھل توڑے جائیں یا کھیتی کاٹی جائے تو مقرر حصہ زکوٰۃ کا ادا کرو۔

پھر اسکے بعد اپنی ان نعمتوں کا ذکر کیا ہے کہ خدا نے سواری کرنے اور گوشت کھانے کیلئے جانور پیدا کر دیئے۔ مشرکین عرب بعض

جانوروں کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ حالانکہ وہ حلال ہوتے۔ اور انہیں تبرکاً چھوڑ دیتے۔ یا بتوں پر چڑھاوا چڑھا دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے آٹھ قسم کے نر مادہ کا جو عرب میں موجود تھے۔ اور جنہیں عموماً بعض مشرک خاص حالات کے ماتحت حرام کر لیتے تھے۔ ذکر کیا ہے۔ یعنے بھیڑ۔ بکری۔ گائے اور اونٹ۔

پھر خدا پر جھوٹا بہتان باندھنے والوں کو سخت ظالم کہا گیا ہے۔ اور بتا یا گیا ہے کہ ایسے لوگوں کو جو خدا پر بہتان باندھیں۔ خدا کبھی ہدایت نہیں کرتا۔

لَآ اَجِدُ میں نہیں پاتا طَاعِمٍ کھانے والا دَمًا مَّسْفُوْحًا بہا ہوا خون

بَاغٍ بغاوت کرنے والا۔ عَادٍ۔ سرکش۔ حد سے گذرنیوالا ذِیْ ظُفُرٍ ناخن والے

شُحُوْمَ جمع شحم کی۔ چربی۔ حَوَایَا انتڑیاں مَا اخْتَلَطَ جو مل جائے۔

بِعَظْمٍ ہڈی کے ساتھ بِبَغْیِهِمْ۔ انکی سرکشی کی وجہ سے ذَاقُوْا انہوں نے چکھا۔

بَالِغَةُ پہنچنے والی هَلُمَّ۔ تم بلاؤ۔ پکارو

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّآ اَنْ

اے محمدؐ لوگوں سے کہدو کہ میں تو کسی کھانیوالے پر سوائے ان چیزوں کے کوئی اور چیز حرام نہیں پاتا جسکی میری طرف وحی کی گئی

یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ

وہ یہ ہیں مردار یا بہا ہوا خون یا سور کا گوشت۔ کہ یہ سب گندی چیزیں ہیں۔ یا وہ ذبیحہ جو غیر خدا کا نام لینے کی وجہ سے

اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ

نجس ہو گیا ہو۔ پھر بھی جو مجبور ہو گیا ہو تو وہ ان میں سے بقدر ضرورت کھا سکتا ہے مگر یہ کہ وہ بغاوت کرنیوالا یا حد

فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَعَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا

سے گذرنیوالا نہ ہو بیشک آپکا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ان سے کہہ دیجئے کہ ہم نے یہودیوں پر ہر ناخن والا جانور حرام

كُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ

کر دیا تھا۔ اور گائے اور بکری کی قسم سے انپر دونوں کی چربیاں حرام کر دی تھیں۔ سوائے اس چربی کے جو انکی پشت پر لگی ہو

اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَایَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ

یا انتڑیوں پر لپٹی ہو۔ یا ہڈیوں سے چمٹ گئی ہو۔ اور ان چیزوں کی حرمت انکی سرکشی کی سزا تھی اور

ذٰلِكَ جَزَیْنٰهُمْ بِبَغْیِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ

بیشک ہم سچ کہتے ہیں۔ اور اے محمدؐ! اگر یہ کفار اس پر بھی آپ کو جھٹلائیں

فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ

تو کہہ دیجئے۔ کہ تو تمہارا پروردگار بہت وسیع رحمت والا ہے۔ مگر جب اُنکا عذاب آتا ہے تو نافرمانوں سے کوئی

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ

ہٹا نہیں سکتا تمہارے جواب میں مشرک فوراً کہدیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے نہ

اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

ہمارے باپ دادا اور نہ ہم کوئی شے حرام ٹھیراتے تو اے محمدؐ ان سے پہلے لوگوں نے بھی یوں ہی انبیاء

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ

کو جھٹلایا تھا۔ یہاں تک کہ وہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ کر رہے۔ اب ان سے پوچھئے کیا تمہارے پاس اس بارہ

فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا

میں کوئی علم کی کتاب ہے کہ جسے مقابلے میں ہمیں دکھا سکو۔ تم تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہو! اور تم محض اٹکل پچو

تَخْرُصُوْنَ ﴿۱۴۸﴾ قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ

باتیں بنا رہے ہو۔ آپ ان سے کہدیجئے اللہ ہی کی حجت سب پر غالب ہے! پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو

لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ

خود ہی ہدایت کر دیتا اے محمدؐ ان سے کہدیجئے "ذرا اپنے ان گواہوں کو تو بلالاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ خدا نے فلاں

يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ

فلاں چیز حرام کر ڈالی ہے۔ تو پھر اگر وہ واقعی جھوٹی گواہی دیدیں۔ تو اُنکے ساتھ گواہی نہ دیجئے اور

مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

ان لوگوں کی خواہشات پر نہ چلئے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو آخرت پر

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ ع ۵

یقین نہیں رکھتے اور جو اپنے پروردگار کے ساتھ دوسروں کو برابر ٹھیراتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی مشرکین کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا ہے۔ کہ خدا نے صرف یہ چیزیں حرام قرار دی ہیں۔

(۱) مردار (۲) بہتا ہوا خون (۳) سُور کا گوشت (۴) غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ۔

اور پھر یہ بتایا ہے کہ اس سے قبل یہود کی نافرمانیوں کے سبب اُن پر چند اچھی چیزیں بھی حرام کر دی گئی تھیں۔

پھر مشرکون کے ان اعتراضات کا جواب ہے جو وہ شرک اور حرمت کے بارے میں کرتے ہیں۔ اگر خدا چاہتا تو ہم کیوں شرک کرتے اور نہ ہم اور ہمارے باپ دادا کسی چیز کو حرام کرتے۔ تو جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ تم بغیر علم کے باتیں کرتے ہو۔ اور اٹکل پچو دلیلیں دیتے ہو۔ ہم نے تورات وغیرہ آسمانی کتب میں کبھی اس قسم کا حکم نہیں دیا۔

اِمْلَاقٍ۔ افلاس۔ تنگدستی۔ فَوَاحِشَ بے حیائی کی باتیں۔ بَطَنَ پوشیدہ رکھا۔
اَشُدَّهٗ قوت تمیز۔ بلوغت كَيْل۔ ترازو۔ کانٹا۔ مِيْزَان۔ ترازو۔ تولنے یا وزن کرنے کا آلہ
اِتَّبِعُوْهُ اس کی پیروی کرو تَمَامًا۔ تمام تمام کرنے والی تَفْصِيْلًا کھلا بیان۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ
اے محمدؐ ان کفار سے کہدیجیے آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں کہ تم پر کیا باتیں خدا نے حرام کی ہیں وہ یہ

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ
کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیراؤ اور والدین سے نیکی کرو! اور یہ کہ اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے ہلاک نہ کرو ہم تم کو

نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ
بھی اور انکو بھی رزق دیتے ہیں! اور یہ کہ بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا
اور یہ کہ کسی نفس کو جسکا قتل کرنا خدا نے حرام کر دیا۔ قتل نہ کرو۔ سوا اسکے کہ وہ قتل موافق حق ہو یہ چیزیں

بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا
ہیں۔ جنکا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے تاکہ تم کچھ سوچو سمجھو۔ اور یہ بھی کہ تم یتیم کا مال بہتر طریقے کے

مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَ
علاوہ نہ کھاؤ۔ یہانتک کہ وہ قوت تمیز حاصل کرلے! اور انصاف کے ساتھ ناپ

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا
تول کرو ہم کسی کو بھی اسکی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور

وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَ
جب تم بات کرو تو انصاف سے کرو خواہ وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو اور

بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

اور اللہ کا عہد پورا کرو۔ تمہیں ان باتوں کا خدا نے حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ

اور یہ کہ میرا یہ سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو اور دوسری راہوں پر نہ چلو کہ تم کو

فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے۔ یہ حکم تمہیں اس لئے دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْۤ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا

پھر ہم نے موسیٰؑ کو وہ کتاب دی یعنے توریت جو ان لوگوں پر نعمت پوری کرتی ہے جو اچھے کام کرتے ہیں اور اس میں ہر شی کا

لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

کھلا کھلا بیان ہے! اور وہ ہدایت و رحمت کی موجب ہے! تاکہ وہ اپنے پروردگار کے حضور میں جانے پر ایمان لے آئیں۔

ع ۱۹ ۶

تفسیر

اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اصلی حرمت والی چیزیں کونسی ہیں۔ یعنے ایسی باتیں کرنا جو گناہ ہیں۔ انکا بیان ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) شرک کرنا (۲) والدین کے ساتھ احسان نہ کرنا۔ (۳) اولاد کو مفلسی کے ڈر سے ہلاک کرنا۔ (۴) بے حیائی کی باتیں۔ یعنے زنا وغیرہ کا مرتکب ہونا۔ (۵) کسی آدمی کو بغیر حق کے قتل کرڈالنا (۶) مال یتیم کا بغیر وجہ کے کھانا۔ (۷) ناپ تول میں کمی زیادتی کرنا (۸) انصاف کی بات نہ کہنا (۹) اللہ کے عہد کو توڑ دینا یعنے اسلام لاکر مرتد ہو جانا (۱۰) صرف ایک اسلام پر نہ چلنا۔ اور دوسرے فرقے بنا کر اُن پر چلنا۔ یہ سب گناہ کی باتیں ہیں۔ ان سے بچنا ضروری ہے۔

اسکے بعد توریت کا ذکر ہے۔ کہ اس میں بھی ہم نے اس قسم کے احکام دیئے تھے۔ یہ نئے احکام نہیں ہیں تم انہیں بھول گئے ہو۔ امت محمدیہ کی کتنی شان ہے کہ اصلی مخاطب تو یہی ہیں۔ لیکن ظاہراً طور پر بنی اسرائیل وغیرہ کو مخاطب کیا ہے

دِرَاسَتِهِمْ - ان کا پڑھنا پڑھانا، درس تدریس اَهْدٰى - زیادہ ہدایت یافتہ صَدَفَ - ہٹ گیا۔ روگردان ہو

يَصْدِفُوْنَ - روگردانی کرتے ہیں يَنْتَظِرُوْنَ - انتظار کرتے ہیں مَحْيَايَ - میرا جینا - میری حیات

مَمَاتِيْ - میرا مرنا، میری موت اَبْغِيْ - میں تلاش کروں وَازِرَةٌ - بوجھ اٹھانے والا

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ

اور اے محمدؐ اس توریت کے بعد پھر ہم نے یہ قرآن مبارک آپ پر نازل کیا پس اے مسلمانو! تم اسکی پیروی کرو اور اللہ سے

تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ

ڈرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اور یہ اس لئے اترا۔ کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ ہم سے پہلے دو گروہوں، یہود و نصاریٰ پر تو کتاب اتری

مِنْ قَبْلِنَا ۠ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا

اور ہم انکے پڑھنے پڑھانے سے بھی غافل تھے یا یہ کہو۔ کہ اگر ہم پر کوئی کتاب نازل کی جاتی

لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ

تو ہم ان اہل کتاب سے زیادہ ہدایت پر ہوتے۔ تو اب یقیناً تمہارے پاس کھلی دلیل قرآن کی شکل میں

جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ

اور ہدایت اور رحمت محمدؐ کے ذریعے آگئی! پھر ان خواہشوں کی تکمیل کے بعد جو اللہ کی آیات جھٹلائیں اور روگردانی

مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۭ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ

کریں تو ان سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے۔ ہم عنقریب ایسے لوگوں کو جو ہماری آیات سے روگردانی کرتے ہیں

يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْۗءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

ان کی روگردانی کی وجہ سے بہت بری سزائیں دیں گے۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ

اے محمدؐ کیا یہ لوگ اسباب کے منتظر ہیں کہ انکے پاس فرشتے آئیں یا خود آپ پروردگار آئے یا تمہارے پروردگار کی

يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ

کچھ نشانیاں آجائیں تو جب دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیوں کا ظہور ہوگا۔ اس دن کسی کا ایمان

نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا

لانا فائدہ مند نہ ہوگا۔ جبتک کہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہو۔ یا ایمان کی حالت میں نیکی نہ کرچکا ہو

خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا

آپ کہہ دیجئے۔ اچھا۔ تو انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔ یقیناً ان لوگوں سے آپکا کوئی تعلق نہیں جنہوں نے

دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ

دین میں پھوٹ ڈالی اور فرقے فرقے ہو گئے۔ بیشک انکا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے پھر وہ

اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ

ان کو ان کی کرتوتوں سے آگاہ کریگا۔ جو نیکی کرے گا تو اسے دس گنا اجر ہے۔

عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا

اور جو بدی کرے گا تو اسی کے مطابق سزا دی جائے گی! اور کسی پر زیادتی

وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ اِنَّنِىْ هَدٰىنِىْ رَبِّىْٓ اِلٰى صِرَاطٍ

نہ کی جائے گی۔ اے محمدؐ ان سے کہہ دیجئے۔ بیشک میرے پروردگار نے مجھے سیدھی راہ کی ہدایت

مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ

کر دی ہے وہ پہلے سے قائم مذہب ہے یعنی ملت ابراہیم ہے وہ راستی کی طرف مائل تھے اور مشرکین میں سے

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ اِنَّ صَلَاتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ

نہ تھے۔ اے محمدؐ ان سے کہہ دیجئے۔ کہ میری نماز۔ میری عبادت۔ میری زندگی۔ میری موت

وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ

سب اللہ کے لئے ہیں۔ جو جہانوں کا پالنے والا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم

اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِىْ رَبًّا

دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے اسکی اطاعت کرنے والا ہوں۔ اے محمدؐ ان سے پوچھئے۔ کیا میں اللہ کے علاوہ کسی اور

وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا

پروردگار کی تلاش کرتا پھروں حالانکہ ہر ایک چیز کی پرورش کرنیوالا وہی ہے اور کوئی عمل نہیں کرتا مگر اپنے لئے اور کوئی بوجھ

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ پھر تمہارے پروردگار کی طرف تم سب لوٹ کر جاؤ گے اور وہ تمہیں

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَهُوَ الَّذِىْ

اطلاع دیگا کہ تم کس بارے میں اختلاف کیا کرتے تھے اور وہ خدا وہی ہے جس نے تمہیں

جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا۔ اور تم میں سے بعض کو بعض پر درجے عطا کئے تاکہ اپنی دی ہوئی نعمت سے

دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِىْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۚ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ

تمہاری آزمائش کرے! بے شک تمہارا پروردگار۔ جلد عذاب کرنے والا ہے وہ یقیناً

وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾

بہت غفور رحیم ہے

الربع ۲۰ ع ۱۱ ۷

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید اتارنے کی یہ غرض بیان کی گئی ہے تاکہ لوگوں پر اتمام حجت ہو جائے۔ اور وہ

یہ نہ کہیں کہ ہماری طرف نہ تو کتاب اتاری گئی۔ نہ رسول بھیجا گیا۔ سو اب جبکہ کتاب اور رسول آچکے۔ لوگوں کو ہدایت پکڑنی چاہئے۔ قرآن کا انکار کرنے والے کو سخت عذاب کا وعدہ ہے۔

اسکے بعد بتایا گیا ہے کہ قیامت کے قریب کسی کو ایمان لانے کا فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ وہ ایمان جو عذاب دیکھ کر لایا جائے وہ مقبول نہیں۔ ایمان وہی ہے جو بلا جبر و اکراہ لایا جائے۔ اور سوچ سمجھ کر۔

پھر ہمیں یہ سبق دیا گیا ہے کہ ہمارا اٹھنا بیٹھنا۔ مرنا۔ جینا۔ عبادت کرنا غرض سب کچھ اللہ ہی کی رضا کے لئے ہو۔ سبحان اللہ کیا تعلیم ہے! مگر افسوس لوگ اس سے منہ موڑ رہے ہیں۔

دو سو چھ آیتیں ۲۰۶ سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ چوبیس ۲۴ رکوع

حَرَجٌ تنگی۔ فَلَنَسْئَلَنَّ پھر پوچھیں گے فَلَنَقُصَّنَّ پھر بیان کریں گے۔

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۔ بوجھ بھاری ہوگئی خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ بوجھ ہلکے ہوگئے

خَسِرُوْٓا نقصان اٹھائے مَكَّنّٰكُمْ قدرت دی ہم نے تم کو مَعَايِشَ ۔ جمع معیشۃ۔ روزگار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا

الٓمّٓصٓ ① كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ

الٓمّٓصٓ اے پیغمبر یہ قرآن مجید تیرا اس غرض سے اتاری گئی ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ تو کافروں کو خدا کے عذاب سے

حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ② اِتَّبِعُوْا

ڈرائے اور ایمان والوں کے لئے یہ نصیحت ہے۔ اس کتاب کی وجہ سے تجھے دل تنگ نہ ہونا چاہیے۔ لوگو تمہارے رب نے یہ قرآن

مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ

تمہارے واسطے اتارا ہے اسی کی ہدایت پر چلے جاؤ۔ اور خدا کے سوا اپنے بنائے ہوئے معبودوں کی پیروی نہ کرو۔ مگر تم

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ③ وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا

لوگ تو غور کو بہت ہی کم کام میں لاتے ہو کتنی بستیاں ہم نے ہلاک کردیں کہ ان پر ہمارا عذاب

بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ④ فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ

راتوں رات یا دوپہر کو سوتے ہوئے پہنچا۔ تو جو وقت ہمارا عذاب اترا اس وقت انکے منہ

جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ⑤ فَلَنَسْئَلَنَّ

سے بجز اسکے کوئی بات نہ نکلتی تھی کہ واقعی ہم ہی لوگ ظالم تھے پھر ہم بروز قیامت امتوں

الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ

اور رسولوں دونوں سے پوچھیں گے اور ان پر اپنا علم ظاہر

عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ﴿۷﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ

کردیں گے کیونکہ ہم کچھ بے خبر نہیں تھے اس دن اعمال کا تلنا برحق ہے

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ

تو جن کے نیکی کا پلہ بھاری ہوگا تو وہی لوگ کامیاب ہونگے اور جن لوگوں کے

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا

نیکی کا پلہ ہلکا ہوگا۔ تو وہی وہ لوگ ہونگے۔ جنہوں نے اس وجہ سے اپنا آپ نقصان کیا

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَ

کہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے اے بنی آدم! ہم نے تم کو زمین میں جگہ دی اور اس میں

جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾

تمہارے لیے زندگی کے سامان اکٹھے کردیئے۔ تم لوگ تو بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔

ع ۱ / ۸

تفسیر

الٓمّٓصٓ۔ یہ بھی حروف مقطعات ہیں۔ یہ راز ہیں۔ انکے معنے اور مطلب سے اللہ تعالیٰ اور اسکا رسول واقف ہیں۔ اس آیت میں بھی تبلیغ کا حکم ہے۔ پھر قرآن مجید کی تعریف ہے۔ اور اسکی تبلیغ کا حکم ہے۔ اور اسکی پیروی کا حکم ہے۔ ہدایت کا نزول اس لئے ہوتا ہے کہ ابن آدم جانیں کہ کون چیز حرام ہے اور کون چیز حلال۔ اور حق و باطل میں تمیز کریں۔ پھر عذاب الٰہی کا بیان اور ناشکروں کی سزا۔ اور انکے حشر کا بیان ہے۔ قیامت کے دن نیکی و بدی کے تولے جانے اور اسی کے مطابق جزا اور سزا کا بیان ہے کسب حلال اور سوداگری کرنے کا اور اللہ کا شکرگذار بندہ بننے کا حکم ہے۔

صَوَّرْنٰكُمْ۔ ہم نے تمہاری تصویر بنائی سّٰجِدِيْنَ۔ سجدہ کرنے والوں میں خَلَقْتَنِىْ پیدا کیا تونے مجھ کو

فَاهْبِطْ پس نیچے اتر جا۔ تَتَكَبَّرَ تکبر کیا تونے صّٰغِرِيْنَ ذلیل۔ کم درجہ

اَغْوَيْتَنِىْ بہکایا تونے مجھ کو لَاَقْعُدَنَّ تحقیق کہ میں بیٹھوں گا لَاٰتِيَنَّهُمْ تحقیق کہ میں آؤں گا انکو

شَمَآئِلِ بائیں طرف مَذْءُوْمًا مذمت کیا ہوا۔ مَّدْحُوْرًا راندہ درگاہ

لَاَمْلَئَنَّ تحقیق کہ بھر دونگا میں وَلَا تَقْرَبَا اور نزدیک مت جانا تم دونوں فَوَسْوَسَ۔ پھر بہکا دیا۔

مَا نَهٰىكُمَا نہیں منع کیا تم دونوں کو — وَقَاسَمَهُمَآ اور قسمیں کھائیں انکو — نٰصِحِيْنَ نصیحت کرنے والوں

طَفِقَا لگے — يَخْصِفٰنِ پردہ کرنیوالے ۔ ستر گاہ چھپانے والے — ظَلَمْنَآ ہم نے ظلم کیا۔

اَنْفُسَنَا اپنی جانوں پر۔ — تَحْيَوْنَ جیتے ہو تم۔ — تَمُوْتُوْنَ مرتے ہو تم۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا

ہم نے تمہارے باپ آدم کو پیدا کیا۔ پھر تمہارے باپ آدم کی شکل وصورت بنائی۔ پھر فرشتوں کو آدم کے سجدہ کا

لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا

حکم دیا۔ توسوا ابلیس کے سب نے سجدہ کیا۔ ابلیس نے سجدہ نہیں کیا۔ اللہ نے اس سے پوچھا۔

مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ

میری حکم کے بعد تجھے کس نے سجدہ کرنے سے باز رکھا۔ وہ بولا۔ کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ کیونکہ مجھے تو نے آگ سے

مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ

پیدا کیا ہے اور اس کو مٹی سے۔ اللہ نے کہا کہ بہشت سے نیچے اتر۔ کیونکہ تیری اتنی ہستی نہیں

لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ

کہ بہشت میں رہ کر شیخی کرے۔ نکل تو بیشک ذلیل ہے۔ اس نے عرض کیا کہ لوگوں

اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾

کے زندہ ہو کر اٹھنے کے دن تک مجھے مہلت دیا جائے۔ اللہ نے کہا تجھے مہلت ہے۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾

ابلیس نے کہا جیسا تو نے مجھے بدراہ کیا ہے میں بھی آدم کی اولاد کی تاک میں سیدھی راہ پر بیٹھوں گا

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ

اور ان کے پاس آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں سے آؤں گا اور تو

وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ

اکثر آدم کی اولاد کو شکر گذار نہیں پائے گا۔ اللہ نے کہا کہ تو بہشت سے بدحال

مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۭ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ

اور مردود ہو کر نکل جا۔ آدمیوں میں سے جو کوئی بھی تیری پیروی کریگا تو ہم تم سب سے

جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ

دوزخ کو بھر دیں گے۔ اللہ نے آدم سے کہا۔ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہا کرو۔

اَلْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ

اور جہاں سے چاہو کھاؤ لیکن اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (۱۹) فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ

گنہگار ہو جاؤ گے پھر ابلیس نے ان دونوں کو ان کی شرمگاہیں جو ان سے مخفی

لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا

تھیں کھول کر دکھانے کے لئے اُن کو بہکایا۔ اور کہا تمہارے پروردگار نے تم کو اس درخت

عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ

کے پھل کھانے سے صرف اس لئے منع کیا ہے کہ کہیں پھل کھانے سے تم دونوں فرشتے یا ہمیشہ کے لئے بہشت میں

الْخٰلِدِيْنَ (۲۰) وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ (۲۱)

رہنے والے نہ ہو جاؤ اور قسم کھا کر کہنے لگا میں تمہارا حقیقی خیر خواہ ہوں

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا

اور فریب سے اُن کو بہکا لیا۔ جیونہی انہوں نے درخت کے پھل کو چکھا فوراً وہ اپنی شرمگاہیں دیکھنے لگے

وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۭ وَنَادٰىهُمَا

اور جنت کے پتوں سے اپنے جسم کو چھپانے لگے۔ اللہ نے ان سے پکار کر کہا

رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ

کیا ہم نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا اور یہ نہیں کہدیا تھا کہ شیطان

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (۲۲) قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا

تمہارا صریح دشمن ہے۔ وہ دونوں کہنے لگے اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر

وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (۲۳)

ظلم کیا ہے۔ اگر تو نے ہم کو نہ بخشا۔ اور ہم پر مہربانی نہ کی تو ہم بالکل برباد ہو جائیں گے۔

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ

اللہ نے کہا تم سب اتر جاؤ! تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن ہوگا اور زمین پر تم کو ایک مدت

مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ (۲۴) قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا

تک رہنا اور فائدہ حاصل کرنا ہوگا۔ اللہ نے پھر کہا زمین ہی میں تم لوگ زندگی بسر کرو گے

تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ (۲۵)

اور اسی میں مرو گے۔ اور اسی میں سے دوبارہ بروز قیامت نکالے جاؤ گے۔

ع ۱۵ ۹

تفسیر

اس رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام اور شیطان کا قصہ بیان کیا گیا ہے شیطان نے ایک تو جب حضرت آدم علیہ السلام قبلہ قرار دیئے گئے تھے۔ اسوقت اپنی غلط فہمی سے سجدہ نہیں کیا۔ اور اللہ کے حکم کے مقابلہ میں قیاس سے کام لیا۔ دوسرے تکبر کیا۔ جس پر راندۂ درگاہ ہوا۔ اور ایک قصور حضرت آدم علیہ السلام نے کی تھی۔ لیکن انہوں نے ادب کو راہ دی۔ اور خدا کے سامنے گناہ کا اقرار کرکے معافی چاہی۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو قبول فرمالیا۔ تکبر سوائے ذات باری کے اور کسیکو جائز نہیں۔ کیونکہ تکبر اُسی کی شان ہے۔ دوسرے تکبر کرنے والا ایک طرح سے شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کو کسی طرح کی حاجت نہیں۔ اور مخلوق ہر وقت اور سراپا حاجتمند ہے۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی حیرت میں ڈال دینے والی خداتعالیٰ کی قدرت کا بیان ہو وہاں صرف خدا کی خودنمائی نہیں سمجھنی چاہیئے۔ کیونکہ ان سب کا اصل مطلب یہ ہے کہ ہماری اصلاح ہو۔ اور ہماری ہدایت ہو۔ ہمیں سبق ملے۔ اور ہم اس سے فائدہ حاصل کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جو دعا مانگی تھی۔ وہ دعا ہر بنی آدم کے لئے وظیفہ ہونا چاہیئے

لَا يَفْتِنَنَّكُمْ: فتنہ میں ڈالے تم کو　اَبَوَيْكُمْ تمہارے ماں باپ　يَنْزِعُ اتار لے گئے

كُلُوْا کھاؤ　وَاشْرَبُوْا پیو۔　مُسْرِفِيْنَ بیجا خرچ کرنے والے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ

اے آدم کے لڑکو! ہم نے تمہیں پوشاک دی ہے کہ وہ تمہاری ستر گاہیں چھپائے۔ اور تمہاری زینت

رِيْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ

بڑھائے۔ یہ پرہیزگاری کا یہ لباس تمام لباسوں سے بہتر ہے۔ لباس بھی اللہ کی نشانیوں میں سے ہے

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ

تاکہ لوگ اس بات میں غور کریں۔ اے آدم کے لڑکو! کہیں شیطان تمہیں راہ خدا سے بہکا نہ دے جیسا

اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا

کہ تمہارے ماں باپ آدم و حوا کو اس نے بہشت سے نکلوا دیا۔ اور بہشتی کپڑے اُن سے اترواکر اُنکی ستر گاہیں

سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ

انہیں دکھا دیں۔ وہ اور اُن کی اولاد تمہیں اس طرح دیکھتے ہیں کہ تم اُنہیں نہیں دیکھ سکتے۔

إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاِذَا

جو لوگ ایمان نہیں لاتے ہیں ہم نے شیطان کو ان کا دوست بنا دیا ہے۔ جب وہ کوئی

فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَا اٰبَاءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا

عیب کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو یہی کرتے ہوئے دیکھا ہے اور اللہ نے ہم کو

بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

اسی کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ اے پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تو عیب و برائی کرنے کا حکم ہی نہیں دیتا کیا تم لوگ اللہ پر

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۣ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ

بے جانے بوجھے جھوٹ بولتے ہو۔ اے پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار تو انصاف کا حکم دیتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہر

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۥ كَمَا

نماز کے وقت اللہ کی طرف متوجہ ہو جایا کرو اور خالص اسی کی تابعداری مدنظر رکھ کر اسی کو پکارو جس طرح اس نے تم کو

بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ

پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح قیامت کے دن دوبارہ پیدا کئے جاؤ گے۔ ایک گروہ کو اللہ نے راہ دکھائی ہے اور دوسری گروہ

الضَّلٰلَةُ ۭ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ

ہے کہ گمراہی ان کے سر پر سوار ہے۔ کیونکہ اللہ کو چھوڑ کر انہوں نے شیطانوں کو دوست بنا لیا۔ اور اس پر بھی

اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا

سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں۔ اے آدم کے لڑکو! ہر نماز کے

زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ

وقت لباس سے اپنے کو آراستہ کر لیا کرو اور کھاؤ پیو مگر بیجا خرچ مت کرو۔

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

کیونکہ بیجا خرچ کرنے والے کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔

تفسیر

اس رکوع میں لباس کا مصرف بتایا گیا ہے۔ پرہیزگاری کے لباس کو بہتر کہا گیا ہے۔ پھر اوپر جو قصہ بیان کیا گیا تھا۔ اس کا نتیجہ ظاہر کر دیا گیا ہے۔ اور کہہ دیا گیا ہے کہ جو ایمان نہیں لاتے انہیں شیطان اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ آبا و اجداد کی غلط پیروی سے رد کا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کو کہا گیا ہے

بعض گمراہ لوگ سمجھتے ہیں کہ راہ پر ہیں۔ انکو ہشیار ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں
ہر نماز کے وقت زینت کا حکم ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے کہ دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کے پاس
جائیں تو اسوقت پوشاک سے آراستہ پیراستہ ہو کر جائیں اور اس کا خاص اہتمام کریں۔ لیکن احکم الحاکمین
کے دربار میں حاضر ہوتے وقت اسکا برعکس کریں۔ اخیر میں ہر کام میں اعتدال پر رہنے کو کہا گیا ہے۔

حَرَّمَ۔ حرام کیا — يَقُصُّوْنَ۔ بیان کریں گے — يَنَالُ۔ پونچے گا

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ
اے پیغمبر ان لوگوں سے پوچھو! کہ اللہ نے جو زینت کے ساز و سامان اور کھانے پینے کی ستھری چیزیں اپنے بندوں

مِنَ الرِّزْقِ ۭ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
کے لئے پیدا کیں ہیں تو کس نے ان کو حرام کر دیا ہے۔ آپ سمجھا دیجئے کہ جو لوگ اس دنیا کی زندگی میں ایمان لائے ہیں

خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ
قیامت کے دن یہ نعمتیں خاص انہیں کو دی جائیں گی۔ سمجھدار لوگوں کے لئے اسی طرح اپنے احکام صاف صاف

يَّعْلَمُوْنَ ۝٣٢ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ
بیان کرتے ہیں۔ اے پیغمبر آپ ان لوگوں سے کہدیجئے کہ میرے پروردگار نے تو صرف بےحیائی کے کاموں کو منع فرمایا

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ
ہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو اور یہ بھی حرام کر دیا ہے کہ بغیر

تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ
کسی سند کے تم کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ اور بے جانے سمجھے اللہ کے حق میں

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٣٣ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَجَلُهُمْ لَا
جھوٹ کہو ہر ایک قوم کے مٹنے کا ایک وقت مقرر ہے پھر جب وہ وقت آپہنچتا ہے

يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝٣٤ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ
تو ایک گھڑی بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ اے آدم کے لڑکو تمہارے

اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ
پاس جب کبھی ہمارے پیغمبر آئیں اور ہمارے احکام تم کو پڑھکر سنائیں تو مان لیا کرو کیونکہ جو شخص بھی پرہیزگاری

اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٣٥
اختیار کریگا اور اپنی حالت کی اصلاح کرے گا تو قیامت کے دن انپر کچھ خوف اور رنج نہ ہوگا۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور اُن سے روگردانی کریں گے یہی لوگ دوزخی ہونگے۔

النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى

اور دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے جس نے اللہ پر جھوٹا افترا کیا یا اُس کی آیتوں کو جھٹلایا

اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُمْ

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا اُن کو حصۂ رزق جو لکھا ہوا ہے ملتا رہیگا۔

مِنَ الْكِتَابِ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا

لیکن جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے انکی جان نکالنے کو پہونچیں گے اور پوچھیں گے

أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَ

کہ وہ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے تھے۔ تو یہ لوگ کہیں گے کہ وہ ہم سے جاتے رہے اور

شَهِدُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ ﴿٣٧﴾ قَالَ

اپنے اوپر آپ بھی گواہی دیکر کہیں گے کہ بیشک وہ کافر تھے۔ اللہ تعالےٰ فرمایگا۔

ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

کہ تمہارے پہلے جو کفار لوگ جنات اور انسان میں سے گذرے ہیں تم بھی اُنکے ساتھ آگ میں داخل

فِي النَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّىٰ إِذَا

ہو جاؤ۔ جب یہ لوگ دوزخ میں داخل ہونگے تو اپنے ساتھیوں پر لعنت کریں گے۔ یہاں تک کہ جب

ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا

سب جہنم میں داخل ہو چکیں گے۔ تو ان میں کے پچھلے اگلوں کی نسبت کہیں گے اے ہمارے پروردگار

هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِنَ النَّارِ قَالَ

انہیں لوگوں نے ہمیں بہکایا تھا اُن کو دگنا عذاب دے اللہ تعالےٰ کہے گا

لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِنْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾ وَقَالَتْ أُولَاهُمْ

تم نہیں جانتے ہر ایک پر دو گنا ہی عذاب ہوگا۔ ان میں کے اگلے لوگ

لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوقُوا

پچھلے لوگوں سے کہیں گے کہ تم کو ہم پر کیا فضیلت ہے اپنے کئے کے

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾

بدلے عذاب چکھو۔

ع ۸ / ۱۱

تفسیر

زینت کی چیزوں کو اللہ کی زینت کی چیز کہا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ مسلمان مفلس نہیں پیدا کیا گیا ہے۔ بداخلاقی کی باتوں کو حرام کیا گیا ہے۔ جیسے کفر و نفاق۔ ظلم۔ تکبر۔ شرک وغیرہ۔ ہلاکی کے وقت آجانے پر ایک ساعت بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا۔ رسولوں کے آنے کی غرض کو بتایا گیا ہے۔ جو کچھ بیان کیا جاتا ہے اس سے فائدہ حاصل کرنے کو کہا گیا ہے۔ اور دوزخ میں باطل پرستوں کے پیشواؤں کا جو حال ہونے والا ہے اسکا بیان ہے۔ سب سے اخیر میں بتایا گیا ہے کہ ایک طرح سے پہلی امت کا گناہ بڑا ہوگا۔ کیونکہ پچھلوں کے لئے برا طریقہ جاری کیا۔ اور ایک طرح پچھلوں کا گناہ بڑا ہوگا کہ انہوں نے پہلوں کا غلط طریقہ نہیں چھوڑا۔

يَلِجُ نکل جاتا ہے   جَمَلُ اونٹ   سَمِّ سوراخ

خِيَاطِ سوئی   مِهَادُ بستر۔ بچھونا۔   غَوَاشٍ اوڑھنے کی چیز

غِلّ۔ کھوٹ۔ رنجش۔ فَاَذَّنَ پس آواز دیگا   عِوَجًا۔ گمراہی کجروی۔ صُرِفَتْ لوٹائی جائیں گی

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے اور ان سے تکبر کیا ہے اُن کے لئے آسمان کے دروازے

لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ

کھولے نہ جائیں گے اور جب تک سوئی کے ناکے میں ہوکر اونٹ نہ گذر جائے وہ جنت میں داخل

فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾ لَهُمْ مِنْ

نہ ہوسکیں گے۔ ہم گنہگاروں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ ان کے لئے دوزخ میں

جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي

آگ کا بچھونا اور وہی اوپر اوڑھنا ہوگا۔ ظالموں کو ہم ایسی ہی سزا دیتے

الظَّالِمِينَ ﴿٤١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ

ہیں اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے ہم تو کسی شخص کو اس کی وسعت

نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا

سے بڑھ کر بوجھ ڈالا ہی نہیں کرتے یہی لوگ جنتی ہیں۔ اور اس میں ہمیشہ

خَالِدُونَ ﴿٤٢﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي

رہیں گے۔ ان کے سینوں میں جو ایک دوسرے سے رنجش ہوگی وہ بھی ہم

مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا

نکالدیں گے۔ اور انکے نیچے نہریں جاری رہیں گی۔ اور یہ لوگ کہیں گے کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو اس بہشت

لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

کی راہ بتائی۔ اگر اللہ یہ راہ نہ بتاتا تو ہم کو راہ نہ ملتی ہمارے پروردگار کے رسول دین

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۗ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ

حق لے کر آئے تھے۔ ان سے پکار کر کہا جائے گا۔ کہ یہ تمہارے اچھے اعمال کا بدلہ ہے

اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ

کہ تم جنت کے وارث ہوئے ہو۔ جنت والے دوزخیوں سے پکار کر کہیں گے

الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا

کہ ہم نے تو اپنے پروردگار کا وعدہ سچا پایا۔ کیا تم نے بھی اپنے پروردگار

فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۭ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ

کے وعدے کو سچا پایا وہ کہیں گے ہاں پھر ایک فرشتہ ان میں

مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ

پکار کر کہے گا۔ ان ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو اللہ کی

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور ٹیڑھی راہ ڈھونڈتے تھے۔ اور آخرت سے انکار

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ

کرتے تھے۔ جنت اور دوزخ کے بیچ میں ایک پردہ ہوگا جس کا نام اعراف ہے اور اس اعراف

يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ

پر کچھ لوگ ہونگے جو بسبب دوزخیوں اور جنتیوں کو انکے چہروں سے پہچان لیں گے اور جنتیوں سے پکار کر کہیں گے

عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ

سلامتی ہو تم پر۔ ابھی یہ خود جنت میں داخل نہ ہوئے ہونگے مگر امیدوار کھڑے ہونگے۔ اور جب یہ اعراف والے دوزخیوں

اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ان ظالموں کا

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

ساتھی نہ بنا۔

ع ۵ ۸ ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں بُرے لوگوں کے ارواح پلید کا بیان ہے۔ اور سختی کے ساتھ کہہ دیا گیا ہے کہ جیسے اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس طرح یہ بھی جنت میں داخل نہیں ہونگے۔ پھر جنت والوں کا بیان جنت اور دوزخ کے علاوہ اعراف بھی ایک مقام ہے ان لوگوں کے آپس میں جو گفتگو ہوگی اس کا بیان ہے۔

سِیْمَا نشان   اَفِیْضُوْا۔ تم پہنچاؤ تم ہمیں دو۔ نَنْسٰهُمْ ہم انکو بھول جائیں گے۔
یَشْفَعُوْا شفاعت کریں۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰىهُمْ قَالُوْا
اور اعراف کے رہنے والے دوزخیوں میں سے کچھ آدمی جن کو وہ ان کے نشانوں سے پہچانتے ہونگے پکار کر کہیں گے
مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ
کہ تمہیں تو تمہاری جماعت بندی اور جس چیز پر تم مغرور تھے کوئی فائدہ نہیں دیا۔ اور یہ جنتی وہی ہیں جن کی متعلق تم
اَقْسَمْتُمْ لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا
قسمیں کھا کھا کرتے تھے کہ اللہ کی رحمت تو انکے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔ اور انہیں تو یہ حکم ہوا ہے کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ
خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ
اب تمہیں کسی قسم کا خوف وخطر یا رنج نہیں ہونا چاہیئے۔ اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے اور
اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ
کہیں گے کہ تھوڑا سا پانی یا جو رزق تمہیں اللہ نے دے رکھا ہے ہمیں بھی مہربانی کر کے دو۔ وہ
اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾ الَّذِیْنَ
جنتی جواب دیں گے ہم نہیں دے سکتے یہ جنت کی چیزیں تو دوزخ والوں پر اللہ نے حرام کر رکھی ہیں۔ جنہوں نے اپنی
اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ۚ
زندگی کا وطیرہ ہی کھیل کود بنا لیا تھا۔ اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور وہ ہماری نشانیوں
فَالْیَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا
کو جھٹلاتے تھے۔ اور جس طرح وہ اس قیامت کے دن کے آنے کو بھول گئے تھے۔ اسی طرح آج ہم ان سب سے بے پرواہ ہوجائیں گے
كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ
اور انکی طرف بالکل توجہ نہیں کریں گے۔ اور یقیناً ہم انکے پاس ایسی کتاب لے کر گئے تھے جس کی ہم جانتے ہوئے تفصیل

عَلٰی عِلْمٍ وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ

کردی تھی۔ جو بھی اس کتاب پر ایمان لائے وہ انکی ہدایت کا باعث بنی اور انکے حق میں اللہ کی رحمت ثابت ہوئی۔ اور یہ شاید اس کتاب کی

اِلَّا تَاْوِیْلَهٗ ؕ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ

آیات کی صحیح صحیح تاویل کا انتظار ہی کرتے رہے۔ اور جبکہ اُس دن اُنکی آیات کی تاویل انکے سامنے لائی گئی ہے۔ اس سے پہلے جس کی بالکل

قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَیَشْفَعُوْا

بھول چکے تھے۔ تو یہ کہتے ہیں۔ کہ ضرور ہمارے پاس ہمارے پروردگار کی طرف سے سچا پیغام لیکر رسول آئے تھے کیا اب ہمارا کوئی سفارشی

لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا

ہو سکتا ہے جو کہ ہماری سفارش کر دیں یا ہمیں پھر دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں اب جاکر اُسکے بالکل خلاف کریں یقیناً وہ

اَنْفُسَهُمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

اپنے آپکو تباہ کر چکے ہیں۔ اور اب تو جو کچھ وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے انہیں بالکل بھول چکا ہے۔

ع ۶ / ۶ / ۱۳

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں۔ اعراف والوں کی گفتگو بیان کی ہے۔ پھر اسکے بعد جنتیوں اور دوزخیوں کی گفتگو بیان کی اور بتایا ہے کہ کس طرح جنتی آرام آسائش میں ہونگے۔ اور دوزخی کس طرح عذاب میں مبتلا ہونگے۔ اس دنیا میں جس طرح کافر اکڑتے پھرتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن وہ عاجزی کا اظہار کریں گے اور جنتیوں سے اپنی پیاس اور بھوک بجھانے کے لئے مانگیں گے۔ چونکہ اللہ کیطرف سے جنت کی نعمتیں ان پر حرام کر دی گئی ہیں اس لئے جنتیوں سے مانگ کر بھی اُنہیں نہیں مل سکیں گی۔ پھر آخری آیات میں یہ بتایا گیا ہے اس دنیا میں نہ تو کسی کو دوبارہ آنے کی اجازت دی جائے گی۔ اور نہ ہی کسی کیلئے جا سفارش کام آئیگی۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ کسی پر بھروسہ کرکے اپنے کام سے غافل نہ ہوں۔ اپنا کام کیئے جائیں تاکہ قیامت کے دن رسوا نہ ہونا پڑے۔

یَطْلُبُ۔ وہ چاہتا ہے۔ ڈھونڈتا ہے   حَثِیْثًا۔ پیچھے پیچھے۔ بالکل لگتی ہوئی   مُسَخَّرٰتٍ۔ مطیع کئے۔ باندھے ہوئے

تَبٰرَكَ۔ برکت والا۔   بُشْرًا۔ خوشخبری   اَقَلَّتْ۔ اٹھائی۔ اٹھاتی ہے

ثِقَالًا۔ بھاری۔ وزنی۔   سُقْنٰهُ۔ ہم نے اسکو ہانکا۔ ہم نے اسکو اٹھایا   خَبُثَ۔ خراب ہو۔ ناقص ہو

نَكِدًا۔ نکمی۔ خراب۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ

اے لوگو! تمہارا پروردگار وہ اللہ ہے جس نے چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ پھر عرش پر قائم ہوا

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّ

اب تم دیکھتے ہو۔ کس طرح اس کے حکم سے رات دن کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور کس طرح رات بالکل دن کے پیچھے ساتھ ساتھ

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۭ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ

جلدی جلدی چلی آرہی ہے۔ جیسے کوئی کسی کو ڈھونڈھ رہا ہو۔ اور یہ سورج۔ اور چاند اور ستارے اسکے حکم سے بندھے کھڑے ہیں یاد رکھو پید

تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٥٤ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا

کرنا اسیکا کام ہے۔ اور دیکھو ان تمام جہانوں کا پالنے والا اللہ کتنا برکت والا ہے۔ اور تمہیں چاہیے کہ اپنے اسی پروردگار کو عاجزی سے آہستہ آہستہ

يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝٥٥ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا

پکارو۔ اور دیکھو حد سے نکلنے والا وہ ہرگز ہرگز حد سے نکلنے والوں کے ساتھ محبت سے پیش نہیں آئیگا۔ اے لوگو جب اللہ کے حکم کے مطابق دنیا کی

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٥٦

اصلاح ہو چکی تو پھر ہرگز فساد پھیلانے کی کوشش نہ کرو اور اگر تمہیں کسی بات کا کوئی خطرہ ہو یا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہو تو اسی اللہ کو پکارو اور یاد رکھو کہ اچھے کام کرنیوالوں

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ

کے لئے تو اللہ کی رحمت بالکل قریب ہے۔ اور دیکھو وہی پروردگار ہے۔ جو ہواؤں کو بھیجتا ہے جو کہ بارش کے آنیکی پہلے سے خوشخبری لاتی ہیں۔ یہانتک کہ وہ

اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا

ہوائیں ایسے بھاری بادل کو اٹھاتی ہیں جس کو ہم نے ایک مردہ بستی کے لئے پانی پلایا (؟) ہو۔ اور جب وہ اس بستی پر پہنچتی ہیں تو ہم بادل سے مینہ برساتے ہیں

بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝٥٧

اور اس مینہ سے ہم سب قسم کے پھل اگاتے ہیں۔ اور اگر تم نصیحت حاصل کرنا چاہو تو یوں سمجھ لو کہ ہم اسی طرح ان پھولوں کو پانی سے دوبارہ پیدا کرتے ہیں۔ انسانوں کو بھی اپنی قدرت

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا

دوبارہ نکال سکیں گے۔ اور دیکھو جس شہر کی زمین زیادہ ستھری ہوتی ہے۔ تو وہاں اس بارش سے اپنے رب کے حکم سے خوب سبزی اگتی ہے مگر جس کی زمین ناکارہ ہوتی

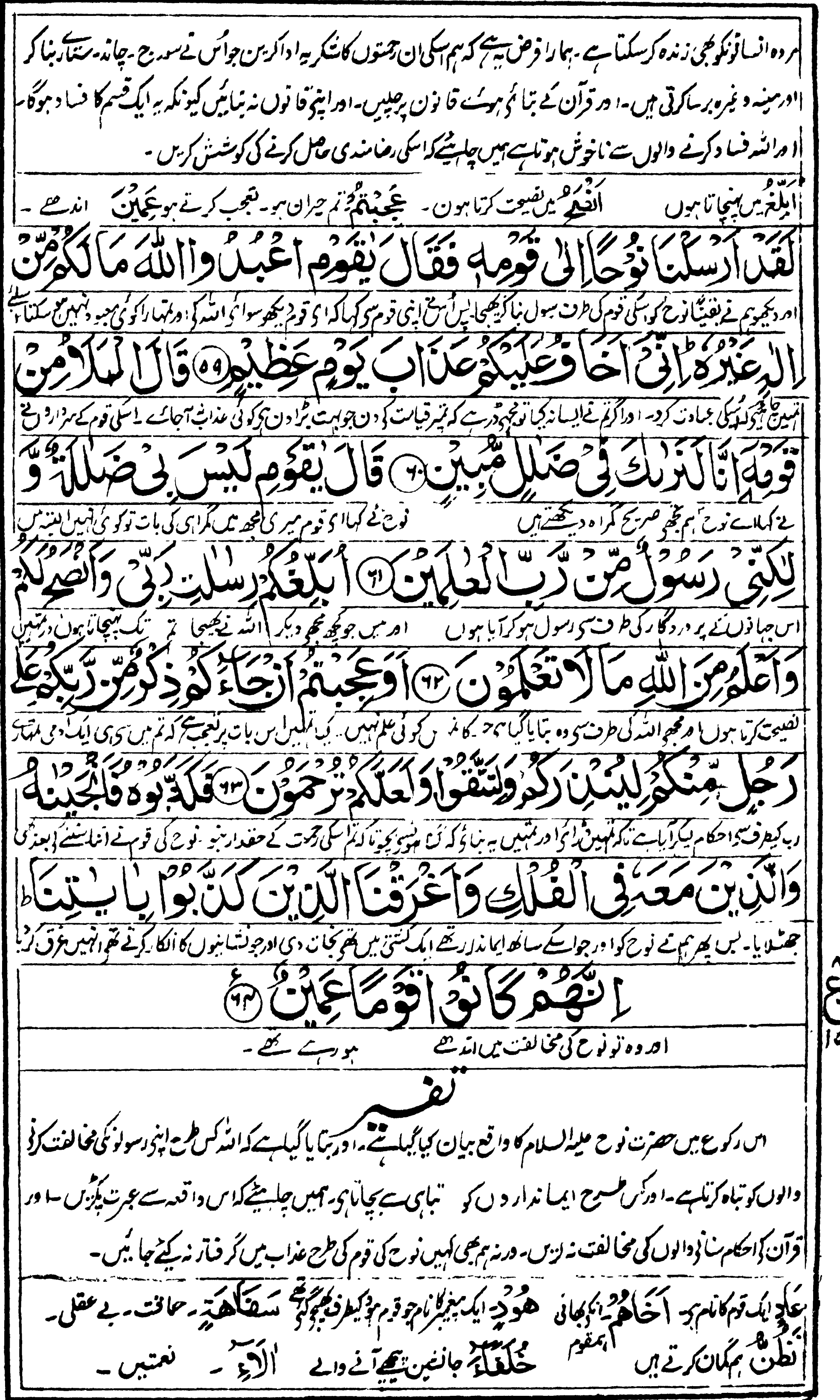
يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝٥٨

ع ٥ ١٢

وہاں سوائے ناکارہ چیزوں کے اور کچھ ہوتا ہی نہیں اور دیکھو ہم اپنے شکرگذار بندوں کیلئے یہ نشانیاں بار بار بیان کرتے ہیں

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہی سب کا مالک سب کا خالق اور سب کا پروردگار ہے۔ یہ چاند سورج ستارے سب اسکے حکم کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اور اسی کے حکم سے ہوائیں چلتی ہیں۔ بادل برستے ہیں۔ جن سے وہ زمین میں جان سی پڑ جاتی ہے سبزیاں اور اناج اگتے ہیں۔ جس سے انسان اور چارپائے پلتے ہیں۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح مینہ برسنے سے مردہ زمین میں سے پھل پھول اور ترکاریاں نکلتی ہیں۔ اسی طرح وہ اللہ جس کی ذات بہت بابرکت ہے



مردہ انسانوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اسکی ان رحمتوں کا شکریہ ادا کریں جو اس نے سورج، چاند، ستارے بنا کر اور مینہ وغیرہ برسا کرتی ہیں۔ اور قرآن کے بتائے ہوئے قانون پر چلیں۔ اور اپنے قانون نہ بنائیں کیونکہ یہ ایک قسم کا فساد ہوگا۔ اور اللہ فساد کرنے والوں سے ناخوش ہوتا ہے ہمیں چاہیئے کہ اسکی رضامندی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اُبَلِّغُ میں پہنچاتا ہوں اَنْصَحُ میں نصیحت کرتا ہوں۔ عَجِبْتُمْ تم حیران ہو۔ تعجب کرتے ہو عَمِيْنَ اندھے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ

اور دیکھو ہم نے یقیناً نوح کو اسکی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ پس اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم دیکھو سوائے اللہ کے اور تمہارا کوئی معبود نہیں ہو سکتا اسلیے

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ

تمہیں چاہیئے کہ صرف اسکی عبادت کرو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو مجھے ڈر ہے کہ تم پر قیامت کے دن جو بہت بڑا دن ہے کوئی عذاب آجائے۔ اسکی قوم کے سرداروں

قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّ

نے کہا اے نوح ہم تجھے صریح گمراہ دیکھتے ہیں نوح نے کہا اے قوم میری سمجھ میں گمراہی کی بات تو کوئی نہیں البتہ میں

لٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ

اس جہانوں کے پروردگار کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں اور میں جو کچھ مجھے دیکر اللہ نے بھیجا تم تک پہنچاتا ہوں اور تمہیں

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى

نصیحت کرتا ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ بتایا گیا ہے کہ تم اس کو نہیں جانتے۔ کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تم میں سے ہی ایک آدمی تمہارے

رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ

رب کی طرف سے احکام لیکر آیا ہے تاکہ تمہیں ڈرائے اور تمہیں یہ بتائے کہ تم نیک ہو جاؤ تاکہ تم اسکی رحمت کے حقدار بنو۔ نوح کی قوم نے اسکو سنکر بھی

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ

جھٹلایا۔ پس پھر ہم نے نوح کو اور جو اسکے ساتھ ایماندار تھے ایک کشتی میں بٹھا کر نجات دی اور جو نشانیوں کا انکار کرتے تھے انہیں غرق کر دیا

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

اور وہ تو نوح کی مخالفت میں اندھے ہو رہے تھے۔

۸ ۱۵

تفسیر

اس رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کس طرح اپنے رسولوں کی مخالفت کرنے والوں کو تباہ کرتا ہے۔ اور کس طرح ایمانداروں کو تباہی سے بچاتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس واقعہ سے عبرت پکڑیں اور قرآن کے احکام سنانے والوں کی مخالفت نہ کریں۔ ورنہ ہم بھی کہیں نوح کی قوم کی طرح عذاب میں گرفتار نہ کیے جائیں۔

عَادٍ ایک قوم کا نام ہے۔ اَخَاهُمْ انکا بھائی ہمقوم هُوْدٌ ایک پیغمبر کا نام جو قوم عاد کیطرف بھیجے گئے تھے سَفَاهَةٍ حماقت۔ بے عقلی۔ نَظُنُّ ہم گمان کرتے ہیں خُلَفَآءَ جانشین پیچھے آنے والے اٰلَآءَ نعمتیں۔

نَذَرَ ہم چھوڑ دیں نَعِدُ تو وعدہ کرتا ہے وَقَعَ واقع ہوا۔ ہو چکا۔
تُجَادِلُوْنَ تم جھگڑتے ہو۔ سَمَّيْتُمُوْ تم نے نام رکھے ہیں

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ
اور دیکھو اسی طرح ہم نے قوم عاد کی طرف انکے بھائی ہود کو رسول بنا کر بھیجا۔ تو اس نے بھی جا کر یہی کہا کہ اے قوم خدا کے سوا ایک اسکے اور تمہارا کوئی معبود نہیں سو تم

اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ
اسی کی عبادت کرنی چاہیئے اور کیا تم شرک سے بچو گے نہیں۔ اس قوم کے سرداروں نے جنہوں نے اسکی رسالت سے انکار کیا ہود سے کہا

قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦٦﴾
کہ ہم تو تجھے حماقت میں گرفتار دیکھتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ تو جھوٹا ہے

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦٧﴾
ہود نے کہا اے قوم میں بالکل حماقت سے کام نہیں لے رہا۔ البتہ میں اس تمام جہانوں کے پروردگار کیطرف سے رسول ہوں۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ﴿٦٨﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ
اور میں تو جو مجھ اللہ کیطرف سے دیا جاتا ہے سب کو تم تک پہنچا دیتا ہوں۔ اور میں تو تمہارے لئے ایک امانتدار ناصح کی حیثیت رکھتا ہوں۔ اور کیا تمہیں

جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ
اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ تم میں سے ہی ایک آدمی پر تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوئی جو تمہاری نصیحت کرتی ہے اور اس آدمی کا فرض ہے کہ

جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ
تمہیں عذاب سے ڈرائے اے قوم مجھ یاد کرنا چاہیے جبکہ خداوند تم نے تمہیں حضرت نوح کی قوم کے بعد انکا جانشین بنایا اور تمہیں اچھی قد و

فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ
قامت دی اگر تم اپنی بھلائی چاہتے ہو تو اسکی نعمتیں یاد کرکے نصیحت پکڑو۔ اسکی قوم نے کہا اے ہود کیا تو ہمارے پاس اسلیئے آیا کہ ہم ان

وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ
معبودوں کو چھوڑ دیں جنکی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اور صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کریں اچھا اگر تو سچا ہے تو جس عذاب کا

الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ
تو ہم نافرمانوں کو وعدہ دے رہا ہے وہی لے آ۔ حضرت ہود نے یہ سنکر کہا کہ اب تم پر اللہ کا غضب اور عذاب واقع ہو کے رہے گا۔ اور کیا تم مجھ سے ان ناموں کے

اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا
متعلق جھگڑ رہے ہو جن کے متعلق اللہ کی طرف سے کوئی دلیل تو تمہیں نہیں دی گئی۔ صرف تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے وہ نام گھڑ لئے ہیں

مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ
اچھا اب تم بھی اس عذاب کا انتظار کرو۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں بس اسکے بعد پھر ہم نے ہود کو اور جو اسکے ساتھ تھے

مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾

اپنی رحمت سے عذاب سے بچا لیا اور ان جھٹلانے والوں کی جڑ کاٹ دی۔ کیونکہ وہ تو ایمان لاتے ہی نہیں تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت ہود علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ کس طرح انکی قوم نے انہیں جھٹلایا اور انہی جھوٹے معبودوں کو جن کے آگے باپ دادا پوجتے چلے آتے تھے ہود کے کہنے سے نہ چھوڑا جس کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا۔ ہمیں اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اپنے باپ دادا کی بری رسموں کو جو سنت کے اور قرآن کے خلاف ہوں چھوڑ دینا چاہیئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم پر بھی اللہ کا عذاب نازل ہو۔

صٰلِحًا ایک پیغمبر کا نام — نَاقَةٌ اونٹنی — تَمَسُّوْا تم چھوؤ۔
بَوَّاَكُمْ تم کو بسایا۔ تمہیں اس نے بسایا — سُهُوْل نرم جگہ۔ میدان۔ نرم مٹی — تَنْحِتُوْنَ تم تراش کر بناتے ہو۔ تم تراشتے ہو
اسْتُضْعِفُوْا کمزور گنے گئے۔ کمزور سمجھے گئے — فَعَقَرُوْا انہوں نے کونچیں کاٹ ڈالیں — عَتَوْا انہوں نے نافرمانی کی۔ سرکشی کی۔
تَعِدُ تو وعدہ دیتا ہے — الرَّجْفَةُ بھونچال۔ زلزلہ — جٰثِمِيْنَ اوندھے منہ گرے ہوئے
سَبَقَ سبقت کی۔ پہلے گذرا — يَتَطَهَّرُوْنَ یہ پاکیزگی پسند کرتے ہیں — غٰبِرِيْنَ گرد والے۔ پیچھے رہنے والے۔

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

اور ہم نے قوم ثمود کی طرف انکے بھائی صالح کو بھیجا۔ اس نے بھی جا کر اپنی قوم سے یہی کہا کہ اے قوم دیکھو سوائے ایک اللہ کے تمہارا اور کوئی

غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

معبود نہیں ہو سکتا۔ اس لئے صرف اسی کی عبادت کرو۔ اور تمہارے رب کی طرف سے بالکل ظاہر دلیلیں آ چکی ہیں اور یہ اونٹنی بھی ایک نشانی ہے

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ

اسے اللہ کی زمین میں چرنے چگنے کو کھلا چھوڑ دو اور دیکھنا اسے بری نیت سے نہ چھونا اگر تم نے چھوا تو بس تمہیں دردناک عذاب

اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ

آ پکڑے گا۔ اور اے میری قوم یاد کرو جب کہ تم کو اللہ نے عاد کی قوم کا جانشین بنایا اور تمہیں اس ملک میں بسایا اب زمین کے نرم میدانوں

تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا

میں محل بنا رہے ہو۔ اور پہاڑوں کو بھی تراش کر گھر بنا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا خیال رکھو

اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

اور دیکھو کہیں حد سے نکل کر زمین میں فساد مچانے والے نہ بن جانا۔ اس کی قوم کے سرداروں نے جنہیں اپنی سرداری پر غرور تھا

اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ

اپنی قوم کے اُن کمزور لوگوں سے پوچھا جو حضرت صالح پر ایمان لاچکے کیوں بھائی کیا تم صالح کو اپنے

أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُرْسَلٌ مِنْ رَبِّهِ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ

پروردگار کی طرف سے سچا رسول سمجھتے ہو انہوں نے کہا ہاں اور ہم تو جو کچھ وہ دے کر بھیجا گیا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں

مُؤْمِنُونَ ﴿٧٥﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ

کہ وہ رب کی طرف سے ہے۔ جو لوگ اپنی سرداری کے گھمنڈ میں تھے انہوں نے ان کمزور لوگوں سے کہا کہ جس پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اس سے

كَافِرُونَ ﴿٧٦﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ

منکر ہیں۔ پس ان سرداروں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کرنے ہوئے صالح سے کہنے لگے کہ اے صالح

ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧٧﴾ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اگر تو سچا رسول ہے تو جس عذاب کا وعدہ ہمیں دے رہا ہے۔ اب وہ لے آ پس اُن کو رات کے وقت زلزلے نے آ پکڑا

فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٧٨﴾ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ

اور وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں اوندھے منہ گرے ہوئے پائے گئے۔ پھر صالح نے اُن سے منہ پھیر لیا اور کہا کہ میں نے جو مجھے

أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِنْ لَا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ ﴿٧٩﴾

میرے رب کی طرف سے دیا گیا تھا وہ تم تک پہنچا دیا۔ اور تمہیں نصیحت بھی کی۔ مگر تم نصیحت کرنے والوں کو پسند ہی نہیں کرتے

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا

اور لوط کو بھی ہم نے اُسکی قوم کیطرف بھیجا۔ تو اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو یہ تم کیسی بیحیائی کر رہے ہو جسے تم سے

مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿٨٠﴾ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ

پہلے کسی نے نہیں کیا۔ اور دیکھو کتنی بیحیائی کی بات ہے کہ تم اپنی نفسانی خواہش عورتوں کی بجائے مردوں سے پوری

دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ﴿٨١﴾ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ

کرتے ہو معلوم ہوتا ہے کہ تم بالکل حد سے نکل چکے ہو۔ اس کی قوم کا جواب اسکے سوا اور کچھ نہ تھا کہ لوط

إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ ﴿٨٢﴾

اور اسکے ساتھیوں کو اپنی بستی سے نکال دو یہ عجیب قسم کے نیک اور پاک لوگ ہیں۔

فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٨٣﴾ وَأَمْطَرْنَا

پس اسکے بعد ہم نے لوط اور اسکے گھر والوں کو تو بچا لیا سوائے اسکے بیوی کے کہ وہ سب سے پیچھے رہ گئی۔ اور اس کی قوم پر پتھروں کا مینہ

عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٨٤﴾

برسایا۔ اے محمدؐ تو دیکھو کہ ان مجرموں کا انجام آخر کیا برا ہوا

ع ١٠ ١٢ ١٧

تفسیر

اس رکوع میں حضرت صالح اور لوط دو پیغمبروں کی امتوں کا حال درج کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح پہلی قوم نے بھی اپنے پیغمبر کو جھٹلایا۔ اور دوسری نے بھی۔ اور پھر دونوں کا انجام کتنا برا ہوا۔ ہمیں ان دونوں کی حالات سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے۔ اور اللہ کے حکموں کی نافرمانی سے بچنا چاہیے۔ نیز ہر قسم کی بے حیائی سے الگ رہنا چاہیے کیونکہ ان سب کی وجہ سے انسان پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ اور وہ اس کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔

مَدْيَنَ ایک ملک اور شہر کا نام ہے۔ شُعَيْب ایک پیغمبر کا نام ہے۔ تَبْخَسُوا تم کم کرو۔ تُوْعِدُوْنَ تم ڈراتے ہو۔ كَثَّرَ اس نے زیادہ کیا۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

اور ہم نے مدین میں رہنے والی قوم کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا تو اس نے بھی جا کر اپنی قوم سے کہا اے قوم سوائے ایک اللہ کے تمہارا کوئی معبود نہیں ہو سکتا

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

تمہیں صرف اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔ اور تمہارے رب کی طرف سے بالکل واضح دلیلیں آ چکی ہیں۔ پس اب تمہارا فرض ہے کہ تول اور ناپ کو پورا

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۗ

پورا کرو۔ اور ترازو سے بھی ٹھیک ٹھیک کام لو۔ دیکھو لوگوں کو ان کی قیمت یعنی ان کی مال کم نہ دو۔ اور اگر تم اللہ کو مانتے ہو تو اصلاح ہونے کے بعد

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ

پھر فساد پھیلانے کی کوشش نہ کرو۔ اور یہ تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہوگا۔ اور لوگوں کو ڈرانے اور انکار رہنے والوں کے لئے راستوں کے

تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ

ناکوں پر نہ بیٹھو۔ اس طرح کرنے سے تم لوگوں کو جو اللہ پر ایمان لا چکے اور اللہ سے دبے ہوئے سیدھے راستے سے روکتے ہو اور خود تم یہ

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَ

چاہتے ہو کہ یہ رستے تمہاری مرضی کے مطابق ٹیڑھے ہو جائیں۔ تمہیں وہ وقت یاد کرنا چاہیے کہ جب تم بہت ہی تھوڑے تھے۔ پھر اللہ نے تمہیں

انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ

بڑھا دیا۔ اور دیکھو فسادیوں کا انجام کتنا برا ہوا چلا آیا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی ایسا گروہ ہو جو اس پر ایمان لے آیا جو

مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا

مجھ میں دیکر بھیجا گیا ہوں اور دوسرا ایسا ہو جو اس سے انکار کرے تو تمہیں صبر سے کام لینا چاہیے۔

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٧﴾

یہاں تک کہ اللہ ہمارے تمہارے درمیان خود ہی فیصلہ کر دے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

لَنَعُوْدُنَّ - تم پھر آؤ گے۔ واپس آؤ گے۔ كٰرِهِيْنَ - کراہت کرنے والے۔ بُرا منانے والے
اِفْتَرَيْنَا - ہم نے افترا باندھا۔ عُدْنَا - ہم لوٹے۔ ہم واپس پھرے۔
نَعُوْدَ - ہم پھریں۔ ہم واپس لوٹیں۔ كَاَنْ - جیسے۔ گویا۔
يَغْنَوْا - وہ رہے تھے۔ رہتے تھے۔ اٰسٰى - میں افسوس کروں۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ
قوم کے متکبر سرداروں نے کہا۔ کہ اے شعیب یا تو ہم تجھے اور
لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ
جو تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ سب کو اپنی بستی سے نکلنا پڑے گا۔
قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا
یا تم سب کو پھر ہمارے مذہب میں آ جانا ہوگا۔ شعیب نے کہا۔ یہ تمہارے مذہب میں
كٰرِهِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ
آنا کیا اس صورت میں بھی ہو سکتا ہے کہ جب ہم تمہارے مذہب سے دل سے بیزار ہوں۔ اور اگر اللہ
عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ۭ
کے گمراہی سے نجات دینے کے بعد ہم پھر تمہارے مذہب پر چلنا شروع کر دیں۔ تو اس کا یہی مطلب ہوگا
وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ
کہ جو کچھ ہم نے پہلے کہا تھا وہ اللہ پر جھوٹ باندھا تھا۔ اگر اللہ کی مرضی ہو تو اور بات ہے۔ ورنہ ہمارے لئے
اللّٰهُ رَبُّنَا ۭ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ عَلَى
کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ کہ ہم تمہارے مذہب کی طرف لوٹیں۔ ہمارے رب کے علم میں ہر ایک چیز آ چکی ہے
اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۭ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
ہی لئے ہم نے اس اللہ پر بھروسہ کیا ہے۔ اور ہماری دعا ہے۔ کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم
بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ
درمیان تو ہی ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اور شعیب کی
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا
کے سرداروں نے جو شعیب کی پیغمبری سے منکر تھے تمام لوگوں سے کہہ دیا۔ کہ دیکھو اگر تم سب نے

اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

پیروی کروگے تو یادرکھو سراسر نقصان اٹھاؤ گے۔ پس آخرکار رات کو ہی انہیں زلزلہ نے آ پکڑا۔ اور صبح کے وقت

فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ

وہ اپنے گھروں میں ہی اوندھے منہ مرے پڑے تھے۔ جو شعیب کو جھٹلاتے تھے۔ ایسے تباہ ہوئے۔ کہ جیسے وہ کبھی

یَغْنَوْا فِیْهَا ۛۚ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۲﴾

اس بستی میں ہی نہیں رہتے تھے۔ اور تم نے دیکھا۔ کہ جو شعیب کو جھٹلاتے تھے۔ دراصل وہی گھاٹے میں رہے۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ

شعیب نے اُن سے منہ پھیر لیا اور اُن سے کہدیا۔ اے قوم مجھے جو کچھ میرے پروردگار سے حکم دیا گیا تھا۔ میں نے تم تک پہنچا دیا

وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۹۳﴾

پھر میں نے تمہیں نصیحت بھی کی۔ اب مجھے کیا پڑی ہے۔ کہ تم جیسے نافرمانوں کی تباہی پر افسوس ظاہر کروں۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت شعیب اور ان کی قوم کا واقعہ درج ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ کم تولنا اور ترازو کے پلڑوں میں کسی قسم کا نقص رکھنا بھی خدا کے نزدیک جرم ہے۔ اور جس کی سزا قوم کی تباہی ہو سکتی ہے۔ دوسرا جرم جس سے خدا کا غضب نازل ہو سکتا ہے۔ ڈاکہ زنی اور چوری ہے۔ جس سے حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو روکا تھا۔ حقیقت میں ان سب کاموں سے ہمیں روکا جاتا ہے۔ اور مثال بیان کی جاتی ہے۔ کہ دیکھو فلاں قوم نے اس کو نہیں مانا تھا۔ ان کا انجام کیا ہوا۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ خدا کے غضب سے ڈرتے رہیں۔ اور ان بُرے کاموں سے ہر حالت میں بچتے رہیں:-

نَآئِمُوْنَ۔ سونے والے۔ ضُحًى۔ دن کے وقت۔ یَلْعَبُوْنَ۔ کھیلتے ہیں۔
لَا یَاْمَنُ۔ امن میں نہیں ہوتا۔ اطمینان نہیں ہوتا۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا

اور اے محمدؐ آپ سے قبل ہم نے کسی بستی میں کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا۔ کہ جب اس کی قوم نے انکار کیا۔ تو ہم نے وہاں

بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ﴿۹۴﴾ ثُمَّ بَدَّلْنَا

کے بسنے والوں کو طرح طرح کی تکلیفوں اور بیماریوں میں مبتلا کر دیا۔ تاکہ وہ کچھ گریہ وزاری کریں۔ پھر ہم نے اُن کے دکھوں کو

مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ

سکھوں سے بدل دیا۔ یہاں تک کہ وہ سکھی ہو گئے۔ اور لگے کہنے۔ یہ باتیں۔ یعنی مصیبت

اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ

اور آرام ہمارے باپ دادوں پر بھی گذر چکا۔ بس اُن کے اس قول پر ہم نے اُن کو یکدم عذاب میں دھر لیا اور

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا

انہیں خبر نہیں ہوئی۔ اے محمدؐ کیا بہتر ہوتا۔ کہ یہ بستیوں والے مشرک و کفار ایمان لے آتے اور

لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ

عذاب سے ڈرتے رہتے۔ تو ہم یقیناً ان پر آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔ مگر انہوں نے

كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ اَهْلُ

تو ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ چنانچہ ان کی کرتوتوں کے بدلے ہم نے ان سے گرفت کی۔ اے محمدؐ کیا یہ بستیوں والے

الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾

ہمارے ایسے عذاب سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ جو انہیں رات کے وقت اچانک آئے۔ اور وہ سوتے ہوں۔

اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ

یا یہ بستیوں والے ایسے عذاب سے مطمئن ہو گئے ہیں۔ جو اُن پر دن دہاڑے آ نازل ہوا۔ اور وہ

يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ

کھیل تماشا کر رہے ہوں۔ تو کیا یہ خدا کی قدرت سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ حالانکہ نقصان اٹھانے والوں کے

اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ع

سوا کوئی اس کی قدرت سے بے خوف نہیں۔ کہ نہ جانے کب کیسا عذاب بھیج دے۔

تفسیر

اس رکوع میں اور اس سے پہلے تمام رکوعات میں جس قدر بیانات اور واقعات گذرے ہیں۔ ان کا جامع و مختصر خلاصہ یوں بیان کر دیا۔ کہ ہر ایک نبی کی قوم نے جب اسے جھٹلایا۔ تو ہم نے انہیں اول تو تنگی رزق قحط سالی بیماری۔ اور دیگر مصائب میں مبتلا کیا۔ پھر فوراً ان کی یہ حالت بدل دی۔ کہ شائد وہ شکر کریں۔ مگر وہ ڈھیٹ بنے رہے۔ اور اپنی پہلی حالت کو یہ کہکر بھلا دینے لگے۔ کہ ہمارے باپ دادوں پر اس طرح مصیبت و راحت کا وقت آتا رہا۔ یہ معمولی بات ہے۔ اس کے بعد ان کی نافرمانی کے سبب ان پر عذاب نازل کر دیا گیا۔ پھر آپ کو مخاطب کر کے جمیع کفار کو مخاطب کیا۔ کہ کیا تم لوگ خدا کے عذاب سے نڈر ہو گئے ہو۔ حالانکہ وہ جب چاہے عذاب بھیج دینے کی قدرت رکھتا اس سے ہمیشہ ڈرنا ہی چاہیئے:۔

حدیث شریف

میں ہے۔ کہ جب بادل آتا۔ تو آپ کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ اور گھبرا جاتے۔ بعض صحابہ نے وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس طرح کے بادل سے خدا نے تم سے پہلے قوم عاد کو ہلاک کر ڈالا ۱۔ روہ خوش ہو رہے تھے۔ کہ یہ بادل ہماری وادیوں میں مینہ برسائے گا۔

فائدہ

انسان کو کبھی خدا کی قدرت سے غافل اور اس کی رحمت سے نااُمید نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ہر حال میں خواہ تنگی ہو یا راحت ہو۔ خدا کا شکر ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ راحت کے زمانہ میں تنگی کا زمانہ بھول کر تکبر اور خدا سے غافل ہونے کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔

اَصَبْنٰهُمْ ہم اُن کو پہنچائیں۔ مَلَا۟ئِهٖ اُس کے سردار۔ حَقِيْقٌ۔ لازم ہے۔ حق ہے۔

اَلْقٰى۔ ڈال دیا۔ عَصَاهُ۔ اُس کا عصا۔ ثُعْبَانٌ۔ اژدہا۔

نَزَعَ۔ کھینچا۔ بَيْضَآءُ۔ سفید۔ روشن۔ چمکدار۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ

کیا وہ لوگ جنہیں ہم نے مالکوں کے مرنے کے بعد وارث بنایا۔ اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ اگر ہم چاہیں تو اُن کے

اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

گناہوں کے بدلے ان پر مصیبت نازل کر دیں۔ اور اُن کے دلوں پر مہر لگا دیں۔ کہ وہ کچھ بھی

فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ

ہدایت کی بات نہ سن سکیں۔ یہی وہ بستیاں ہیں۔ جن کی خبریں ہم نے آپ کو دیں۔ کہ ان کے پاس

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا

انہیں میں سے پیغمبر پیدا ہوئے۔ اور وہ روشن دلیلیں لائے۔ مگر وہ جسے ایک بار جھٹلا دیتے

كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

اس پر ایمان نہ لاتے۔ اسی طرح ہم نے ان منکرین کے دلوں پر بھی مہر لگا دی ہے۔ کہ وہ مانتے ہی نہیں

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ

اور ہم نے ان میں سے اکثر کو وعدہ کا پورا نہ پایا۔ اور ہم نے ان میں سے اکثر نافرمان ہی پائے ہیں

لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى

پھر ان کی ہلاکت کے بعد موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کے اراکین سلطنت کی طرف اپنی نشانیاں دے کر

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ

بھیجا۔ مگر انہوں نے انکار کیا۔ دیکھئے کہ فساد کرنے والے۔ اپنا انجام کتنا دردناک بنا لیتے ہیں۔ وہ اس طرح

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ

ہوا۔ کہ موسیٰؑ نے کہا اے فرعون میں رب العالمین کی طرف سے

رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ

رسول ہو کر آیا ہوں۔ اور خدا کے بارہ میں حق کے علاوہ اور کوئی بات نہیں کہونگا۔ وہ یہ کہ میں

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۗ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ

تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں لے کر آیا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ تم

مَعِيَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٠٥﴾ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ

بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کردو۔ فرعون بولا۔ اچھا۔ اگر تو سچا ہے۔ اور واقعی کوئی نشانی

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٠٦﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ

لایا ہے۔ تو نکال وہ کہاں ہے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اول تو اپنا عصا زمین پر ڈال دیا۔ آناً فاناً

ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿١٠٨﴾

میں ایک بڑا ظاہرا دکھائی دینے والا اژدہا بن گیا۔ پھر انہوں نے اپنا ہاتھ جو زیر بغل رکھ کر نکالا۔ تو دیکھنے والوں کیلئے۔ ایک چمکدار چیز بن گیا

تفسیر

اس رکوع۔ کے شروع میں نافرمان بستیوں کا ذکر ہے۔ کہ جن کی طرف خدا نے رسول بھیجے مگر وہ ان پر ایمان نہ لائے

پھر فرعون اور موسیٰؑ کا قصہ ہے۔ موسیٰؑ نے فرعون سے کہا۔ کہ میرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

میں خدا کی طرف سے رسول بن کر آیا ہوں۔ اور اپنے رسول ہونے کا ثبوت بھی رکھتا ہوں۔ فرعون نے

ثبوت مانگا۔ تو آپ نے وہ عصا نیچے ڈال دیا۔ جو فوراً اژدہا بن گیا۔ پھر اپنا ہاتھ جو بغل سے نکالا۔ تو وہ

چمکنے لگا۔ اس کے بعد بقیہ قصہ اگلے رکوع میں مذکور ہے۔

فرعون اور بنی اسرائیل کا قصہ بیان کرنے سے محض لوگوں کا دل خوش کرنا مقصود نہیں۔ بلکہ اس سے عبرت

دلوانا مقصود ہے۔ آج بھی جو لوگ فرعون کی طرح حق سے منکر ہوں اور نشانیاں مانگتے پھریں ان کے لئے فرعون کا انجام بڑا عبرتناک ہے

سَاحِرٌ۔ جادوگر۔ سحر کرنے والا۔ تَاْمُرُوْنَ مشورہ دیتے ہو۔ اَرْجِهْ۔ مہلت دے۔ روک لے۔

مَدَآئِنِ۔ جمع مدینہ کی۔ شہر۔ حٰشِرِيْنَ۔ اکٹھا کرنے والے۔ مُقَرَّبِيْنَ۔ مقربین۔

مُلْقِيْنَ۔ ڈالنے والے تَلْقَفُ۔ نگلتی ہے۔ نگلتا ہے۔ غُلِبُوْا۔ مغلوب ہو گئے۔

صٰغِرِيْنَ۔ ذلیل۔ اٰذَنَ لَكُمْ۔ میں تمہیں اجازت دوں۔ مَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ۔ تم نے مکر کیا چال چلی۔

لَاُقَطِّعَنَّ۔ ضرور کاٹ ڈالوں گا۔ لَاُصَلِّبَنَّ۔ میں ضرور سولی دے دوں گا۔ مُنْقَلِبُوْنَ۔ لوٹ جانے والے۔ تَنْقِمُ۔ انتقام لیتا ہے۔ بدلہ لینا ہے۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾

قوم فرعون کے امراء بولے۔ یہ ضرور کوئی بڑا لکھا جادوگر ہے۔ اور اس کا منشاء یہ ہے

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا

کہ تمہیں اپنے ملک سے نکال دے۔ اب تمہارا کیا مشورہ ہے۔ انہوں نے کہا۔

اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ يَاْتُوْكَ

ان کو اور ان کے بھائی کو کچھ عرصہ روک لو۔ اور شہروں میں منادی کرنے والے بھیج دو۔ کہ تیرے پاس ہر

بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا

پڑھے لکھے جادوگر کو لے آئیں۔ چنانچہ جادوگر فرعون کے دربار میں آ پہنچے۔ اور پوچھنے لگے۔ اگر ہم غالب

لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ

آئے۔ تو کیا ہمیں اس کا کچھ صلہ بھی ملے گا۔ فرعون نے کہا کیوں نہیں۔ تم تو میرے مقربوں میں سے ہو گئے

الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ

پھر وہ موسیٰ سے بولے۔ اے موسیٰؑ کیا آپ عصا ڈالیں گے۔ یا ہم اپنی چیزیں

نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ

ڈالیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ تمہیں پہلے ڈالو۔ چنانچہ جب انہوں نے چیزیں ڈالیں۔ تو لوگوں کی نظر بندی

وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى

کر دی۔ اور انہیں ڈرا دیا۔ وہ فی الحقیقت بڑا جادو کر رہے تھے۔ ہم نے موسیٰؑ کو وحی کے ذریعے حکم دیا۔

مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

کہ اپنا عصا ڈال دیجیئے۔ تو بس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ عصا ان کے ڈھکوسلوں کو نگلے چلا جا رہا ہے۔

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ

چنانچہ حق حق ثابت ہوا۔ اور ان کا کیا باطل ہو کر رہ گیا۔ سب کے سب مغلوب ہو کر رہ گئے !

وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوْٓا

اور ذلیل سے ہو گئے۔ یہ حقیقت دیکھ کر سب جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ اور کہنے لگے۔ ہم تو

اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ

رب العلمین پر ایمان لاتے ہیں۔ جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا پروردگار ہے۔ فرعون یہ سن کر بولا۔

اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ

کہ میری اجازت کے بغیر ہی تم ایمان لے آئے۔ ضرور یہ تمہاری کوئی چال ہے۔ کہ اس چال کے ذریعہ تم

فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾

اس شہر کے باشندوں کو نکال لے جانا چاہتے ہو۔ سو تمہیں ابھی پتہ مل جائے گا۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ

میں تمہارے مقابل کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالوں گا۔ اور سب کے سب سولی پر چڑھا دیئے جاؤ گے۔

اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ

وہ بولے ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ کیا تو ہم سے اس بات کا

مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ رَبَّنَآ اَفْرِغْ

بدلہ لیتا ہے۔ کہ جب ہمارے پاس خدا کی نشانیاں آ گئیں۔ تو ہم نے انہیں صدق دل سے مان لیا۔ پھر انہوں نے

عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾

خدا کی طرف رجوع کیا۔ اور بولے اے ہمارے پروردگار ہمیں صبر عطا فرما۔ اور اسلام پر ہمارا خاتمہ فرما!

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیکھ کر فرعونیوں کو یہ خیال گذرا۔ کہ یہ جادوگر ہے۔ اور جادو کے زور سے بنی اسرائیل کو یہاں سے لے جانا چاہتا ہے۔ چنانچہ لوگوں سے مشورہ کرنے کے بعد اس نے بڑے بڑے ماہر جادوگر بلائے۔ جو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں مغلوب ہو گئے۔ اور سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ فرعون نے انہیں ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کی دھمکی دی۔ مگر یہ تو اسلام تھا۔ کہ جس کے دل میں راسخ ہو گیا۔ پھر نکلنا مشکل ہے۔ چنانچہ وہ سب مسلمان ہی مرے!

فائدہ

مصیبتوں سے گھبرا کر اسلام سے بیزاری ظاہر کرنے کی بجائے خدا سے صبر کی توفیق مانگنی چاہیئے۔ اور ہر حال میں یہی دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدایا ہمیں اسلام کی حالت میں دنیا سے اٹھانا۔

اَتَذَرُ ۔ کیا چھوڑتا ہے۔ یَذَرَكَ ۔ وہ تجھے چھوڑتا ہے۔ سَنُقَتِّلُ ۔ ہم عنقریب مار ڈالیں گے
نَسْتَحْيِي ۔ ہم زندہ رکھیں گے۔ قَاهِرُوْنَ ۔ قاہر کی جمع غالب یُوْرِثُهَا ۔ اس کا وارث بناتا ہے۔
الْعَاقِبَةُ ۔ اچھا انجام۔ اُوْذِيْنَا ۔ ہمیں تکلیف دی گئی۔ تَاْتِيَنَا ۔ تو آیا ہمارے پاس۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ
فرعون کے امراء نے کہا۔ کیا تو موسیٰؑ اور اس کی قوم کو۔ ملک میں فساد پھیلانے کی غرض سے آزاد چھوڑ رہا ہے۔
لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ
حالانکہ وہ مجھ کو اور تیرے معبودوں کو چھوڑ چکے ہیں۔ تو فرعون نے کہا۔ ہم عنقریب اُن کے
اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْیٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
بیٹوں کو مار ڈالیں گے۔ اور ان کی بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیں گے۔ اور ان پر خوب قہر و غضب ڈھائیں گے۔
قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ
موسیٰ علیہ السلام نے اس پر اپنی قوم سے کہا۔ دیکھو اللہ سے مدد طلب کرو۔ اور صبر سے کام لو۔ بے شک
الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ
زمین کا مالک حقیقی خدا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اُس کا وارث قرار دیتا ہے۔
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا
لیکن بہتر انجام بس پرہیزگاروں کا ہی ہوتا ہے۔ وہ بولے اے موسیٰ علیہ السلام تمہارے آنے سے پہلے بھی ہمیں
وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ
ایسی ہی ایذا دی گئی۔ اور اب تمہارے آنے کے بعد بھی۔ تو انہوں نے جواب دیا قریب ہے۔ کہ تمہارا پروردگار فرعون
وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾
کو ہلاک کر ڈالے۔ اور تمہیں زمین پر ان کا قائم مقام کر دے۔ اور پھر دیکھے۔ کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

ع ۱۵ ۵

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایمان والوں پر بہت سخت مصیبتیں آتی ہیں۔ لیکن اس کے لئے بہترین علاج یہی ہے۔ کہ خدا سے مدد مانگتے رہنا چاہیئے۔ اور صبر سے کام لینا چاہیئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو یہی حکم دیا۔ جب فرعون کے لوگ ان کے بچوں کو مار ڈالتے اور بچیوں کو زندہ رکھ چھوڑتے تھے۔ پھر بتایا گیا ہے۔ کہ خدا جب کسی کو زمین کا وارث کرتا ہے۔ یا حکومت عطا کرتا ہے۔ تو اُسے اچھے عمل کرنے چاہئیں کیونکہ یہ بھی خدا کی آزمائش کی ایک قسم ہے:-

سِنِيْنَ ۔ قحط سالی ۔	يَطَّيَّرُوْا ۔ نحوست لگاتے ۔	طٰٓئِرُهُمْ ۔ اُن کی نحوست ۔
مَهْمَا ۔ جب کبھی ۔	لِتَسْحَرَنَا ۔ کہ ہم پر جادو کردو	طُوْفَانَ ۔ طوفان ۔
جَرَادَ ۔ ٹڈیاں ۔	قُمَّلَ ۔ چچڑیاں ۔	ضَفَادِعَ ۔ جمع ضفدع کی مینڈک
مُفَصَّلٰتٍ ۔ کھلی کھلی ۔	كَشَفْتَ ۔ تم نے ہٹا دیا ۔	يَنْكُثُوْنَ ۔ توڑتے ہیں بدعہدی کرتے ہیں
مَشَارِقَ ۔ جمع مشرق کی ۔	مَغَارِبَ ۔ جمع مغرب کی ۔	حُسْنٰى ۔ اچھا وعدہ اچھی بات ۔
دَمَّرْنَا ۔ برباد کر دیا ۔	يَعْرِشُوْنَ ۔ بلند کرتے تھے بناتے تھے	جَاوَزْنَا ۔ پار کر گئے ۔
اَصْنَامٍ ۔ جمع صنم کی ۔ بُت	مُتَبَّرٌ ۔ تباہ ہونے والے ۔	اَبْغِيْكُمْ ۔ تمہارے لئے تلاش کروں

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ

اور یقیناً ہم نے فرعون والوں کو متواتر قحط سالیوں ۔ اور پھلوں کی کمی کی سزا دی ۔ تاکہ وہ عبرت پکڑیں ۔

لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ

اور جب انہیں کوئی بھلائی پہنچتی ۔ تو کہتے ۔ یہ ہماری ہی وجہ سے ہے ۔ اور جب کوئی برائی

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ

پہنچتی ۔ تو کہتے ۔ یہ موسیٰؑ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست پڑی ! آگاہ رہیں ۔ کہ اُن کی

اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

نحوست خدا ہی کے اختیار میں ہے ۔ لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے ۔

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ

اور کہنے لگے ۔ کہ جب کبھی ۔ تو کوئی ایسی نشانی لائے گا ۔ کہ اس کے ذریعہ ہم پر جادو کردے ۔ تو ہم تجھ پر

لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ

ایمان نہیں لائیں گے ۔ تو ہم نے اُن پر طوفان بھیجا ۔ اور ٹڈیاں ۔

وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا

اور چچڑیاں ۔ اور مینڈک ۔ اور خون ۔ یہ سب کھلی آیات انہیں دکھائیں ۔ لیکن وہ اس پر بھی

وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا

اکڑے رہے ۔ وہ تو بہت ہی سخت مجرم تھے اور جب ان پر عذاب آتا ۔ تو کہتے ۔ اے موسےٰ اپنے

يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ

رب کو پکار ۔ اس عہد سے جو اس نے تجھ سے کیا ہے ۔ اگر تو نے ہم سے

عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ﴿١٣٤﴾

عذاب دور کرادیا۔ تو ہم ضرور تجھ پر ایمان لائیں گے۔ اور ضرور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھی بھیج دیں گے

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰٓ أَجَلٍ هُم بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ

چنانچہ جب ہم ان سے ایک مقرر حد تک کے لئے عذاب ہٹا لیتے۔ تو مدت پوری ہونے سے پہلے ہی وہ عہد

يَنكُثُونَ ﴿١٣٥﴾ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ

توڑ ڈالتے اور ایمان نہ لاتے۔ آخر ہم نے اُن سے بدلہ لیا۔ اور اس وجہ سے۔ کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے اور ان کی

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٣٦﴾ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ

بے پرواہ ہوگئے تھے۔ ہم نے سب کو دریا میں غرق کر ڈالا۔ اور ان کے بعد اس قوم کو

كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي

جو مغلوب و بے کس تھی۔ زمین کے اُس سرے سے۔ اُس سرے تک کا مالک کر دیا۔

بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ

اور بنی اسرائیل کے صبر کے سبب تمہارے پروردگار کا وعدہ اُن کے حق میں پورا ہوا۔

بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا

اور فرعون اور اس کی قوم جو کچھ بناتی تھی۔ اور جو بلند عمارتیں بناتی تھی۔ ہم نے سب کچھ

يَعْرِشُونَ ﴿١٣٧﴾ وَجَاوَزْنَا بِبَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ

الربع

برباد کر دیا۔ اور ہم بنی اسرائیل کو پار لے گئے۔ اور وہ ایک ایسی قوم کے پاس پہنچے۔ جو اپنے

يَعْكُفُونَ عَلَىٰٓ أَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَل لَّنَآ إِلَٰهًا

بتوں کے آگے جھکے ہوئے تھے۔ وہ بول اٹھے۔ اے موسیٰ علیہ السلام ہمیں بھی ایک ایسا ہی معبود بنا دو۔

كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ﴿١٣٨﴾ إِنَّ هَٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ

جیسا کہ ان کا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کوئی شک نہیں۔ کہ تم پرلے درجے کے جاہل ہو۔ یہ جس دین پر ہیں وہ

مَّا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٩﴾ قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ

تباہ ہونے والا ہے۔ اور جو یہ عمل کرتے ہیں ضرور اکارت ہونے والے ہیں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے لئے

أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿١٤٠﴾ وَإِذْ أَنجَيْنَاكُم

اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود ڈھونڈ نکالوں۔ حالانکہ اس نے تمہیں اس وقت تمام عالم پر فضیلت دے رکھی ہے

مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ الْعَذَابِ ۖ يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ

کیا وہ وقت بھول گئے ہو کہ جب خدا نے تمہیں فرعون والوں کے ظلم سے نجات دی۔ کہ وہ تمہیں بہت بُرا عذاب دیتے تھے

وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿١٤١﴾

یعنی تمہارے بچوں کو قتل کر ڈالتے۔ اور بچیوں کو زندہ رکھتے تھے۔ اور اس واقعہ میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری زبردست آزمائش تھی

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ذکر ہے۔ فرعون کو آخر کار اس کے لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق کر دیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام جب قوم کو لے کر دوسری طرف بڑھے۔ تو بعض لوگ ایسے ملے جو بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ اب وہی ان کی سرکشی عود کر آئی۔ اور لگے موسیٰؑ سے کہنے کہ ہمیں بھی ایک بت بنا دیجیے۔ جس پر موسیٰ علیہ السلام نے اُن کو ڈانٹا۔ اور خدا کی نعمت یاد دلائی۔ کہ اُس نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی۔ اب تم اس کے خلاف سرکشی پر آمادہ ہوتے ہو

فائدہ

اس رکوع میں بنی اسرائیل نے جو موسیٰؑ سے التجا کی اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ باوجود آزاد ہو جانے کے ان کی سرکشیوں میں کوئی فرق نہ آیا۔ اور ان میں دماغی اور روحانی تبدیلی بہت کم واقع ہوئی۔ بلکہ اس کے بعد ایک موقع پر تو انہوں نے بچھڑے کی پوجا شروع ہی کر دی۔ اس کے برعکس اصحاب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حکومت اور زمین کی وراثت حاصل کی تو چار دانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بجا دیا۔

ثَلٰثِيْنَ - تیس۔ اَتْمَمْنٰهَا - اس کو پورا کیا۔ مِيْقَاتُ - مدت
اُخْلُفْنِيْ - میرا قائم مقام بن۔ اَرِنِيْ - مجھے دکھلا۔ لَنْ تَرٰىنِيْ - تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا۔
اسْتَقَرَّ - ٹھیرا۔ تَجَلّٰى - روشن ہوا تجلی کی۔ دَكًّا - ریزہ ریزہ۔ خَرَّ - گر پڑا۔
صَعِقًا - بے ہوش ہو کر غش کھا کر۔ اَفَاقَ - ہوش میں آئے۔ افاقہ ہوا۔ اصْطَفَيْتُكَ - میں نے تجھے چن لیا ہے
اَلْوَاحُ - جمع لوح کی تختیاں۔ سَاُورِيْكُمْ - میں عنقریب تمہیں دکھاؤں گا۔ سَاَصْرِفُ - میں عنقریب ہٹا دوں گا۔

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتوں کا وعدہ کیا۔ اور دس راتیں اور ملا کر اسے پورا کیا۔ پس اُن کے پروردگار

رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ

کی مقرر کردہ مدت چالیس راتوں میں ختم ہوئی۔ اور موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہتے گئے

فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤٢﴾ وَلَمَّا

میری قوم میں تم میرے قائم مقام ہو۔ ان میں اصلاح کرتے رہنا۔ اور مفسدوں کی راہ نہ اختیار کر لینا۔ اور جب

جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ
موسیٰؑ ہمارے مقررہ وقت پر آئے۔ اور اُن سے اُن کے پروردگار نے بات چیت کی۔ تو اُن کو شوق دیدار ہوا۔ اور عرض کی اے میرے پروردگار

قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَهٗ فَسَوْفَ
ذرا اپنا رُخ دکھاؤ۔ کہ میں نظر بھر اُسے دیکھ لوں۔ جواب ملا نہیں اے موسیٰؑ تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔ ہاں یہ بات ہے۔ کہ آزمائش کے طور پہاڑ کی طرف نگاہ کرو

تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۚ
اگر یہ اپنی جگہ پر برقرار رہا۔ تو شائد تو مجھے دیکھ سکے۔ چنانچہ جب ان کے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی کی تو اُسے ریزہ ریزہ کر ڈالا۔ اور موسیٰؑ تو بے ہوش ہو کر ہی گر پڑے

فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ
جب کچھ ہوش آیا تو بولے اے اللہ تیری ذات پاک ہے۔ میں تیری حضور میں اس گستاخی کی معافی چاہتا ہوں اور میں سب سے پہلے تم پر بن دیکھے ایمان لانے والا ہوں۔

یٰمُوْسٰۤی اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَبِکَلَامِیْ ۫ۖ فَخُذْ
پھر خدا نے کہا اے موسیٰ میں نے تجھے اپنی رسالت اور ہمکلامی کے لئے لوگوں میں سے چن لیا ہے تو جو کچھ میں حکم احکام تمہیں دوں۔ اُن پر چلو

مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَکَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ
اور شکر کرنے والے ہو۔ اور ہم نے اُس کے لئے لوحوں میں

کُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ
ہر نصیحت کی بات۔ اور ہر چیز کی تفصیل لکھ ڈالی تھی۔ اور کہا۔ اے موسیٰؑ اس پر بڑی پابندی سے عمل کرو۔

قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِیْکُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ
اور قوم سے بھی یہی کہو۔ کہ وہ ان میں سے عمدہ باتوں پر مضبوطی سے عمل پیرا ہو جائیں۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد ہم تمہیں نافرمانوں کی جگہ بتا دینگے

عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ
عنقریب میں اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کے دل پھیر دوں گا۔ جو ناحق زمین پر اکڑتے پھرتے ہیں۔ اور اگر یہ لوگ دنیا جہان کی

اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ۚ
نشانیاں دیکھ لیں گے تو بھی ایمان نہ لائیں گے۔ اور نیکی کا راستہ دیکھ بھی لیں گے۔ تو بھی اسے اختیار نہ کریں گے۔

وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ کَذَّبُوْا
ہاں اگر کہیں گمراہی کا راستہ دیکھیں گے۔ تو جھٹ اس پر چل کھڑے ہوں گے۔ یہ اس سبب سے کہ وہ ہماری

بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَآءِ
آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس سے غافل تھے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ اور آخرت میں خدا سے

الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع ۱۷
ملنے کو نہیں مانتے۔ تو ان کے اعمال اکارت گئے! کیا اُن کے کئے کے علاوہ انہیں کسی اور کام کا بدلہ دیا جا رہا ہے۔ ہرگز نہیں!

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب اُن سے خدا نے کلام کیا۔ تو اشتیاق میں آ کر دیکھنے کی بھی آرزو کر بیٹھے۔ لیکن خدا کو کوئی نہیں دیکھ سکتا! نہ نبی۔ نہ آدمی۔

اس کے بعد بتایا گیا ہے۔ کہ توراۃ میں خدا نے ہر طرح کی وعظ و نصیحت کی باتیں لکھ کر دی تھیں۔

لیکن بنی اسرائیل نے ان سے اعراض کیا۔ اس لیے بار بار اُن پر عذاب نازل ہوتا رہا۔

پھر شرک کرنے والوں اور آخرت پر یقین نہ رکھنے والوں کا۔ کوئی عمل قبول نہیں ہو گا۔

حُلِیِّهِمْ۔ ان کے زیورات۔ جَسَدًا۔ جسم۔ خُوَارٌ۔ گائے کی آواز۔
غَضْبَانَ۔ غضب کی حالت میں۔ غصہ میں۔ اَسِفًا۔ رنجیدہ افسوس کرتے ہوئے۔
بِئْسَمَا۔ کیسا برا ہے۔ خَلَفْتُمُوْنِیْ۔ تم نے میری قائم مقامی کی۔ یَجُرُّهٗ۔ کھینچتا تھا اس کو۔
ابْنَ اُمَّ۔ ماں جائے۔ بھائی۔ اِسْتَضْعَفُوْنِیْ۔ مجھے کمزور جانا انہوں نے۔
کَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ۔ قریب تھا۔ کہ مجھے مار ڈالتے۔ فَلَا تُشْمِتْ۔ پس مت ہنسا۔

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ

اور موسیٰؑ کی قوم نے اسی اثنا میں کہ وہ اُن کے پاس آئے اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا لیا جو جسم رکھتا تھا۔ اور گائے کی آواز

خُوَارٌ ؕ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَلَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ

اس سے نکلتی تھی۔ کیا انہوں نے بھی نہ سوچا۔ کہ وہ نہ انہیں کوئی بات کہتا ہے۔ نہ انہیں کوئی سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ انہوں

وَكَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ

نے تو بس بن سوچے سمجھے اسے پکڑ بھی لیا! اور ظالم ہو گئے۔ اور جب وہ بہت نادم ہوئے۔ اور سمجھ گئے۔ کہ وہ گمراہی کے گڑھے

ضَلُّوْا ۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

میں جا گرے۔ تو لگے پکارنے۔ اے ہمارے پروردگار۔ اگر تو ہم پر رحم نہیں کرے گا۔ اور ہمارے گناہ نہیں بخش دیگا تو یقیناً

الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ

ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ اور جب موسیٰؑ غضبناک اور رنجگین ہو کر اپنی قوم کے پاس واپس آئے۔

قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ

تو بولے۔ تم نے میری کیا ہی بُری قائم مقامی کی۔ کیا تم نے اپنے پروردگار کے حکم میں جلدی کی۔ اور بچھڑا ہی گڑھ لیا۔

وقف لازم

وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ

پھر غصے سے لوحیں نیچے ڈالدیں۔ اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچے۔ تو وہ بولے اے میرے بھائی قوم نے

الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ

مجھے بے کس سمجھا! اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کر ڈالتے۔ اب تو اس رویہ سے دشمنوں کو مجھ پر ہنسی اڑانے کا

وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿١٥٠﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي

موقعہ نہ دے۔ اور میرا شمار ظالموں میں نہ کر۔ اب موسیٰ علیہ السلام سمجھے! اور بولے۔ اے ہمارے پروردگار

وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿١٥١﴾

ع ۱۸

مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ اور تو سب رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے

تفسیر

اس رکوع میں بنی اسرائیل کی سرکشی اور گوسالہ پرستی کا بیان ہے۔ اور ان کی ایمان کی کمزوری کا اظہار ہے۔ ذرا پیشوائے قوم نظروں سے اوجھل ہوا۔ اور انہوں نے گمراہی اختیار کی۔ پھر اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا مکالمہ ہے۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے غصے میں ان سے باتیں کیں۔ اور اور بعد میں جب اصل معاملہ سمجھے۔ تو اپنے لئے۔ اور ان کے لئے دعاء مانگی۔

فائدہ

خدا کے احکام کی بجاآوری میں انسان کو کسی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جو بھی اُس کام میں رکاوٹ ڈالے اُس سے سختی سے باز پرس کرنی چاہیئے:۔

سَيَنَالُ۔ بہت جلد پہنچے گا۔ مُفْتَرِينَ۔ افترا کرنے والے۔ جھوٹ باندھنے والے۔
سَكَتَ۔ ساکت ہوگیا۔ گم ہوگیا۔ دب گیا۔ نُسْخَتِهَا۔ اس کا لکھا ہوا۔ يَرْهَبُونَ۔ وہ ڈرتے ہیں۔
اَخْتَارَ۔ چُن لیا اُس نے۔ اختیار کیا۔ سَبْعِينَ۔ ستر۔ غَافِرِينَ۔ مغفرت کرنے والے۔ بخشنے والے
سَاَكْتُبُ۔ میں ضرور لکھوں گا۔ واجب کردوں گا۔ يَضَعُ۔ اتار دیتا ہے۔ اَغْلٰلَ۔ پھندے۔ طوق۔

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ

ہم نے موسیٰ سے کہدیا۔ کہ بنی اسرائیل میں سے جنہوں نے بچھڑے کو معبود بنا لیا تھا بہت جلد ان کے رب کی طرف سے ان پر غضب نازل ہوگا

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ﴿١٥٢﴾ وَالَّذِينَ عَمِلُوا

اور وہ اس دنیا ہی کی زندگی میں ذلیل سوا کر دیئے جائیں گے۔ اور ہم اسی طرح ایسے جھوٹ باندھنے والوں کو سزا دیا کرتے ہیں۔ ہاں مگر جو

السَّيِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْٓا ۡ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا

جو بھول چوک سے کوئی برا کام کریں۔ لیکن اس کے بعد فوراً توبہ کرلیں۔ اور خدا کے حکموں کو مان لیں تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ

کہ تیرا رب اُن کی توبہ کرنے کے بعد ان کے لئے بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اور جب موسیٰؑ کا کچھ غصہ ٹھنڈا ہوگیا۔ تو اس نے توریت کی لکھی ہوئی

الْاَلْوَاحَ ۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ

تختیاں اٹھالیں۔ اور ان تختیوں میں جو لکھا تھا۔ وہ ان لوگوں کے لئے۔ جو صرف ایک پروردگار سے ڈرتے ہوں ہدایت کا

لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا

باعث اور رحمت کا باعث تھا۔ پھر موسیٰؑ نے ہماری ملاقات کیلئے اپنی قوم میں ستر آدمی چنے۔ اور جب ان کو زلزلے

لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ

آ گھیرا۔ تو حضرت موسیٰ کہنے لگے۔ اے پروردگار اگر تیری مرضی ہلاک کرنے کی ہی تھی۔ تو اس سے پہلے ہی مجھے اور

مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ

اور ان سب کو ہلاک کر دیتا۔ کیا تو اس بُرے کام کے عوض ہمیں ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ جو ہم میں سے چند بے وقوفوں نے

اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ

کیا تھا۔ اور مجھے معلوم ہے۔ کہ یہ سب تیری طرف سے آزمائش ہے۔ اور کچھ نہیں۔ اس آزمائش میں ہی ناکامی اور ثابت قدمی کو دیکھ

وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا

تو جس کو مناسب سمجھتا ہے گمراہ کردیتا ہے۔ جس کو مناسب سمجھتا ہے سیدھے راہ پر لگا دیتا ہے۔ اے پروردگار تو ہی ہمارا مالک اور

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ

دوست ہے ہمیں معاف کر اور ہماری حالت پر رحم کر۔ اور تو سب بخشنے والوں سے بڑھ چڑھ کر بخشنے والا ہے۔ اور اے پروردگار تو اس دنیا میں

عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ

بھی ہمارے لئے بہتری کا سامان پیدا کر اور آخرت میں بھی۔ اور ہم نے تو تیری ہی طرف رستہ اختیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی دعا سن کر

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ

کہا۔ میرا عذاب تو صرف انہیں کے لئے ہے جن کو میں قابل سمجھتا ہوں۔ لیکن میری رحمت ہر ایک چیز پر ہے۔ اور بالضرور میں یہ رحمت اُن لوگوں کیلئے

بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ

خاص طور پر لکھ دوں گا۔ جو کہ پرہیزگار ہوں گے۔ زکوٰۃ کو پورا پورا ادا کریں گے۔ اور وہ لوگ جو میری نشانیوں پر ایمان لائیں گے۔ اور خصوصاً وہ لوگ

الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

جو کہ میرے بھیجے ہوئے اُس اَن پڑھ نبی کی پیروی کریں گے۔ جس کے متعلق وہ توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ

وہ رسول انہیں نیک کاموں کا حکم دے گا۔ اور بُرے کاموں سے روکے گا۔ اور پاکیزہ چیزیں ان کے لئے حلال کرے گا

الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ

اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام ٹھہرائے گا۔ اور اسی طرح وہ ان کے بوجھ کو ہلکا کرے گا۔

وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ

اور ان کے گلوں سے پھندوں کو جو انہوں نے خود ڈال رکھے ہوں گے اُتارے گا۔ اور یاد رکھو جو لوگ اس نبوت پر ایمان لائیں گے اور اس کی عزت

وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

کریں گے۔ اور اس کی مدد کریں گے اور اس نور یعنی قرآن کی جو اس کے ساتھ اُتارا جائے گا پیروی کریں وہی لوگ حقیقت میں کامیاب کئے جائیں گے۔

ع ۱۹

تفسیر

اس رکوع کی پہلی آیات میں حضرت موسیٰؑ کی امت کا ذکر ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح حضرت موسیٰؑ کی قوم پر اللہ کا غضب نازل ہوا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰؑ کی عاجزانہ دعا ہے۔ پھر اللہ کی طرف سے اس دعا کے قبول کئے جانے کی خوشخبری ہے۔ اس کے ساتھ وہ پیشین گوئی بھی درج کر دی ہے۔ جو رسول خداؐ کے حق میں توریت اور انجیل میں درج ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے۔ کہ حقیقت میں دنیا اور آخرت میں کامیاب وہی ہو سکتا ہے۔ جو کہ رسول خدا کی پیروی کرے۔ اور قرآن کریم کے ہر حکم کو مانے۔ رسول خداؐ کی عزت اسی میں ہے کہ ہم ان کی امت ہوتے ہوئے۔ اُن کے دیئے ہوئے قرآن کے حکموں کو مانیں اور انکے اسوۂ حسنہ کی پوری پوری پیروی کریں۔ اور اسلام کی تبلیغ کریں۔ اور ہمیں یہ بھی خیال کرنا چاہیئے۔ کہ خداوند کریم نے قرآن کو نور کہا ہے اب ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس نور کی پیروی کریں تاکہ دنیا اور آخرت کے معاملات میں اندھیرے میں نہ رہیں۔

اَنْۢبَجَسَتْ۔ پھوٹ نکلے۔ بہ نکلے۔ اُسْكُنُوْا۔ تم ساکن ہو جاؤ۔ رہو۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨ الَّذِيْ

اے محمدؐ ان لوگوں سے کہہ دے۔ میں اُسی اللہ کی طرف سے جس کیلئے تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ص

تم تمام لوگوں کے لئے وہی امی رسول ہوں۔ اور دیکھو سوائے اُس اللہ کے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ جو زندہ کرتا

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

ہے اور مارتا ہے۔ اور اے لوگو دیکھو اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے اُس اَن پڑھ نبی پر ایمان لے آؤ۔ جو کہ اُس پر

وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى

اس کی تمام نازل ہوئی باتوں پر یقین رکھتا ہے اگر تم سیدھا رستہ پانا چاہتے ہو تو اس نبی کی پیروی کرو۔ اور موسیٰؑ کی قوم میں سے

اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ

ایک گروہ ایسا بھی ہے جو کہ ان سچی باتوں کی لوگوں کو ہدایت کرتا ہے اور سچائی کے ساتھ لوگوں میں انصاف کرتا ہے

عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۭ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ

اور ہم نے ان کو بارہ قبیلوں میں بانٹ دیا اور جب حضرت موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لئے پانی کی درخواست کی تو ہم نے

قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ

حکم دیا کہ اے موسیٰؑ اپنے سوٹے سے پتھر کو مار پس اس پتھر میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ وَظَلَّلْنَا

اور ہر ایک گروہ نے اپنا اپنا پانی پینے کا گھاٹ پہچان لیا۔ پھر ہم نے

عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ

ان پر بادلوں کا سایہ کیا۔ اور ان پر من اور سلویٰ اتارا۔ اور انہیں

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ

اجازت دی کہ جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں۔ انہیں خوب کھاؤ پیو۔ انہوں نے اگر نافرمانی کی

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ

تو ہمارا کیا بگاڑا۔ بلکہ اپنی ہی جانوں پر ظلم کیا۔ اور جب ہم نے ان بنی اسرائیل سے کہا کہ اس مقام یعنی شہر میں داخل

الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا

ہو جاؤ۔ اور جہاں سے چاہو۔ بافراغت کھاؤ۔ مگر دروازہ سے داخل ہوتے وقت ایک تو اطاعت کا اظہار کرتے ہوئے

الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْۗـــٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

داخل ہو۔ اور دوسرے یہ کہتے ہوئے داخل ہو کہ خدا ہمیں معاف کردے۔ ہم تمہارے خطاؤں کو معاف کر دیں گے۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ

اور جو اس کے بعد اچھے نیک کام کریں گے۔ انہیں اس سے بھی زیادہ نعمتیں دیں گے۔ مگر پھر بھی ان میں سے کچھ ظالموں نے جو کچھ انہیں کہا گیا تھا

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

ع ۵ ۲۰ ۱۰

اس کو کسی اور ہی طرح بدل ڈالا۔ پس پھر ہم نے ان کے اس ظلم کرنے کی سزا میں آسمان پر سے ان پر عذاب نازل کیا۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی طرف سے اسلام لانے کی دعوت

دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ آپ ہی وہ امی نبی ہیں۔ جن کے متعلق تورات اور انجیل میں پیشین گوئی درج ہے۔ اس کے بعد پھر حضرت موسیٰؑ کی قوم کے کچھ اچھے آدمیوں کا ذکر ہے۔ اور بعد میں حضرت موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل کے حالات درج ہیں۔ ان کے درج کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ لوگ اللہ کے انعامات کو یاد رکھیں اور موسیٰ کی قوم کی طرح رسول خدا کا انکار نہ کریں اور یہ بھی اشارہ ہے۔ کہ رسول خدا کا آنا بھی ایک بڑی بھاری نعمت ہے۔ اور جس طرح پانی اور کھانا انسان کی زندگی کا سامان ہے۔ اسی طرح قرآن کی تعلیم بھی ہماری آیندہ زندگی کا سامان ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ آخرت کا خیال رکھتے ہوئے۔ قرآن کریم کو ہرگز نہ چھوڑیں اور جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کریں۔ اسی میں ہماری بھلائی و بہبودی ہے:۔

حَاضِرَةَ۔ سامنے کنارے پر۔ يَعْدُوْنَ۔ وہ نافرمانی کرتے تھے حد سے گذرتے تھے۔ حِيْتَانُ۔ جمع حوت۔ مچھلیاں۔ شُرَّعًا۔ تیرتی ہوئی سامنے آجانا۔ يَسْبِتُوْنَ۔ وہ سبت مناتے ہیں یا مناتے تھے۔ تَعِظُوْنَ۔ تم وعظ کرتے ہو نصیحت کرتے ہو۔ مَعْذِرَةً۔ عذر کے طور پر۔ تَاَذَّنَ۔ جب اس نے حکم دیا۔ اذن دیا۔ بَلَوْنَا۔ ہم نے آزمایا۔ عَرَضَ۔ سامان۔ يُمَسِّكُوْنَ۔ وہ پکڑے رہتے ہیں ساتھ چمٹے رہتے ہیں۔ نَتَقْنَا۔ اکھیڑا ہم نے۔ وَاقِعٌ۔ ہونے والا کرنے والا۔

وَسْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۘ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ اِذْ

[illegible] ان بستی کے متعلق پوچھ جو بالکل سمندر کے کنارے پر تھی اور اس طرح اس کے رہنے والے سبت کے دن کی حد کو توڑتے تھے کیونکہ

تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَّيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ۙ لَا تَاْتِيْهِمْ ۛ

جس دن وہ [illegible] تھے تو مچھلیاں پانی پر تیرتی ہوئی بالکل ان کے سامنے آجاتی۔ اور جس دن وہ سبت نہ مناتے مچھلیاں نظر ہی نہ آتی تھیں۔ کیونکہ وہ فاسق

كَذٰلِكَ ۛ نَبْلُوْهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ

اللہ کے حکموں کو توڑنے کے عادی تھے۔ اس لئے ہم نے ان کو سبت کے بارے میں بھی آزمایا۔ اور جو ان کو سبت کے دن اللہ کی نافرمانی سے روکتے تھے

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ

جب ان کو [illegible] تم ان بدکاروں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جب اللہ ہی نے ان کو ہلاک کرنے کی ٹھانی ہے۔ یا وہ ان کو کوئی اور عذاب سخت پہنچانے والا

قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا مَا

انہوں نے جواب دیا ہمارا روکنا تمہارے ہی پروردگار کے سامنے ایک عذر پیش کرنے کیلئے ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ شاید ہمارے روکنے سے وہ اس نافرمانی سے

ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا

رک جائیں جب وہ بدکار جس بات کی ان کو نصیحت کی جا رہی تھی اسے بالکل بھول گئے۔ تو ہم نے جو ان کو بدکاری سے روکتے تھے انہیں تو بچا لیا۔ اور

معانقہ النصفو

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۢ بَئِيْسٍۢ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا

مگراں بدکاروں اور ظالموں کو۔ ان کی بدکاری کی پاداش میں بہت سخت عذاب میں جکڑ لیا۔ اور پھر جب انہوں نے جس

عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿١٦٦﴾

بات سے انہیں روکا جاتا تھا۔ سرکشی کی۔ تو ہم نے حکم دیا۔ کہ جاؤ پھٹکارے ہوئے بندر بن جاؤ۔ اور جب تیرے

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ

رب نے دو ٹوک فیصلہ کر دیا۔ کہ وہ ضرور قیامت تک ایسے حاکم بھیجا کرے گا۔ جو انہیں

يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ښ وَاِنَّهٗ

سخت اذیتیں دیتے رہیں۔ اور دیکھ تیرا رب کس قدر جلد پکڑتا ہے۔ گروہ بخشنے والا

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ

مہربان بھی ہے۔ پس ہم نے انہیں دنیا میں گروہ گروہ بنا دیا۔ ان میں کوئی گروہ تو

الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ۡ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ

نیکوکاروں کا بھی ہے۔ اور کچھ ان کے علاوہ بدکار ہیں۔ اور ہم نے ان کو کئی بار عذاب اور انعامات دے کر

وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

آزمایا۔ تاکہ وہ پھر سیدھے راستہ کی طرف لوٹ آئیں۔ مگر اُن کے بعد اُن کے ایسے جانشین پیدا ہوئے

خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ

اور ایسے تورات کے وارث بنے۔ کہ تورات کے احکام کے بدلے انہیں جو بھی تھوڑا بہت دنیا کا مال ملتا ہے۔

يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ

اُسے لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کوئی بات نہیں۔ ہمیں خدا ضرور معاف کر دے گا۔ ایک بار ہی نہیں۔ بلکہ پھر بھی کبھی اگر موقعہ ملتا ہے

اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَي اللّٰهِ اِلَّا

تو دنیا کے مال کو لے لیتے ہیں۔ ان سے پوچھو کیا ان سے اس کتاب کے متعلق یہ مضبوط عہد نہیں لیا گیا۔ کہ سوائے

الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

سچی بات کے اللہ کے متعلق اور کچھ نہ کہیں۔ اور جو اس کتاب میں ہے اسے سوچ سمجھ کر اور کو پڑھا نہیں گیا یہ اتنا بھی غور

يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ

نہیں کرتے کہ آخرت میں جو پرہیزگاروں کے رہنے کی جگہ ہے وہ اس دنیا سے بہتر ہوگی۔ انہیں سنا دو جو لوگ اس کتاب کو پکڑے

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٧٠﴾

رہیں گے۔ اور اس کے احکام پر چلیں گے۔ اور نماز کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے رہیں گے۔ ہم ایسے نیک لوگوں کے نیک اعمال کبھی ضائع نہیں ہونے دیں گے

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ

اور ان بنی اسرائیل کو وہ وقت بھی یاد ہوگا۔ جب کہ ہم نے پہاڑ کو اکھیڑ کر ان سروں پر چھتری کی طرح لٹکا دیا۔ اور انہیں یہ خیال ہوا کہ بس اب ان پر

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

گرنے ہی والا ہے۔ تو ہم نے انہیں حکم دیا۔ کہ دیکھو اگر تم عذاب سے بچنا چاہتے ہو۔ تو جو ہم تم کو دے رہے ہیں اسے ٹھیک طرح قبول کرو۔ اور جو اس میں ہوتی تا بس

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے بنی اسرائیل کی اس نافرمانی کا ذکر ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں بندر بنا دیا گیا تھا۔ اور ساتھ ہی مثال سے یہ بھی سمجھا دیا گیا ہے۔ کہ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے نیک آدمی کا فرض ہے۔ کہ وہ نصیحت کرتا جائے۔ تا کہ وہ اس عذاب سے جو بدکاروں پر آتا ہے بچ جائے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کی ایک اور بری صفت بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ خدا کے رحم و کرم کا ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اور کتاب اللہ کے احکام کے عوض دنیا کے مال و دولت کو قبول کرتے ہیں۔ اور یہ سمجھایا گیا ہے۔ کہ خدا ایسے جرم کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہی تو اصل کام ہے۔ جس کے لئے کسی قوم کو پیدا کیا جاتا ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ بنی اسرائیل کے حالات سے عبرت پکڑیں اور خود ان برے کاموں سے بچتے رہیں جن میں بنی اسرائیل گرفتار تھے

اَشْهَدَ۔ اس نے گواہ کیا گواہ بنایا۔ اَلَسْتُ۔ کیا میں نہیں ہوں۔ بَلٰى۔ ہاں۔
مُبْطِلُوْنَ۔ باطل کی پیروی کرنے والے گمراہ۔ اِنْسَلَخَ۔ اس نے کینچلی اتار دی یعنی پھر گیا قبول نہ کیا
غٰوِيْنَ۔ غوائت والے گمراہ۔ اَخْلَدَ۔ وہ جھکا۔ وہ گرا۔ كَلْب۔ کتا۔ يَلْهَثْ۔ وہ زبان نکالے۔
تَتْرُكْهُ۔ تو اس کو چھوڑ دے۔ مُهْتَدِیْ۔ ہدایت پایا ہوا۔ ذَرَاْنَا۔ چھوڑ دیا پیدا کیا ہم نے۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور اے پیغمبر تجھے یاد ہونا چاہیئے۔ کہ جب تیرے رب نے آدم کی اولاد اور جو بھی ان کی نسل سے ہوں۔ عہد لیا۔ اور ان کو ہی ان پر گواہ

وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ

بناتے ہوئے۔ ان سے پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ کہ ہاں تو ہمارا رب ہے۔ ا

اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

آدم کی اولاد یہ اس لئے ہم نے کہا۔ کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ کہو۔ کہ ہم تو اس سے بالکل بے خبر تھے۔

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ

یا یہ کہنے لگو۔ کہ ہمارے باپ دادا نے کہیں پہلے شرک کیا ہوگا۔ ہم ان کے بعد پیدا ہوئے۔

بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَكَذٰلِكَ

اے اللہ کیا تو اب جو اُن گنہ گاروں نے کیا تھا۔ اس کے بدلے ہمیں ہلاک کرے گا۔ اور دیکھو ہم اسی طرح

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ

اپنی نشانیوں کو مفصل کھول کھول کر بیان کر رہے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اے محمدؐ انہیں اُس شخص

الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ

کی حالت سنا جس کو ہم نے اپنی نشانیاں دیں۔ مگر اس نے انہیں قبول نہ کیا۔ تو شیطان اس کے پیچھے ہو لیا۔ اور وہ

فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ

شخص گمراہوں میں جا ملا۔ اگر ہم اُسے اس قابل دیکھتے تو ان نشانیوں کے باعث اسے بلندی اور بزرگی دیتے

اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ

مگر اس نے تو اپنی خواہشات کی پیروی کرنی شروع کر دی۔ اور زمین کی طرف ہی جھک گیا۔ بس ایسے شخص کی مثال ایسے

عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

کتے کی ہے۔ جس پر اگر تو کوئی بار ڈالے تو بھی زبان نکال کر دکھا دے اور اگر اسے کھلا چھوڑ دے تو بھی زبان لٹکائے پھرے۔ وہ لوگ

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

جو ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں۔ ان کی مثال بس ایسی ہی ہے۔ اے محمدؐ تو انہیں یہ مثالیں پڑھ کر سنا تاکہ وہ کچھ غور کریں۔

سَآءَ مَثَلَا ۨالْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا

اور دیکھو ان لوگوں کی مثال جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہوئے۔ ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ کتنی بری مثال ہے۔

يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ

بات یہ ہے۔ کہ جس کو اللہ ہدایت کے قابل سمجھ کر ہدایت دے دیں۔ وہ ہدایت پا سکتا ہے ورنہ جس کو

فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا

وہ گمراہی میں رہنے دے۔ وہ سراسر نقصان میں رہے گا۔ اور ایسے ہی ہمارے پیدا کئے ہوئے جنوں اور انسانوں میں سے

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ

بہت سے ہیں جو جہنم کے قابل ہیں۔ ان بدبختوں کے دل تو ہیں۔ مگر ان سے سوچتے سمجھتے نہیں۔ اُن کی آنکھیں بھی ہیں

اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ

مگر ان سے دیکھتے نہیں کان بھی ہیں۔ مگر کسی کی بات سنتے ہی نہیں۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

ایسے لوگ بالکل جانور سے ہیں۔ بلکہ ایک طرح تو ان سے بھی بدتر۔ کیونکہ یہ لوگ بالکل غافل ہیں۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص وَذَرُوا الَّذِيْنَ

اور اے مسلمانو۔ اللہ کے بڑے اچھے اچھے نام ہیں ان ناموں سے اُسے پکارا کرو۔ اور ان بیدینوں کو چھوڑ دو۔

يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ط سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

جو اس کے ناموں سے بھی بے دینی پیدا کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں۔ انہیں بہت جلد اس کا بدلہ مل جائے گا۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ ع

اور ہمارے پیدا کئے ہوئے بندوں میں سے ایسا گروہ بھی ہے جو کہ سچی باتوں کی ہدایت کرتا ہے۔ اور سچائی اور انصاف سے کام لیتا ہے

تفسیر

اس رکوع میں پہلے تو اس ازلی عہد کا ذکر ہے جس کی رو سے سب انسانوں نے اس بات کا اقرار کیا ہے۔ کہ اللہ ہی اُن کا رب ہے۔ اگر ہم غور کریں تو ہم خود ہی اس بات کے قائل ہو جائیں گے۔ کہ ہمارا رب صرف اللہ ہی ہو سکتا ہے۔ اور ہمیں خود ہی شرک سے بچنا چاہیئے۔ اس کے بعد ایسے شخص کی مثال بیان کی گئی جو خدا کی دی ہوئی آیات کو چھوڑ دے۔ اور اُسے ایسے کتے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جو کہ خواہ مخواہ زبان لٹکائے پھرے۔ اسلام سے انکار کرنے والوں کی یہی مثال ہے۔ کیونکہ خود ہی وہ چاہتے ہیں۔ کہ دنیا میں رہنے کیلئے۔ قانون اور قاعدہ کی ضرورت ہے مگر جب اسلام کے سادہ اور نفع پہنچانے والے قانون ان کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ تو پھر اُن سے انکار کرتے ہیں۔ نہ تو انہیں پہلی حالت میں چین ہے نہ دوسری میں۔ اور یہ بہت بری حالت ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ قرآن کے احکام کو مان لیں۔ اور جھٹلانے یا ٹالنے کی کوشش نہ کریں ورنہ ترقی کی بجائے ہم ذلیل اور رسوا ہو جائیں گے۔ نیز ہمیں اپنے دل و دماغ۔ اور دوسری طاقتوں سے کام لینا چاہیئے۔ ورنہ ہم میں اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

نَسْتَدْرِجُهُمْ۔ ہم اُن کو کھینچیں گے۔ اُمْلِيْ۔ میں مہلت دونگا۔ یا دیتا ہوں۔ كَيْدِيْ۔ میری تدبیر۔ میری چال۔
مَتِيْنٌ۔ مضبوط۔ جِنَّةٍ۔ جنون۔ دیوانگی۔ اِقْتَرَبَ قریب ہو گئی۔
بِاَيِّ۔ کس کے ساتھ۔ کونسی۔ حَدِيْثٍ۔ بات۔ یعنی قرآن۔ مُرْسٰهَا۔ اس کا جاری ہونا۔ اس کا واقع ہونا۔
يُجَلِّيْهَا۔ وہ اسے ظاہر کرتا ہے بتاتا ہے۔ حَفِيٌّ۔ ٹوہ میں لگنے والا۔ واقف۔ اسْتَكْثَرْتُ۔ میں زیادہ کر لیتا۔ بڑھا لیتا

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ

اور یاد رکھو جو ہماری نشانیوں کا انکار کر رہے ہیں۔ ہم اُن کو آہستہ آہستہ اپنی طرف ایسا کھینچیں گے۔

لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٢﴾ وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿١٨٣﴾ أَوَلَمْ

کہ انہیں معلوم بھی نہیں ہوگا۔ میں انہیں تھوڑی سی مہلت دے رہا ہوں۔ یقیناً میری تدبیر بہت پختہ ہے اس سے بچ نہیں سکتے۔

يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ

کیا ان انکار کرنے والوں نے اتنا بھی غور نہیں کیا۔ کہ پیغمبر سوائے ایک عذاب سے ڈرانے والے کے اور خوشخبری دینے والے کے اور کچھ نہیں

مُبِينٌ ﴿١٨٤﴾ أَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

اور اس میں کوئی جنون کی بات نہیں۔ اور کیا انہوں نے جو آسمانوں اور زمین میں اللہ نے چیزیں پیدا کر رکھی ہیں۔ اُن کو دیکھ کر بھی

خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ

نہیں سوچا۔ اور کبھی انہیں یہ خیال نہیں آیا۔ کہ کہیں ان کی موت بالکل قریب ہی نہ آ چکی ہو۔ وہ بتائیں۔

أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٥﴾ مَنْ يُضْلِلِ

کہ مرنے کے بعد پھر کس چیز پر ایمان لائیں گے۔ بات تو یہ ہے۔ کہ اللہ نے جس کی

اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٨٦﴾

گمراہی کا فیصلہ کر دیا ہوا ہے۔ پھر اس کو کوئی ہدایت دینے والا بھی نہیں ہو سکتا۔ اُسی نے ان کو چھوڑ رکھا ہے۔ اب اپنی سرکشی

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا

میں ہی بھٹکتے چلے جا رہے ہیں۔ اے محمدؐ یہ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ قیامت کے آنے کا کونسا وقت ہے۔ ان سے کہدے کہ اس بات کا

عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ

صحیح علم میرے پروردگار کو ہی ہے۔ اس کے صحیح وقت کو سوائے اُس کے اور کوئی جان بھی نہیں سکتا۔ اور وہ زمین اور آسمانوں میں ایک

وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا

بہت بڑی چیز ہے۔ اتنا کہہ سکتا ہوں کہ تم پر اچانک آ جائے گی۔ یہ تجھ سے ایسے پوچھ رہے ہیں۔ جیسے کہ تو اسی کی ٹوہ میں لگا ہوا ہے

قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٨٧﴾

اِن سے پھر کہدے۔ کہ اس کا علم میرے پروردگار کو ہی ہے۔ بلکہ اکثر لوگ تو اس بات کو جانتے ہی نہیں۔ کہ صحیح علم خدا کو ہی ہے۔

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَ

اے محمدؐ ان لوگوں سے کہدے کہ میں تو اپنی ذات کیلئے بھی کسی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔ جو نفع یا نقصان ہوتا ہے وہ اللہ ہی کی مرضی سے

لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ

ہوتا ہے۔ اور اگر میں تمہارے کہنے کے مطابق عالم الغیب یا غیب کا جاننے والا ہوتا۔ تو اپنے لئے بہت سی بھلائی کا سامان کر لیتا۔ اور مجھے کوئی تکلیف

السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١٨٨﴾

بھی نہ پہنچتی۔ میں تو سوائے ایمانداروں کے لئے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہونے کے اور کچھ بھی نہیں ہوں۔

تفسیر

اس رکوع میں اول کافروں کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ وہ اس دنیا کی زندگی میں۔ جو انہیں مہلت مل رہی ہے۔ اس پر وہ خوش نہ ہوں۔ وہ اللہ کے پنجے سے بچ کر کہیں جا نہیں سکتے۔ اور انہیں یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ جوں جوں دن گذرتا جا رہا ہے۔ ان کی موت قریب آ رہی ہے۔ جس سے وہ دن بدن خدا کے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد انہیں سوچنے سمجھنے کیلئے کہا گیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نَعُوْذُ بِاللّٰہِ دیوانے نہیں۔ جو انہیں عذاب سے ڈراتے ہیں۔ اس کے بعد انہیں سمجھایا گیا ہے۔ کہ موت کے آنے کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ اس لئے انہیں جلدی ایمان لے آنا چاہیئے۔ کیونکہ مرنے کے بعد کوئی ایمان بھی نہیں لاسکتا۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ موت کو ہر وقت یاد رکھیں۔ اور نیک کاموں کے کرنے میں جلدی کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے انتظار کرتے کرتے ہمیں موت آ جائے۔ اور ہم پھر بعد میں افسوس کریں۔ آخری آیات میں قیامت کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ سوائے خدا کے اور کسی کو اس کے آنے کے وقت کا علم نہیں۔ اور نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ رسول خدا بھی غیب کا علم نہیں جانتے آپ ایک رسول ہیں جن کا فرض لوگوں کو قرآن کی طرف بلانا ہے۔

یَسْکُنَ۔ تاکہ وہ تسکین پائے۔ آرام حاصل کرے۔ تَغَشّٰھَا۔ اُس نے اس کو ڈھانکا۔ اس کے صحبت کی
مَرَّتْ۔ وہ چلی چلتی پھرتی رہی۔ لَمَّا۔ جب جس وقت۔ اَثْقَلَتْ۔ وہ بوجھل ہوئی۔ بھاری ہوئی۔
دَعَوَا۔ دونوں نے پکارا۔ صَالِحًا۔ صحیح سالم۔ یُخْلَقُوْنَ۔ وہ پیدا کئے جاتے ہیں
اَدَعَوْتُمُوْا تم دعوت دو۔ پکارو۔ صَامِتُوْنَ۔ چپ خاموش رہنے والے۔ یَمْشُوْنَ۔ وہ چلتے ہیں۔
یَبْطِشُوْنَ۔ وہ پکڑتے ہیں۔ کِیْدُوْنِ۔ میرے خلاف تدبیریں کرو۔ تُنْظِرُوْنِ۔ مجھے تم مہلت دو۔
یَنْزَغَنَّکَ۔ تجھ کو بھڑکائے وہ۔ نَزْغٌ۔ بھڑکانا۔ اکسانا۔ اِسْتَعِذْ۔ تو پناہ مانگ۔
لَا یُبْصِرُوْنَ۔ وہ کمی نہیں کرتے۔ اِجْتَبَیْتَ۔ تو چن لایا۔ توڈھونڈ کرلے آیا۔ بَصَآئِرُ۔ سوجھ کی باتیں عقلمندی کی باتیں
اَنْصِتُوْا۔ تم خاموش رہو۔ خِیْفَۃً۔ ڈر کر ڈرتے ہوئے۔ غُدُوِّ۔ صبح۔ اٰصَالِ۔ شام

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا

اور اللہ وہی ہے۔ جس نے تم کو ایک اکیلی جان۔ یعنی آدم ؑ سے پیدا کیا۔ اور اس کی جنس سے اس کی

زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا

بیوی بنائی تاکہ اُس سے اُسے تسکین حاصل ہو۔ پس جب کبھی آدمی نے اُس سے صحبت کی تو پہلے اُس عورت کو حمل کا معمولی

خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَتْ دَعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ

سا بوجھ محسوس ہوا اور وہ حمل کو لئے ہوئے چلتی پھرتی رہی۔ مگر جب حمل کے بوجھ کو اُس نے اچھی طرح محسوس کیا اور اُسے بچہ

آتَيْتَنَا صَالِحًا لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿١٨٩﴾ فَلَمَّا آتَاهُمَا

کے پیدا ہونے کا یقین ہو گیا تو پھر مرد اور عورت دونوں نے اللہ سے دعائیں مانگنا شروع کیں۔ اے اللہ اگر تو ہمیں صحیح سالم

صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا

تندرست بچہ دے گا تو ہم تیرے نہایت شکر گذار ہوں گے۔ جب اللہ نے اُنہیں صحیح سالم اور تندرست بچہ دیا تو اُس نے جو دیا اُس میں

يُشْرِكُونَ ﴿١٩٠﴾ أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿١٩١﴾

اوروں کو شریک بنانے لگے۔ اللہ کی ذات تو اُس سے جس کو یہ اُس کا شریک بناتے ہیں بہت ہی بلند ہے۔ کیا یہ اُس کو اللہ کا شریک بناتے ہیں

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ﴿١٩٢﴾

جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتا بلکہ ایسے خدا تو خود گھڑے جاتے ہیں۔ اور پھر دیکھو اُن کی کسی قسم کی مدد کرنے کی بھی اُنہیں طاقت نہیں اور نہ ہی

وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ

اپنی آپ مدد کر سکتے ہیں۔ اے مسلمانو ایسے بیوقوفوں کو جو اللہ سے شریک بناتے ہیں اگر تم ہدایت کی طرف بلاؤ تو کبھی تمہاری پیروی

أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ﴿١٩٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ

نہیں کریں گے۔ وہ تو ایسے ہیں کہ تمہارے لئے ایک جیسا ہی ہے اگر تم اُن کو بلاؤ یا خاموش رہو۔ اے بیوقوفو۔ اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم

مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا

پکارتے ہو وہ تو تمہاری ہی طرح اللہ کے بندے ہیں۔ اگر تم اُنہیں خدا کا شریک بنانے میں سچے ہو۔ تو اُن کو پکار کر دیکھو

لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٩٤﴾ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا

تمہاری کسی بات کا جواب دیتے ہیں۔ اتنا ہی بتاؤ کیا اُن کے پاؤں ہیں جن سے چل پھر سکیں۔

أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ

یا ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑ سکیں۔ یا اُن کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھ سکیں۔

أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ

یا کان ہیں جن سے وہ سُن سکیں۔ اے محمدؐ ان سے کہہ دے کہ اے مشرکو جن کو خدا کا شریک

كِيدُونِ فَلَا تُنْظِرُونِ ﴿١٩٥﴾ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ

بناتے ہو اُن کو مدد کے لئے بلا لو اور میرے خلاف کوئی تدبیر کرو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو۔ اور میرا مالک اور دوست تو وہی اللہ ہے جس

الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ

نے یہ کتاب اتاری ہے۔ اور وہ ضرور نیک بندوں سے محبت رکھتا ہے۔ اور مشرکو تم جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہو۔

دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۷﴾

وہ تمہاری کسی طرح مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ

اے مسلمانو اگر تم ان مشرکوں کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو یہ ہرگز تمہاری بات تک نہیں سنیں گے اور اے محمدؐ تو دیکھتا ہے کہ یہ

اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۹۸﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ

تیری طرف دیکھ رہے ہیں۔ دیکھنا کیا ان کو تو سجھائی ہی کچھ نہیں دیتا۔ بس تو معاف کرنا ہی اپنا شیوہ بنا اور اچھے

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ

کاموں کا حکم دیتا جا۔ اور جہاں تک ہو سکے ان جاہلوں سے پرے ہی رہ۔ اگر شیطان کی طرف سے تیرے دل میں کوئی

نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

وسوسہ پیدا ہو تو فوراً شیطان سے اور اُس کے وسوسوں سے اللہ سے پناہ مانگ۔ اور وہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ تیری

اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ

التجا کو سنے گا اور قبول کریگا۔ اور دیکھ جو پرہیزگار ہیں جب کبھی انہیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے فوراً اللہ کو یاد

مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَىِّ ثُمَّ

کرتے ہیں۔ اور پھر اللہ کو یاد کرتے ہیں انہیں سب نیک و بد صاف دکھائی دینے لگتا ہے۔ اور اُن کے دوسرے بھائی ہیں جو اللہ کو یاد نہیں

لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ

کرتے۔ ان کو شیطان سرکشی کی طرف لئے جاتے ہیں۔ اور وہ اس میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ اور اے محمدؐ جب تو ان سرکشوں کے پاس کوئی آیت

قُلْ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَىَّ مِنْ رَّبِّىْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ

لے کر نہیں آتا تو یہ کہنے لگتے ہیں۔ کیوں اب کی بار کوئی نشانی نہیں چن لایا۔ ان سے کہہ میں تو جو مجھے میرے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے

رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَاِذَا قُرِئَ

اُسی کی پیروی کرتا ہوں۔ آیتیں بنانا میرا کام نہیں۔ اور یہ قرآن تو تمہارے لئے سوچنے سمجھنے کی چیز ہے۔ اور اس پر ایمان لے آئیں گے ان کی ہدایت

الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

کا باعث بنے گا اور ان کیلئے رحمت ثابت ہوگا۔ اور جب قرآن پڑھا جائے۔ تو اس کو دل سے سنو۔ اور خموشی اختیار کرو۔ تاکہ تم پر

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِىْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ

رحم کیا جائے۔ اور اے محمدؐ تو اپنے جی ہی میں صبح و شام گڑگڑا کر اور ڈر ڈر کر اور بغیر

مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾

بات کرنے سے ذرا کم آواز میں اپنے اللہ کو پکارتا رہ۔ اور دیکھ غافل نہ بن جانا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ

اور یاد رکھ جن کو تیرے رب کا قرب حاصل ہے وہ اُس کی عبادت سے کبھی تکبر نہیں کرتے

وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

اُس کی تسبیح کرتے ہیں اور اُس کو سجدے کرتے رہتے ہیں۔

ع ۲۴ ۱۴

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ تمام انسان ایک ہی جنس سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور اُن کا سب کا ایک ہی خدا ہے۔ جس کی اُنہیں عبادت کرنی چاہیئے۔ اُس کے بعد بتایا ہے کہ اللہ ہی ہے جو اولاد دیتا ہے۔ اس کے بعد مشرکوں کی نادانی اور بیوقوفی کو ظاہر کیا گیا ہے کہ کتنے بیوقوف ہیں جو ایسی چیزوں کو خدا کا شریک بناتے ہیں جن میں کم از کم عارضی طور پر بھی کام کرنے کی طاقتیں نہیں اگر انہیں مدد کی ضرورت تھی تو کسی ایسے کو خدا بناتے جو کچھ طاقت رکھتا۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم کو اور اُن کے ذریعہ ہمیں نصیحت کی گئی ہے کہ ایسے جاہلوں سے نرمی سے پیش آنا چاہیئے اور انہیں سمجھاتے رہنا چاہیئے۔ اور وہ بالکل نہ سمجھیں تو پھر اُن سے دُور ہی رہنا بہتر ہے۔ اس کے وسوسہ شیطانی سے اللہ کی پناہ لینے کی تعلیم دی گئی ہے۔ سب کے بعد۔ قرآن پاک کی عزت کرنے کا بیان ہے۔ جب کبھی کہیں قرآن پڑھا جائے تو سُننے والے کا فرض ہے کہ خاموشی سے سُنے اور اُس سے نصیحت حاصل کرے۔ اس کے بعد دعا مانگنے کا طریقہ بتایا۔ اس رکوع کی آخری آیت ایسی ہے جس کے پڑھنے سے پڑھنے والے پر سجدہ کرنا فرض ہو جاتا ہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ

پچھتر آیتیں ہیں ۱۰ رکوع ہیں

اَنْفَالُ۔ غنیمت کا مال — وَجِلَتْ۔ دہل جاتے ہیں — تُلِيَتْ۔ پڑھی جاتی ہیں۔

زَادَتْهُمْ۔ بڑھا دیتی ہیں ان کو۔ — كٰرِهُوْنَ۔ ناپسند کرنے والے۔ — يُسَاقُوْنَ۔ ہانکے جاتے ہیں۔

اِحْدَى۔ وہ ایک۔ (مؤنث کا صیغہ) — ذَاتِ الشَّوْكَةِ۔ شوکت والی۔ مسلح — تَسْتَغِيْثُوْنَ۔ تم فریاد کرتے تھے

مُمِدُّكُمْ۔ میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں — مُرْدِفِيْنَ۔ پشت پناہ ہوں گے۔ ساتھ لگے ہوں گے — لِتَطْمَئِنَّ۔ تاکہ مطمئن ہو جائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالیٰ مہربان نہایت رحم والے کے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا

اے محمد لوگ آپ سے انفال کا حکم دریافت کرتے ہیں۔ انہیں کہہ دیجئے۔ کہ مال غنیمت تو اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ پس تم

اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ

اللہ سے ڈرو۔ اور آپس میں جھگڑوں کی باتیں مٹا ڈالو۔ اور صرف اللہ اور اس کے رسول ہی کی فرماں برداری کرو۔ اگر تم

مُّؤْمِنِيْنَ ① اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

سچے مومن ہو۔ سچے مومن وہ ہیں۔ کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے۔ تو ان کے دل ہیبت سے لرز جاتے ہیں۔ اور جب

قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ

اس کی آیتیں ان پر سنائی جاتی ہیں۔ تو وہ ایمان میں بڑھنے لگتے ہیں۔ اور انہیں صرف اللہ پر

يَتَوَكَّلُوْنَ ۚ② الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

بھروسہ ہوتا ہے۔ اور وہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور ہمارا دیا ہوا رزق ہمارے راہ میں

يُنْفِقُوْنَ ؕ③ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ

خرچ کرتے ہیں۔ تو یہی حقیقی مومن ہیں۔ ان کے پروردگار کے نزدیک ان کے بڑے درجے ہیں۔ اور بخشش

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ④ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ

اور عزت کی روزی۔ مال غنیمت کی تقسیم ان کی ناراضگی ایسی ہی ہے۔ کہ جیسے اُس دن جب کہ

رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

آپ کو آپ کے پروردگار نے ایک حق بات کے لئے گھر سے نکالا تھا۔ اور ان میں ایک گروہ ناراض ہو رہا تھا۔

لَكٰرِهُوْنَ ۙ⑤ يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَمَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا

اور باوجود حق بات ظاہر ہو جانے کے یہ اس میں جھگڑا کر رہے تھے۔ اور ایسا خیال کر رہے تھے۔ کہ گویا

يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ؕ⑥ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ

آنکھوں دیکھتے موت کی طرف ہانکے جاتے ہیں۔ اے مومنوں وہ وقت یاد کرو۔ کہ جب کہ خدا تم سے

اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ

وعدہ کر رہا تھا۔ کہ ایک گروہ تمہارے ہاتھ لگے گا۔ اور تم یہ چاہتے تھے۔ کہ غیر مسلح لوگ جو سامان تجارت لا رہے

تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ

تھے وہ تمہارے ہاتھ لگیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا۔ کہ اپنے حکم سے حق کو حق ثابت کر دکھائے اور کافروں کی جڑھ کاٹ دے

الْكٰفِرِيْنَ ۝ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

تاکہ مجرموں کو کتنا ہی برا کیوں نہ لگے۔ حق حق ثابت ہو کر رہے۔ اور باطل باطل ہو کر رہے۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ

اے مسلمانو۔ اس وقت کو یاد کرو۔ جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے۔ اور اس نے تمہیں جواب دیا۔ کہ

الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ

تمہاری ہزار فرشتوں سے مدد کروں گا۔ جو پیرے باندھے چلے آئیں گے۔ اور اللہ نے تمہیں یہ مدد خوش کرنے کیلئے دی تھی۔

بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

اور اس لئے۔ کہ تمہارے دلوں کو اطمینان ہو جائے۔ حالانکہ حقیقی مدد صرف اللہ ہی کرتا ہے۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

ع ۱ ۱۵

تفسیر

اس سورہ کو انفال اس لئے کہتے ہیں۔ کہ اس میں مال غنیمت کے بارے میں احکام ہیں۔ چنانچہ جب جنگ بدر میں مال غنیمت ہاتھ لگا۔ تو بعض چیزیں لوگوں کو پسند آئیں۔ اور انہوں نے آنحضرتؐ سے مانگیں لیکن آپؐ نے تا نزول وحی اُن کے دینے سے انکار کیا۔ بعض لوگوں کو اس بات سے ناراضگی پیدا ہوئی۔ تو یہ سورۃ الْاَنْفَال نازل ہوئی۔ اور ان لوگوں کو خود رسول خداؐ نے کہا۔ کہ یہ چیز میری ہے۔ لیکن میں تمہیں دیتا ہوں۔ اس رکوع میں سچے مومن کی نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ پھر اس کے بعد واقعہ بدر کا دوبارہ ذکر کیا۔ اور لوگوں کو اپنی نعمتیں یاد کرائی ہیں۔

فائدہ

سچا اور حقیقی مومن وہی ہے۔ جو خدا کے احکام پر پورا پورا پابند ہو۔ اور یہ مقصد اس وقت تک حاصل ہو نہیں سکتا۔ جب تک مسلمان قرآن کو معنی و مطلب کے ساتھ عمل کی نیت سے پڑھنا نہ شروع کردیں۔ اس لئے اگر خدا کا بندہ بننا ہو اور اس کے نزدیک عزت اور رتبہ پانا ہو۔ تو قرآن مجید کو سوچ سمجھ کر پڑھو اور اس کی باتوں پر عمل کرو۔

لِيُطَهِّرَكُمْ۔ تاکہ تمہیں پاک کردے۔ لِيَرْبِطَ۔ تاکہ ملادے۔ مضبوط کردے۔ اَقْدَامَ۔ قدمؔ کی جمع۔ پاؤں۔

فَثَبِّتُوْا۔ پس ثابت قدم رکھو۔ اَعْنَاقِ۔ جمع عُنُقؔ کی۔ گردنیں۔ بَنَانٍ۔ پور۔ جوڑ۔

لَقِيْتُمْ۔ تم نے ملاقات کی۔ زَحْفًا۔ جنگ کی حالت میں۔ مُتَحَرِّفًا۔ کترا جانے والے۔ ہٹ جانے والا۔

مُتَحَيِّزًا ۔ جگہ پکڑتا ہو۔ رَمَيْتَ ۔ تونے پھینکا۔ مُوْهِنُ ۔ اہانت کرنے والا۔
تَسْتَفْتِحُوْا ۔ تم نے فتح طلب کی۔ نَعُدْ ۔ ہم لوٹیں گے۔

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ

اے مسلمانو! وہ وقت یاد کرو۔ جبکہ تمہیں آرام پہنچانے کے لئے اللہ تعالےٰ نے تم پر نیند طاری کردی۔ اور آسمان سے پانی برسایا

مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ

تاکہ تم پاک ہو جاؤ اور یہ کہ شیطان کی نجاست تم سے دُور کردے۔ تمہارے

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ﴿۱۱﴾ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى

دلوں کو مضبوط کرکے تمہارے قدم جمادے۔ اور اس وقت کو یاد کرو! جب تمہارے

الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ سَاُلْقِيْ فِيْ

پروردگار نے فرشتوں کو یہ وحی کی۔ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں! تم مسلمانوں کو ثابت قدم رکھو، میں عنقریب کافروں

قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ

کے دلوں میں رُعب ڈال دُونگا۔ پس تم ان کی گردنوں

وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ

اور ہر پور پر ضربیں لگاؤ۔ یہ اسلئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی

وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

نافرمانبرداری کرتے ہیں اور جو بھی اللہ اور اس

الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

کے رسول کی نافرمانبرداری کریگا۔ تو یاد رکھے اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ تمہاری سزا ہے۔ سو چکھو اور اس کے علاوہ کافروں کیلئے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا

دوزخ کا عذاب بھی ہے۔ اے ایمان والو۔ جب تم جنگ میں کافروں سے آمنا سامنا کرو۔ تو انہیں ہرگز

تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا

پیٹھ دکھا کر نہ بھاگو۔ اور جو بھی اس دن پیٹھ دکھا کر بھاگے گا اس میں وہ شامل نہیں

لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ

جو لڑائی کی غرض سے کترائے۔ یا دوسرے گروہ کے پاس جگہ پکڑے۔ تو ایسا بھاگنے والا یقیناً خدا کے غضب میں

جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

گرفتار ہوگا۔ اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ جنگ بدر میں تم نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں

قَتَلَهُمْ ۖ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ

قتل کیا۔ اور اے محمدؐ آپ نے ان کی طرف مٹی نہیں پھینکی تھی۔ بلکہ اللہ نے پھینکی تھی۔ اور یہ اس لئے کہ

وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ

خدا اس طرح سے مومنوں کی۔ اچھی طرح سے آزمائش کر لے۔ بے شک وہ بڑا سننے والا اور

عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ﴿١٨﴾ إِن

جاننے والا ہے۔ یہ تو تمہارے لئے ہے۔ اور اس کے برعکس اللہ کافروں کی چالیں کمزور کر دینے والا ہے۔

تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ ۖ وَإِن تَنتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ

اے کفار مکہ اگر تم نے فتح مانگی تھی تو وہ تمہیں آ چکی اور اگر تم اب شرک سے اور مسلمانوں کو ستانے سے

لَّكُمْ ۖ وَإِن تَعُودُوا نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا

باز رہو۔ تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور اگر پھر تم اُن کو ستاؤ گے۔ تو ہم بھی ان کی مدد کرنے پر اتر آئیں گے۔

وَلَوْ كَثُرَتْ وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ ع

اور تمہاری جماعت خواہ کتنی بڑی ہو۔ تمہارے کسی کام نہ آئے گی اور یاد رکھو کہ اللہ مومنوں کا ساتھ دینے والا ہے۔

ع ۲ ۹ ۱۶

تفسیر

اس رکوع میں جنگ بدر کا واقعہ دوبارہ بیان کیا ہے۔ اور مسلمانوں کو وہ وقت یاد دلایا ہے۔ کہ جب یہ سخت تھکے ماندے تھے۔ تو ان پر ایک نیند کا عالم طاری کر دیا۔ اور سب کی تھکان جاتی رہی۔ اور مینہ برسا دیا۔ جس سے مسلمانوں کو بہت سے فائدے حاصل ہوئے۔

پھر اس کے بعد مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ کفار کے مقابلے میں کبھی پیٹھ دکھا کر نہ بھاگیں۔ ورنہ جو ایسا کرے گا۔ سخت عذاب کا مستحق ہو گا۔ ہاں کسی چال کی غرض سے ادھر اُدھر کترا جائے۔ تو پھر مقابلہ کرے۔ تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے اس میں مسلمانوں کیلئے بڑا سبق ہے۔

پھر اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جو کام اللہ کی راہ میں کیا جاتا ہے۔ وہ گویا خود خدا ہی کرتا ہے۔ تو اسے بُرا کیوں سمجھا جائے۔

پھر مشرکین کو تنبیہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو ایذا دینے سے باز رہیں ورنہ انہیں شکست ہو گی۔ اور مسلمانوں کی مدد خود خدا کرے گا۔

الدَّوَآبِّ ۔ چلنے والے جانور۔ | اَسْمَعَهُمْ ۔ ان کو سنواتا۔ | يَحُوْلُ ۔ حائل ہے۔
تُصِيْبَنَّ ۔ پہنچے۔ | خَآصَّةً ۔ خاص طور پر۔ | يَّتَخَطَّفَكُمُ ۔ اچک لیجائیں تم کو
اٰوٰكُمْ ۔ تمہیں پناہ دی۔ | لَا تَخُوْنُوْا ۔ خیانت نہ کرو۔ | فِتْنَةٌ ۔ آزمائش۔ عذاب۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ

اے ایمان والو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اور جب کہ تم کچھ سُن رہے ہو

وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا

اس سے منہ نہ موڑا کرو۔ اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے ظاہرا کہہ دیا ہم نے سُنا

وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ

اور اُنہوں نے کچھ بھی نہ سُنا تھا۔ بے شک اللہ کے نزدیک ایسے لوگ بدتر جانور ہیں جو بہرے اور گونگے ہیں

الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا

اور جو کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ اور اگر اللہ کے نزدیک ان میں کوئی بھلائی کی بات ہوتی

لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

تو انہیں سُنواتا۔ اور اگر انہیں سنواتا بھی تو وہ رُو گرداں ہو کر بھاگ کھڑے ہوتے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ

اے ایمان والو جب اللہ اور اُس کے رسول تمہیں ایسے کام کی طرف بلائیں کہ جس میں تمہاری زندگی

لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ

کا راز ہے تو اس کی پکار پر لبیک کہو اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان آڑ بنا ہوا ہے اور یاد

وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ

رکھو کہ تم اسی کے سامنے جمع کیے جاؤ گے۔ اور اس آزمائش سے ڈرتے رہو جو خصوصیت سے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

ظالموں کی ہی نہ ہوگی بلکہ سب آزمائے جاؤ گے اور یاد رکھو کہ اللہ سخت

الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ

عذاب دینے والا ہے۔ اور ذرا وہ وقت یاد کرو کہ جب تم مکہ کی سرزمین میں بہت ہی کم تھے اور مظلوم و بے بس تھے

فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ

اور ڈرا کرتے تھے کہ کہیں تمہیں لوگ اُچک نہ لے جائیں پھر خدا نے تمہیں مدینہ میں ٹھکانا بھی دیا

وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ

اور اپنی نصرت کے ذریعہ تمہاری تائید بھی کی اور تمہیں پاک پاک چیزیں بھی کھانے کو عطا کیں

تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ

کہ تم شکر کرو۔ اے ایمان والو اللہ اور اُس کے رسول کی خیانت نہ کرو

وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ

اور نہ ہی جان بوجھ کر اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔ اور جان لو کہ تمہارے مال

وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اور تمہاری اولاد ایک آزمایش ہیں اور اگر تم پورے اُترو گے تو خدا کے نزدیک بڑا اجر پاؤ گے۔

ع ۱۷

تفسیر

اس رکوع میں مسلمانوں کو فرمانبرداری کا حکم دیا گیا ہے۔ اور حق کو نہ سمجھنے والے کی بُرائی بیان کی گئی ہے۔ قرآن دلوں کو زندہ کرنے والی چیز ہے۔ یہ حیاتِ ابدی بخشتا ہے۔ اسی لئے بہشت والے کبھی نہ مریں گے شہیدوں کے بارے میں بھی یہی کہا گیا ہے۔ جہاد کو زندگی اور بقاء کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اگر مسلمان جہاد چھوڑ دیں گے۔ تو دشمن ان پر غالب آکر انہیں ہلاک کر دیں گے۔

بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں۔ جس کا عذاب گنہگار و غیر گنہگار سب کو پہنچتا ہے۔ اس سے ڈرنے کو کہا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالٰے نے مسلمانوں کی جو پہلی حالت ہے اُسے یاد دلایا ہے اور اپنا احسان جتلایا ہے۔ تاکہ بندے شکرگزار بنیں۔ پھر خیانت کرنے سے باز رکھا گیا ہے۔

مال دولت اور اولاد آزمائش ہیں۔ ان کی محبت میں پڑ کر خدا کو نہیں بھول جانا چاہیئے۔

قرآن مجید ایک ایک آیت میں اتنی اتنی فائدے کی باتیں بتا جاتا ہے۔ کہ انسان اگر ان کو لکھنا چاہے۔ تو دفتروں میں بھی ختم نہ ہو۔ اس رکوع میں بھی غور کرو گے تو اسی کو پاؤ گے۔ ان سب بے بہا اور بیشمار نصیحتوں کی ایک ہی غرض ہے کہ انسان باخدا بنے اور اس دولتِ لازوال آور گرانمایہ جنس کو فانی و ناچیز سے دل لگا کر کھو نہ بیٹھے۔ ورنہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور ایسا نقصان کہ جس کی تلافی ممکن نہیں۔

لِيُثْبِتُوْكَ۔ تاکہ تجھے قید کریں۔ مُكَآءً۔ سیٹیاں بجانا۔ تَصْدِيَةً۔ تالیاں بجانا۔ فَيَرْكُمَهٗ۔ ایک دوسرے پر رکھ دے اُن کو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا

اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے تو وہ تمہارے لئے حق و باطل میں فرق کرنے والا

وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ

قرآن عطا فرمائے گا اور تمہاری بدیاں دور فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور وہ بڑے فضل کا

الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ

مالک ہے۔ اور اے محمد اس بات کو یاد کیجئے جبکہ کفار تمہیں قید کر ڈالنے یا

يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ

قتل کر ڈالنے یا نکال دینے کے منصوبے گانٹھ رہے تھے۔ وہ تو اپنی چالیں چل رہے تھے۔ اور خدا اُن پر پانی پھیرنے والا

خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا

تھا۔ اور خدا کی تدبیریں سب پر فائق ہیں۔ اور جب انہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ تو کہتے ہیں بس سن لیا

لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۱﴾

ہم بھی چاہیں تو ایسی باتیں کہہ سکتے ہیں یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہی تو ہیں۔

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ

اور اس وقت کو یاد کرو۔ جب انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اے اللہ اگر یہ قرآن واقعی تیری طرف سے ہے

فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ

تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی اور دردناک عذاب

اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ

ہمیں دے۔ حالانکہ اللہ کو یہ پسند نہیں کہ اس حال میں کہ تم اُن میں موجود ہو انہیں کوئی عذاب دے

اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا لَهُمْ

اور نہ اللہ انہیں اس حال میں عذاب دے گا کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ لیکن اللہ ان کو

اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ

عذاب کیوں نہ دے جو لوگوں کو مسجد حرام میں اس کی عبادت سے روکتے ہیں۔

الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا

حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں ہیں اس کے متولی تو وہی ہو سکتے ہیں

الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَمَا كَانَ

جو اس سے ڈرتے ہوں لیکن اکثر مشرک اس بات کو نہیں جانتے۔ اور ان کی نماز

صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ؕ فَذُوْقُوا
تو بیت اللہ میں سیٹیاں اور تالیاں بجانا تھیں تو بس جیسے کفر کرتے تھے

الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ویسا عذاب چکھو۔ کافر اپنے مال لوگوں کو

يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا
راہ خدا سے روکنے میں خرچ کرتے ہیں وہ ابھی اور خرچ کریں گے

ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ
پھر اس پر افسوس کریں گے اور وہ مغلوب ہو جائیں۔ جنہوں نے کفر کیا

كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ
وہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے۔ تاکہ خدا تعالٰی ناپاک کو پاک سے علیحدہ کردے

الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ
اور ناپاک کو اوپر تلے رکھ کر ڈھیر لگادے اور اس ڈھیر کو

جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾
جہنم میں جھونک دے تو ایسے لوگ بہت نقصان اٹھانے والے ہوں گے

ع ۹/۱۸

تفسیر

شروع رکوع میں کفار کے مشورے۔ اور آپ کی ہجرت کا بیان ہے۔ پھر کفار کی نالائق دعا کا ذکر ہے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رحمۃ للعالمین کا اظہار پھر کفار کی شرارتوں۔ اور ان کی عبادتوں کا ذکر ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ جو روپیہ پیسہ یہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کی تیاریوں میں خرچ کرتے ہیں۔ اس پر بعد میں حسرت کریں گے۔ پھر بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالی پاک کو ناپاک سے علیحدہ کردے گا۔ ایک دوزخ میں جائے گا۔ اور دوسرا بہشت میں۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالی مسلمانوں کی مدد کرے گا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بڑا مرتبہ ہے۔ آپ کو ذات باری تعالے

نے رحمۃ للعالمیں بنایا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کی موجودگی میں باوجود لوگوں کی نافرمانیوں کے عذاب کرنے کو پسند نہیں فرماتا۔ اور یہ آپ کی رحمۃ للعالمینی کسی خاص زمانے کے لئے محدود نہ تھی۔ بلکہ قرآن مقدس کی شکل میں قیامت تک کے لئے ہے۔ اور دوسری بات ہے کہ اس رحمت کو کون قبول کرتا ہے۔ اور کون نہیں قبول کرتا۔

قوموں نے خداتعالے کی عبادت کو بھی اپنے جی کی خواہش کے مطابق بنا لیا ہے۔ اور پھر سمجھا۔ کہ اس کا اجر ملے گا۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ بلکہ عبادت تو نام ہے۔ خداتعالے کی خواہش کے پورا کرنے کا۔ اور عقل وشعور۔ اور تہذیب ومتانت کے لحاظ سے دیکھا جائے گا۔ تو وہ صرف قرآنی عبادتیں ہی اس معیار پر پوری اتریں گی۔

يَنْتَهُوْا۔ باز آجائیں يُغْفَرْ معاف کر دیا جائے قَدْ سَلَفَ پہلے ہو چکا۔
يَعُوْدُوْا پھر سرکشی کریں۔ مَضَتْ گذرا سُنَّتُ قاعدہ

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ

اے محمدؐ کافروں سے کہہ دیجئے۔ کہ اگر وہ باز آجائیں۔ جو کچھ پہلے ہو چکا ہے وہ ان کو معاف کر دیا

سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

جائے گا۔ اور اگر وہ پھر وہی سرکشی کریں گے۔ تو یاد رکھیں۔ کہ پہلوں کی طرح سزا کا قاعدہ مقرر کیا جا چکا ہے

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ

اور ان سے یہاں تک لڑو۔ کہ کفر باقی نہ رہے۔ اور دین سب کا سب خالص اللہ کے لئے

كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

ہو جائے۔ اور اگر وہ کفر سے باز آجائیں۔ تو اللہ ان کے ہر قسم کے اعمال کو دیکھنے والا ہے۔

بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ

اور اگر وہ نہ مانیں۔ اور باز نہ آئیں۔ تو جان رکھیں۔ کہ اللہ تم مسلمانوں کا حامی ہے۔

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

اور وہ بہتر حامی۔ اور بہت بہتر مددگار ہے:۔

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
غَنِمْتُمْ	جو مال غنیمت پائی تم نے	يَوْمَ الْفُرْقَانِ	فیصلہ کے دن	عُدْوَةِ	سرحد۔ حد۔
قُصْوٰی	آخری۔	رَكْبُ	قافلہ وغیرہ۔	اَسْفَلَ	بہت نیچے
تَوَاعَدْتُّمْ	آپس میں ٹھیرایا تم نے	يُرِيْكَهُمْ	دکھایا تم کو ان (دشمنوں کی حالت)	مَنَامِكَ	تیری نیند میں یا خواب میں
فَشِلْتُمْ	بزدلی کی تم نے۔ کم ہمتی کی	لَتَنَازَعْتُمْ	آپس میں جھگڑا کیا	سَلَّمَ	سلامت رکھا۔
الْتَقَيْتُمْ	ملے تم مٹھ بھیڑ ہو گئے تم	فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ	تمہاری نظر میں	وَيُقَلِّلُكُمْ	اور تھوڑا دکھایا تم کو۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ

اور جان لو کہ جو چیز تم لڑائی میں سے لوٹ کر لاتے ہو اُس کا پانچواں حصہ خدا کا

وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ

اور اُس کے رسول کا اور رسول کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا

وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ

اور مسافروں کا ہے اور تمہیں اس پر عمل کرنا چاہیئے اگر تم خدا پر اور اس کے بھیجی ہوئی مدد پر یقین

اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى

رکھتے ہو جیسا کہ ہم نے اپنے بندے محمدؐ پر فیصلہ کے دن یعنی جنگ بدر میں نازل کی تھی جبکہ مسلمانوں

الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ

اور کافروں کے دو لشکر ایک دوسرے سے گتھ گئے تھے۔ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ وہ وقت تھا

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ

جب تم مسلمان میدان جنگ کے ورلے سرے پر تھے اور کافر پرلے سرے پر اور قریش کا قافلہ

اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي

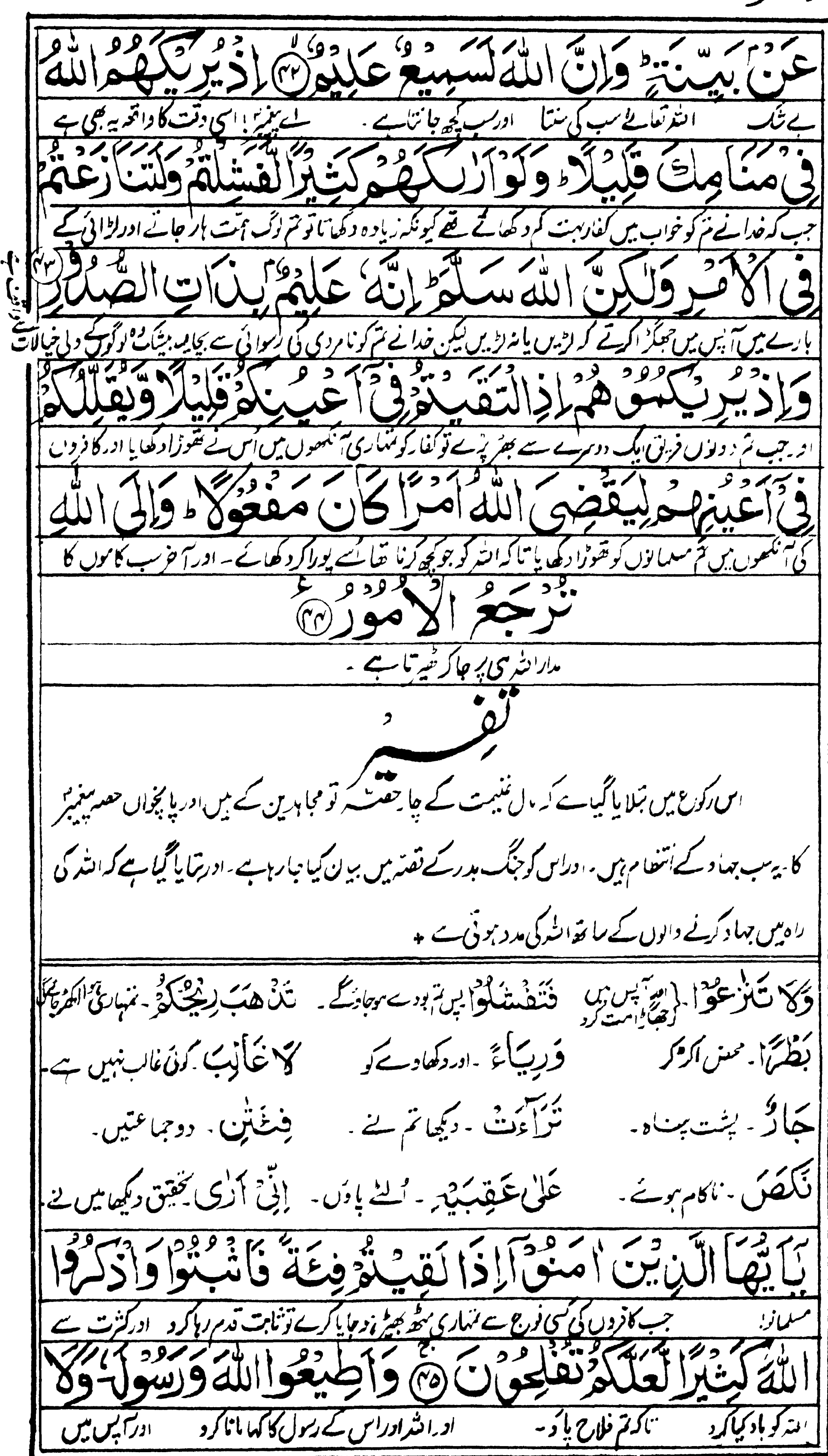
نیچے کی طرف تھا اگر تم وقت جنگ مقرر کر رکھتے تو وقت میں ضرور اختلاف پڑتا۔

الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ڏ

لیکن اچانک اللہ نے مقابلہ کرا دیا تاکہ جو کچھ اللہ کو کرنا منظور تھا وہ کر دکھائے اور جسے گمراہ

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰي مَنْ حَيَّ

ہونا ہے وہ حجت تمام ہونے کے بعد گمراہ ہو اور جسے ہدایت یافتہ ہونا ہے وہ زندہ (ہدایت یافتہ) ہو



عَنْ بَيِّنَةٍ ۭ وَإِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿۴۲﴾ إِذْ يُرِيكَهُمُ اللّٰهُ

بے شک اللہ تعالیٰ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ اے پیغمبر! اسی وقت کا واقعہ یہ بھی ہے

فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ۭ وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ

جب کہ خدا نے تم کو خواب میں کفار بہت کم دکھائے تھے کیونکہ زیادہ دکھاتا تو تم لوگ ہمت ہار جاتے اور لڑائی کے

فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۴۳﴾

بارے میں آپس میں جھگڑا کرتے کہ لڑیں یا نہ لڑیں لیکن خدا نے تم کو نامردی کی رسوائی سے بچا لیا بیشک وہ لوگوں کے دلی خیالات سے

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ

اور جب تم دونوں فریق ایک دوسرے سے بھڑ پڑے تو کفار کو تمہاری آنکھوں میں اس نے تھوڑا دکھایا اور کافروں

فِي أَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۭ وَإِلَى اللّٰهِ

کی آنکھوں میں تم مسلمانوں کو تھوڑا دکھایا تاکہ اللہ کو جو کچھ کرنا تھا اسے پورا کر دکھائے۔ اور آخر سب کاموں کا

تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿۴۴﴾

مدار اللہ ہی پر جا کر ٹھیرتا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتلایا گیا ہے کہ مال غنیمت کے چار حصہ تو مجاہدین کے ہیں اور پانچواں حصہ پیغمبر کا۔ یہ سب جہاد کے انتظام ہیں۔ اور اس کو جنگ بدر کے قصہ میں بیان کیا جا رہا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے۔

وَلَا تَنَازَعُوا۔ {اور آپس میں جھگڑا مت کرو} فَتَفْشَلُوا۔ پس تم بودے ہو جاؤ گے۔ تَذْهَبَ رِيحُكُمْ۔ تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی

بَطَرًا۔ محض اکڑ کر وَرِئَاءَ۔ اور دکھاوے کو لَا غَالِبَ۔ کوئی غالب نہیں ہے۔

جَارٌ۔ پشت پناہ۔ تَرَاءَتْ۔ دیکھا تم نے۔ فِئَتَانِ۔ دو جماعتیں۔

نَكَصَ۔ ناکام ہوئے۔ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ۔ اُلٹے پاؤں۔ إِنِّي أَرَىٰ۔ تحقیق دیکھا میں نے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا

مسلمانو! جب کافروں کی کسی فوج سے تمہاری مٹھ بھیڑ ہو جایا کرے تو ثابت قدم رہا کرو اور کثرت سے

اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿۴۵﴾ وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا

اللہ کو یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا کہا مانا کرو اور آپس میں

تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ

جھگڑا مت کرو ورنہ تم ہمت ہار جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی یعنی تمہاری دولت و قوت جاتی رہے گی

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ

اور لڑائی کے تکلیفوں پر صبر کیا کرو کیونکہ اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔ اور تم لوگ بھی اُن لوگوں یعنی کافروں کی طرح نہ ہو جاؤ

بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَ

جو اتراتے ہوئے لوگوں کے دکھانے کے لئے اپنے گھروں سے نکلنے تھے اور لوگوں کو راہ حق سے روکتے تھے حالانکہ

اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

اللہ ان کے اعمال چھپے ہوئے نہ تھے۔ اس وقت شیطان نے اُن کافروں کے حرکات اُن کو عمدہ کرد کھائے

اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّىْ

اور کہا آج کوئی آدمی ایسا نہیں جو تم پر غالب آسکے میں تمہارا پشت و پناہ ہوں

جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَ

پھر جب دونوں فوجوں میں مقابلہ ہوا تو وہ اُلٹے پاؤں بھاگا اور کہنے لگا

قَالَ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّىْٓ اَرٰي مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّىْٓ اَخَافُ

میں تم سے کوئی سروکار نہیں رکھتا میں تو وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتی (یعنی فرشتے)

اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾

میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں کیونکہ اللہ کی مار بڑی سخت ہے۔

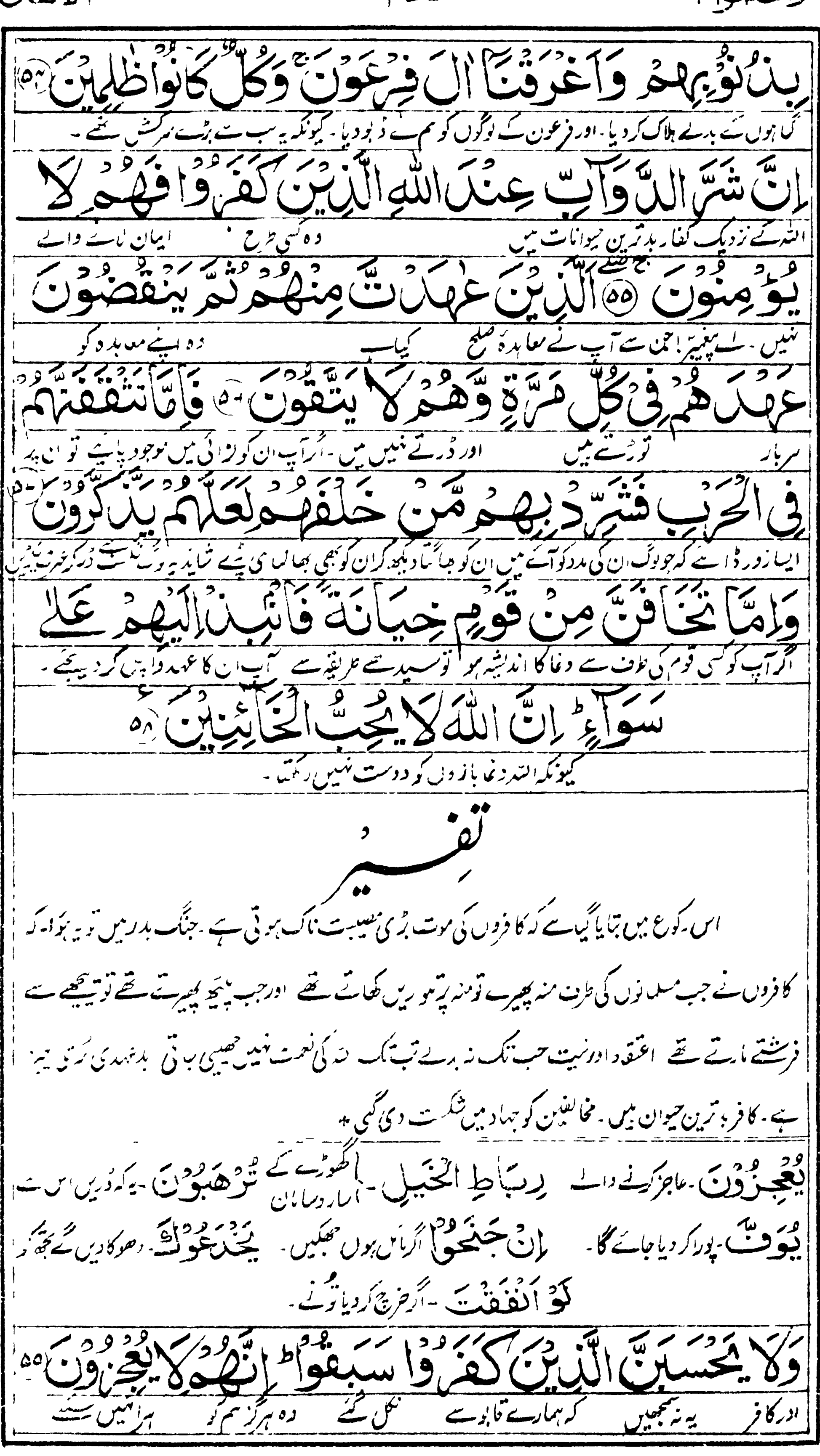
ع ٦

تفسیر

اس رکوع میں بھی جہاد کا حکم ہے اور اس کے فائدے اور قوانین بتائے گئے ہیں۔ مذہب اسلام بھی عجیب مذہب ہے، اور قرآن مجید بھی عجیب و غریب کتاب ہے کہ کسی وقت بھی اللہ کے ذکر سے غافل رہنے کو نہیں کہتا۔ اور جو بات بتاتا ہے اُس کو عبادت بنا دیتا ہے۔ اللہ کی مدد میں تھوڑے اور بہت کا کچھ دخل نہیں۔ مسلمانوں کو ہر حال میں بھروسا کرنا چاہیئے۔ اور ہر حال میں مدد مانگنی چاہیئے۔ اللہ تعالے کا کامل بندہ وُہی ہے جو دشمن سے مٹھ بھیڑ کے وقت خدا کو نہ بھولے۔ اللہ کی فرمانبرداری، سردار فوج کی اطاعت آپس میں ایک رائے ہونا۔ دل کی استقامت، یہ سب چیزیں عبادت میں داخل ہیں۔ جہاد عبادت ہے لیکن دکھاوے اور اترانے کے واسطے نہیں

غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ۔ دھوکا دیا اُن کو۔ بِظَلَّامٍ۔ ظلم کرنے والا۔ مُغَيِّرًا۔ بدلنے والا۔
عٰهَدْتَّ۔ عہد کیا تم نے۔ اقرار کیا تم نے۔ وعدہ کیا تم نے۔ يَنْقُضُوْنَ۔ توڑتے ہیں۔ تَثْقَفَنَّهُمْ۔ زور ڈالا ہم نے اُن پر
تَخَافَنَّ۔ خوف ہو تم کو۔

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ
یہ وہ وقت تھا جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دل میں کفر کی بیماری تھی کہتے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے
هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ
دین نے مغرور کر رکھا ہے حالانکہ جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے وہ قوی دل ہو ہی جاتا ہے۔ کیونکہ ان کا مددگار پروردگار
حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ
نہایت زبردست اور حکمت والا ہے۔ اے پیغمبر! کاش تو دیکھتا جب کفار کی روحیں فرشتے قبض کرتے تھے
يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ
ان کے مونہوں اور پیٹھوں پر مارتے تھے اور کہتے تھے عذاب دوزخ کے مزے چکھو یہ تمہارے
الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
کئے کی سزا ہے۔ یہ تمہارے ان اعمال کا بدلہ ہے جو تم نے پہلے اپنے ہاتھوں بھیجے ہیں۔ کیونکہ اللہ تو
لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ
بیچاروں پر کسی طرح کا ظلم نہیں کرتا کافرو! تمہاری بھی وہی گت ہوگی جیسی گت فرعون اور ان لوگوں کی ہوئی جو
مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ
ان سے پہلے موجود تھے کیونکہ انہوں نے خدا کی آیتوں سے انکار کیا تو خدا نے ان کے گناہوں کے بدلے ان کو
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ
دھر پکڑا۔ بیشک خدا زبردست اور اس کی مار بڑی سخت ہے یہ سزا ان لوگوں کو اس وجہ سے دی گئی کہ جو نعمت خدا نے
يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا
کسی قوم کو دی ہو جب تک وہ لوگ آپ ہی اپنی صلاحیت کو نہ بدلیں خدا کی عادت نہیں کہ اس میں کچھ ردوبدل
بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ
کرے۔ بیشک اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے کافرو! تمہاری بھی وہی گت ہوگی جیسی گت فرعون
وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ
کی قوم اور ان کی ہوئی جو ان سے پہلے تھے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو ان کے



بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾

گناہوں کے بدلے ہلاک کر دیا۔ اور فرعون کے لوگوں کو ہم نے ڈبو دیا۔ کیونکہ یہ سب کے سب سرکش تھے۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا

اللہ کے نزدیک کفار بدترین حیوانات ہیں — وہ کسی طرح — ایمان لانے والے

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ

نہیں۔ اے پیغمبر! جن سے آپ نے معاہدہ صلح کیا ہے — وہ اپنے معاہدہ کو

عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ

ہر بار — توڑتے ہیں — اور ڈرتے نہیں ہیں۔ اگر آپ ان کو لڑائی میں موجود پائیں تو ان پر

فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

ایسا زور ڈالیے کہ جو لوگ ان کی مدد کو آئے ہیں ان کو بھاگتا دیکھ کر ان کو بھی بھاگنا ہی پڑے شاید یہ لوگ اس سے ڈر کر عبرت پکڑیں

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى

اگر آپ کو کسی قوم کی طرف سے دغا کا اندیشہ ہو تو سیدھے طریقہ سے آپ ان کا عہد واپس کر دیجئے۔

سَوَآءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

کیونکہ اللہ دغا بازوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۷ع ۱۰/۳

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کافروں کی موت بڑی مصیبت ناک ہوتی ہے۔ جنگ بدر میں تو یہ ہوا کہ کافروں نے جب مسلمانوں کی طرف منہ پھیرے تو منہ پر تلواریں کھاتے تھے اور جب پیچھے پھیرتے تھے تو پیچھے سے فرشتے مارتے تھے اعتقاد اور نیت جب تک نہ بدلے تب تک اللہ کی نعمت نہیں چھینی جاتی بدعہدی بری چیز ہے۔ کافر بدترین حیوان ہیں۔ مخالفین کو جہاد میں شکست دی گئی +

يُعْجِزُوْنَ ۔ عاجز کرنے والے۔ رِبَاطِ الْخَيْلِ ۔ گھوڑے کے اسار و سامان۔ تُرْهِبُوْنَ ۔ یہ کہ ڈرائیں اس سے

يُوَفَّ ۔ پورا کر دیا جائے گا۔ اِنْ جَنَحُوْا ۔ اگر مائل ہوں جھکیں۔ يَّخْدَعُوْكَ ۔ دھوکا دیں گے تجھ کو

لَوْ اَنْفَقْتَ ۔ اگر خرچ کر دیا تو نے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾

اور کافر — یہ نہ سمجھیں — کہ ہمارے قابو سے — نکل گئے — وہ ہرگز ہم کو — ہرا نہیں سکتے

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ

مسلمانو! جہاں تک ممکن ہو سکے جسمی قوت سے گھوڑوں کے باندھے رکھنے سے

الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ

کافروں کے مقابلے کے لئے سازوسامان مہیا رکھو۔ اس طرح تم اللہ کے دشمن، اپنے دشمن اور ان کے علاوہ

مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا

دوسروں پر بھی اپنی دھاک بٹھائے رکھو گے۔ تم ان دوسروں کو نہیں جانتے اللہ توان کو خوب جانتا ہے۔ اللہ کے

مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾

راستے میں جو کچھ خرچ کرو گے اس کا ثواب تم کو پورا ملے گا تمہاری حق تلفی نہ ہوگی۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ

اے پیغمبر! اگر کافر صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کی طرف جھکو اور اللہ پر بھروسہ رکھو کیونکہ

هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ

وہی سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے اگر وہ تجھ سے دغا کرنا چاہیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ

فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

تیرے لئے کافی ہے اسی اللہ نے اپنی مدد سے اور مسلمانوں سے تجھے قوت دی ہے۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا

اور مسلمانوں کے دل میں الفت پیدا کر دی اگر آپ روئے زمین کے سارے خزانے بھی خرچ کر ڈالتے

مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ

تو بھی ان کے دلوں میں آپ الفت پیدا نہ کر سکتے مگر وہ تو اللہ ہی تھا جس نے ان لوگوں میں الفت پیدا کر دی

اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ

بیشک وہ زبردست اور صاحب تدبیر ہے۔ اے نبی! مسلمان جو آپ کے تابع ہیں اور

مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

اللہ آپ کے لئے کافی ہیں۔

تفسیر

اندرونی معاملہ معلوم نہ ہو تو اس کو اللہ کے سپرد کرنا چاہیئے۔ مسلمانوں کیلئے یہ روئے زمین کی سب سے

بڑی دولت ہے۔ اور دشمنوں پر غلبہ اور جہاد پر مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے اللہ والے اور یقین رکھنے والے موت پر دلیر رہتے ہیں۔ یہی شیوہ مسلمانوں کا ہے یہی راہ حق تھا۔ جس کو قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے سمجھا تھا۔ جہاد سے یہاں مال سمیٹنا مقصود نہیں۔ بلکہ کافروں کی زد اور زور توڑنا ہے۔

حَرِّضْ۔ بھڑکاؤ۔ اُبھارو۔ اَسْرٰی۔ قید ہوا۔ یُثْخِنَ۔ مارو دھاڑ کرنا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ

اے نبیؐ! آپ مؤمنین کو لڑائی پر آمادہ کیجئے۔ تم مسلمانوں میں سے اگر

مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ

بیس بھی ثابت قدم رہیں گے تو دو سو کافروں پر غالب آئیں گے اور اگر تم مسلمانوں میں سے

مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ

سَو فرد بھی رہیں گے۔ تو ایک ہزار کفار پر غالب آئیں گے اس لیئے کہ یہ کفار اجڑ

قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ

عاقبت نہیں سمجھتے۔ مسلمانو! اب خدا نے تم پر سے اپنے حکم کا بوجھ ہلکا کر دیا اور اس نے دیکھا

اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ

کہ ابھی تم لوگوں میں کمزوری ہے۔ تو اگر تم میں سے ثابت قدم رہنے والے ایک سَو ہوں گے

يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ

تو وہ دو سَو کافروں پر غالب ہوں گے۔ اور اگر تم میں سے ایسے ایک ہزار ہوں گے تو وہ خدا کے حکم سے دو ہزار

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ

کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ نبیؐ کے پاس اس وقت تک

يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ

قیدیوں کا رہنا مناسب نہیں ہے جب تک وہ ملک میں اچھی طرح خونریزی نہ کر لے۔ تم دنیا کا مال چاہتے

الدُّنْيَا ۖ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾

ہو۔ اور اللہ تم کو آخرت کا ثواب دینا چاہتا ہے اور اللہ زبردست حکیم ہے۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ

اور اگر اللہ کا حکم تحریری پہلے سے موجود نہ ہوتا تو تم نے جو فدیہ میں لیا ہے اس کے بدلے میں تم پر بہت سخت

عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا

عذاب ہوتا۔ مال غنیمت جو تم نے پایا ہے اسے حلال پاک سمجھ کر کھاؤ۔ اور اللہ سے ڈرتے

اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾

رہو۔ وہ بیشک بخشنے والا مہربان ہے۔

ع ۵ / ۵

تفسیر

مسئلہ۔ جو کافر جہاد میں گرفتار ہو کر آئیں۔ ان کو غلام بنا لینا چاہیئے۔ اور ان کو رعیت بن کر رہنا چاہیئے۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے اور ہجرت کرنے کی تعریف کی گئی ہے +

اٰوَوْا جگہ دی۔ وَلَايَتِهِمْ ان کی دوستی۔ اِسْتَنْصَرُوْا مدد چاہیں گے تم سے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ

اے پیغمبر! بدر کے قیدی جو تم مسلمانوں کے قبضہ میں ہیں اُن کو آپ سمجھا دیجئے کہ اگر اللہ

يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ

تمہارے دلوں میں ایمان پائے گا تو جو کچھ تم سے چھینا گیا ہے اس سے بہتر تم کو دے گا اور تمہارے

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ

خطاؤں کو معاف کر دے گا کیونکہ اللہ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔ اور اے نبی! اگر یہ لوگ تمہارے ساتھ دغا کا

فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

ارادہ رکھیں گے تو اس سے پہلے بھی یہ اللہ سے دغا کر چکے ہیں اور اسی کی سزا میں اُس نے اُن کو گرفتار کرا دیا ہے بیشک

حَكِيْمٌ ﴿٧١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

اللہ حالتوں سے واقف اور تدبیر والا ہے۔ ایمان لانے والے، ہجرت کرنے والے، اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ

وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ

میں جہاد کرنے والے اور ان مہاجرین کو جگہ دینے والے اور اُن کی مدد کرنے والے یہی لوگ

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا

ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ جن مومنوں نے ابھی ہجرت نہیں کی ہے تم مسلمانوں کو

لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ

اُن کی وراثت سے جب تک کہ وہ ہجرت نہ کریں کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہاں اگر دین کے

اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلٰى قَوْمٍ

بارے میں وہ تم سے مدد چاہیں تو تم کو اُن کی مدد کرنا لازم ہے۔ مگر اس قوم کے مقابلہ میں نہیں

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾

جس نے تم سے عہدِ صلح کیا ہو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ

کفار ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ تم اگر اس پر عمل نہ کروگے

تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

تو ملک میں فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد ہوگا۔ جو لوگ ایمان لائے ہیں

وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّ

اور انہوں نے ہجرت کی ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کئے ہیں اور جن لوگوں نے مہاجروں کو جگہ دی ہے اور

نَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ

اُن کی مدد کی ہے یہی لوگ سچے مومن ہیں ان کے لئے بخشش

وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَ

اور عزت کی روزی ہے۔ اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے ہجرت کی ہے اور

جٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ

تمام مسلمانوں کے ساتھ ہو کر جہاد کئے ہیں وہ بھی تم میں داخل ہیں اور اُن میں سے رشتہ دار اللہ کے حکم کے مطابق

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾

غیر آدمیوں کی نسبت ایک دوسرے کی میراث کے زیادہ حقدار ہیں۔ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔

ع ۱۰ / ۶

تفسیر

اِس رکوع میں بھی اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے اور ہجرت کرنے کی تعریف ہے انصار اور مہاجرین کے باہم بھائی چارہ کا ذکر ہے ؞

سُوْرَةُ تَوْبَة مَدَنِيَّة

ایک سو انتیس آیتیں ہیں سولہ رکوع ہیں:۔

بَرَآءَةٌ ۔ برّیت ۔ بری ہونا۔ عَاهَدْتُّمْ ۔ تم نے عہد کیا۔ سِيْحُوْا ۔ چلو پھرو ۔ سیاحت کرو۔

مُخْزِی ۔ رسوا کرنے والا ۔ اَذَانٌ ۔ منادی ۔ اعلان ۔ اَنْسَلَخَ ۔ پورے ہو جائیں ۔
اُحْصُرُوْهُمْ ۔ اُن کا محاصرہ کرو ۔ گھیر لو ۔ اُقْعُدُوْا ۔ بیٹھ جاؤ ۔ مَرْصَدٍ ۔ گھات ۔ راستہ
خَلُّوْا ۔ خالی کر دو ۔ چھوڑ دو ۔ اِسْتَجَارَكَ ۔ تجھ سے پناہ مانگے اَجِرْهُ ۔ اُس کو پناہ دے ۔
اَبْلِغْهُ ۔ پہنچا دے ۔ مَاْمَنَهٗ ۔ ٹھکانا ۔ امن کی جگہ ۔

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ
اُس سے — اللہ اور اُس کا رسول — مشرکین سے کیا تھا — جو عہد تم نے

الْمُشْرِكِيْنَ ۝١ فَسِيْحُوْا فِى الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا
بری ہیں ۔ تو اے مشرکو! — چار مہینے تک — زمین پر جیسے چاہو آزادی سے چلو پھرو ۔ اور یہ سمجھ لو کہ

اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ۝٢
تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے ۔ اور یقیناً اللہ کافروں کو — رسوا کرکے — چھوڑے گا ۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ
اور سب آدمیوں کو — اللہ اور رسول کا یہ اعلان — حج اکبر کے دن — سنایا جاتا ہے کہ

اَنَّ اللّٰهَ بَرِىْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ
یقیناً اللہ اور اُس کا رسول — مشرکوں سے بری ہیں ۔ — تو اے مشرکو! اگر تم شرک سے باز آؤ

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى
اور توبہ کر لو تو یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے ۔ اور اگر تم روگردانی کرو گے تو جان رکھو تم ہرگز اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے

اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٣ اِلَّا الَّذِيْنَ
اور اے محمدؐ! آپ کافروں کو — دردناک عذاب کی خوشخبری دے دیجئے ۔ اس اعلان سے وہ مستثنیٰ ہیں جن سے

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ
تم نے عہد باندھ رکھا ہے — پھر انہوں نے تمہارے ساتھ نہ کوئی بدعہدی کی اور نہ تمہارے خلاف

يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ
کسی کو مدد دی — پس اُن کے عہد — مقررہ مدت تک — پورے کرو

اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٤ فَاِذَا انْسَلَخَ
بے شک اللہ — پرہیزگاروں سے — محبت رکھتا ہے ۔ — اور جب حرمت والے مہینے

الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

پورے ہو چکیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر ڈالو

وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ

اور ان کو گرفتار کر لو اور انہیں گھیر لو اور ہر جگہ اُن کے لئے گھات میں بیٹھے رہو

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۚ

پھر اگر وہ عاجز آکر توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں یعنی مسلمان ہو جائیں تو انہیں کچھ نہ کہو۔

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ ٥ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ

بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اے محمدؐ! اگر ان مشرکوں میں سے کوئی شخص

اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ

آپ سے پناہ مانگے تو اُسے پناہ دیجئے تاکہ وہ قرآن کو سن لے پھر اس کو اُس کے ٹھکانے پر

مَاْمَنَهٗ ۚ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۞ ٦ ع

پہنچا دو۔ یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو کچھ سمجھتے نہیں۔ شاید ہمارا کلام سن کر اُن کے دل پر اثر ہو۔

ع ٦ ١

تفسیر

اس سُورت کے شروع کرنے سے پہلے یہ دعا بسم اللہ کی بجائے پڑھتے ہیں۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْكُفَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ۔

اس سورۃ کے شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھتے۔ کیونکہ یہ پہلی سورۃ کا تتمہ ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم اس حال میں وفات پا گئے کہ اُن سے لوگ یہ پوچھ نہ سکے کہ آیا یہ علیٰحدہ سورۃ ہے یا انفال سے ملحق۔

اس سورۃ میں مشرکین کو صرف حرمت والے مہینوں یعنی حج اکبر کے بعد تک کی مہلت دی گئی ہے۔ اور اس کے بعد مسلمانوں کو اُن سے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

جو مشرک توبہ کر لیں، زکوٰۃ دیں اور نماز پڑھیں اُن سے ہر قسم کا تعرض کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

آخیر میں ایسے مشرکوں کو جو پناہ طلب کریں پناہ دینے کا حکم ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہیں قرآن مجید

بھی سنا دو۔ شاید وہ قرآن مجید سُن کر ایمان لے آئیں ❊

لَا یَرْقُبُوْا۔ نہ خیال کریں۔ نہ دیکھیں اِلًّا۔ قرابت۔ ذِمَّةً۔ عہد۔

تَاْبٰى۔ انکار کرتے ہیں۔ طَعَنُوْا۔ طعن کریں۔ هَمُّوْا۔ ارادہ کر بیٹھے تھے

بَدَءُوْكُمْ۔ تمہارے ساتھ پہل کی۔ ابتدا کی یَشْفِ۔ شفا دے۔ ٹھنڈے کرے غیرہ وَلِیْجَةً۔ راز دار

كَیْفَ یَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِیْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ

مشرکوں سے اللہ اور اس کے

اِلَّا الَّذِیْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا

سوائے اُن لوگوں کے جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد کرلیا تھا۔ اُور

اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِیْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝۷

رسول کے ذمہ کیسے عہد رہ سکتا ہے، اور جب تک معاہد اس عہد پر قایم رہیں تم بھی اس پر قایم رہو۔ بیشک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔

كَیْفَ وَ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ لَا یَرْقُبُوْا فِیْكُمْ اِلًّا وَّ لَا

اور مشرکوں سے عہد رہ بھی کیسے سکتا ہے کہ اگر وہ اب بھی تم پر چڑھ آئیں تو نہ تمہارے ساتھ قرابت کا

ذِمَّةً ؕ یُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ تَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ

لحاظ کریں اور نہ عہد و پیمان کا۔ وہ چاہتے ہیں کہ زبانی باتوں سے تمہیں راضی رکھیں حالانکہ اُن کے دل منکر ہیں اور

اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸ اِشْتَرَوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا

اُن میں سے اکثر فاسق ہیں۔ اُنہوں نے خدا کی آیتوں کے بدلے معمولی قیمت لے لی

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝۹

اور لگے لوگوں کو اللہ کے راستے سے ہٹانے۔ یقیناً اُنہوں نے بہت بُرا کیا ہے۔

لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّةً ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ

وہ کسی مومن کے بارے میں نہ قرابت کا لحاظ کرتے ہیں نہ عہد و پیمان کا۔ اور یہی بہت

الْمُعْتَدُوْنَ ۝۱۰ فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا

زیادتی کرنے والے ہیں۔ پھر اگر تو وہ توبہ کریں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ

دینے لگیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں۔ اور یہ آیتیں ہم علم رکھنے والوں کے لئے کھول کر

يَّعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ

بیان کرتے ہیں۔ اور اگر وہ عہد کر لینے کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں

وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ

اور تمہارے دین میں طعن کریں تو اُن کافروں کے سرداروں کو مارو کیونکہ ان کی قسمیں

اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا

ایسی ویسی ہی ہیں شاید وہ اس طرح ان باتوں سے باز آجائیں۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ اس قوم سے نہیں لڑتے

نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ

حالانکہ انہوں نے اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور محمدؐ کے نکالنے کا پورا ارادہ کر چکے اور اُنہوں نے ہی

بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ

پہلی بار تم سے ابتدا کی کیا تم اُن سے ڈرتے ہو حالانکہ اگر تم سچے مومن ہو تو

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ

اللہ کا زیادہ حق ہے کہ تم اُس سے ڈرو۔ اُن سے لڑو۔ اللہ تمہارے ہی ہاتھوں اُنہیں عذاب دے گا

وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ

اور اُنہیں رسوا کرے گا اور تمہیں اُن پر غالب کرے گا اور مومنوں کے دلوں کو

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۭ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ

ٹھنڈا کرے گا۔ اور ان کے دلوں کا غصہ دُور کر دے گا اور وہ جس کی چاہے گا

عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٥﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ

توبہ قبول کرے گا۔ اور وہ علم اور حکمت کا مالک ہے۔ کیا تم نے یہ سمجھ لیا کہ تم یونہی

تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ

چھوڑ دیئے جاؤ گے ؛ حالانکہ اللہ نے ابھی تم میں سے اُن لوگوں کو تو جانچا ہی نہیں جنہوں نے جہاد کیا ہے اور

يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ اور رسول اور مومنین کو خصوصیت سے دوست بنایا ہے۔

وَلِيْجَةً ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ ع

اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

ع ٢ ١٠ ٨

تفسیر } اس رکوع میں کفار سے عہد و پیمان کے متعلق باتیں ہیں۔ اور اللہ کے سوا دُوسرے شخصوں سے ڈرنا منع ہے۔ پھر جہاد کی فضیلت بیان کی گئی

ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو سب کی محبتوں پر غالب کرنے کا حکم ہے۔ اور مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں ہر چیز کی محبت۔ وطن، مال، دولت وغیرہ سب چھوڑنا پڑے گا۔ اور ایسا کرنے والا ہی حقیقی مومن ہے۔

فائدہ

جو اللہ کی راہ میں ہر چیز کی محبت چھوڑ دے۔ تو اُسے اللہ کی محبت جو کبھی مٹنے والی نہیں۔ حاصل ہو جاتی ہے ۔

يَعْمُرُوْا۔ آباد کریں۔ سِقَايَةَ الْحَاجِّ۔ حاجیوں کو پانی پلانا۔ عِمَارَةَ۔ آباد کرنا۔ لَا يَسْتَوٗنَ۔ برابر نہیں ہوتے۔ عَشِيْرَتُكُمْ۔ تمہارے رشتہ دار۔ قبیلہ دار۔ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا۔ تم نے انہیں جمع کیا۔ كَسَادَهَا۔ اُس کی کساد بازاری۔ کمی۔ تَرْضَوْنَهَا۔ تم جنہیں پسند کرو۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ

مشرکین کے لئے یہ کب روا ہے کہ وہ اس حالت میں کہ کافر ہوں مسجدیں

عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِی

آباد کرتے پھریں ایسے لوگوں کے تو اعمال ہی اکارت ہو چکے اور اُن کو تو

النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ اللہ کی مساجد تو وہ آباد کرے جو خدا پر ایمان

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ

رکھتا ہو اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اور جو نماز پڑھتا ہو اور زکوٰۃ دیتا ہو اور اللہ کے سوا

يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾

کسی سے نہ ڈرتا ہو تو یہ ممکن ہے ایسے لوگ جلد ہدایت پا جائیں۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ

کیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے اور مسجد حرام کے آباد رکھنے والے کو اس کے برابر سمجھ لیا جو

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا

اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھے اور خدا کی راہ میں جہاد کرے اللہ کے

يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾ م

نزدیک تو یہ برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ

یاد رکھو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی اور جہاد کیا اپنے مالوں سے بھی اور

وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

اپنی جانوں سے بھی تو وہ اللہ کے نزدیک بڑے درجے والے ہیں اور وُہی درحقیقت

الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ

کامیاب ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی طرف سے رحمت اور اپنی رضامندی کی خوشخبری دیتا

وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ

ہے اور جنتوں کی بھی جن میں اُن کے لئے دائمی آرام و عیش ہوگا وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اور اللہ کے نزدیک بڑا اجر موجود ہے۔ اے ایمان والو! اپنے ایسے

لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَاۗءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَاۗءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ

آباؤ اجداد اور بھائی بندوں کو جو کفر پسند کرتے ہوں ایمان کے مقابلہ میں

عَلَي الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

دوست نہ رکھو۔ تو جو بھی اُن سے دوستی رکھے گا وہ انہیں ظالموں میں سے

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ وَ

ہوگا۔ اے محمدؐ! ان سے یوں کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے پوتے اور

اِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا

تمہارے بھائی بند اور تمہاری بیویاں اور تمہارے رشتے دار اور وہ مال جو تم نے جمع کر لیا ہے اور

وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ

وہ تجارت جس کی کساد بازاری کا تمہیں ڈر لگا رہتا ہے اور تمہاری پسند کے مکانات یہ سب چیزیں تمہیں

اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰي

اللہ اور اُس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہیں تو اللہ کا حکم آنے تک

يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع

انتظار کرو۔ اور یاد رکھو اللہ نافرمانوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

وقف لازم

٣ ع ٨ ٩

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ اور یوم آخر پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا سب اچھے کاموں سے بہتر کام ہیں۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت کریں اور جہاد کریں وہ بڑے درجے پائینگے انہیں جنت کا دائمی عیش نصیب ہوگا۔

پھر یہ بتایا ہے کہ اگر تمہارے رشتہ دار کافر ہوں۔ تو انہیں ایمان کے مقابلے میں دوست نہ رکھو۔

اخیر میں پھر مضمون سابق دُھرایا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ سب چیزوں سے زیادہ خدا اور اس کے رسُول کی محبت اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے کی محبت ہونی چاہیئے۔

مَوَاطِنَ۔ موقعے جگہیں۔ معرکے حُنَيْنٍ {ایک مقام کا نام جہاں جنگ ہوئی تھی۔ ضَاقَتْ۔ تنگ ہوگئی۔

رَحُبَتْ۔ چوڑائی اُسکی۔ وسعت اسکی۔ سَكِينَتَهٗ {تسلی۔ وہ چیز جو تسکین دے۔ جو ہمت بڑھائے۔ عَامٌ۔ سال۔ برس۔

عَيْلَةً۔ مفلسی۔ تنگدستی۔ يُغْنِيكُمْ۔ وہ تمہیں مالدار کرے گا۔ يَدِينُونَ {دین اختیار کرتے ہیں دین پر چلتے ہیں۔

يُعْطُوا۔ وہ دیں۔ جِزْيَةَ {وہ رقم جو اسلامی سلطنت اپنی غیر مسلم رعایا سے وصول کرتی ہے صَاغِرُونَ۔ حقیر۔ ذلیل۔ بے قدر

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِىْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ

یقیناً جہاں اللہ کئی موقعوں پر تمہاری مدد کر چکا ہے وہاں حنین کے دن بھی اُس نے تمہاری مدد کی

اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْــًٔا وَّضَاقَتْ

جبکہ تمہاری کثرت نے تمہیں خوش کر رکھا تھا لیکن وہ کثرت تمہارا کچھ بھی نہ سنوار سکی۔ اور زمین باوجود اس قدر

عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۚ ﴿۲۵﴾

وسیع ہونے کے تم پر تنگ ہوگئی اور تم نے پیٹھ پھیر کر بھاگنا شروع کیا

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

مگر پھر اللہ نے ہی اپنے رسول اور دوسرے مسلمانوں کا حوصلہ بڑھایا۔

وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَ

اور ایسا لشکر اتارا جس کو تم نہیں دیکھتے تھے اور کافروں کو عذاب دیا اور کافروں کو

ذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

اُن کی سرکشی کی سزا یونہی ملا کرتی ہے۔ پھر کافروں کو عذاب دینے کے بعد اللہ جس پر چاہتا ہے

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

مہربان ہوتا ہے کیونکہ اللہ بخشنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے مسلمانو!

اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

یہ مشرک عقیدہ کے لحاظ سے نہایت ناپاک ہیں یہ کبھی اس سال کے بعد مسجد حرام

بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ

کے قریب پھٹکنے نہ پائیں اگر تمہیں ان کا ملنا جلنا چھوڑ دینے سے یہ ڈر ہو کہ مفلس ہو جاؤ گے تو یاد رکھو اگر

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اللہ نے چاہا تو وہ بہت جلد اپنے فضل و کرم سے تمہیں مالدار کر دے گا کیونکہ وہ بہت علم رکھنے والا اور حکمت کا مالک ہے

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اور اے مسلمانو! اہل کتاب میں سے جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی قیامت کے دن پر ان کا یقین ہے

وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ

اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر رکھا ہے اُسے حرام نہیں سمجھتے نہ ہی سچے دین کی پیروی کرتے ہیں

الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

اُن سے لڑو یہاں تک کہ عاجز اور ذلیل ہو کر خود اپنے ہاتھ

عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ ع

سے جزیہ دیں

ع ۵/۱۰

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ وہ کس طرح کئی موقعوں پر مسلمانوں کی مدد کر چکا ہے۔ پھر بتایا ہے کہ مسلمان اسی اللہ کی مدد کرتے ہوئے مشرکوں سے ملنا جلنا ترک کر دیں۔ جس طرح وہ فرشتے بھیج کر جنگ میں مدد کر سکتا ہے۔ اسی طرح وہ اُن کو مالدار بھی کر سکتا ہے۔ اور مشرکوں سے اُنہیں بے نیاز کر سکتا ہے۔ اس کے بعد یہ حکم دیا گیا ہے کہ اہل کتاب جو تمہاری کوئی بات بھی نہ مانیں اُلٹا تمہاری مخالفت کریں۔ تو تم بھی اُن سے جنگ کرو۔ اور اُنہیں مجبور کر دو کہ وہ اپنی شرارتوں سے باز آ جائیں۔ اور اُنہیں ہر صورت سے کمزور کر دو تاکہ آئندہ بھی شرارت نہ کر سکیں۔ اور اس جزیہ کے دو فائدے ہیں۔ ایک تو مسلمانوں کی غربت دُور ہو۔ دُوسرے کافر کمزور ہوں۔

یہ بھی یاد رہے کہ یہ لڑنے کا حکم صرف اُنہی کے متعلق ہے۔ جو مسلمانوں سے صلح نہ رکھیں۔ ورنہ خواہ مخواہ ہر ایک سے لڑنے کی اجازت قرآن میں کہیں نہیں +

عُزَيْرٌ۔ ایک پیغمبر کا نام۔ يُضَاهِئُونَ۔ ریس کرتے ہیں يُطْفِئُوا۔ وہ بجھا دیں۔
لِيُظْهِرَهٗ۔ اس کو وہ ظاہر کریں۔ تا کہ اسے غلبہ دے يَكْنِزُونَ۔ خزانے جمع کرتے ہیں جمع کرتے ہیں يُحْمٰى۔ گرم کیا جائے گا۔
تُكْوٰى۔ داغ دیا جائیگا۔ نشان دیا جائیگا۔ جِبَاهُ۔ پیشانیاں۔ ماتھے۔ كَنَزْتُمْ۔ تم نے جمع کیا۔
تَكْنِزُونَ۔ تم خزانہ جمع کرتے تھے۔ كَآفَّةً۔ پوری پوری طرح۔ النَّسِيْٓءُ۔ بھول جانا۔ اُدھار کرنا۔ بدلنا۔
لِيُوَاطِئُوا۔ تا کہ وہ روندیں۔ پامال کریں۔ پورا کریں۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى
اور جو یہودیوں نے عزیر کو اللہ کا بیٹا اور نصاریٰ نے مسیح کو

الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُوْنَ
اللہ کی بیٹا کہا ہے۔ تو یہ اُنہوں نے اُن کافروں کی جو اُن سے پہلے گذرے ہیں

قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۳۰
ریس کرتے ہوئے منہ سے نکالا ہے خدا اُن کو تباہ کرے کہاں بھٹکے جا رہے ہیں۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور ان یہود نے تو اپنے عالموں اور درویشوں کو اور نصاریٰ نے مریم کے بیٹے مسیح کو

وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا
اللہ کو چھوڑ کر خدا بنا لیا۔ حالانکہ جو انہیں حکم دیا گیا تھا سوائے اس کے اور کچھ نہیں تھا کہ صرف ایک

وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۳۱
اللہ کی عبادت کریں کیونکہ سوائے اس کے اور کوئی عبادت کے لائق ہے ہی نہیں اور خدا کی ذات تو جس شرک میں مبتلا ہیں اس سے پاک ہے

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِــــُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ
ان کا ارادہ یہ ہے کہ منہ سے ایسی باتیں نکال کر اللہ کے نور کو بجھا دیں مگر اللہ تو جب تک اُس کا نور پوری طرح لوگوں پر

اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝۳۲ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
نہ چمک اُٹھے رُکنے والا نہیں اگرچہ وہ نور ان کافروں کو کتنا ہی بُرا معلوم دے۔ اور دیکھو اللہ وُہی ہے جس نے اپنے رسول کو

رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

وحی کی ہدایت دے کر اور ایک سچا مذہب دے کر بھیجا اور یاد رکھو وہ اس سچے دین کو ہر ایک دین پر غلبہ دے گا

وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا

خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ اے مسلمانو! بہت سے عالم اور مشائخ

مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ

لوگوں کا مال ناحق کھا رہے ہیں اور وہ

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ

لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے کی بجائے اللہ کے راستے سے لوگوں کو روکتے ہیں اور اے محمدؐ! جو

يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ

لوگ سونا اور چاندی جمع کر رہے ہیں اور اللہ کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے

اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ

اُن کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دے۔ اور یہ دردناک عذاب اُنہیں اس دن ہوگا جبکہ وہی

نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ

سونا اور چاندی دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا اور اس گرم گرم سونے چاندی سے اُن کے ماتھے اُن کی پسلیاں اور

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

اُن کی پیٹھوں پر داغ دیئے جائیں گے اور اُن کو کہا جائیگا کہ وہی سونا اور چاندی ہے جو تم نے اپنی جان کے لئے دنیا میں جمع کر رکھا تھا بس

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ

اب اُس جمع کرنے کا عذاب چکھو۔ جب سے اللہ نے زمین اور آسمان پیدا کئے ہیں

اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ

اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے جن میں سے چار عزت و حرمت کے قابل ہیں۔

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ

اور یہ اٹل فیصلہ ہے۔ اور دیکھو! ان مہینوں میں خواہ مخواہ اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَاۤفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَاۤفَّةً ؕ وَاعْلَمُوْۤا

ہاں اگر مشرک تم سے جنگ کریں تو اُن سے ویسے ہی ڈٹ کر جنگ کرو جس طرح وہ تم سے کریں۔ اور یاد رکھو اللہ

اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ

ہر حال میں پرہیزگاروں کا ساتھ دے گا۔ حرمت کے مہینوں کا اپنی مرضی سے بدل دینا کفر میں اور بھی بڑھ جانا ہے۔

النصف

يُضَلُّ بِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ

اور اسی وجہ سے یہ کافر مہینوں کے حساب میں بھی گمراہ ہوتے جا رہے ہیں کبھی تو ایک مہینہ کو ایک سال لڑائی کے لئے

عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ

جائز بنا لیتے ہیں اور ایک سال اُسی مہینے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور یہ اللہ کے مقرر کئے ہوئے حرمت والے مہینوں کی محض تعداد

زُيِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

پوری کرنے کے لئے اپنی مرضی سے اللہ کی طرف سے حرام مقرر کئے ہوئے مہینوں کو حلال بنا لیتے ہیں اور انہیں یہ اپنا بُرا کام کیا بھلا معلوم

الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ ع

دیتا ہے۔ اللہ ایسے کافروں کو کبھی ہدایت کی توفیق نہیں دیگا۔

ع ۸ ۱۱

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں کے اس کفریہ کلمے کا بیان ہے جو یہ کہتے ہیں کہ عزیرؑ اور مسیحؑ اللہ کے بیٹے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ یہ پہلے کافر لوگوں کی ریس کرتے ہوئے یہ باتیں کہتے ہیں۔ اللہ نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے مولویوں اور بڑے پیروں کو ہی خدا سمجھ لیا۔ اُن کے کہنے کو ہی مذہب بنا لیا ہے۔ اور ساتھ ہی مسلمانوں کو بھی نصیحت کر دی ہے کہ بہت سے مولوی اور پیر لوگوں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ اس لئے انہیں کبھی بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح ان پیروں اور مولویوں کی باتوں میں آ کر خدا کے احکام پس پشت نہیں ڈالنے چاہئیں۔ اس کے بعد بخیلی کی مذمت اور اس کی وجہ سے آخرت میں جو عذاب ہوگا اُسے بیان کیا گیا۔ سب کے بعد حرمت والے مہینوں کا ذکر ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ان حرمت والے مہینوں کا بدل دینا بھی کفر ہے۔ اسی طرح خدا کے ہر حکم کو بدل دینا اور اپنی مرضی اور خواہش کی پیروی کرنا انسان کو کفر کے قریب پہنچاتا ہے۔ ہمیں اس سے پرہیز کرنا چاہیئے ✦

اِثَّاقَلْتُمْ۔ تم بوجھل ہو گئے۔ جھک گئے رَضِيْتُمْ۔ تم راضی ہو گئے۔ تم نے پسند کیا تَنْصُرُوْهُ۔ تم اُس کو ضرر پہنچا سکتے ہو

ثَانِىَ۔ دوسرا۔ اِثْنَيْنِ۔ دونوں۔ غَارِ۔ غار۔ کھوہ

اَيَّدَهٗ۔ اس نے اُس کی مدد کی سُفْلٰى۔ ہلکا۔ ذلیل۔ بے قدر و قیمت۔ عُلْيَا۔ اعلیٰ۔ بلند۔

خِفَافًا۔ ہلکے۔ تھوڑے بوجھ کے ساتھ ثِقَالًا۔ بھاری۔ قَاصِدًا۔ درمیان کا تھوڑا۔

بَعُدَتْ ۔ دور ہوئی۔ شُقَّۃ ۔ مشقت، کٹھن۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ

اے مسلمانو! جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں ہر ایک تیار ہو کر

اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

نکل کھڑا ہو تو تمہیں کیا ہو جاتا ہے؟ جو زمین کی طرف ہی جھک جاتے ہو۔ کیا آخرت کی بجائے تم کو دنیا کی

مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ

چند روزہ زندگی زیادہ پسند ہے؟ اور آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں اس دنیا کی زندگی کے فائدہ

اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّيَسْتَبْدِلْ

کی مقدار بالکل ہی کم ہے۔ اور یاد رکھو اگر ہر ایک تم میں سے اللہ کے راستے میں کام کرنے کے لئے تیار ہو کر نہ نکلا تو اللہ تمہیں بہت

قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

دردناک عذاب دے گا اور وہ تمہاری جگہ کسی اور قوم کو چن لے گا۔ پھر تم اس اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکو گے اور یاد رکھو وہ ہر بات

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کے کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ مسلمانو! اگر تم اللہ کے رسول کی امداد نہ کرو گے تو اللہ کرے گا۔ اور دیکھو! وہ اس سے پہلے بھی جب

ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا

اس کو کافروں نے مکہ سے زبردستی نکال دیا تھا اس کو مدد کر چکا ہے۔ جب وہ غار میں صرف دو آدمی تھے اور دوسرا خود وہ رسول ہی تھا

تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ

اور اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ بالکل نہ ڈر۔ یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ نے اس کی ہمت بڑھائی اور اس کی مدد ایسے

اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

لشکر سے کی جس کو تم نے نہیں دیکھا اور اس طرح اس نے کافروں کی بنی بنائی باتوں کو ملیا میٹ کر دیا

السُّفْلٰى ؕ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾

اور اللہ ہی کی بات بلند ہوا کرتی ہے کیونکہ اللہ زبردست حکمت والا ہے

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ

اور اے مسلمانو! اللہ کے راستے میں تھوڑا بہت جو بھی ہو سکے لے کر نکلو۔ اور اپنے مال اور جان سے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ

اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ اور یاد رکھو اگر تم کچھ علم رکھتے ہو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہارے لئے ہی یہ جہاد بہت فائدہ مند ثابت ہوگا

كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ وَلَٰكِنْ

اور جو جہاد میں پیچھے رہ گئے ہیں اگر انہیں فائدہ صاف قریب نظر آتا اور سفر بھی درمیانہ ہوتا تو ضرور تیری پیروی کرتے لیکن

بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۚ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا

یہ مشقت والا راستہ انہیں بہت دور معلوم ہوا اب یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں چلنے کی طاقت ہوتی

لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ يُهْلِكُونَ أَنفُسَهُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ

تو ہم ضرور تمہارے ساتھ ہی چل نکلتے۔ خواہ مخواہ جھوٹی قسمیں کھا کر اپنی جانوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ کو اچھی طرح

لَكَاذِبُونَ ﴿٤٢﴾ ع

معلوم ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔

ع ۶ / ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کے لیئے اُکسایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ دُنیا کی زندگی کی محبت میں آکر جہاد کو نہ چھوڑیں۔ اور اُنہیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ حقیقت میں آخرت کی زندگی ہی زندگی ہے۔ دُنیا کی زندگی کے آرام و آسائش اُس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ پھر مسلمانوں کو یہ بھی جتا دیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ جہاد نہ کریں گے تو اللہ ان کی بجائے کسی اور قوم کو یہ شرف دیدے گا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی قدرت کا اظہار کرنے کے لیئے غار حرا کا واقعہ بیان کر دیا۔ اور بتا دیا کہ اللہ کو تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔ یہ حکم صرف تمہاری بہتری کے لیئے اور تمہیں معزز کرنے کے لیئے دیا جاتا ہے۔ آخری آیات میں اُن منافقین کا ذکر ہے جو کہ رسُول خدا کے ساتھ جہاد پر نہیں جاتے تھے۔ اور پھر بعد میں جھوٹے بہانے بناتے تھے ✦

لِمَ أَذِنتَ ۔ کیوں حکم دیا تو نے۔ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ (تحقیق تم سے اجازت مانگتے ہیں) رَيْبِهِمْ ۔ اپنے شک۔

طَوْعًا أَوْ كَرْهًا ۔ خوشی اور ناخوشی

عَفَا اللَّهُ عَنكَ لِمَ أَذِنتَ لَهُمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ

اے پیغمبر! خدا تمہارا قصور معاف کرے۔ تم نے اُن کو پیچھے رہ جانے کی اجازت ہی کیوں دی؟ اُس وقت تک انتظار کیا ہوتا کہ تیرے

صَدَقُوا وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ

سچے علیحدہ ظاہر ہو جاتے اور جھوٹوں کو الگ معلوم کر لیتے۔ اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان لانے والے اپنے

يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

اللہ تعالیٰ اور جہاد نہ کرنے کی تجھ سے اجازت نہیں مانگتے مال اور جان سے

وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ

وہی لوگ مانگتے ہیں تجھ سے ایسی اجازت خوب جانتا ہے۔ پرہیزگاروں کو

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ

جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دلوں میں شک پڑے ہیں

فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا

اور وہ اپنے شک ہی کے اندر حیران ہیں۔ اگر یہ گھر سے اللہ کے راستے میں نکلنے کا ارادہ رکھتے تو کچھ سامان سفر

لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ

کرتے لیکن اللہ ہی نے ان منافقوں کا جانا پسند نہیں کیا ان کو باز رکھا اور ان سے گویا کہہ دیا گیا

اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ

کہ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو۔ اگر یہ منافق لوگ تمہارے ساتھ جاتے بھی تو تمہارے لئے خرابیاں ہی

اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ

پیدا کرتے۔ حیلے کرتے تم میں فساد پھیلاتے آگاہ ہو جاؤ تم میں بھی

سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا

بعض ایسے ہیں جو ان کی سن لیتے ہیں حالانکہ اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اے نبی! منافقوں نے پہلے بھی

الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ

فساد پھیلایا تھا اور تیرے کام اُلٹ پلٹ دیئے تھے لیکن اللہ کا سچا وعدہ آپہنچا

وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ

اور اللہ کا حکم ظاہر ہی ہو کر رہا۔ اگرچہ اُن کو ناگوار ہی گذرا کیا۔ انہیں منافقوں میں سے کوئی بھی ہے جو کہتا ہے

ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ

"مجھے گھر بیٹھ رہنے کی اجازت دیجئے اور مجھے فتنہ میں نہ ڈالئے" آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ فتنے میں پڑ چکے ہیں۔ اور

جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ

جہنم ان کافروں کو ضرور گھیرے ہوئے ہے۔ اے نبی! اگر تجھے کوئی بھلائی پہنچتی ہے

تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ

تو اُن کو بُری لگتی ہے اور اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو یہ منافق کہتے ہیں "ہم نے تو اس لئے پہلے ہی سے

أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَّنْ

اپنی تدبیر کر لی تھی" اور خوش خوش واپس چلے جاتے ہیں۔ اور اے پیغمبر! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ

يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ

ہمیں وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ رکھی ہے وہ ہمارا مولیٰ ہے۔ اور مومن تو

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ

اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے پیغمبر! آپ ان منافقوں سے کہہ دیجئے کہ تم ہمارے حق میں جس امر کے منتظر ہو

اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ

وہ دو نیکیوں میں سے ایک نیکی ضرور ہے۔ اور ہمیں یہ انتظار ہے کہ اللہ اپنے پاس سے یا ہمارے ہاتھوں سے

اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۡ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا

تم پر عذاب بھیجے تم انتظار کرو اور تمہارے ساتھ

مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ

میں بھی انتظار کرتا ہوں۔ اے نبی! آپ ان منافقوں سے فرما دیجئے کہ تم لوگ خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے

مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ

خرچ کرو تم سے کچھ قبول نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ تم لوگ نافرمان ہو۔ اُن کی خیرات مقبول نہ ہونے کی وجہ

تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ

یہی ہے کہ یہ اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرتے ہیں اور

وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا

نماز بھی پڑھنے آتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ آتے ہیں اور خرچ بھی کرتے ہیں تو ناخوشی سے

وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٥٤﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ

خرچ کرتے ہیں۔ اے نبی! آپ ان کے مال اور اولاد پر تعجب نہ کیجئے

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ

کیونکہ اللہ کو یہی منظور ہے کہ وہ حیات دنیا ہی میں انہیں مال و اولاد کی وجہ سے

اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۭ

مبتلائے عذاب رکھے اور کفر کی حالت میں اُن کی جان نکلے۔ یہ منافق اللہ کی قسمیں کھا کرتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھی ہیں

وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿٥٦﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً

مسلمانو! یہ تمہارے ساتھی نہیں بلکہ ڈرپوک ہیں اگر یہ کوئی جائے پناہ کوئی غار

أَوْ مَغٰرٰتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ﴿٥٧﴾ وَ

یا گھُسنے کی کوئی جگہ پائیں تو جلدی سے اُدھر ہی چلے جائیں۔ اور اے پیغمبر!

مِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا

ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ مالِ خیرات کی تقسیم میں تم پر بے انصافی کا الزام لگاتے ہیں۔ پھر اگر

رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ

ان کو اس میں سے ان کی خواہش کے مطابق دے دیا جائے تو خوش رہتے ہیں، اور اگر نہ دیا جائے تو بگڑ بیٹھتے ہیں۔ اور جو کچھ اللہ نے

أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ۙ وَقَالُوا حَسْبُنَا

اور اس کے رسول نے اُن کو دیا تھا اگر یہ اس کو خوشی خوشی لے لیتے اور کہتے کہ ہمارے لئے

اللّٰهُ سَيُؤْتِينَا اللّٰهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ ۙ إِنَّا إِلَى اللّٰهِ

اللہ ہی کافی ہے۔ آئندہ ہمیں اللہ اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول بھی دے گا ہم تو اللہ ہی سے لو لگائے بیٹھے ہیں

رٰغِبُونَ ﴿٥٩﴾ ع

تو یہ اُن کے حق میں کہیں بہتر ہوتا

ع ۱۴/۷ ۱۳

تفسیر

اس رکوع میں بھی مسلمانوں کو جہاد پر اُبھارا گیا ہے۔ اور اس میں نہ شریک ہونے والوں کی بُرائی ہے۔ اس سورہ میں جس طرح منافقوں کی بُرائی بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح اس رکوع میں بھی جنگ حنین پر جانے سے منافقوں کا عذر ہے +

مُؤَلَّفَةِ۔ اُلفت دلائے جاتے ہیں۔ فِي الرِّقَابِ۔ گردن میں۔ غٰرِمِيْنَ۔ قرضداروں۔

يُحَادِدْ۔ مخالفت کرتے ہیں۔ نَخُوضُ۔ بحث کرتے تھے۔ نَلْعَبُ۔ کھیلتے تھے۔

إِن نَّعْفُ۔ اگر معاف کردیں۔ نُعَذِّبْ۔ عذاب دیں گے ہم

إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰكِينِ وَالْعٰمِلِينَ عَلَيْهَا

خیرات کا مال تو صرف فقیروں اور مسکینوں اور خیرات کے تحصیل کرنے والوں اور

وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جن کا دل ملانا منظور ہے اور غلاموں اور قرضداروں اور اللہ کے راہ میں جہاد کرنے والوں

وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾

اور مسافروں سے لئے ہے اور یہی اللہ تعالےٰ کا قانون ہے بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا حکیم ہے

وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ

ان منافقوں میں سے بعض ایسے ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ آپ ہر بات کان دے کر سن لیتے ہیں

قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ

آپ فرما دیجیے کہ نبی کان دے کر تو وہی بات سنتے ہیں جو تمہارے حق میں بھلائی کی ہو اور وہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۚ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ

مومنین کا یقین کرتے ہیں اور ان لوگوں کے حال پر مہربانی فرماتے ہیں جو تم میں سے ایمان لاتے ہیں۔ اللہ کے رسول

اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ

کے ایذا دینے والوں کو دردناک عذاب ہوگا مسلمانو! تمہیں خوش کرنے کے لئے یہ منافقین اللہ کی قسم کھاتے ہیں۔ اگر یہ

وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ إِن كَانُوا مُؤْمِنِينَ ﴿٦٢﴾

مومن ہیں تو اللہ اور اللہ کے رسول کو انہیں خوش کرنا چاہیے۔

أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّهُ مَن يُحَادِدِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَأَنَّ لَهُ

کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ اور اللہ کے رسول سے مخالفت کرنے والوں کے لئے دوزخ کی

نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيمُ ﴿٦٣﴾

آگ ہے جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی رسوائی ہے۔

يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَن تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُم بِمَا

منافق ڈرتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں پر ایسی سورت نہ اترے جو ان کے دلوں کی بات ظاہر کر دے

فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُونَ ﴿٦٤﴾

اے نبی! آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اچھا ہنستے جاؤ جس سے تم ڈرتے ہو اللہ تو اسے ظاہر ہی کرے گا

وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ

اے نبی! اگر آپ ان سے پوچھیں گے تو یہی کہیں گے، ہم تو صرف باتیں کرتے تھے جی بہلاتے تھے

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا

تو اے پیغمبر! آپ ان سے پوچھیے کہ کیا تم اللہ اور اللہ کی آیتوں اور اللہ کے رسول سے تمسخر کرتے ہو، باتیں

تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ۚ إِن نَّعْفُ عَن

نہ بناؤ حق تو یہ ہے کہ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اگر ہم تم میں سے بعضوں کے قصور

طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
معاف بھی کر دیں تاہم دوسروں کو ضرور سزا دیں گے کیونکہ اصل میں وہی

مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾
قصور وار تھے۔

تفسیر

اس رکوع میں صدقہ اور اس کے مصرف کا بیان ہے۔ رسولوں کو ایذا دینے والوں پر عذاب کا بیان ہے

منافقین کو حق کی آواز سے خوف لگا رہتا ہے +

يَقْبِضُوْنَ۔ بند کرتے ہیں۔ خُضْتُمْ بحث کی تم نے۔ مُؤْتَفِكٰتِ۔ الٹنے والے۔

سَيَرْحَمُهُمُ عنقریب رحم کئے جائیں گے۔ رِضْوَانٌ۔ رضامندی۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ
منافق مرد اور منافق عورتیں باہم ایک دوسرے کے ساتھی ہیں برے کاموں کی یہ تعلیم

بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ
دیتے ہیں اور نیک کاموں سے روکتے ہیں۔ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے وقت ہاتھ روک لیتے ہیں

نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَعَدَ
یہ اللہ کو بھول گئے اور اللہ بھی اُن کو بھول گیا بلا شبہ یہ منافق بڑے ہی سرکش ہیں۔ منافق مرد اور

اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
منافق عورتوں اور کافروں کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے جس میں یہ ہمیشہ

فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾
رہیں گے۔ یہی ان کے لئے کافی ہے اللہ نے ان پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب مقرر ہے۔

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا
منافقو! تم بھی انہیں لوگوں کی طرح ہو گئے جو تم سے پہلے قوت ور تھے اور مال و اولاد زیادہ

وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ
رکھتے تھے۔ اور اپنے حصہ کے دنیاوی فائدے اٹھا گئے تو تم نے بھی اپنے حصہ کے دنیاوی فائدے اٹھائے

كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِي

جیسے کہ تم سے پہلے کے لوگوں نے اپنے حصہ کے دنیاوی فائدے اُٹھائے تھے اور جیسی باتیں وہ لوگ کیا کرتے تھے

خَاضُوا ۚ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ

تم بھی ویسی ہی باتیں کرنے لگے؛ یہ لوگ وہ تھے کہ دنیا اور آخرت میں ان کا کیا دھرا اکارت ہوا

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (۶۹) أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ

اور یہی لوگ نقصان میں بھی رہے۔ کیا ان کافروں اور منافقوں کو اُن لوگوں کی خبر نہیں ملی

مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ

جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں یعنے نوح کی قوم اور عاد اور ثمود کی اور قوم ابراھیم

وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ۚ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اور اصحاب مدین اور اُلٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے کہ ان کے پیغمبر ان کے پاس کھلی نشانیاں

بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا

لے کر آئے تھے مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا۔ بلکہ اُنہوں نے خود

أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ (۷۰) وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ

اپنے اوپر ظلم کیا تھا۔ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں باہم ایک دوسرے کے

أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

دوست ہیں نیک کام کرنے کو کہتے ہیں اور بُرے کام سے منع کرتے ہیں۔

وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَ

نمازیں پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر

رَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (۷۱)

چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے حال پر اللہ عنقریب رحم کرے گا۔ بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سے اللہ نے ایسی جنتوں کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ

نہریں بہ رہی ہوں گی اور یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور دائمی بہشت میں عمدہ عمدہ مکانوں کا وعدہ کر لیا ہے۔

وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (۷۲)

اور اللہ کی خوشنودی (جو ان کو حاصل) ہوگی جو سب سے بڑھ کر نعمت ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

ع ۹ ۶ ۱۵

تفسیر

اس رکوع میں منافق مرد منافق عورتوں کا ذکر ہے اور ان کی نامعقول تعلیم کا ذکر ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ کی انکی گرفت کا بیان ہے۔ اور اس کے بعد گذشتہ قوموں کی مثال دے کر ڈرایا گیا ہے۔ اس کے بعد مومن مرد اور مومن عورتوں کی تعریف ہے اور ان کے اچھے کام بتائے گئے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مسلمان مردوں کو امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا چاہیئے اسی طرح عورتوں کو بھی۔ اس کے بعد جنت کی نعمتوں کا ذکر ہے جو ان کو ملنے والی ہیں۔ اور سب سے بڑی نعمت اللہ کی رضامندی کو کہا گیا ہے ۔

اُغْلُظْ۔ خراب کردے۔ لَمْ يَنَالُوا۔ جو کہ نہیں پایا تھا۔ وَمَا نَقَمُوْا۔ اور جو کہ بدلہ نہیں لیا تھا
سَخِرَ۔ تمسخر۔ مذاق

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوٰهُمْ
اے نبیؐ! کفار اور منافقین سے جہاد کیجیے اور ان پر سختی کیجیے اور آخر کار ان کا ٹھکانا

جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۳﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۭ وَلَقَدْ
دوزخ ہے جو بہت بری جگہ ہے۔ یہ منافقین قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے تو کوئی بیجا بات نہیں کہی۔ حالانکہ

قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ
انہوں نے کفر کا کلمہ کہا اور اسلام لاکر کافر ہوگئے۔ اور ایسی بات کا ارادہ کیا تھا جو ان کے ہاتھ نہ

يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْا إِلَّا أَنْ أَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
لگی۔ مسلمانوں کے دشمن یہ اس لیے ہوئے کہ ان کو اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنی مہربانی سے مالدار کردیا۔

فَإِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَإِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ
اگر یہ اب بھی توبہ کریں تو ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ اور اگر نہ مانیں تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں

عَذَابًا أَلِيْمًا ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ
دردناک عذاب دے گا۔ اور روئے زمین پر ان کا کوئی یار و مددگار نہ

وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۷۴﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ
نہ ہوگا۔ اور ان میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو خدا سے عہد کرتے ہیں کہ اگر اللہ ہم کو اپنے فضل سے مال اور اولاد

لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ

عطا فرمائے گا تو ہم خوب خیرات کریں گے اور ہم خوب نیک نیک کام کیا کریں گے۔ لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں مال و اولاد دیا۔

بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

تو بخل کرنے لگے اور روگردانی کر کے اپنے قول سے پھر گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ان کے دلوں میں نفاق ڈال دیا۔

اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا

جو اللہ سے ملنے کے دن تک قائم رہیگا یہ اللہ سے وعدہ خلافی کرنے اور جھوٹ بولنے کی سزا

يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ

ہے۔ کیا یہ نہیں جانتے کہ اللہ ان کے راز اور مشورے کو خوب جانتا ہے۔ کیونکہ وہ چھپی

اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ

ہوئی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ یہ منافق لوگ مالدار مسلمانوں پر جو کہ بخوشی خیرات

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

دیتے ہیں طعنہ دیتے ہیں اور جو لوگ اپنی محنت کے سوا زیادہ کا مقدور

اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ

نہیں رکھتے اور پھر بھی خیرات دیتے ہیں ان لوگوں سے تمسخر کرتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو اس تمسخر کا بدلہ دے گا۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ اِنْ

اور ان پر دردناک عذاب ہوگا۔ اے نبیؐ! آپ ان کے لئے بخشش مانگیں یا نہ مانگیں دونوں برابر ہے

تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

اگر ان کے لیئے آپ ستر مرتبہ بھی بخشش مانگیں تو بھی اللہ ان کو ہرگز ہرگز نہ بخشیگا۔ کیونکہ انہوں نے اللہ

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ ع ۱۰/۱۶

اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ایسے سرکش لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔

تفسیر

اس رکوع میں کفار اور منافقین سے جہاد کرنے کو کہا گیا ہے۔ اور آخر رکوع تک انہیں کا بھنڈا پھوڑا گیا ہے اور انہیں کی سرگوشی کھولی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو کافر اپنے کفر میں برابر منہمک رہتے ہیں اور اسلام سے دشمنی کرتے ہیں ان کو اللہ تعالےٰ راہ راست پر نہیں لاتا۔

فَرِحَ ۔ خوش ہوتے ہیں۔ مُخَلَّفُوْنَ {پس ماندگان۔ پیچھے رہنے والے۔ اُولُوا الطَّوْلِ {قدرت والے۔ طاقت والے۔

ذَرْنَا - چھوڑ دیا ہم نے۔ فَوْز - کامیابی۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا

غزوہ تبوک میں نہ جانے والے رسول اللہ کی مرضی کے خلاف اپنے گھر بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے اور انہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے مال

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ ۗ قُلْ

اور جان سے جہاد کرنے کو برا جانا اور دوسروں سے کہا "تم گرمی میں سفر نہ کرو" اے نبی! آپ ان سے کہہ دیجئے!

نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ (٨١) فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا

کہ جہنم کی آگ میں اگر یہ سمجھیں تو اس سے زیادہ تر حرارت ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ یہ کم ہنسیں گے اور زیادہ

كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ (٨٢) فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ

روئیں گے یہ بدلہ ہوگا ان کے اعمال کا جو دنیا میں کیا کرتے تھے۔ اے پیغمبر! اگر خدا آپ کو جہاد سے صحیح سالم ان منافقوں کی گروہ

فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ فَقُلْ لَنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا ۖ

کی طرف واپس لائے اور یہ منافق پھر تیرے ساتھ جہاد کو جانا چاہیں تو آپ کہہ دیجیو کہ تم نہ تو کبھی میرے ساتھ جہاد کے لئے نکلو گے اور نہ میرے ساتھ ہو کر کسی دشمن

إِنَّكُمْ رَضِيتُمْ بِالْقُعُودِ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ (٨٣) وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ

سے لڑو گے کیونکہ جب تم نے پہلی مرتبہ گھر بیٹھے رہنے کو زیادہ پسند کیا تو اب ان پیچھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے ہی رہو۔ اے پیغمبر! اگر ان منافقوں

أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ

میں سے کوئی مر جائے تو اس کے جنازے پر کبھی نماز نہ پڑھیے اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوجیے۔ کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے

مَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ (٨٤) وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ

اور حالت کفر ہی میں مرے ہیں۔ ان کے مال اور اولاد تیرے لیے باعث تعجب نہ ہوں۔ کیونکہ اللہ کو یہی منظور ہے کہ دنیا میں

يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ (٨٥) وَإِذَا أُنْزِلَتْ

مال اور اولاد کے ذریعہ سے ان پر عذاب کرے اور کفر کی حالت میں ان کی جانیں نکلیں۔ اور اے پیغمبر! جب کوئی سورت

سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَ

نازل کی جاتی ہے۔ اور اس میں یہ حکم ہوتا ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں صاحب مقدور ہیں وہی آپ سے

قَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ الْقَاعِدِينَ (٨٦) رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

اجازت مانگنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو یہیں چھوڑ دیجیے تاکہ گھر بیٹھنے والوں کے ساتھ ہم بھی گھروں میں بیٹھے رہیں۔ ان کو عورتوں کے ساتھ جو پیچھے گھروں میں

فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ (٨٧) لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَ

بیٹھی رہا کرتی ہیں پیچھے بیٹھے رہنا پسند آیا۔ اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے اسی وجہ سے یہ جہاد کی مصلحتوں کو نہیں سمجھتے۔ مگر رسول اور اس کے ساتھی مومنوں نے اپنے مالوں



أَنفُسِهِمْ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾

اور جانوں سے جہاد کیے۔ انہیں کے لیے نیکیاں ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور یہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

ع ۱۱ ۹ ۱۷

تفسیر

اس رکوع میں بھی غزوہ تبوک میں جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی۔ اور حیلہ کرکے گھر رہنے کو پسند کیا تھا۔ ان کی برائی بیان کی گئی ہے۔ اور اخیر میں جہاد کرنے والوں کی فضیلت اور ان کے انعامات کا ذکر ہے ✦

مُعَذِّرُونَ { عذر کرنے والے۔ بہانے بنانے والے۔ لِيُؤْذَنَ۔ کہ انہیں اجازت دی جائے۔ نَصَحُوا۔ انہوں نے خیرخواہی کی
أَتَوْكَ۔ تیرے پاس وہ آئے۔ لِتَحْمِلَهُمْ { تاکہ ان کو اٹھائے۔ انہیں سواری دے۔ خَوَالِفِ۔ پیچھے رہنے والی عورتیں

وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٩٠﴾

اور گاؤں والے گنواروں میں سے عذر پیش کرنے والے اور بہانے بنانے والے آئے کہ انہیں جنگ جانے سے چھٹی دی جائے اور جنہوں نے اللہ کو اور اس کے رسول کو جھوٹا سمجھا وہ تو گھر ہی بیٹھ رہے وہ یاد رکھیں ان میں سے جو کافر ہیں انہیں بہت جلد دردناک عذاب پہنچے گا۔

لَّيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩١﴾

ضعیفوں اور مریضوں اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ نہ تھا۔ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے دل سے خیرخواہ ہوں۔ یا اسی طرح جو بھی نیک نیت ہوں۔ ان پر کوئی گناہ نہیں نہ ان پر کوئی الزام ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے۔

وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ ﴿٩٢﴾

اور ان لوگوں پر بھی کوئی الزام نہیں جو کہ اے محمد تیرے پاس آئے تاکہ تو ان کی سواری کا انتظام کرے تو نے جواب دیا کہ میرے پاس تو کوئی سواری نہیں جس پر تمہیں سوار کرایا جائے۔ وہ تیرے پاس سے پلٹے اور ان کی آنکھیں اس غم سے آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں کہ افسوس ان کے پاس کچھ نہیں جس کو وہ سواری کے لیے خرچ کریں۔

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ ۚ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٩٣﴾

الزام تو انہیں لوگوں پر ہے جو کہ مالدار ہوتے ہوئے تجھ سے جنگ پر نہ جانے کی رخصت مانگ رہے ہیں اور انہوں نے اسی بات کو پسند کیا ہے کہ گھر میں بیٹھنے والی عورتوں کے پاس ہی بیٹھے رہیں۔ انہیں تو معلوم نہیں کہ ان کے ایسا کرنے سے اللہ نے

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
يَعۡتَذِرُوۡنَ	عذر پیش کریں گے	رَجَعۡتُمۡ	تم واپس ہو گے	لَا تَعۡتَذِرُوۡا	عذر نہ پیش کرو
نَبَّاَنَا	ہمیں بتا دیا ہے	سَيَرَى	جلد دیکھے گا	اِنۡقَلَبۡتُمۡ	تم واپس لوٹو گے
اَجۡدَرُ	زیادہ سخت ہیں	مَغۡرَمًا	جرمانہ۔ تاوان۔ ڈنڈ	الدَّوَآئِرَ	زمانہ کی گردشیں
قُرُبٰتٍ	جو چیز نزدیکی کا باعث ہو	صَلَوٰتِ	دعائے خیر		



يَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَيۡكُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ ؕ قُلۡ

اے مسلمانو۔ جب تم جنگ سے لوٹ کر آؤ گے تو تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے۔ اے محمدؐ ان سے

لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَكُمۡ قَدۡ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنۡ اَخۡبَارِكُمۡ

کہہ دے ہمارے سامنے کوئی عذر پیش نہ کرو ہمیں اللہ نے تمہاری تمام باتیں بتا دی ہیں اس لئے اب

وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوۡنَ اِلٰى عٰلِمِ

ہم تمہاری کوئی بات نہیں مانیں گے۔ اور اللہ اور اس کا رسول تمہارے آئندہ کاموں کو دیکھے گا۔ مرنے کے بعد تم

الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۴﴾

اس ظاہر و باطن جاننے والے اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ وہی تمہیں اچھی طرح بتائے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو

سَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَكُمۡ اِذَا انۡقَلَبۡتُمۡ اِلَيۡهِمۡ لِتُعۡرِضُوۡا

اب جب تم لوٹ کر آئے ہو تو اب تمہارے پاس آ آ کر قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ان سے درگذر

عَنۡهُمۡ ؕ فَاَعۡرِضُوۡا عَنۡهُمۡ ؕ اِنَّهُمۡ رِجۡسٌ وَّمَاۡوٰٮهُمۡ

کر دو۔ مسلمانو تم ان سے درگذر ہی کر دو اور میل ملاپ نہ رکھو کیونکہ وہ ناپاک ہیں۔ اور جو کچھ وہ

جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۹۵﴾ يَحۡلِفُوۡنَ لَكُمۡ

کر رہے ہیں اس کی وجہ سے آخرت میں اُن کا ٹھکانا دوزخ ہو گا۔ تمہارے سامنے قسمیں اس لئے کھاتے ہیں

لِتَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ ۚ فَاِنۡ تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا

کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ اگر تم راضی بھی ہو جاؤ تو کیا ہوا اللہ تو ان فاسقوں کی قوم سے

يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ

کبھی راضی نہیں ہو گا۔ دیہاتی گنوار تو کفر اور نفاق میں بہت سخت ہوتے ہی ہیں

نِفَاقًا وَّ اَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ

اور اس قابل بھی نہیں ہوتے کہ جو حدیں اللہ نے رسول کے ذریعہ قائم کی ہیں ان کو سمجھیں

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا

اللہ اس بات کو اچھی طرح جانتا ہے اور وہ حکمت والا ہے۔ ان گنواروں میں سے ایسے بھی ہیں جو کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے

يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ

کو ایک قسم کا تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر زمانہ کی گردش آنے کے انتظار میں رہتے ہیں۔ زمانہ کی گردش انہی پر پڑے

السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ

اللہ ان کی باتوں کو سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔ دیہاتوں میں سے ایسے بھی ہیں جو کہ ٹھیک ٹھیک اللہ پر

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ

ایمان لے آئے ہیں اور قیامت پر ان کا یقین ہے اور جو انہیں خدا کی راہ میں خرچ کرنا پڑتا ہے اسے اللہ کی نزدیکی کا

وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ

سبب اور رسول کی دعا کا باعث سمجھتے ہیں۔ انہیں بتا دو یقیناً وہ اُن کے لئے اللہ سے نزدیکی کا سبب بنے گا۔ اللہ انہیں بہت

فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾

جلد اپنی رحمت میں داخل کرلے گا۔ کیونکہ اللہ بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

ع ١٢

تفسیر

اس رکوع میں اوّل تو ان منافقوں کا حال بیان کیا گیا ہے جو کہ جہاد سے جی چراتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اُن سے ملنا جُلنا ترک کرنے کی نصیحت کی گئی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ بعض بے سمجھ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو تاوان سمجھتے ہیں۔ یہ اُن کی نادانی ہے۔ ایسا سمجھنا اُن کے ہی حق میں بُرا ہے۔ کیونکہ اُن کے خرچ کئے کا اُنہیں کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ اُلٹا عذاب ملے گا۔ پھر یہ بتایا ہے کہ جو اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ جب کوئی موقع اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کا آئے تو خوشی سے اللہ کے راستہ میں خرچ کریں۔ تاکہ اللہ راضی ہو اور ہمارے گناہ معاف کرے۔ اور آخرت میں ہم کامیاب ہوں۔

السّٰبِقُوْنَ سبقت کرنے والے پہل کرنیوالے اَوَّلُوْنَ۔ پہلے جنہوں نے پہل کی مُھٰجِرِیْنَ ہجرت کرنے والے جمع مہاجر
اَنْصَار۔ مدد کرنے والے۔ جمع ناصر مَرَدُوْا۔ اڑے ہوئے۔ اُدھار کھائے بیٹھے اِعْتَرَفُوْا۔ انہوں نے اعتراف کیا۔ اقرار
خَلَطُوْا۔ انہوں نے ملایا۔ خلط ملط کیا صَلِّ۔ تو دعا کر۔ نماز پڑھ سَکَنٌ تسکین کا باعث تسلی کا باعث
مُرْجَوْنَ۔ اُمیدوار ہیں۔ ڈھیل دیئے گئے ہیں ضِرَارًا۔ ضرر پہنچانے والی نقصان پہنچانے کی اِرْصَادًا۔ گھات
حَارَبَ۔ اس نے جنگ کی لَیَحْلِفُنَّ۔ وہ ضرور قسمیں کھائیں گے اُسِّسَ۔ بنیاد رکھی گئی۔ بنائی گئی
اَسَّسَ۔ اُس نے بنیاد رکھی۔ بنایا جُرُفٍ۔ پھٹا ہوا۔ کھائی ھَارٍ۔ گرنے والا۔
اِنْھَارَ۔ وہ گر پڑا۔ لَا یَزَالُ ہمیشہ رہے گا۔ ہمیشہ رہے گی۔ بُنْیَانٌ۔ بنیادیں۔
بَنَوْا۔ بنائی اُنہوں نے۔ اُنہوں نے بنیاد رکھی۔ رِیْبَۃً۔ شک و شبہ۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ

مہاجرین اور انصار میں سے رسول خدا کی تابعداری میں پہل کرنے والوں اور ان کے بھی

الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ

جن لوگوں نے نیک نیتی سے اُن کی پیروی کی اُنہیں خوشخبری ہو کہ اللہ اُن سے راضی ہے اور وہ بھی اللہ سے راضی ہیں

وَاَعَدَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا

آخرت میں اللہ نے اُن کے لیے ایسی جنت تیار کی ہے جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اور وہ اس میں ہمیشہ

اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَکُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ

ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اور اے مسلمانو یہ جو تمہارے اردگرد گنوار ہیں یہ

مُنٰفِقُوْنَ ؕ وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ؔ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ قف

منافق ہیں۔ اور بعض مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی نفاق پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں

لَا تَعْلَمُھُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُھُمْ ؕ سَنُعَذِّبُھُمْ مَّرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّوْنَ

اے محمدؐ تو انہیں نہیں جانتا۔ ہم انہیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہم انہیں دنیا میں ہی بار بار عذاب دیں گے۔ اور مرنے کے بعد پھر

اِلٰی عَذَابٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ

انہیں اس سے بھی بہت بڑے عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اور دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا ہے۔ اور

خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَی اللّٰہُ اَنْ

اپنے نیک اعمال کے ساتھ کوئی ایک آدھ بُرا کام بھی اُن سے ہو گیا ہے تو انہیں امید رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ اُن پر

نصف حزب ۲۵

يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠٢﴾ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ

مہربان ہوگا۔ کیونکہ اللہ بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ اے محمدؐ ان کو گناہوں سے پاک کرنے کے لئے

صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ

اور انہیں پرہیزگار بنانے کے لئے اُن سے صدقہ کا مال لو اور اُن کے لئے دعائے خیر کرو بیشک تمہارا دعا کرنا

صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾ أَلَمْ يَعْلَمُوٓا

اُن کی تسکین کا باعث ہوگا۔ اور اللہ دعاؤں کا سننے والا اور لوگوں کو اچھی طرح جاننے والا ہے۔ کیا ان مسلمانوں کو یہ

أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ

معلوم نہیں کہ اللہ ہی ہے جو بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور اُن سے خیرات بھی

الصَّدَقَاتِ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾ وَقُلِ

لیتا ہے اور بے شک اللہ بہت مہربان توبہ کا قبول کرنے والا ہے۔ اور کہہ کہ

اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ ۖ وَ

عمل کرو پس اللہ بے شک تمہارے عمل کو دیکھے گا نیز اُس کا رسول بھی اور اس کے مومن بندے بھی۔ پھر مرنے

سَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا

کے بعد تم اس ظاہر اور باطن کے جاننے والے اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور پھر وہی تمہیں ٹھیک ٹھیک بتائے گا

كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا

کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ اور ان کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں جو اللہ کے حکم کے منتظر ہیں چاہے

يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠٦﴾ وَ

وہ انہیں عذاب دے یا اُن پر مہربان ہو کر انہیں معاف کردے۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔ اور

الَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ

وہ لوگ جنہوں نے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اُن میں کفر پیدا کرنے اور پھوٹ ڈلوانے کے لئے

الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِن

ایک مسجد بنالی اور جو ایسے آدمی کے لئے جو اللہ سے اور اس کے رسول سے جنگ کر چکا ہو ایک قسم کا

قَبْلُ ۚ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ ۖ وَاللَّهُ يَشْهَدُ

اڈہ ہے۔ وہ اب اللہ کی قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہم نے سوائے ایک نیک کام کے اور دل میں کسی بات کا ارادہ نہیں کیا۔

إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٠٧﴾ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ

دیکھو اللہ اس بات کا شاہد ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں۔ اے محمدؐ دیکھ اس مسجد میں ہرگز ہرگز کبھی جا کر کھڑا بھی نہ ہونا وہ مسجد جس کی بنیاد

عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ

پہلے دن سے ہی پرہیزگاری کے لئے رکھی گئی ہے وہ اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ تو اس میں جا کر کھڑا ہو۔ کیونکہ اس میں

رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

ایسے لوگ بھی ہیں جو کہ دل سے چاہتے ہیں کہ انہیں کوئی پاکیزگی کی تعلیم دے اور اللہ بھی پاک صاف ہونے والوں کے ساتھ محبت کرتا ہے

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ

بتاؤ کیا وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیزگاری اور اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے رکھی گئی ہو

خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ

وہ بہتر ہے یا وہ جس کی بنیاد ایک پھٹے ہوئے کنارے پر رکھی گئی ہو کہ بالکل گرنے کے قریب ہو۔ اور دیکھو

فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

وہ ظالم بنیاد رکھنے والا اس مسجد کے گرنے کے ساتھ ہی دوزخ کی آگ میں جا گرا۔ اور اللہ ایسے ظالموں کو ہرگز ہرگز ہدایت نہیں کرتا

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِيْ بَنَوْا رِيْبَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّآ

اور ان ظالموں کے دلوں میں جو شک اور شبہ اس عمارت کے بنانے کے وقت سے پڑ گیا ہے وہ ہمیشہ ان کے دلوں میں رہے گا

اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع

ہاں اگر ان کے دل کٹ جائیں تو شاید وہ شک بھی ساتھ ہی کٹ جائے۔ اللہ اچھی طرح جانتا ہے اور وہ حکمت والا ہے

تفسیر

اس رکوع میں اوّل مسلمانوں کو جو رسول خدا کی پیروی کریں جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اس کے بعد منافقوں کی مذمت کی گئی ہے۔ مگر ساتھ ہی ان لوگوں کا بھی حال بیان کیا گیا ہے جو کہ اپنے گناہ کا اقرار کر لیتے ہیں اور اپنے گناہ سے باز آجاتے ہیں۔ اور بتایا گیا ہے ان کی توبہ اللہ قبول کرے گا۔ مگر ایسے منافقوں کی جو کہ اپنے گناہوں کا اقرار ہی نہ کریں کبھی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اس کے بعد مسجد ضرار کا واقعہ بیان کیا گیا۔ اور وہ اس طرح ہے کہ منافقوں نے اس خیال سے کہ رسولؐ خدا کو اس مسجد میں بلا کر کوئی تکلیف پہنچائیں یا مسجد بنا کر مسلمانوں کی آپس میں پھوٹ ڈلوا دیں مسجد بنائی۔ اور رسول خدا کو بلایا کہ وہ اس مسجد میں نماز پڑھائیں مگر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ رسول اللہ کو بتا دیا کہ ان کا نیکی کا ہرگز ہرگز ارادہ نہیں۔ اس لئے آپ ہرگز اس مسجد میں جا کر کھڑے نہ ہوں۔ یہ واقعہ ہمارے لئے عبرت کا سامان رکھتا ہے۔ ہمیں جو کام کرنا چاہیئے نیک نیتی

سے کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی بری نیت دل میں رکھ کر خیرات بھی کی جائے۔ تو وہ بھی قبول نہیں ہوتی ۔

اِسْتَبْشِرُوْا۔ تم خوشی مناؤ۔ خوشخبری حاصل کرو۔ تَائِبُوْنَ۔ توبہ کرنے والے۔ حَامِدُوْنَ۔ اللہ کی حمد کرنے والے، تعریف کرنے والے

سَائِحُوْنَ۔ روزہ رکھنے والے۔ خدا کی راہ میں سیر کرنے والے۔ رَاكِعُوْنَ۔ رکوع کرنے والے۔ سَاجِدُوْنَ۔ سجدہ کرنے والے۔

اٰمِرُوْنَ۔ امر کرنے والے۔ حکم دینے والے۔ نَاهُوْنَ۔ منع کرنے والے۔ روکنے والے۔ تَبَرَّأَ۔ بیزاری ظاہر کی۔ الگ ہو گیا۔

اَوَّاهٌ۔ نرم دل۔ درد مند۔ كَادَ۔ قریب تھا۔ يَزِيْغُ۔ ڈگمگائے۔ کج ہو جاویں

خُلِّفُوْا۔ پیچھے رکھے گئے۔ چھوڑے گئے۔ لِيَتُوْبُوْا۔ تاکہ وہ توبہ کریں۔ باز آئیں

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ

بے شک اللہ نے مسلمانوں کے مال اور جانوں کو خرید لیا ہے کیونکہ اس مال اور جان کے بدلے

بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ

اُن کے لئے جنت ہے وہ اللہ کے راستے میں لڑیں ماریں یا

يُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَ

قتل کئے جائیں یہ جنت کا وعدہ اُن کے رب کی طرف سے اُن کے ساتھ بالکل سچا وعدہ ہے ۔ اور توریت انجیل اور

الْقُرْاٰنِ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ

قرآن میں یہ وعدہ لکھا ہوا ہے۔ اور اللہ سے زیادہ کون اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا ہے۔ اے مسلمانو اس سودے پر جو تم نے

الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾

اللہ سے کیا ہے خوشی مناؤ کیونکہ یہ ایک بڑی زبردست کامیابی ہے

اَلتَّائِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ

اور دوسرے مسلمانوں کو جو گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اللہ کی تعریف کرتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اللہ کے

السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

اور سجدہ کرتے ہیں۔ لوگوں کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرتے ہیں بُرے کاموں سے منع کرتے ہیں۔

وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ

اور حدود اللہ کی حفاظت کرتے ہیں اُن کو بھی یہ خوشخبری دو کسی نبی کے لئے

لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ

اور عام مسلمانوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب انہیں پتا بھی چل جائے کہ وہ دوزخی تھے تو بھی مشرکین کے لئے خواہ

كَانُوٓا أُولِي قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ
وہ اُن کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں مغفرت کی دعا

أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرٰهِيمَ
مانگتے رہیں۔ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے حق میں مغفرت کی دعا مانگنا

لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ إِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ
تو ایک وعدہ کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کیا تھا لیکن جب اُسے بھی پتہ چل گیا کہ

لَهٗٓ أَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَأَوَّاهٌ
وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس نے اُسے چھوڑ دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ابراہیم بہت نرم دل اور

حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدٰهُمْ
بردبار تھا۔ اور اللہ کو کوئی ضرورت نہیں کہ کسی قوم کو گمراہ کرے پیشتر اس کے کہ انہیں یہ نہ بتا دے

حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾
کہ کس چیز سے وہ بچیں بے شک اللہ ہر ایک چیز سے اچھی طرح واقف ہے

إِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۖ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ
یقیناً اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہے اور وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيرٍ ﴿١١٦﴾
اور اے مسلمانو! اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست اور مددگار نہیں۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
ضرور اللہ اس تنگی کے وقت اپنے نبی اور مہاجرین اور انصار پر مہربان ہوا

الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا
جنہوں نے اس تنگی کے وقت جبکہ مسلمانوں میں سے ایک جماعت کے دل

كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ
قریب تھا کہ ڈگمگا جائیں اللہ پھر ان پر بھی مہربان ہوا

إِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِينَ
اور وہ اُن پر تو بہت ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اس تیسرے گروہ پر بھی اللہ مہربان ہوا جو کہ

خُلِّفُوا ۖ حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
پیچھے رہ گئے تھے۔ اور اس پیچھے رہ جانے کی وجہ سے زمین باوجود اپنی وسعت کے اُن پر تنگ ہو رہی تھی

وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ

اور انہیں اپنی جان بھی دوبھر معلوم ہو رہی تھی اور انہیں یقین تھا کہ سوائے اللہ کے ان کے لئے

اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ

اور کوئی جائے پناہ نہیں۔ اللہ ان پر اس لئے مہربان ہوا تاکہ وہ سچے دل سے توبہ کریں اور اللہ تو

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾

بار بار مہربانی کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ع ۸ ۱۴

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بڑی بھاری خوشخبری دی ہے۔ یعنی اُن کے مال وجان کے عوض اُنہیں جنت دی ہے۔ یہ کتنی اچھی اور فائدہ کی بات ہے کہ ہمارے مال اور جان جو اسی کے دیئے ہوئے ہیں۔ پھر دوبارہ اللہ انہیں کے بدلے ہمیں اتنی بڑی نعمت دیدے۔ یہ اللہ ہی کی ذات ہے جو اتنی مہربان ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہر وقت اس کی یاد میں مشغول رہیں۔ اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔ نمازیں پڑھیں۔ روزے رکھیں۔ اور جس قدر بھی نیک کام ہم سے ہو سکیں کریں۔ تاکہ اُس کے اس انعام کا کچھ تو شکریہ ادا ہو جائے! اس رکوع کی باقی آیات میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مہربانیوں کا ہی ذکر کیا ہے جو اُس نے صحابہ کرام پر کیں۔ اور جو ہمارے لئے بھی سبق آموز ہیں +

صَادِقِينَ۔ جمع صادق سچے
يَتَخَلَّفُوا۔ پیچھے رہیں
يَرْغَبُوا۔ فکریں پڑ جائیں۔ رغبت کریں

ظَمَأٌ۔ پیاس
نَصَبٌ۔ تکلیف۔ محنت
يَطَئُونَ۔ زمین کو طے کرتے ہیں۔ سفر کرتے ہیں۔

مَوْطِئًا۔ زمین۔ سفر۔ چلنے کی جگہ
يَنَالُونَ۔ حاصل کرتے ہیں
نَيْلًا۔ کچھ پائی ہوئی چیز۔ کچھ پانا

نَفَقَةً۔ مال دولت۔ خرچ کرنے کی چیز
وَادِيًا۔ وادی۔ جنگل۔ دو پہاڑوں کی درمیانی جگہ
لِيَتَفَقَّهُوا۔ سمجھ سکیں۔ فقاہت حاصل کریں

يَحْذَرُونَ۔ وہ ڈریں۔ خوف کریں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور سچے آدمیوں کا ساتھ دو

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُم مِّنَ الْأَعْرَابِ

مدینہ کے رہنے والوں اور جو ان کے ارد گرد کے گاؤں والے ہیں اُن کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ

اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ
جہاد میں اللہ کے پیغمبر سے پیچھے رہ جائیں اور نہ ہی اُن کے لئے یہ مناسب ہے کہ اس کی جان سے اپنی جان کا فکر

نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا
زیادہ کریں کیونکہ انہیں اللہ کے راستہ میں کوئی پیاس یا اور تکلیف یا بھوک نہیں لگتی جس کی

مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ
وجہ سے ان کے ذمہ نیک کام لکھ نہ لیا جاتا ہو اور وہ کوئی سفر ایسا نہیں کرتے جس سے کافروں کو رنج پیدا ہو

وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ
جو نیکی میں شمار نہ کیا جاتا ہو اور اگر وہ دشمن سے کچھ چھین لیں تو وہ بھی نیکی ہی میں شمار کیا جاتا ہے

صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ
اور اللہ تو کبھی اچھے کام کرنے والوں کے کام کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ اور وہ کوئی بھی تھوڑا یا بہت

نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ
خرچ ایسا نہیں کرتے اور نہ ہی کوئی ایسی وادی ہے جس میں سے وہ گزرتے ہیں کہ سب لکھ نہ لیا جاتا ہو

لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا
کہ اس کام کو جو وہ کرتے ہیں اس کا بہت بہتر بدلہ اللہ ان کو دے گا۔ اور یہ ہو بھی

كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ
کیسے سکتا ہے کہ مسلمان سب کے سب ایک ہی کام کی طرف مشغول ہو جائیں۔ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ ان میں

كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ
سے ہر ایک فرقہ میں سے ایک گروہ نکلے جو کہ دین کی تعلیم اچھی طرح غور و فکر سے حاصل کرے پھر

لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾
جب وہ اپنی قوم کی طرف دین کی تعلیم حاصل کرکے آئے تو انہیں ڈرائے تاکہ وہ نافرمانی سے بچے رہیں۔

ع ۱۵ / ۴

تفسیر

اس رکوع میں پہلے تو جہاد کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ رسول خدا کی فرمانبرداری میں ہر ایک قدم جو آدمی اٹھاتا ہے اُسے نیکی میں شمار کیا جاتا ہے۔ اور یہ کس قدر غلطی اور بدنصیبی ہے کہ آدمی اپنی منفعت اور خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اس آسان طریق کو چھوڑ دے۔ اور خواہ مخواہ خدا کے

غضب میں آجائے۔ اس کے بعد دین کی تعلیم حاصل کرنے کا صحیح طریقہ بتایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک قوم میں سے چند آدمی ایسے نکلیں جو اچھی طرح دین کی تعلیم خود حاصل کریں۔ پھر وہ اپنی زندگی ہی اس کام کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی زندگی اپنی قوم کو دین کے مسائل بتانے اور دین کی تعلیم دینے میں بسر کریں اور یہی آسان طریقہ ہے۔ ورنہ اگر سب ایک دم دین کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف لگ جائے تو ان کو سنبھالنے والا ان کی خوراک اور ان کے اخراجات کے برداشت کرنے والا کون ہوگا اور دوسرے قسم کے کام کون انجام دے گا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دوسرے لوگ لاعلم رہیں۔ یہ تو شب و روز ایک ہی کام کرنے والے کے متعلق فرمایا گیا ہے۔

يَلُونَ۔ پاس ہیں نزدیک ہیں غِلْظَةً۔ سختی۔ بہادری انْصَرَفُوا۔ وہ پھر گئے۔ پھر جاتے ہیں
عَزِيْزٌ۔ بہت ہی سخت ہے۔ دشوار ہے حَسْبِيَ۔ کافی ہے مجھے۔ میرے لئے کافی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ
اے مسلمانوں جو تمہارے نزدیک کافر ہیں اُن سے لڑو اور ایسا لڑو

وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾
کہ وہ تم میں کچھ سختی محسوس کریں اور دیکھو اللہ ہر حال میں پرہیزگاروں کا ساتھ دے گا۔

وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ
اور جب کبھی کوئی سورت اُترتی ہے تو اُن منافقوں میں سے بعض مسلمانوں سے پوچھنا شروع کر دیتے ہیں کیوں

هَٰذِهِ إِيمَانًا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا
اس سورت نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھا دیا ہے۔ اُنہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جو بھی صدق دل سے ایمان لائے ہیں اُن کا

وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
تو ایمان ضرور بڑھ جاتا ہے اور انہیں ہر صورت کے نازل ہونے پر بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے۔ لیکن جن کے دل میں کوئی مرض

فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿١٢٥﴾
ہے ہر ایک سورت کا اُترنا اُن کے ناپاک خیالات کو اور بھی بڑھا دیتا ہے اور وہ اسی کفر کی ہی حالت میں مرجاتے ہیں

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ
کیا وہ بدبخت منافق یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک بار یا دو تین بار آزمائے جاتے ہیں

ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ﴿١٢٦﴾ وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ

پھر وہ کیوں اِن شرارتوں سے باز نہیں آجاتے اور نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور جب کبھی بھی کوئی سُورت

سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ

اُترتی ہے تو آپس میں ایک دُوسرے کا منہ تکنے لگتے ہیں پھر یہ کہتے ہیں تمہیں کسی نے دیکھا تو نہیں اور اِس

انصَرَفُوا ۚ صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿١٢٧﴾

طرح آپس میں ایک دوسرے کی ریس کرکے سب قرآن سے منہ پھیر لیتے ہیں کیونکہ یہ دل سے کچھ سوچتے سمجھتے نہیں اسلئے اللہ نے بھی ان کے دلوں کو سوچنے سمجھنے سے پھیر دیا

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ

اے لوگو دیکھو تمہارے پاس ایک ایسا اللہ کا رسول آگیا ہے جو تم ہی میں سے ہے اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اُسے

حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٨﴾

بہت شاق گذرتا ہے تمہارے بھلے کی خواہش اُسے حد سے زیادہ ہے اور دیکھو وہ مسلمانوں پر بہت ہی مہربان اور رحم دینے والا ہے۔

فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ

اے محمدؐ! اگر یہ سننے کے بعد بھی یہ لوگ اسلام سے مُنہ موڑیں تو اُن سے کہدے میرے لیے اللہ کی ذات کافی ہے اُس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿١٢٩﴾

میں نے اُسپر بھروسہ کیا کیونکہ وہ بڑے رعب داب کا مالک ہے اور بھروسہ کے قابل وہی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اوّل مسلمانوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب دی ہے۔ اس کے بعد منافقوں کا کچھ حال بیان کیا گیا ہے۔ اور آخر میں رسول اللہ کی تعریف کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ کس طرح مسلمانوں کے آرام و آسایش کے خواہشمند ہیں۔ چنانچہ آپ نے محض اس وجہ سے کہ کہیں اُمت پر تراویح مسجد میں باجماعت پڑھنا فرض نہ ہوجائے اکثر گھر میں پڑھیں۔ اسی طرح تہجد کی نماز صرف اپنے لئے فرض رکھی۔ اُمت کو زیادہ تکلیف نہیں دی۔ اس کے بعد رسول خدا کو اللہ پر توکل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

فائدہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص بھی حَسْبِيَ اللّٰہُ سے لے کر آخیر تک پڑھے گا۔ اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا +

۱۰۹ آیتیں۔ **سورۂ یونس مکیۃ** رکوع ۱۱

عجبًا۔ عجیب۔ غیر معمولی۔ قدم۔ مرتبہ۔ درجہ۔ یبدؤ۔ پہلی بار پیدا کرتا ہے۔

یعیدہ۔ دوبارہ پیدا کرتا ہے۔ شراب۔ پینے کی چیز۔ پینا ہے۔ حمیم۔ گرم پانی۔ کھولتا پانی۔

ضیاء۔ روشن۔ درخشندہ۔ قدرہ۔ مقرر کیا۔ اطمانّوا۔ مطمئن ہوئے۔ آرام پکڑا

دعوٰھم۔ اُن کی دعا۔ سبحٰنک اللّٰھم۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ تحیتھم۔ باہمی سلام۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ

الٓر یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں کیا لوگ اس بات پر

عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ

تعجب کر رہے ہیں کہ انہیں میں سے ایک شخص کی طرف ہم نے یہ وحی دی کہ انھو لوگوں کو ڈراؤ

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ

اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے پروردگار کے پاس ان کا حقیقی مرتبہ بہت بڑا ہے

رَبِّهِمْ ۭ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲﴾

تو اس پر یہ کافر کہہ رہے ہیں یہ تو کھلم کھلا جادوگر ہے

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اے لوگو! یقیناً تمہارا پروردگار وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو

فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ

چھ دن میں بنایا پھر عرش کی طرف توجہ کی اور اس پر متمکن ہوا وہی حالات کا انتظام کرتا

مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

ہے۔ اس کے حکم کے بغیر کوئی سفارشی ہو ہی نہیں سکتا۔ وہی تمہارا حقیقی پروردگار ہے۔

فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ

اسی کی عبادت کرو۔ کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں ہو۔ اسی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہوگا

وقف النبی

جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ

اس کا وعدہ حق ہے۔ یقیناً اسی نے مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا اور وہی اسے دوبارہ زندہ کریگا

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ

تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انصاف کے ساتھ نیک عمل کرتے رہے ان کو اچھی جزا دے

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ

لیکن کافروں کو ان کے کفر کے سبب پینے کو کھولتا ہوا پانی ملے اور اس پر سخت عذاب بھی

بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٤﴾ هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً

اور تمہارا خدا وہی ہے جس نے سورج کو روشنی کا ذریعہ بنایا

وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ

اور چاند کو نور قرار دیا۔ اور اس کی منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب کا علم

وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ

رکھ سکو۔ یہ سب چیزیں خاص مصلحت کی بنا پر خدا نے پیدا کیں بیکار نہیں ہیں۔ اللہ اپنی

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٥﴾ إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ

آیتیں سمجھنے والوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ یقین پرہیزگاروں کے لئے رات اور دن

وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ

کے ادل بدل ہونے میں اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ اس نے پیدا کیا ہے اس میں

لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ﴿٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَ

بہت سی نشانیاں ہیں۔ یاد رکھو جو لوگ ہمارے پاس آنے کی امید نہیں رکھتے اور

رَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ

دنیا کی چند روزہ زندگی پر راضی ہوگئے اور اس سے مطمئن ہوگئے اور وہ لوگ جو ہماری

عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ﴿٧﴾ أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا

آیتوں سے غافل ہیں۔ ان سب لوگوں کا بوجہ ان کے ایسے اعمال کے

كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

ٹھکانا جہنم ہوگا۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے

يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَانِهِمْ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ

ان کا پروردگار ان کے ایمان کے سبب انہیں ایسی نعمت والی جنتوں میں پہنچا دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٩ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ

اُن میں دعا اُن کی یہ ہوگی کہ اے اللہ تو پاک ہے

وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور آپس میں ملاقات کے وقت کہیں گے "سلام" اور ان کی آخری دعا یہ ہوگی "الحمد للہ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٠

رب العالمین"

ع ١٠
٦

تفسیر

اس رکوع میں ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ اور خدا کی آیتوں سے انکار کرنے والوں کے لئے سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ ہر ایک چیز خدا نے خاص مصلحت کی بنا پر پیدا کی ہے۔ پھر اس بات کا ذکر ہے کہ جنتی جنت میں آپس میں کیا باتیں کریں گے۔ اور ان کی تعریف کی گئی ہے۔ اس سورۃ میں چونکہ قوم یونسؑ کا ذکر آتا ہے اس لئے اس کا نام سورۃ یونس ہے۔ سورۃ توبہ میں کفار و منافقین کا ذکر تھا۔ اور ان کا انکار مذکور تھا۔ اس سورۃ میں آپ کو تسلی دی گئی ہے اور کفار کو انواع طرح طرح کی نشانیاں بتانے کے بعد عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ ساتھ ہی تمثال کے طور پر ساتویں رکوع سے دوسرے انبیا کا بیان بھی کر دیا۔ تاکہ آپ کو تسلی ہو۔

يُعَجِّلُ۔ جلدی کرے اِسْتِعْجَالَهُمْ۔ ان کا جلدی کرنا اُبَدِّلَهٗ۔ میں اس کو بدل دوں۔
تِلْقَآءِ۔ طرف مَا تَلَوْتُهٗ میں اس کو نہ پڑھتا۔ اَدْرٰىكُمْ خبر دیتا تم کو بتہ دیتا تمہیں
شُفَعَآؤُنَا۔ ہمارے سفارشی اَتُنَبِّئُوْنَ۔ کیا تم آگاہ کرتے ہو۔ کیا تم بتاتے ہو۔

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ

اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو جلدی سے نقصان پہنچا دیا کرتا جس طرح وہ فائدہ کے لئے جلدی مچا رہے ہیں

اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ

تو کبھی کا ان کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ بلکہ بات یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو جو ہمارے پاس آنے کی امید ہی نہیں رکھتے آزاد

طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١١﴾ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا

سرکشی میں بھٹکتے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور انسان کا یہ حال ہے کہ جب اس پر کوئی مصیبت آن پڑتی ہے۔ تو

لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ

لیٹے ہوئے یا بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے ہمیں یاد کرنے لگتا ہے۔ اور پھر جب ہم اس کی مصیبت دور کر دیتے ہیں تو پھر

كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ

وہی حالت اختیار کر لیتا ہے گویا کوئی مصیبت آئی ہی نہ تھی جب پڑی تھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح حد سے

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ

گذرنے والوں کو ان کے اپنے اعمال اچھے دکھائی دیتے ہیں۔ اور تم سے پہلے ہم نے بہت سی قوموں کو ہلاک کر دیا

لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا

جبکہ انہوں نے ظلم کیا حالانکہ ان کے پاس بھی رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے۔ مگر وہ ایمان لانے والے ہی

لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿١٣﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ

نہ رہے تھے ہم اسی طرح گنہگاروں کو بدلہ دیں گے۔ پھر ان کے بعد ہم نے تم لوگوں

خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾

زمین پر ان کا قائم مقام بنا دیا تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ

اور جب انہیں ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں

لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ

اے محمدؐ! یا تو دوسرا قرآن لے آؤ یا اسے ہی بدل ڈالو تو آپ ان سے کہہ دیجئے۔ مجھے

لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا

کیا حق ہے کہ میں اسے اپنی طرف سے بدل دوں۔ میں تو اسی حکم کی پیروی کرتا ہوں جو مجھے

يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ

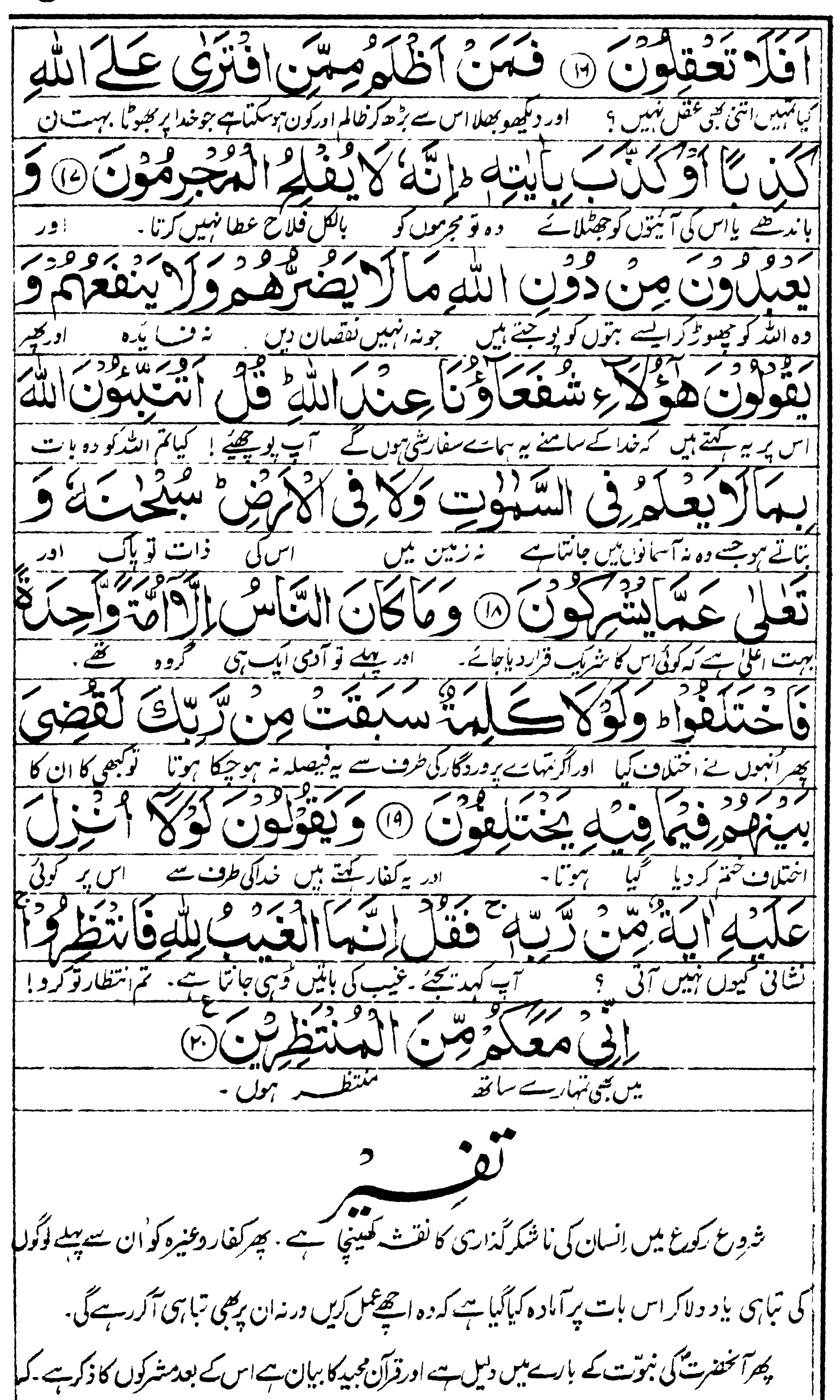
وحی کیا جاتا ہے اور میں نافرمانی کروں کیسے کہ میں بڑے دن کے عذاب سے

يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥﴾ قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَ

ڈرتا ہوں اے محمدؐ! ان سے کہہ دیجئے اگر اللہ کو منظور ہوتا تو میں یہ تمہیں پڑھ کر سناتا اور

لَا أَدْرَاكُم بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۚ

نہ ہی تمہیں اس کا پتہ دیتا۔ اور یقیناً میں تم میں اس سے پہلے اپنی عمر گذار چکا ہوں



أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ

کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں ؟ اور دیکھو بھلا اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو خدا پر جھوٹا بہتان

كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾ وَ

باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے وہ تو مجرموں کو بالکل فلاح عطا نہیں کرتا ۔ اور

يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَ

وہ اللہ کو چھوڑ کر ایسے بتوں کو پوجتے ہیں جو نہ انہیں نقصان دیں نہ فائدہ اور پھر

يَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ

اس پر یہ کہتے ہیں کہ خدا کے سامنے یہ ہمارے سفارشی ہوں گے آپ پوچھیے ! کیا تم اللہ کو وہ بات

بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَ

بتاتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں ہیں جانتا ہے نہ زمین میں اس کی ذات تو پاک اور

تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٨﴾ وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً

بہت اعلیٰ ہے کہ کوئی اس کا شریک قرار دیا جائے۔ اور پہلے تو آدمی ایک ہی گروہ تھے۔

فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ

پھر انہوں نے اختلاف کیا اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے یہ فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو کبھی کا ان کا

بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾ وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ

اختلاف ختم کر دیا گیا ہوتا۔ اور یہ کفار کہتے ہیں خدا کی طرف سے اس پر کوئی

عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا

نشانی کیوں نہیں آتی ؟ آپ کہہ دیجئے ۔ غیب کی باتیں وہی جانتا ہے ۔ تم انتظار تو کرو !

إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴿٢٠﴾ ع ۲

میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ۔

تفسیر

شروع رکوع میں انسان کی ناشکر گذاری کا نقشہ کھینچا ہے ۔ پھر کفار وغیرہ کو ان سے پہلے لوگوں کی تباہی یاد دلا کر اس بات پر آمادہ کیا گیا ہے کہ وہ اچھے عمل کریں ورنہ ان پر بھی تباہی آکر رہے گی۔

پھر آنحضرت ﷺ کی نبوت کے بارے میں دلیل ہے اور قرآن مجید کا بیان ہے اس کے بعد مشرکوں کا ذکر ہے۔ کہ

خدا کے ہاں ان کے بت کسی چیز کی سفارش نہ کر سکیں گے۔ اخیر میں معجزات کا بیان ہے اور کفار کو مناسب موقعہ کا انتظار کرنے کا اشارہ ہے۔

اَذَقْنَا۔ ہم نے چکھایا۔	جَرَیْنَ۔ وہ چلتی ہیں۔	رِیْحٌ عَاصِفٌ۔ زور کی آندھی
اُحِیْطَ۔ احاطہ کیا گیا۔	یَبْغُوْنَ۔ وہ بغاوت کرتے ہیں۔	بَغْیُکُمْ۔ تمہاری سرکشی۔ تمہاری بغاوت
فَاخْتَلَطَ۔ پس مل گیا۔ مل گئی	زُخْرُفَ۔ زینت۔ سنگھار۔	اَزَّیَّنَتْ۔ وہ سنور گئی۔ بن گئی۔
حَصِیْدًا۔ ڈھیر کا ڈھیر کٹا ہوا۔	زِیَادَۃٌ۔ زیادہ۔ اور بھی	یَرْھَقُ۔ چھا جاتی ہے۔
قَتَرٌ۔ سیاہی۔	تَرْھَقُھُمْ۔ ان پر چھا جاتی ہے	عَاصِمٌ۔ بچانے والا۔
اُغْشِیَتْ۔ چھا گیا۔ ڈھانپ لیا	قِطَعًا۔ ٹکڑا۔	مُظْلِمًا۔ اندھیرا کیا ہوا۔ بہت اندھیرا

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا

اور جب انسانوں کو تکلیف پہنچنے کے بعد ہم نے اپنی رحمت کا مزہ چکھایا تو وہ تکلیف بھول بھلا کر

لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا

ہماری آیتوں کے بارے میں منصوبے گانٹھنے لگے۔ اے محمد! انہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تو بہت جلد تدبیریں کرنے والا ہے۔ ہمارے

يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَ

ٹاڈا تا ہے یقیناً ہمارے فرشتے بھی تمہاری چالیں لکھتے جاتے ہیں۔ اللہ تو وہی ہے جو تمہیں خشکی اور تری میں سیر میں

الْبَحْرِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ

کراتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں ہوتے ہو اور وہ خوشگوار اور موافق ہوا کے ساتھ

طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَاۗءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَاۗءَهُمُ

انہیں سمندر میں لے چلتی ہیں اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں تو اچانک سخت تیز آندھی کشتی کو آلیتی ہے اور ہر طرف

الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا

سے موجیں چڑھی آتی ہیں اور انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ اب طوفان میں گھر گئے اور مارے گئے تو اس وقت

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ لَىِٕنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ

سچے دل سے یوں خدا سے دعائیں مانگنے لگتے ہیں۔ بڑے اللہ! اگر آپ نے ہمیں بچا لے گا تو ہم

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ

ضرور شکر گذاروں میں سے ہوں گے۔ پھر جب خدا انہیں اس طوفان سے نکال کر کنارے لگا دیتا ہے۔ تو

يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ

بغیر کسی وجہ کے ناحق زمین پر اکڑتے پھرتے ہیں۔ تو یاد رکھو! اے لوگو! تمہاری یہ سرکشی تمہیں کو

عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ

اس دنیا کی زندگی کے سرمایہ میں نقصان دے گی۔ پھر ہماری طرف لوٹو گے

فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ

تو ہم تمہاری ساری کرتوتیں تمہیں جتلا دیں گے۔ دیکھو! دنیا کی زندگی کی مثال

الدُّنْيَا كَمَاۗءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

ایسے پانی کی سی ہے کہ اسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر اس سے وہ نباتات جو

نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ

آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں خوب گنجان ہو کر نکلی۔ یہاں تک کہ زمین پر

اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ

جب سبزہ ہی سبزہ ہو گیا اور اس کے عارضی مالکوں نے یہ خیال کیا

اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا

کہ اب تو یہ سب کچھ ہمارا ہی ہے تو اچانک ہمارا عذاب رات یا دن کے وقت آ پہنچا

فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ كَذٰلِكَ

اور اسے ہم نے کٹا ہوا ڈھیر سا کر دیا گویا کل تک وہاں کچھ تھا ہی نہیں۔ اسی طرح

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى

ہم غور و فکر کرنے والوں کے لئے خوب وضاحت سے آیتیں بیان کرتے ہیں۔ اور اللہ تمہیں ہمیشہ باقی رہنے والی

دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۵﴾

جنت کی طرف بلاتا ہے اور وہ جسے چاہتا ہے سیدھا راہ دکھا دیتا ہے۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ

جو لوگ نیک کام کرتے ہیں ان کے لئے بھلائی ہے اور اس پر بھی زیادتی ان کے چہروں پر نہ سیاہی چھائے گی

قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾

نہ ذلت اور وہی لوگ جنتی ہیں اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَاۗءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَ

اور جن لوگوں نے برائیاں کی ہیں تو سمجھ لیں کہ ہر بدی کا بدلہ اسی کے برابر ملے گا اور

تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَاۤ

اُن پر برعکس جنتیوں کے ذلت چھائی ہوگی اور اللہ کے عذاب سے انہیں کوئی بچانے والا نہیں ہوگا۔ اور یوں دکھائی

اُغۡشِيَتۡ وُجُوۡهُهُمۡ قِطَعًا مِّنَ الَّيۡلِ مُظۡلِمًا ؕ اُولٰٓٮِٕكَ

دے گا گویا اُن کے چہروں پر اندھیری رات کا ایک ٹکڑا چھا گیا ہے وہی لوگ

اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۷﴾ وَيَوۡمَ نَحۡشُرُهُمۡ

جہنمی ہوں گے اُس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اے محمدؐ! آپ ان کو اُس دن کا خیال دلاؤ کہ جب ہم

جَمِيۡعًا ثُمَّ نَقُوۡلُ لِلَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا مَكَانَكُمۡ اَنۡتُمۡ وَشُرَكَاۤؤُكُمۡ ۚ

ان سب مشرکوں کو جمع کریں گے پھر ان سے کہیں گے تم اور جنہیں تم شریک ٹھیراتے تھے اپنی اپنی جگہ ٹھیر جاؤ

فَزَيَّلۡنَا بَيۡنَهُمۡ وَقَالَ شُرَكَاۤؤُهُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ اِيَّانَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۸﴾

پھر ہم ان کے درمیان فرق ڈال دیں گے اور ان کے شرکاء کہنے لگیں گے تم ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًاۢ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَكُمۡ اِنۡ كُنَّا عَنۡ

ہمارے اور تمہارے درمیان خدا گواہ ہے یہ کافی ہے اس بارے میں کہ ہم

عِبَادَتِكُمۡ لَغٰفِلِيۡنَ ﴿۲۹﴾ هُنَالِكَ تَبۡلُوۡا كُلُّ نَفۡسٍ مَّاۤ اَسۡلَفَتۡ

تمہاری عبادت سے بالکل بے خبر تھے۔ اُس وقت ہر شخص معلوم کرلے گا کہ وہ پہلے کیا کرتا رہا ہے

وَرُدُّوۡۤا اِلَى اللّٰهِ مَوۡلٰٮهُمُ الۡحَـقِّ ۚ وَضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا

اور وہ سب اللہ کی طرف جو اُن کا حقیقی مالک ہے لوٹائے جائیں گے اور سب جھوٹے معبود جو اُنھوں نے گھڑ رکھے تھے

يَفۡتَرُوۡنَ ﴿۳۰﴾ ع

اس وقت غائب ہو جائیں گے۔

ع ۱۰ ۸

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں خدا کی رحمت کا ذکر اور بندوں کی سرکشی کا بیان ہے۔ اس کے بعد کشتی کی مثال دے کر فطرت انسان کا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ انسان مصیبت کے وقت خدا سے طرح طرح کے وعدے کرتا ہے۔ جب مصیبت مل جاتی ہے تو اُسے بھول جاتا ہے اور سرکشی شروع کر دیتا ہے

اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ انسانی زندگی کی مثال اس زمین کی طرح ہے جس پر خوب کھیتی اور پھل وغیرہ اُگ آئے ہوں۔ پھر اچانک اولے پڑ کر انتہائی سردی کے سبب وہ سب کی سب سوکھ جائے یا گر جائے

تو کسی کام کی نہیں رہتی۔ انسان جوانی کے دنوں میں اپنی عقل اور قوت پر بڑا بھروسہ رکھتا ہے۔ مگر بڑھاپا آتا ہے تو اس کی یہی دونوں چیزیں اسے جواب دے دیتی ہیں۔

ان سب مثالوں کا جو قرآن میں جا بجا مذکور ہوئیں، حاصل یہ ہے کہ سرکش، منکر اور متذبذب، غرض سب قسم کے لوگ ان پر غور و فکر کریں۔ اگر یہ واقعی سچ ہیں اور یقیناً یہ سچ ہیں۔ تو انہیں مانیں اور اپنے بُرے افعال سے باز آئیں اور نیک اعمال کے خوگر بنیں۔

اس کے بعد حشر کے دن کا ذکر ہے اور جنتیوں کے لئے دار البقاء کی بخشش کا، اور دوزخیوں کو ان کی ہر بدی کے عوض اتنا ہی عذاب ملے گا۔ اُن کے چہروں پر سیاہی اور ذلت چھائی ہو گی۔

اس کے بعد حشر کا ذکر ہے۔ اور مشرکین اور ان کے شرکاء کا حال بتایا گیا ہے کہ اُن کے شرکاء بالکل انکار کر دیں گے کہ ہمیں تو معلوم ہی نہیں کہ یہ ہماری عبادت بھی کرتے ہیں۔ ہم تو اس بات سے غافل ہیں۔ اور اللہ ہمارا گواہ ہے۔

فائدہ

اللہ کے کسی فعل میں کسی کو شریک سمجھنا شرک ہے۔ بعض لوگ بتوں کو یا مُردوں کو پوجتے ہیں۔ ان کو اس طرح سمجھایا گیا ہے۔ کہ وہ تو خدا کی قسم کھا کر کہیں گے۔ کہ ہمیں ان کی عبادتوں کی خبر ہی نہیں۔ تو پھر خواہ مخواہ ایسی چیزوں کی پرستش کرنا اور اُن سے دعائیں مانگنا کس کام آئے گا؟ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی بھی پوجا کی جائے وہی بت ہے۔

تُصْرَفُوْنَ۔ تم پلٹ رہے ہو۔ لَا یَهِدِّیْ۔ راستہ نہیں ملتا۔ یُهْدٰی۔ راستہ بتلایا جاوے۔
یُفْتَرٰی۔ گھڑ لیا جائے۔ لَمْ یُحِیْطُوْا۔ وہ احاطہ نہ کر سکے۔ تَاْوِیْلُهٗ۔ اس کا مطلب

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ یَّمْلِكُ
اے محمدؐ! ان سے کہہ دیجئے، کہ آسمان اور زمین سے تمہیں کون رزق دیتا ہے؟ یا تمہارے سننے اور

السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ یُّخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ
دیکھنے کی قوتوں پر کون اختیار رکھتا ہے؟ اور کون ہے جو زندہ کو مُردے سے پیدا کرتا ہے اور مُردے کو

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ
زندہ سے پیدا کرتا ہے؟ اور کون ہے جو تمام امور کا بندوبست کرتا ہے؟ تو یہ جواب میں کہیں گے اللہ ہے۔

فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا
پھر پوچھئے تو کیا تم اس سے ڈرتے نہیں۔ یہی اللہ تمہارا پروردگار حقیقی ہے اور حق کے بعد تو

بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ
گمراہی ہی گمراہی ہے۔ پھر تم حق چھوڑ کے کہاں پلٹے جا رہے ہو؟ اسی طرح تمہارا پروردگار کا حکم

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْۤا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾
اُن لوگوں پر جنہوں نے نافرمانی کی جاری ہو گیا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ
اے محمدؐ! ان سے پوچھئے۔ کیا تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو پیدا کرے اور مرے پیچھے پھر زندہ کرے؟ کہہ اللہ

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ
ہی ہے جو مخلوق کو پیدا کرتا ہے اور مرے پیچھے پھر زندہ کرتا ہے تو پھر تم کدھر بہکے جا رہے ہو۔ اے محمدؐ ان سے پوچھیے۔ کیا تمہارے شرکا

مَّنْ يَّهْدِيْۤ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْۤ
میں کوئی ایسا بھی ہے جو حق بات کی ہدایت کرتا ہو؟ پھر انہیں بتائیے کہ اللہ ہی حق تک پہنچنے کی راہ بتاتا ہے۔ تو پھر وہ ذات

اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا
جو حق تک پہنچاتی ہے وہ پیروی کی زیادہ مستحق ہے یا وہ کہ جسے خود راستہ نہیں سوجھتا جب تک کہ اسے سمجھایا نہ جائے

لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ
اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا؟ تم کیسے اُلٹے فیصلے کرتے ہو۔ اور ان میں سے اکثر تو صرف ظن ہی کی پیروی کرتے ہیں

اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا
اور یقیناً ایسے ظن ٹھیک بات میں مفید نہیں ہیں۔ اور اللہ تو اُن کے کاموں کا

يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ
علم رکھتا ہے۔ اور یہ قرآن تو ایسی چیز نہیں کہ خدا کے علاوہ کسی اَور کی طرف سے

دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ
گھڑ لیا جائے۔ بلکہ یہ تو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور بلاشبہ پروردگار عالم

الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ ۟ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
کی طرف سے لکھی ہوئی باتوں کی تفصیل کرتا ہے۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

کہ اسے محمدؐ نے بنا لیا ہے ؟ اچھا یہی ہے تو اُن سے کہئے اگر یہ میرا بنایا ہوا ہے تو تم اس جیسی ایک سورۃ بنا لاؤ اور جسے چاہو

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ

تائید کے لئے بُلالو اگر تم سچے ہی ہو۔ بات یہ نہیں بلکہ انہوں نے اُس کو جھٹلایا جس کے

یُحِیْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا یَاْتِهِمْ تَاْوِیْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

علم کا یہ احاطہ ہی نہ کر سکے اور جس کا مطلب ہی ان کی سمجھ میں نہ آیا اسی طرح ان سے پہلے لوگوں نے

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۹﴾

بھی نبیوں کو جھٹلایا تھا پھر دیکھا ؟ ان کا انجام کیا ہوا ؟

وَمِنْهُمْ مَّنْ یُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَ

اے محمدؐ ! ان میں سے بعض قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور بعض نہیں ! تو آپ کا

رَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۴۰﴾ ع

پروردگار فسادیوں سے خوب واقف ہے۔

ع ۹

تفسیر

اس میں مشرکوں سے سوالات کیئے گئے ہیں۔ اور خدا کی قدرتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور مشرکوں کی باتوں کو ظنیات کہا گیا ہے۔ اس کے بعد قرآن مجید کے من جانب اللہ ہونے کا بیان ہے۔ اور اس کے مقابلے میں ایک سورۃ بنا لانے کا دعوٰی ہے۔ اور اُن لوگوں کو پہلے لوگوں کے سے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

فائدہ

قرآن جب خدا کا کلام ہے اور اس کا انکار کرنا عذاب کا باعث، تو ضروری ہوا کہ ہمیں فوراً معلوم ہو کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ تاکہ ہم بھی عذاب کے مستحق نہ ہوں۔ اس لیئے اسے معنی و مطلب کے ساتھ شروع ہی سے پڑھنا از حد ضروری ہے +

لَمْ یَلْبَثُوْٓا۔ نہیں رہے نہیں ٹھیرے۔ سَاعَةً۔ گھنٹہ۔ پل۔ گھڑی۔ یَتَعَارَفُوْنَ۔ آپس میں تعارف کرتے ہیں۔
نُرِیَنَّكَ۔ ہم تجھے دکھلا دیں گے نَتَوَفَّیَنَّكَ۔ ہم تجھے وفات دیں۔ یَسْتَنْبِئُوْنَكَ۔ تم سے پوچھتے ہیں۔

اِی وَرَبِّی - ہاں مجھے خدا کی قسم!

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ

اگر ان دلیلوں کے باوجود اے محمدؐ یہ کفار آپ کو جھٹلائیں تو کہہ دیجئے! اچھا! میرا کیا میرے لئے اور تمہارا کیا تمہارے لئے۔ جو کچھ

بَرِيْٓئُوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَ

میں کرتا ہوں تم اُس سے بری ہو اور جو کچھ تم کر رہے ہو میں اُس سے بری ہوں۔ اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ

بعض ایسے ہیں آپ کی باتیں ظاہراً غور سے سنتے ہیں مگر ہٹ پر قائم ہیں! کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں؟ اور اس

كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ

حال میں کہ وہ سمجھ بوجھ بھی نہ رکھتے ہوں۔ اور بعض ایسے ہیں جو ظاہر تو آپ کی طرف دیکھ لیتے ہیں لیکن ہٹ پر قائم ہیں

تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ

کیا آپ اندھوں کو راہ بتاتے ہیں؟ اور اس حال میں کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ بھی نہیں رکھتے۔ یقین جانیے کہ اللہ آدمیوں پر

النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَھُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَ

ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا۔ مگر یہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے چلے جا رہے ہیں

وَيَوْمَ يَحْشُرُھُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ

اور پھر جس دن اُن سب کو جمع کرے گا تو ایسا سمجھیں گے گویا دنیا میں دن کے ایک گھنٹہ تک بھی نہیں رہے۔

يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَھُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ

آپس میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے تو اس وقت جو لوگ ہمارے پاس آنے کو جھٹلاتے تھے اور راہ ہدایت

وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

سے بھٹک گئے تھے وہ گھاٹے میں رہیں گے۔ اور اے محمدؐ! جو عذاب کے وعدے ہم ان سے کرتے ہیں اگر

نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُھُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ

آپ کو دنیا میں تھوڑے دکھا دیں یا آپ کو وفات دے دیں تو بھی انہیں ہماری طرف لوٹنا ہی ہوگا پھر وہ اُن کے کاموں پر

عَلٰي مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ

خود شاہد بھی ہے پورا پورا عذاب دے گا۔ اور ہر ایک اُمت کے لئے ایک رسول ہے پھر جب ہر ایک اُمت کا رسول ہمارے

رَسُوْلُھُمْ قُضِيَ بَيْنَھُمْ بِالْقِسْطِ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾

سامنے آئے گا تو قیامت کے دن اُن کا انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا اور کسی پر زیادتی نہ ہوگی۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾

اور یہ لوگ پوچھتے ہیں اگر تم سچے ہو تو عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا۔

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ

اے محمدؐ! ان سے کہدو میرے اختیار میں تو ہے نہیں بلکہ میں تو اتنے کے لئے جتنا اللہ کو منظور ہوتا ہے اپنی ذات کے لئے

أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً

نقصان یا نفع کا مالک ہوں ہاں یہ ضرور ہے کہ ہر ایک اُمت کی زندگی کی میعاد مقرر ہے جب اُن کے ختم ہوجانے کا وقت

وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ

آپہنچتا ہے تو نہ ایک پل دیر کرسکتے ہیں نہ ایک پل پہل کرسکتے ہیں۔ آپ ان سے کہدیجئے کیا خبر کہ تم پر اس کا عذاب رات

بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ

یا دن کے وقت اچانک آپہنچے! تو تم مجرموں کو جلدی مچانے کی کیا ضرورت ہے! بتاؤ تو! کیا جب تم پر

إِذَا مَا وَقَعَ آمَنْتُمْ بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾

عذاب آہی جائے گا تب ہی ایمان لاؤ گے۔ پھر تو یہ کہا جائے گا اب ایمان لاتے ہو؟ حالانکہ تم اس کے لئے اتنی جلدی کررہے تھے

ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ ج هَلْ

پھر قیامت کے دن تو ظالموں سے کہا ہی جائے گا چکھو ہمیشگی کا عذاب! کیا تمہیں تمہارے کیئے کے

تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ

علاوہ کسی اور بات کی تو سزا نہیں دی جارہی ہے؟ اور یہ کافر پوچھتے ہیں۔ کیا یہ عذاب سچ مچ

هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ج وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ ع

آئے گا؟ کہدیجئے! ہاں ضرور! مجھے پروردگار کی قسم! یہ بالکل سچ ہے۔ اور تم اللہ کو اس بات سے روک نہیں سکتے۔

وقف النبی ع ٥ ١٣ ١٠ وقف النبی

تفسیر

شروع میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ ہٹ دھرم ہیں۔ وہ باوجود راہ ہدایت دیکھنے کے اور اللہ کا کلام سُن لینے کے بھی ایمان نہیں لائیں گے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ حشر کے دن وہ اس زندگیٔ دنیا کو ایسا سمجھیں گے جیسے ایک آدھ گھنٹے کی زندگی! اس دن جو لوگ حشر نشر کا انکار کرتے تھے۔ بڑے گھاٹے میں ہوں گے!

پھر کفار کو بتایا گیا ہے کہ عذاب ضرور آکر رہے گا۔ ہر ایک قوم کا انحطاط ایک خاص میعاد پر ہوتا ہے جب وہ مقررہ میعاد آجاتی ہے۔ تو پھر اس قوم کو تباہی سے کوئی نہیں بچاسکتا۔ مشرکین وکفار مکہ کا بدر کے دن

یہی حشر ہوا۔ اس کے بعد ان کا عروج زوال سے بدل گیا۔ یہاں تک کہ فتح مکہ کے دن وہ مکمل طور پر بحیثیت قوم فنا ہو گئے +

اِفْتَدَتْ۔ وہ فدیہ میں دے گا۔ اَسَرُّوْا۔ وہ چھپائیں گے۔ نَدَامَةَ۔ ندامت، شرمندگی۔ شِفَآءٌ۔ شفاء۔

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِى الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ

اور اگر ہر ایک شخص کے پاس جس نے کوئی گناہ کیا زمین کی ہر ایک چیز ہو اور وہ اسے فدیہ میں دے ڈالے

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِىَ بَيْنَهُمْ

تو قبول نہ ہوگا اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو اپنی شرمندگی چھپاتے پھریں گے پھر ان کے درمیان انصاف سے

بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ

فیصلہ ہو جائے گا۔ اور کسی پر زیادتی نہ کی جائے گی۔ خوب سمجھ لو! کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب

وَالْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰـكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾

اللہ کا ہے۔ آگاہ رہو! کہ خدا کا وعدہ سچا ہے! لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ

وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر آؤ گے۔ اے لوگو یقیناً

جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ

تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور دلوں کے امراض کے لیئے شفاء

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ

اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آ چکی۔ آپ کہہ دیجئے! اللہ کے فضل اور

بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

اس کی رحمت سے تو ان کو خوش ہونا چاہیئے۔ اور یہ چیز ان سب چیزوں سے جو یہ لوگ جمع کرتے ہیں بہت بہتر ہے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ

آپ ان سے کہیئے۔ ذرا غور تو کرو کہ جو رزق اللہ نے تمہارے لیئے نازل کیا تو اس کا کچھ حصہ تم نے حرام قرار

حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾

دے لیا اور کچھ حلال بنا لیا۔ ان سے پوچھیئے۔ بھلا بتاؤ تو تمہیں اس بات کا حکم اللہ نے دیا ہے یا یونہی اس پر بہتان باندھتے ہو

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اور جو لوگ اللہ پر بہتان باندھتے ہیں وہ قیامت کے بارے میں کیا ظن رکھتے ہیں ؟ کہ وہ آئے گی ہی نہیں ؟

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ ع
اللہ تعالیٰ یقیناً آدمیوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے اور عذاب مول لیتے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع کی پہلی آئیت میں قیامت کے دن کا ذکر ہے۔ اور آدمیوں کی بے بسی اور بیکسی کا حال بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ ساری دُنیا کو بھی فدیہ میں دے ڈالنا چاہیں گے تاکہ عذاب اُن پر سے ٹل جائے تو بھی ایسا نہیں ہو سکے گا!

اس سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ عادل حاکم کو کیسا ہونا چاہیئے۔ عادل حاکم مجرم سے رشوت قبول کر کے اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ اور نہ اسے ایسا کرنا چاہیئے۔ بلکہ انصاف یہی ہے کہ جس نے جو گناہ کیا۔ اس کی سزا اُسے دی جائے!

اس کے بعد قرآن مجید کا ذکر ہے۔ اور اسے مومنوں کے لیئے ہدائیت اور رحمت قرار دیا گیا ہے۔ اور اسے شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُورِ بتایا گیا ہے۔

پھر ناحق حلال چیزوں کو حرام اور حرام کو حلال کر دینے والوں سے سوال ہے کہ انہوں نے ایسا کس کے حکم سے کیا؟ اللہ نے تو ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا +

شَاْنٍ ۔ کام ۔ حالت۔ شُهُوْدًا ۔ شاہد ۔ حاضر۔ تُفِيْضُوْنَ ۔ شروع کرتے ہو۔
يَعْزُبُ ۔ چھپتا ہے۔ غائب ہوتا ہے۔ اَصْغَرَ ۔ سب سے چھوٹا۔ مُبْصِرًا ۔ دکھانے والا۔

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ
اور اے محمدؐ! آپ جس حال میں ہوتے ہیں اور جب بھی کوئی حصّہ قرآن آپ پڑھتے ہیں تو ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں اور اے لوگو

مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا
تم بھی عمل کرتے ہو ہم تمہارے ساتھ ہوتے ہیں خواہ کبھی تم اس کا آغاز کرو اور اے محمدؐ! آپ کے پروردگار سے تو

يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ
ایک ذرہ تک یا اس سے چھوٹی یا بڑی چیز آسمان یا زمین

وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ

میں چھپی ہوئی نہیں ہے بلکہ وہ صاف بیان کر دینے والی کتاب میں موجود ہے۔ خوب سمجھ رکھو!

اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾

خدا کے ان دوستوں پر نہ کوئی خوف طاری ہوگا اور نہ غم۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

جو ایمان لاتے ہیں اور گناہوں سے بچتے رہتے ہیں۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے

وَفِي الْاٰخِرَةِ ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور آخرت میں بھی: اللہ کے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی! یہ یونہی ہوگا اور یہ بڑی

الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ

کامیابی ہے۔ اے محمدؐ! کہیں آپ کو ان کی باتیں رنج نہ پہنچائیں؟ ہر طرح کا غلبہ اللہ کے اختیار میں ہے آپ ان پر

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي

غالب آئیں گے وہ ہر بات کو سنتا اور جانتا ہے۔ آگاہ رہو! آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز خدا کی

الْاَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ہے! اور جو لوگ اللہ کے علاوہ دوسرے شریکوں کو پکارتے ہیں وہ درحقیقت ان کی

شُرَكَآءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾

پیروی نہیں کرتے بلکہ وہ محض ظن کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور محض اٹکل پچو باتیں بناتے ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ

اے لوگو! تمہارا خدا وہی ہے جس نے تمہارے آرام کرنے کے لیے رات بنائی اور کاروبار کیلئے ہر چیز کو دکھانے والا دن

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

اس میں سننے والوں کے لیے بڑی نشانیاں موجود ہیں۔ نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح کو اللہ نے بیٹا

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ الْغَنِيُّ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

بنا لیا اس کی ذات ان باتوں سے مبرا ہے وہ تو بے پرواہ ہے! آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کا وہی مالک ہے

اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۢ بِهٰذَا ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا

کیا تمہارے پاس اس دعوے کی کوئی دلیل بھی ہے؟ یا کیا تم اللہ کے خلاف وہ بات کہتے ہو جسے تم جانتے

تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ

ہی نہیں ہو؟ آپ اعلان کر دیجئے: جو بھی اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں

لَا يُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ

ہرگز فلاح نہیں پائیں گے۔ یہ ان باتوں سے دنیا میں نفع اُٹھالیں پھر ہماری طرف لوٹنا ہی ہے پھر

نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾

اس کفر کے بدلے ہم خوب عذاب چکھائیں گے۔

رکوع ۱۰ / ۱۲

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں اللہ تعالےٰ کی قدرت کا بیان ہے کہ وہ ہر جگہ موجود اور زمین و آسمان میں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں اور کوئی کام ایسا نہیں ہوتا کہ وہ اس وقت دیکھ نہ رہا ہو۔

پھر اولیاء کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ وہ لوگ جو خدا پر پورا پورا ایمان لاتے ہیں اور گناہوں سے بچتے ہیں۔ اولیاء اللہ ہیں۔

پھر آپ کو تسلی دی گئی ہے کہ کفار کی باتیں آپ کی ہمت نہ توڑ دیں۔ ہم آپ کو ان پر غلبہ دے کر رہیں گے!

پھر مشرکوں کا بیان ہے۔ اس کے بعد دن اور رات کے پیدا کرنے کی غرض اور اس کا فائدہ بتا گیا ہے اس کے بعد ان لوگوں کی تردید ہے۔ جو اللہ کا بیٹا قرار دیتے ہیں۔ اور انہیں سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے +

اُتْلُ۔ پڑھ کر سنا۔ تَذْكِيرِي۔ میرا سمجھانا۔ غُمَّةً۔ پوشیدہ۔
مُنْذَرِينَ۔ جو ڈرائے گئے۔ مُعْتَدِينَ۔ زیادتی کرنے والے۔ لِتَلْفِتَنَا۔ تاکہ ہٹا دو ہم کو۔
كِبْرِيَاءُ۔ بزرگی۔ ائْتُونِي۔ میرے پاس بلا لاؤ۔ سَيُبْطِلُهُ۔ عنقریب اس کو باطل کر دے گا۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ

اے محمدؐ! انہیں نوحؑ کی خبر پڑھ کر سنا دو۔ جس وقت انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم! اگر تمہیں

كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ

میرا یہاں رہنا اور تمہیں وعظ و نصیحت کرنا اللہ کی آیات سے شاق گذرتا ہے تو میں تو اللہ پر بھروسہ کر چکا ہوں

وقف لازم

فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً

اب تم اکٹھے ہو کر بات سوچ لو اور اپنے شرکاء کو بلا لو پھر تمہارا فیصلہ تم پر پوشیدہ نہ رہے

ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ

پھر مقابلہ کھلم کھلا کر لو اور جو میرا بگاڑ سکتے ہو بگاڑ کر دکھاؤ اور مجھے مہلت تک نہ دو۔ پھر اگر یہ بات نہ مانو تو وعظ و نصیحت

مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

کرنے کا تو میں تم سے اجر نہیں مانگتا وہ اجر تو میرا اللہ ہی دے گا اور اس نے مجھے یہی حکم دیا ہے کہ اس کے مطیع

الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ

بندوں میں سے ہو جاؤں۔ پھر انہوں نے نوح ؑ کو جھٹلایا تو ہم نے نوح ؑ اور اس کے ساتھیوں کو کشتی کے ذریعے نجات

جَعَلْنٰهُمْ خَلٰۗىِٕفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ

دی اور انہیں پہلوں کا جانشین بنایا اور جو ہماری آیتوں کو جھٹلایا کرتے تھے انہیں غرق کر ڈالا۔ ذرا دیکھو تو!

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ

ڈرائے ہوئے لوگوں کا ایمان نہ لانے کا انجام کیا ہوا۔ پھر نوح کے بعد ہم نے اور رسول ان کی اپنی اپنی

رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاۗءُوْھُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا

قوموں کی طرف بھیجے وہ ان کے پاس صاف دلیلیں لے کر آئے مگر وہ جن باتوں کو پہلے جھٹلا چکے

بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۭ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰي قُلُوْبِ

تھے اُن پر ایمان لانے والے نہ تھے۔ زیادتی کرنے والوں کے دلوں سے ہم اسی طرح ہدایت کی توفیق

الْمُعْتَدِيْنَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ

سلب کر لیتے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا

اور اس کے درباریوں کے پاس نشانیاں دے کر بھیجا مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ گنہگار

مُّجْرِمِيْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَاۗءَھُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ

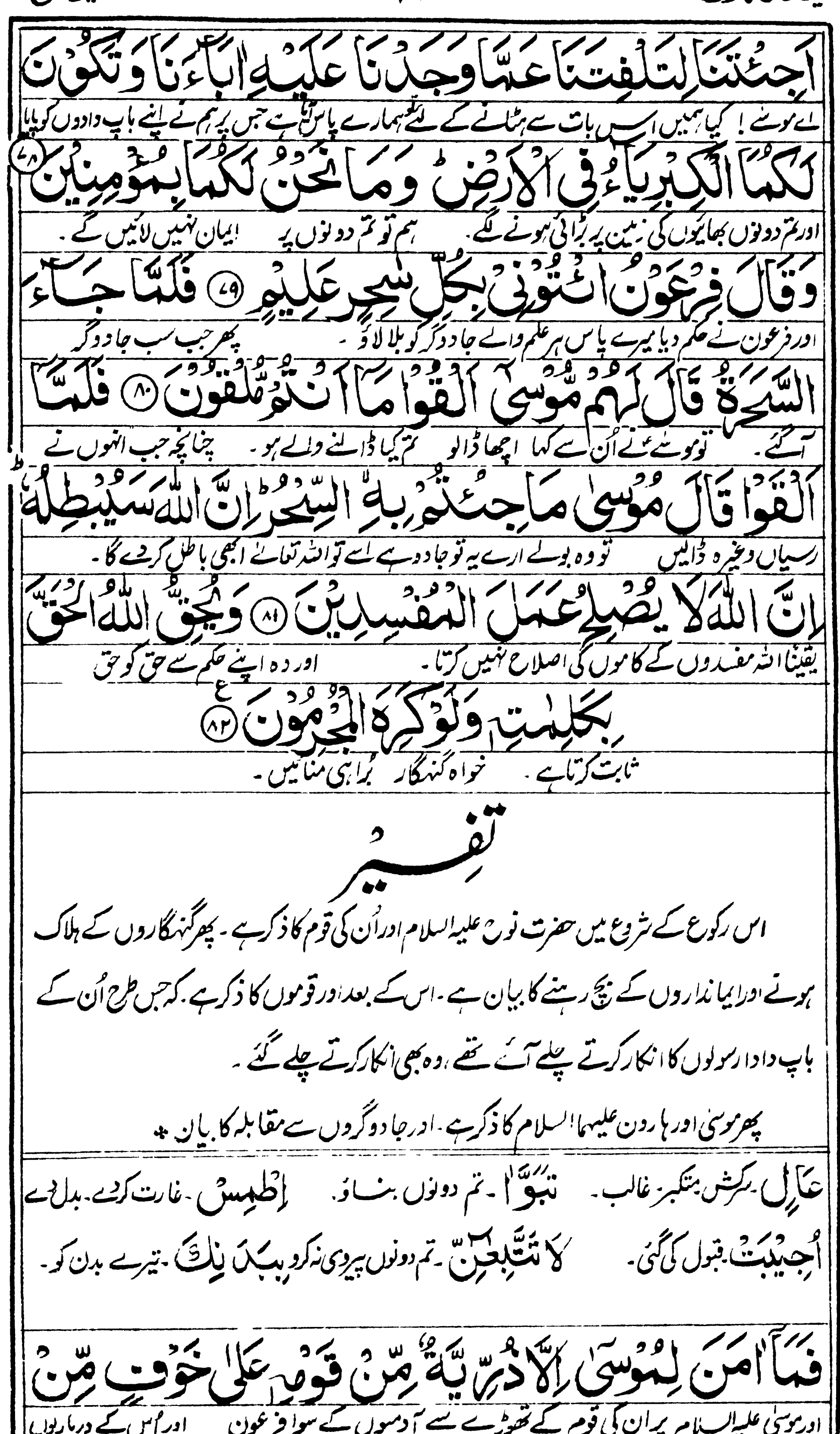
لوگ تھے پھر جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق کی بات پہنچی تو کہنے لگے یہ تو

ھٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا

کھلا جادو ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بولے کیا تمہارے پاس جب حق آپہنچا ہے تو تم اسے

جَاۗءَكُمْ ۭ اَسِحْرٌ ھٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿٧٧﴾ قَالُوْٓا

جادو بتلاتے ہو کیا یہ جادو ہے؟ حالانکہ جادوگر خدا کے نزدیک فلاح نہیں پا سکتے۔ وہ بولے!



أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ

اے موسیٰ! کیا ہمیں اس بات سے ہٹانے کے لئے ہمارے پاس آیا ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا

لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿۷۸﴾

اور تم دونوں بھائیوں کی زمین پر بڑائی ہونے لگے۔ ہم تو تم دونوں پر ایمان نہیں لائیں گے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا جَاءَ

اور فرعون نے حکم دیا میرے پاس ہر علم والے جادوگر کو بلا لاؤ۔ پھر جب سب جادوگر

السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّا

آ گئے۔ تو موسیٰ نے اُن سے کہا اچھا ڈالو تم کیا ڈالنے والے ہو۔ چنانچہ جب انہوں نے

أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ

رسیاں وغیرہ ڈالیں تو وہ بولے ارے یہ تو جادو ہے اسے تو اللہ تعالیٰ ابھی باطل کرے گا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ

یقیناً اللہ مفسدوں کے کاموں کی اصلاح نہیں کرتا۔ اور وہ اپنے حکم سے حق کو حق

بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ﴿۸۲﴾ ع

ثابت کرتا ہے۔ خواہ گنہگار بُرا ہی منائیں۔

ع ۸ ۱۲ ۱۳

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں حضرت نوح علیہ السلام اور اُن کی قوم کا ذکر ہے۔ پھر گنہگاروں کے ہلاک ہوتے اور ایمانداروں کے بچ رہنے کا بیان ہے۔ اس کے بعد اور قوموں کا ذکر ہے۔ کہ جس طرح اُن کے باپ دادا رسولوں کا انکار کرتے چلے آئے تھے، وہ بھی انکار کرتے چلے گئے۔

پھر موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا ذکر ہے۔ اور جادوگروں سے مقابلہ کا بیان +

عَالٍ۔ سرکش۔ متکبر۔ غالب۔ تَبَوَّآ۔ تم دونوں بناؤ۔ اِطْمِسْ۔ غارت کردے۔ بدل دے

اُجِيبَتْ۔ قبول کی گئی۔ لَا تَتَّبِعٰنِّ۔ تم دونوں پیروی نہ کرو۔ بِبَدَنِكَ۔ تیرے بدن کو۔

فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِنْ قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِنْ

اور موسیٰ علیہ السلام پر ان کی قوم کے تھوڑے سے آدمیوں کے سوا فرعون اور اُس کے درباریوں

فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ أَنْ يَّفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ

کے ڈر سے اور کوئی ایمان نہ لایا۔ تاکہ وہ انہیں تکلیف نہ پہنچائیں۔ اور یقیناً فرعون زمین پر بڑا

فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ

سرکش تھا۔ اور وہ زیادتی کرنے والوں میں سے تھا۔ اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم!

إِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا إِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو۔ تو اسی پر توکل کرو اگر سچے اطاعت کرنے والے ہو۔

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

تو وہ بولے۔ ہم نے اپنے رب پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں ظالم لوگوں کی آزمائش

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں سے نجات دے۔

وَأَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوْسٰى وَأَخِيْهِ أَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ

اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لیئے مصر میں

بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۗ وَبَشِّرِ

مکان بناؤ اور اپنے مکانوں کو قبلہ قرار دے کر نماز ادا کرو اور مومنوں کو نجات کی

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ إِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ

خوشخبری دیدو۔ اور موسےٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار! تو نے فرعون اور اس کے درباریوں کو

وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّأَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا

زندگانی دنیا میں سامان عیش اور مال دے رکھا ہے۔ کیا اس لیئے کہ وہ تیری راہ سے

عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى

بھٹک جائیں؟ اے اللہ! ان کے مال تہس نہس کردے اور ان کے دلوں کو سخت

قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ

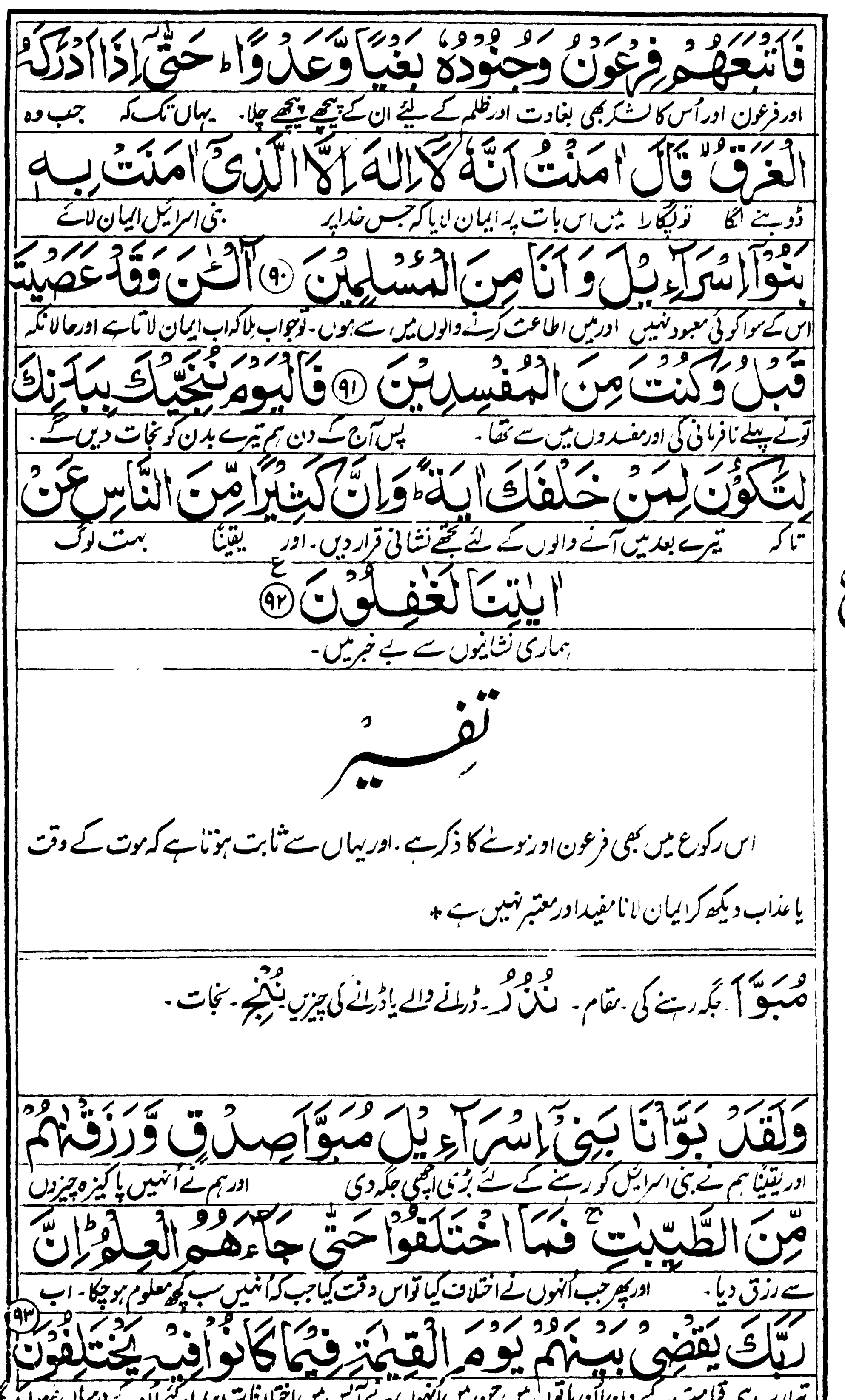
کردے کہ وہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا

قَدْ أُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ

اچھا! تم دونوں کی دعا قبول کی گئی پس تم دونوں خوب ثابت قدم رہو اور جن لوگوں کو علم نہیں ان کی

الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ إِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ

پیروی نہ کرو۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا کے پار اتار دیا



فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ

اور فرعون اور اُس کا لشکر بھی بغاوت اور ظلم کے لیئے ان کے پیچھے پیچھے چلا۔ یہاں تک کہ جب وہ

الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ

ڈوبنے لگا تو پکارا میں اس بات پر ایمان لایا کہ جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لائے

بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٩٠﴾ آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں۔ تو جواب ملا کہ اب ایمان لاتا ہے اور حالانکہ

قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٩١﴾ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ

تو نے پہلے نافرمانی کی اور مفسدوں میں سے تھا۔ پس آج کے دن ہم تیرے بدن کو نجات دیں گے۔

لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ عَنْ

تاکہ تیرے بعد میں آنے والوں کے لئے تجھے نشانی قرار دیں۔ اور یقیناً بہت لوگ

آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ ﴿٩٢﴾

ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی فرعون اور ڈوبنے کا ذکر ہے۔ اور یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ موت کے وقت یا عذاب دیکھ کر ایمان لانا مفید اور معتبر نہیں ہے۔

مُبَوَّأ۔ جگہ رہنے کی۔ مقام۔ نُذُر۔ ڈرانے والے یا ڈرانے کی چیزیں۔ نُنَجِّ۔ نجات۔

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُمْ

اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو رہنے کے لئے بڑی اچھی جگہ دی اور ہم نے انہیں پاکیزہ چیزوں

مِنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۚ إِنَّ

سے رزق دیا۔ اور پھر جب انہوں نے اختلاف کیا تو اس وقت کیا جب کہ انہیں سب کچھ معلوم ہو چکا۔ اب

رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٩٣﴾

تیرا رب ہی قیامت کے دن اُن باتوں میں جن میں انہوں نے آپس میں اختلافات پیدا کئے ان کے درمیان فیصلہ کریگا

فَإِن كُنتَ فِى شَكٍّ مِّمَّآ أَنزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْـَٔلِ ٱلَّذِينَ يَقْرَءُونَ

اے انسان! جو کچھ ہم نے اس قرآن میں تیری طرف اُتارا ہے تجھے اس میں کوئی شک ہے تو تجھے چاہیئے کہ اُن

ٱلْكِتَٰبَ مِن قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ ٱلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا

لوگوں سے جو تجھ سے پہلے اس کتاب کو پڑھ رہے ہیں پوچھ اور یقیناً تیرے رب کی طرف سے حق تیرے پاس آچکا ہے

تَكُونَنَّ مِنَ ٱلْمُمْتَرِينَ ﴿٩٤﴾ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟

اب خواہ مخواہ شک کرنے والوں میں سے نہ بن۔ اور دیکھ! اُن لوگوں میں سے نہ بن جو کہ ہماری نشانیوں کو

بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ﴿٩٥﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ حَقَّتْ

جھٹلاتے ہیں اگر تو نے ایسا کیا تو تو بھی اُن نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا۔ وہ تو ایسے لوگ ہیں جن پر تیرے

عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ

رب کی یہ پیشین گوئی بالکل ٹھیک صادق آتی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اگرچہ وہ تمام نشانیاں کیوں نہ

ءَايَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ٱلْأَلِيمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ

دیکھیں جب تک عذاب کو نہ دیکھیں گے ایمان نہیں لانے کے۔ پس سوائے یونس کی قوم کی بستی کے اور کوئی

ءَامَنَتْ فَنَفَعَهَآ إِيمَٰنُهَآ إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّآ ءَامَنُوا۟ كَشَفْنَا

بستی نہ تھی جو کہ عذاب سے ڈر کر ایمان لاتی اور اُن کا ایمان اُن بستی والوں کو کچھ فائدہ دیتا۔ پس جب یونس کی قوم

عَنْهُمْ عَذَابَ ٱلْخِزْىِ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَمَتَّعْنَٰهُمْ إِلَىٰ

والے ایمان لے آئے تو ہم نے جو دنیا میں اُن کی رسوائی کے لئے عذاب دیا اُسے اُن سے ہٹا لیا اور ایک خاص وقت

حِينٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَءَامَنَ مَن فِى ٱلْأَرْضِ كُلُّهُمْ

تک اُنہیں فائدہ اُٹھانے کا موقع دیا۔ اے محمدؐ! اگر تیرا رب چاہتا تو زبردستی کرتا اور دنیا میں جتنے بھی ہیں سب سے

جَمِيعًا ۚ أَفَأَنتَ تُكْرِهُ ٱلنَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا۟ مُؤْمِنِينَ ﴿٩٩﴾

سب ایمان لے آتے۔ اس نے ایسا مناسب نہیں سمجھا تو کیا اب تو لوگوں کو مجبور کریگا یہاں تک کہ وہ سب ایمان لے آئیں

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ

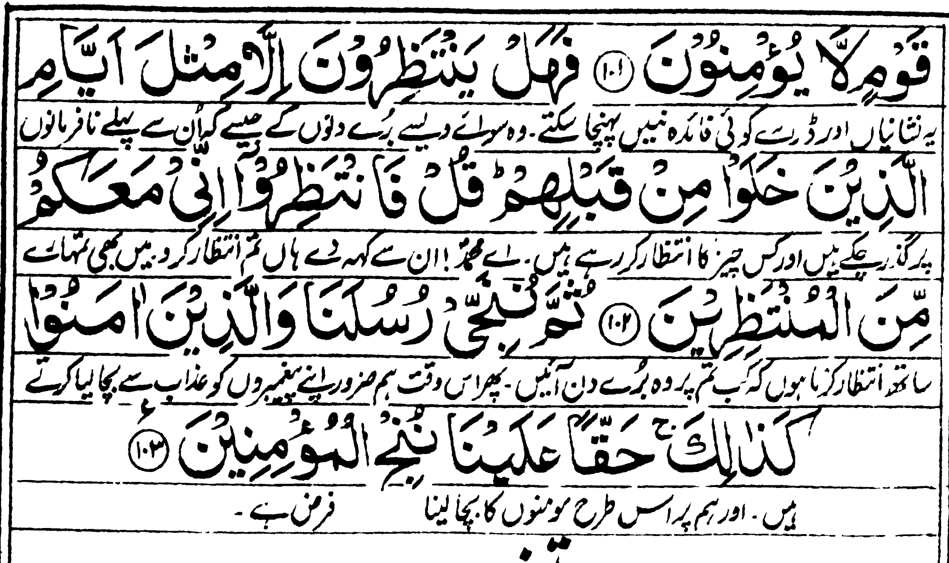
اور یہ تو کسی جان کے لئے ہے ہی نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لے آئے۔ اور وہی اللہ اُن کے لئے ہے

ٱلرِّجْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ ٱنظُرُوا۟ مَاذَا

جو عقل سے کام نہیں لیتے وہ اُن کے کفر کی گندگی کو اور بڑھا دیتا ہے۔ اے محمدؐ! ان سے کہو کہ جو کچھ آسمانوں

فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِى ٱلْءَايَٰتُ وَٱلنُّذُرُ عَن

اور زمین میں اللہ نے پیدا کیا ہے اُسی پر غور کرو اور خدا کی ہستی پر ایمان لے آؤ مگر جس قوم کو ایمان لانا ہی نہ ہو اُس کو



قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠١﴾ فَهَلْ يَنتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾

یہ نشانیاں اور ڈراوے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ وہ سوائے ویسے بُرے دنوں کے جیسے کہ اُن سے پہلے نافرمانوں پر گزر چکے ہیں اور کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں۔ اے محمدؐ! ان سے کہہ دے ہاں تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں کہ کب تم پر وہ بُرے دن آئیں۔ پھر اس وقت ہم ضرور اپنے پیغمبروں کو عذاب سے بچا لیا کرتے ہیں۔ اور ہم پر اسی طرح مومنوں کا بچا لینا فرض ہے۔

ع ۱۱ ۱۵

تفسیر

اس رکوع میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہر ایک معاملہ میں اپنی ہی رائے پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر کسی بات کا اچھی طرح پتہ نہ چلے تو جو اُس بات کو جانتے ہوں اُن سے پوچھ لینا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کے بعد حضرت یونس کی قوم کا حال بیان کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اگر آدمی عذاب سے ڈر کر بھی ایمان لے آئے تو بھی وہ ایمان اُن کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ کسی کو مجبور کر کے مسلمان بنانا اسلام میں جائز نہیں اور نہ ہی یہ خدا کو پسند ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے کہ ہدایت دینا حقیقت میں اللہ ہی کے اختیار کی بات ہے۔

دِینِی۔ میرا دین۔ میرا مذہب   رَآدّ۔ پھیرنے والا۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٤﴾

اے محمدؐ! ان لوگوں سے کہہ دو اگر تمہیں میرے مذہب میں کوئی شک ہے تو ہو۔ میں تو کبھی بھی اُن کی پرستش نہیں کروں گا جن کی خدا کے سوا تم پرستش کرتے ہو۔ ہاں میں تو اس اللہ کی پرستش کرتا ہوں جو تم سب کو مار سکتا ہے اور مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ میں ایمانداروں میں شامل ہو جاؤں۔

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ

اور اے محمدؐ! تو اپنے آپ کو دین پر ایک فرمانبردار کی طرح قائم رکھ اور دیکھ! کہیں مشرکوں میں سے

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ

نہ ہو جانا۔ اور کبھی بھی اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسے کو نہ پکار جو کہ نہ تجھے نفع پہنچا سکے نہ تجھے

لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

کچھ نقصان پہنچا سکے۔ اگر تو نے کبھی ایسا کیا تو تو بھی ان ظالم مشرکوں کا ساتھی سمجھا جائے گا۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ

اور دیکھ! اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو سوائے اس کے کوئی اس تکلیف سے تجھے نکال نہیں سکتا۔ اور اگر

يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ

وہ تیرے ساتھ کوئی بھلائی کرنا چاہے تو کوئی اس کے فضل کو پھیر نہیں سکتا ہے اور وہ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے

مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

جسے چاہتا ہے فائدہ پہنچاتا ہے اور وہ بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ اے محمدؐ! ان لوگوں سے کہدے اے لوگو

قَدْ جَاۗءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

دیکھو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں مذہب کی دعوت پہنچ چکی ہے اگر تم میں سے کوئی اس ہدایت کو قبول کریگا تو وہ

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا

اپنی ہی جان کے لئے ہدایت کو قبول کرے گا اور اگر کوئی اس سے بھٹک جائیگا تو اس کا عذاب بھی اسی کی جان پر ہوگا۔ یاد

عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ

رکھو میں خدا کے سامنے تمہارا وکیل نہیں ہوں۔ اور اے محمدؐ! ان سے کہدے میں تو جو مجھ کو وحی کی جاتی ہے اس کی

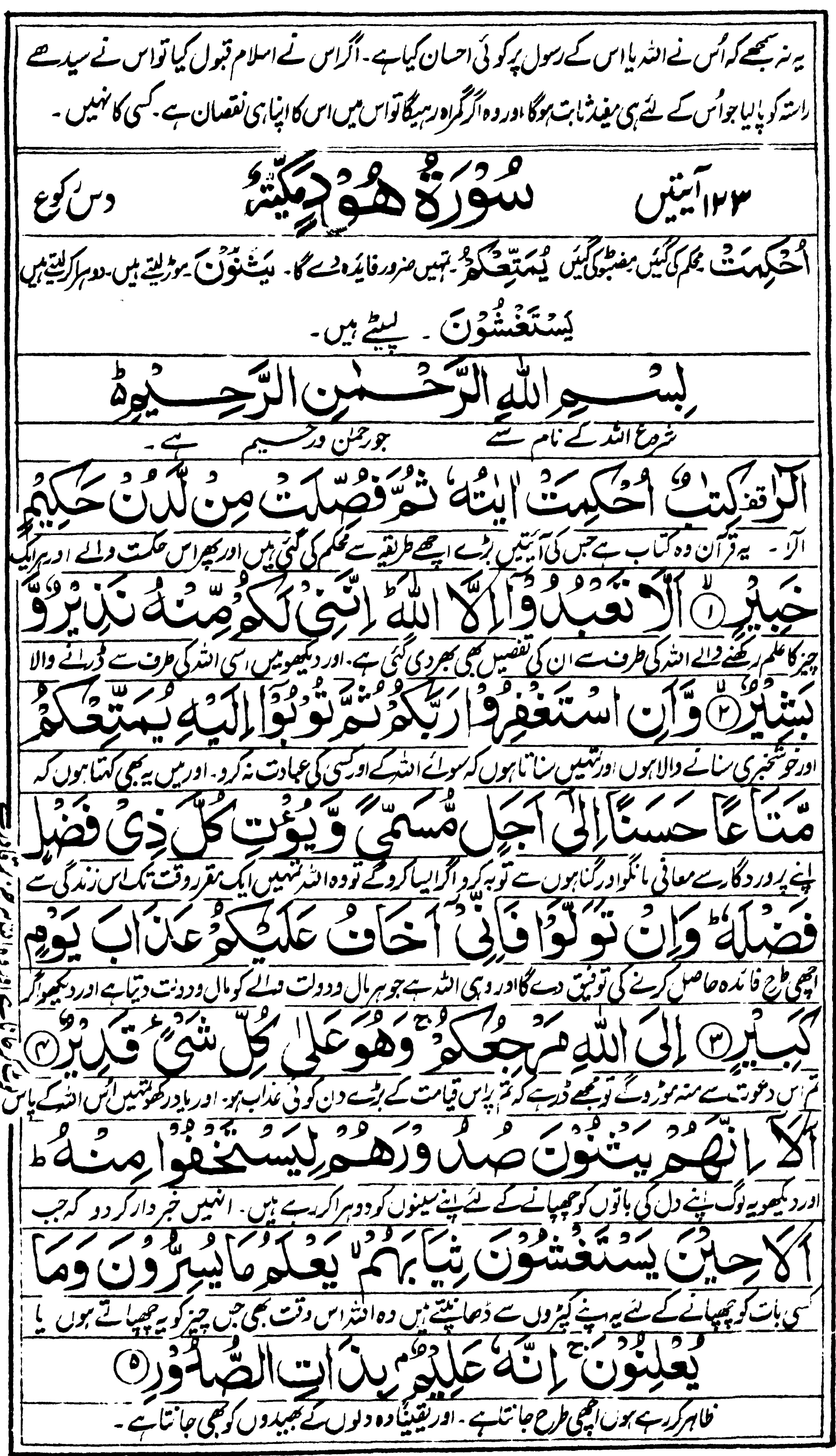
حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ښ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

پیروی کرتا ہوں اور تو صبر سے کام لے یہاں تک کہ اللہ تیرے اور ان کے درمیان دو ٹوک فیصلہ کر دے کیونکہ وہ اللہ سب حاکموں سے

ع ۱۱

تفسیر

اس رکوع میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب کر کے ہمیں سمجھایا گیا ہے کہ ہم ہر صورت شرک سے بچیں اور کبھی کسی ایسی چیز کو اپنا معبود نہ بنائیں جو ہمیں کوئی نقصان یا فائدہ نہ پہنچا سکے۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ ہی کے اختیار میں کسی کو تکلیف دینا یا اس کا بھلا کرنا ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس کو کسی کو فائدہ پہنچانے سے نہ نقصان پہنچانے سے کوئی روک سکتا ہے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ کوئی اسلام لانے سے



یہ نہ سمجھے کہ اُس نے اللہ یا اس کے رسول پر کوئی احسان کیا ہے۔ اگر اس نے اسلام قبول کیا تو اس نے سیدھے راستہ کو پالیا جو اُس کے لئے ہی مفید ثابت ہوگا اور وہ اگر گمراہ رہیگا تو اس میں اس کا اپنا ہی نقصان ہے۔ کسی کا نہیں۔

۱۲۳ آیتیں سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ دس رکوع

اُحْكِمَتْ محکم کی گئیں مضبوط کی گئیں یُمَتِّعْكُمْ۔ تمہیں ضرور فائدہ دے گا۔ یَثْنُوْنَ۔ موڑ لیتے ہیں۔ دوہرا کر لیتے ہیں یَسْتَغْشُوْنَ۔ لپیٹے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن ورحیم ہے۔

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ

آلرا ۔ یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کی آیتیں بڑے اچھے طریقہ سے محکم کی گئی ہیں اور پھر اس حکمت والے اور ہر ایک

خَبِيْرٍ ﴿۱﴾ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّ

چیز کا علم رکھنے والے اللہ کی طرف سے ان کی تفصیل بھی بھر دی گئی ہے۔ اور دیکھو میں اسی اللہ کی طرف سے ڈرانے والا

بَشِيْرٌ ﴿۲﴾ وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ

اور خوشخبری سنانے والا ہوں اور تمہیں سناتا ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ

مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ

اپنے پروردگار سے معافی مانگو اور گناہوں سے توبہ کرو اگر ایسا کروگے تو وہ اللہ تمہیں ایک مقرر وقت تک اس زندگی سے

فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ

اچھی طرح فائدہ حاصل کرنے کی توفیق دے گا اور وہی اللہ ہے جو ہر مال و دولت والے کو مال و دولت دیتا ہے اور دیکھو اگر

كَبِيْرٍ ﴿۳﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴﴾

تم اس دعوت سے منہ موڑو گے تو مجھے ڈر ہے کہ تم پر اس قیامت کے بڑے دن کوئی عذاب ہو۔ اور یاد رکھو تمہیں اُس اللہ کے پاس

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ

اور دیکھو یہ لوگ اپنے دل کی باتوں کو چھپانے کے لئے اپنے سینوں کو دوہرا کر رہے ہیں۔ انہیں خبردار کر دو کہ جب

اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

کسی بات کو چھپانے کے لئے یہ اپنے کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں وہ اللہ اس وقت بھی جس چیز کو یہ چھپاتے ہوں یا

يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۵﴾

ظاہر کر رہے ہوں اچھی طرح جانتا ہے۔ اور یقیناً وہ دلوں کے بھیدوں کو بھی جانتا ہے۔



معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ
اُٹھائے جانے والے	مَبْعُوْثُوْنَ	عرصہ وقت دیر	اُمَّةٍ	روکتا ہے اُس کو	يَحْبِسُهٗ
پھرنے والا۔ ٹلنے والا	مَصْرُوْفًا	لگ گیا ۔ پہنچا	حَاقَ		

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ

اور دیکھو زمین پر کوئی جاندار نہیں جس کا رزق اللہ کے ہاں سے مقرر نہ ہو اور وہ اس کے ٹھکانے اور وہ اس جگہ کو جہاں

رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۭ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ

وہ آخر کار جائیگا اچھی طرح جانتا ہے اور ہر ایک چیز بالکل ظاہر کتاب کی صورت میں اس کے سامنے ہے۔

مُّبِيْنٍ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ

اور وہ اللہ وہی ہے جس نے چھ روز میں اور آسمان بنائے اور اس سے پہلے اُس کو تخت حکومت پانی

سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَي الْمَاۗءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ

پر تھا اُس نے یہ سب کچھ اس لئے بنایا تا کہ تمہیں آزما کر دیکھے تم میں سے کون بہترین کام کرتا ہے اے

اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَلَىِٕنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ

محمدؐ اگر تو ان کافروں سے کہے کہ تم میرے مرنے کے بعد پھر دوبارہ اُٹھائے جاؤ گے تو وہ

الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

ضرور یہ کہیں گے کہ یہ ایک جادو کے کھیل کے سوا اور کیا ہوگا۔ اور اے

مُّبِيْنٌ ۝ وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ

محمدؐ اگر ہم نے اُن کے عذاب میں کچھ تھوڑے سے عرصہ کے لئے تاخیر بھی کر دیں تو وہ

مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۭ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ

کہنے لگیں گے کہ اگر اللہ کو عذاب کرنا تھا تو اب اس کو کون روکے ہوئے ہے اُنہیں سنا

لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

دو جس دن وہ عذاب آجائیگا پھر وہ کسی طرح ٹلے گا نہیں اور جس چیز کا یہ مذاق

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اڑا رہے ہیں وہی اُن کو آگ کر رہے گی۔

تفسیر

اس رکوع میں اول تو قرآن کریم کی تعریف کی گئی ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلعم کی زبان سے اسلام کی دعوت دی گئی ہے اور یہ ظاہر بھی کر دیا گیا ہے کہ اگر کوئی اس دعوت کو قبول نہیں کریگا۔ یقیناً اُسے قیامت کے دن دوزخ میں ڈالا جائیگا اس کے بعد اُن منافقوں کا حال بیان کیا گیا ہے جو اپنے دل میں باتوں کو چھپاتے ہیں اور اُنہیں بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ جس نے تمام زمین و آسمان کو بنایا ہے اور ہر ایک جاندار کو رزق دے رہا ہے وہ اس بات پر قابض ہے کہ اُن کے دلوں کا بھید معلوم کر سکے۔ اس کے بعد کافروں کی حالت بیان کی گئی جو کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے کو ایک اچنبا خیال کرتے ہیں اور قیامت کے عذاب کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اُنہیں بتایا گیا ہے کہ یہ عذاب جس کی یہ ہنسی اڑا رہے ہیں اُنہیں ضرور ہو کر رہیگا۔ دو تین دن کی مہلت پر اُنہیں مغرور نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں بھی آخرت کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے اور اللہ سے ہر وقت مغفرت طلب کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اس صورت میں اکثر عذاب آخرت اور نافرمانوں پر دنیا میں عذاب ہونے کا بیان ہے اس لئے رسولؐ خدا فرمایا کرتے تھے کہ جن بیبیوں نے مجھے جلد بوڑھا کر دیا ہے اُن میں سے ایک سورت ہود ہے کیونکہ میں اُس عذاب کا خیال کر کے کانپ جاتا ہوں جو اللہ اپنے نافرمان بندوں پر کیا کرتا ہے۔ ہمیں بھی رسول خدا کی پیروی کرتے ہوئے عذاب آخرت سے ڈرنا چاہیئے اور ان قوموں کے حالات سے نصیحت حاصل کرتے ہوئے اللہ اور رسول کے حکموں کی نافرمانی سے بچنا چاہیئے۔

يَئُوْسٌ	نا اُمید	فَخُوْرٌ	فخر کرنے والا شیخی بگھارنے والا	ضَآئِقٌ	تنگ کرنے والا
مُفْتَرَيٰتٍ	جھوٹ باندھی گئیں	يُبْخَسُوْنَ	نقصان دیئے جائیں	صَنَعُوْا	اُنہوں نے کیا۔
يَتْلُوْهُ	پہنچا ہو۔ ملا ہو	اِمَامًا	رہبری کرنے والا یا کرنیوالی	مِرْيَةٍ	شک و شبہ
اَشْهَادُ	گواہی دینے والے	لَاجَرَمَ	بے شبہ۔ یقیناً	اَخْبَتُوْٓا	انہوں نے عاجزی کی وہ جھکے

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ

اگر ہم انسان کو کچھ عرصہ کے لئے اپنی رحمت کا مزہ چکھا کر پھر اپنی رحمت اُس سے چھین لیں تو وہ فوراً ہی ہماری رحمت سے نا اُمید ہو کر

لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ⑨ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ

ناشکرا بن جاتا ہے۔ اور اگر ہم کسی مصیبت پہنچنے کے بعد اُس کو اپنی نعمتوں کا مزہ چکھا ئیں تو وہ فوراً کہتا ہے کہ

لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ⑩

بس اب میری مصیبتیں مجھ سے دور بھاگ گئیں اور اس بات پر وہ خوشی میں پھولا نہیں سماتا اور شیخی بگھارتا پھرتا ہے

إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ
ہاں مگر وہ لوگ جو کہ ہر حال میں صبر سے کام لینے کے عادی ہوتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں۔ وہ ایسا نہیں کرتے اور انہی کے لئے
مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿۱۱﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوحٰٓى
اللہ کی بخشش اور نیک اعمال کی بہت بھاری جزا ہے۔ اے محمد کیا تو اُن کے اس کہنے پر کہ اس پر کوئی خزانہ نازل کیوں نہیں
إِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَّقُولُوا لَوْلَآ أُنْزِلَ
ہوا۔ یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا دل تنگ ہو کر جو کچھ تجھے وحی کیا گیا ہے اس میں کچھ ترک کرونگا
عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۭ إِنَّمَآ أَنْتَ نَذِيرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى
تو تو محض ایک ڈرانے والا ہے قدرت تو صرف اللہ ہی کی ہے سب چیز پر
كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيلٌ ﴿۱۲﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ
اے محمد کیا یہ کافر کہتے ہیں کہ اس نے یہ جھوٹ موٹ یہ سورتیں گھڑ لی ہیں اچھا تو ان کو کہو اگر تم سچے ہو
سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُونِ
تو اس طرح کی دس جھوٹ موٹ کی گھڑی ہوئی سورتیں تم بھی بنا لاؤ۔ اور اپنی مدد کے لئے سوائے اللہ کے
اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ﴿۱۳﴾ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوٓا
جس کو چاہو بُلا لو اگر وہ تمہاری اس بات کا کوئی جواب نہ دیں تو یہ سمجھ لو کہ اللہ کے
أَنَّمَآ أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَأَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ
علم سے یہ قرآن اُتارا گیا ہے اور اس اللہ کے سوا اور کوئی معبود بھی نہیں اور تم ان کافروں سے پوچھو
مُّسْلِمُونَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا
کیا تم اس بات کو مانتے ہو۔ اور دیکھو جو دنیا کی زندگی اور اُس کی آرائش کو اپنے لئے پسند کرے ہم اُس کے
نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ﴿۱۵﴾
اعمال کا بدلہ اُس کو دنیا میں ہی پورا پورا دیں گے اور اُس میں کسی قسم کی کمی نہیں کی جائیگی
أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَ
مگر یہ بھی یاد رکھو کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں سوائے آگ کے اور کچھ نہیں ہوگا کیونکہ
حَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶﴾
جو کچھ اُنہوں نے دنیا کی زندگی میں کیا وہ تو باطل تھا اور ضائع ہو گیا ۔ کیا ایسا
أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ
شخص جو کہ اپنے پروردگار کی طرف سے ایک بالکل صاف راہ پکڑے ہوئے ہو اور اس راہ کے ٹھیک ہونے

مِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ

کے متعلق اسے ایک گواہ بھی مل چکا ہو یعنی حضرت موسیٰ کی کتاب توریت جو کہ لوگوں کی رہبری کر سکتی ہے اور رحمت کا

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ

باعث بن سکتی ہے اس کو پہلے بیان کئے ہوئے شخص کے برابر سمجھا جائے گا۔ نہیں ہرگز نہیں یقیناً ایسے لوگ ہی اس کتاب پر

مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

ایمان لائیں گے اور اگر لوگوں میں سے کوئی اس کتاب پر ایمان لانے سے انکار کر رہا ہے تو اس کے لئے دوزخ کا وعدہ ہے۔ اے محمد! تمہیں

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ اُولٰٓئِكَ

اس وعدہ میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ تو تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک سچا وعدہ ہے گو اکثر لوگ اس کو نہیں مانیں گے۔ اور

يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

جو شخص اللہ پر خواہ مخواہ جھوٹ باندھے اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا۔ ایسے ہی لوگ اللہ کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہی

كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ

دینے والے گواہی دیں گے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے متعلق جھوٹ باندھا تھا۔ یاد رکھو ایسے ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔ جو کہ

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ

اوروں کو بھی اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے سے روکتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ راستہ ٹیڑھا ہو یہ سب اس لئے ہے کیونکہ وہ خود

كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَ

آخرت سے منکر ہیں۔ دیکھو یہ زمین میں بھی کبھی اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور آخرت میں جہاں کہ سوائے اللہ کے

مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ

ان کا کوئی دوست ہو ہی نہیں سکتا وہاں انہیں دگنا عذاب دیا جائیگا۔ یہ عذاب اس لئے ہوگا کہ نہ تو

الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا

یہ کسی بات کو سنتے تھے نہ دیکھتے تھے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں

يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ

کو گھاٹے میں ڈالا اور جو کچھ وہ جھوٹ باندھا کرتے تھے وہ انہیں قیامت کے دن

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ

بھول جائے گا۔ اور اس میں ذرہ بھر شک نہیں ہونا چاہیے کہ آخرت میں وہی سب سے

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا

زیادہ گھاٹے میں رہیں گے۔ ہاں وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے اور اپنے پروردگار کے سامنے

إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ

جھکتے رہے وہی جنتی ہیں اور وہ اس جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ان دو

الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هَلْ يَسْتَوِيَانِ

فریقوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو اور دیکھتا بھی ہو سن بھی سکتا ہو ۔ تو کیا تم خود ہی سوچو

مَثَلًا أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾

اور نصیحت حاصل کرو ۔ کیا دونوں کا حال برابر ہوگا ۔

تفسیر

اس رکوع میں انسان کی عام عادت کو بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ تھوڑی سی مصیبت سے اللہ کے انعامات کو بھول جانا یا تھوڑی سی راحت ملنے پر شیخی میں آکر اپنی پہلی حالت کو بھول جانا خدا کو پسند نہیں ۔ پھر اس کے بعد ایمانداروں کی صفات بیان کی گئی ہیں اس کے بعد ایمانداروں اور کافروں کا مقابلہ کیا گیا ہے ۔ اور قرآن سے انکار کرنے والوں کو ایمان داروں کے مقابلہ میں اندھا اور بہرا کہا گیا ہے کیونکہ وہ خدا کی دی ہوئی عقل سے کام نہیں لیتے ۔ بہرے اس لئے ہیں کہ کسی کی بات کو نہیں سنتے اور اندھے اس لئے کہ خود بھی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتے ۔ ہمیں خدا کا شکر کرنا چاہئے کہ ہمیں اس نے اپنے فضل و کرم سے ہدایت دے کر اندھا اور بہرا ہونے سے بچا لیا ہے

اَرَاذِلُ ۔ زیادہ رذیل کمینے لوگ بَادِیَ الرَّاْیِ ظاہر بین عُمِّيَتْ ۔ نہ سوجھائی گئی یعنی چھپی ہوئی

اَنُلْزِمُكُمُوْ ۔ ہم تمہارے گلے ڈال دیں تم پر واجب کردیں ۔ تم پر فرض کردیں طَارِدِ ۔ ہانکنے والا ۔ ہٹانے والا

طَرَدْتُّ ۔ میں ہٹاؤں تَزْدَرِیْ ۔ حقیر جاننا ۔ بے وقعت سمجھنا جَادَلْتَ ۔ تونے جدل کیا لڑائی کی ، جھگڑا کیا

نُصْحِیْ ۔ میرا نصیحت کرنا یُغْوِیَ ۔ وہ گمراہ کردے اِجْرَامِیْ ۔ اس کا جرم

تُجْرِمُوْنَ ۔ تم جرم کرتے ہو ۔ گناہ کرتے ہو ۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٥﴾

اور یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اس نے قوم سے جا کر کہا ۔ اے قوم میں تمہارے لئے ایک

أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾

صاف اور صریح ڈرانے والا ہوں ۔ اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی پرستش نہ کرو ورنہ مجھے تم پر قیامت کے سخت دردناک

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا

عذاب ہونے کا خطرہ ہے ۔ نوح کی قوم کے سرداروں نے جو نوح کی نبوت سے منکر تھے جواب دیا کہ ہم تو تجھ میں کوئی خاص نبوت کی

مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ

نشانی نہیں دیکھتے۔ بس تجھے اپنے ہی جیسا ایک آدمی دیکھ رہے ہیں اور اس کے علاوہ ہم دیکھتے ہیں جو تیری پیروی کر رہے ہیں

الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ

وہ بھی ہمارے ظاہر دیکھنے میں بالکل ذلیل اور حقیر معلوم ہوتے ہیں اور ہم یہ بھی نہیں دیکھتے کہ تم میں ہم سے بڑھ کر کوئی خاص

كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ

چیز ہو بلکہ ہمارا تو یقین ہے کہ تم جھوٹے ہو۔ نوح نے کہا اے قوم دیکھو اگر میں اپنے رب کے فضل و کرم سے سیدھے راستے

رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا

پر ہوں اور اس نے اپنی طرف سے اپنی رحمت سے مجھے کچھ اور بھی دیا ہو جو تم کو سوجھائی نہ دیتا ہو تو کیا میں تمہارے اس ہدایت سے بیزار

وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا

ہونے پر بھی تمہارے سر منڈھ دوں کہ قبول کرو تمہاری مرضی ہے اس ہدایت کو قبول کرو نہ کرو۔ زبردستی تو میں نہیں کر سکتا۔ اور اے لوگو میں تم سے

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ

اس ہدایت دینے کا بدلہ کوئی مال و دولت تو نہیں مانگ رہا جو اس کو قبول کرنے سے ہچکچاتے ہو اگر مجھے کوئی اجر ملے گا وہ اللہ کی طرف سے ہو

مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْـهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَيٰقَوْمِ مَنْ

اور دیکھو مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا جو ایمان لائے خواہ وہ حقیر ہی کیوں نہ ہوں تمہارے کہنے سے انہیں پاس سے ہٹا دوں۔ وہ تو اس ہدایت کے

يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَآ

طفیل اپنے اللہ سے جا ملیں گے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم جاہل بنے جا رہے ہو اور اے قوم اگر میں ایمانداروں کو ہٹا دوں۔ تو میری

اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ

اللہ کے سامنے کون مدد کرے گا۔ کاش تم نصیحت حاصل کرو۔ اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ ہی میں

اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ

کہتا ہوں کہ میں غیب کا علم جانتا ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ

لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ

ہوں۔ اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ جن کو تمہاری آنکھیں حقیر سمجھ رہی ہیں انہیں اللہ آخرت میں بھی کچھ نہیں دیگا کیونکہ جو ان کے

اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ

دلوں میں ہے وہ تو اللہ کو ہی بہتر معلوم ہے اگر کچھ کہوں تو ظالموں میں ہونگا۔ قوم کے سرداروں نے کہا اے نوح بھائی تو نے ہم سے جھگڑا

جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ

کیا اور بہت اچھی طرح جھگڑ لیا اگر تو اپنے دعوؤں میں سچا ہے تو جس عذاب کا تو ہمیں ڈراوا دے رہا ہے۔ جا دے ہی دے ۔

اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا

نوح نے جواب دیا اگر اللہ نے چاہا تو وہ عذاب تم پر ضرور لائے گا اور تم اُس کو اس عذاب لانے سے عاجز نہیں کر سکتے۔ اور میں

يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ

اگر چاہوں بھی کہ تمہیں نصیحت کروں اور اللہ نے تمہارے گمراہ ہونے کا پورا فیصلہ ہی کر دیا ہو تو پھر میرا نصیحت کرنا بھی کوئی فائدہ

يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

نہیں دیگا۔ وہ تمہارا پروردگار ہے اُسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔ اے محمد کیا یہ کافر کہہ رہے ہیں

افْتَرٰىهُ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾

کہ اس نے یہ باتیں گھڑلی ہیں۔ ان سے کہہ دے بھائی اگر میں نے جھوٹ گھڑی ہیں تو اس کا گناہ مجھ پر ہوگا۔ لیکن جس میں تم گرفتار ہو میں بری ہوں

ع ۳

تفسیر

اس رکوع میں حضرت نوحؑ کا قصہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح نوح کی قوم نے اُن کو جھٹلایا نیز یہ بھی بتایا کہ اکثر مغرور لوگ محض اس وجہ سے ایمان لانے سے محروم رہجاتے ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ اُن سے پہلے غریب لوگ ایمان لے آئے ہیں کیونکہ اُنہیں غریبوں سے نفرت ہوتی ہے اس لئے وہ ایمان لانے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ اور کسی نیک کام سے اس لئے نفرت نہ کرنی چاہیئے کہ کوئی غریب اُس کو کر رہا ہے۔ خدا کی نظروں میں صرف نیک کام کی قدر ہے۔ امیر و غریب اُس کے نزدیک یکساں ہیں۔

فَلَا تَبْتَئِسْ ۔ پس بُرا مت جان۔ پس غم مت کھا	اِصْنَعْ بنا ۔ تیار کر	
لَا تُخَاطِبْنِيْ ۔ مت مخاطب کرو	مُغْرَقُوْنَ ۔ ڈوبنے والے	سَخِرُوْا ۔ مذاق کرتے ہیں
اِنَّا نَسْخَرُ ۔ ہم مذاق کریں گے	تَنُّوْرُ ۔ تندور۔ زمیں	زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۔ دو جوڑے
اِرْكَبُوْا ۔ سوار ہو جاؤ	مَجْرٖهَا ۔ چلانے والا اس کا	مُرْسٰهَا ۔ روکنے والا اُس کا
كَالْجِبَالِ ۔ پہاڑوں کے مانند	مَعْزِلٍ ۔ ناکامی میں الگ	سَاٰوِيْ ۔ ہمارا سہارا
يَعْصِمُنِيْ ۔ بچالیگا مجھ کو	لَا عَاصِمَ ۔ نہیں بچانے والا	اِبْلَعِيْ ۔ جذب کرے
مَآءَكِ اپنے پانی کو	يٰسَمَآءُ ۔ اے آسمان	اَقْلِعِيْ ۔ روک لے۔ ٹھہر جا
غِيْضَ ۔ خشک ہوگیا	اسْتَوَتْ ۔ جا ٹھہری	جُوْدِيِّ ۔ ایک پہاڑ کا نام

صَالِحًا - نیک اَعِظُكَ - نصیحت کرتے ہیں تجھ کو سَنُمَتِّعُهُمْ - عنقریب فائدہ پہنچائیں گے اُن کو

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ

نوحؑ کی طرف وحی بھیجی گئی تھی - کہ تیری قوم میں جو لوگ ایمان لانے والے تھے وہ ایمان لا چکے - ایمان نہ لانے والے جیسی

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا

جیسی بدکاریاں کر رہے ہیں - آپ اُن کا کچھ غم نہ کیجئے - اور ہماری نگرانی میں، ہماری وحی کے مطابق کشتی بنائیے - اور

وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ﴿٣٧﴾

نافرمانوں کی نسبت مجھ سے کچھ نہ کہئے گا کیونکہ یہ لوگ ضرور ڈوبائے جائیں گے - نوح

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا

کشتی بناتے تھے اور اُن کی قوم کے سردار جب اُن کے پاس سے گزرتے تھے تو اُن سے تمسخر کرتے تھے - نوح

مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ﴿٣٨﴾

کہتے تھے "تم ہم پر ہنستے ہو تو اچھا جس طرح تم ہم پر ہنستے ہو - اسی طرح ہم بھی تم پر ہنسیں گے

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ

عنقریب تم لوگ جان لوگے رسوا کرنے والا عذاب دنیا میں کس پر آتا ہے اور کس پر ہمیشگی کا عذاب قیامت

عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ

میں ہوتا ہے - یہ سب ہوتا رہا اور ہمارے عذاب کا حکم آ پہنچا اور غضب الٰہی کے تنور نے جوش مارا

فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ

ہم نے کہا "اے نوح تو اس کشتی میں جانداروں کے دو دو جوڑے اور اپنے گھر والوں کو اور ان لوگوں کے علاوہ جن کے

عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ

متعلق میرا حکم آچکا ہے کہ وہ ہلاک ہونے والا ہے - اور تمام مومنوں کو چڑھا لے اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والے بھی تھوڑے ہی تھے

ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ

نوح نے ان لوگوں سے کہا اس میں سوار ہو جاؤ، اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہے - بے شک ہمارا پروردگار

رَّحِيمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ

بخشنے والا مہربان ہے - کشتی انہیں پہاڑ کی سی بلند موجوں میں لے چلی - تو نوح نے اپنے بیٹے کو جو ایک کنارے پر کھڑا

نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن

تھا پکارا "بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ کافروں کے ساتھ نہ رہ - بیٹے نے کہا - میں پہاڑ سے جا لگتا

مَعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ

ہوں جو مجھ کو پانی سے بچا لیگا نوحؑ نے کہا آج کے دن اللہ کے غضب سے بچانے والا کوئی نہیں

قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا

ہے وہی بچیگا جس پر اللہ مہربان ہوگا اتنے میں دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی

الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ

اور وہ دوسروں کے ساتھ ڈبو دیا گیا - اور حکم دیا گیا کہ اے زمین تو اپنا پانی جذب کرلے

مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَ

اور اے آسمان تو تھم جا زمین نے پانی جذب کرلیا اور قوم کا کام تمام کردیا گیا۔

اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾

اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہری اور کہا گیا ظالموں پر لعنت ہو۔

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ

اور نوحؑ نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا - اے میرے پروردگار میرا بیٹا بھی میرے اہل میں داخل ہے - اور تیرا وعدہ

الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ

میرے اہل کے نجات دینے کا سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے۔ اللہ نے کہا - اے نوح وہ تیرے اہل سے

مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ

نہیں کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں ہیں تجھے جس کا علم نہ ہو اس کے متعلق مجھ سے سوال نہ کر میں نصیحت

بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ

کرتا ہوں کہ تو بھی جاہل نہ ہو جائے نوحؑ نے کہا اے

اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔــلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا

میرے پروردگار بے سمجھے ہوئے سوال کرنے پر میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ

تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ

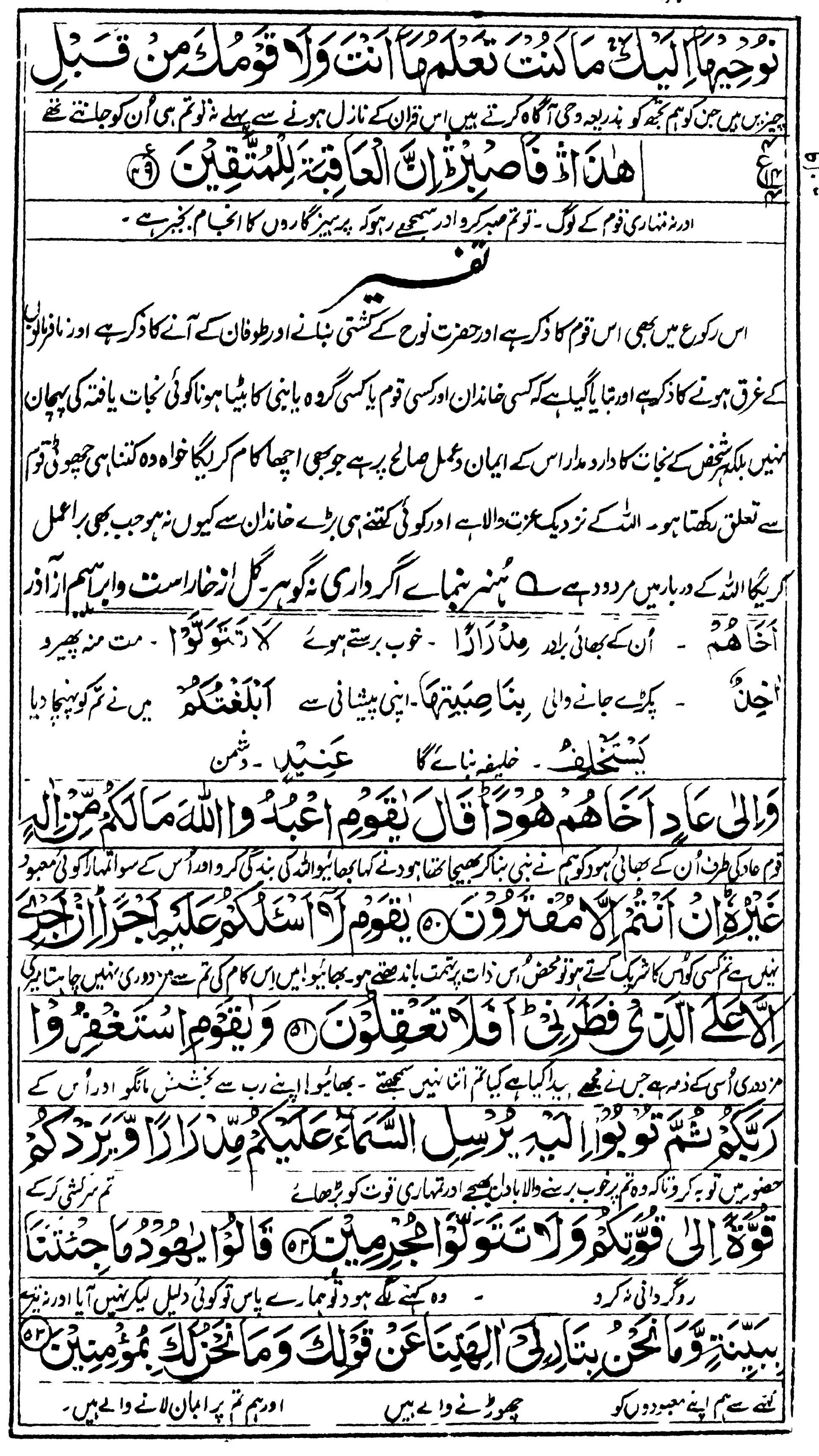
پر رحم نہ کریگا تو میں بالکل برباد ہو جاؤں گا - نوح سے کہا گیا اے نوح کشتی

بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓي اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ

سے اُتر ہماری طرف سے تجھ پر اور تیرے ساتھیوں پر سلامتی اور برکتیں ہیں آگے چل کر کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے

ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ

جن کو ہم سے دنیا میں فائدہ پہنچتا رہیگا پھر انکی نافرمانیوں سے دردناک عذاب پہنچے گا - اے پیغمبر! یہ غیب کی



نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ

چیزیں ہیں جن کو ہم تجھ کو بذریعہ وحی آگاہ کرتے ہیں اس قرآن کے نازل ہونے سے پہلے نہ تو تم ہی اُن کو جانتے تھے

هَٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾ ع

اور نہ تمہاری قوم کے لوگ ۔ تو تم صبر کرو اور سمجھے رہو کہ پرہیزگاروں کا انجام بخیر ہے ۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی اس قوم کا ذکر ہے اور حضرت نوح کے کشتی بنانے اور طوفان کے آنے کا ذکر ہے اور نافرمانوں کے غرق ہونے کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ کسی خاندان اور کسی قوم یا کسی گروہ یا نبی کا بیٹا ہونا کوئی نجات یافتہ کی پہچان نہیں بلکہ ہر شخص کے نجات کا دارومدار اس کے ایمان و عمل صالح پر ہے جو بھی اچھا کام کریگا خواہ وہ کتنا ہی چھوٹی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ اللہ کے نزدیک عزت والا ہے اور کوئی کتنے ہی بڑے خاندان سے کیوں نہ ہو جب بھی برا عمل کریگا اللہ کے دربار میں مردود ہے ؎ ہنر بنمای اگر داری نہ گوہر۔ گل از خار است و ابراہیم از آذر

أَخَاهُمْ - اُن کے بھائی برادر مِّدْرَارًا - خوب برستے ہوئے لَا تَتَوَلَّوْا - مت منہ پھیرو

آخِذٌ - پکڑنے جانے والی بِنَاصِيَتِهَا - اپنی پیشانی سے أَبْلَغْتُكُم - میں نے تم کو پہنچا دیا

يَسْتَخْلِفُ - خلیفہ بنائے گا عَنِيدٍ - دشمن

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ

قوم عاد کی طرف اُن کے بھائی ہود کو ہم نے نبی بنا کر بھیجا تھا ہود نے کہا بھائیو اللہ کی بندگی کرو اور اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود

غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ

نہیں ہے تم کسی کو اُس کا شریک کرتے ہو تو محض اُس ذات پر تہمت باندھتے ہو۔ بھائیو! میں اس کام کی تم سے مزدوری نہیں چاہتا میری

إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٥١﴾ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا

مزدوری اُسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیا تم اتنا نہیں سمجھتے ۔ بھائیو! اپنے رب سے بخشش مانگو اور اُس کے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ

حضور میں توبہ کرو تاکہ وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے اور تمہاری قوت کو بڑھائے تم سرکشی کرکے

قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا

روگردانی نہ کرو وہ کہنے لگے ہود تو ہمارے پاس تو کوئی دلیل لیکر نہیں آیا اور نہ تیرے

بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾

کہنے سے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے ہیں اور ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں۔



إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوٓءٍ ۗ قَالَ إِنِّيٓ أُشْهِدُ اللّٰهَ وَ

اور ہم تو بس یہی سمجھتے ہیں کہ تجھ پر ہمارے معبودوں میں سے کسی کی مار پڑ گئی ہے۔ ہود نے جواب دیا کہ میں خدا کو گواہ کرتا ہوں اور

اشْهَدُوٓا أَنِّي بَرِيٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿۵۴﴾ مِن دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا

تم بھی گواہ رہو کہ خدا کے سوا جو تم دوسرے کو شریک بناتے ہو میں تو اُن سے بالکل بیزار ہوں، تم سب مل کر میرے ساتھ بدی کرتے جاؤ

ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ﴿۵۵﴾ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ ۚ مَّا مِن دَآبَّةٍ

اور مجھ کو مہلت نہ دو۔ اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے جتنے جاندار ہیں سب ہی کی چوٹی اس کے ہاتھ

إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿۵۶﴾ فَإِن تَوَلَّوْا

میں ہے بے شک میرا پروردگار عدل و انصاف کی راہ پر ہے۔ اگر تم اس پر بھی اس

فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّآ أُرْسِلْتُ بِهِٓ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ

سے منہ پھیرتے ہو تو مجھے کہو کیا جو حکم دے کر میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں۔ وہ تو میں نے تم تک پہنچا دیا ہے میرا پروردگار

وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ

دوسری قوم کو تمہارا جانشین کریگا اور تم اُس کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے بے شک میرا پروردگار ہر شے پر نگہبان ہے۔ اور جب ہمارا حکم

أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم

عذاب پہنچا تو ہم نے ہود کو اور اُس کے ساتھی مومنوں کو اپنی رحمت سے نجات دی۔ اور عذاب سخت سے اُنہیں بچا لیا۔

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَ

یہ اُجڑے ہوئے کھنڈر اسی قوم عاد کے ہیں جس نے اپنے رب کے حکموں سے انکار کیا تھا اور اُس کے رسول کا کہنا نہ مانا تھا

عَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوٓا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿۵۹﴾ وَأُتْبِعُوا فِي

اور اللہ کے تمام سخت دشمنوں کے حکم کے پیرو ہوئے تھے۔ اور اس دنیا میں بھی لعنت

هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَآ إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ

اُن کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی! دیکھو! قوم عاد نے اپنے پروردگار کی ناشکری کی جس کی اُن کو سزا ملی اور

أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ﴿۶۰﴾

دیکھو عاد جو ہود کے قوم کے لوگ تھے خدا کے یہاں دھتکارے گئے

ع ۵

تفسیر

اس رکوع میں حضرت ہود عم کی قوم عاد کا ذکر ہے اور اُن پر عذاب سخت جو نازل ہوا تھا اس کا ذکر ہے اور مومنوں کو اُس عذاب سے بچا لیا گیا ہے

اَنْشَاَكُمْ ۔ پیدا کیا تم کو ۔ مُجِيبٌ ۔ جواب دینے والا ۔ مَرْجُوًّا ۔ وہ شخص جس سے اُمیدیں وابستہ ہوں ۔

أَتَنْهٰنَآ منع کرتا ہے تو ہم کو ۔ مُرِيبٍ شک میں فَمَا تَزِيدُونَنِي ۔ پس نہیں زیادہ کیا تم نے ہمارے واسطے
تَخْسِيرٍ ۔ نقصان اُٹھایا ۔ فَعَقَرُوهَا پھر ذبح کر دیا اس کو ۔ صَيْحَةٌ ۔ بجلی کی کڑک ۔ فَأَصْبَحُوا ۔ پس ہوگئے تم

وَإِلٰى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

قوم ثمود کی طرف اُس کے بھائی صالح کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا تھا ۔ صالح نے کہا اے قوم اللہ کی بندگی کرو تمہارے لئے اس کے

مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا

سوا کوئی معبود نہیں ہے ۔ اُس نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے اور زمین ہی میں تم کو آباد کیا ہے اس سے بخشش مانگو اور اس کی طرف

فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوٓا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوا

توبہ کرو ۔ کیونکہ میرا پروردگار ہر ایک کے قریب ہے اور ہر ایک کی دعا کا قبول کرنے والا ہے ۔ وہ لوگ بولے ،

يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ أَتَنْهٰنَآ أَنْ نَّعْبُدَ

اے صالح پہلے تو ہم تجھ سے بڑی بڑی اُمیدیں رکھتے تھے کیا تو ہمیں روکتا ہے ، کہ ہم اپنے باپ دادا کے معبودوں کی پرستش

مَا يَعْبُدُ آبَآؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَآ إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٦٢﴾

نہ کریں اور تو جس طرف ہمیں بلاتا ہے ہم کو اُس کی نسبت شک اور حیرت ہے

قَالَ يٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّي وَآتٰنِي

صالحؑ نے کہا لوگو! تم نے یہ بھی سوچا کہ جب میں اپنے رب کے کھلے ہوئے راستے پر ہوں اور اُس نے مجھ پر اپنا کرم فرمایا

مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِي مِنَ اللّٰهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ فَمَا

ہے ۔ پھر اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو کون ہے جو خدا کے مقابلے میں میری مدد کو کھڑا ہو گا ، تم اپنی باتوں سے

تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ ﴿٦٣﴾ وَيٰقَوْمِ هٰذِهِ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ آيَةً

میرا نقصان ہی کرو گے ۔ لوگو اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے ایک نشانی ہے تم اُسے چھوڑے رہو

فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِيٓ أَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ

اللہ کی زمین میں یہ چرتی پھرے تم اِسے نہ ستانا نہیں تو فوراً عذاب آئے گا

عَذَابٌ قَرِيبٌ ﴿٦٤﴾ فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ

ان لوگوں نے اس کے پاؤں کاٹ ڈالے تو صالحؑ نے کہا اپنے گھروں میں تم تین دن تک اور

ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ ۖ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ ﴿٦٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا

کھا پی لو پھر تم پر عذاب آئے گا یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہو سکتا ۔ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے

نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ

صالحؑ کو اور اس کے ساتھ مومنوں کو اپنی رحمت سے اُس دن کی رسوائی سے بچا لیا ۔ اے پیغمبر

خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾ وَاَخَذَ الَّذِيْنَ

بے شک تیرا رب قوی اور غالب ہے ۔ اور ظالموں کو جبرئیل

ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾ كَاَنْ

کی چیخ نے اس طرح مار ڈالا کہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے ۔ اور ایسے مٹے کہ

لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۠ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾

گویا کہ وہ اس میں بستے ہی نہ تھے آگاہ ہو! قوم ثمود نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور اپنی سزا کو پہنچے اور دیکھو قوم ثمود خدا سے دھتکارے گئے

ع ۶

تفسیر

اس رکوع میں حضرت صالح علیہ السلام اور اُن کی قوم ثمود کی بربادی کا بیان ہے ۔

حَنِيْذٍ ۔ بھونا ہوا ‏ اَوْجَسَ ۔ ڈرے ‏ خِيْفَةً ۔ خاموشی مخفی طریقہ پر

ضَحِكَتْ ۔ پھر ہنسیں ‏ يٰوَيْلَتٰى ۔ ہائے میری کمبختی ‏ ءَاَلِدُ ۔ جنوں گی میں

اَنَا عَجُوْزٌ ۔ میں بڈھی ہوں ‏ بَعْلِيْ ۔ میرا خاوند ‏ شَيْخًا ۔ عمر رسیدہ ۔ بوڑھا

اَتَعْجَبِيْنَ ۔ تعجب کرتی ہو تم ‏ الرَّوْعُ ۔ خوف ‏ مُنِيْبٌ ۔ نیابت کرنے والا

يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۔ مصیبت کا دن ‏ يُهْرَعُوْنَ ۔ بھاگے بھاگے ‏ بَنٰتِيْ ۔ جمع بنت کی بیٹیاں

اَطْهَرُ لَكُمْ ۔ پاک ہیں تمہارے لئے ‏ ضَيْفِيْ ۔ میرے مہمان ‏ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۔ رہبر آدمی

اٰوِيْ ۔ پناہ پکڑتا ہوں ‏ فَاَسْرِ ۔ پس چل ‏ بِقِطْعٍ ۔ ٹکڑے میں

مَوْعِدَهُمُ ۔ ان کے وقت مقررہ ‏ عَالِيَهَا ۔ بلندی اس کی ‏ سَافِلَهَا ۔ نیچائی اس کی

سِجِّيْلٍ ۔ جمے ہوئے پتھر ‏ مَنْضُوْدٍ ۔ ایک دوسرے کے اوپر ‏ مُسَوَّمَةً ۔ علامت والے ۔ نشان والے

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ

جب ہمارے فرشتے اولاد کی بشارت لے کر ابراہیمؑ کے پاس آئے ۔ تو انہوں نے ابراہیمؑ کو سلام کیا ۔ ابراہیم نے

سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ

بھی اُن کو سلام کیا اور بلا توقف بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت اُن کے سامنے لا موجود کیا ۔ پھر جب دیکھا کہ اُن کے ہاتھ

لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ

تو کھانے کی طرف اُٹھتے ہی نہیں تو اُن سے بدگمان ہوئے اور جی ہی جی میں ڈرے فرشتوں نے کہا ڈرو نہ ہم فرشتے ہیں

إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٠﴾ وَٱمْرَأَتُهُۥ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَٰهَا

اور قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ اس وقت ابراہیم کی بیوی وہیں کھڑی تھیں وہ ہنس پڑیں اور ہم نے اُن کو

بِإِسْحَٰقَ وَمِن وَرَآءِ إِسْحَٰقَ يَعْقُوبَ ﴿٧١﴾ قَالَتْ يَٰوَيْلَتَىٰٓ ءَأَلِدُ

اُنہیں فرشتوں کے ذریعے سے اسحٰق اور اسحٰق کے بعد یعقوب کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔ وہ بولیں ہائے میری کمبختی!

وَأَنَا۠ عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِى شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيبٌ ﴿٧٢﴾

کیا میرے اولاد ہوگی، میں تو بڑھیا ہوں اور شوہر بھی بڈھا ہے یہ تو عجیب بات ہے۔

قَالُوٓا۟ أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ ٱللَّهِ ۖ رَحْمَتُ ٱللَّهِ وَبَرَكَٰتُهُۥ عَلَيْكُمْ

فرشتے بولے کیا تو اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہے؟ اے اہل بیت نبوت تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں

أَهْلَ ٱلْبَيْتِ ۚ إِنَّهُۥ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٧٣﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَٰهِيمَ

ہوں، بے شک خدا سزاوار حمد و ثنا اور اپنے بندوں پر بڑا ہی کرم کرنے والا ہے۔ جب ابراہیم کا ڈر جاتا رہا اور اُس

ٱلرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ ٱلْبُشْرَىٰ يُجَٰدِلُنَا فِى قَوْمِ لُوطٍ ﴿٧٤﴾ إِنَّ

کو خوشخبری بھی پہنچ چکی تو وہ قوم لوط کی نسبت ہم سے جھگڑا کرنے لگا۔ بے شک ابراہیم

إِبْرَٰهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّٰهٌ مُّنِيبٌ ﴿٧٥﴾ يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ

بڑا بردبار بڑے نرم دل اور ہر بات میں خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔ ارشاد ہوا۔ اے ابراہیم تو اس سفارش سے

هَٰذَآ ۖ إِنَّهُۥ قَدْ جَآءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ ءَاتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ

باز آ، تیرے پروردگار کا حکم آ گیا، اُن پر عذاب ضرور آئے گا، جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔

مَرْدُودٍ ﴿٧٦﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِىٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ

اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو اُن کا آنا اُن کو بُرا معلوم ہوا اور تنگ دل ہوکر

بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿٧٧﴾ وَجَآءَهُۥ قَوْمُهُۥ

کہنے لگے آج کا دن تو بڑی مصیبت کا دن ہے اور لوط کی قوم کے لوگ دوڑتے

يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ ۚ قَالَ

دوڑتے لوط کے پاس آئے، یہ لوگ پہلے سے تو برے کام کیا ہی کرتے تھے، لوط نے اُن کو آتے دیکھا تو کہنے لگے

يَٰقَوْمِ هَٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِى هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ

کہ بھائیو! یہ میری بیٹیاں موجود ہیں اِن سے نکاح کر لو یہ تمہارے لئے حلال اور پاکیزہ تر ہیں، ذرا خدا سے ڈرو اور

فِى ضَيْفِىٓ ۖ أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ﴿٧٨﴾ قَالُوا۟ لَقَدْ عَلِمْتَ

میرے مہمانوں کے بارے میں میری آبرو ریزی نہ کرو، کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں ہے؟ وہ کہنے لگے، تو جانتا ہے

مَا لَنَا فِي بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ

کہ تیری لڑکیوں سے ہمیں کوئی سروکار نہیں اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ ہم کیا ارادہ رکھتے ہیں - لوطؑ نے کہا کہ اے

اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا

کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کا زور ہوتا یا کسی زبردست سہارے کا آسرا پکڑتا - فرشتے بولے اے لوطؑ ہم

رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا

لوگ تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے آئے ہیں یہ لوگ ہرگز تیرے تک نہ پہنچ سکیں گے، تم اپنے اہل و عیال کو لیکر کچھ

يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ اِنَّ

رات رہے سے نکل بھاگو اور پھر تم میں سے کوئی مڑ کر بھی ادھر کو نہ دیکھے سوائے تمہاری بیوی کے کہ اس پر بھی وہی عذاب

مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا

آئے گا جو اوروں پر آنے والا ہے اُن کے عذاب کا وقت مقرر صبح ہے کیا صبح نزدیک نہیں ہے - جب ہمارا حکم عذاب

جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ

آیا تو اے پیغمبر ہم نے اس بستی کے اوپر کے حصہ کو نیچے کا حصہ کر دیا یعنی اسے اُلٹ پلٹ دیا اور پے در پے مٹی کے سخت

مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾

پتھر برسائے - جن پر تیرے رب کی طرف سے نشان کیے ہوئے تھے ظالموں یعنی کفار مکہ سے یہ جگہ بھی دور نہیں ہے -

ع ۷ ۱۵ النصف

تفسیر

اس رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور فرشتوں کی مہمانی کا ذکر ہے پھر حضرت لوط علیہ السلام اور اُن کی قوم پر عذاب آنے کا بیان ہے -

مِكْيَالَ - پیمانہ ناپنے کی چیز لَا تَعْثَوْا - نہ پھیلاؤ رَهْطُكَ - تیرا قبیلہ

لَرَجَمْنٰكَ - تحقیق کہ ہم سنگسار کرتے ارْتَقِبُوْٓا انکار کرو

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

مدین والوں کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا، شعیب نے کہا، بھائیو! اللہ کی بندگی کرو

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ

اس کے سوا دوسرا کوئی تمہارا معبود نہیں اور ناپ اور تول میں بھی کمی نہ کرو، میں تمہیں آسودہ حال پاتا ہوں اور

بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿٨٤﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا

تمہارے لیے اُس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تمہیں آگھیرنے والا ہے - اور بھائیو! ناپ اور

الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ

تول انصاف کے ساتھ پوری کیا کرو۔ اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔

وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ

اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو - اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ کا دیا ہوا جو کچھ

كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ

تجارت میں بچ رہے وہی تمہارے لئے اچھا ہے ۔ اور میں تم پر نگہبان تو نہیں ہوں۔ ان لوگوں نے کہا کہ اے

أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي

شعیب کیا تیری نماز نے تجھے یہی سکھایا ہے کہ ہم لوگ اپنے باپ دادوں کے معبودوں کو چھوڑ دیں یا اپنی مرضی

أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ

کے مطابق اپنے مال میں تصرف نہ کریں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں تم ہی ایک بڑے نرم دل اور راست باز رہ گئے ہو۔

يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ

شعیب نے کہا کہ بھائیو! دیکھو تو اگر میں اپنے رب کے کھلے رستے پر ہوں اور وہ اپنی طرف سے مجھے اچھا

رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ

رزق دیتا ہے تو کیونکر تمہاری بات سنوں اور میں یہ نہیں چاہتا کہ جس کام سے میں تمہیں منع کرتا ہوں خود اسی

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا

اُسے تمہارے برعکس کروں ۔ جہاں تک ہو سکتا ہے میں اصلاح ہی چاہتا ہوں میری کامیابی تو صرف

بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿۸۸﴾ وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

اللہ ہی سے ہے اُسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور اُسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ بھائیو کہیں میری مخالفت میں لیا

شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ

جرم نہ کرنا کہ قوم نوح۔ قوم ہود یا قوم صالح پر جو مصیبت پڑی تھی ویسی ہی تم پر پڑے ، قوم لوط کے کھنڈر بھی تو تم

هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ ﴿۸۹﴾ وَاسْتَغْفِرُوا

سے دور نہیں تمہیں عبرت پکڑنا چاہیئے - اپنے رب سے

رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوا يَا شُعَيْبُ

مغفرت چاہو اور توبہ کرو۔ میرا رب بے شک مہربان اور بڑا محبت کرنے والا ہے - اُنہوں نے کہا اے

مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ

شعیب ہم تیری بہت ساری باتیں تو سمجھتے ہی نہیں ، ہم دیکھتے ہیں کہ تو ہم میں کمزور ہے

وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

اگر تیرے بھائی بند نہ ہوتے تو ہم تجھ کو سنگسار کر ڈالتے ہم پر تجھ تیرا دباؤ نہیں ہے ۔ شعیب نے کہا بھائیو

اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ

کیا اللہ سے بڑھ کر تم پر میری برادری کا دباؤ پڑیگا اور تم لوگوں نے خدا کو تو پس پشت ڈال دیا، بے شک تم جو کچھ

اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

بھی کر رہے ہو، سب میرے پروردگار کے احاطۂ علم میں ہے ۔ لوگو! تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو میں اپنی جگہ پر عمل

اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَ

کرتا ہوں تم بہت جلد معلوم کر لو گے کہ رسوا کرنے والا عذاب کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا ہے

مَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿۹۳﴾ وَلَمَّا جَآءَ

منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ منتظر ہوں ۔ اور جب ہمارا حکم

اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ

عذاب آپہنچا تو ہم نے اپنی مہربانی سے شعیب کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے بچا لیا اور جو

اَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

لوگ نافرمانی کیا کرتے تھے اُن کو عذاب سخت نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے

جٰثِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾

اور ایسے مٹے کہ گویا اُن میں کبھی بسے ہی نہ تھے لوگو سن رکھو کہ جیسے قوم ثمود خدا کے یہاں دھتکار دی گئی اہل مدین بھی دھتکار دیئے گئے

ع ۸ ۱۲ ۸

تفسیر

اس رکوع میں شعیب علیہ السلام اور مدین کی طرف اُن کی تبلیغ کا بیان ہے اور اس بات کا بھی کہ اس قوم میں علاوہ شرک کے ناپ تول میں کمی بیشی کرنے کی بھی عادت تھی ۔

وِرْدٌ ۔ آنا، وارد ہونا مَوْرُوْدٌ ۔ چشمہ، گھاٹ رِفْدٌ ۔ انعام، صلہ

مَرْفُوْدٌ ۔ انعام جس کو دیا جائے حَصِيْدٌ ۔ اُجڑی ہوئی تَتْبِيْبٌ ۔ ہلاکت

يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۔ حاضری کے روز نُؤَخِّرُهٗ ۔ دیر کرتے ہیں اس میں شَقِيٌّ ۔ بدبخت

سَعِيْدٌ ۔ نیک بخت زَفِيْرٌ ۔ نالہ کرنا، چلانا شَهِيْقٌ ۔ چلانا

مَا دَامَتْ ۔ جب تک کہ رہیں فَعَّالٌ ۔ کر گزرے غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۔ غیر منقطع

مَنْقُوْصٍ ۔ کم، ناقص

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۹۶﴾ اِلٰی فِرْعَوْنَ

اور ہم نے موسیٰ کو فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ پیغمبر بنا کر بھیجا تو لوگ

وَمَلَا۠ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ ﴿۹۷﴾

فرعون کے کہنے پر چلے اور فرعون کی بات کچھ راہ کی بات تو نہ تھی ۔ قیامت کے دن

یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ

وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور اُن کو دوزخ میں لے جا کر داخل کریگا اور وہ بہت ہی برا گھاٹ ہے جس

الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ بِئْسَ

پر یہ لوگ اتریں گے ۔ اس دنیا اور قیامت کے دن بھی اُن کے پیچھے لعنت لگی ہوئی ہے یہ کیسا بُرا

الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ

دن اُن کو ملے گا ۔ اے پیغمبر! ان بستیوں کی خبریں جو ہم تم کو سناتے ہیں اُن میں سے بعض موجود ہیں

مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِیْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

اور بعض اُجڑ گئیں ۔ ہم نے اُن پر کسی طرح کا ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر

فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ظلم کیا ۔ جب تیرے رب کا حکم آیا تو اُن کے معبود جن کو وہ اللہ کے سوا پوجتے تھے ۔ کچھ بھی اُن کے کام نہ آئے

مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ

بلکہ اُن کی تباہی کا باعث ہوئے ۔ اور اے

كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظٰلِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ

پیغمبر! جب بستیوں کے لوگ سرکشی کرنے لگتے ہیں اور پروردگار تمہارا عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ ایسی

اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ

ہی ہوا کرتی ہے بے شک اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے ۔ آخرت کے عذاب سے ڈرنے والوں کے لئے

ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَ

ان باتوں میں ایک عبرت ہے یہ آخرت کا دن وہ دن ہوگا جب سب لوگ جمع کئے جائیں گے اور سب حاضر کئے جائیں گے

مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ

روز آخرت کو ہم ایک میعاد چند روزہ کے لئے ملتوی کئے ہوئے ہیں جب وہ دن آئے گا تو کوئی بھی بے اُس کے حکم

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی

کے نہ بول سکیگا پھر اس وقت لوگوں کی دو قسمیں ہونگی کوئی بدبخت اور کوئی نیک بخت ۔ بدبخت جتنے ہیں سب

النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَّشَهِيقٌ ﴿۱۰۶﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

دوزخ میں ہوں گے اور وہاں چلائیں گے اور نالے کریں گے۔ جب تک آسمان اور زمین قائم ہے وہ ہمیشہ وہیں

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا

رہیں گے مگر تیرا رب جو چاہے گا وہ ہوگا ۔ بے شک تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ لیکن نیک

الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِى الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ

بخت لوگ جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں ہمیشہ جنت میں رہیں گے ۔ مگر جس کو خدا چاہے سزا دیکر

وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ

پھر جنت میں داخل کرے ۔ یہ خدا کی دین ہے جس کا کبھی خاتمہ ہی نہیں ۔ اے پیغمبر! یہ مشرکین

فِىْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰۤؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ

جو بتوں کو پوجتے ہیں ان کی نسبت شبہ میں کبھی نہ پڑنا ان کے باپ دادا جیسے پہلے پوجتے تھے اسی

مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾

کو یہ بھی پوجتے ہیں ۔ ہم ان کو اُن کا حصہ عذاب قیامت کے دن پورا پورا دین گے

ع

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا ذکر ہے اور پھر ان سب گذشتہ واقعہ پر جن پر عذاب ہوئے اُس کے انجام اور اسباب بتائے گئے ہیں۔ اُن کی تباہ شدہ بعض بستیاں اب تک باقی ہیں جن کو دیکھ کر اور ان کا واقعہ پڑھ کر عبرت پکڑنا چاہیئے ◆

زُلَفًا ۔ ابتدا ۔ حَسَنٰتِ ۔ جمع حسنہ کی نیکی ۔ يُذْهِبْنَ ۔ لے جاتی ہیں ۔ السَّيِّاٰتِ ۔ جمع سیئۃ برائی ۔
مُصْلِحُوْنَ ۔ جمع مصلح کی نیکوکار ۔ لَاَمْلَئَنَّ ۔ تحقیق کہ بھر دیں گے ہم ۔ فُؤَادَكَ ۔ تیرا دل ۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

ہم نے موسیٰ کو توریت دی تو اُس میں اختلاف کیا گیا! اے پیغمبر اگر تمہارا پروردگار ایک بات پہلے ہی سے نہ فرما چکا ہوتا

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ

تو انمیں فیصلہ کر دیا گیا ہوتا یہ کفار مکہ بھی قرآن کی نسبت ایسے ہی شک میں پڑے ہوئے ہیں جس نے ان کو

مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا

حیران کر رکھا ہے۔ اور تمہارا پروردگار ان سب کو ان کے اعمال کا بدلہ ضرور پورا پورا دیکر رہے گا کیونکہ جیسے جیسے

يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَاۤ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَ

عمل یہ لوگ کر رہے ہیں اس کو سب کی خبر ہے ۔ اے پیغمبر! جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے تم اور جو لوگ کفر و شرک سے توبہ

وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا

کر کے تمہارے ساتھ ہوئے ہیں وہ سب دین اسلام پر قائم رہو اور حد اعتدال سے نہ بڑھو بیشک جو کچھ بھی تم لوگ کرتے ہو

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا

اُن سب کو خدا دیکھ رہا ہے ۔ اور مسلمانوں جن لوگوں نے ہماری نافرمانی کی اُنکی طرف کو نہ جھکنا ورنہ تم کو بھی دوزخ کی آگ لپٹیگی اور اللہ

تُنصَرُونَ ﴿١١٣﴾ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ۚ

کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے تو نافرمانی کی طرف جھکنے کی صورت میں اس کی طرف سے بھی تم کو مدد نہیں ملیگی ۔ اے پیغمبر دن کے

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ ﴿١١٤﴾

دونوں جانب یعنی شام و صبح اور اوائل شب میں نماز پڑھو کیونکہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں ذکر الٰہی

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْلَا كَانَ

کرنے والوں کے لئے یہ یاد دہانی ہے ۔ اے محمد صبر کر کیونکہ نیکی کرنے والوں کا اجر اللہ ضائع نہیں کرتا ۔ تم لوگوں سے پہلے

مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ

زمانہ میں ایسے صاحب عقل کیوں نہ ہوئے جو زمین میں فساد پھیلانے سے لوگوں کو روکتے ایسے لوگ تھے لیکن کم تھے

فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ

اور اُن کو ہم نے عذاب سے بچا لیا ۔ اور جن لوگوں نے نافرمانی کی تھی وہ تو اُنہیں کے پیچھے پڑے رہے جو اُن کو دی گئی

ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ

تھیں اور یہ لوگ بڑے ہی بدکار تھے ۔ اے پیغمبر تیرا رب اِن بستیوں کو جن کے رہنے والے نیک

لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ﴿١١٧﴾ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ

ہوں ناحق تباہ نہیں کرتا ۔ اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک گروہ کر دیتا لیکن

لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ ﴿١١٨﴾

لوگ باہم اختلاف کرتے رہیں گے ۔ مگر جن پر تیرا رب رحم کرے ،

إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ

وہ اس سے محفوظ رہیں گے اور اسی واسطے اللہ نے اُن کو پیدا بھی کیا ہے ۔ تیرے رب کا

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١١٩﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ

قول پورا ہو کر رہے گا وہ کہہ چکا ہے کہ ہم ضرور جہنم کو جنوں اور آدمیوں سے بھر دیں گے

عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي

اے محمد پیغمبروں کے تمام حالات ہم تجھ سے اس لئے بیان کرتے ہیں کہ تیرے دل کو تسلی ہو اور اس طرح حق

هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٢٠﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ

بات تجھ تک پہنچی اور مومنوں کے لئے نصیحت اور یاددہانی ہو - اے نبی! آپ ایمان

لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿١٢١﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ

نہ لانے والوں سے کہہ دیجیے کہ تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ ہم مسلمان اپنی جگہ کام کر رہے ہیں - تم بھی حکم الٰہی کا

اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ

انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں - آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی باتوں کا علم اللہ کے پاس ہے اور اسی طرف

يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ

تمام امور کا مرجع ہے ۔ اے محمدؐ اسی کی بندگی کر اور اسی پر بھروسہ رکھ - تیرا رب ان اعمال سے جو

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾

تم لوگ کرتے ہو غافل نہیں ہے -

ع ١٠

تفسیر

اس رکوع میں بھی حق پر قائم رہنے کی تعلیم ہے - نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں مستقل مزاج رہنے کا حکم ہے نیک لوگ ہلاک نہیں کیے جاتے - قران مجید اور اس کے مضامین کی تعریف ہے اللہ تعالے کے عبد بننے کی تعلیم ہے -

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ

ایک سو گیارہ آیتیں ١١١ — بارہ رکوع ١٢

عَرَبِيًّا	عربی زبان میں	اَحْسَنَ	- بہترین	يٰٓاَبَتِ	اے میرے باپ
رَاَيْتُ	- میں نے دیکھا	اَحَدَ عَشَرَ	- گیارہ	لَا تَقْصُصْ	نہ بیان کر
رُؤْيَا	- خواب	يَجْتَبِيْكَ	وہ تجھے چن لے گا / منتخب کرے گا	تَاْوِيْل	- بیان کرنا، تفسیر کرنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

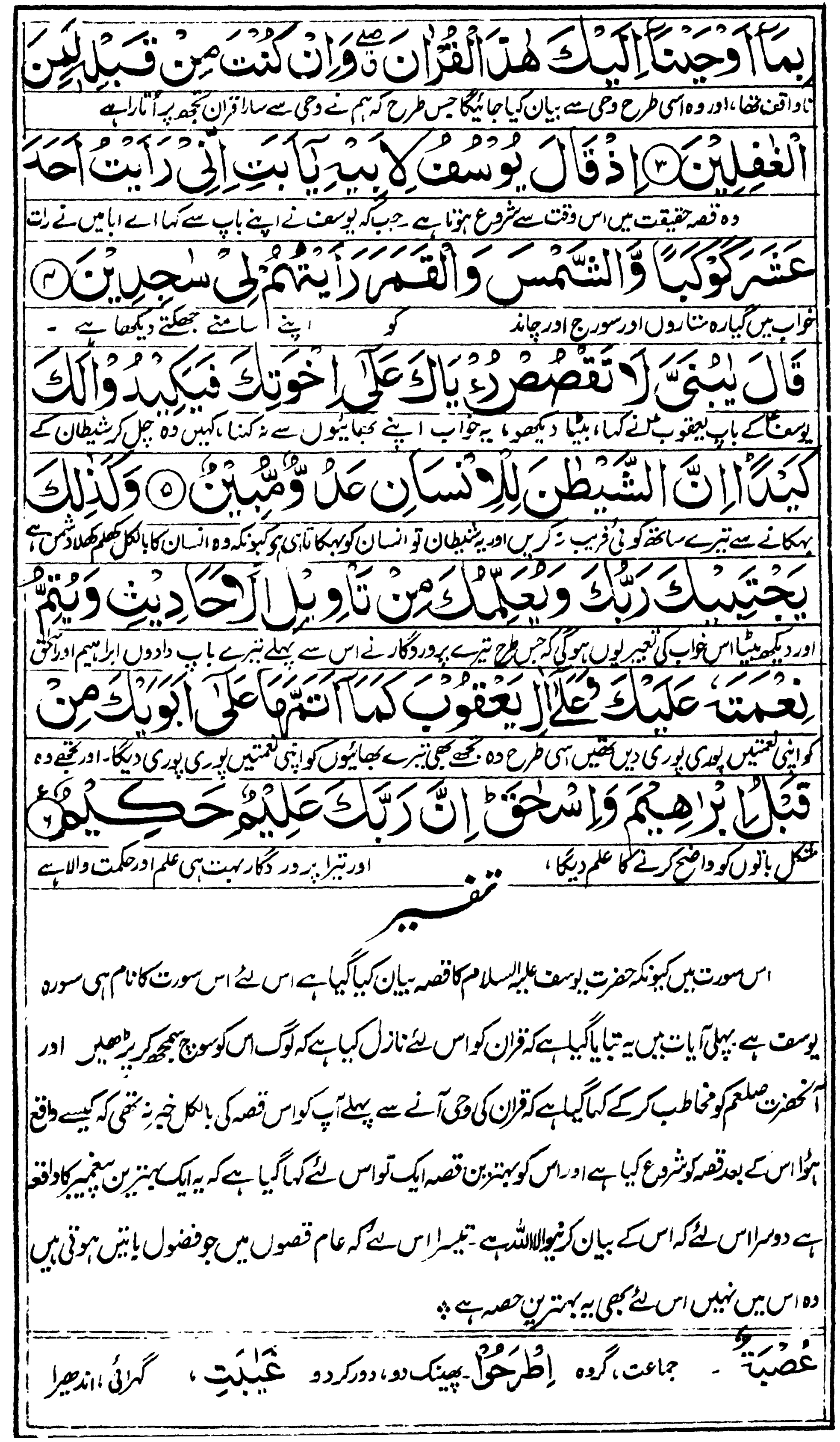
شروع اللہ کے نام سے جو نہایت بخشنے والا مہربان ہے

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿١﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

یہ ایک صاف اور واضح کتاب کی آیتیں ہیں - اور ہم نے اس کتاب کو عربی میں اسی لئے اتارا

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

ہے کہ تم اس کو اچھی طرح سمجھ سکو - اے محمدؐ ہم تیرے سامنے ایک بہترین قصہ بیان کرتے ہیں جس سے پہلے تو بالکل



بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

ناواقف تھا، اور وہ اسی طرح وحی سے بیان کیا جائیگا جس طرح کہ ہم نے وحی سے سارا قرآن تجھ پر اُتارا ہے

الْغٰفِلِيْنَ ۝۳ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ

وہ قصہ حقیقت میں اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب کہ یوسف نے اپنے باپ سے کہا اے ابا میں نے رات

عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝۴

خواب میں گیارہ ستاروں اور سورج اور چاند کو اپنے سامنے جھکتے دیکھا ہے۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ

یوسف کے باپ یعقوب نے کہا، بیٹا دیکھو، یہ خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا، کہیں وہ چل کر شیطان کے

كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۵ وَكَذٰلِكَ

بہکانے سے تیرے ساتھ کوئی فریب نہ کریں اور یہ شیطان تو انسان کو بہکاتا ہی ہو کیونکہ وہ انسان کا بالکل کھلم کھلا دشمن ہے

يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ

اور دیکھ بیٹا اس خواب کی تعبیر یوں ہوگی کہ جس طرح تیرے پروردگار نے اس سے پہلے تیرے باپ دادوں ابراہیم اور اسحٰق

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ

کو اپنی نعمتیں پوری پوری دیں تھیں اسی طرح وہ تجھے بھی تیرے بھائیوں کو اپنی نعمتیں پوری پوری دیگا۔ اور تجھے وہ

قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۶ ع ۱ ۱۱

مشکل باتوں کو واضح کرنے کا علم دیگا، اور تیرا پروردگار بہت ہی علم اور حکمت والا ہے

تفسیر

اس سورت میں کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے اس لئے اس سورت کا نام ہی سورہ یوسف ہے۔ پہلی آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن کو اس لئے نازل کیا ہے کہ لوگ اس کو سوچ سمجھ کر پڑھیں اور آنحضرت صلعم کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ قرآن کی وحی آنے سے پہلے آپ کو اس قصہ کی بالکل خبر نہ تھی کہ کیسے واقع ہوا اس کے بعد قصہ کو شروع کیا ہے اور اس کو بہترین قصہ ایک تو اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ ایک بہترین پیغمبر کا واقعہ ہے دوسرا اس لئے کہ اس کے بیان کرنیوالا اللہ ہے۔ تیسرا اس لئے کہ عام قصوں میں جو فضول باتیں ہوتی ہیں وہ اس میں نہیں اس لئے بھی یہ بہترین حصہ ہے ؞

عُصْبَةٌ - جماعت، گروہ اِطْرَحُوْا - پھینک دو، دور کردو غَيٰبَتِ ، گہرائی، اندھیرا

اَلْجُبِّ کنواں یَلْتَقِطْهُ ۔ نکال لیگا اس کو تَاْمَنَّا ہمیں امین بناتا ہے

یَرْتَعْ اچھلنا کودنا۔ وہ اچھلے کودے وَيَلْعَبْ وہ کھیلے لَيَحْزُنُنِيْ ۔ وہ مجھے غمگین کرتا ہے

ذِئْبُ بھیڑیا لَتُنَبِّئَنَّهُمْ ۔ تو ضرور اُن کو بتائیگا يَبْكُوْنَ ۔ وہ روتے ہوئے روتے تھے

نَسْتَبِقُ ہم دوڑتے تھے سَوَّلَتْ ۔ اچھی کر دکھایا۔ اچھی سجھائی دی جَمِيْلٌ ۔ بہت ہی اچھا

مُسْتَعَانُ ۔ مدد دینے والا اَرْسَلُوْا اُنہوں نے بھیجا وَارِدَ ۔ پہنچنے والا آنے والا یعنی پانی لینے والا

اَدْلٰى ۔ اس نے لٹکایا دَلْوَهٗ اپنا ڈول بِضَاعَةً ۔ پونجی، مالیت، نفع کی چیز

بَخْسٍ ۔ کم قیمت، کھوٹے دَرَاهِمَ ۔ جمع درہم ۔ سکے روپے زَاهِدِيْنَ ۔ بیزار، ہٹنے دینے والے

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝۷ اِذْ

اے محمدؐ! یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصے میں سوال کرنے والوں کے لیئے نشانیاں ہیں ۔ جب اُنہوں

قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ

نے باپ کو یوسف سے محبت کرتے دیکھا، تو اُنہوں نے کہا کہ باپ کو یوسف اور اُس کا چھوٹا بھائی ہم سے زیادہ پیارے ہیں

اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۨ ۝۸ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا

حالانکہ ہم ایک کام کاج کرنے والی جماعت ہیں اور کہا کہیں کہ ہمارا باپ ایک دھوکے میں پڑا ہوا ہے ۔ چند ایک نے کہا اب یہی ہو

يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝۹

سکتا ہے یا تو یوسف کو جان سے ہی مار ڈالا جائے یا اُسے کہیں کسی اور زمین میں نکال دور کریں، ایسا کرنے سے تمہارے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ

باپ کی توجہ بھی بالکل تمہاری طرف ہو جائیگی اس کے بعد تم نیک سمجھے جاؤ گے ۔ اُن میں سے ایک بھائی بولا نہ بھائی یوسف کو

يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝۱۰ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا

جان سے نہ مارو ہاں اگر تمہیں کرنا ہی ہے تو کسی اندھیرے کنوئیں میں اُسے ڈال دو کوئی راہ چلتا مسافر اُسے نکال لے گا ۔

مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝۱۱ اَرْسِلْهُ

اُنہوں نے باپ سے جا کر کہا، کیا ہے تو یوسف کے بارے میں ہم پر بھروسہ نہیں کرتا ہم اُس کے خیر خواہ ہیں ۔ ابا کل اُسے

مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۱۲ قَالَ اِنِّيْ

ہمارے ساتھ بھیج، اور وہ باہر جا کر کچھ کھیلے کودے گا اور ہم اُس کی ہر طرح سے حفاظت کریں گے ۔ باپ نے جواب دیا

لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ

کہ تم اُسے ذرا بھی میری نظروں سے پرے لے جاؤ گے تو مجھے رنج ہوگا، اس کے علاوہ مجھے یہ بھی خطرہ ہے کہ تم بے پروا کر اُس

عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّا

سے غافل ہو جاؤ اور اُسے بھیڑیا پھاڑ کر کھا جائے۔ وہ کہنے لگے یا اگر ہمارے ایک جماعت کے ہوتے ہوئے بھی اُسے بھیڑیا کھا جائے تو پھر

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ

یہ سمجھنا چاہیئے کہ ہم بالکل ہی گئے گذرے ہیں کسی کام کے نہیں۔ پھر جب وہ یوسف کو ساتھ لیکر جنگل کی طرف گئے اور یہ مشورہ کیا کہ اُسے

غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ

کسی اندھیرے کوئیں ہی گرادیں تو ہم نے یوسف کو سمجھا دیا کہ ایک دن ایسا آئے گا کہ تو ان کو ان کے اس کام کا پتہ بتائیگا۔ اور

هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا

یہ تجھے پہچان بھی نہیں سکیں گے۔ بس یوسف کو کنوئیں میں ڈال کر رات کے وقت روتے ہوئے باپ کے پاس آئے۔ اور آکر

يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا

کہنے لگے کہ ابا ہم کھیل ہی دوڑتے ہوئے بہت آگے نکل گئے اور یوسف کو اپنے اسباب پاس چھوڑ گئے ہمارے واپس آنے

فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ

تک اُسے بھیڑیا کھا گیا اور ابا اگرچہ سچ ہی کیوں نہ کہہ رہے ہوں تجھے ہماری بات کا یقین نہیں آئے گا۔ اور اپنے آپ

جَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ

کو سچا ثابت کرنے کے لئے جھوٹ موٹ اس کی قمیص پر لہو بھی لگا لائے باپ نے دیکھتے ہی کہا۔ تمہاری آپس میں ایک

اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ

بنائی ہوئی بات معلوم ہوتی ہے اچھا اب صبر ہی بہتر ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اس کے متعلق یہی کہونگا کہ اللہ اس معاملے میں میرا مددگار

جَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ قَالَ يٰبُشْرٰي

ہو۔ اُدھر دوسری طرف ایک قافلہ وہاں پہ پہنچا تو اُنہوں نے اپنا آدمی کنوئیں کی طرف پانی لینے بھیجا جب اس نے ڈول نیچے

هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ

لٹکایا اور نیچے جھکا تو یوسف کو دیکھ کر بول اُٹھا خوب یہ تو اس میں ایک لڑکا ہے پس اسے نکالا اور اپنا مال سمجھ کر قافلہ والوں سے چھپا رکھا اور اللہ ان کا کام دیکھ

بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾

اُنہوں نے اُس کو چند کم دام کے سکوں پر بیچ دیا اور وہ اُسے سمجھتے تھے کہ اچھے بیچ رہے کہ کہیں کسی نے اُن پر چوری کا دعوےٰ نہیں کر دیا

النصف

ع ۲ ۱۴ ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یوسف کے بھائیوں کا یوسف کو کنوئیں میں ڈالنا بیان کیا گیا ہے اور پھر ان کے باپ کے سامنے جھوٹ بیان کرنا کہ اُسے بھیڑیا کھا گیا ہے بتایا گیا ہے دوسری طرف یہ بتایا گیا کہ کس طرح حضرت

یوسف کو کنوئیں سے نوکروں نے نکالا اور مصر میں لے جا کر بیچ ڈالا۔ نیز اس رکوع میں بھی اشارہ ہے کہ ہر معاملہ میں انسان کو صبر کرنا چاہیئے اور اللہ سے مدد مانگنی چاہیئے ✦

اَکْرِمِیْ ۔ تو تکریم کر، اچھا سلوک کر مَثْوٰىهُ ۔ اس کا رہنا سہنا، اس کا ٹھکانا رَاوَدَتْهُ ۔ اس کو پھسلایا
غَلَّقَتْ ۔ اس نے بند کر دئے اَبْوَابَ ۔ جمع باب دروازے ھَیْتَ ۔ کیوں نہیں تو آتا
ھَمَّتْ ۔ اس عورت نے ارادہ کیا اِسْتَبَقَا ۔ وہ دونوں دوڑے قُدَّتْ ۔ پھٹ گئی
قَمِیْص ۔ کرتا، قمیص اَلْفَیَا ۔ ان دونوں نے پایا سَیِّدَ سردار، مالک، خاوند
یُسْجَنَ ۔ وہ جیل میں ڈالا جائے رَاوَدَتْنِیْ مجھے اس نے بہکایا پھسلایا قُبُل ۔ آگے، سامنے، سینہ
کَیْدَکُنَّ ۔ تمہارے مکر، تمہارے چلتر اِسْتَغْفِرِیْ اے عورت تو معافی مانگ کُنْتِ تو تھی خٰطِئِیْنَ خطاکار، گنہگار

وَقَالَ الَّذِی اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِیْ مَثْوٰىهُ
اور مصر میں جس نے اسے خریدا، اس نے اپنی بیوی سے کہا، دیکھ ذرا اسے اچھی طرح خاطر تواضع سے رکھنا، شاید ہمیں کسی وقت
عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ
کوئی فائدہ پہنچائے اور شاید ہم اس کو اپنا بیٹا ہی بنا لیں، اور دیکھو ہم نے اس طرح یوسف کے زمین میں رہنے کا سامان کر دیا۔
فِی الْاَرْضِ ۫ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ
تاکہ ہم اسے مشکل باتوں کو سمجھنے کی تعلیم دیں، اگرچہ اکثر انسانوں کو اس بات کا پتہ نہیں مگر حقیقت
عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ
میں اللہ اپنے کام کو پورا کرنے پر پوری طرح قادر ہے۔ اور دیکھو جب یوسف جوانی
اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَ
کو پہنچا تو ہم نے اسے حکم اور علم عطا کیا اور ہم نیک آدمیوں کو اسی طرح ان کی نیکیوں کا بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اور یوسف
رَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ
جس کے گھر میں تھا اس نے اسے پھسلانا شروع کیا اور اندر سے جا کر دروازے بند کر کے کہنے لگی، کہ آ میں تیرے لئے ہوں
قَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ
یوسف نے کہا، اس کام سے اللہ کی پناہ، میرے مالک نے مجھے پالا ہے اور میری ہر طرح تواضع کی ہے اب میں یہ ظلم کروں، وہ مجھے
اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ
یہ معلوم ہے کہ کبھی ظالم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس عورت نے برا ارادہ تو کیا ہی تھا اگر یوسف نے اپنے رب کی قدرت

أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ ۚ إِنَّهُ

کی نشانیاں نہ دیکھی ہوتیں تو وہ بھی ضرور اُس کی طرف مائل ہو جاتا ہم نے اس طرح اُس سے فحش کام کو اور اُس بُرائی کو پرے

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ

رکھا کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔ بس وہ دونوں وہاں سے ایک دوسرے کے پیچھے دوڑے تو یوسف کی

مِن دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ۚ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ

قمیص پیچھے سے پھٹ گئی اور جب دروازے کے پاس پہنچے تو اُس عورت کا شوہر وہاں اُن کو ملا اور وہ عورت فوراً بول اُٹھی کہ جو تیری

بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِيَ

بیوی کے ساتھ بُرے کام کا ارادہ کرے اُس کی سزا اس کے سوا اور کیا ہونی چاہیئے کہ اس کو جیل میں ڈالا جائے یا اُسے کوئی اور دردناک عذاب دیا

رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي ۚ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا ۚ إِن كَانَ قَمِيصُهُ

جائے۔ یوسف نے کہا اسی نے تو مجھے پھسلانا چاہا تھا پھر اُس عورت کے رشتہ داروں میں سے ہی ایک گواہ نے گواہی دی کہ دیکھو

قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿۲۶﴾ وَإِن كَانَ

اگر یوسف کی قمیص سامنے سینہ سے پھٹی ہوئی ہے، تو یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اگر اس کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی ہے

قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَأَىٰ

تو وہ عورت جھوٹی ہے۔ اور یہ سچا ہے۔ جب اُس عورت کے

قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ ۖ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿۲۸﴾

مالک نے یوسف کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی دیکھی تو عورت سے کہنے لگا یہ سب تم عورتوں کا مکر ہے اور تم بہت بڑی مکار

يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۚ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ ﴿۲۹﴾

ہوتی ہو پھر دیا یوسف سے بولا دیکھو اس بات کا خیال نہ کرنا اور عورت سے کہنے لگا تجھے چاہیے کہ خود معافی مانگے کیونکہ قصور وار تو تو ہی ہے۔

ع ۳ / ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یوسف کا مصر میں جا کر بکنا اور خرید نے والے کا اُن پر مہربان ہونا بیان کیا گیا ہے پھر اس کی عورت کا اُن کو بدکاری کے لئے بہکانا بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح خدا کے بندے ایسے نازک موقعوں پر خدا کی قدرت وطاقت کا اور عذاب وغیرہ کا خیال کر کے بچ جاتے ہیں، ہمیں بھی حضرت یوسف کی طرح اپنے مالک کا نمک حلال خادم بننا چاہیئے اس کے بعد اس عورت کا یوسف پر جھوٹ الزام لگانا اور حضرت یوسف کی براءت کا بیان ہے۔

تُرَاوِدُ ۔ بہکاتی ہے پھسلاتی ہے فَتٰهَا ، اپنا غلام اپنا اُس کا نوکر شَغَفَهَا ، اُس کو مبتلا کر دیا

سَمِعَتْ ۔ اُس نے سنا اَعْتَدَتْ ۔ اُس نے تیار کی مُتَّكَاً ۔ محفل مجلس

سِكِّيْنًا ۔ چھری اَكْبَرْنَهٗ ۔ اُنھوں نے اُس کو بڑا سمجھا قَطَّعْنَ ۔ اُنھوں نے کاٹ ڈالے

قُلْنَ ۔ اُنھوں نے کہا حَاشَ ۔ نہیں ہے ، ہرگز نہیں لُمْتُنَّنِيْ ۔ مجھے ملامت کرتی ہو

رَاوَدْتُّ ۔ میں نے اُسے پھسلایا اِسْتَعْصَمَ ۔ وہ محفوظ رہا اَصْبُ ۔ میں جھک جاؤں گا ۔ مائل ہو جاؤں گا

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ

جب شہر کی عورتوں میں اس بات کا چرچا ہوا تو اُنھوں نے کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو سنتی ہو عزیز کی عورت اپنے غلام کو پھسلا رہی

نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا

ہے اور اُس کی محبت نے اُسے دیوانہ کر رکھا ہے ۔ ہمارے خیال میں تو بڑی بھاری غلطی کر رہی ہے

سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ

عزیز کی عورت نے اُن باتیں بنانے والی عورتوں کے مکر و فریب کی شہرت سنی تو ایک مجلس آراستہ کی اور اُنھیں بلا بھیجا اور ہر ایک کو

كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ

ایک ایک چھری دیدی اور اُنھیں کہا کہ اب مکر کر کے دکھاؤ ، اُدھر یوسف سے جا کے کہا کہ ان کے سامنے جا ، جب اُن عورتوں

اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ

نے اُسے دیکھا تو لگیں اُس کی لمبی چوڑی تعریفیں کرنے اور یوسف پر اپنی فریفتگی جتانے کے لیے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے مگر یوسف کی

هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ

پاکدامنی دیکھ کر خود ہی پکار اٹھیں یہ تو آدمی نہیں کوئی بڑا اعلیٰ مرتبہ والا فرشتہ ہے ۔ عزیز کی عورت نے اُن سے کہا کہ دیکھو یہی وہ تو

وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ

ہے جس کے متعلق تم مجھے ملامت کر رہی تھیں ، یقیناً میں نے اُسے پھسلایا تھا مگر یہ بچا رہا اگر اب بھی یہ میرا کہا نہ مانے گا

اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ

تو اُسے جیل میں ڈالا جائے گا ، اور ذلیل کیا جائے گا ۔ یوسف نے جب یہ سنا تو اللہ سے

اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ

دعا کی اے میرے پروردگار یہ عورتیں جس طرف مجھے بلا رہی ہیں اُس سے تو جیل ہی مجھے زیادہ پسند ہے اے اللہ اگر تو ان

اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ

کے مکروں کو مجھ سے پرے نہ رکھیگا تو ہو سکتا ہے کہ میں نادانی سے اُن کے کہنے میں آ کر انکی طرف مائل ہو جاؤں ۔ یوسف کے پروردگار

فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا

نے اُس کی دعا منظور کر لی اور اُن کے مکر و فریب سے دور کر دیا کیونکہ اللہ تو سننے والا اور ہر بات کا جاننے والا ہے۔ پھر اُن لوگوں کو

لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۳۵﴾

بھی بہت سی نشانیاں دیکھنے کے بعد یہی مناسب معلوم ہوا۔ کہ اُسے کچھ عرصہ کے لئے جیل بھیج دیں۔

ع ۱۴

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یوسف کی دوبارہ آزمائش کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح وہ اس میں کامیاب ہوئے اور نیز یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہر ایک مصیبت یا مشکل کے وقت اللہ کو مدد کیلئے پکارنا چاہئے کیونکہ وہ سننے والا اور انسان کی ہر حالت کو جاننے والا ہے ضرور انسان کی مدد کرتا ہے۔ آخری آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب عزیز اور اُس کے گھر والوں نے دیکھا کہ عزیز کی بیوی دن بدن یوسف کے پیچھے زیادہ پڑ رہی ہے، تو اُنہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ یوسف کو ہی اس کی آنکھوں سے دور رکھیں تاکہ اُس کا جنون کم ہو جائے اور اسی لئے اُنہوں نے یوسف کو جیل میں بھیج دیا۔

فَتَيَانِ	دو جوان، دو غلام	أَعْصِرُ	میں نچوڑتا ہوں	رَأْسِي	میرا سر
خُبْزًا	روٹی، روٹیاں	تُرْزَقَانِهِ	تم کھانے کو دئے جاتے ہو	نَبَّأْتُ	میں بتاؤں گا
تَرَكْتُ	میں نے چھوڑ دیا	اتَّبَعْتُ	میں نے پیروی کی، میں پیروی کرتا ہوں	أَحَدُكُمَا	تم میں سے ایک
يَسْقِي	پلائے گا	تَسْتَفْتِيَانِ	تم دونو مجھ سے پوچھتے ہو		
نَاجٍ	نجات پانے والا، رہائی پانیوالی	اذْكُرْنِي	میرا ذکر کرنا	بِضْعَ	چند برس، ایک سے ۹ تک کو بضع کہتے ہیں

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ؕ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي

اور یوسف کے ساتھ ہی دو غلام بھی جیل میں داخل ہوئے۔ اُن میں سے ایک کہنے لگا، بھائی میں نے خواب میں دیکھا

أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ

ہے کہ جیسے میں شراب نچوڑ رہا ہوں دوسرے نے کہا میں نے دیکھا ہے، جیسے میں روٹیاں سر پر اُٹھائے ہوئے ہوں اور اُس میں

رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا

سے پرندے کھا رہے ہیں، یوسف ہم تجھے بڑا ہی نیک آدمی دیکھ رہے ہیں ہمیں ان

نُزُلِكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۞ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ

خوابوں کا مطلب بتا — یوسف نے کہا، دیکھو تم تک وہ کھانا بھی نہیں پہنچنے کا جو تم کو کھانے کے لئے

اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا

دیا جاتا ہے کہ میں تمہیں اس کا مطلب بتاؤں گا اور یہ سب میرے پروردگار نے مجھے سکھایا ہے اور میں نے اسی لئے اُن

عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ

لوگوں کا طریق زندگی بالکل چھوڑ دیا ہے جو کہ اللہ پر ایمان نہیں لائے اور آخرت کی زندگی سے منکر

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۞ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ

ہوتے ہیں — میں تو اپنے باپ دادوں حضرت ابراہیم اسحٰق اور یعقوب کے طریقہ کی پیروی کرتا ہوں اور ہمارے

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ

لئے یہ مناسب بھی نہیں کہ ہم کسی کو اللہ کا شریک بنائیں، یہ ایمان لانا تو ہم پر اور دوسرے لوگوں پر اللہ کا فضل ہے

شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ

بلکہ اکثر لوگ اللہ کا شکر نہیں کرتے

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۞ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ

اچھا اے میرے جیل کے ساتھیو یہ تو بتاؤ کہ بہت سے رب اچھے ہیں

مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ ۞ مَا تَعْبُدُوْنَ

یا تنہا ایک زبردست اللہ — اور تم اللہ کو چھوڑ کر جن کی پرستش

مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ

کرتے ہو وہ بھی نام ہی ہیں جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے مقرر کر لیا ہے، اللہ تعالےٰ نے اسکی ٹھیک ہونیکی

اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا

کوئی دلیل تمہیں نہیں دی، اور یاد رکھو سب کا حکم اُس اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اُسی نے یہ حکم دیا ہے کہ صرف اُسی کی

تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

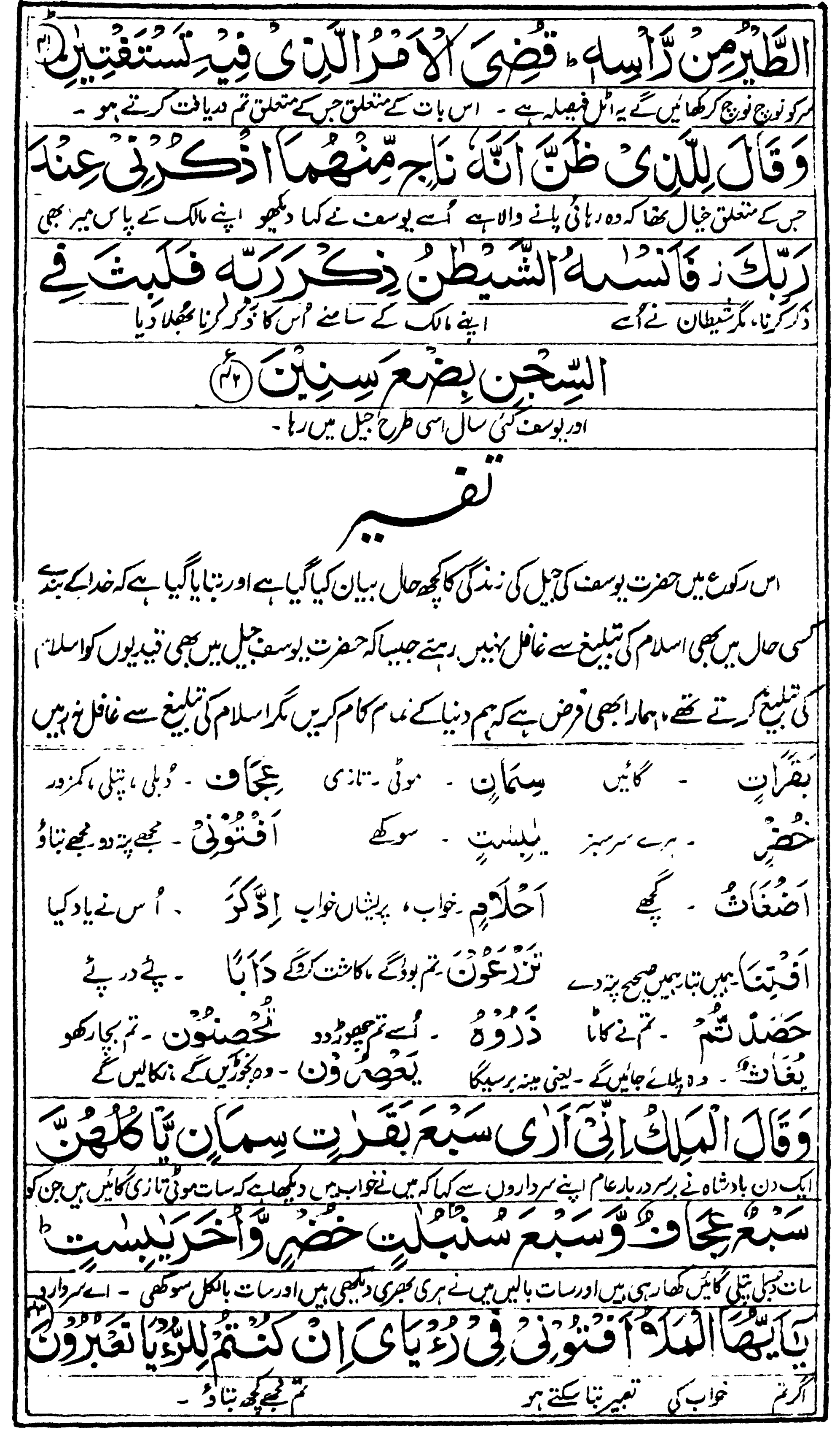
عبادت کرو اور یہی حقیقت میں ٹھیک مذہب ہے مگر اکثر لوگوں کو اس کا

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا

بھی پتہ نہیں — اے میرے قیدی بھائیو تمہارے خوابوں کی تعبیر یہ ہے کہ تم میں سے ایک اپنے

فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ

مالک کو شراب پلائیگا مگر دوسرا پھانسی دیا جائیگا اور پرندے اُس کے



الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؕ (۴۱)

سر کو نوچ نوچ کر کھائیں گے یہ اٹل فیصلہ ہے۔ اس بات سے متعلق جس کے متعلق تم دریافت کرتے ہو۔

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ

جس کے متعلق خیال تھا کہ وہ رہائی پانے والا ہے اُسے یوسف نے کہا دیکھو اپنے مالک کے پاس میرا بھی

رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي

ذکر کرنا، مگر شیطان نے اُسے اپنے مالک کے سامنے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا

السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ (۴۲)

اور یوسف کئی سال اسی طرح جیل میں رہا۔

ع ۵ / ۱۵

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یوسف کی جیل کی زندگی کا کچھ حال بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ خدا کے بندے کسی حال میں بھی اسلام کی تبلیغ سے غافل نہیں رہتے جیسا کہ حضرت یوسف جیل میں بھی قیدیوں کو اسلام کی تبلیغ کرتے تھے، ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم دنیا کے تمام کام کریں مگر اسلام کی تبلیغ سے غافل نہ رہیں

بَقَرٰتٍ - گائیں۔ سِمَانٍ - موٹی تازی۔ عِجَافٌ - دُبلی، پتلی، کمزور

خُضْرٍ - ہرے سرسبز۔ يٰبِسٰتٍ - سوکھے۔ اَفْتُوْنِيْ - مجھے پتہ دو مجھے بتاؤ

اَضْغَاثُ - گچھے۔ اَحْلَامٍ - خواب، پریشان خواب۔ اِدَّكَرَ - اُس نے یاد کیا

اَفْتِنَا - ہمیں بتا ہمیں صحیح پتہ دے۔ تَزْرَعُوْنَ - تم بوؤ گے کاشت کرو گے۔ دَاَبًا - پے در پے

حَصَدْتُّمْ - تم نے کاٹا۔ ذَرُوْهُ - اُسے تم چھوڑ دو۔ تُحْصِنُوْنَ - تم بچا رکھو

يُغَاثُ - وہ بلائے جائیں گے - یعنی مینہ برسیگا۔ يَعْصِرُوْنَ - وہ نچوڑیں گے، نکالیں گے

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ

ایک دن بادشاہ نے برسر دربار عام اپنے سرداروں سے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جن کو

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ

سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات بالیں میں نے ہری بھری دیکھی ہیں اور سات بالکل سوکھی - اے سردارو

يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ (۴۳)

اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو تم مجھے کچھ بتاؤ۔

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ

سرداروں نے جواب دیا بادشاہ یہ تو کوئی ایک پریشان خواب معلوم ہوتے ہیں اور ہم پریشان خوابوں کا مطلب نہیں

بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ

جانتے ۔ جس نوکر کو جیل سے رہائی ملی اور بہت عرصہ کے بعد اسے یوسف یاد آیا تو اُس نے کہا مجھے یوسف کے

اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ

پاس جانے دو میں تمہیں ان خوابوں کا مطلب بتاؤں گا ۔ جب یوسف کے پاس پہنچا

اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ

تو کہنے لگا، اے سچے یوسف ذرا ہمیں اس خواب کے متعلق کچھ بتاؤ کہ سات موٹی تازی گائیوں کو سات دبلی پتلی

يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

کھا رہی ہیں اور پھر سات بالیں ہری بھری ہیں اور سات بالکل سوکھی ہوئی

وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

اور دیکھو ذرا جلدی بتانا تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں اور انہیں معلوم

يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا

ہو ۔ یوسف نے کہا سات سال تو تم لگاتار خوب کھیتی باڑی کرو گے اناج تمہیں چاہیے

حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا

کہ اس میں تھوڑا بہت کم جو تم کھا سکو اُسے کھالو باقی کو اسی طرح بالوں میں رہنے دو

تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ

کیونکہ پھر اُس کے بعد سات سال بہت سخت آئیں گے جن میں تم نے جو ان سالوں کے لیے بچایا

يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾

ہوگا سوائے تھوڑے کے سب تم سب کھا جاؤ گے

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ

پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو مینہ سے خوب سیر کیا جائے گا اور اس

وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

سال وہ پھر پھلوں کا رس نچوڑیں گے

ع ۶ ۷ ۱۶

تفسیر

اس رکوع میں بادشاہ مصر کے خواب دیکھنے اور حضرت یوسف کا اُس کی تعبیر بتانے کا حال درج

ہے اور اسی سلسلے میں دوسری اور باتیں بھی ہیں۔ خصوصاً خواب اور تعبیر خواب سے متعلق معلومات ہیں جو بجائے خود ایک حسن ہیں۔ لیکن اصل مطلب تو وہی ہے جو پورے قرآن مجید کے نازل ہونے کا ہے۔ اس لئے جو بھی واقعات یا قصے ہیں اُن کو ایسی نگاہ سے پڑھنا چاہئے اور اُسی فائدہ کا طالب ہونا چاہئے جو نزولِ قرآن کی غرض ہے۔

بَالَ ۔ حال ۔ حالت قَطَّعْنَ ۔ اُنھوں نے کاٹے خَطْبُكُنَّ ۔ تمہارا مال ۔ تمہاری ملکیت
رَاوَدْتُّنَّ ۔ تم نے پھسلایا (مؤنث) حَصْحَصَ ۔ کھل گیا ، ظاہر ہو گیا اَخُنْهُ ۔ میں نے اُس کی خیانت کی
بِالْغَيْبِ ۔ پیٹھ پیچھے ۔ پس پُشت ، غیر موجودگی میں

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُولُ قَالَ
بادشاہ نے تعبیر سن کر کہا یوسف کو میرے پاس لاؤ تو جب حضرت یوسف کے پاس قاصد پہنچا ، تو اُنھوں نے کہا ۔ واپس
ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ
جا اور اپنے آقا سے پوچھ کہ اُن عورتوں کا میرے بارے میں کیا خیال ہے جنھوں نے اپنے
اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا
ہاتھ کاٹ لئے تھے یقیناً میرا پروردگار اُن کے چلتر سے خوب آگاہ ہے ۔ چنانچہ بادشاہ نے بلا کر عورتوں
خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ
کو پوچھا تمہارا کیا حال تھا کہ جب تم نے یوسف کو اپنی خواہشات کے لئے پھسلانا چاہا تھا ۔ تو وہ بولیں حاش للہ
حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ
ہم نے تو اس میں کوئی برائی پائی ہی نہیں ! اس پر عزیز مصر کی عورت بولی کہ اب تو حق بات
امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ
ظاہر ہی ہو گئی میں نے ہی یوسف کو پھسلانا چاہا تھا
عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ
اور وہ یقیناً سچا ہے ۔ یہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ جب یوسف
اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾
آئے تو جان لے کہ میں نے پس پشت اُس کے حق میں کوئی خیانت نہیں کی اور اللہ خیانت کرنے والوں کو ہدایت نہیں کرتا



لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
اُبَرِّئُ	بری کرتا ہوں یا کرتی ہوں	اَمَّارَةٌ	بہت حکم کرنے والا، مائل ہونے والا	اَسْتَخْلِصْهُ	میں اسے خاص کر لوں گا
مَكِيْنٌ	صاحبِ منزلت، معزز، عزت والا	اَمِيْنٌ	معتبر، معتمد	خَزَآئِنُ	جمع خزینہ، خزانے
يَتَبَوَّاُ	رہتا ہے، بستا ہے۔				

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ

اور میں اپنے نفس کو بری نہیں کرتا ہوں یقیناً نفس بدی کی طرف مائل کرتی

بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵۳

جاتا ہے سوا اس کے جس پر میرے پروردگار کا رحم ہو اور میرا رب بہت غفور رحیم ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ

جب عزیز مصر نے یہ بات سنی تو کہا یوسف کو میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا خاص مشیر بنا لوں گا۔

فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ

چنانچہ جب یوسف سے اس نے بات چیت کی تو کہا آج کے دن سے آپ ہمارے ہاں معزز و معتبر

اَمِيْنٌ ۝۵۴ قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰي خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ

قرار دیے گئے ہو۔ یوسف نے کہا اچھا تو مجھے ملک بھر کے خزانوں پر اختیار دے دو۔

اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝۵۵ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ

در حقیقت میں ان کی حفاظت کرنے والا اور ان کے صرف کرنے کا علم جاننے والا ہوں اور ہم نے اس طرح

فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاۗءُ ۭ نُصِيْبُ

یوسف کو ملک مصر پر قابو دے دیا کہ اس میں جہاں چاہے رہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں اپنی

بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَاۗءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶

رحمت عطا کر دیتے ہیں اور نیک بندوں کا اجر ضائع نہیں ہونے دیتے۔

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

یہ تو دنیا کا اجر ہے اور آخرت کا اجر ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائیں اور گناہوں سے بچیں

يَتَّقُوْنَ ۝۵۷

اس سے بھی اچھا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یوسف علیہ السلام کی بریت کا اظہار دوسری عورتوں اور خود عزیز مصر کی عورت کے ذریعہ ہونے کا بیان ہے۔

اس کے بعد نفس امارہ کا بیان ہے۔ یعنی جو بدی کی طرف انسان کو راغب کرتا رہتا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس سے بچنا چاہیئے۔

پھر یوسف علیہ السلام کا مصر کے ملک کے خزانوں پر تسلط ہو جانے کا بیان ہے۔

اخیر میں بتایا گیا ہے۔ کہ نیکو کاروں کا اجر اللہ ضائع نہیں کرتا۔ انہیں دنیا میں بھی بدلہ ملتا ہے۔ دار آخرت میں اس سے بھی بہتر اجر ان کے لیئے تیار ہے ۔

جَهَّزَهُم۔ سامان ٹھیک کر دیا۔ جَهَاز۔ سامان (جہیز)۔ مُنْزِلِيْنَ۔ مہمان نواز (جمع)

لَا تَقْرَبُوْنِ (میرے پاس نہ آنا / لا تقربونی تھا)۔ سَنُرَاوِدُ۔ ہم پھسلائیں گے عنقریب۔ فِتْيَانِهٖ۔ اس کے ملازم۔ غلام۔

رِحَالِهِمْ۔ ان کے اسباب۔ بِضَاعَةَ۔ سرمایہ۔ پونجی۔ كَيْل۔ ناپ۔ پیمانہ۔ مراد اناج وغیرہ۔

نَكْتَلْ (ناپ لائیں۔ پیمانہ لائیں۔ یعنی اناج وغیرہ کا)۔ رُدَّتْ۔ لوٹا دی گئی۔ مَا نَبْغِيْ۔ ہم کو اور کیا چاہیئے۔

نَمِيْرُ۔ ہم رسد لائیں۔ بَعِيْرُ۔ اونٹ۔ يَسِيْرٌ۔ تھوڑی۔

مَوْثِقًا۔ ضمانت۔ وثیقہ۔ عہد۔ لَتَأْتُنَّنِيْ۔ تم ضرور اسے لاؤ گے میرے پاس۔ يُحَاطَ۔ احاطہ کیا جائے۔

مُتَفَرِّقَةٍ۔ متفرق۔ علیحدہ علیحدہ۔ ذُوْ عِلْمٍ۔ علم والا۔ صاحب علم۔

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ

پھر قحط سالی کے زمانے میں یوسف کے بھائی اس کے پاس آئے تو یوسف نے انہیں پہچان لیا مگر وہ

مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ

نہ پہچان سکے۔ پھر جب یوسف نے ان کا سامان ٹھیک کرا دیا تو انہیں کہا اپنے سوتیلے بھائی کو بھی آئندہ

لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ

میرے پاس لانا۔ کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ میں کیسا پورا پورا پیمانہ دیتا ہوں اور کیسا اچھا

الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ

مہمان نواز ہوں۔ تو اس پر بھی اگر تم اسے میرے پاس نہ لائے تو نہ میرے پاس تمہارے لئے کوئی اجناس ہوگی

وَلَا تَقْرَبُونِ ﴿٦٠﴾ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ﴿٦١﴾

اور نہ تم میرے پاس آکر پھٹکنا۔ وہ بولے ہم ابھی جاکر اس کے باپ کو اس بارے میں پھسلائیں گے وہ اسے ہمارے ساتھ بھیج دے

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ

اور ایسا ضرور کریں گے۔ پھر یوسف نے ملازموں سے کہا چپکے سے ان کے اسباب میں ان کا اصل سرمایہ بھی رکھ دو تاکہ جب وہ

يَعْرِفُونَهَا إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٦٢﴾

اہل وعیال میں پلٹ کر جائیں تو اس احسان کو بھی پہچانیں اور اس طرح پھر دوبارہ بھائی کو لے کر آئیں۔

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ

توجب وہ اپنے باپ کے پاس پلٹ کر آئے تو لگے کہنے اے اباجان! جب تک کہ ہم اپنے بھائی کو نہ لے جائیں ہمیں تو اناج

فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ

دینا بند کردیا گیا پس ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیجئے تاکہ ہم اناج ناپ لائیں اور ہم اس کی ضرور خوب حفاظت کریں گے۔ تو

هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ

یعقوبؑ نے کہا کیا میں ویسے ہی اس کی نسبت بھی تم پر اعتبار کرلوں جیسا کہ اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا،

فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾ وَلَمَّا

سب سے اچھا حفاظت کرنے والا تو اللہ ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اتنے میں جب انہوں نے

فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ

اپنے سامان کھولے تو دیکھا کہ ان کی پونجیاں بھی انہیں لوٹا دی گئی ہیں

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ

لگے کہنے اباجان! اب اور کیا چاہیئے یہ ہمارا سرمایہ بھی ہمیں لوٹا دیا گیا ہے۔

وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ

ہمارے بھائی کو ساتھ کردیجئے تو ہم اور رسد لائیں کنبہ کے لئے اور ہم اس کی حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ بھر غلہ اور سے آئینگے

كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا

اور یہ رسد تو ہے بھی تھوڑی۔ یعقوبؑ نے کہا میں اسے تمہارے ساتھ ہرگز اس وقت تک نہیں بھیج سکتا کہ جب تک تم خدا کی

مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ

ضمانت نہ دو کہ تم اسے سوائے اس حالت کے کہ گھر ہی جاؤ ضرور میرے پاس لے آؤ گے۔ چنانچہ جب انہوں نے وعدہ

مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾ وَقَالَ يَا بَنِيَّ

کرلیا تو یعقوب علیہ السلام نے کہا اچھا جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اللہ اس پر شاہد ہے۔ پھر وہ بولے۔ اے بیٹو!

لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ

شہر میں پہنچنا تو ایک ہی کی بجائے مختلف دروازوں سے اندر

مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ اِنِ

داخل ہونا۔ اور میں تم کو خدا کے ارادہ سے تو بچا نہیں سکتا۔ کیونکہ ہر طرح کا

الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾

حکم اسی کا ہے وہ جو چاہے کرے میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور سب بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَیْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ یُغْنِیْ

تو پھر جب وہ شہر میں اس طرح داخل ہوئے جس طریقہ سے اُن کے والد نے انہیں حکم دیا تھا۔ تو پھر بھی انہیں کوئی چیز

عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ

خدا کے ارادہ سے بچانے والی نہ تھی ہاں البتہ یہ ایک یعقوب کی دلی خواہش تھی جسے انہوں نے

قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

پورا کیا اور یعقوب علیہ السلام کو جو کچھ ہم نے سکھایا تھا اس کا علم رکھتے تھے لیکن بہت سے لوگ

لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

نہیں جانتے۔

ع ۸ / ۱۱ / ۲

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قحط سالی کے زمانے میں یوسف علیہ السلام کے بھائی مصر میں آئے تاکہ غلہ خرید کر لے جائیں یوسف نے تو انہیں پہچان لیا مگر وہ نہ پہچان سکے کہ یہ ہمارا بھائی یوسف ہے۔ چنانچہ باتوں باتوں میں اُنہوں نے بن یامین کا ذکر کر دیا۔ تو یوسف علیہ السلام نے کہا۔ آئندہ آؤ تو اسے بھی ساتھ لاؤ ورنہ یہاں نہ آنا تمہیں آئندہ اسی صورت میں رسد وغیرہ ملے گا کہ وہ تمہارے ساتھ ہو۔ چنانچہ انہوں نے آکر اپنے والد صاحب سے ذکر کیا۔ تو اوّل تو یعقوب علیہ السلام نے انکار کیا۔ پھر کہا اچھا خدا کو گواہ بنا کر کہو کہ تم اسے ضرور واپس لاؤ گے؛ چنانچہ انہوں نے اقرار کیا۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ علیحدہ علیحدہ دروازے سے شہر میں داخل ہونا۔ یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر کام خدا کے اختیار میں ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا۔ مومن کا فرض ہے کہ وہ جو کام کرے اسی پر توکل کر کے شروع کرے ✦

لَا تَبْتَئِسْ غمگین نہ ہو۔ ناامید ہو سِقَايَةَ۔ جام پینے کا پیالہ۔ مُؤَذِّنٌ۔ منادی۔ اذان دینے والا۔
سَارِقُوْنَ۔ سارق کی جمع۔ چور۔ تَفْقِدُوْنَ۔ گم کر دیا تم نے۔ نَفْقِدُ۔ ہم گم پاتے ہیں۔
صُوَاعَ۔ پیمانہ۔ ناپنے کا پیالہ۔ زَعِيْمٌ۔ ضامن۔ ذمہ دار۔ اَوْعِيَتِهِمْ ان کی بوریاں۔ ان کے اسباب خورجیں۔
وِعَاءِ بوری، خورجی۔ اسباب گٹھڑی۔ تھیلا۔ اِنْ يَّسْرِقْ۔ اگر اس نے چوری کی۔ شَيْخًا۔ بوڑھا۔
مَكَانَهٗ۔ اس کی بجائے۔ نَرٰكَ۔ ہم تجھے پاتے ہیں۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا

اور جب یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کے پاس آئے تو انہوں نے اپنے حقیقی بھائی کو پاس بلا کر بٹھایا اور چپکے سے کہہ دیا

اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ

میں تمہارا سگا بھائی (یوسف) ہوں۔ تو جو کچھ یہ کرتے رہے ہیں اس پر افسوس نہ کر۔ پھر جب یوسف نے ان کا سامان درست

بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ

کر دیا تو پینے کا برتن اپنے بھائی کے اسباب میں رکھوا دیا۔ پھر جب وہ چل پڑے تو پیچھے سے ایک

مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا

پکارنے والے نے آواز دی! "اے قافلے والو! تم چور ہو۔ وہ ان کی طرف بڑھے اور بولے

عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

تمہارا کیا کھو گیا؟ انہوں نے کہا ہمیں بادشاہ کا ناپنے کا پیمانہ نہیں ملتا۔

وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ

اور اعلان یہ ہے کہ جو اس کو ڈھونڈ لائے گا اسے ایک اونٹ کا بوجھ غلہ ملے گا اور میں اس کا ضامن ہوں۔ تو

لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

وہ بولے۔ خدا کی قسم! یقیناً تم جانتے ہو کہ ہم اس لئے نہیں آئے کہ ملک میں کوئی خرابی پھیلائیں اور نہ ہم چور ہیں۔

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ

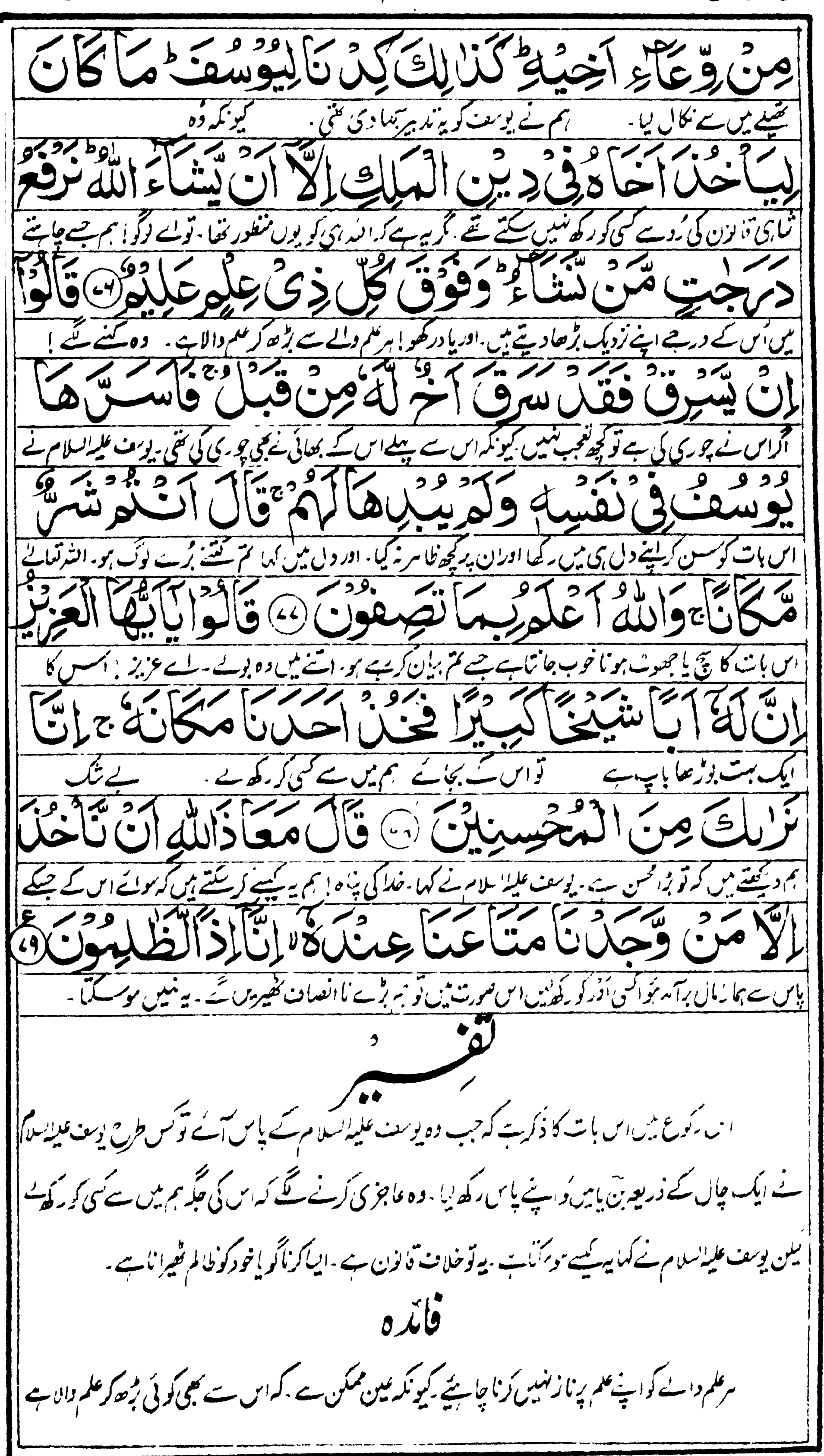
انہوں نے کہا۔ اچھا! اگر تم جھوٹے نکلے تو اس کی سزا کیا ہے؟ وہ بولے! اس کی سزا

مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

جس کے اسباب میں سے پیالہ نکلے وہ خود ہی اس کے عوض ہیں ہے۔ ہم تو ایسے گناہ کرنے والوں کو یہی سزا دیا کرتے ہیں

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا

پھر یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی کے تھیلے سے پہلے دوسرے بھائیوں کے تھیلوں کی تلاشی لی۔ پھر اسے اپنے بھائی کے



مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ

تھیلے میں سے نکال لیا۔ ہم نے یوسف کو یہ تدبیر بتادی تھی۔ کیونکہ وہ

لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ

شاہی قانون کی رُو سے کسی کو رکھ نہیں سکتے تھے۔ مگر یہ ہے کہ اللہ ہی کو یوں منظور تھا۔ تو اے لوگو! ہم جسے چاہتے

دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْٓا

ہیں اس کے درجے اپنے نزدیک بڑھا دیتے ہیں۔ اور یاد رکھو! ہر علم والے سے بڑھ کر علم والا ہے۔ وہ کہنے لگے!

اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا

اگر اس نے چوری کی ہے تو کچھ تعجب نہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔ یوسف علیہ السلام نے

يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ

اس بات کو سن کر اپنے دل ہی میں رکھا اور ان پر کچھ ظاہر نہ کیا۔ اور دل میں کہا تم کتنے بُرے لوگ ہو۔ اللہ تعالےٰ

مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ

اس بات کا سچ یا جھوٹ ہونا خوب جانتا ہے جسے تم بیان کر رہے ہو۔ اتنے میں وہ بولے۔ اے عزیز! اس کا

اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا

ایک بہت بوڑھا باپ ہے تو اس کے بجائے ہم میں سے کسی کو رکھ لے۔ بے شک

نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ

ہم دیکھتے ہیں کہ تو بڑا محسن ہے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا۔ خدا کی پناہ! ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں کہ سوائے اس کے جسکے

اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع

پاس سے ہمارا مال برآمد ہوا کسی اور کو رکھ لیں اس صورت میں تو ہم بڑے نا انصاف ٹھیریں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔

ع ۹ / ۱۱ / ۳

تفسیر

اس رکوع میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب وہ یوسف علیہ السلام کے پاس آئے تو کس طرح یوسف علیہ السلام نے ایک چال کے ذریعہ بن یامین کو اپنے پاس رکھ لیا۔ وہ عاجزی کرنے لگے کہ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو رکھ لے لیکن یوسف علیہ السلام نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تو خلاف قانون ہے۔ ایسا کرنا گویا خود کو ظالم ٹھیرانا ہے۔

فائدہ

ہر علم والے کو اپنے علم پر ناز نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ عین ممکن ہے۔ کہ اس سے بھی کوئی بڑھ کر علم والا ہے

فائدہ

ہر بات مناسب موقعہ اور وقت پر کرنی چاہیئے +

اِسْتَايْـَٔسُوْا - وہ نا امید ہوگئے۔ خَلَصُوْا - الگ ہوگئے۔ نَجِيًّا - مشورہ کرنے والے۔

فَرَّطْتُمْ - تم نے زیادتی کی قصور کیا۔ لَنْ اَبْرَحَ - نہیں جاؤں گا۔ يٰاَسَفٰى - ہائے افسوس!

اِبْيَضَّتْ - سفید ہوگئیں۔ عَيْنٰهُ - اس کی دونوں آنکھیں۔ كَظِيْمٌ - ضبط کر لینے والا۔

تَفْتَؤُا تَذْكُرُ - تو یاد کرتا رہیگا۔ حَرَضًا - بیمار۔ اَشْكُوْا - میں شکایت کرتا ہوں۔

بَثِّيْ - پریشانی۔ تَحَسَّسُوْا - تم تلاش کرو۔ لَا تَايْـَٔسُوْا - مت نا امید ہو۔

رَوْحِ - رحمت۔ مُزْجٰىةٍ - ناقص - کم۔ مُتَصَدِّقِيْنَ - صدقہ کرنے والے۔ احسان کرنے والے۔

يَتَّقِ - پرہیزگار ہوا۔ اٰثَرَكَ - تجھے بزرگی دی۔ لَا تَثْرِيْبَ - کوئی الزام نہیں۔

يَاْتِ بَصِيْرًا - وہ بینا ہو جائے گا۔

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ

پھر جب وہ یوسف سے نا امید ہوگئے تو علیحدہ ہوکر مشورہ کرنے لگے۔ ان میں سے بڑے نے کہا

اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے خدا کی ضمانت تم سے لی تھی؟

اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ

اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں بھی کیا کچھ زیادتی کر چکے ہو۔ تو میں تو یہاں سے نہیں

الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ

جاؤں گا یہاں تک کہ یا تو والد صاحب مجھے اجازت دیں یا خدا میرے حق میں کوئی اچھا فیصلہ کرے۔ اور وہ

خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ

بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ یوں کرو! تم جاؤ اپنے والد کے پاس اور ان سے کہو۔ کہ اے ابا جان!

اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا

آپ کے بیٹے نے چوری کی اور پکڑا گیا ہے اور ہم اسی بات کی گواہی دیتے ہیں جس کا ہمیں علم ہے۔ اور ہم غیب کے

لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا

نگہبان تو تھے ہی نہیں۔ پتہ نہیں اس نے کب چوری کی؟ اور اگر آپ کو یقین نہ ہو تو اس بستی والوں سے پوچھ لیجئے جس میں ہم رہتے تھے۔

وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ﴿٨٢﴾ قَالَ

اور اس قافلے سے پوچھ لیجئے جس کے ساتھ ہم یہاں پہنچے ہیں۔ اور ہم یقیناً سچے ہیں انہوں نے یہی آ کر کہا تو یعقوب

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى

علیہ السلام نے کہا یوں نہیں ہے بلکہ پھر تم نے ایک بات گھڑ لی ہے۔ بس اب تو صبر ہی بہتر ہے۔ بہت قریب ہے

اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٨٣﴾

کہ خدا اُن سب ہی کو میرے پاس لے آئے۔ اور وہ بہت صاحب علم و حکمت ہے۔

وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ

پھر وہ اُن سے ہٹ گئے۔ اور دل میں کہا۔ ہائے یوسف! اور اُن کے غم میں رونے کی وجہ سے

عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٨٤﴾ قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ

اُن کی دونوں آنکھیں سفید ہو گئیں اس پر بھی وہ غم کو ضبط کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر وہ بولے خدا کی قسم! آپ ہمیشہ

تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ

یوسف ہی کی یاد میں پڑے رہیں گے۔ یہاں تک کہ یا تو آپ بیمار ہو جائیں یا

الْهَالِكِينَ ﴿٨٥﴾ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ

مر جائیں۔ وہ بولے! میں تو اپنی پریشانی اور رنج کی شکایت خدا ہی سے کرتا ہوں۔

وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا

اور خدا کی طرف سے مجھے اُن باتوں کا علم ملا ہے جنہیں تم نہیں جانتے ہو۔ اے میرے بیٹو! ذرا پھر جاؤ تو

فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِن

اور یوسف اور اُس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے نا اُمید

رَّوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ

نہ ہو۔ ممکن ہے وہ مل جائیں۔ اور اللہ کی رحمت سے تو کافروں کے سوا اور کوئی نا اُمید

الْكَافِرُونَ ﴿٨٧﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ

نہیں ہوتا۔ جب وہ باپ کے کہنے پر پھر یوسف کے پاس آئے تو بڑی عاجزی سے بولے۔ اے عزیز!

مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ

ہمیں اور ہمارے کنبہ والوں کو اس بات سے بڑی تکلیف پہنچی ہے ہمارے بھائی کو ہمارے حوالے کر دے اور ہم معمولی سی پونجی بھی

لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي

لائے ہیں۔ پس ہمیں پورا ناپ تول دیجئے اور ہم پر احسان بھی کیجئے۔ یقیناً اللہ محسنوں کو بڑا اجر

الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ

دیتا ہے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی سے جہالت

وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ

کی وجہ سے کیا سلوک کیا؟ وہ چونک کر بولے۔ ہیں! تو کیا تم ہی یوسف ہو؟

قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۫ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ

وہ بولے۔ ہاں! میں ہی یوسف ہوں۔ اور یہ میرا بھائی۔ یقیناً خدا نے ہم پر بہت احسان کیا ہے۔

اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ

بے شک جو بھی پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ تو خدا نیکوکاروں کا اجر ضائع

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ

نہیں کرتا۔ پھر وہ اقرار کرتے ہوئے یوں بولے! خدا کی قسم کہ یقیناً اس نے تم کو ہم پر بزرگی دی اور ہم

اِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ

ضرور خطاوار تھے۔ یوسف علیہ السلام نے ہمدردانہ طور پر کہا جاؤ! آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ

خدا تمہیں بخشے گا۔ اور وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ لو! میری یہ قمیص لے جاؤ۔

هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ

اور میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو۔ وہ فوراً بینا ہو جائیں گے۔ اور سارے کا سارا

بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۳﴾

کنبہ میرے پاس لے آؤ۔

ع ۱۰ ۱۴

تفسیر

اس رکوع میں یوسف علیہ السلام کے قصے کا آخری بیان ہے۔ کہ کس طرح اس کے بھائی عاجز ہو کر اس کے سامنے آئے۔ اور اس سے التجائیں کرنے لگے۔ کہ ہم پر احسان کر!

فائدہ

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا چاہیئے +

فَصَلَتْ ۔ جدا ہوا یعنی چل پڑا۔ رِیْحَ ۔ خوشبو۔ تُفَنِّدُوْنِ { تم مجھے بہکا ہوا سمجھو! اصل میں تُفَنِّدُوْنِی تھا

تَاللّٰہِ ۔ خدا کی قسم ! ضَلٰلِ ۔ محبت ۔ وارفتگی۔ اِرْتَدَّ ۔ پھر آیا ۔ لوٹ آیا۔

خَرُّوْا ۔ گر پڑے۔ بَدْوِ ۔ جنگل ۔ دیہات ۔ نَزَغَ ۔ فساد ڈالا۔

تَوَفَّنِیْ ۔ میرا خاتمہ کر۔ مُسْلِمًا ۔ اسلام کی حالت میں۔ اَلْحِقْنِیْ ۔ مجھے ملادے ۔ شامل کردے۔

اَنْبَآءِ ۔ جمع نَبَاءٌ ۔ خبریں۔ غَیْبِ { پوشیدہ ۔ بہت پہلے گذری ہوئی باتیں۔ لَدَیْہِمْ ۔ ان کے پاس۔

حَرَصْتَ ۔ تو حرص کرے ، تو چاہے۔ مَا تَسْئَلُهُمْ ۔ تو ان سے نہیں مانگتا۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ

اور جب ان کا قافلہ وہاں سے چل پڑا تو ادھر یعقوب علیہ السلام یعنی ان کے باپ نے لوگوں سے کہا کہ ہو نہ ہو! مجھے تو

یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰہِ اِنَّكَ لَفِیْ

یوسف کی خوشبو آرہی ہے اگر تم مجھے بہکا ہوا خیال نہ کرو۔ لوگ بولے ۔ واللہ ! آپ تو اپنی اسی پرانی محبت

ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ﴿۹۵﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰهُ

میں پڑے ہیں۔ پھر جب واقعی خوشخبری دینے والا آپہنچا۔ اور ان کے چہرے پر

عَلٰی وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّیْۤ

یوسف علیہ السلام کا کرتہ ڈال دیا ۔ تو فوراً ان کی آنکھیں کھل گئیں اور بینائی لوٹ آئی ۔ اس پر بولے ۔ دیکھا ! میں نے

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ

تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جنہیں تم نہیں جانتے ہو۔ اب یعقوب کے بیٹے بول لے ہمارے ابا جان

لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕیْنَ ﴿۹۷﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ

ہمارے گناہوں کی معافی دے ۔ یقیناً ہم قصوروار تھے۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا میں ابھی اپنے پروردگار سے تمہارے لئے معافی

رَبِّیْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ

مانگتا ہوں ۔ وہ بڑا غفور رحیم ہے۔ اس کے بعد سب وہاں سے چل پڑے اور جب یوسف علیہ السلام کے (خیمے کے) پاس پہنچے

اٰوٰۤی اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

تو انہوں نے اپنے والدین کو پاس بٹھایا۔ اور کہا۔ انشاء اللہ اب ہم مصر میں امن وامان سے داخل

اٰمِنِیْنَ ﴿۹۹﴾ وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ

ہوں گے۔ پھر جب شہر میں پہنچے تو یوسف علیہ السلام نے اپنے والدین کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھا لیا ۔ پھر سب کے

سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِن قَبْلُ

سب سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا میرے اس قدیم خواب کی یہ تعبیر ہے۔

قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي

میرے پروردگار نے اسے سچّا کر دکھایا۔ اور بے شک میرے ساتھ اس نے بڑا احسان کیا جب کہ مجھے

مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِن بَعْدِ أَن

قید خانے سے نکالا۔ اور بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈلوا دیا

نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي ۚ إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ

تھا۔ آپ سب کو خدا نے دیہات سے لا ملایا۔ بے شک میرا پروردگار جو بات کرنا چاہتا ہے

لِّمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي

اس کی اچھی تدبیر کرتا ہے۔ یقیناً وہ علم و حکمت کا مالک ہے۔ پھر بارگاہِ الٰہی میں یوں التجا کی اے میرے

مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ فَاطِرَ

پروردگار یقیناً تو نے مجھے حکومت دی اور باتوں کی تعبیر سکھائی۔ تو اے آسمان و زمین کے پیدا

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ

کرنے والے۔ تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے۔

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿١٠١﴾ ذَٰلِكَ مِنْ

میرا خاتمہ اسلام کی حالت میں کر اور نیک بندوں میں مجھے شامل فرما۔ اے محمدؐ! یہ وہ پہلے زمانوں کی

أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ

باتیں ہیں جنہیں ہم تمہیں بذریعہ وحی سناتے ہیں۔ حالانکہ آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہیں تھے

أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ

جبکہ وہ یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈالنے کے لئے ایک بات پر جمع ہو گئے تھے۔ اور جب وہ دوسری چالیں چل رہے تھے۔ اور بہت سے

وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَمَا تَسْأَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ

لوگ تو خواہ تم کتنا ہی چاہو ایمان نہیں لائیں گے۔ اور حال یہ ہے کہ آپ ان سے کچھ اجر بھی نہیں مانگتے

أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿١٠٤﴾

یہ قرآن تو کل عالموں کے لیے سراپا نصیحت ہے۔

ع ۱۱ ۵

تفسیر

شروع میں بتایا ہے کہ یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر کرتہ ڈالا گیا۔ تو وہ بینا ہو گئے۔ پھر ان کا

مصر میں داخل ہونا اور خدا کا شکر بجالانا مذکور ہوا۔ اس کے بعد بہت اچھی دعا تعلیم فرمائی ہے۔ ہمیشہ خدا سے یہ دعا مانگنا چاہیئے۔ کہ وہ ہمارا خاتمہ اسلام پر کرے۔

یہ سارا قصہ بیان کرنے کے بعد حاصل مدعا یہ ہے کہ قرآن کلام الٰہی ہے۔ اور آنحضرت جو تمہیں یہ قصہ سُنا رہے ہیں۔ ہمارے سچے پیغمبر ہیں۔ ان کی باتوں کو مانو! قرآن کے احکام پر چلو! کیونکہ یہ تمام عالموں کے لیئے سراپا نصیحت ہے +

كَاَيِّنْ - بہت۔ يَمُرُّوْنَ - وہ گذرتے ہیں۔ غَاشِيَةٌ - ڈھانپ لینے والی۔
اِسْتَيْئَسَ - مایوس ہوگئے۔ كُذِبُوْا - اُن سے جھوٹ کہا گیا۔ نُجِّيَ - ہم نجات دیتے ہیں۔
عِبْرَةٌ - عبرت۔ نصیحت۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا

اور دیکھیئے! کہ کتنی نشانیاں زمین و آسمان میں موجود ہیں جن پر یہ گذرتے ہیں۔

وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا

مگر پھر بھی ان کی پروا نہیں کرتے۔ اور ان میں سے اکثر ایمان لاتے ہیں لیکن شرک میں

وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ

مبتلا رہتے ہیں۔ تو کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو رہے ہیں کہ اُن پر اچانک ایک ڈھانک لینے والا

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ

عذاب آپہنچے۔ یا بے خبری کے عالم ہی میں اُن پر قیامت ٹوٹ

لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۚ قف

پڑے۔ اے محمدؐ! آپ ان سے کہدیجئے! دیکھو! یہ میرا سیدھا راستہ ہے۔ میں اور میرے

عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا

ساتھی تمہیں اس کی طرف قرآن کے دلائل کے ذریعہ بُلاتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ پاک ہے اور یاد رکھو میں

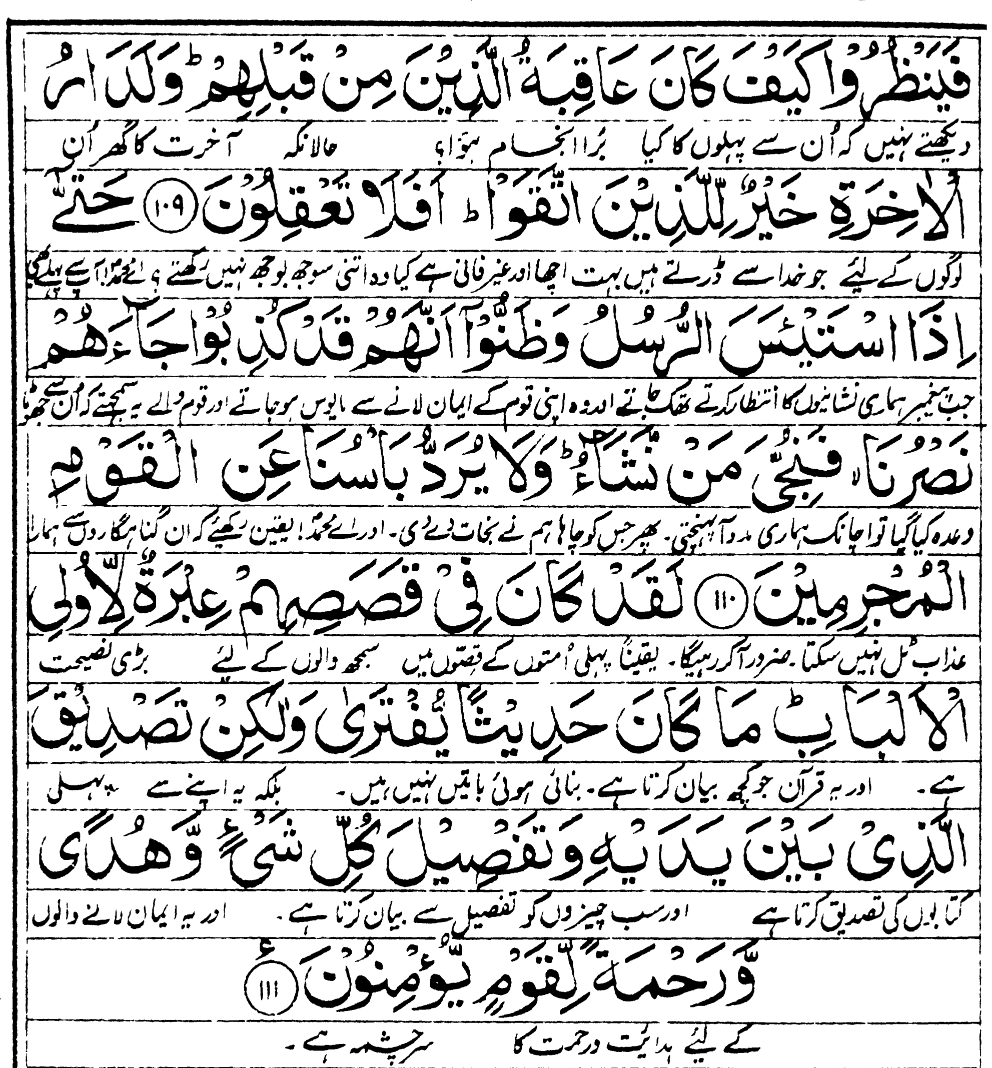
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا

کسی کو اس کا شریک ٹھہرانے والوں کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ اے محمدؐ! ہم نے آپ سے پہلے بھی مردوں پر ہی

نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

وحی کی جو ان بستیوں والوں کی طرف بھیجے گئے۔ کیا وہ زمین میں چل پھر کر

وقف النبی صلعم



فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ

دیکھتے نہیں کہ اُن سے پہلوں کا کیا برا انجام ہوا؟ حالانکہ آخرت کا گھر اُن

الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (۱۰۹) حَتّٰۤى

لوگوں کے لیئے جو خدا سے ڈرتے ہیں بہت اچھا اور غیر فانی ہے کیا وہ اتنی سوجھ بوجھ نہیں رکھتے ؟ اے محمدؐ! آپ سے پہلے

اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ

جب پیغمبر ہماری نشانیوں کا انتظار کرتے تھک جاتے اور وہ اپنی قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہو جاتے اور قوم والے یہ سمجھتے کہ اُن سے جھوٹا

نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ

وعدہ کیا گیا تو اچانک ہماری مدد آ پہنچی۔ پھر جس کو چاہا ہم نے نجات دے دی۔ اور اے محمدؐ! یقین رکھیئے کہ ان گناہگاروں سے ہمارا

الْمُجْرِمِيْنَ (۱۱۰) لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِى

عذاب ٹل نہیں سکتا۔ ضرور آکر رہیگا۔ یقیناً پہلی اُمتوں کے قصوں میں سمجھ والوں کے لیئے بڑی نصیحت

الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ

ہے۔ اور یہ قرآن جو کچھ بیان کرتا ہے۔ بنائی ہوئی باتیں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اپنے سے پہلی

الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى

کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور سب چیزوں کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ اور یہ ایمان لانے والوں

وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (۱۱۱) ع

کے لیئے ہدایت و رحمت کا سرچشمہ ہے۔

ع ۱۲ / ۷

تفسیر

اس رکوع میں خدا کی نشانیوں سے عبرت پکڑنے کے لیئے کہا گیا ہے۔ اور پہلی اُمتوں کو جو عذاب آئے۔ اور جو ان کا انجام ہوا اس سے ڈرا کر آخرت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

اور مقصد ڈرانے کا یہ بیان ہوا۔ کہ اس قرآن کو صحیح طور پر اور ذوق ولقین کے ساتھ مان لیں۔ صرف زبان سے اقرار اور دل میں شرک گھسا ہوا ہو۔ تو یہ فائدہ مند نہیں۔

فائدہ

شرک کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ جو صدقہ ریا کی غرض سے دیتا ہے۔ شرک کرتا ہے۔

جو نماز ریا کی غرض سے پڑھتا ہے۔ شرک کرتا ہے۔

فائدہ

قرآن کو مومنوں کے لیئے رحمت و ہدایت بتایا گیا ہے۔ اسلیئے ایمانداروں کو اسے سمجھ کر پڑھنا اور اس رحمت اور ہدایت سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ نا کہ بے سوچے سمجھے پڑھنا چاہیئے۔ کہ ہدایت ہی نہ ہو۔

فائدہ

پہلی اُمتوں کے حالات مومنوں کی تسلی کے لیئے اور منکروں کو عذاب الٰہی سے ڈرانے کے لیئے بیان کیئے گئے ہیں۔ ہمیشہ اسی خدا پر توکل کرنا چاہیئے۔ اور ہر معاملہ میں صبر سے کام لینا چاہیئے۔ خدا ضرور مومنوں کی مدد کرتا ہے۔ مایوس نہیں ہونا چاہیئے +

تینتالیس ۴۳ آیتیں — **سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ** — چھ ۶ رکوع

عَمَدٍ۔ ستون۔ مَدَّ۔ کھینچا۔ پھیلایا۔ رَوَاسِیَ۔ پہاڑ۔
يُغْشِي۔ ڈھانپ لیتا ہے۔ قِطَعٌ۔ جمع قِطْعَةٌ کی۔ ٹکڑے۔ مُتَجٰوِرٰتٌ۔ پاس پاس۔
صِنْوَانٌ۔ دو یا زیادہ تنوں والا۔ يُسْقٰى۔ پلایا جاتا ہے۔ اُكُلُ۔ کھانا۔ ذائقہ۔
اَغْلٰل۔ طوق۔ مَثُلٰت۔ مثالیں۔ هَادٍ۔ ہدایت کرنے والا۔ ہادی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ۭ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
الٓمّٓر۔ یہ قرآن کی آیتیں ہیں۔ اور اے محمدؐ! یہ قرآن جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر

رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ① اَللّٰهُ
نازل ہوا بالکل برحق ہے۔ پھر بھی بہتیرے لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے۔ اے لوگو! تمہارا خدا

الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى
وہ ہے جس نے آسمانوں کو اپنی قدرت سے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو بغیر ستونوں کے بلند کیا۔ پھر عرش حکومت پر

عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ

متمکن ہوا اور سورج اور چاند کو مطیع کر دیا۔ ہر ایک خاص مدت تک کے لیئے چلت

مُّسَمًّى ۚ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُم بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ

ہے۔ وہ تمام انتظامات کرتا ہے۔ اور اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تمہیں اپنے پروردگار سے

تُوقِنُونَ ﴿٢﴾ وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا

ایک دن ملنے کا یقین ہو۔ اور تمہارا خدا وہی ہے۔ جس نے زمین کو پھیلایا۔ اور پھر اس پر بھاری پہاڑ اور

رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا

دریا بنا دیئے۔ اور ہر قسم کے پھلوں میں دو دو قسمیں قرار دیں۔

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ

پھر دن کو وہ رات سے ڈھانپ دیتا ہے۔ یقیناً ان باتوں میں سوچنے والوں کے

لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٣﴾ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ

لیئے بڑی نشانیاں موجود ہیں۔ اور دیکھو! زمین میں آس پاس کتنے مختلف ٹکڑے ہیں۔

وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ

اور انگوروں کے باغ اور کھیتیاں اور کھجور کے ایسے درخت کہ بعض میں کئی تنے ہیں اور بعض میں

صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ

صرف ایک۔ یہ سب صرف ایک ہی پانی سے سینچے جاتے ہیں لیکن ان کے ذائقہ اور شکل میں کتنا فرق ہے اور اس طرح ان

فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾ وَإِن

پھلوں کے کھانے میں ایک کو دوسرے پر برتری دیتے ہیں ان سب باتوں میں عقل سے کام لینے والوں کے لیئے نشانیاں موجود ہیں۔ اور اگر اے محمدؐ!

تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ

ان باتوں پر تعجب کیا۔ تعجب کے لائق تو ان کا یہ کہنا ہے۔ کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے۔ تو ہم دو بارہ پیدا

جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ

ہوں گے؟ ایسا کہنے والے وہی ہیں جو اپنے پروردگار کی قدرت کے انکاری ہو بیٹھے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں

الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا

کہ قیامت کے دن ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔ اور یہی جہنمی ہیں۔ جو اس میں ہمیشہ ہمیشہ

خَالِدُونَ ﴿٥﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ

رہیں گے۔ اور اے محمدؐ! یہ لوگ عافیت سے پہلے ہی آپ سے عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں حالانکہ

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ

اُن سے پہلے عذاب کی بہت سی مثالیں گذر بھی چکی ہیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کا پروردگار باوجود لوگوں

لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۶﴾ وَ

کی نافرمانیوں کے اُن کے گناہوں سے درگذر کرتا ہے ۔ مگر جب موقعہ آجائے تو پھر آپ کے پروردگار کا عذاب بھی بہت

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

سخت ہوتا ہے ۔ اور یہ کافر کہتے ہیں کہ محمدؐ پر اُن کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اُترتی ؟

اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ ع

تو اے محمدؐ! آپ کا یہ کام نہیں آپ تو عذاب سے ڈرانے والے اور قرآن کے ذریعہ سب قوموں کی ہدایت کرنے والے ہیں!

تفسیر

اس سُورۃ میں رعد کا ذکر ہے ۔ اسلیئے اس کا نام سورۃ رعد قرار پایا ۔ پہلی سُورۃ یوسف میں اوّل و شروع میں قرآن کا ذکر تھا ۔ اور اس کے شروع میں بھی یہی ذکر ہے ۔ اس کے بعد خدا نے اپنی مہربانیاں اور نشانیاں بتائی ہیں ۔ تاکہ انہیں دیکھ کر ہم اپنے پروردگار کا شکریہ ادا کریں ۔ اور اس کے احسان مند رہیں ۔ اس کی نشانیوں سے انکار کرنے والوں کو عذاب سے ڈرایا گیا ہے ۔

اخیر میں آپ کی نبوّت عامہ کی طرف اشارہ ہے کہ آپ ہر قوم کے لیئے ہادی ہیں ۔ اس کی تائید قرآن کی دُوسری آیتوں سے بھی ہوتی ہے +

تَغِيْضُ ۔ کمی ہوتی ہے ۔ کمی کرتے ہیں ۔ تَزْدَادُ ۔ بڑھتے ہیں ۔ مِقْدَار ۔ اندازہ ، مقدار ۔

مُتَعَالِ ۔ اعلیٰ ۔ بہت عالی مرتبہ ۔ مُسْتَخْفٍ ۔ چھپنے والا ۔ سَارِبٌ ۔ پھرنے والا ۔

مُعَقِّبٰتٌ ۔ پہرے دار ۔ يَحْفَظُوْنَهٗ ۔ اس کی حفاظت کرتے ہیں ۔ لَا يُغَيِّرُ ۔ نہیں بدلتا ۔

مَرَدَّ ۔ ہٹانے والا ۔ دُور کرنے والا ۔ وَالٍ ۔ والی ۔ حامی ۔ بچانے والا ۔ يُنْشِئُ ۔ اُٹھاتا ہے ۔

سَحَابَ ۔ بادل ۔ ثِقَالَ ۔ بھاری ۔ رَعْدُ ۔ رعد ۔ گرج ۔

خِيْفَتِهٖ ۔ اس کا خوف ۔ مِحَالِ ۔ قابو آنے والا ۔ بَاسِطِ ۔ پھیلانے والا ۔

كَفَّيْهِ ۔ اپنی دونوں ہتھیلیاں ۔ فَاهُ ۔ اس کا مُنہ ۔ ظِلٰلُ ۔ سائے ۔

غُدُوّ ۔ صبح ۔ اٰصَال ۔ شام ۔ فَسَالَتْ ۔ پس بہہ نکلے ۔
اَوْدِیَةٌ ۔ جمع وادی کی وادیاں ۔ سَیْل ۔ سیلِ رو ۔ زَبَدًا ۔ جھاگ ۔ بالائی ۔
رَابِیًا ۔ زائد ۔ یُوْقِدُوْنَ ۔ وہ سلگاتے ہیں ۔ حِلْیَةٌ ۔ زیور ۔
جُفَآءً ۔ بے کار ۔ یَمْکُثُ ۔ بچ رہتا ہے ۔ باقی رہتا ہے ۔

اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا
اللہ تعالےٰ اس چیز کو جانتا ہے جو مادہ اپنے پیٹ میں لئے پھرتی ہے ۔ اور رحم کی کمی بیشی سے بھی

تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝۸ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ
واقف ہے ۔ اور اس کے پاس ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر ہے ۔ وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا

الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝۹ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ
بڑے اعلےٰ مرتبہ کا مالک ہے ۔ تم میں سے جو بات آہستہ کرے یا جو پکار کر کہہ دے دونوں اس کے نزدیک

جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّیْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝۱۰ لَهٗ
برابر ہیں ۔ اور جو رات کو چھپا ہوا پھرے یا دن دہاڑے چلتا پھرتا ہو غرض اس کے نزدیک سب برابر ہیں ۔ ہر ایک کے ساتھ

مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ
خدا کے پہرے دار لگے ہوئے ہیں جو خدا کے حکم سے آگے پیچھے سے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں ۔

اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ
اور یاد رکھو کہ خدا یقیناً اُس قوم کی حالت نہیں بدلتا جو خود اپنی حالت بدلنے کے خواہاں نہ ہوں ۔ اور

وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ
جب اللہ تعالےٰ کسی قوم پر کوئی آفت لانا چاہتا ہے تو اُسے کوئی نہیں ٹال سکتا ۔ اور اس کے مقابلے میں کوئی ان کا

دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝۱۱ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا
مددگار نہیں ہو سکتا ۔ خدا وہی ہے جو عذاب سے ڈرانے اور جنت کا لالچ دلانے

وَّطَمَعًا وَّیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝۱۲ۚ وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ
کے لئے تمہیں بجلی کی چمک دکھاتا ہے اور پھر بھاری گھٹائیں چڑھا لاتا ہے ۔ اور گرج اور خود فرشتے اس کے

بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ
خوف سے تسبیح پڑھتے ہیں اور وہ جس پر چاہتا ہے بجلی گرا دیتا ہے ۔

بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ

اور یہ لوگ | اللہ کے بارے میں | بحثیں کرتے ہیں | حالانکہ وہ عقل کے پھندوں میں

الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

بڑا زبردست ہے۔ اے مشرکو! یاد رکھو اسی سے دعا کرنا حق ہے۔ اور جو اُسے چھوڑ | دوسروں کو پکارتے ہیں۔

لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ

تو وہ دیکھتے نہیں کہ وہ انہیں جواب تک نہیں دیتے | مگر تاآنکہ کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے ہو کہ وہ

لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا

اس کے منہ تک چلا آئے حالانکہ وہ کبھی اس کے منہ تک آنے والا نہیں ہے۔ اور ان کافروں کی دعائیں محض بیکار

فِىْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

جاتی ہیں۔ | اور جو کچھ | آسمانوں اور زمین میں ہے | سب خوشی | وناخوشی

طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة قُلْ

اللہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ | اور ان کے سائے بھی | صبح و شام۔ اے محمدؐ! ان سے پوچھئے

مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ

آسمانوں اور زمین کا | پروردگار کون ہے؟ | کہیئے اللہ! پھر پوچھئے! | تو کیا تم | اُسے چھوڑ کر

مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا

انہیں اپنا حامی بناتے ہو | جو تمہارا تو کیا | اپنے نفع و نقصان کا بھی | اختیار

ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ

نہیں رکھتے۔ پھر پوچھئے! | کیا نابینا | اور بینا برابر ہو سکتے ہیں؟ | یا کیا

تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا

اندھیرا | اور روشنی برابر ہیں؟ | یا انہوں نے | اللہ کے ایسے شریک بنا لئے ہیں کہ انہوں نے

كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ

خدا جیسی مخلوق پیدا کر دی ہو اور اس کی شناخت میں گڑبڑی ہو گئی ہو؟ کہہ دیجئے یہ نہیں بلکہ اللہ ہی ہر شئے کا خالق ہے

وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ

اور وہ یکتا | اور زبردست ہے۔ اور اس نے آسمان سے پانی برسایا | پھر اپنی مقدار کے مطابق

اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا

ندی نالے بہہ نکلے | اور رو جھاگ کو | اوپر اوپر | بہا لے گئی۔ | اور دیکھو | جو

يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ

زیور بنانے کے لئے — دھات تپائی جاتی ہے — اُس میں سے بھی ایسا ہی جھاگ اوپر آجاتا ہے

مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا

اللہ تعالیٰ اسی طرح — حق و باطل کی — مثال بیان کرتا ہے — تو پھر جھاگ ۔ تو

الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ

بے کار چلا جاتا ہے — اور جو لوگوں کے فائدے کی چیز ہوتی ہے — وہ زمین میں

فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ ﴿۱۷﴾ لِلَّذِيْنَ

رہ جاتی ہے۔ اسی طرح وہ دھات بھی۔ تو خدا اسی طرح مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ — جن لوگوں نے

اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ

اپنے پروردگار کی پکار پر لبیک کہی — اُن کے لئے تو خیر و برکت ہے۔ اور جنہوں نے اس کا کہنا نہ مانا تو اگر

لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ

اُن کے پاس زمین بھر کی چیزیں اور اتنا ہی اور بھی ہو کہ اسے فدیہ دے کر عذاب قیامت سے چھوٹ جائیں، تو دے دیا جائیگا

لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۬ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

یہی وہ ہیں کہ ان کا حساب بُری طرح چھان بین سے لیا جائیگا۔ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ اور وہ کتنا برا ٹھکانا ہے۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں خدا کی قدرت کاملہ اور اس کی صفات کا بیان ہے پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ہر آدمی کے ساتھ اس کے محافظ فرشتے لگے رہتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی آیت میں قوموں کے لئے بڑی نصیحت کی بات کہی ہے۔ کہ اسی قوم کی حالت خدا بدلتا ہے۔ جو خود اسے بدلنے کی خواہاں ہو سہ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

مسلمانوں نے ذلت اور نکبت سے نکلنا نہیں چاہا۔ اس لئے اس مصیبت میں گرفتار ہو گئے۔ اب بھی وقت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سنبھل جائے۔ اعتصام بکتاب اللہ پر عامل ہو جائے۔

اس کے بعد مشرکوں کا ذکر ہے۔ اور مثالوں سے واضح کیا ہے۔ کہ اُن کے شریک انہیں نہ کوئی مدد دے سکتے ہیں۔ اور نہ اُن کی کوئی بات سُن سکتے ہیں۔

اس کے بعد حق و باطل کی مثال۔ بیان کی ہے کہ حق ایسی چیز ہے جو دُنیا میں قائم رہے گا اور باطل اس جھاگ کی طرح ناکارہ ہے۔ جو پانی پر یا دھات پگھلانے پر اُوپر آجاتی ہے۔ اور وہ دُنیا میں اسی طرح غیر مفید ہے۔ اور اس لیئے فنا ہوگا۔

پھر قرآن کے احکام ماننے والوں کو خوشخبری اور انکار کرنے والوں کو سخت عذاب کی خبر دی گئی ہے +

اَعْمٰى - اندھا۔ يُوْفُوْنَ۔ وہ پورا کرتے ہیں۔ يَدْرَءُوْنَ {ہٹاتے ہیں۔ بدلہ دیتے ہیں۔}

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ۔ تم پر سلامتی ہو۔ تم سلامت رہو۔ تم راضی خوشی رہو۔

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ

کیا وہ شخص جو کہ یہ جانتا ہو کہ جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تجھ پر اُتارا گیا ہے وہ بالکل سچ ہے اُس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو کہ

اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ⑲ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ

بالکل ہی اندھا ہو رہا ہو۔ اور بات بھی یہی ہے کہ صرف عقل و ہوش والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں ایسے عقل کے اندھے نہیں

بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ⑳ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ

عقل و ہوش والے وہ ہیں جو کہ اللہ کے ساتھ جو عہد باندھتے ہیں تو اُسے توڑتے نہیں بلکہ اچھی طرح نبھاتے ہیں۔ اور وہ لوگ

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ

اسی چیز کو جوڑتے ہیں جس کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے پروردگار سے ڈر رکھتے ہیں اور بُری طرح حساب لئے

سُوْۗءَ الْحِسَابِ ㉑ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ

جانے سے خوف رکھتے ہیں۔ اور۔ وہ لوگ جو کہ صرف اپنے پروردگار کی رضامندی کے لئے صبر کرتے ہیں۔

رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا

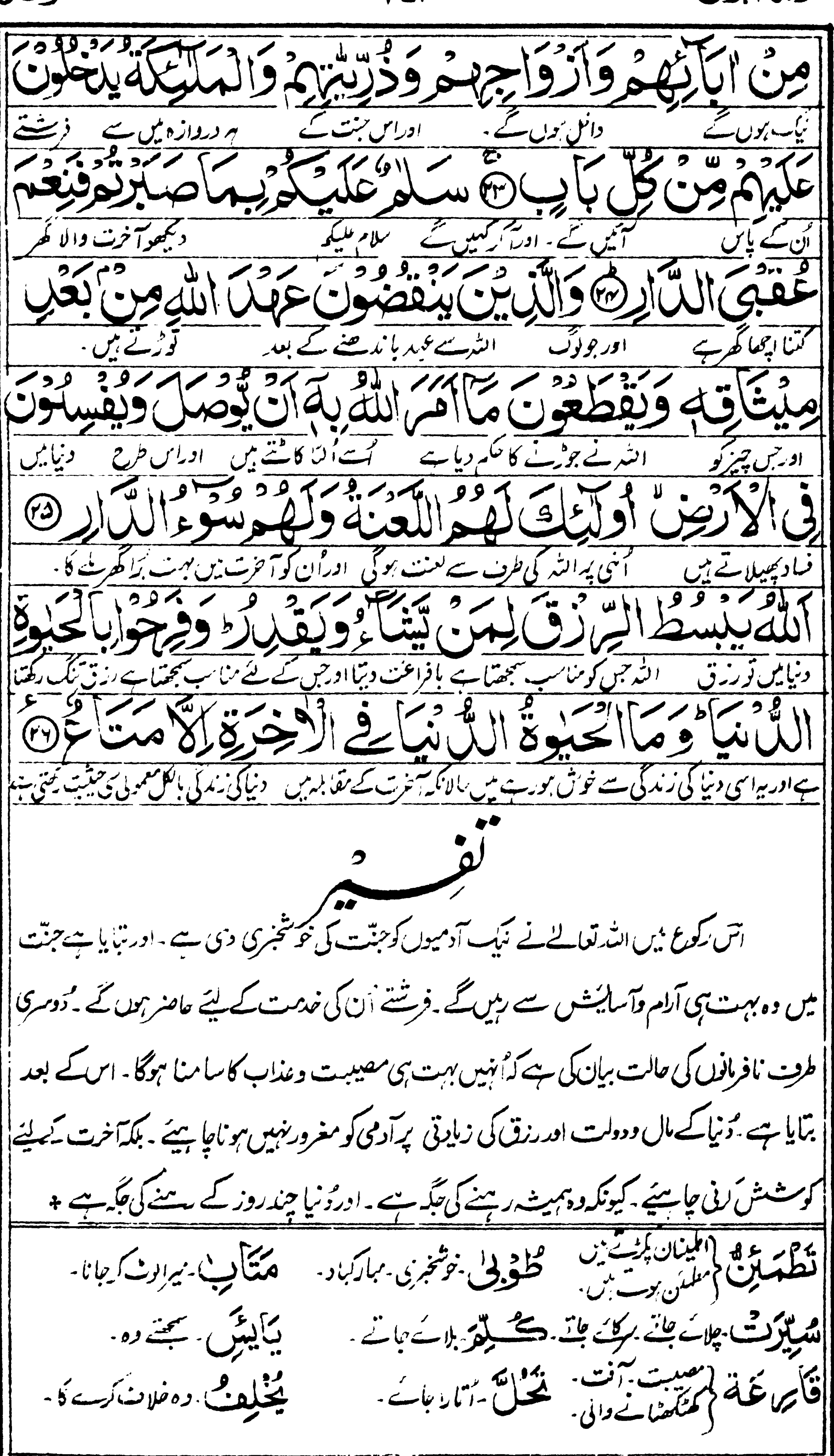
نمازیں پڑھتے ہیں اور جو کچھ اللہ نے اُنہیں دے رکھا ہے اُسے کُھلے بندوں بھی اور چوری چھپے بھی

وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ

اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں اور بُرائی کا جواب بھلائی سے دیتے ہیں اُنہی کے لئے آخرت کا

عُقْبَى الدَّارِ ㉒ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ

گھر بنا ہوگا۔ اور آخرت والا گھر سرسبز باغیں ہیں جن میں وہ اور ان کے باپ دادوں بیوی بچوں میں سے جو بھی



مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ

نیک ہوں گے داخل ہوں گے۔ اور اس جنت کے ہر دروازہ میں سے فرشتے

عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ

اُن کے پاس آئیں گے۔ اور آکر کہیں گے سلام علیکم دیکھو آخرت والا گھر

عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ

کتنا اچھا گھر ہے اور جو لوگ اللہ سے عہد باندھنے کے بعد توڑتے ہیں۔

مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ

اور جس چیز کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اُسے اُلٹا کاٹتے ہیں اور اس طرح دنیا میں

فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

فساد پھیلاتے ہیں اُنہی پر اللہ کی طرف سے لعنت ہوگی اور اُن کو آخرت میں بہت بُرا گھر ملے گا۔

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ

دنیا میں تو رزق اللہ جس کو مناسب سمجھتا ہے با فراغت دیتا اور جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے رزق تنگ رکھتا

الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾

ہے اور یہ اسی دنیا کی زندگی سے خوش ہورہے ہیں حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی بالکل معمولی سی حیثیت رکھتی ہے

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے نیک آدمیوں کو جنت کی خوشخبری دی ہے۔ اور بتایا ہے جنت میں وہ بہت ہی آرام و آسایش سے رہیں گے۔ فرشتے اُن کی خدمت کے لیے حاضر ہوں گے۔ دوسری طرف نافرمانوں کی حالت بیان کی ہے کہ اُنہیں بہت ہی مصیبت و عذاب کا سامنا ہوگا۔ اس کے بعد بتایا ہے۔ دُنیا کے مال و دولت اور رزق کی زیادتی پر آدمی کو مغرور نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ آخرت کے لیے کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے۔ اور دُنیا چند روز کے رہنے کی جگہ ہے +

تَطْمَئِنُّ - اطمینان پکڑتے ہیں، مطمئن ہوتے ہیں۔ طُوْبٰى - خوشخبری۔ مبارکباد۔ مَتَابِ - میرا لوٹ کر جانا۔

سُيِّرَتْ - چلائے جاتے۔ ہٹائے جاتے۔ كُلِّمَ - بلائے جاتے۔ يَايْئَسِ - سمجھتے وہ۔

قَارِعَةٌ - مصیبت۔ آفت۔ کھٹکھٹانے والی۔ تَحُلُّ - اُتارا جائے۔ يُخْلِفُ - وہ خلاف کرے گا۔

اَنَابَ ۔ جھکے ۔ متوجہ ہو ۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

جو لوگ تیری نبوت سے منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس پر اس کے پروردگار کی طرف سے نبوت کی کوئی خاص نشانی کیوں نہیں

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ

دی گئی ہے اے محمدؐ! ان سے کہدے ۔ نبوت کی نشانی سے ہدایت نہیں مل سکتی بلکہ اللہ جس کو غافل دیکھتا ہے اُسے گمراہی میں چھوڑ

اَنَابَ ۝ ۲۷ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ

دیتا ہے اور جو اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اُسے ہدایت دیتا ہے ۔ اور یقیناً جو لوگ ایماندار ہیں ان کے دلوں کو اللہ ہی کی یاد سے

اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ ۝ ۲۸ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اطمینان حاصل ہوتا ہے ۔ اور یقیناً اللہ ہی کی یاد ہے جس سے کہ دلوں کو اطمینان حاصل ہو سکتا ہے ۔ جو لوگ ایمان لے آئے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ۝ ۲۹ كَذٰلِكَ

اور انہوں نے پھر نیک کام بھی کئے انہیں مبارکباد ہو کہ ان کا ٹھکانا آخرت میں بہت ہی اچھا ہوگا ۔ اور اے محمدؐ! ہم نے اسی طرح

اَرْسَلْنٰكَ فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا۟

تجھے اس اُمت کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے جس طرح کہ اور رسولوں کو اُن اُمتوں کی طرف بھیجا تھا جو اس اُمت سے پہلے گذر

عَلَيْهِمُ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ

چکی ہیں اور تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ جو کچھ ہم تیری طرف وحی کریں تو وہ انہیں پڑھ کر سنا دے اور یہ کافر رحمٰن سے ہی انکار کر رہے

قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ۝ ۳۰

ہیں ان سے کہہ وہ رحمٰن اور کوئی نہیں وہی میرا پروردگار ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں میں نے اُسی پر بھروسہ کیا ہے کیونکہ مجھے اُسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ

اور اگر کوئی ایسا قرآن بھی ہوتا کہ جس کے پڑھنے سے پہاڑ سرک جاتے یا زمین کٹ جاتی یا اُس کے پڑھنے سے

اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ

مُردوں کو بُلایا جا سکتا تو بھی یہ کافر نہ مانتے بلکہ بات یہ ہے کہ ہر طرح کا کام اللہ ہی کے اختیار میں ہے اور کیا مسلمان

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ

اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ اگر اللہ مناسب سمجھتا تو سب لوگوں کو مجبوراً اسی ہی راہ پر لگاتا ۔ مگر وہ

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ

اختیار رکھتے ہوئے ایسا نہیں کرتا ۔ اور ان کافروں پر تو ہمیشہ ان کی کرتوتوں کی وجہ سے کوئی نہ کوئی آفت آتی رہیگی ۔

تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

یہاں تک کہ اللہ کا آخری وعدہ آجائے گا اور یاد رکھو اللہ کبھی

لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴿٣١﴾

اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

ع ۵ ۱۰

تفسیر

اس رکوع میں پہلے تو یہ بتایا گیا ہے کہ ہدایت ہدایت کی طرف متوجہ ہونے سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ معجزے اور اللہ کی قدرت کی نشانیاں زیادہ دیکھنے سے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ صرف اللہ کی یاد ہی ایسی چیز ہے جو انسان کو صحیح اطمینان دے سکتی ہے۔ اور اللہ کی یاد حقیقت میں قرآن کا پڑھنا پڑھانا ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو دل کو اطمینان دیتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہر وقت قرآن کی طرف متوجہ رہیں تاکہ مطمئن رہیں ÷

أَمْلَيْتُ۔ میں نے مہلت دی۔ سَمُّوهُمْ۔ اُن کے نام لو تم۔ أَشَقُّ۔ زیادہ سخت

وَاقٍ۔ بچانے والا۔ أُكُلُهَا۔ اُس کے پھل دَائِمٌ۔ ہمیشہ رہنے والے۔

يُنكِرُ۔ وہ انکار کرتا ہے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ

اور یقیناً اے محمدؐ! تجھ سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا کچھ عرصہ تو میں نے مذاق اڑانے والے کافروں کو

كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾ أَفَمَنْ هُوَ

مہلت دی مگر آخر میں نے اُن کو عذاب میں پکڑا پھر تجھے معلوم ہی ہے میرا عذاب دینا کتنا سخت ہوتا ہے۔ کیا وہ اللہ جو ہر ایک

قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ

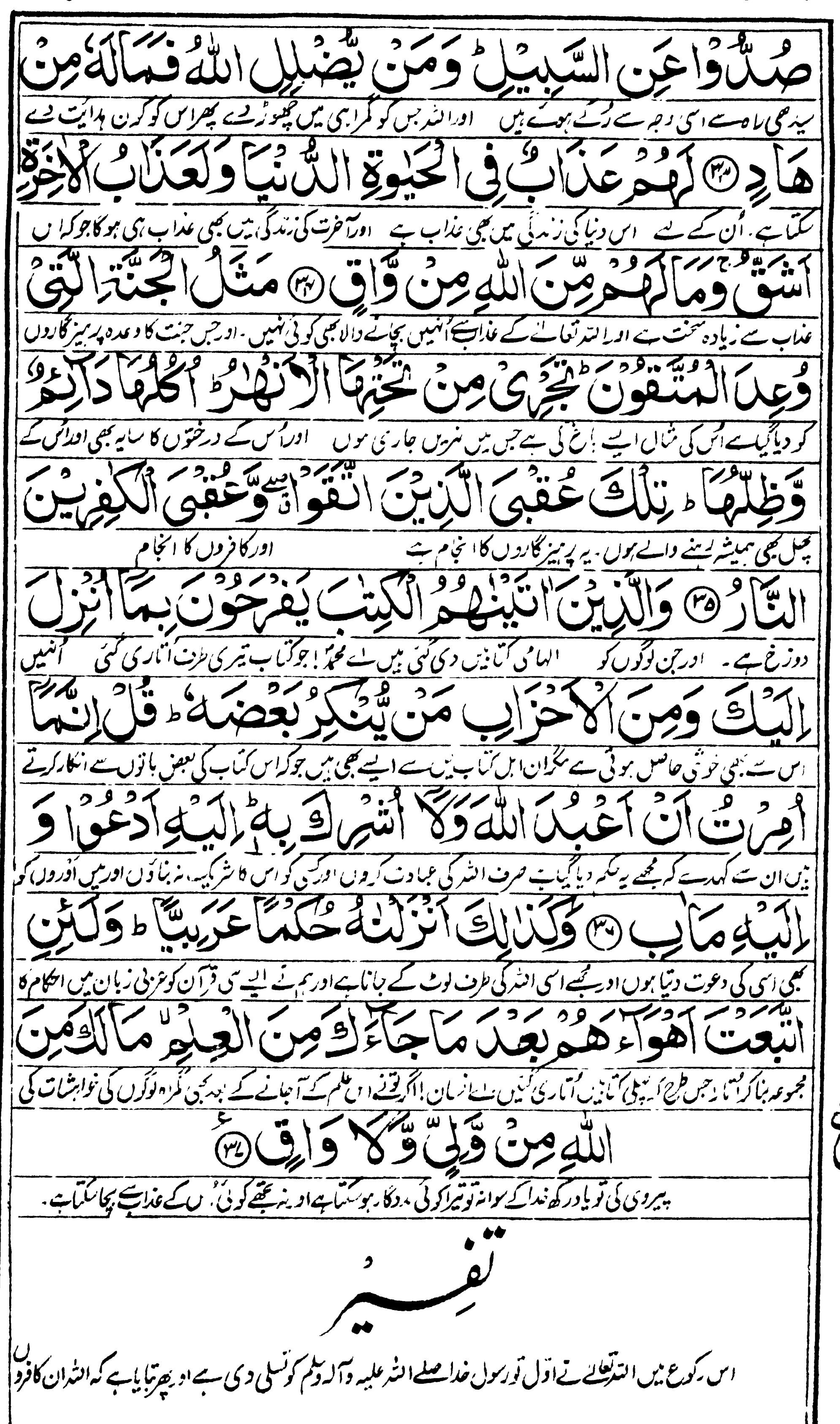
جان کے کام سے اچھی طرح واقف ہے ان کے شریکوں کی طرح کہا جا سکتا ہے۔ اے محمدؐ! ان سے کہہ ذرا

قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَم

اُن کے نام تو لو اور اُن سے کہو کیا اسے ایسے شریکوں کا پتہ بتاتے ہو جو کہ زمین کی کسی چیز کو نہیں جانتے اور نہ ہی

بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَ

عام ظاہر کسی بات کو سمجھ سکتے ہیں بلکہ حقیقت میں ان کافروں کو ان کی فریب کاریاں ہی کچھ اچھی معلوم ہوتی ہیں اور



صُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ

سیدھی راہ سے اسی وجہ سے رُکے ہوئے ہیں اور اللہ جس کو گمراہی میں چھوڑ دے پھر اس کو کوئی ہدایت دے

هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ عَذَابٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

سکتا ہے۔ اُن کے لیے اس دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کی زندگی میں بھی عذاب ہی ہوگا جو کہ اس

اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ

عذاب سے زیادہ سخت ہے اور اللہ تعالےٰ کے عذاب سے انہیں بچانے والا بھی کوئی نہیں۔ اور جس جنت کا وعدہ پرہیزگاروں

وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ

کو دیا گیا ہے اُس کی مثال ایسے باغ کی ہے جس میں نہریں جاری ہوں اور اُس کے درختوں کا سایہ بھی اور اُس کے

وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ

پھل بھی ہمیشہ رہنے والے ہوں۔ یہ پرہیزگاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام

النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ

دوزخ ہے۔ اور جن لوگوں کو الہامی کتابیں دی گئی ہیں اے محمدؐ! جو کتاب تیری طرف اُتاری گئی انہیں

اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ

اس سے بھی خوشی حاصل ہوتی ہے مگر ان اہل کتاب میں سے ایسے بھی ہیں جو کہ اس کتاب کی بعض باتوں سے انکار کرتے

اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ

ہیں ان سے کہدے کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے صرف اللہ کی عبادت کروں اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤں اور میں اوروں کو

اِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ

بھی اسی کی دعوت دیتا ہوں اور مجھے اسی اللہ کی طرف لوٹ کے جانا ہے اور ہم نے ایسے ہی قرآن کو عربی زبان میں احکام کا

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ

مجموعہ بنا کر اُتارا جس طرح کہ پہلی کتابیں اُتاری گئیں اے انسان! اگر تو نے اس علم کے آجانے کے بعد بھی گمراہ لوگوں کی خواہشات کی

اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿۳۷﴾ ع

پیروی کی تو یاد رکھ خدا کے سوا نہ تو تیرا کوئی مددگار ہوسکتا ہے اور نہ تجھے کوئی اُن کے عذاب سے بچا سکتا ہے۔

ع ۵ / ۱۱

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے اوّل تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی ہے اور پھر بتایا ہے کہ اللہ ان کافروں

کو جو تجھ سے مذاق کر رہے ہیں، ضرور عذاب دے گا۔ اس کے بعد مشرکوں کی کم عقلی کو ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے خدا کا شریک ایسی چیزوں کو بنا رکھا ہے جن کو دنیا میں کسی بات کا بالکل کچھ بھی پتہ نہیں۔ پھر اس کے بعد انہیں عذاب دنیا اور عذاب آخرت سے ڈرایا گیا ہے۔ آخری آیت میں یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ انسان کو قرآن کی تعلیم کو چھوڑ کر کسی اور کی خواہشات یا اپنی خواہشات کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ اسے بھی کافروں کی طرح عذاب میں گرفتار کیا جائیگا۔

یَمْحُوا (وہ مٹا دیتا ہے۔ محو کر دیتا ہے۔ **نُرِيَنَّكَ**۔ تجھے ہم دکھائیں۔ **نَتَوَفَّيَنَّكَ**۔ تجھے وفات دیں ہم۔
نَنقُصُهَا ہم کم کرتے ہیں اس کو۔ ہم گھٹاتے جاتے ہیں **مُعَقِّبَ**۔ پیچھے ڈالنے والا۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا
اے محمدؐ! ہم نے تجھ سے پہلے بھی یقیناً رسول بھیجے تھے اُن کو ہم نے بیوی بچے بھی دے رکھے تھے

وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ
اور کسی رسول کی طاقت نہیں کہ وہ خدا کے حکم کے بغیر اپنی طرف سے کوئی نشانی لے آئے

اللَّهِ ۗ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ﴿٣٨﴾ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ
اور ہر ایک کام کے لئے ایک مدت مقرر ہے۔ اللہ جس چیز کو مناسب سمجھتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو مناسب سمجھتا ہے

وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ﴿٣٩﴾ وَإِن مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي
قائم رکھتا ہے کیونکہ اس کے پاس سب کتابوں کی اصل موجود ہے۔ اور اے محمدؐ! اگر ہم جو کچھ ان کافروں کے ساتھ عذاب کا وعدہ

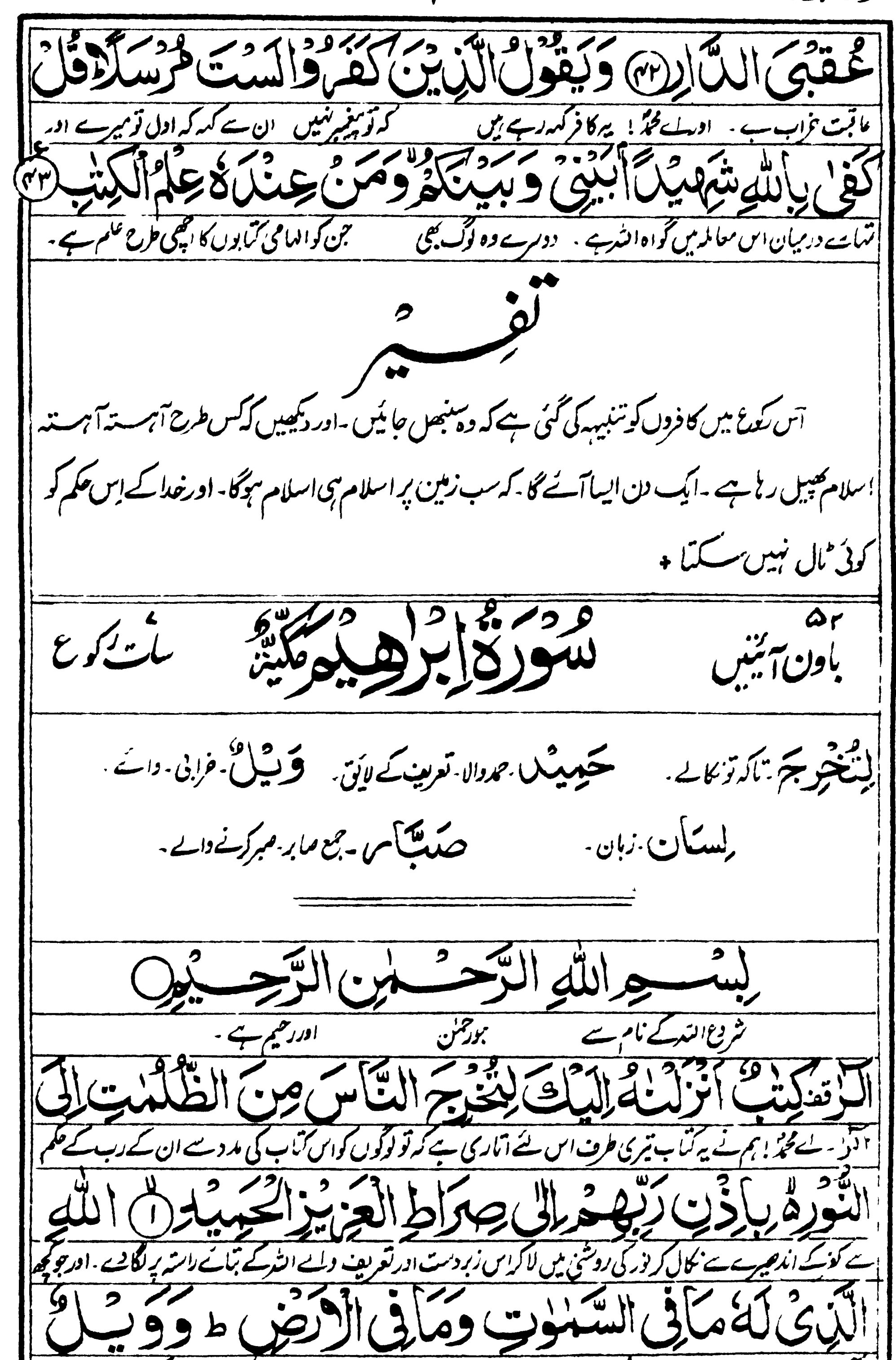
نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا
کر رہے ہیں تیری زندگی میں ہی پیدا کر دکھائیں یا اس سے پہلے تجھے وفات دے دیں تو اس سے کچھ ترا ہم بدلا نہیں جائیگا بس تیرا کام تو

الْحِسَابُ ﴿٤٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ
انکو کھول کر میرے احکام کا پہنچا دینا ہی اور حساب وغیرہ لینا میرا کام ہے۔ کیا ان کافروں نے اتنا بھی نہیں دیکھا کہ ہم کافروں والی زمین کو اس کے کناروں سے

أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ
سے اسلام پھیلا کر کم کرتے چلے آ رہے ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ جب اللہ حکم کرتا ہے تو اس کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا اور یاد رکھیں وہ

الْحِسَابِ ﴿٤١﴾ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلَّهِ الْمَكْرُ
بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اور یقیناً ان سے پہلے جو کافر تھے انہوں نے بھی اپنے رسولوں کے ساتھ مکر و فریب کئے۔ یہ بھی کر رہے ہیں۔ اور

جَمِيعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ
اللہ کو سب مکر و فریب کا پتہ ہے جو کچھ بھی کوئی کر رہا ہے اسے اچھی طرح معلوم ہے اور ان کافروں کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس کے



عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ

عاقبت خراب ہے۔ اور اے محمدؐ! یہ کافر کہہ رہے ہیں کہ تو پیغمبر نہیں ان سے کہہ کہ اول تو میرے اور

كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴿۴۳﴾

ع ۶ ۱۲

تمہارے درمیان اس معاملہ میں گواہ اللہ ہے۔ دوسرے وہ لوگ بھی جن کو الہامی کتابوں کا اچھی طرح علم ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں کافروں کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ وہ سنبھل جائیں۔ اور دیکھیں کہ کس طرح آہستہ آہستہ اسلام پھیل رہا ہے۔ ایک دن ایسا آئے گا۔ کہ سب زمین پر اسلام ہی اسلام ہوگا۔ اور خدا کے اس حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔

باون آیتیں ۵۲ — سُورَةُ إِبْرَاهِيمَ مَكِّيَّةٌ — سات رکوع

لِتُخْرِجَ۔ تاکہ تو نکالے۔ حَمِيدٌ۔ حمد والا۔ تعریف کے لائق۔ وَيْلٌ۔ خرابی۔ وائے۔

لِسَانٌ۔ زبان۔ صَبَّارٌ۔ جمع صابر۔ صبر کرنے والے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے۔

الٓرٰ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

۲ الر۔ اے محمدؐ! ہم نے یہ کتاب تیری طرف اس لئے اتاری ہے کہ تو لوگوں کو اس کتاب کی مدد سے ان کے رب کے حکم

النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ﴿۱﴾ اللَّهِ

سے کفر کے اندھیرے سے نکال کر نور کی روشنی میں لا کر اس زبردست اور تعریف والے اللہ کے بتائے راستہ پر لگادے۔ اور جو کچھ

الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط وَوَيْلٌ

آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی اللہ کا ہے اور جو اس سے انکار کریں ان کے لئے سخت

لِلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ﴿۲﴾ الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ

عذاب جو ان کی بربادی ہے۔ اور وہ انکار کرنے والے وہی ہیں جو کہ آخرت کی زندگی کے

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ

مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو زیادہ پسند کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اللہ کے بتائے ہوئے سیدھے راستے سے

اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ۝۳ وَمَآ

روکتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ راستہ اُن کی سمجھ کے مطابق ٹیڑھا ہو اور اس میں عیب نکالتے ہیں یاد رکھو یہ بہت ہی زیادہ گمراہ ہو چکے

اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ

ہیں۔ اور ہم نے جو بھی رسول کسی قوم کی طرف بھیجا تو اسی قوم کا ہمزبان بھیجا تاکہ وہ اُنہیں ہمارا حکم سمجھا سکے۔ اس کے

فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ

بعد جس کو اللہ مناسب سمجھتا ہے گمراہی میں رہنے دیتا ہے اور جس کو قابل سمجھتا ہے اُسے ہدایت پر لے آتا ہے کیونکہ وہ

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ

زبردست اور دانا ہے۔ اور یقیناً ہم نے ہی موسےٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا اور اس سے کہا کہ جا کر اپنی

اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڏ وَذَكِّرْهُمْ

قوم کو کفر کے اندھیرے سے ایمان کی روشنی میں لا اور انہیں اللہ کے فضل و کرم والے دن یاد دلا

بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵

اس موسیٰ کے بھیجنے میں ہر ایک صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اور جب حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب کہ اُس نے تمہیں

اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ

فرعونیوں سے نجات دی جو کہ تمہیں بہت سخت عذاب دیتے تھے یہاں تک کہ

وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ

تمہارے بیٹوں کو مار ڈالتے اور صرف تمہاری بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے۔ اے قوم! اس میں تمہارے

ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۶

پروردگار کی طرف سے ایک زبردست آزمائش تھی۔

ع ۶ ۱۳

تفسیر

اس سورت کا نام سورۃ ابراہیم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس سورت میں اکثر اُن پیغمبروں کا ذکر ہے جو کہ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد سے ہیں۔ اس کے پہلے رکوع میں نبیؐ کے بھیجنے کی وجہ بتائی گئی ہے۔ اور وہ

یہ ہے کہ لوگوں کو کفر و شرک کے اندھیرے سے نکالے۔ اور پھر یہ بتایا کہ لوگ جو نبیوں کی تعلیم سے انکار کرتے ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دُنیا کی زندگی سے آخرت کی نسبت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اور اللہ کے حکموں پر چلنا اُنہیں دشوار معلوم ہوتا ہے۔ اِس کے بعد حضرت موسےٰ کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اُسے بھی صرف اسی لیئے بھیجا تھا۔ کہ اپنی قوم کو اللہ کے احسان یاد دلا کر گمراہی اور کفر کے اندھیرے سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائے۔ ایمان کو روشنی اور نور اس لیئے کہا گیا ہے۔ کہ اللہ کے رسُول پر ایمان لانے سے اور اُس کی تعلیم پر چلنے سے ہی انسان نیک و بد اور اپنے بُرے بھلے کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ ورنہ نہیں +

غَنِیٌّ ۔ بے پرواہ۔ بے نیاز۔ تَدْعُوْنَنَا ۔ تم ہمیں بُلاتے ہو۔ سُبُلَ ۔ راستے۔

نَصْبِرَنَّ ۔ ہم ضرور صبر کریں گے۔ اٰذَیْتُمُوْنَا ۔ تم ہمیں اذیت دو۔ تکلیف دو۔ مُتَوَکِّلُوْنَ ۔ توکل کرنے والے ۔ بھروسہ کرنے والے

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ

اور حضرت موسےٰ نے کہا اے قوم! دیکھو جب تمہارے رب نے عام حکم سنا دیا کہ دیکھو اگر تم شکر کرو گے تو تمہیں اور زیادہ نعمتیں دُوں گا

اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ

لیکن اگر تم کفر کرو گے تو وہ یہ کہتا ہے میرا عذاب کافروں کے لئے بہت ہی سخت ہوگا۔ اور موسیٰ نے اُن سے یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم اور

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۸﴾ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا

جس قدر بھی دنیا میں بستے ہیں سب ہی کفر اختیار کر لیں تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں کیونکہ وہ تم سب سے بے نیاز اور تعریف کے لائق ہے۔ اے لوگو!

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڛ وَالَّذِيْنَ مِنْ

کیا تمہیں اُن لوگوں کا کچھ بھی حال نہیں جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں جیسے کہ نوح کی قوم۔ عاد اور ثمود کی قوم اور اُن کے بعد کی قومیں

بَعْدِهِمْ ڔ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

جن کو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اُن سب کے پاس اللہ کے رسول صاف دلیلیں اور نشانیاں لے کر آئے۔ مگر

فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ

اُنہوں نے رسولوں کے منہ کو بند کرنے کی کوشش کی یعنی کہ اپنے ہاتھوں سے اُن کے منہ بند کئے اور کہہ دیا کہ جو کچھ تم دے کر بھیجے

بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ﴿۹﴾ قَالَتْ

گئے ہو ہم اُس سے بالکل منکر ہیں۔ اور جس چیز کی تم ہمیں دعوت دیتے ہو ہمیں اس میں سراسر شک ہے ذرہ بھر بھی یقین نہیں۔ اُن کی طرف

رکوع ۲

المنزل ۳

رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ یَدْعُوْكُمْ

بھیجے ہوئے رسولوں نے کہا کیا اُس اللہ کے متعلق تمہیں شک ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور وہ تو تمہیں اس لئے

لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَیُؤَخِّرَكُمْ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ قَالُوْۤا

بلا رہا ہے کہ تمہارے کچھ گناہوں کو معاف کرے اور تمہیں ایک مقرر وقت تک مہلت دے۔ قوم والوں نے کہا بھائی! تم اور

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا

کیا ہو؟ ہماری طرح انسان ہی تو ہو تو کیا اب تم چاہتے ہو کہ جن کی ہمارے باپ دادے پرستش کرتے تھے اُن سے

كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۰﴾ قَالَتْ لَهُمْ

ہمیں روک دو؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر کوئی اپنے سچا ہونے کی صاف صاف نشانی لاؤ۔ اُن کی طرف بھیجے ہوئے رسولوں

رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَمُنُّ عَلٰی مَنْ

کہا اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم سوائے تمہارے جیسے انسان ہونے کے اور کچھ نہیں مگر اللہ نے ہم پر احسان کیا اور وہ اپنے

یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِیَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا

بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور ہمارے لئے تو یہ ناممکن ہے کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی یا دلیل

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَا لَنَاۤ اَلَّا

تمہارے لئے لے آئیں اور جب ہر ایک ایماندار کو چاہیئے کہ اللہ پر بھروسہ رکھے۔ تو پھر ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ

نَتَوَكَّلَ عَلَی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَاۤ

نہ کریں جبکہ اُس نے ہی یہ ہمارا راستہ ہمیں سمجھایا ہے۔ ہم اُسی پر بھروسہ کرتے ہوئے تم ہمیں جو تکلیف

اٰذَیْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع

دو گے اُس پر صبر کریں گے۔ کیونکہ سب بھروسہ کرنے والے اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

ع ۲ / ۱۴

تفسیر

اس رکوع کی پہلی آیات میں حضرت موسیٰ کی زبانی یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی عبادت سے بے نیاز ہے۔ صرف اُنہیں کے بھلے کے لیئے اُنہیں عبادت کا حکم دیتا ہے۔ اُس کے بعد عبرت دلانے کے لیئے نافرمان اُمتوں کا حال بیان کیا گیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ اُنہوں نے اپنے رسُولوں سے کیا سلوک کیا اور اُن رسولوں نے کس طرح اُن کو جواب دیا۔ اور پھر کس طرح اُنہوں نے صبر سے کام لیا۔ اور یہ حقیقت میں ہمیں نصیحت کی گئی ہے کہ ہم بھی تبلیغ کرنے میں صبر سے کام لیں اور لوگوں کی باتوں کا تحمل سے جواب دیں +

لَنُسْكِنَنَّكُمُ۔ بسائیں گے تم کو۔ خَافَ۔ خوف کیا۔ ڈرا۔ خَابَ۔ ناکام رہا۔
يَتَجَرَّعُهٗ۔ گھونٹ دیں گے۔ يُسِيغُهٗ۔ اتارے گے رَمَادٍ۔ راکھ۔
اِشْتَدَّتْ۔ سخت ہوگی۔ بَرَزُوْا۔ رُوبرو نکل آئیں گے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ
کفار نے اپنے پیغمبروں سے کہا تھا کہ یا تو ہم تم کو اپنے ملک سے نکال دیں گے یا تم ہار کر

لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ
ہمارے مذہب میں آجاؤ گے۔ اس پر پیغمبروں کے پروردگار نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ ہم ان سرکش لوگوں کو

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ ذٰلِكَ
ضرور ہلاک کر دیں گے۔ اور ان کے بعد ہم تم کو ملک میں بسائیں گے۔ یہ صلہ اُن لوگوں کے لئے ہوگا

لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَ
جو میری جوابدہی کے لئے کھڑے ہونے سے اور میرے وعدہ عذاب سے ڈرتے ہیں۔ پیغمبروں نے چاہا کہ ان کا اور کافروں کا

خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ مِّنْ وَّرَآىِٕهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ
جھگڑا کہیں فیصلہ ہو چنانچہ اُن کی خواہش پوری ہوئی اور ہر ایک جھگڑالو سرکش ہلاک ہوا۔ یہ تو دنیا کی سزا تھی اس کے بعد اس کے لئے

مَّاۗءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ
دوزخ ہے اور وہاں اس کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ گھونٹ تو دے گا لیکن گلے سے نیچے اُسے اتار نہ سکے گا ہر طرف سے موت

مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَآىِٕهٖ عَذَابٌ
ہی موت کا سامان ہوگا لیکن اُس کی جان نہ نکلے گی اور عذاب سخت اس کے سامنے رہے گا۔

غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ
اپنے پروردگار سے جو کفر کرتے ہیں ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے راکھ کہ آندھی کے

ۨ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا
دن تیز ہوا اُسے اُڑا لے جائے اور ان کی کمائی کچھ بھی ان کے کام نہ آئے گی۔

كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
اور یہی پرلے درجے کی ناکامیابی ہے۔ اے آدم زاد! کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ

اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
خدا نے آسمانوں اور زمین کو ضرور کسی مصلحت ہی سے پیدا کیا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو مٹا کر

وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۱۹﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿۲۰﴾ وَ

نئی خلقت کو لا بسائے۔ ایسا کرنا اللہ کے لئے دشوار نہیں ہے۔ قیامت

بَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا

کے دن اللہ کے سامنے سب لوگ حاضر ہوں گے تو ضعیف کفار متکبر کفار سے کہیں گے ہم تو تمہارے پیرو تھے"

لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ

آج تم کچھ بھی اللہ کا عذاب ہم سے ہٹا سکتے ہو یا نہیں؟ وہ جواب دیں گے

قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ

"اللہ ہم کو راہ راست دکھاتا تو ہم بھی تمہیں راہ راست دکھاتے۔ اب ہم صبر کریں یا بے صبری کریں دونوں

صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ ﴿۲۱﴾

حالتیں برابر ہیں ہم کو عذاب سے کسی طرح چھٹکارا نہیں۔

ع ۵ — ۱۵

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں نافرمان اُمتوں کی گستاخانہ گفتگو ہے۔ اس کے بعد ان کی ہلاکت اور ان کی جگہ دُوسری قوموں کے لانے کا ذکر ہے۔ پھر دوزخیوں کی سزا کا ذکر ہے۔ جو بڑی عبرتناک ہے۔ ان کو ہر طرف سے موت کی تکلیف گھیرے ہوئے ہوگی +

مُصْرِخِكُمْ فریاد کو پہنچنے والا تمہارا۔ اَصْلُهَا۔ اس کی جڑ۔ فَرْعُهَا۔ اس کی ڈالیاں
اجْتُثَّتْ۔ جسم پکڑ گیا۔

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ

اخیر فیصلہ کے بعد شیطان کہے گا "خدا نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے

وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا

جھوٹا وعدہ کیا تھا میں نے تم پر کوئی زبردستی تو کی نہ تھی میں نے تو صرف اتنا کیا کہ

أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنْفُسَكُمْ ۖ

تمہیں اپنی طرف بلایا اور تم نے میرا کہنا مان لیا تو تم لوگ مجھے کیوں الزام دیتے ہو، بلکہ اپنے آپ ہی کو الزام دو۔

مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ

نہ میں تمہاری فریادرسی کر سکتا ہوں اور نہ تم لوگ میری فریادرسی کر سکتے ہو میں تو یہ مانتا ہی نہیں کہ اس کے پہلے دنیا میں تم مجھے

مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾ وَ اُدْخِلَ

اللہ کا شریک ٹھیراتے تھے۔ بیشک ظالموں پر قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے تو ایسے باغوں میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں پڑی بہہ رہی

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ

ہوں گی اور وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ان میں ہمیشہ رہیں گے وہاں ان کی ملاقات کے وقت کی دعا سلام علیکم ہوگی

تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا

اے محمد! کیا تو نے نظر نہیں کی کہ اللہ نے اچھی بات یعنی کلمہ توحید کی مثال ایسے اچھے درخت سے دی ہے جس کی جڑ گڑی

ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ

ہوئی ہو اور شاخیں آسمان سے ملی ہوئی ہوں۔ اور خدا کے حکم سے وہ ہر فصل میں بار آور رہے۔ اور اللہ تعالےٰ

رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

لوگوں کے لئے اس واسطے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ نصیحت پکڑیں

وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ۟ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ

کلمۂ شرک اس برے درخت جیسا ہے جو اکھڑا ہوا زمین پر ہو اور

الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ

ٹھیر نہ سکتا ہو۔ اللہ تعالےٰ ایمان والوں کو کلمہ توحید کی برکت سے

الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَ یُضِلُّ اللّٰهُ

دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھے گا اور ظالموں کو گمراہی میں

الظّٰلِمِیْنَ ۙ۫ وَ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ﴿۲۷﴾ ع

چھوڑ دیتا ہے اور جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے۔

ع ۱۶

تفسیر

اس رکوع میں شیطان جو اپنے پیروؤں کو جواب دے گا۔ اس کا بیان ہے۔ اور ایمان و نیک عمل والوں کی تعریف کی گئی ہے۔ پھر کلمۂ توحید کی شان مذکور ہے جو ایک مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح کلمۂ شرک کی بھی لیکن جو لوگ ایمان والے ہیں۔ وہ محکم بات پر ثابت رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ صرف ظالموں کو ہی گمراہ کرتا ہے +

مَصِيرَكُمْ - پھر جانا تمہاری طرف - دَآئِبَيْنِ - پھرنے والے - لَا تُحْصُوْهَا - نہ پورا گن سکو ان کو

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ

اے پیغمبر! کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جنہوں نے اللہ کے نعمت کے بدلے ناشکری کی اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر

دَارَ الْبَوَارِ ﴿٢٨﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾ وَجَعَلُوا لِلَّهِ

یعنی جہنم میں لے جا اتارا - یہ سب اس میں داخل ہوں گے جو بہت بری جگہ ہے۔ ان لوگوں نے اللہ کے شریک

أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى

ٹھہرائے ہیں تاکہ اور لوگوں کو اللہ کے راستے سے بہکائیں۔ اے پیغمبر! آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ دنیا میں چند روز فائدے اٹھا

النَّارِ ﴿٣٠﴾ قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا

پھر تو تمہارا ٹھکانا دوزخ ہی میں ہے۔ اے محمدؐ! تو ہمارے مومن بندوں سے کہہ دو کہ وہ نماز پڑھا کریں اور ہم نے جو دیا ہے اسے

مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ

چھپا کر یا ظاہر کر کے روز قیامت کے آنے کے پہلے خرچ کرتے رہیں کیونکہ قیامت کے دن نہ اعمال کی خرید و فروخت ہوگی۔

وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ

اور نہ کسی کی دوستی کام آئے گی۔ اللہ ہی نے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسا کر اس کے

السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ

ذریعہ سے تمہارے کھانے کے لئے میوے پیدا کئے۔ اپنے حکم سے پانی میں چلنے کے لئے

الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ﴿٣٢﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ

کشتیاں تمہارے اختیار میں کر دیں۔ نہریں تمہارے قابو میں کر دیں۔ آفتاب اور مہتاب کو بھی تمہارا

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿٣٣﴾ وَآتَاكُم

مطیع بنا دیا۔ کہ وہ چکر کھا رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہارے واسطے مسخر کر دیا۔ اور جو کچھ تم نے اس سے

مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا

مانگا اور تمہیں درکار تھا اس نے تمہیں دیا۔ اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گننے سے عاجز آ جاؤ گے۔

إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ﴿٣٤﴾

بیشک انسان بڑا ہی بے انصاف اور ناشکر گذار ہے۔

ع ٥ ٧ ١٧

تفسیر

اللہ کی نعمت کے بدلے جن لوگوں نے ناشکری کی اور قوم کو ہلاکی کے گڑھے میں گرایا۔ ان کی اور جنہوں نے شرک کیا ان پر

عذاب کا ذکر ہے۔ اس میں وہ لوگ بھی شریک ہیں۔ جو قوموں کو طرح طرح کی اپنی نفسانی تحریکات میں مبتلا کرتے ہیں +

اَصْنَام۔ جمع صنم کی۔ بتوں۔ عَصَانِیْ۔ میری نافرمانی کی۔ نُعْلِنُ۔ ظاہر کرتے ہیں۔
کِبَر۔ بڑھاپا۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَ
اے کفار مکہ وہ وقت یاد کرو جب ابراہیم نے کہا تھا اے میرے پروردگار اس شہر مکہ کو جائے امن بنا دے مجھے اور

بَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ
میری نسل کو بتوں کی پرستش سے بچا۔ اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت سے آدمیوں کو بھٹکایا

النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ
ہے۔ جو میری پیروی کرے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو تو بخشنے والا مہربان

رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ
ہے۔ اے ہمارے پروردگار میں نے اپنی بعض اولاد کو محترم گھر یعنی کعبہ کے پاس میدان بے زراعت مکہ میں

بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ
بسائی ہے۔ تاکہ یہ لوگ نماز پڑھیں۔ تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف

النَّاسِ تَهْوِيْ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾
پھیر اور ان کو دوسرے ملکوں کی پیداوار سے روزی دے۔ تاکہ یہ تیرا شکر کریں۔

رَبَّنَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ
اے میرے پروردگار تو میری چھپی اور کھلی ہوئی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اللہ پر کوئی چیز زمین اور آسمان

شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ
کی مخفی نہیں ہے۔ شکر ہے اس اللہ کا جس نے بڑھاپے

لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ
میں مجھے اسمٰعیل اور اسحٰق عطا کیے ہیں۔ میرا رب بیشک سب کی دعا سنتا ہے۔ اے میرے پروردگار

اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾
تو مجھے اور میری اولاد کو پابند نماز رکھ اور میری دعا کو قبول کر۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ ع ۶/۱۸
اے میرے پروردگار حساب کے دن میرے اور میرے والدین اور سب مومنوں کے گناہ بخش دے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے جو کہ مکہ معظمہ اور اپنے اولاد کے لیئے کی تھی منجملہ اور دو باتوں کے اس شہر کی عظمت کی طرف لوگوں کا دل لگا رہنے کی دعا کی تھی۔ یہ دل کی لگی ہوئی دعا تھی۔ کہ آج سب مسلمانوں کا دل اس کی طرف لگا رہتا ہے پہلی دعا کو قبول ہونے کو یاد کر کے اس کی شکرگذاری کرتے ہیں۔ اخیر میں اپنے والدین و جملہ مسلمانوں کی نجات کی دعا ہے۔

تَشْخَصُ ۔ چڑھ جاویں گی۔ مُهْطِعِیْنَ ۔ دوڑتے ہوئے۔ مُقْنِعِیْ ۔ اونچا کیئے ہوئے۔

اَقْسَمْتُمْ ۔ قسم کھاتے ہیں۔ اَصْفَاد ۔ زنجیروں۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۥ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ

اے نبی! یہ نہ سمجھو کہ کفار مکہ کے اعمال سے اللہ غافل ہے۔ عذاب میں تاخیر تو صرف اس دن تک کے لیئے

لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ

ہے جب لوگوں کی نظریں خیرہ ہوں گی۔ لوگ اپنے سر اوپر اٹھائے ہوئے دوڑتے چلے جائیں گے۔

لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ وَاَنْذِرِ النَّاسَ

اور اپنے آپ کو بھی نہ دیکھیں گے۔ دل بھی ان کے اڑے ہوئے ہوں گے۔ اے پیغمبر! آپ لوگوں کو اس دن سے

يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى

ڈرائیے جب کہ عذاب آنے پر ظالم کہیں گے کہ اے میرے پروردگار ہم کو ذرا مہلت دے تو

اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا

ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور پیغمبروں کی پیروی کریں گے تو جواب دیا جائے گا کیا تم لوگ وہی نہیں ہو

اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ

جو آپس میں قسمیں کھا کر کہتے تھے۔ کہ تم پر زوال نہ آئے گا۔ کیا تم ان لوگوں کے گھروں میں نہیں رہے۔

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا

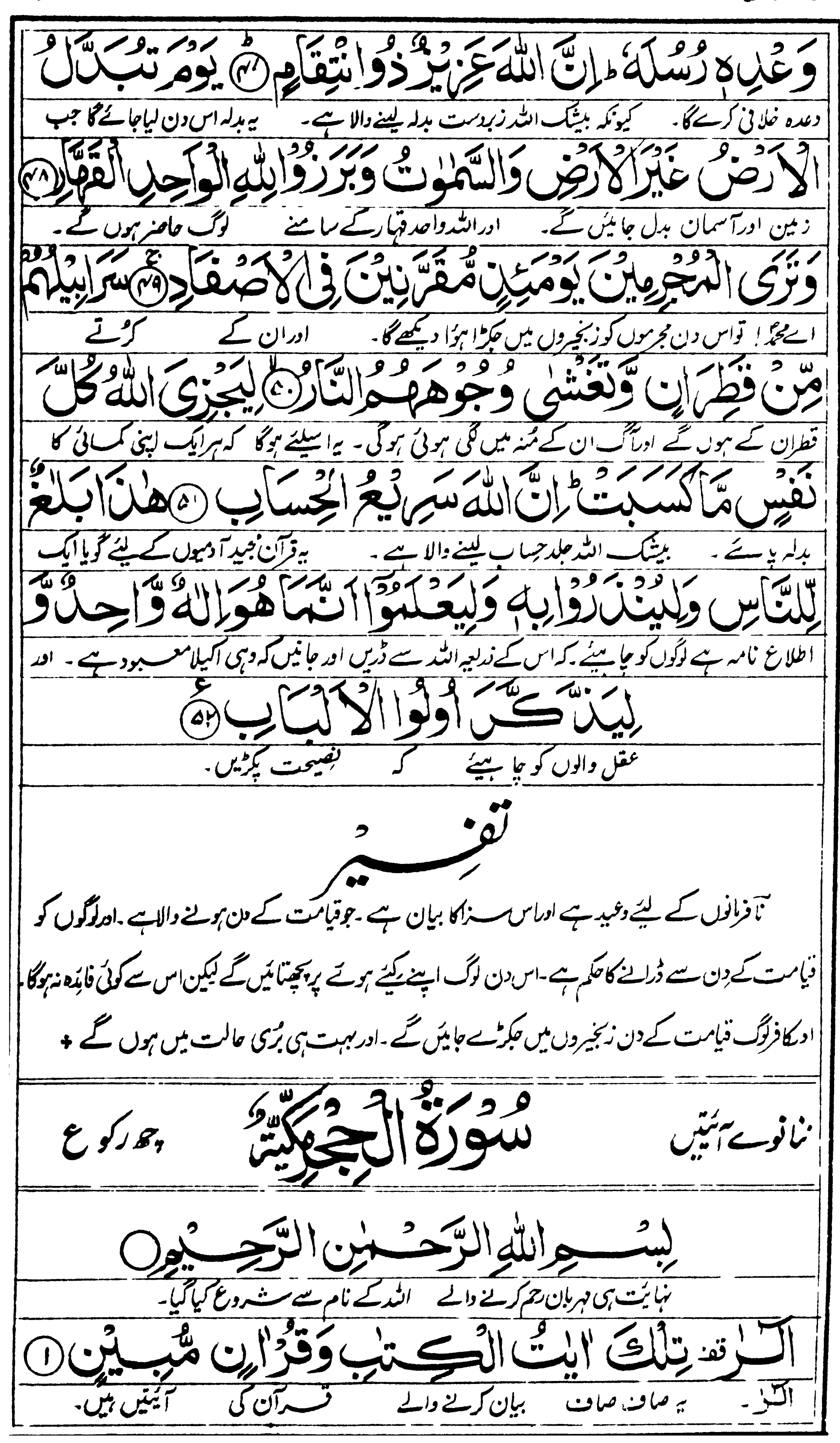
جنہوں نے اپنے آپ ظلم کیئے تھے۔ حالانکہ تم پر ظاہر ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا اور تم کو مثالیں

لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ

دے کر سمجھا بھی دیا تھا۔ وہ لوگ اپنی چالیں چلتے رہے حالانکہ ان کی چالیں اللہ کی نظر میں تھیں۔ گو ان لوگوں کی

كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ

چالیں ایسی تھیں کہ پہاڑ بھی ان سے ٹل جائے مگر ان کی کوئی تدبیر پیش نہ گئی۔ اے محمدؐ! تو یہ نہ سمجھ کہ اللہ اپنے رسولوں سے



وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ

وعدہ خلافی کرے گا۔ کیونکہ بیشک اللہ زبردست بدلہ لینے والا ہے۔ یہ بدلہ اس دن لیا جائے گا جب

الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾

زمین اور آسمان بدل جائیں گے۔ اور اللہ واحد قہار کے سامنے لوگ حاضر ہوں گے۔

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ

اے محمدؐ! تو اس دن مجرموں کو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھے گا۔ اور ان کے کرتے

مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِىَ اللّٰهُ كُلَّ

قطران کے ہوں گے اور آگ ان کے منہ میں لگی ہوئی ہوگی۔ یہ اسلیئے ہوگا کہ ہر ایک اپنی کمائی کا

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ

بدلہ پائے۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ قرآن مجید آدمیوں کے لیئے گویا ایک

لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ

اطلاع نامہ ہے لوگوں کو چاہیئے کہ اس کے ذریعہ اللہ سے ڈریں اور جانیں کہ وہی اکیلا معبود ہے۔ اور

لِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع

عقل والوں کو چاہیئے کہ نصیحت پکڑیں۔

ع ۱۱ ۱۵

تفسیر

نافرمانوں کے لیئے وعید ہے اور اس سزا کا بیان ہے۔ جو قیامت کے دن ہونے والا ہے۔ اور لوگوں کو قیامت کے دن سے ڈرانے کا حکم ہے۔ اس دن لوگ اپنے کیئے ہوئے پر پچھتائیں گے لیکن اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اور کافر لوگ قیامت کے دن زنجیروں میں جکڑے جائیں گے۔ اور بہت ہی بری حالت میں ہوں گے +

ننانوے آیتیں ۔ **سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ** ۔ چھ رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہایت ہی مہربان رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

الٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

الٓرٰ۔ یہ صاف صاف بیان کرنے والے قرآن کی آیتیں ہیں۔

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
رُبَ	بہت بار۔ اکثر۔	یُلْهِهِمُ	غفلت میں رکھے اُن کو	اَمَلُ	اُمید۔ آرزو۔
تَسْبِقُ	آگے بڑھ جاتی ہے۔	الذِّكْرُ	نصیحت یعنی قرآن۔	مَجْنُوْنٌ	دیوانہ۔
شِيَعِ	فرقے۔ گروہ۔	نَسْلُكُهٗ	بٹھا دیتے ہیں ہم اس کو / جوڑ دیتے ہیں۔	ظَلُّوْا	ہو جائیں وہ۔
يَعْرُجُوْنَ	وہ چڑھیں وہ چڑھتے ہیں۔	سُكِّرَتْ	پردہ ڈالا گیا نشہ سلچھا گیا	مَسْحُوْرُوْنَ	جادو کیے ہوئے۔

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۲﴾

اے محمدؐ! یہ کافر بہت بار یہ تمنا کریں گے کہ کاش! وہ بھی مسلمان ہوتے۔

ذَرْهُمْ يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ

انہیں اسی حالت میں کھاتے پیتے اور دنیا کی زندگی سے فائدہ اُٹھاتے رہنے دے ان کو ان کی آرزو

يَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ

آخرت سے غافل کر رہی ہیں مگر انہیں جلد حقیقت کا پتہ چل جائے گا۔ اور ہم نے جس بستی کو بھی تباہ کیا اُس کے لیے ایک

مَّعْلُوْمٌ ﴿۴﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا

مہلت کی مدت ضرور مقرر کی تھی۔ اور اس اُمت کے متعلق مقرر کی ہوئی گھڑی نہ تو کبھی مقررہ وقت سے بڑھ جاتی ہے

يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۵﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ

نہ وہ قوم ہی اُس کو ملتوی کر سکتی ہے۔ اور یہ کافر کہتے ہیں کہ اے بھائی جس پر کہ قرآن نازل ہوا ہے

الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۶﴾ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ

تو تو دیوانہ ہے۔ اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ

لے آتا، اور اے محمدؐ! ہم جب بھی فرشتوں کو اتارتے ہیں

اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿۸﴾ اِنَّا نَحْنُ

تو ایک خاص ٹھیک مصلحت کے مطابق اتارتے ہیں اور جب فرشتے اتریں گے تو پھر انہیں مہلت ہی کب

نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا

دی جائیگی۔ اور ہم نے اس قرآن کو اتارا ہے اور اب ہم ہی اس کی حفاظت بھی کریں گے۔ اور یقیناً اے محمدؐ ہم نے

الربع ۱۴

مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْأَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَمَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ

تجھ سے پہلے بھی جو گروہ گذرے ہیں اُن میں بھی پیغمبر بھیجے۔ اور کوئی ایسا رسول نہیں تھا جو اُن کے پاس گیا ہو

رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ

اور اس کے ساتھ اُنھوں نے ٹھٹھا نہ کیا ہو۔ ہم بھی پھر مجرموں کے دل میں اسی خیال

قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ

کو بٹھا رہنے دیتے ہیں۔ یہ کروالے بھی ایمان نہیں لاتے اور یہی عادت ان سے پہلوں کی بھی

الْأَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ

گذر چکی ہے۔ اے محمدؐ! اگر ہم آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ پھر اُس پر چڑھنے کے

يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ

قابل بھی ہو جائیں تو یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھوں میں کچھ نشہ کی خماری سی ہے جس سے ٹھیک کچھ بتا

قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾

نہیں سکتے۔ نہیں! بلکہ ہم پر تو جادو کر دیا گیا ہے۔

ع ۱۵ ۱

تفسیر

اس سورت کا نام سورت حجر اس لئے ہے۔ کہ اس میں ایک بستی جس کا نام حجر تھا، اُس کے رہنے والوں کا بیان ہے۔ اس میں بھی سورت ابراہیم کی طرح اُن قوموں کا حال ہے۔ جن پر اُن کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب نازل ہوا۔ اس سورت کے پہلے رکوع میں اوّل تو قرآن کی ایک خاص خوبی بیان کی گئی ہے۔ کہ یہ عذاب و ثواب یا دوسری باتیں بالکل صاف صاف بتا دیتا ہے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے۔ اگرچہ کافر دنیا کے دھندوں اور اپنی فضول امیدوں میں پھنس کر اسلام کو قبول نہیں کرتے۔ مگر ایک وقت ان پر ایسا ضرور آئے گا کہ یہ بھی تمنا کریں گے۔ کہ کاش! ہم بھی مسلمان ہوتے۔ خصوصاً اُس وقت جبکہ یہ مسلمانوں کو جنت میں دیکھیں گے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ منکروں کی یہ عام عادت ہے کہ یہ معجزات اور خدا کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہیں لاتے۔ یہاں تک کہ اگر ان کے لئے آسمان پر چڑھنے کا رستہ بنا دیا جائے تو بھی یہ نہیں مانیں گے۔ بلکہ اُلٹا کہیں گے۔ کہ ہم پر جادو کیا گیا ہے۔ اور اسی طرح باقی رکوعوں میں اسی بات کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ کس طرح اُن لوگوں نے اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھ کر انکار کیا۔ اور پھر ہلاک ہوئے۔

بُرُوجًا ۔ بُرج۔ حَفِظْنٰهَا ۔ ہم اس کی حفاظت ۔ محفوظ رکھا رَجِیْمٍ ۔ دھتکارا ہوا پھٹکارا ہوا
اِسْتَرَقَ ۔ چرالے چرایا اس نے شِهَابٌ ۔ چمکتا ہوا شعلہ ۔ مَدَدْنٰا ۔ ہم نے پھیلانا ۔
رَوَاسِیَ ۔ پہاڑ ۔ لَوَاقِحَ ۔ پانی سے بھری ہوئی ۔ خٰزِنِیْنَ { خزانہ کرنے والے ۔ جمع کرنے والے ۔
مُسْتَقْدِمِیْنَ ۔ پہلے ۔ مُسْتَاْخِرِیْنَ پچھلے ۔ بعد میں آنے والے ۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَیَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَ
اور یقیناً ہم نے ہی آسمان بنائے میں اور پھر اُن برجوں کو دیکھنے والوں کے لئے آراستہ کر دیا ہے ۔ اور ہم نے
حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ
ہر ایک دھتکارے ہوئے شیطان سے ان کو محفوظ کر رکھا ہے ۔ اور اگر کوئی چوری سے کچھ سننا بھی چاہتا ہے تو اس پر
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَیْنَا
وہیں سے شعلے برسنے شروع ہو جاتے ہیں ۔ اور اس زمین کو ہم نے ہی بچھایا ہے اور اس میں
فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَ
پہاڑ کھڑے کر دیئے اور پھر اس زمین میں ہر ایک مناسب اور سجاوٹ کی چیز ہم نے ہی اگائی اور پھر
جَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِیْنَ ﴿۲۰﴾
اس زمین کی پیداوار کو تمہارے لئے اور جس کو تم خود رزق نہیں دے سکتے اُس کے لئے زندگی کا سامان بنا دیا ۔
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ
اور کوئی چیز ایسی نہیں ہمارے پاس جس کے خزانے نہ ہوں مگر ہم ہر ایک چیز کو ایک خاص اندازے کے مطابق
مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۱﴾ وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
اُتارتے ہیں ۔ اور ہم نے ہی پانی سے بھری ہوئی ہواؤں کو بھیجا پھر اُن سے ہی آسمان سے مینہ برسایا ۔
فَاَسْقَیْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِیْنَ ﴿۲۲﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ
اور پھر وہ پانی تمہیں پلایا ۔ جس کو تم جمع نہیں رکھ سکتے تھے ۔ اور ہم ہی ہیں جو سب کو
نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ
زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہم ہی ہیں جو باقی رہ جائیں گے ۔ اور یاد رکھو جو پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی ہمیں معلوم ہیں
مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ
اور جو بعد میں آئیں گے ہمیں اُن کا بھی علم ہے ۔ اور اے محمدؐ ! تیرا رب ان سب کو قیامت کے

ع ۲ ۲

يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٢٥﴾

دن اکٹھا کرے گا۔ اور وہ تو بہت ہی حکمت والا اور ہر چیز کا جاننے والا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ آسمان میں جو برج وغیرہ بنائے گئے ہیں۔ ان سے غیب کا علم معلوم نہیں ہو سکتا۔ شیطان صفت انسان بہت کچھ کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہ کچھ پتہ نہیں چلا سکتے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنی دوسری نعمتیں جو انسان کے لیئے اور حیوان دونوں کے لیئے عام ہیں۔ بیان کی ہیں۔ اور یہ صرف اس لیئے کہ پڑھنے والے سمجھیں۔ غور کریں۔ اور اللہ پر ایمان لے آئیں۔ اور جو ایمان لے آئے ہیں۔ وہ اللہ کے ان انعامات کا شکریہ ادا کریں +

صَلْصَالٍ گار۔ کیچڑ۔ حَمَإٍ۔ گرم کی ہوئی۔ مَسْنُونٍ کھنکھناتی۔ بجنے والی۔ ٹھیکری کی طرح۔

الْجَانَّ۔ جن۔ سَمُوْمِ۔ بہت گرم۔ سَوَّيْتُهٗ میں اُسے برابر کروں۔ درست کروں

نَفَخْتُ۔ میں پھونکوں۔ میں نے پھونکی رُوْحِيْ۔ میری بنائی ہوئی رُوح۔ فَقَعُوْا۔ تم گر پڑے۔ جھک جاؤ۔

اَنْظِرْنِيْ۔ مجھے تو مہلت دے۔ اَغْوَيْتَنِيْ۔ تو نے مجھے گمراہ کیا۔ اُغْوِيَنَّهُمْ۔ میں انہیں گمراہ کروں گا

عَلَيَّ۔ مجھ تک۔ مَقْسُوْمٌ۔ بانٹا گیا۔ مقرر کیا گیا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٦﴾

اور یقیناً ہم نے ہی انسان کو اُس کیچڑ سے جو کہ پک کر ٹھیکری کی طرح ہو رہا تھا بنایا۔

وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ﴿٢٧﴾ وَإِذْ قَالَ

اور اِس انسان سے پہلے ہم نے جن کو بہت تیز آگ سے پیدا کیا اور اے محمدؐ! جب تیرے پروردگار

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ

نے فرشتوں سے کہا کہ دیکھو میں کیچڑ سے جو پک کر ٹھیکری کی طرح ہو رہی ہو انسان بنانے والا

مَّسْنُوْنٍ ﴿٢٨﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا

ہوں پس جب میں اُس کو ٹھیک ٹھاک کر کے اپنی طرف سے اُس میں رُوح ڈال دوں تو تم سب اُس کے

لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ إِلَّآ

سامنے تابعدار ہو کر جھک جانا۔ پس سب فرشتوں نے آدم کے سامنے جھک کر تابعداری کا اظہار کیا۔ سوائے

إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ

ابلیس کے کہ جس نے اس بات کا انکار کیا کہ اُس کا تابعدار ہو۔ اللہ تعالےٰ نے ابلیس سے کہا۔

مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿٣٢﴾ قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ

کیا بات ہے کہ تو نے ان تابعداری کرنے والوں کا ساتھ نہیں دیا۔ اُس نے کہا مجھ سے تو نہیں ہو سکتا کہ اُس

لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿٣٣﴾ قَالَ

انسان کو جس کو تو نے اُس کیچڑ سے جو پک کر ٹھیکری کی طرح ہو رہا تھا، پیدا کیا ہے، سجدہ کروں۔ اللہ تعالےٰ نے کہا

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ

جا نکل جا بس آج سے تو ہماری طرف سے دھتکارا گیا ہے۔ اور ہماری طرف سے قیامت کے دن تک تجھ پر

يَوْمِ الدِّينِ ﴿٣٥﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٣٦﴾

لعنت برستی رہے گی۔ ابلیس نے یہ سنکر کہا۔ اے اللہ! مجھے بھی اُس دن تک جس دن کہ یہ انسان پھر دوبارہ اُٹھائے جائیں

قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٣٧﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٣٨﴾

کچھ کرنے کی مہلت دے۔ اللہ نے کہا جا تجھے مہلت دی گئی اُس دن تک جس کا وقت مقرر ہو چکا ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَ

ابلیس نے کہا اے اللہ چونکہ تو نے مجھے بھٹکا یا ہے تو اب میں زمین میں انسان کو دنیا کی زندگی آراستہ کر دکھاؤں گا اور

لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾

اُن سب کو گمراہ کر دوں گا۔ مگر سوائے تیرے مخلص بندوں کے کہ انہیں شاید نہ کر سکوں۔

قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ

اللہ تعالےٰ نے کہا دیکھ یہ اخلاص کا ہی راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے اسی لئے جو میرے بندے بن گئے اُن پر

لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿٤٢﴾

تیرا کوئی بس نہیں۔ ہاں! تیرا بس اُن گمراہوں پر ہوگا جو تیری پیروی کریں گے۔

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ

اور اُن سب کے لئے جہنم کا وعدہ ہے۔ اُس جہنم کے سات دروازے ہیں اور اُن میں سے

لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ ﴿٤٤﴾

ہر ایک دروازہ کے لئے ایک خاص حصہ مقرر ہے۔

ع ۳ ۱۹ ۳

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے انسان اور جن کی پیدائش کا حال بیان کیا ہے۔ پھر اس کے بعد انسان کو

تمام مخلوقات پر فضیلت دینے کا حال بتایا ہے۔ یہ صرف اس لئے کہ انسان اپنے کو حقیر سمجھ کر کسی اَور کو اپنا معبود نہ بنا لے۔ اور مشرک بن کر اپنے آپ کو دوزخ میں ڈالے۔ اور یہ بھی بتایا ہے۔ کہ جو اللہ پر ایمان لے آتے ہیں اور اس لئے مخلص بندے بن جاتے ہیں۔ اُن پر کسی شیطان یا ابلیس کا بس نہیں چل سکتا۔ ابلیس کا بس صرف انہی لوگوں پر چلتا ہے جو خود خدا سے منہ موڑیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان لائیں۔ اور اس کی عبادت کریں۔ تاکہ شیطان کے شر سے محفوظ رہیں +

غِلٍّ ۔ رنج۔ کدورت۔ سُرُرٍ ۔ جمع سریر۔ تخت۔ بچھونے۔ مُتَقٰبِلِيْنَ ۔ آمنے سامنے۔
ضَيْفِ ۔ مہمان۔ وَجِلُوْنَ ۔ ڈرنے والے۔ تَوْجَلْ ۔ تو ڈر۔
بَشَّرْتُمُوْنِيْ {تم مجھے بشارت دیتے ہو۔ خوشخبری دیتے ہو۔} قٰنِطِيْنَ ۔ نا اُمید ہونے والے۔ يَقْنَطُ ۔ وہ نا اُمید ہوتا ہے۔
خَطْبُكُمْ ۔ تمہارا کام تمہاری مہم۔ لَمُنَجُّوْهُمْ {ضرور نجات دینے والے بچانے والے۔} قَدَّرْنَآ {ہم نے جانچ لیا ہے معلوم کیا ہے۔}

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤٥﴾ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ
یقیناً پرہیزگار جنتوں میں ہوں گے جن میں چشمے جاری ہوں گے۔ اُنہیں کہا جائے گا کہ سلامتی کے ساتھ اور امن و امان سے
اٰمِنِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا
ان جنتوں میں داخل ہو جاؤ۔ جو بھی ان کے دل میں کسی سے رنج و کدورت ہو گی اُسے مٹا دیا جائے گا اور وہ بھائی بھائی بن کر
عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ
آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ نہ تو انہیں اس جنت میں کسی قسم کی تکلیف پہنچے گی نہ وہ کبھی اُس جنت سے
مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾
نکالے جائیں گے۔ اے محمدؐ! میرے بندوں کو بتا دے کہ میں بخشنے والا مہربان بھی ہوں
وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ
اور میرا عذاب بھی بہت دردناک عذاب ہے۔ اور اے محمدؐ! ان لوگوں کو ابراہیمؑ کے مہمانوں کے معاملہ
ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ
سے آگاہ کر۔ اور وہ یوں ہے۔ کہ جب وہ ابراہیمؑ کے پاس پہنچے اور اُسے السلام علیکم کہا۔ تو ابراہیمؑ نے
قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ
اُن سے کہا کہ ہمیں تو تم سے کچھ خوف سا معلوم ہوتا ہے۔ اُنہوں نے کہا ڈر نہیں۔ ہم تجھے ایک سمجھدار لڑکے کے پیدا ہونے کی

وقف لازم

بِعُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓي اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ

خوشخبری دیتے ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا کیا تم اب بشارت دیتے ہو جبکہ میں بالکل بوڑھا ہو چکا ہوں یہ بشارت

تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾

کیسی دے رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم تجھے ایک سچی خوشخبری دے رہے ہیں اس کے پورا ہونے سے ناامید نہ ہو۔

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّاۗلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا

ابراہیمؑ نے کہا ناامید تو میں نہیں۔ اپنے پروردگار کی رحمت سے تو وہی ناامید ہوتے ہیں جو گمراہ ہوں پھر ابراہیمؑ نے ان سے

خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ

پوچھا۔ اے مہمانو! اچھا تو تمہارا اصلی کام کیا ہے جس کے متعلق تم بھیجے گئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم مجرموں کی قوم کی طرف

مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ۭ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾

بھیجے گئے ہیں۔ تاکہ اُن پر عذاب نازل کرائیں۔ ہاں لوط کے اہل وعیال! انہیں ہم ضرور عذاب سے بچا لیں گے۔

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۱۶

سوائے لوط کی بیوی کے ہم نے اندازہ لگایا ہے کہ وہ ضرور پیچھے رہ جانے والی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے تو جنتیوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اُس کے بعد حضرت ابراہیمؑ کے پاس اُن مہمانوں کے آنے کا بیان ہے۔ جو حقیقت میں اللہ کے بھیجے ہوئے رسول تھے۔ اور یہ بتایا گیا ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالےٰ کی رحمت سے کسی وقت بھی نااُمید نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ ہر وقت اور ہر حال میں انسان کی مدد کرسکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کی گئی۔ نیز یہ بھی بتایا گیا ہے جس چیز کو ہم ناممکن سمجھتے ہیں وہ حقیقت میں اللہ کے نزدیک کوئی ناممکن نہیں۔

مُنْكَرُوْنَ۔ ناپہچان، پردیسی۔ اجنبی۔ اِمْضُوْا۔ جاؤ تم۔ — مَقْطُوْعٌ۔ کاٹی جانے والی۔

تَفْضَحُوْنِ {تم رسوا کرتے ہو مجھ کو تم رسوا / مجھے تم فضیحت کرتے ہو} تُخْزُوْنِ۔ تم مجھے رسوا کرتے ہو۔ — نَنْهَكَ۔ تجھے ہم نے منع کر دیا۔

بَنٰتِيْ۔ میری بیٹیاں۔ لَعَمْرُكَ۔ تیری زندگی کی قسم۔ — سَكْرَتِهِمْ۔ اپنے نشے میں اپنی مستی میں

مُشْرِقِيْنَ۔ دن چڑھتے۔ سورج نکلتے۔ سِجِّيْلٍ۔ کنکر۔ — مُتَوَسِّمِيْنَ {تاڑ لگانے والے۔ غور فکر سے پتہ لگانے والے}

سَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ۔ سیدھا راستہ۔ پکا راستہ۔ اَیْکَۃ۔ ایک بستی کا نام ہے جنگل کو بھی کہتے ہیں۔ بِاِمَامٍ۔ راستے پر۔

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾

جب لوط کے اہل وعیال کے پاس وہ اللہ کے بھیجے ہوئے پہنچے تو لوط نے انہیں دیکھ کر کہا تم تو مجھے کچھ ناپہچان سے پردیسی معلوم ہوتے ہو

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾ وَاَتَيْنٰكَ

انہوں نے جواب دیا ہم پردیسی نہیں جن سے تم ڈرو بلکہ ہم تیرے پاس وہ سچی خبر لے کر آئے ہیں جس کے متعلق یہ کافر شک کرتے

بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ

ہیں۔ اور ہم سچ کہتے ہیں کہ ایک سچی خبر تیرے پاس لے کر آئے ہیں۔ پس تھوڑی رات رہتے ہی یہاں سے اپنے عیال کو لیکر

الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا

نکل چل اور تو سب اہل وعیال کے پیچھے پیچھے چل۔ اور دیکھنا تم میں کوئی بھی پیچھے کی طرف متوجہ نہ ہو اور جہاں تمہیں

حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ

جانے کا حکم دیا گیا ہے وہاں چلے جاؤ۔ اور ہم نے اُسے یہ فیصلہ بھی سنا دیا کہ صبح ہوتے ہی

دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ

اس قوم کی جڑ کٹنے والی ہے۔ اُدھر جب اس کی قوم کے لوگوں کو مہمانوں کا آنا معلوم ہوا تو سب شہر والے

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾

خوشیاں مناتے ہوئے اُس کے گھر کی طرف آئے۔ حضرت لوط نے اُنہیں دیکھ کر کہا دیکھو یہ میرے مہمان ہیں خدا کے لئے مجھے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ

مہمانوں کے سامنے ذلیل نہ کرو۔ اللہ سے ڈرو اور مجھے رسوا نہ کرو۔ وہ کہنے لگے۔ کیا ہم نے تجھے تمام دنیا کے لوگوں کی حمایت

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ ط

سے منع نہیں کیا تھا؟ لوط نے جواب دیا کہ اگر تمہیں کچھ کرنا ہی ہے تو یہ میری قوم کی بہو بیٹیاں کیا کم ہیں؟

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

اے محمدؐ! تیری زندگی کی قسم وہ تو اپنی مستی میں اندھے ہو رہے تھے ان باتوں کو کب سنتے پس سورج نکلتے ہی اُن کو ایک

الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا

چنگھاڑ نے پکڑ لیا۔ پس ہم نے اس بستی کو بھونچال سے اوپر تلے کر دیا اور اُن کافروں پر کھنگر لے

عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾ ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾

پتھروں کا مینہ برسایا۔ غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس لوط کی قوم کے واقعہ میں ہی اللہ کی قدرت کی کئی ایک نشانیاں ہیں

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

اور وہ بستی تو سیدھے راستے پر واقع ہے۔ پھر اس بستی میں ایمانداروں کے لئے اب بھی کئی نشانیاں ہماری قدرت کی اور اس

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا

قوم کی تباہی کی ہیں۔ اور اسی طرح ایکہ کے رہنے والے بھی ظالم تھے   پس ہم نے اُن سے بھی انتقام لیا۔

مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾

اور یہ دونوں بستیاں   صاف راہ پر واقع ہیں۔

ع ۱۹ ۵ ۵ وقف لازم

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح حضرت لوط کی قوم نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی اللہ کی نافرمانی کی۔ پھر کس طرح اللہ نے حضرت لوط کو تو بچا لیا۔ اور اُس سب قوم کو ہلاک کر دیا۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ بھی بتایا ہے کہ ایسی قوم سے ہمدردی کرنے والے بھی مجرم شمار کئے جاتے ہیں۔ اور اُنہیں بھی عذاب میں گرفتار کیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی کو حضرت لوط کی قوم کے ساتھ ہلاک کیا گیا۔

حِجْرِ۔ ایک بستی کا نام۔   يَنْحِتُوْنَ۔ وہ تراشتے تھے۔   مُصْبِحِيْنَ صبح کے وقت۔

اِصْفَحِ۔ درگذر کر تو۔   صَفْحَ۔ درگذر کرنا۔ معاف کرنا۔   مَثَانِيْ۔ دُہرائی جانے والی۔

لَا تَمُدَّنَّ۔ مت پھیر۔   اَزْوَاجًا۔ گروہ۔   اخْفِضْ جھکائے تو

جَنَاحَ۔ بازو۔   الْمُقْتَسِمِيْنَ۔ بانٹ لینے والے۔   عِضِيْنَ۔ ٹکڑے۔

اِصْدَعْ۔ کھول کر سنا دے۔   الْيَقِيْنُ۔ موت۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا

اور یقیناً حجر کے رہنے والوں نے بھی ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ ہم نے اُن کو اپنی نشانیاں دکھائیں

فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ

مگر وہ اُن سے منہ موڑے ہی رہے۔   اور بڑے امن وامان سے   پہاڑ میں تراش تراش کر

بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾

گھر بناتے رہے   پس پھر   صبح کے وقت   انہیں ایک چنگھاڑ نے آ دبایا۔

فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَمَا خَلَقْنَا

اور جو کچھ وہ کر رہے　اُس نے اُنہیں کچھ فائدہ نہ پہنچایا۔　یہ سب آسمانوں　اور زمین کو

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ

اور جو اُن کے اندر ہے　ان سب کو ہم نے　بالکل عین مصلحت موقعہ کے مطابق بنایا ہے۔ اور اسی طرح

السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ رَبَّكَ

عین موقع پر وہ گھڑی بھی آ کر رہے گی جس کا ہم وعدہ دے رہے ہیں۔ اے محمدؐ! ان کافروں سے اچھے طریقہ سے درگذر ہی کر

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ

یقیناً تیرا رب جس نے پیدا کیا ہے وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور یقیناً ہم نے　تجھے سات　بار بار　دُہرائی جانے والی

وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا

آیتیں اور ایک عظمت والا قرآن دیا ہے۔ اب تو کچھ ہم نے مختلف لوگوں کو دے رکھا ہے اس کی طرف توجہ ہی نہ کر

بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

اور نہ ہی اُن کا کچھ فکر کر　اور صرف　مسلمانوں کی مدد کے لئے اپنے بازو کو جھکا۔

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَآ

اسے محمدؐ!　ان لوگوں سے کہدے　کہ میں تو ایک صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ اور ہم نے اس

اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ

قرآن کو اسی طرح اتارا جس طرح کہ پہلے ہم نے اَور کتابوں کو اُن بانٹنے والے لوگوں پر اتارا تھا جنہوں نے بانٹ بانٹ کر قرآن

عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا

کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ تیرے پروردگار کی قسم! ہم ان سب کو ضرور اس کے متعلق پوچھیں گے۔ جو کچھ کہ

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ

وہ کرتے رہے ہیں۔ اے محمدؐ! جس طرح تجھے ہم نے حکم دیا ہے تو اسی طرح قرآن ان لوگوں کو کھول کھول کر

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ

سنادے اور مشرکوں سے کنارہ۔ ہم تیری طرف سے ان مذاق اُڑانے والوں کے لئے کافی ہیں۔ جو اللہ کے ساتھ

يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ

ایک اَور اللہ بنا رہے ہیں۔　اُنہیں بہت جلد اپنی اس غلطی کا پتہ چل جائے گا۔ اے محمدؐ! ہمیں معلوم ہے

نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ

کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں　اس سے تیرا دل　ضرور تنگ ہوتا ہے۔ پس تو اپنے پروردگار کی تعریف اور تسبیح

رَبَّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى

گئے جا اور اس کے فرمانبردار سجدہ کرنے والے بندوں میں سے ہو جا۔ اور تو اس وقت تک اپنے پروردگار کی عبادت

يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾

کئے جاتا وقتیکہ تیری موت تیرے سامنے آ کھڑی ہو۔

ع ۶ ۴۰

تفسیر

اس رکوع میں اوّل تو حجر کے رہنے والوں کی نافرمانی اور اُن کی تباہی کا ذکر ہے۔ پھر اس کے بعد فرقہ بنانے والوں اور اختلاف کرنے والوں کو ڈرایا گیا۔ اور بتایا گیا ہے کہ قرآن سارا کا سارا عمل کرنے کی چیز ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیئے کہ ایک خاص حصے کے احکام کو مانا جائے اور باقی کو چھوڑ دیا جائے۔ اس کے بعد رسول خدا کی مثال دے کر ہمیں اللہ تعالےٰ کے احکامات کی تبلیغ کرنے اور صبر سے کام لینے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے +

ایک سو اٹھائیس آیتیں ۱۲۸ سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّة دس رکوع

رُوْحٍ۔ روح۔ مراد وحی۔ اَنْذِرُوْا۔ ڈراؤ تم۔ نُطْفَةٍ۔ نطفہ۔

دِفْءٌ۔ جاڑے کا سامان کپڑے وغیرہ۔ جَمَالٌ۔ جمال۔ خوبصورتی زینت تُرِيْحُوْنَ۔ شام کے وقت لاتے ہو۔

تَسْرَحُوْنَ۔ صبح کو لے جاتے ہو۔ بٰلِغِيْهِ۔ پہنچنے والے اُس تک شِقِّ۔ سختی۔ جانکاہی۔

خَيْلَ۔ گھوڑے۔ بِغَالَ۔ خچریں۔ حَمِيْرَ۔ گدھے۔ جمع حمار کی۔

لِتَرْكَبُوْهَا۔ تاکہ تم اُن پر سوار ہو قَصْدُ السَّبِيْلِ۔ سیدھی راہ۔ جَآئِرٌ۔ ٹیڑھی راہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

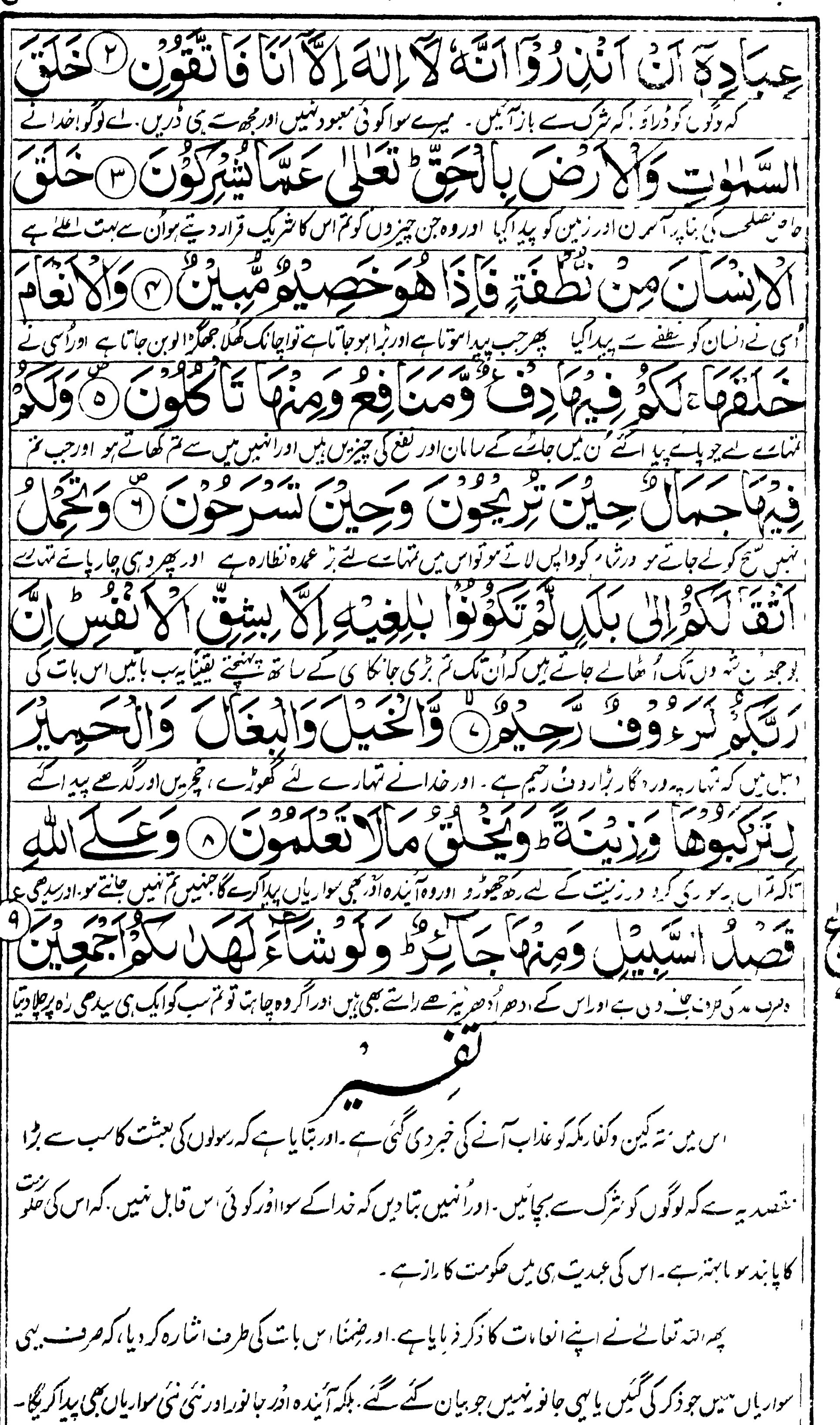
شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

اے مشرکو! خدا تعالےٰ کی طرف سے عذاب کا فیصلہ ہو گیا۔ اب اتنی جلدی نہ کرو۔ وہ پاک ہے اور ان چیزوں سے اعلیٰ و برتر ہے جنہیں تم اس کا

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ

شریک ٹھیراتے ہیں۔ وہ فرشتوں کے ذریعہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی نازل کرتا ہے۔



عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ خَلَقَ

کہ لوگوں کو ڈراؤ ! کہ شرک سے باز آئیں ۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور مجھ سے ہی ڈریں ۔ اے لوگو ! خدا نے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ﴿۳﴾ خَلَقَ

خاص مصلحت کی بنا پر آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور وہ جن چیزوں کو تم اس کا شریک قرار دیتے ہو اُن سے بہت اعلیٰ ہے

الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴﴾ وَالْاَنْعَامَ

اُسی نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا پھر جب پیدا ہوتا ہے اور بڑا ہو جاتا ہے تو اچانک کھلا جھگڑالو بن جاتا ہے اور اُسی نے

خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَكُمْ

تمہارے لیے چوپائے پیدا کیے اُن میں جاڑے کے سامان اور نفع کی چیزیں ہیں اور انہیں میں سے تم کھاتے ہو اور جب تم

فِیْهَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾ وَتَحْمِلُ

انہیں صبح کو لے جاتے ہو اور شام کو واپس لاتے ہو تو اس میں تمہارے لئے بڑا عمدہ نظارہ ہے اور پھر وہی چارپائے تمہارے

اَثْقَالَكُمْ اِلٰی بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ

بوجھ ان شہروں تک اُٹھا لے جاتے ہیں کہ اُن تک تم بڑی جانکاہی کے ساتھ پہنچتے یقیناً یہ سب باتیں اس بات کی

رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۷﴾ وَّالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ

دلیل ہیں کہ تمہارا پروردگار بڑا رؤف رحیم ہے ۔ اور خدا نے تمہارے لئے گھوڑے ، خچریں اور گدھے پیدا کیے

لِتَرْكَبُوْهَا وَزِیْنَةً ؕ وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ وَعَلَی اللّٰهِ

تاکہ تم اُن پر سواری کرو اور زینت کے لیے رکھ چھوڑو اور وہ آیندہ اور بھی سواریاں پیدا کرے گا جنہیں تم نہیں جانتے ہو ۔ اور سیدھی

قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹﴾ ع

راہ صرف خدا کی طرف جاتی ہے اور اس کے ادھر اُدھر ٹیڑھے راستے بھی ہیں اور اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی سیدھی راہ پر چلا دیتا

تفسیر

اس میں مشرکین وکفار مکہ کو عذاب آنے کی خبر دی گئی ہے ۔ اور بتایا ہے کہ رسولوں کی بعثت کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو شرک سے بچائیں ۔ اور اُنہیں بتا دیں کہ خدا کے سوا اور کوئی اس قابل نہیں ۔ کہ اس کی حکومت کا پابند ہوا جائے ۔ اس کی عبدیت ہی میں حکومت کا راز ہے ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے انعامات کا ذکر فرمایا ہے ۔ اور ضمناً اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ، کہ صرف یہی سواریاں نہیں جو ذکر کی گئیں یا یہی جانور نہیں جو بیان کئے گئے ۔ بلکہ آیندہ اور جانور اور نئی نئی سواریاں بھی پیدا کریگا ۔

ریلوے ٹرین، موٹر، ہوائی جہاز، سٹیم شپ، یہ سب چیزیں صرف اسی ایک آیت کا ظہور ہیں۔ مگر سمجھنے کے لئے عقل چاہیئے۔ اور صرف اسی پر بس نہیں۔ بلکہ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ میں آئندہ کی ایجادات بھی آگئیں۔

پھر یہ بتایا ہے کہ جس طرح یہ سواریاں تمہیں ایک راستے پر لے چلتی ہیں۔ اور کہیں اگر تم بھول جاؤ تو سیدھا راستہ تلاش کرنے میں بہت کوشش کرتے ہو۔ اسی طرح یہ قرآن بھی تمہیں سیدھا راستہ بتاتا ہے۔ اور وہ اللہ کا عبد و محکوم ہو جاتا ہے۔ تو اگر تم دوسروں کے عبد و محکوم بن گئے ہو تو تمہیں خود بخود سیدھا راہ تلاش کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے +

تُسِيْمُوْنَ۔ تم مویشی چراتے ہو۔ مُسَخَّرٰتٌ۔ مسخر کئے ہوئے تابع۔ ذَرَاَ۔ پیدا کیا۔
اَلْوَانُهٗ۔ رنگ۔ طَرِيًّا۔ تر و تازہ۔ مَوَاخِرَ۔ چیرنے والے۔
تَمِيْدَ۔ جھک۔ عَلٰمٰتٍ۔ علامتیں نشانیاں۔ تَعُدُّوْا۔ تم شمار کرو، گنو
لَا تُحْصُوْهَا۔ تم ان کا احاطہ نہ کر سکو گے۔ گن نہ سکو گے۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّ
اور تمہارا خدا وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا اس میں سے تم پیتے ہو اور
مِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ
اُسی سے درخت وغیرہ اُگتے ہیں کہ جن میں تم ڈھور ڈنگر کو چراتے ہو اور اسی پانی کے ذریعے خدا تمہارے لئے کھیتی پیدا کرتا
وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
ہے اور زیتون اور کھجور کے درخت و انگور کی بیلیں اور ہر طرح کے میوے پیدا کرتا ہے۔ غور و فکر کرنے والوں کے لئے
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ
ان باتوں میں بہت نشانیاں موجود ہیں۔ اور اسی نے تمہارے لئے رات، دن
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ
سورج اور چاند کام میں لگا دیئے ہیں۔ اور ستارے بھی اسی کے حکم سے تمہارے تابع ہیں۔ ان باتوں میں عقل و دماغ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ
رکھنے والوں کے لئے بہت نشانیاں ہیں۔ اور دیکھو! جو اس نے تمہارے فائدے کے لئے زمین سے
مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾
مختلف رنگ کی چیزیں پیدا کر دیں۔ اس میں بھی یقیناً نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نشانی موجود ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا

اور تمہارا خدا وہی ہے جس نے سمندر کو بھی تمہارے کام میں لگا دیا اور اس سے تروتازہ مچھلی کا گوشت کھاتے ہو۔ اور پہننے

مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيْهِ وَ

کے لئے زیورات کی چیزیں نکالتے ہو۔ اور تم دیکھو تو ایسا معلوم ہو کہ جہاز سمندر کو چیرتے ہوئے چلے جا رہے ہیں یہ

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰى فِي

اس لئے کہ تم تجارت کرو اور اس کے شکر گزار بندے بنو۔ اور اس نے زمین پر پہاڑ

الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ

گاڑھ دیئے کہ وہ تمہیں لے کر ایک طرف نہ جھک پڑے اور اس میں دریا اور راستے بنا دیئے تاکہ تم

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ

سیدھے راہ پر چل سکو۔ اور بھی علامتیں مقرر کر دیں۔ ان کے علاوہ ستاروں سے بھی لوگ راہ پا لیتے ہیں۔ تو اے مشرکو!

يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تَعُدُّوْا

کیا وہ جو ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے اس کے برابر ہو جائے گا جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ اور اگر تم

نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ

لوگ اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنے لگو تو ہرگز نہ کر سکو۔ بے شک اللہ بڑا غفور رحیم ہے۔ وہ تمہارے

يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

چھپے اور ظاہر اعمال کا واقف ہے۔ اور جن لوگوں کو یہ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ؕ

وُہ تو ایک چیز بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وُہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔

اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۱۲

وُہ تو مُردے ہیں زندہ بھی نہیں۔ اور یہ بھی نہیں جان سکتے کہ وُہ کب دوبارہ اُٹھائے جانے والے ہیں۔

تفسیر

اس سارے رکوع میں خدا تعالےٰ نے اپنی مہربانیاں یاد کرائی ہیں۔ اور اپنی طرح طرح کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو دلیل بنا کر مشرکوں سے پوچھا ہے۔ کہ کیا وہ بھی کوئی چیز ایسی فائدہ مند اور اس طرح کی پیدا کر سکتے ہیں؟ اور اس طرح قائل کیا گیا ہے کہ جب وہ کچھ پیدا بھی نہیں کر سکتے۔ بلکہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ اور وہ زندہ بھی نہیں

بلکہ مُردے ہیں۔ تو انہیں خدا کا شریک کیسے ٹھیرایا جاسکتا ہے؟

مُنْكِرَةٌ۔ انکار کرنے والے۔ لَاجَرَمَ۔ ضروری بات ہے۔ اَوْزَارَهُمْ۔ اپنے بوجھ۔
كَامِلَةً۔ پورے پورے۔ مَا يَزِرُوْنَ۔ جو اٹھاتے ہیں۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
اے لوگو! تمہارا معبود حقیقی صرف ایک ہی ہے۔ پھر جو لوگ آخرت پہ ایمان نہیں رکھتے ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
زنگ آلود ہیں اور وہ متکبر ہیں۔ یہ ضروری بات ہے کہ یقیناً اللہ اُن کے

مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾
چھپے اور ظاہر کو جانتا ہے اور وہ بڑا بننے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ لا

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾
کہ جب اُن سے کہا جاتا ہے دیکھو تو تمہارے پروردگار نے یہ کیا نازل کیا ہے! وہ کہہ دیتے ہیں کہ پہلوں کے افسانے

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ
تاکہ اس کہنے سے وہ اپنے گناہوں کے بوجھ پورے پورے قیامت کے دن اُٹھائیں اور اُن کے بھی جنہیں

يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع
گمراہ کرتے رہے بغیر علم کے۔ تو یہ کیا بُرا بوجھ اُٹھاتے ہیں۔

ع ۳ / ۹

تفسیر

اس میں اوّلاً توحید کا بیان ہے۔ پھر منکروں کے انکار کی وجہ بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اللہ کو تکبر پسند نہیں ہے۔ اور بڑے بننے والوں کو وہ دوست نہیں رکھتا۔

فائدہ

تکبر اور شیخی کرنا۔ اور خود ستائی اچھی نہیں!

پھر قرآن کی تکذیب اور اسے قصۂ پارینہ کہنے والوں کی سزا بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے بوجھ سے دبے جائیں گے۔ اور جن کو وہ گمراہ کرتے تھے ان کے گناہوں کا بھی بار اُن پر پڑے گا۔

فائدہ

جب کسی بات کا علم نہ ہو تو اس کے بارے میں خواہ مخواہ اپنے دل سے کچھ بتا دینا جو غلط ہو ٹھیک نہیں۔

فائدہ

گناہ کی طرف جانے والا اور راستہ بتانے والا دونوں پر گناہ کا بار پڑتا ہے۔ اسی طرح نیکی کرنے والا یا نیکی کی تعلیم دینے والا دونوں کو نیکی کا ثواب ملتا ہے +

قَوَاعِد ۔ جڑیں۔ بنیادیں۔ سَقْف ۔ چھت۔ تُشَاقُّوْنَ ۔ تم دشمنی کرتے تھے۔

طَيِّبِيْنَ ۔ پاک وصاف۔

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ

اے محمدؐ! ان سے پہلے بھی لوگوں نے ہمارے خلاف چالیں چلیں پھر جب موقعہ آیا تو اللہ نے ان کا بنا بنایا گھر جڑ بنیاد

الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰهُمُ

سے اکھاڑ دیا اور ان پر اوپر سے چھت آگری اور ایسی جگہ سے ان پر عذاب

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

آپہنچا کہ وہ خیال میں بھی نہیں لا سکتے تھے پھر قیامت کے دن انہیں رسوا کریگا

يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ

اور پوچھے گا! میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کی وجہ سے تم مومنوں سے دشمنی

فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَ

رکھتے تھے۔ جن لوگوں کو علم دیا گیا تھا وہ کہیں گے کافروں کے لئے آج کے دن

السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ

بڑی رسوائی اور برائی ہے۔ وہ جنہیں دنیا میں موت کے وقت فرشتے اس حال میں مارتے ہیں

ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ

کہ وہ گنہگار ہوتے ہیں۔ موت دیکھ کر وہ سلامتی چاہیں گے کہیں گے ہم تو کوئی بدی کرتے ہی نہ تھے۔ جواب ملے گا۔

بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ

ہاں ٹھیک ہے! اللہ تمہارے عملوں سے خوب واقف ہے۔ چلو اب جہنم کے دروازوں سے

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾

داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہو تکبر کرنے والوں کا یہ کتنا برا ٹھکانا ہے۔

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ

اور ان کے برعکس جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے۔ بجائے قصہ پارینہ کے کہتے ہیں

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ

بڑی خیروبرکت والی کتاب۔ تو جو لوگ نیکی کرتے ہیں اُن کے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے۔ اور آخرت کا گھر تو

الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ

بہت ہی بہتر ہے اور وہ پرہیزگاروں کے لئے کتنا اچھا گھر ہے۔ باغات ہیں ہمیشہ رہنے والے

يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا

اُن میں وہ داخل ہونگے ان کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی اور انہیں جو چاہیں گے ملے گا۔

يَشَاۗءُوْنَ ۭ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِيْنَ

خدا متقیوں کو ایسے ہی نیک جزا دے گا۔ وہ جن کا اس حالت

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ

میں فرشتے خاتمہ کرتے ہیں کہ وہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں السلام علیکم!

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ

تو جنت میں داخل ہو چلو۔ اپنے اچھے عملوں کے بدلے میں۔ تو اے محمدؐ! کیا یہ لوگ اس بات کے انتظار میں ہیں

اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ كَذٰلِكَ

کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا عذاب الٰہی آنازل ہو۔ کوئی بات نہیں۔ ان سے اگلوں

فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ

نے بھی یہی کیا تھا۔ حالانکہ اللہ نے اُن پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا

اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔ بس! ان سے پہلوں کو تو ان کی کرتوتوں کے بدلے بُرا اجر ملا

وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾

یعنی جس عذاب کی وہ ہنسی اُڑاتے تھے اس نے اُنہیں آگھیرا۔ انہیں بھی ہوشیار رہنا چاہیئے۔

ع ۹

تفسیر

کفار ومشرکین عذاب کے خواستگار ہوتے اور اُن باتوں کا مضحکہ اُڑاتے تھے۔ جو قرآن میں تھیں۔

تو اُن کے بارے میں ایک تو دُنیا ہی میں عذاب کی خبر دی گئی ہے ۔ اور اس کے لیئے پہلوں کا حال بیان کیا گیا ہے ۔ جو ان کی طرح عذاب کے منتظر رہتے ۔ اور وہ اچانک ایسی جگہ سے آلیتا کہ انہیں وہ پہلو سُوجھتا ہی نہ تھا ۔ دُوسرے ان کے مرنے کے وقت اور بعد کا نظارہ بیان کیا ہے کہ فرشتے انہیں مار کر جہنّم کی طرف لے جائیں گے ۔

اس کے برعکس جنہوں نے قرآن کو اپنے لیئے خیر و برکت سمجھ کر اس پر عمل کیا ۔ اور خدا سے ڈرتے رہے انہیں فرشتے اس حال میں وفات دیں گے کہ وہ توبہ کرکے گناہوں سے پاک ہو گئے ہوں گے ۔ تو فرشتے انہیں آ کر سلام کریں گے ۔ اور جنّت کی خوشخبری دیں گے ۔

فائدہ

قرآن پر عمل کرنا اور خدا سے ڈرنا ۔ یہ چیز جنّت میں لے جائے گی ۔ اسلیئے پہلے یہ معلوم کر لینا ضروری ہوا ۔ کہ قرآن میں لکھا کیا ہے ۔ ورنہ عمل کس چیز پر کریں گے ؟ ✤

اِنْ تَحْرِصْ ۔ اگر تو حرص کرے ۔ جَھْدَ ۔ زیادہ سخت ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ

اور شرک کرنے والے کہتے ہیں ۔ کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم نہ ہمارے باپ دادا اس کے علاوہ

مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ

کسی اَور کو پوجتے اور نہ اس کے حکم بغیر کوئی چیز حرام کرتے

شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى

ان سے پہلوں نے بھی اسی طرح کیا ۔ تو کیا رسولوں کے ذمہ سوائے کھلا پیغام

الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ

پہنچا دینے کے کچھ اَور بھی ہے ؟ نہیں ۔ اور یقیناً ہم نے سب امتوں میں جو رسول

اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ

بھیجے انہوں نے یہی کہا کہ خدا کی عبادت کرو اور شیطانی کاموں سے بچو ۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ

تو اُن میں سے بعض کو خدا نے ہدایت دی اور بعض نے اپنے حق میں گمراہی لے لی ۔

فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾

پس تم زمین میں چلو پھرو اور دیکھو! جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔

إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ

اور اے محمدؐ! اگر آپ کو اُن کی ہدایت کی لگن ہے تو یاد رکھیے کہ اللہ اُس کی راہبری نہیں کرتا جس

وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٧﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ

ہدایت کی توفیق لے لیتا ہے اور ایسوں کی کوئی مدد بھی نہیں کر سکتا۔ وہ بڑی مغلظ قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ یقیناً

لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَ

جو مر جائے گا اللہ اُسے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ نہیں! بلکہ وہ ضرور ایسا کرے اس کا تو پکا وعدہ ہے۔ لیکن

لَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي

بہتیرے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں۔ اور اس کی غرض یہ ہے کہ لوگ جس بات میں اختلاف کرتے تھے

يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿٣٩﴾

وہ کھول کر بیان کرے اور یہ کہ کافر جان لیں کہ وہ یہ اپنے قول میں جھوٹے تھے۔ اور یہ

إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَن نَّقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾

کونسی بڑی بات ہے؟ ہمارا تو یہ دستور ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو ہمارا یہ کہدینا کہ ہو جا کافی ہے اور وہ ہو جاتی ہے۔

ع ۵

تفسیر

شروع میں بتایا گیا۔ کہ سب رسول خدا کی توحید کا سبق دیتے تھے۔ پھر آخرت کے دن سزا وجزا کا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ اور اس کی دو غرضیں یہاں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) کہ جس بات میں اختلاف رکھتے تھے۔ اس کا فیصلہ ہو۔ (۲) کافروں کو ان کے جھوٹ کا پتہ چلے۔ اور مزہ ملے +

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ۔ ضرور انہیں جگہ دینگے۔ اَنْ يَّخْسِفَ۔ یہ کہ دھنسا دے۔ تَقَلُّب۔ آمد و رفت۔

تَخَوُّف۔ ڈر کی حالت۔ يَتَفَيَّؤُا۔ ڈھل جاتے ہیں۔ يَمِين۔ دایاں ہاتھ۔ دائیں طرف

شَمَآئِل۔ بائیں طرف۔ دَاخِرُوْنَ۔ مطیع۔ فرمانبردار۔

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ

اور وہ لوگ جنہوں نے بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا خدا کی رضا کے لیے ہجرت کی تو ضرور ان کو

فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾
دنیا میں ہم اچھی جگہ دیں گے۔ اور آخرت کا اجر تو بہت ہی بڑا ہے! اگر وہ سمجھیں۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
جو مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور اللہ پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور اے محمدؐ! آپ سے پہلے بھی ہم نے

قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْــَٔـلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ
آدمیوں ہی کو رسول بنایا تھا! اور اُن کی طرف وحی کرتے تھے۔ تو اُن سے کہہ دیجئے! "اگر تم نہیں جانتے ہو تو

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
اہل علم سے پوچھ دیکھو۔ اور انہیں معجزات اور کتابیں عطا کیں اسی طرح آپ کی طرف یہ قرآن

الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ
نازل کیا کہ آپ لوگوں کو خوب سمجھادیں کہ ان کی طرف کیا حکم اُترا ہے۔ اور اس لئے بھی اُن میں غور و فکر کا مادہ

يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ
پیدا ہو۔ کیا جو لوگ بُری چالیں چلتے ہیں، اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ اچانک

يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ
انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے یا وہاں سے عذاب ان پر لوٹ پڑے۔

حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ
جہاں سے آنے کا انہیں خیال تک نہ ہو۔ یا اللہ تعالےٰ انہیں چلتے پھرتے پکڑلے تو وہ خدا کو اس بات سے

بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ
باز نہیں رکھ سکتے۔ یا وہ اُنہیں خوف ہی کی حالت میں آلے مگر پھر بھی آپ کا پروردگار

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ
یقیناً رؤف رحیم ہے۔ کیا یہ دیکھتے نہیں کہ اللہ نے جو چیز بھی پیدا کی ہے اُس کا سایہ

شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ سُجَّدًا
دائیں سے بائیں ڈھلتا ہوا گویا اللہ کو سجدہ کررہا ہے

لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
اور ہر چیز اُس کی تابعدار ہے۔ اور دیکھو! آسمانوں اور زمینوں میں

وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَهُمْ لَا
جو بھی چیزیں ہیں اور فرشتے بھی سب خدا کے آگے سر بسجود ہیں اور وہ

وقف لازم

النصف

يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ

تکبر نہیں کرتے۔ اپنے پروردگار سے جو اُن پر حکمران ہے ڈرتے رہتے ہیں۔ اور

يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدة

جس طرح وہ حکم دیتا ہے اُسی طرح کرتے ہیں

تفسیر

اِس رکوع میں بُرے کام اور منصوبے سوچنے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ انہیں اس بات سے نڈر نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ نہ جانے اُن پر کب خدا کا عذاب آجائے۔

پھر بتایا گیا ہے کہ کوئی چیز نہیں جو کسی نہ کسی حالت میں خدا کی تعظیم نہ کرتی ہو۔ خواہ ان کا سایہ ہی ہو اور ہر حرکت کرنے والی چیز تو اس کو اپنے رنگ میں سجدہ کرتی رہتی ہے۔

فرشتوں کی صفت بیان کی ہے کہ وہ وہی کام کرتے ہیں۔ جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

فائدہ

انسان بھی فرشتہ بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ جو خدا کے احکام ہیں۔ اُن پر پورا پورا عامل ہو جائے۔ اور کسی قسم کا چھوٹا بڑا گناہ نہ کرے +

وَاصِبًا۔ لازم۔ ضروری۔ تَجْـَٔرُوْنَ۔ گڑگڑاتے ہو۔ اِذَا كَشَفَ۔ جب کھل جاتا ہے۔
مَا يَشْتَهُوْنَ۔ جو وہ چاہتے ہیں مُسْوَدًّا۔ سیاہ۔ کالا۔ يَتَوَارٰى۔ چھپاتا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ

لوگو! اللہ نے حکم دیا ہے کہ دو دو معبود نہ ٹھیراؤ۔ بس میں ہی ایک معبود ہوں۔

وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ

اس لئے صرف مجھی سے ڈرو۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

الْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾

سب اُسی کا ہے اور اُسی کی اطاعت لازم بھی ہے۔ تو کیا تم لوگ اُس کے سوا کسی اَور سے بھی ڈرتے ہو؟

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

اور جتنی نعمتیں تمہیں حاصل ہیں سب خدا ہی کی طرف سے ہیں۔ پھر جب تم کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو

فَإِلَيْهِ تَجْـَٔرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا

اُسی کے آگے بلبلاتے ہو۔ پھر جب وُہ اُس تکلیف کو تم سے دور کر دیتا ہے۔ تو اسی وقت

فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ

تم میں سے بعض لوگ اپنے پروردگار کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس کی ناشکری

فَتَمَتَّعُوا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ

کرتے ہیں۔ خیر! دنیا میں مزے کر لو۔ عنقریب قیامت میں معلوم ہوگا۔ ہم نے جو رزق اُنہیں دیا ہے اس میں یہ لوگ بتوں

نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ

کا بھی حصہ ٹھیراتے ہیں جن کی اصل حقیقت کو بھی نہیں جانتے۔ تو ہم کو اپنی ذات کی قسم ہے کہ ان کی ان افتراپردازیوں کی

تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُم مَّا

پرسش ضرور قیامت میں ہوگی۔ یہ منکرین حق اللہ کے لئے تو فرشتوں کو اس کی لڑکیاں بتاتے ہیں اور اپنے لئے لڑکا چاہتے

يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ

ہیں سبحان اللہ۔ اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی جائے تو ان کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے

مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا

اور زہر کا گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں۔ لوگوں سے بیٹی کے عار کے مارے جس کے پیدا ہونے کی خوشخبری ان کو دی گئی ہے

بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ

چھپے چھپے پھرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ آیا اس ذلت پر بیٹی کو لئے رہیں یا مٹی میں گاڑ دیں۔ دیکھو تو خدا کے

أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

بارے میں ان لوگوں کی کیا ہی بُری رائے ہے۔ آخرت پر یقین نہ کرنے والوں کے مناسب حال بُری باتیں ہیں

مَثَلُ السَّوْءِ ۖ وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾

اور اللہ کے مناسب شان وہ باتیں ہیں جو اعلیٰ سے اعلیٰ ہیں کیونکہ وہ زبردست حکمت والا ہے۔

ع ۱۰ ۱۳

تفسیر

اس رکوع میں بھی شرک کی بُرائی بیان کی گئی ہے۔ اور اقسام شرک کا ذکر ہے۔ اور منکرین حق کی شرارتوں کا ذکر ہے +

يُؤَخِّرُهُمْ پیچھے کرے گا اُن کو۔ اَلْسِنَتُهُمْ اپنی زبان۔ مُفْرَطُوْنَ پیش رو ہیں۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ

اگر اللہ تعالےٰ آدمیوں کو اُن کی نافرمانی کی سزا میں فوراً پکڑتا تو روئے زمین پر جاندار تک بھی باقی نہ رہتے۔

دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

مگر اللہ نے ایک مدت معین تک ان کو مہلت دے رکھی ہے۔ جب ان کا وقت آجائے گا

لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَجْعَلُوْنَ

تو ایک دم بھی نہ تو دیر ہوگی اور نہ جلدی ہوگی۔ اور یہ لوگ جن چیزوں کو آپ نہیں

لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ

پسند کرتے اُن باتوں کو خدا کے لئے تجویز کرتے ہیں اور اپنی زبان سے جھوٹے دعوے بھی کرتے جاتے ہیں کہ

الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿۶۲﴾ تَاللّٰهِ

آخرت میں اُن کے لئے بھلائی ہے۔ بھلائی تو نہیں البتہ اُن کے لئے دوزخ ہے اور یہ لوگ دوزخیوں کے پیش رو بنائے جائینگے

لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ

اے پیغمبر! ہم کو اپنی ذات کی قسم ہے کہ تم سے پہلے بھی ہم نے اُمتوں کی طرف پیغمبر بھیجے مگر شیطان نے اُن لوگوں کی راہ ماری

اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَآ

اور اُن کے بُرے کام اُن کو عمدہ کر دکھائے۔ اب بھی وہی شیطان ان کافروں کا دوست بنا ہوا ہے اور آخر کار ان کافروں کو دردناک

اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا

عذاب بھگتنا پڑے گا۔ اور اے پیغمبر! ہم نے تم پر یہ کتاب اسی غرض سے اتاری ہے کہ جن باتوں میں یہ لوگ آپس میں اختلاف

فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنْزَلَ

کرتے ہیں اس چیز کو انہیں اچھی طرح سمجھا دو۔ اس کے علاوہ یہ قرآن مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ اللہ ہی نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ

آسمان سے پانی برسا کر زمین مُردہ کو اس کے ذریعہ زندہ کیا۔ سننے اور سمجھنے والوں کے لئے

فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ ع

بے شک اس میں قدرت الٰہی کی نشانی ہے۔

تفسیر

اللہ تعالیٰ کی شان میں کسی قسم کی بے ادبی نہیں کرنی چاہیئے۔ گذشتہ قوموں کی حالت پر غور کرکے

عبرت پکڑنا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن مجید میں جتنے بھی قصص ہیں سب عبرت پذیری کے لیئے ہیں۔ دُوسری قوموں کی شرارتوں اور حالتوں کو اپنے اوپر بھی منطبق کرنا چاہیئے۔

نُسْقِيكُمْ۔ پلاتے ہیں ہم تم کو۔ فَرْثٍ۔ گوبر۔ لَبَنًا۔ دُودھ۔

سَائِغًا۔ پتلا۔ شَارِبِيْنَ۔ جمع شارب کی۔ پینے والے سَكَرًا۔ نشہ۔

نَحْلِ۔ شہد کی مکھی۔ مِمَّا يَعْرِشُوْنَ۔ جو کہ وہ چھتہ بناتے ہیں فَاسْلُكِيْ۔ پس چل۔

ذُلُلًا۔ آسان۔ سہل ترین۔ شَرَابٌ۔ پینے کی چیز۔ اَرْذَلِ۔ بہت ذلیل۔

لِكَيْ۔ تاکہ۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ

چارپایوں میں بھی تمہارے لئے ایک عبرت ہے۔ کیونکہ ان کے پیٹوں میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے

مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ ﴿٦٦﴾

خالص دودھ نکال کر جو آسانی پیا جا سکے ہم تمہیں پلاتے ہیں۔

وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ

اور اسی طرح کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم نشے کی چیزیں بناتے ہو

سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾

اور یوں بھی اس کو عمدہ روزی سمجھ کر دوسری طرح سے کام میں لاتے ہو قوم دانا کے لئے اس میں بھی قدرت الٰہی کی نشانی ہے

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا

اے پیغمبر! تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور جو لوگ

وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ

اونچی اونچی ٹٹیاں بنالیتے ہیں ان میں چھتے بنا۔ پھر ہر طرح کے پھلوں میں سے ان کا عرق

الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِن

چستا پھر اور مطیع ہو کر اپنے رب کی بتائی ہوئی راہ پر چلی جا۔ اسی وجہ سے ان مکھیوں کے

بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۗ

پیٹ سے مختلف رنگ کے شربت نکلتے ہیں جس میں آدمیوں کی بہت سی بیماریوں کو شفا ہے۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ (۶۹) وَ اللّٰهُ خَلَقَكُمْ

بے شک غور کرنے والوں کے لیئے اس میں بھی قدرتِ الٰہی کی نشانی ہے۔ لوگو! اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا۔

ثُمَّ یَتَوَفّٰىكُمْ ﳜ وَ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ

پھر وہی تمہاری روحیں قبض کرتا ہے۔ اور تم میں سے بعض لوگ بدترین عمر تک پہنچائے جاتے ہیں۔ تاکہ ان کی سب

لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْــٴًـاؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ (۷۰)

معلومات معدوم ہو جائیں۔ بے شک اللہ ہی سب کچھ جاننے والا قدرت والا ہے۔

ع ۹ ۵ ۱۵

تفسیر

اس رکوع میں بھی اللہ تعالےٰ کی عجیب عجیب قدرت کا جلوہ دکھایا گیا ہے۔ گائے۔ بکری۔ بھینس۔ بھوسے کھا کر کے اعلےٰ درجہ کا سفید دودھ دیتی ہیں۔ اور شہد کی مکھی کے پیٹ سے جو رس نکلتا ہے۔ کتنا لذیذ اور کس قدر ذائقہ دار ہوتا ہے۔ مگر یہ چیزیں ان لوگوں کے واسطے عبرت ہیں جو عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں +

فُضِّلُوْا۔ فضل کیئے گئے۔ رَآدِّیْ۔ لوٹانے والے۔ حَفَدَةً۔ پوتا۔

لَا یَمْلِكُ۔ نہیں مالک ہیں۔ مَّمْلُوْكًا۔ زرخرید۔ جَهْرًا۔ علانیہ۔

هَلْ یَسْتَوٗنَ۔ کیا برابر ہیں كَلٌّ گران یُوَجِّهْهُّ مُنہ کرتا ہے۔

وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِۚ فَمَا الَّذِیْنَ

اللہ تعالےٰ ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں برتری دی ہے۔ جنہیں زیادہ روزی

فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ

عطا ہوئی ہے وہ اپنے مال اپنے غلاموں کو نہیں دیتے۔ کہ وہ غلام بھی ان کے برابر

سَوَآءٌؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ (۷۱) وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ

ہو جائیں۔ کیا یہ لوگ اسپر بھی اللہ کی نعمت سے انکار کرتے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیئے

اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِیْنَ وَ حَفَدَةً

تمہاری ہی جنس کی بیبیاں پیدا کیں اور ان بیبیوں سے بیٹے اور پوتے تمہارے واسطے پیدا کیئے۔ اور

وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ

اچھی اچھی چیزیں تمہیں کھانے کو دیں۔ کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں کو منعم ہونے کا یقین کرتے ہیں اور اللہ کی نعمت

اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا

کی ناشکری کرتے ہیں۔ اور خدا کے سوا ایسے معبودوں کی پرستش کرتے ہیں جو آسمان و زمین سے

يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا

اُن کو رزق دینے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ایسی اختیار پر اختیار

يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٧٣﴾ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

پا سکتے ہیں۔ اللہ کے لئے بادشاہوں پر قیاس کر کے مثالیں نہ کہو۔ کیونکہ اپنی شان کی مثال

وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٧٤﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا

وہی جانتا ہے۔ تم بالکل نہیں جانتے۔ دیکھو! اللہ مثال بیان کرتا ہے کہ ایک غلام وہ ہے جو غیر کی ملک ہے۔

لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ

اور کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک وہ شخص ہے جسے ہم نے اچھی روزی دی ہے اور اس

يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ

روزی میں خفیہ اور علانیہ خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہو جائیں گے؟ دیکھو جی! سب تعریف اللہ ہی

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ

کے لئے ہے مگر ان میں سے بہتیرے ایسے ہیں جو حقیقت حال سے بالکل ناواقف ہیں۔ دیکھو! اللہ ایک دوسری مثال بیان

اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ

کرتا ہے کہ دو آدمی ہیں۔ اُن میں کا ایک گونگا۔ اس کے علاوہ پرایا غلام بھی ہے کہ کچھ اختیار بھی نہیں رکھتا۔ اس وجہ سے

اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ

اپنے مالک پر گراں بار بنا ہوا ہے وہ جہاں اسے بھیجتا ہے یہ ٹھیک کام کر کے نہیں آتا۔ کیا برابر ہوگا ایک ایسے شخص کے

يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾

جو لوگوں کو حد اعتدال پر قائم رہنے کے لئے حکم دیتا ہے اور خود بھی سیدھی راہ پر چلتا ہے۔

ع ۱۰ / ۱۶

تفسیر

اس رکوع میں بھی اللہ تعالے نے اپنی نعمتوں کا اظہار فرمایا ہے اور مخلوق کی عبادت سے باز رہنے کو کہا گیا ہے۔ کافر کو غلام اور مومن کو آزاد کی مثال سے یاد فرمایا ہے۔ اور رسولوں کی تابعداری کو بہتر بتایا گیا ہے +

كَلَمْحِ الْبَصَرِ ۔ پلک جھپکنے کی مانند۔ طَيْر ۔ پرندہ۔ جَوِّ السَّمَآءِ ۔ آسمانی فضا۔

مَا يُمْسِكُهُنَّ ۔ نہیں روکتا ان کو۔ يَوْمَ ظَعْنِكُمْ ۔ تمہارے کوچ کے دن۔ اِقَامَتِكُمْ ۔ تمہارا قیام۔

اَصْوَافِهَا۔ اُن کی اُون۔ اَوْبَارِهَا۔ اوپر کے بال۔ اَشْعَارِهَا۔ اُن کے بال عام
اَثَاثًا۔ سامان۔ اَكْنَانًا۔ پردہ کی جگہ۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ
آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی باتیں اللہ کو معلوم ہیں۔ اور قیامت کا ہونا تو بس ایسا ہے جیسے آنکھ کا

الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ
جھپکنا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ جلد بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ نے

اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْئًا ۙ وَّجَعَلَ
تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا تو تم اس وقت کچھ نہ جانتے تھے پھر اُس نے

لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۸﴾
کان، آنکھیں، دل دیئے تاکہ تم اُس کی شکرگذاری کرو۔

اَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ
کیا لوگوں نے پرندوں کے حال پر نظر نہیں کیا جو آسمان کے میدان میں گھرے ہوتے ہیں اور اُڑتے وقت اُن کو

اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ
خدا ہی سنبھالتا ہے۔ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں خدا کی قدرت کی بہت سی نشانیاں موجود ہیں اور اللہ

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ
نے ہی تمہارے لئے تمہارے گھروں کو ٹھکانا بنایا اور چوپاؤں کی کھالوں سے تمہارے لئے خیمے

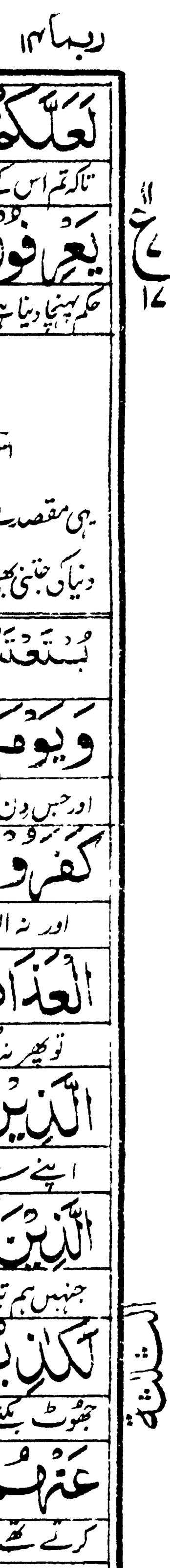
الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَیَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ
تیار کئے کہ جس کو اپنے کوچ کے وقت اور اپنے ٹھہرنے کے وقت ہلکا پاتے ہو۔

وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَاۤ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى
اور چوپاؤں کی اُون اور رووئں اور بالوں سے تمہارے لئے بہت سے سامان اور بکار آمد چیزیں بنائیں تاکہ تم ایک

حِیْنٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
وقت خاص تک ان سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور اللہ ہی نے اپنے پیدا کی ہوئی چیزوں سے تمہارے لئے سائے بنائے

مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْكُمُ الْحَرَّ وَ
پہاڑوں میں تمہارے لئے چھپ رہنے کی جگہیں بنائیں۔ تمہارے لئے کرتے ایسے بنائے کہ تمہیں گرمی سے بچائیں اور

سَرَابِیْلَ تَقِیْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ
زرہیں بنائیں کہ لڑائیوں میں تمہاری حفاظت کریں۔ دیکھو! یونہی خدا اپنی نعمتیں تم پر پورا کرتا ہے۔



لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾

تاکہ تم اس کے سامنے جھکو۔ پھر اگر کوئی اس پر بھی راہِ حق سے منہ موڑے تو اے پیغمبر! آپ کے ذمہ تو صرف کھلے طور پر اللہ کا حکم پہنچا دینا ہے اور بس!

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾

یہ لوگ اللہ کی نعمتیں پہچانتے ہیں اور پھر اس سے انکار کرتے ہیں۔ کیونکہ ان میں اکثر ناشکر گذار ہیں۔

ع ۱۷

تفسیر

اس رکوع میں بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمتوں کا اظہار فرمایا ہے۔ ان نعمتوں کو بار بار یاد دلانے سے یہی مقصد ہے کہ اے بدبخت انسان! اتنی نعمتوں کے باوجود بھی تو کفرانِ نعمت کیوں کرتا ہے۔ دیکھ سمجھ اور غور کر کیونکہ دنیا کی جتنی بھی نعمتیں ہیں سب تمہارے لیئے ہیں اور تو صرف اسی ذاتِ باری کے لیئے ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔

يُسْتَعْتَبُوْنَ۔ ان کا عذر سنا جائے گا۔ زِدْنٰهُمْ۔ ہم ان پر زیادہ کریں گے۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ

اور جس دن ہم ہر امت کے نبی کو بطور گواہ بلائیں گے پھر ان کو نہ بولنے کی اجازت ہوگی۔

كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا

اور نہ ان کی عذر خواہی ہوگی۔ اور جب گنہ گار لوگ عذاب دیکھیں گے

الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ

تو پھر نہ ان کا عذاب کم کیا جائے گا نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ اور جب مشرک

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا

اپنے شرکا کو دیکھیں گے تو بول اٹھیں گے! ہمارے پروردگار! یہی ہمارے شرکا ہیں۔

الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ

جنہیں ہم تیرے علاوہ پکارا کرتے تھے۔ اور وہ بات انہیں پر الٹتے ہوئے کہیں گے۔ "یقیناً تم

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ ۚ وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ۣالسَّلَمَ وَضَلَّ

جھوٹ بکتے ہو۔" پھر اس دن وہ اللہ کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھائیں گے اور جو کچھ افترا پردازی

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

کرتے تھے سب بھول جائیں گے۔ جو لوگ کافر ہوئے اور دوسروں کو بھی خدا کی

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا

راہ سے باز رکھتے رہے۔ تو ان کے فساد کی وجہ سے ہم ان پر عذاب پر عذاب

يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ
کریں گے۔ اور اے محمدؐ! جس دن ہم ہر اُمت کے بر خلاف انہیں میں سے ایک گواہ

مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا
بُلائیں گے اور آپ کو اُن سب پر گواہ بنائیں گے۔ تو اُس دن سب فیصلہ ہو جائے گا۔ اور ہم نے یہ کتاب

عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً
آپ پر ایسی نازل کی ہے کہ اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ اور یہ مسلمانوں کے لیئے ہدایت اور رحمت

وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ ع
اور خوشخبری ہے۔

ع ۲ ۶ ۱۸

تفسیر

اس رکوع میں حشر کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس دن کافروں مشرکوں کو کسی قسم کی بات کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ وہ بہت عذر کریں گے لیکن قبول نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ اُن شریکوں کا یہ حال ہوگا جنہیں وہ خدا کے علاوہ پکارتے تھے کہ انہیں اُلٹا جھوٹا کہیں گے۔ نیز اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ ہر اُمت میں جو نبی مبعوث ہوا وہ ان کے خلاف گواہی دے گا۔ کہ میں نے تو اپنا فرض (یعنی تبلیغ رسالت) پورا کر دیا تھا۔ لیکن انہوں نے تیرا انکار کیا۔ اور دُوسرے جھوٹے معبودوں کے پیچھے پڑ گئے۔ اور اسی طرح آنحضرتؐ کو بھی کفار و مشرکین کے مقابلے میں بطور شاہد پیش کیا جائے گا۔

اخیر میں قرآنِ حکیم کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اسے مسلمانوں کے لیئے ہدایت کا سرچشمہ، رحمت کا موجب اور بشارت دینے والا کہا ہے ✦

اِيْتَآءِ - دینا۔ يَنْهٰى - منع کرتا ہے۔ فَحْشَآءِ - بےحیائی کی باتیں۔
يَعِظُكُمْ - تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ تَنْقُضُوا - تم توڑو۔ تَوْكِيْدِهَا - ان کے پختہ کر دینے کے بعد
كَفِيْلًا - ضامن کفیل۔ ذمہ دار۔ نَقَضَتْ - توڑ دیتی ہے۔ غَزْلَ - دھاگا۔ سُوت۔
اَنْكَاثًا - ٹکڑے ٹکڑے۔ اَرْبٰى - بڑھا ہوا۔ يَنْفَدُ - ختم ہو جائے گا۔
بَاقٍ - باقی رہنے والا۔ لَنُحْيِيَنَّهٗ - البتہ ضرور زندہ کریں گے۔ قَرَاْتَ - تو پڑھے۔
اِسْتَعِذْ - پناہ مانگ۔ پناہ طلب کر۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِي

اے لوگو! اللہ تعالٰی تمہیں عدل واحسان کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم قرابت والوں کو اُن کے حقوق

الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ

ادا کرو۔ اور تمہیں بے حیائی بُرائی اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔

يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَأَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا

تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ تاکہ تم سمجھو بوجھو۔ اور جب اللہ سے عہد کرلو تو اُسے پورا

عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَ

کرو اور قسمیں کھالینے کے بعد اُن کو توڑو نہیں۔ حالانکہ

قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

اُن کے ذریعے تم نے اللہ کو کفیل بھی ٹھہرالیا ہو۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اُسے

تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ

جانتا ہے۔ اور اس عورت کی مانند نہ ہو جس نے اپنے کاتے ہوئے دھاگے کو اِتنی محنت

بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا

کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا ہو۔ اور اس سے بچو کہ تم اپنی قسموں کو باہمی فساد پھیلانے کا ذریعہ

بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُوْنَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبٰى مِنْ أُمَّةٍ ۭ إِنَّمَا

بناؤ۔ کہ اس طرح ایک جماعت دُوسری سے بڑھ جائے۔ اللہ تمہاری اس طرح

يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ

سے آزمائش کرتا ہے اور یہ سب چیزیں جن میں تمہارا اختلاف ہے تمہارے آگے قیامت کے

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً

دن وضاحت سے بیان کردی جائیں گی۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی گروہ بناڈالتا۔

وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَ

مگر یہ اس کی مرضی ہے کہ جس سے چاہتا ہے ہدایت کی توفیق سلب کرلیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عطا کردیتا ہے اور

لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْا أَيْمَانَكُمْ

قیامت کے روز تمہارے کاموں کی تم سے ضرور باز پُرس ہوگی۔ پھر سُن لو! اپنی قسموں کو اپنے درمیان فساد کا

دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا

ذریعہ نہ بناؤ۔ کہ پاؤں جم جانے کے بعد پھر اُکھڑ جائیں۔ اور بوجہ راہ خدا سے

السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ
لوگوں کو روکنے کے تم برائی کا مزہ چکھو۔ اور تمہیں عذاب میں مبتلا

عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا
کر دیا جائے۔ اور دیکھو! اللہ کا عہد معمولی قیمت پر نہ توڑ ڈالو۔ یہ بات اللہ کے

عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾ مَا عِنْدَكُمْ
نزدیک بہت اچھی ہے۔ اگر تم سمجھو! جو کچھ تمہارے پاس ہے

يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا
ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے باقی رہے گا۔ اور جن لوگوں نے صبر کیا تو جیسے ان کے

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ
عمل تھے اُن سے کہیں بہتر انہیں اجر دیں گے۔ اور ایمان کی حالت میں جو بھی

صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ
مرد یا عورت نیک عمل کرے گا ہم ضرور اس کی زندگی اچھے طریقے سے

حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا
گذارنے کا سبب بنائیں گے۔ اور ان کے نیک عملوں کے مقابلے میں کہیں بہتر اجر انہیں

يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ
دیں گے۔ اے محمدؐ! جب آپ قرآن پڑھیں تو شیطان مردود کے شر سے خدا کی

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ
پناہ مانگ لیا کریں۔ یقیناً ایمان والوں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھنے والوں پر

اٰمَنُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى
اُس کا کوئی قابو نہیں چل سکتا۔ اس کا قابو تو انہیں لوگوں پر چلتا ہے

الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع
جو اس کی دوستی کا دم بھرتے ہیں اور شرک کرتے ہیں۔

۱۳ ع ۱۱ ۱۹

تفسیر

اس رکوع میں تہذیب وشائستگی کے احکام بیان کیئے گئے ہیں۔ شروع کی آیت میں کئی احکام مختصر الفاظ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ جس سے قرآن کی فصاحت و بلاغت پر روشنی پڑتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت ابو طالب نے سُنی تو لوگوں میں آ کر کہنے لگے۔ اے لوگو! سنو میرے

بھائی کا بیٹا کیا اچھی باتیں بتاتا ہے۔ اگر تم شائستہ بننا چاہتے ہو۔ تو اس کی پیروی کرو۔

جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کفار و مشرکین کے دل پر بھی قرآن کا اثر ہوتا تھا۔ مگر ہٹ پر قائم تھے۔

پھر سوسائٹی کے اصول بتائے گئے ہیں۔ کہ آپس میں فساد نہ کرو۔ اور قسمیں نہ توڑو۔

صبر کرنے والوں کو اچھے اجر کا پیغام دیا گیا ہے۔

آخیر میں بتایا گیا ہے کہ قرآن پڑھنے سے پہلے شیطان کے شر سے پناہ مانگ لینی چاہئے یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

یا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ کہہ لینا چاہیئے۔

مُفْتَرٍ۔ افتراء کرنے والا۔ لِيُثَبِّتَ۔ تاکہ ثابت قدم رکھے۔ يُلْحِدُوْنَ۔ یہ نسبت کرتے ہیں۔

اَعْجَمِيٌّ۔ عجمی۔ غیر عربی۔ لِسَانٌ۔ زبان۔ بولی۔ اُكْرِهَ۔ مجبور کر دیا گیا۔

مُطْمَئِنٌّ۔ مطمئن۔ اطمینان والا۔ صَدْرًا۔ دل۔ اِسْتَحَبُّوْا۔ پسند کر لیا انہوں نے

فُتِنُوْا۔ آزمائے گئے۔

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا

اور جب ہم ایک آیت کی بجائے دوسری آیت بدل دیتے ہیں حالانکہ اللہ اس کے نازل کرنے کی مصلحت خوب

اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ

جانتا ہے۔ تو یہ کہتے ہیں کہ تُو تو مفتری ہے نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ انہیں علم ہی نہیں ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اسے تو

الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى

آپکے پروردگار نے روح القدس کے ذریعہ ٹھیک ٹھیک نازل کیا ہے تاکہ ایمان والوں کو ثابت قدم کرے اور مسلمانوں

وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ

کے لئے ہدایت و بشارت ہو۔ اور ہم یہ خوب جانتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ محمد کو تو ایک آدمی ایسی باتیں

بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ

سکھاتا ہے (لیکن ان کی عقل ہی ماری گئی ہے اتنا نہیں سمجھتے) کہ جس کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں وہ عجمی ہے اور یہ قرآن کی

عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ

زبان تو بڑی فصیح عربی ہے۔ یقیناً ان لوگوں کو اللہ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے۔

اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا

اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ جھوٹ افتراء تو وہی باندھتے ہیں

يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے بھی ہیں۔ اور دیکھو! جو اللہ پر ایمان لانے کے بعد

مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ

کافر ہو جائے مگر اس حالت میں نہیں کہ اس پر جبر کیا گیا ہو حالانکہ اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو۔

وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ

بلکہ وہ جو جی کھول کر کفر کرے تو ان پر اللہ کا غضب ہوگا۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا

اور ان کے لیئے بڑا عذاب بھی ہے۔ یہ اس لیئے کہ انہوں نے چندروزہ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے

عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ

پسند کر لیا۔ اور بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ

جن کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالےٰ نے مہر لگا دی۔ اور وہ خود

هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

غافل بھی ہیں۔ اُن کا آخرت میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہونا ایک لازمی بات ہے۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا

پھر آپ کا پروردگار اُن لوگوں کے لیئے جنہوں نے کڑی آزمائشوں کے بعد ہجرت کی پھر جہاد کیا اور مصیبتوں پر

وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع

صبر کیا۔ آپ کا پروردگار یقیناً ان سب باتوں کے بعد بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

ع ۱۴ ۱۰ ۲۰

تفسیر

اس رکوع میں کفار کی اس بات کا رد ہے کہ کوئی عجمی محمد صلعم کو قرآن سکھا دیتا ہے۔ مرتدوں کے لیئے سخت عذاب کی وعید ہے۔ ہجرت اور جہاد کے وقت صبر کرنے والوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اٰمِنَةً۔ امن والی۔ بےخوف۔ مُطْمَئِنَّةً۔ مطمئن۔ اَذَاقَ۔ ذائقہ چکھایا۔
تَصِفُ۔ بیان کرتی ہے۔

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ

اور اس وقت سے ڈرو۔ جب ہر شخص اپنے آپ سے ہی جھگڑتا آئے گا اس دن ہر شخص کو جو اُس نے کیا ہوگا اس کا

مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً

پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ ایک گاؤں والوں کی مثال بیان کرتا ہے

كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ

کہ اس کے رہنے والے بے خوف اور مطمئن تھے اور انہیں ہر طرف سے کھانے پینے کا سامان ملتا رہتا تھا۔

مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ

پھر انہوں نے خدا کی ان نعمتوں کا شکر نہ کیا تو اس کرتوت کی پاداش میں خدا نے اُن پر قحط سالی اور

وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

خوف کا عذاب مسلط کر دیا۔ اور ان کے پاس اس حال میں کہ وُہ گنہگار تھے

مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا

ایک رسول آیا اُنہوں نے اسے جھٹلانا شروع کیا۔ پس عذاب نے اُنہیں آپکڑا۔ (تو لے مکہ والو! تم ایسے نہ ہو) تمہیں جو کچھ اللہ نے

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ

دیا ہے اُس میں سے حلال و پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔ اور اگر تم واقعی اسی کے عابد ہو تو اُس کی نعمتوں کا

كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ

شکر ادا کرو۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ خدا تعالیٰ نے تم پر مُردار، بہتا خون،

وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ

اور سؤر کا گوشت اور اس کے نام کے سوا ذبح کیا ہوا جانور حرام کیا ہے۔ لیکن اس پر بھی (اگر کوئی انہیں کھانے پر)

بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ

مجبور ہو جائے اور وہ نافرمان یا حد سے گذرنے والا نہ ہو تو پھر بھی اللہ اسے بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو تمہاری زبانوں پر

اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا

آجائے یوں بک نہ دو کہ یہ حلال ہے یہ حرام ہے۔ کہ یوں اللہ پر جھوٹ افترا

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا

باندھنے لگو۔ کیونکہ جو لوگ اللہ پر افترا باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے

يُفْلِحُوْنَ ؕ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى

اس دنیا میں چند روز کا فائدہ ہے۔ اس کے بعد آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ ہاں! اس سے قبل جن

الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ

چیزوں کا بیان گذر چکا ہم نے وہ یہودیوں پر حرام کی تھیں۔ اور وہ بھی ہم نے

مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ

اُن پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ خود اُنہوں نے سرکشی کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ پھر یاد رکھیے کہ آپ کا پروردگار

لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ

ان لوگوں کو بخش دینے والا اور اُن پر رحم کرنے والا ہے۔ جو بے علمی میں کوئی گناہ کر بیٹھیں۔ اور

وَاَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾

پھر فوراً توبہ کرلیں اور اس کی اصلاح کرلیں۔

ع ۱۵ ۹ ۲۱

تفسیر

شروع رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی۔ اور اس کی ناشکرگذاری کا انجام بتایا ہے۔ اس کے بعد حرمت والی چیزوں کا بیان ہے۔ جو کئی دفعہ پہلے بھی گذر چکا ہے۔

آخر میں بتایا گیا ہے کہ گناہ کے بعد جو لاعلمی میں کیا گیا ہو۔ توبہ کرلی جائے تو اللہ بخش دیتا ہے۔

فائدہ

خدا کی نعمتیں بہت ہیں۔ اُن کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور اس کے احکام بجالانے چاہئیں۔

فائدہ

جو چند روزہ دُنیا کی زندگی کے لیئے غلط مسئلے بیان کرتے ہیں۔ انہیں آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔

اُمَّةً۔ پیشوا۔ مقتدا۔ قَانِتًا۔ عبادت کرنے والا۔ شَاكِرًا۔ شکر ادا کرنے والا۔

جَادِلْهُمْ۔ اُن سے مباحثہ کر اِنْ عَاقَبْتُمْ۔ اگر بدلا لو تم۔ عَاقِبُوْا۔ تم تکلیف دو۔

عُوْقِبْتُمْ۔ تمہیں تکلیف دی گئی۔ ضَيْقٍ۔ تنگی۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ

یقیناً ابراہیم (علیہ السلام) پیشوا تھے۔ شرک سے یکسو ہوکر اللہ کی عبادت کرنے والے اور وہ مشرکوں میں سے

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى

نہیں تھے۔ خدا کی نعمتوں کے ادا کرنے والے تھے۔ خدا نے انہیں رسالت کے لیئے چن لیا تھا۔ اور انہیں

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ

سیدھے راستے کی ہدایت کردی تھی۔ اور انہیں دنیا میں بھی خوبیاں دی تھیں۔ اور وہ یقیناً آخرت میں بھی

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ

صالح بندوں میں سے ہوں گے۔ اے محمدؐ! پھر ہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ یکسو ہوکر ملت ابراہیم پر چل پڑو۔

حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۲۳﴾ إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ

اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ اور ہفتہ کے دن کی تعظیم کا حکم تو انہیں

عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

دیا گیا تھا جنہوں نے بعد میں اس میں اختلاف کیا۔ اور یقیناً آپ کا پروردگار اُن تمام باتوں کا فیصلہ

الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۲۴﴾ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ

قیامت کے دن کرے گا جن میں ان کا اختلاف تھا۔ اے محمدؐ! آپ لوگوں کو اسلام کی طرف

رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي

حکمت اور اچھی اچھی نصیحتوں سے بلائیے۔ اور اُن سے بڑی خوبی سے

هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ

بحث کیجئے۔ یقیناً آپ کا پروردگار اُن لوگوں سے واقف ہے جو راہ سے بھٹک گئے ہیں۔

وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿۱۲۵﴾ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ

اور وہ ہدایت یافتہ لوگوں کا بھی علم رکھتا ہے۔ اور اے مسلمانو! اگر بدلہ لینا چاہو تو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہو

مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ ۖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ﴿۱۲۶﴾

اُتنی ہی دُوسروں کو تکلیف دو۔ اور اگر تم صبر کرلو۔ تو یہ تو صبر کرنے والوں کے لیئے اور بھی اچھا ہے۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا

اور اے محمدؐ! صبر کیجئے! اور آپ کا صبر کرنا اسی کی مدد سے ہے۔ اور (اُحد کے شہیدوں پر) رنج نہ کیجئے اور ان کافروں

تَكُ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ ﴿۱۲۷﴾ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ

کے رویّہ پر تنگ دل نہ ہو جائیے۔ یقیناً اللہ اُن لوگوں کا ساتھ دیتا ہے۔

اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ ﴿۱۲۸﴾ ع

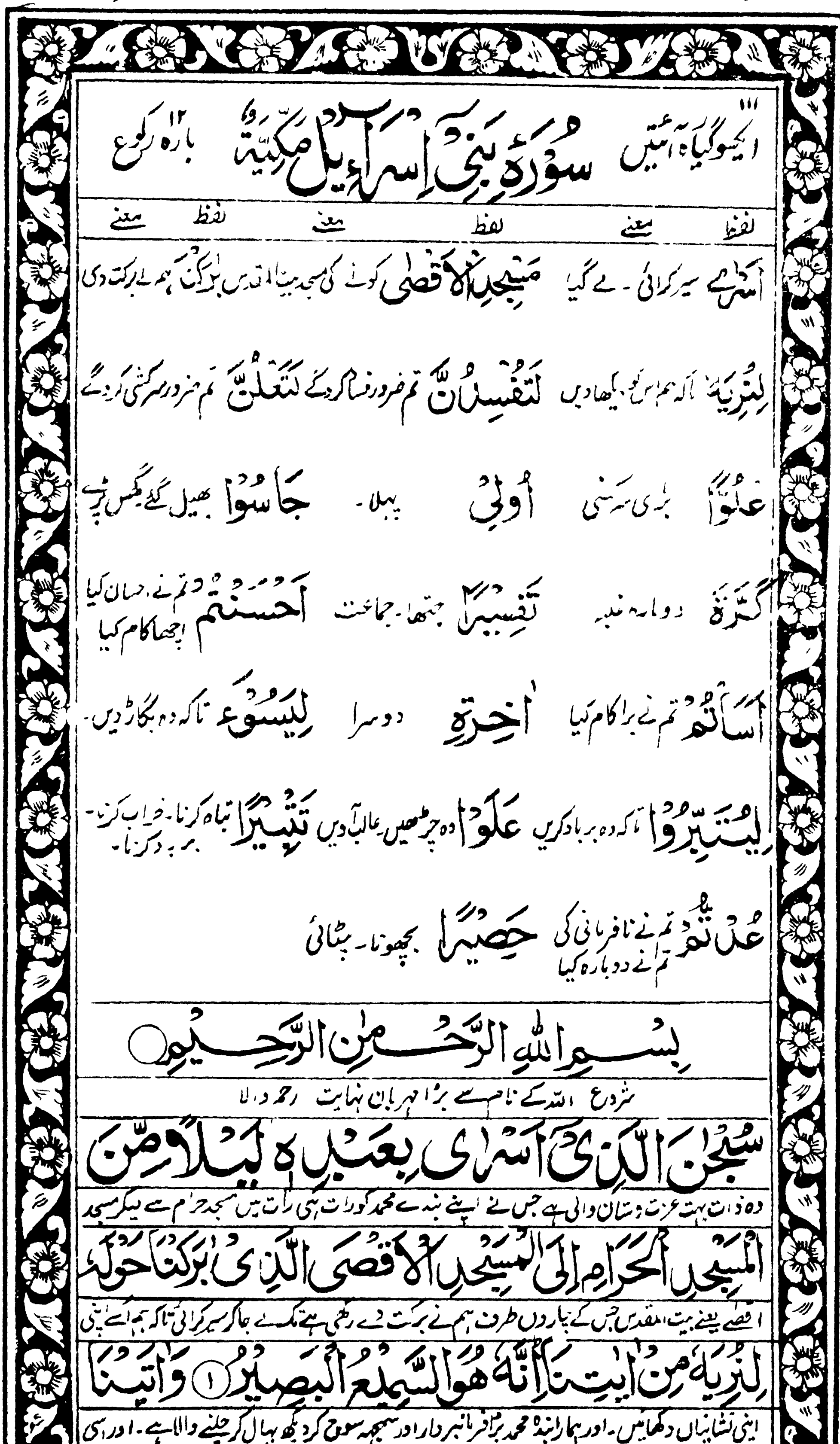
جو پرہیزگار اور محسن ہیں۔

ع ۱۶ ۹ ۲۲

تفسیر

شروع رکوع میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ذکر ہے۔ کفار و مشرکین کہتے تھے کہ ہم ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں۔ اس بات کی تغلیط کی گئی ہے کیونکہ وہ تو شرک سے پاک تھے۔ یکسو ہو کر خدا کی عبادت کرنے والے اور اس کی نعمتوں کے شکر گذار۔ پھر سبت یا شنبہ کے دن کا ذکر ہے جس کا بیان سورۂ اعراف میں گذر چکا۔ اس کے بعد تبلیغ کے طریقے سمجھائے گئے ہیں کہ کس طرح دُوسروں کو اسلام کی تعلیم پیش کرنی چاہیئے۔

پھر جنگ اُحد کے شہداء کا ذکر ہے۔ اور ان کے ساتھ جو سلوک کفار نے کیا۔ اس سے بڑھ کر کرنے سے منع فرمایا۔ بلکہ بہتر اسی بات کو قرار دیا۔ کہ صبر کیا جائے ✦



اکسو گیارہ آیتیں — سورۂ بنی اسرآءیل مکیۃ — بارہ رکوع

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
اَسرٰی	سیر کرائی۔ لے گیا	مَسْجِدِ الْاَقْصٰی	کونے کی مسجد بیت المقدس	بٰرَکْنَا	ہم نے برکت دی
لِنُرِیَہٗ	تاکہ ہم اس کو دکھا دیں	لَتُفْسِدُنَّ	تم ضرور فساد کروگے	لَتَعْلُنَّ	تم ضرور سرکشی کروگے
عُلُوًّا	بڑی سرکشی	اُولٰی	پہلا۔	جَاسُوْا	پھیل گئے گھس پڑے
کَرَّۃً	دوبارہ غلبہ	نَفِیْرًا	جتھا۔ جماعت	اَحْسَنْتُمْ	تم نے احسان کیا اچھا کام کیا
اَسَاْتُمْ	تم نے برا کام کیا	اٰخِرَۃِ	دوسرا	لِیَسُوْٓءٗا	تاکہ وہ بگاڑ دیں۔
لِیُتَبِّرُوْا	تاکہ وہ برباد کریں	عَلَوْا	وہ چڑھیں غالب آ دیں	تَتْبِیْرًا	تباہ کرنا۔ خراب کرنا۔ برباد کرنا۔
عُدْتُّمْ	تم نے نافرمانی کی تم نے دوبارہ کیا	حَصِیْرًا	بچھونا۔ چٹائی		

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ

وہ ذات بہت عزت و شان والی ہے جس نے اپنے بندے محمد کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے لیکر مسجد

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ

اقصےٰ یعنے بیت المقدس جس کے چاروں طرف ہم نے برکت دے رکھی ہے تک لے جاکر سیر کرائی تاکہ ہم اسے اپنی

لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ① وَاٰتَیْنَا

اپنی نشانیاں دکھائیں۔ اور ہمارا بندہ محمد بڑا فرمانبردار اور سمجھ سوچ کر دیکھ بھال کر چلنے والا ہے۔ اور ہمی

مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا

بیت المقدس کے قریب ہی ہم نے موسیٰ کو توریت جیسی کتاب دی تھی جو کہ ہماری لطف سے بنی اسرائیل کے لیئے رہبر کا کام دیتی تھی۔ اور اس

مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ۝۲ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ

کتاب میں انہیں یہ ہدایت بھی دی گئی تھی کہ دیکھنا میرے سوا کسی کو اپنا کارساز نہ بنا لینا۔ اور یہ بنی اسرائیل ان لوگوں کی اولاد

كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ وَقَضَیْنَآ اِلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فِی

تھے جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں چڑھا کر طوفان سے بچایا تھا۔ اور نوح تو ہمارا بہت ہی شکر گذار بندہ تھا۔ اور ہم نے اسی

الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا

کتاب میں بنی اسرائیل کے متعلق فیصلہ کر دیا کہ تم دنیا میں کئی بار فساد برپا کرو گے اور بہت بڑھ چڑھ جاؤ گے

كَبِیْرًا ۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَیْكُمْ عِبَادًا

جب ہمارا پہلا وعدہ پورا ہوا اور تم نے فساد مچانا شروع کیا تو ہم نے تم پر ایسے سخت گیر بندے مسلط کر دیئے

لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّیَارِ ؕ وَكَانَ

جو تمہارے گھروں تک کے اندر گھس گئے اور یہ اللہ کا

وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَیْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ

وعدہ ہو کے رہنے والا تھا۔ اس کے بعد ہم نے پھر دوبارہ تمہارے دن پھیرے اور ان پر غلبہ دیا

بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِیْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ

اور تمہاری مال دولت اور اولاد سے مدد کی اور تمہیں بہت بڑی جماعت بنا دیا۔ اگر تم نے کوئی اچھا کام کیا

اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۫ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ

تھا تو اپنی جان کے لئے اگر پھر برا کیا تو وہ بھی اپنی جان کے لیئے برا کیا۔ پھر جب ہمارا دوسرا وعدہ کا

الْاٰخِرَةِ لِیَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ

وقت آپہنچا تو ہم پر ان کو غلبہ دیا جو کہ تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں اور وہ مسجد میں اسی طرح گھس جائیں

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا ۝۷ عَسٰى رَبُّكُمْ

جس طرح کہ پہلے وہ گھسے اور جو چیز ان کے قبضہ میں آئی اسے تباہ اور برباد کر دیں۔ اے بنی اسرائیل اگر تم فساد سے

اَنْ یَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ

باز آجاؤ تو امید ہے کہ اللہ بھی تم پر رحم کرے۔ اگر تم دوبارہ فساد کرو گے تو ہم بھی دوبارہ عذاب کرینگے اور یاد رکھو

لِلْكٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ

ہم نے کافروں کے لئے جہنم کو ٹھکانا بنا رکھا ہے۔ یہ قرآن اس شریعت کی ہدایت کرتا ہے جو کہ قائم رہنے والی ہے۔

وقف لازم

هِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ

اور اے محمد جو ایمان لائیں اور اچھے کام کریں انہیں خوشخبری دے کہ اُن

لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا ۝۹ وَّاَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

کے لئے بہت بڑا اجر ہے اور وہ لوگ جو قیامت پر ایمان نہیں لائیں گے اُن کے لئے

اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝۱۰

ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے

ع ۱ ۱۰ ۱

تفسیر

چونکہ اس سورت میں پہلے ہی پہل بنی اسرائیل کا ذکر ہے اس لئے سورت کا نام بنی اسرائیل رکھا گیا۔ اس کے پہلے رکوع کی پہلی آیات میں رسول خدا کے معراج کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح رسول اللہ کو اللہ تعالٰے نے ایک رات کے تھوڑے ہی عرصے میں مکہ سے لے کر بیت المقدس کا سفر کرایا۔ اور اس کے بعد اُسے اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں یعنے آسمانوں کی سیر کرائی اور جنت و دوزخ وغیرہ دکھایا۔ اور دوسرے نبیوں سے ملاقات کرائی۔ اس کے بعد پھر بنی اسرائیل کا حال شروع ہو جاتا ہے اور انہیں بتایا جاتا ہے کہ کس طرح اللہ کے وعدے پورے ہو کر رہے۔ اور کس طرح اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے اُن پر بار بار دنیا ہی میں عذاب نازل ہوتا رہا۔ اور پھر انہیں جتلایا گیا ہے کہ اگر اب بھی تم قرآن سے انکار کرو گے۔ اور فساد پھیلاؤ گے تو تمہیں پھر عذاب دیا جائے گا۔ حقیقت میں یہ خداوند کریم کا اٹل فیصلہ ہے جو بھی قرآن کریم پر عمل نہ کرے گا اور دنیا میں فتنہ و فساد پھیلائے گا اسے اللہ تعالٰے دنیا میں ہی رسوا کرے گا۔ خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ کہلاتا ہو۔ ہمیں چاہیئے کہ اللہ کے غضب سے ڈریں اور قرآن پر ایمان لا کر اچھے کام کریں تا کہ اُس بشارت کے مستحق بنیں جو کہ اس رکوع میں ایمانداروں کو دی گئی ہے۔

دُعَآءَهٗ اسکا پکارنا۔ دعاء مانگنا ۔ عَجُوْلًا عجلت کرنے والا۔ جلدی کرنیوالا ۔ مَحَوْنَا ہم نے محو کر دیا۔ مٹا دیا۔ برہم کر دیا۔

اَلْزَمْنٰهُ ہم نے لازم کر دیا ہے لٹکا دیا ہے۔ طٰٓئِرَهٗ اس کی قسمت۔ اعمال نامہ ۔ عُنُقِهٖ اُسکی گردن۔ عنق بمعنے گردن

یَلْقٰىهُ وہ اُس کو پائے گا۔ مَنْشُوْرًا کھلا ہوا۔ اِقْرَاْ پڑھ تو۔

حَسِیْبًا حساب لینے والا۔ یا لینے والی۔ تَزِرُ اُٹھائیگی۔ یا اُٹھائے گا ۔ وَازِرَةٌ بوجھ اُٹھانے والا۔

وِزْرَ بوجھ — دَمَّرْنٰهَا ہم نے اُلٹا اُکھاڑ پھینکا۔ تَدْمِیْرًا اُکھاڑ پھینکنا۔
عَاجِلَةَ جلدی — عَجَّلْنَا ہم نے جلدی کردیا — یَصْلٰی وہ اس میں جائے گا
مَذْمُوْمًا مذمت کیا گیا۔ — مَدْحُوْرًا مردود کیا گیا۔ سَعٰی اس نے کوشش کی سَعْیَ کوشش
مَحْظُوْرًا بند کی گئی۔ — تَقْعُدَ تو بیٹھیگا۔ رہجائے گا مَخْذُوْلًا رسوا کیا گیا۔

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ
جیسے انسان نیک دعا مانگتا ہے ویسے ہی بد دعا بھی مانگنے لگتا ہے۔ حقیقت میں انسان کچھہ

عَجُوْلًا ﴿۱۱﴾ وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ
جلد باز ہے۔ اور دیکھو ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی دو نشانیاں بنائی ہیں رات کو تو ہم نے

الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ
دھندلا اور مدہم بنایا ہے اور دن کو اچھی طرح روشن بنایا تاکہ تم دن کے وقت کاروبار کرکے اللہ کے

رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ
فضل کو ڈھونڈو۔ اور یہ دن اور رات اس لئے بنائے تاکہ تم سالوں کی تعداد اور دنوں کا حساب معلوم کرسکو۔

فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿۱۲﴾ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَ
اور دیکھو ہم نے ہر ایک چیز اچھی طرح کھول کھول کر بیان کردی ہے۔ اور ہر ایک انسان کے ذمہ جو کچھہ ہے وہ ہم نے

نُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿۱۳﴾ اِقْرَاْ
اس کی گردن میں باندھ دیا قیامت کے دن اُسے اس کے سامنے ایک کتاب کی صورت میں نکال کر کھول دیا جائیگا جیسے وہ بالکل

كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿۱۴﴾ مَنِ
کھلا ہوا پائیگا۔ اور ہم آپ سے کہیں گے۔ اب اپنی اس کتاب کو پڑھو یہ کتاب تیری جان کے حساب کتاب کے لئے کافی ہے۔ یاد رکھو جو

اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا
سیدھی راہ اختیار کرے گا تو وہ اپنی جان کے لئے سیدھی راہ اختیار کرے گا۔ اور جو گمراہی کو اختیار کرے وہ اس کا

يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا
وبال اپنی جان پر اٹھائے گا۔ اور دیکھو کوئی بوجھ اٹھانیوالا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ اور ہم کسی قوم کو

كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ
عذاب نہیں دیا کرتے جب تک کہ انہیں ڈرانے کے لئے کوئی رسول نہ بھیجیں۔ جب کسی شہر والوں کی بداعمالیوں کی وجہ سے

نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ

ہم اسے ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس شہر کے خوش حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں تو وہ بدکاری شروع کر دیتے ہیں

عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ

اور اس پر عذاب کا آنا بالکل واجب ہو جاتا ہے۔ اور ہم اس کی اینٹ سے اینٹ بجا کر تباہ کر دیتے ہیں۔ اور اسی طرح ہم نے نوح کے

الْقُرُونِ مِن بَعْدِ نُوحٍ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ

بعد بہت سی بستیوں کو ہلاک کیا۔ اے محمد تیرا پروردگار ہی اپنے بندوں کے گناہوں سے اچھی طرح

خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿١٧﴾ مَّن كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ

خبردار ہے۔ اور دیکھو اگر کوئی اس دنیا میں کچھ جلدی چاہتا ہے تو ہم اس کے لئے جو مناسب

فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَن نُّرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا

سمجھتے ہیں جلدی ہی کر دیتے ہیں۔ مگر ایسے جلدباز کے لئے آخرت میں جہنم ہے جس میں وہ برے حالوں

مَذْمُومًا مَّدْحُورًا ﴿١٨﴾ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا

مردود ہو کر جا بیٹھیگا۔ اور اگر کوئی مومن ہو اور آخرت کے لئے جیسی کہ چاہیے کوشش

سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُم مَّشْكُورًا ﴿١٩﴾

کرے تو ایسے آدمیوں کی کوشش ضرور بارآور ہوں گی۔

كُلًّا نُّمِدُّ هَٰؤُلَاءِ وَهَٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ ۚ وَمَا كَانَ

اے محمد دیکھو ہم ان سب دنیا کے چاہنے والوں کو بھی اور آخرت کے طلبگاروں کو بھی اپنے فضل و کرم سے مدد دیتے

عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ﴿٢٠﴾ انظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ

جاتے ہیں کیونکہ فضل و کرم تیرے پروردگار کا کسی پر بند نہیں کیا گیا۔ اور دیکھو کس طرح ہم نے انسان کو ایک دوسرے پر

بَعْضٍ ۚ وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ﴿٢١﴾ لَا

فضیلت دے رکھی ہے۔ اور آخرت میں اس سے بڑھکر درجات ہونگے۔ اور اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر فضیلت دیجائیگی۔ اے

تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُومًا مَّخْذُولًا ﴿٢٢﴾

انسان دیکھ اگر تجھے فضیلت ملی ہے تو اب اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا اور نہ بنالے۔ ورنہ تو پھر رسوا اور ذلیل ہو کر رہ جائیگا۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے یہ بتاتا ہے کہ انسان جلدباز ہے۔ اور چاہتا ہے کہ ہر ایک کام جلدی ہو جائے
حالانکہ یہ جلدی اسی کے لئے بری ہے کیونکہ اگر اس کی سب نیکیوں کا اجر اسے دنیا ہی میں دیدیا جائے تو آخرت

ہیں اس کے لیئے کچھ باقی نہ رہے۔ ہمیں چاہئے کہ کبھی بھی کسی کام میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ اس کے بعد اس رکوع میں انسان کو بتایا گیا ہے اگر وہ شرک میں مبتلا ہوگا تو اپنی انسانیت کو بٹہ لگائے گا۔ اور جو فضیلت اُسے دوسری مخلوقات پر دی گئی ہے۔ اس سے چھین جائے گی۔ انسان کی عزت اسی میں ہے کہ وہ صرف ایک اللہ کو اپنا معبود بنائے اور اس کے احکام کی پوری پابندی کرے۔

يَبْلُغَنَّ وہ پہونچے۔ یا پہنچیں۔	كِلَا وہ دونوں	تَقُلْ تو کہہ۔ تو کہے
أُفٍّ ہوں۔ اُف	تَنْهَرْ تو جھڑک۔ ڈانٹ	الذُّلِّ عاجزی۔
رَبَّيٰنِي انہوں نے میری تربیت کی	اَوَّابِيْنَ توبہ کرنے والے۔ رجوع کرنیوالے	لَا تُبَذِّرْ نہ فضول خرچ کر
تَبْذِيْرًا فضول خرچ کرنا	مُبَذِّرِيْنَ فضول خرچی کرنیوالے	تُعْرِضَنَّ تو اعراض کرے۔ منہ موڑے
تَرْجُوْهَا تو اس کی امید کرتا ہو	مَيْسُوْرًا نرمی سے۔ نرم۔ ملائم	لَا تَبْسُطْهَا تو اس کو کھول نہ دے
مَلُوْمًا ملامت کیا گیا	مَحْسُوْرًا خالی ہاتھ۔	

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ

اور اے انسان دیکھ تیرے رب نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ سوائے اسکے اور کسی کی عبادت نہ کرنا۔ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ

کرنا اور اگر انہیں سے کوئی ایک یا دونوں تیرے جیتے جی ہی بڑھاپے کو پہنچیں تو انہیں اف بھی نہ کہنا اور انہیں کبھی کسی بات پر نہ جھڑکنا انسے

لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ

نرمی سے کلام کرنا اور انکی حالت پر رحم کرتے ہوئے ہر وقت انکی دستگیری کے لئے تیار رہو۔ اور اپنے سے دعا مانگ اے میرے

لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا

پروردگار جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں آرام و آسائش سے پالا اسی طرح تو بھی اب ان کے

رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا

اوپر رحم کر۔ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر تم نیک ہوگے تو وہ

صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى

تمہاری خطائیں معاف کردے گا کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کو بخش دیا کرتا ہے۔ اور اے انسان دیکھ اپنے قریبی

حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾

رشتہ داروں محتاجوں اور مسافروں کو جتنا بھی ان کا حق ہے دے مگر دیکھ فضول خرچ نہ بن جانا۔



إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ

فضول خرچی کرنیوالے تو شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے پروردگار سے کفر کر چکا ہے وہ بھی اسی کا ساتھ دے رہے ہیں۔

كَفُورًا ﴿٢٧﴾ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّن رَّبِّكَ

اور اگر تو کبھی اپنے پروردگار کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہو ان محتاجوں سے ذرا منہ

تَرْجُوهَا فَقُل لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُورًا ﴿٢٨﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ

موڑنا چاہے تو بھی انسان سے نرمی سے بات کر۔ اور دیکھ نہ تو اپنے ہاتھ گردن سے باندھ لے

مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

اور نہ ہی بالکل کھلے چھوڑ دے۔ اگر تو نے خرچ کرنے میں اپنے ہاتھ بالکل کھول دیئے تو ایک دن ہر ایک

مَلُومًا مَّحْسُورًا ﴿٢٩﴾ إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَ

تجھ پر ملامت کرے گا اور تو خالی ہاتھ رہ جائے گا۔ انہیں باتوں کو دیکھتے ہوئے تیرا پروردگار جس کے لئے مناسب سمجھتا ہے

يَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ﴿٣٠﴾

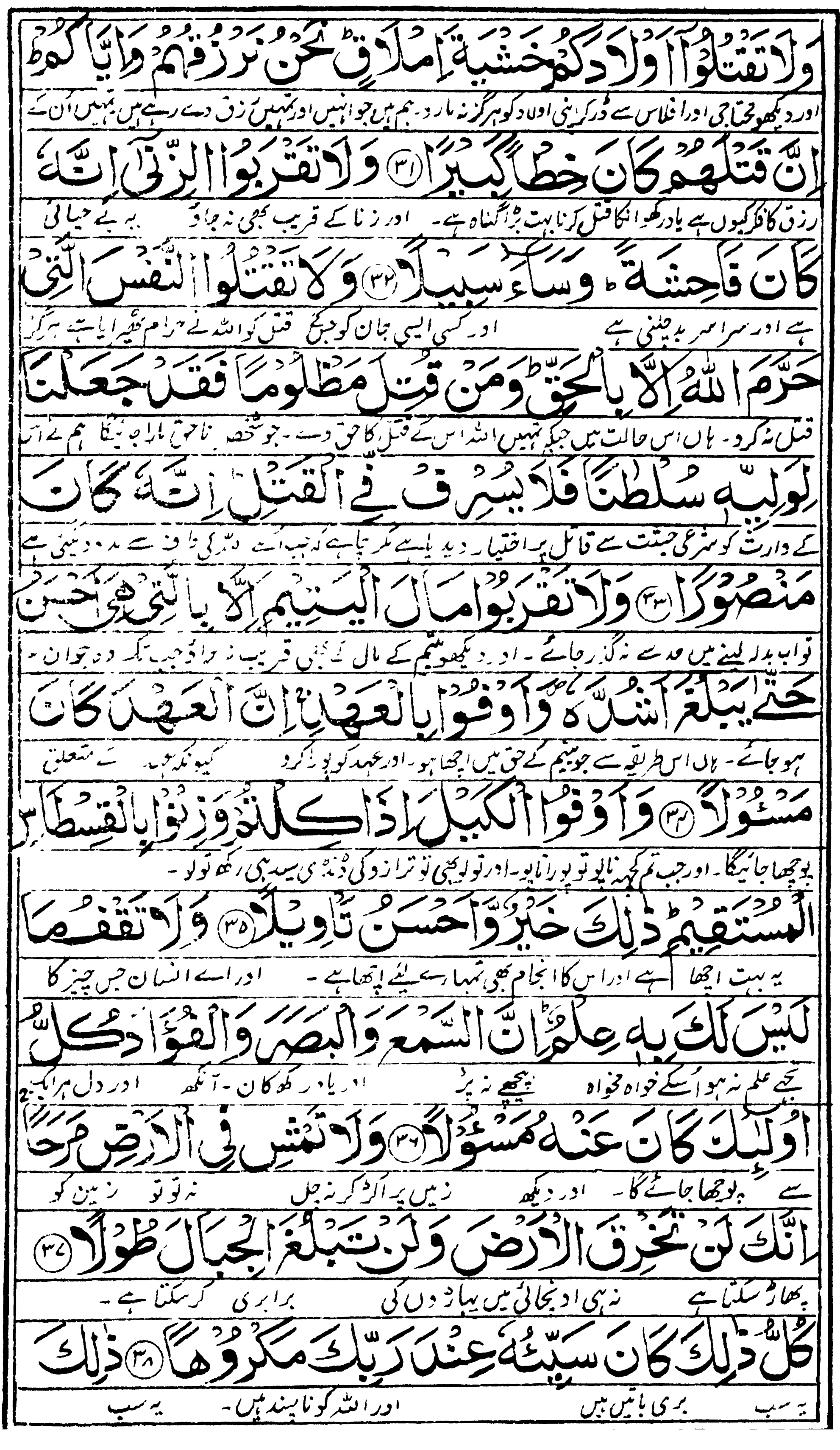
رزق کی تنگی دیتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کی حالت کو اچھی طرح دیکھتا ہے اور ان کی عادتوں سے خبردار ہے۔

ع ۴ ۳

تفسیر

اس رکوع میں پہلے تو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس کے بعد کفایت شعاری کرنا سکھایا ہے اور بتایا ہے کہ جس طرح بخیل بننا برا ہے اسی طرح فضول خرچی بھی بری خصلت ہے۔ روپیہ پیسہ خدا کی بخشش ہے اس کو ناجائز صرف کرنا حقیقت میں کفر کرنا ہے۔ اور کفر کا نتیجہ سب کو معلوم ہے فضول خرچی سے انسان دنیا میں بھی رسوا اور ذلیل ہو جاتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں فضول خرچی سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

خَشْيَةَ ڈر۔ خوف۔ خطرہ۔ إِمْلَاقٍ محتاجی۔ افلاس۔ لَا يُسْرِفْ زیادتی نہ کرے
مَنْصُورًا مدد دیا گیا۔ مَسْئُولًا سوال کیا گیا۔ پوچھا جانیوالا کِلْتُمْ ناپو پیمان کرو
وَزِنُوا تولو۔ وزن کرو۔ قِسْطَاسِ ترازو کی ڈنڈی سیدھی کھلا بیان۔ تَأْوِيلًا بازگشت۔ انجام۔
لَا تَقْفُ تو پیچھے نہ پڑ بیچھا نہ کر۔ الْفُؤَادَ دل لَا تَمْشِ تو نہ چل۔
مَرَحًا اکڑ کر شیخی کے ساتھ۔ لَن تَخْرِقَ تو نہیں پھاڑیگا نہیں پھاڑ سکیگا طُولًا بلندی۔ لمبائی۔
مَكْرُوهًا ناپسند۔ تُلْقَى تو پڑیگا۔ تو ڈالا جائیگا۔ مَلُومًا مَّدْحُورًا ملامت کیا ہوا راندہ ہوا۔
أَصْفَاكُم تم کو چن لیا۔



وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِیَّاکُمْ

اور دیکھو محتاجی اور افلاس سے ڈر کر اپنی اولاد کو ہرگز نہ مارو۔ ہم ہیں جو انہیں اور تمہیں رزق دے رہے ہیں تمہیں ان کے

اِنَّ قَتْلَهُمْ کَانَ خِطْاً کَبِیْرًا ﴿۳۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ

رزق کا فکر کیوں ہے یاد رکھو انکا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور زنا کے قریب کبھی نہ جاؤ بڑے بے حیائی

کَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ

ہے اور سراسر بدچلنی ہے اور کسی ایسی جان کو جسکے قتل کو اللہ نے حرام ٹھیرایا ہے ہرگز

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا

قتل نہ کرو۔ ہاں اس حالت میں جبکہ تمہیں اللہ اس کے قتل کا حق دے۔ جو شخص ناحق مارا جائیگا ہم نے اس

لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ اِنَّهٗ کَانَ

کے وارث کو شرعی حجت سے قاتل پر اختیار دیدیا ہے مگر چاہیے کہ جب اسے ہماری طرف سے مدد دی گئی ہے

مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ

تو اب بدلہ لینے میں حد سے نہ گذر جائے۔ اور دیکھو یتیم کے مال کے کبھی قریب نہ جاؤ جب تک وہ جوان

حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ کَانَ

ہو جائے۔ ہاں اس طریقہ سے جو یتیم کے حق میں اچھا ہو۔ اور عہد کو پورا کرو کیونکہ عہد سے متعلق

مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَاَوْفُوا الْکَیْلَ اِذَا کِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ

پوچھا جائیگا۔ اور جب تم کچھ ناپو تو پورا ناپو۔ اور تولو بھی تو ترازو کی ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولو۔

الْمُسْتَقِیْمِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾ وَلَا تَقْفُ مَا

یہ بہت اچھا ہے اور اس کا انجام بھی تمہارے لیئے اچھا ہے۔ اور اے انسان جس چیز کا

لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ

تجھے علم نہ ہو اسکے خواہ مخواہ پیچھے نہ پڑ اور یاد رکھ کان۔ آنکھ اور دل ہر ایک

اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا

سے پوچھا جائے گا۔ اور دیکھ زمین پر اکڑ کر نہ چل نہ تو تو زمین کو

اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾

پھاڑ سکتا ہے نہ ہی اونچائی میں پہاڑوں کی برابری کر سکتا ہے۔

کُلُّ ذٰلِکَ کَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّکَ مَکْرُوْهًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِکَ

یہ سب بری باتیں ہیں اور اللہ کو ناپسند ہیں۔ یہ سب

مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

عقلمندی کی باتیں ہیں جو تیری طرف وحی کی گئی ہیں اور دیکھ کبھی بھی کسی اور کو ہم مرتبہ نہ بنانا۔ ورنہ

اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ

تو بھی مردود اور رسوا ہو کر جہنم میں جا پڑے گا۔ اے مشرکو کیا تم کو ہی خدا نے بیٹوں کے لیے

بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ۭ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع ۴

چن لیا اور اللہ نے اپنے لیے فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا یاد رکھو یہ بہت بڑی بات کہ رہے ہو جس کا تمہیں جواب دینا ہوگا

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے نیک اخلاق کی تعلیم دی ہے۔ سب سے پہلے تو اولاد کو خرچ کی تنگی سے ڈر کر مارنے سے منع کیا پھر زنا سے روکا اُس کے بعد یتیم کے مال کی خبر گیری کی تعلیم دی۔ پھر ناپ اور تول پورا کرنے کو کہا گیا۔ اسی طرح خواہ مخواہ باتیں پوچھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اور اکڑ کر چلنے سے روکا گیا ہے۔ یہ سب باتیں عمل کرنے کی ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے انسان صحیح معنوں میں انسان بن سکتا ہے۔ اس کے بعد پھر شرک سے روکا گیا ہے کیونکہ شرک کرنے سے انسان کی انسانیت میں فرق آتا ہے۔ اور انسان انسان کامل اور سرخرو صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کرنے سے ہو سکتا ہے۔

لَا تَفْقَهُوْنَ تم نہیں سمجھتے	لَابْتَغَوْا ضرور ڈھونڈ لیتے	نُفُوْرًا چل دیتے ہیں۔
رُفَاتًا چورہ۔ ریزہ ریزہ کی ہوئی۔	مَسْتُوْرًا ڈھکا ہوا۔ چھپا ہوا۔	قَرَاْتَ تو پڑھتا ہے۔
سَيُنْغِضُوْنَ وہ ضرور ہلائیں گے	حَدِيْدًا لوہا	جَدِيْدًا جدید۔ نئی۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ۭ وَمَا يَزِيْدُهُمْ

اور ہم نے سب باتیں اس قرآن میں بار بار پھیر پھیر کر بیان کی ہیں تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں مگر ان کی نفرت ہی بڑھتی

اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا

جا رہی ہے۔ اے محمد ان سے کہہ اگر اللہ کے ساتھ اور بھی خدا ہوتے جیسا کہ تم کہ رہے ہو تو وہ صاحب عرش تک کوئی

اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا

رستہ ڈھونڈ کر جا پہنچتے۔ جو کچھ یہ کہ رہے ہیں اس سے تو اللہ تعالےٰ کی شان بالکل پاک ہے۔ اور اس کی شان

كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ

بہت بلند ہے اور بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ سب سات آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ان میں ہے سب اُس کی تسبیح کر رہے ہیں۔ اور

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ

کوئی بھی شے ایسی نہیں جو اس کی تسبیح اور تعریف نہ کر رہی ہو مگر تم ان کی تسبیح پڑھنا بالکل نہیں سمجھ سکتے۔ اور وہ

اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا

اللہ تو حد سے زیادہ بردبار۔ اور بخشنے والا ہے۔ اے محمد تو قرآن پڑھتا ہے تو ایسا ہوتا ہے جیسا کہ تیرے اور ﴿۴۵﴾

بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا

ان کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہماری طرف سے ایک پردہ سا پڑ جاتا ہے جس سے سب کچھ آنکھوں سے ڈھک جاتا ہے

وَّجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ

اور وہ ایسا سمجھتے ہیں کہ ہم نے ان کے دلوں پر غلاف سے ڈال دیے ہیں حالانکہ ان کے کانوں میں کچھ بہرہ پن کا بوجھ سا ہے اور

اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِهِمْ

جب تو قرآن میں اپنے رب کے اکیلا ہونے کا ذکر کرتا ہے۔ تو نفرت سے قرآن سے منہ پھیر لیتے

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ

ہیں۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر یہ تجھ سے قرآن سب سنتے ہیں تو کس لیے سنتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ

وَاِذْ هُمْ نَجْوٰۤی اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا

سنکر پھر صلاح مشورہ کرکے جب یہ ظالم مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم تو ایک ایسے شخص کی تابعداری کر رہے ہو جس پر

مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا

جادو کر دیا گیا ہے۔ اے محمدؐ دیکھ یہ تیرے لیے کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں۔ بس حد سے زیادہ یہ گمراہ ہو چکے ہیں

یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا

اب یہ صحیح راستہ پا ہی نہیں سکتے۔ اور یہ تیرے پاس آکر کہتے ہیں۔ کیا جب ہم بالکل ہڈیاں ہی رہ جائیں گے اور

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ

وہ بھی گلی ہوئی تو کیا ہم پھر دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اے محمد ان سے کہدے پتھر بن جاؤ یا

حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ صُدُوْرِكُمْ فَسَیَقُوْلُوْنَ

لوہا۔ یا جو چیز تمہارے دل میں اس سے بڑھ کر آسکتی ہے بن جاؤ تاکہ تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔

مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَیُنْغِضُوْنَ

پھر کہیں گے ہمیں دوبارہ کون اٹھائے گا۔ ان سے کہدے وہی جس نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اب یہ تیرے ﴿۵۱﴾

اِلَیْكَ رُءُوْسَهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنَ قَرِیْبًا

سامنے سر ہلا ہلا کر کہیں گے کہ یہ کب ہوگا۔ ان سے کہہ ہو سکتا ہے کہ بہت جلدی ہی ہو۔

یَوۡمَ یَدۡعُوۡکُمۡ فَتَسۡتَجِیۡبُوۡنَ بِحَمۡدِہٖ وَ تَظُنُّوۡنَ اِنۡ

اور جس دن وہ تمہیں بلائے گا۔ تو تم اس کی تعریف کرتے ہوئے چلے آؤ گے۔ اور تمہیں یہ معلوم ہوگا جیسا کہ تم صرف تھوڑا ہی

لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿۵۲﴾

عرصہ مردہ سوئے رہے ہو۔

تفسیر

توحید باریتعالےٰ کا اعلےٰ طور پر ذکر ہے جو لوگوں کے خیال سے بالاتر ہے۔ اللہ تعالےٰ کی ساری مخلوق اس کی تسبیح میں لگی ہوئی ہے اور ایک طرح کی یہ بھی تسبیح ہے کہ سب اپنے اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں اصل چیز قرآن ہی ہے اس لئے خدا سے انکار کرنے والے طرح طرح سے اسی کی مخالفت کرتے ہیں۔ پھر قرآن کے پہونچانے والے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اُن کی مخالفت کا مفاد بھی خدا سے دشمنی کے سوا اور کچھ نہیں یہ عجیب بات ہے کہ انسان اپنے مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ کئے جانے کا یقین نہ کرے۔ پہلی مرتبہ پیدا کرنے والا اس کو دوسری مرتبہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔ بلکہ ہزار بار پیدا کر سکتا ہے۔ اور ہزار بار مردہ کر سکتا ہے۔ درحقیقت کوئی لاکھ برس بھی زندہ رہے لیکن جب مرتا ہے تو وہ قلیل ہی ہے۔ جیسا کہ خواب میں کوئی برسوں کے معاملات کا مشاہدہ کرے مگر جاگنے کے بعد اس کی حقیقت چند لمحوں سے زیادہ نہیں ہوتی۔

یَرۡحَمۡکُمۡ تمہارے اوپر رحم کرے۔ یُعَذِّبۡکُمۡ تم کو عذاب دے۔ زَعَمۡتُمۡ گمان کیا تم نے۔
تَحۡوِیۡلًا تبدل۔ تغیر۔ مَسۡطُوۡرًا لکھا ہوا۔ نُرۡسِلَ بھیجا ہم نے۔
تَخۡوِیۡفًا ڈرانے کے لئے۔ مَلۡعُوۡنَۃَ جس پر لعنت کی گئی ہو۔ فَمَا یَزِیۡدُہُمۡ پس زیادہ نہیں کیا انہوں نے

وَ قُلۡ لِّعِبَادِیۡ یَقُوۡلُوا الَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ یَنۡزَغُ

اے محمدؐ! میرے مسلمان بندوں سے کہدو کہ وہ مخالفین سے اس طرح باتیں کریں کہ باعتبار اخلاق کے اچھی معلوم ہوں کیونکہ

بَیۡنَہُمۡ ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ کَانَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوًّا مُّبِیۡنًا ﴿۵۳﴾

شیطان سخت بات کہلوا کر لوگوں میں فساد ڈالتا ہے۔ کیونکہ اس میں تو شک ہی نہیں کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِکُمۡ ؕ اِنۡ یَّشَاۡ یَرۡحَمۡکُمۡ اَوۡ اِنۡ یَّشَاۡ یُعَذِّبۡکُمۡ ؕ وَ

لوگو! تمہارا پروردگار تمہارے حال سے خوب واقف ہے۔ وہ چاہے رحم کا مستحق سمجھ کر تم پر رحم کرے یا عذاب کا

مَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ

مستحق سمجھ کر عذاب دے۔ اور اے محمدؐ ہم نے تم کو ان لوگوں کا ٹھیکہ دار بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ اے پیغمبر! فرشتے جن و انسان جو بھی آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۭ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰي بَعْضٍ وَّ

اور زمین میں ہیں تمہارا پروردگار ان کے حال سے بخوبی واقف ہے۔ اور ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پیغمبروں پر فضیلت

اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

دی ہے اور ہم نے داؤد کو زبور کتاب دی تھی۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو! جنہیں تم خدا کے سوا پوجتے تھے ذرا انہیں پکارو

فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰۗىِٕكَ

تو سہی۔ ارے یہ تمہارے معبود تو نہ تم سے تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں اور نہ اسکے بدل ڈالنے کا۔ جن کو مشرکین حاجت

الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ

روائی کے لئے بلاتے ہیں انہیں سے جو زیادہ مقرب ہیں وہ بھی اللہ ہی کا ذریعہ تلاش کرتے ہیں

اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ

اور اسی کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اسی کے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرے رب کا عذاب

رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا

ڈرنے کی چیز ہے اور نافرمانوں کی کوئی ایسی بستی نہیں جسے روز قیامت سے پہلے ان کی

قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ كَانَ

نافرمانی کی سزا میں یا تو ہم ان کو ہلاک کرکے رہینگے یا ان کو کوئی اور عذاب سخت دینگے۔

ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾ وَمَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ

یہ بات لوح محفوظ میں لکھی جا چکی ہے۔ ہمیں معجزوں کے بھیجنے سے صرف یہ امر مانع ہے کہ اس کے پہلے

اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۭ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً

لوگوں نے اسے نہ مانا تھا۔ چنانچہ ہم نے قوم ثمود کو اونٹنی کا کھلا ہوا معجزہ دیا تھا مگر ان لوگوں نے اس کے ساتھ

فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذْ قُلْنَا

ظلم کیا۔ اور ہم ایسے معجزات تو صرف ڈرانے کے لئے بھیجا کرتے ہیں۔ اے پیغمبر تجھے یاد ہے جب ہم نے

لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ

تجھ سے کہا تھا کہ تیرے رب نے تجھ پر حملہ کرنے سے لوگوں کو روک رکھا ہے۔ اور خواب جو ہم نے تم کو دکھایا تو بس اس کو لوگوں

اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ

کے ایمان کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا۔ اور اسی طرح تھوہر کے درخت کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے۔ الغرض باوجودیکہ ان لوگوں کو

رکوع ۶ ع ۸

فَمَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا طُغْیَانًا كَبِیْرًا ﴿۶۰﴾

ہم طرح طرح سے ڈراتے ہیں مگر ان کی سرکشی دن بدن بڑھتی ہی جاتی ہے۔

تفسیر

بات چیت کرنے میں ایسے بات کہنے سے منع کر دیا ہے جس سے شیطان کو شیطانیت کا موقع ملے

حضرت داؤد علیہ السلام کو جو آسمانی کتاب ملی تھی اس کا نام زبور تھا۔ غیر اللہ سے مانگنے کی ممانعت ہے۔

قرآن ہی ایک چیز ہے جس سے ایمان والوں کو ہدایت حاصل ہوتی ہے اور بے ایمانوں کو گمراہی میں اضافہ ہوتا ہے

اَرَءَیْتَكَ کیا تو نے دیکھا سوچا — كَرَّمْتَ تو نے بزرگی دی — اَخَّرْتَنِ تو مجھے مہلت دے گا

لَاَحْتَنِكَنَّ میں ضرور بیخ کنی کر دونگا — مَوْفُوْرًا پوری پوری — اِسْتَفْزِزْ تو بہکا۔ گمراہ کر

اَجْلِبْ تو کھینچ لے — خَیْلِ سوار — رَجِلِ پیادے

یُزْجِیْ چلاتا ہے — جَانِبَ حصہ۔ طرف۔ پہلو۔ ٹکڑا۔ — حَاصِبًا کنکر برسانے والی آندھی

قَاصِفًا تیز ہوا کا طوفان۔ — تَبِیْعًا پیچھا کرنے والا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ قَالَ

لوگو! اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے کہا، آدم کو سجدہ کرو! تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا وہ کہنے

ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا ﴿۶۱﴾ قَالَ اَرَءَیْتَكَ هٰذَا الَّذِیْ

لگا، کیا میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا؟ پھر اس نے کہا، بھلا دیکھو تو یہی جسے تو نے مجھ پر فضیلت

كَرَّمْتَ عَلَیَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ

دی ہے اس میں ہے کیا؟ اگر تو قیامت تک کے لئے مجھے مہلت دے تو بہت تھوڑے لوگوں کے علاوہ اس کی ساری اولاد

ذُرِّیَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ

کو گمراہ کر ڈالوں۔ جواب ملا۔ جا دور ہو! جو بھی تیری پیروی کرے گا تو تم سب کا بدلہ جہنم ہے

جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ

بالکل پورا بدلہ! اور ان میں سے جس کو اپنی آواز سے بہکا سکتا ہے بہکا،

مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ

اور ان کے مقابلے میں اپنے سواروں اور پیادوں کو بُلا لے! اور ان کے مال اور اولاد میں ان کا شریک

فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا

ہو جا، اور اُن سے وعدے کرتا پھر! اور یہ لوگ سمجھتے نہیں کہ شیطان تو ان سے دھوکے کا وعدہ کرے

غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى

گا۔ اور دیکھ! یقیناً میرے بندوں پر تیرا کوئی قابو نہیں چلے گا اور اُن کا کارساز تیرا پروردگار کافی ہے۔

بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ الَّذِیْ يُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ

دیکھو! تمہارا پروردگار وہی ہے جو تمہارے فائدے کے لئے سمندر میں جہاز چلاتا ہے!

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۶۶﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ

تاکہ تم تجارت کرو! وہ بے شک تم پر بڑا مہربان ہے۔ اور جب سمندر میں تم پر کوئی مصیبت

الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰكُمْ اِلَى

آن پڑتی ہے۔ تو خدا کے علاوہ جن کو بھی تم پکارتے ہو اسوقت سب بھول جاتے ہیں! پھر جب تم کو نجات دے کر

الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾ اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ يَّخْسِفَ

کنارے لگا دیتا ہے۔ تو پھر تم خدا کی طرف سے ہٹ جاتے ہو! اور انسان دراصل بڑا ناشکرا ہے۔ کیا تم اس بات سے بے فکر

بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ

ہو گئے ہو کہ خدا ان نافرمانیوں کے سبب خشکی کا ایک حصہ تمہارے ساتھ دھنسا دے! یا تم پر سخت آندھی بھیج دے!

وَكِيْلًا ﴿۶۸﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ يُّعِيْدَكُمْ فِيْهِ تَارَةً اُخْرٰى فَيُرْسِلَ

اور تمہیں اسکے علاوہ کوئی کارساز بھی نہ ملے۔ یا تم اس بات سے بے خوف ہو گئے ہو کہ ایک دفعہ پھر وہ تمہیں سمندر میں لے جائے

عَلَيْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيْحِ فَيُغْرِقَكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا

پھر تم پر ایک طوفان ہوا کا بھیج دے اور تمہاری ناشکری کے سبب تمہیں (جہاز سمیت) غرق کر ڈالے پھر تم اس بات کی

لَكُمْ عَلَيْنَا بِهٖ تَبِيْعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ

ہم سے کوئی بازپرس کرنے والا بھی نہ پاؤ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور خشکی اور تری میں

فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ

انہیں طرح طرح کی سواریاں دیں! اور پاکیزہ چیزیں انہیں کھانے کو عنایت کیں اور اپنی بہتیری پیدا کی ہوئی مخلوق

عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾ ع ۷

پر انہیں فضیلت بخشی۔

تفسیر

اس رکوع میں اول آدم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان ہے! پھر شیطان کے ارادوں سے انسان

کو آگاہ کیا گیا ہے! تاکہ ہم اس کے فریب سے بچیں۔

پھر مشرکوں کو ایک مثال دے کر سمجھایا ہے کہ شرک نہ کرنا تمہاری فطرت میں ہے یعنے جب کوئی سخت مصیبت آن پڑتی ہے تو تم اللہ ہی کو پکارتے ہو اس وقت جھوٹے معبود سب بھول جاتے ہیں۔ مگر اس کے بعد پھر مبتلائے شرک ہو جاتے ہو۔

اس کے بعد انسان کی ناشکر گذاری کا ذکر ہے اور اللہ تعالےٰ نے اپنے عذاب سے ڈرایا ہے! اخیر میں انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا بیان ہے۔ اور ایسے انعامات کا ذکر ہے جو توفیق ہو تو خدا والا بنائے بغیر نہیں چھوڑیں۔

اُنَاسٍ لوگ۔ گروہ۔	یَقْرَءُوْنَ پڑھیں گے	ثَبَّتْنٰكَ ہم نے تجھے ثابت قدم رکھا
كِدْتَّ تَرْكَنُ قریب تھا تو مائل ہو جاتا	اَذَقْنٰكَ ہم تجھے چکھاتے۔	یَسْتَفِزُّوْنَكَ آپ کے قدم اکھاڑ دیتے
لَا یَلْبَثُوْنَ نہیں رہیں گے۔	خِلٰفَ بعد پیچھے۔	تَحْوِیْلًا اول۔ بدل تبدیلی۔

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْۚ فَمَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ

لوگو اس دن کے لئے تیار رہو! جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے پیشوا کے ساتھ بلائینگے! تو جس کا اعمالنامہ اس کے

فَاُولٰٓىِٕكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا (۷۱) وَ مَنْ

داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ تو اپنا نامۂ اعمال خوشی سے پڑھے گا! اور اُن پر کوئی سختی نہ کی جائے گی۔ اور جو اس دنیا

كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا (۷۲)

میں ہدایت سے آنکھیں بند کر لیتا رہا! وہ آخرت میں بھی اندھا ہی اٹھایا جائے گا اور بہشت کی راہ سے بھٹکا ہوا ہوگا۔

وَ اِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ

اور اے محمدؐ قریب تھا کہ یہ لوگ جو ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے اس سے ہٹا دینے کے لئے فتنے میں ڈال دیتے۔ تاکہ تم

عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ۖۗ وَ اِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا (۷۳) وَ لَوْ لَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ

ہماری طرف کچھ اور منسوب کرو! اور پھر یہ تمہیں دوست بھی بنا لیتے۔ تو اگر ہم نے تم کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو

لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْـًٔا قَلِیْلًا (۷۴) ۗۙ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ

قریب تھا کہ تم کچھ نہ کچھ ان کی طرف مائل ہو ہی جاتے۔ اس صورت میں ہم تم کو دنیا کی زندگی میں بھی

الْحَیٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا (۷۵)

دوہرا عذاب دیتے اور موت کے بعد بھی دوہرا پھر تم ہمارے خلاف کسی کو مددگار نہ پاتے۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَ

اور یہ توم تو کو مکہ کی زمین میں پریشان ہی کر چکے تھے! تاکہ وہ تم کو وہاں سے نکال دیں! تو اس صورت میں بھی وہ تمہارے

اِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٧٦﴾ سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا

بعد وہاں بہت کم جیتے! اور عذاب میں ہلاک کر دیئے جاتے۔ تم سے پہلے جو رسول بھیجے جا چکے اُن کے بارے

قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٧﴾

میں بھی ہمارا یہی اصول رہا۔ اور اب بھی ہمارے اِس اصول میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی! ان پر عذاب آ کر رہے گا۔

تفسیر

اِس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ ہر ایک جماعت کو اس کے امام کے ساتھ جواب دہی کے لئے قیامت کے دن بلایا جائے گا۔ تو جنہوں نے نیک عمل کئے ہونگے وہ خوشی خوشی جنت میں داخل ہوں گے۔ اور جو ایمان نہ لائے اور راہ ہدایت سے منہ موڑتے رہے وہ آخرت میں سخت عذاب پائیں گے۔

اِس کے بعد کفار کے منصوبے اور ان پر پانی پھیر دیئے جانے کا بیان ہے۔ اور آنحضرتؐ پر اللہ تعالےٰ اپنی مہربانی یاد دلائی ہے۔ پھر یہ بتلایا ہے کہ جو قوم کسی نبی کو جھٹلاتی ہے اور ایسی تکلیفیں دے کر اپنی بستی سے نکالنا چاہتی ہے! وہ جلد عذاب میں مبتلا کر دی جاتی! اور ہلاک کر دی جاتی ہے۔

فائدہ

حضرت لوطؑ کی قوم نے کہا تھا کہ لوطؑ اور اُس کی آل اولاد کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ تو بڑے پاک بننے والے بنے پھرتے ہیں، تو خدا نے اُن کی بستی ہی اُلٹ ڈالی۔ اور سب کو ہلاک کر دیا۔

فائدہ

حضرت شعیبؑ کی قوم نے کہا تھا۔ کہ ہم تو تیری باتیں سمجھتے ہی نہیں تو تو ہم میں کمزور بھی ہے! اگر تیری برادری کا خیال نہ ہوتا تو ہم تجھے سنگسار ہی کر دیتے! اس پر ایک ایسی چیخ کی آواز آئی کہ نافرمانوں کو ہی ہلاک کر ڈالا

فائدہ

اسی طرح آنحضرتؐ کو کفار مشرکین نے سخت ایذائیں دیں جس سے ہجرت کرنی پڑی! اس پر غزوہ بدر میں ان کے بڑے بڑے رئیس ہلاک ہوئے! اور جو بچ رہے فتح مکہ تک ایمان لانے پر مجبور ہوئے۔

دُلُوْكِ ڈھلنا۔ زوال کا وقت۔ غَسَقِ اندھیرا تَهَجَّدْ تہجد ادا کر

مَحْمُوْدًا پسندیدہ۔ تعریف کیا گیا اَدْخِلْنِیْ مجھے داخل کر۔ پہنچا دے۔ اَخْرِجْنِیْ تو مجھے نکال۔ لے جا۔

سُلْطٰنًا غلبہ زَهَقَ مٹ گیا۔ زَهُوْقًا مٹنے والا

نَاٰ پھر جاتا ہے۔ بدل تا ہے۔ يَئُوْسًا نا امید۔ شَاكِلَتِهٖ طریقہ۔ طور۔ طرز۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ

اے محمدؐ! آفتاب کے ڈھلنے سے رات کا اندھیرا چھا جانے تک سب نمازیں پڑھ لیا کرو! اور صبح کی نماز بھی

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿٧٨﴾ وَ مِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ

بیشک صبح کی نمازیں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اور اے محمدؐ رات کے کسی حصے میں تہجد بھی پڑھ

نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾

لیا کرو۔ کہ یہ زیادتی خاص تمہارے لئے ہے! قریب ہے کہ خدا تم کو مقام محمود پر پہنچا دے۔

وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ

اور دعا اس طرح مانگئے! اے میرے پروردگار مجھے کسی اچھے مقام پر پہنچا دے! اور خوبی کے ساتھ مجھے یہاں

صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿٨٠﴾ وَ قُلْ جَآءَ

سے لے چل۔ اور اپنی طرف سے میرے لیئے کوئی مدد کرنے والا غلبہ عنایت کر۔ اے محمدؐ اعلان کر دیجئے!

الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨١﴾ وَ نُنَزِّلُ

حق آگیا! اور باطل مٹ گیا یقیناً باطل مٹنے کو ہی ہے۔ اور ہم قرآن

مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَ لَا يَزِيْدُ

میں وہ احکام نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفاعت اور رحمت کا باعث ہیں! اور وہی احکام نافرمانوں

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَ اِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ

کے نقصان میں زیادتی کرتے ہیں۔ اور دیکھو! جب ہم کسی انسان کو کوئی نعمت دیتے ہیں۔ تو وہ روگردان ہو جاتا ہے اور حق سے

وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ﴿٨٣﴾ قُلْ كُلٌّ

پہلو تہی کرنے لگتا ہے، اور جب اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے، تو ہماری رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے! یہ اس کی کتنی زیادتی ہے؟ آپ کہہ دیجئے! ہر

يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿٨٤﴾

شخص اپنے طور پر عمل کرتا ہے! تو اے لوگو! تمہارا پروردگار اس سے خوب واقف ہے کہ کون راہ راست پر ہے۔

ع ٩

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں پانچوں نمازوں کا یک جا بیان ہے! اور اس کے علاوہ فریضہ کے طور پر تہجد کی نماز کا حکم خاص آنحضرتؐ کے لئے ہے! اور اگر ہم بھی پڑہیں تو موجب ثواب رحمت ہے!۔

مقام محمود وہ جگہ ہے جہاں آنحضرت صلعم اپنی اُمت کے گنہگاروں کی سفارش فرمایں گے۔ اور وہ بہت ہی عزت کا مقام ہے!

پھر قرآن مجید کے شفا و رحمت ہونے کا بیان ہے۔ مگر اُن لوگوں کے لئے جو ایمان دار ہیں نہ کہ بے ایمان! اخیر میں انسان کی ناشکر گذاری کا بیان ہے۔

فائدہ

انسان اللہ تعالٰے کے فضل و کرم کا خواستگار رہوتا ہے لیکن قرآن جو اس کی رحمت کا سرمایہ ظہر ہے وہ موجود ہے مگر اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ تعجب ہے۔

لَئِنِ اجْتَمَعَتِ	اگر جمع ہو جایں۔	ظَهِيْرًا	مددگار۔ پشت پناہ	كَفُوْرًا	ناشکری
تَفْجُرَ	تو جاری کردے۔	يَنْبُوْعًا	چشمہ۔	عِنَبٍ	انگور۔
تَفْجِيْرًا	بہہ نکلنا۔	تُسْقِطَ	گر پڑے۔	كِسَفًا	ٹکڑے
قَبِيْلًا	مقابل۔ سامنے۔	زُخْرُفٍ	سونا	تَرْقٰى	تو چڑھ جائے۔
لِرُقِيِّكَ	تیرا چڑھنا۔	نَقْرَؤُهٗ	ہم پڑھیں اس کو		

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ

یہ لوگ آپ سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، اے محمدؐ ان سے کہدیجئے کہ روح میرے پروردگار کے حکم سے پیدا ہوئی

مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۸۵ وَلَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيْٓ

ہے! اور اسکے بارے میں تمہیں کچھ زیادہ علم نہیں دیا گیا۔ اور اگر ہم چاہیں کہ یہ وحی جو آپ کی طرف کرتے ہیں ہٹا لیں! تو آپ

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَيْنَا وَكِيْلًا ۝۸۶ اِلَّا

اُس کو لوٹا لانے کے لئے ہمارے برخلاف کوئی کارساز نہ پائیں گے۔ بلکہ یہ تو

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا ۝ قُلْ

خدا کی رحمت ہے! اور ہمیشہ آپ پر خدا کا بہت فضل و کرم رہا ہے۔ اِن سے کہدیجئے! کہ

لَئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ یَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ

اگر کل انسان اور جن مل کر اس قرآن کی مثالیں پیش کرنا چاہیں تو وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے

لَا یَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِهٖ وَلَوۡ كَانَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ ظَهِیۡرًا ﴿۸۸﴾ وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا لِلنَّاسِ فِیۡ

چاہے وہ ایک دوسرے کے پشت پناہ ہی کیوں نہ ہوں ۔ یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے

هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰۤی اَكۡثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوۡرًا ﴿۸۹﴾ وَقَالُوۡا لَنۡ

لئے ہر طرح کی مثالیں بار بار بیان کی ہیں ۔ کہ وہ کیسے ناشکرے ہیں ! پھر بھی اکثر لوگ ناشکری کئے بغیر نہیں رہتے ۔ اے محمدؐ یہ کفار

نُّؤۡمِنَ لَكَ حَتّٰی تَفۡجُرَ لَنَا مِنَ الۡاَرۡضِ یَنۡۢبُوۡعًا ﴿۹۰﴾ اَوۡ تَكُوۡنَ

کہتے ہیں کہ ہم تم پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے یہاں تک کہ زمین سے ایک چشمہ جاری نہ کردو ۔ یا تمہارے لئے کھجوروں

لَكَ جَنَّةٌ مِّنۡ نَّخِیۡلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الۡاَنۡهٰرَ خِلٰلَهَا تَفۡجِیۡرًا ﴿۹۱﴾

اور انگوروں کا باغ نہ ہو اور اس کے اندر تم ندیاں نہ بہادو ۔

اَوۡ تُسۡقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمۡتَ عَلَیۡنَا كِسَفًا اَوۡ تَاۡتِیَ

یا جیسا کہ تمہارا خیال ہے ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا نہ گرادو ۔ یا خدا اور فرشتوں کو

بِاللّٰهِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ قَبِیۡلًا ﴿۹۲﴾ اَوۡ یَكُوۡنَ لَكَ بَیۡتٌ مِّنۡ زُخۡرُفٍ

سامنے لاکر نہ کھڑا کردو ۔ یا خاص تمہارے لئے ایک سونے کا محل نہ ہو

اَوۡ تَرۡقٰی فِی السَّمَآءِ ؕ وَلَنۡ نُّؤۡمِنَ لِرُقِیِّكَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیۡنَا

یا تم آسمان پر نہ چڑھ جاؤ ۔ اور ہم تمہارے آسمان پر چڑھنے کا بھی یقین نہ کریں گے جب تک کہ آسمان سے ایک کتاب نازل

كِتٰبًا نَّقۡرَؤُهٗ ؕ قُلۡ سُبۡحَانَ رَبِّیۡ هَلۡ كُنۡتُ اِلَّا بَشَرًا

کر دو جسے ہم ان آنکھوں سے پڑھ کر دیکھ لیں ۔ تو اے محمدؐ ان سے اتنا کہہ دیجئے ! میرا پروردگار ! ان باتوں سے پاک ہے کہ وہ

رَّسُوۡلًا ﴿۹۳﴾

دوسروں کے کہے پر چلے ، اور میں انسان ہوں ۔ رسول بن کر آیا ہوں ۔ یہ کام خدا کے ہیں ۔ نہ کہ میرے ۔

ع ۱۰ ۹ ۱۰

تفسیر

شروع میں روح کا ذکر ہے ! پھر آنحضرتؐ پر اپنا فضل کرنے کا بیان ہے ۔ اسکے بعد دعویٰ ہے کہ

جن وانس بھی مل کر اس قرآن جیسی کتاب نہیں بنا سکتے !

اس کے بعد کفار کے اعتراض نقل کئے ہیں ۔ کہ وہ کیا کہتے ہیں اور جواب یہ دیا گیا کہ خدا کی ذات ایسی ہیں

کہ دوسروں کی خواہشوں پر چلے! بلکہ سب کو لازم ہے کہ اُس کی خواہشوں پر چلیں! اور معبود کے فرق کی یہ بڑی نشانی ہے۔

فائدہ

رُوح کے متعلق قرآن نے جو عرصہ ہوا کہا تھا۔ آج بھی دنیا اوس سے ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکی ہے۔ اور آیندہ بھی یہی حال رہے گا۔ اور قرآن کی یہ بھی ایک بڑی دلیل ہے۔

مُهْتَدِ ہدایت پانے والا　كُلَّمَا خَبَتْ جب کبھی بجھ جاتی ہے۔　زِدْنٰهُمْ زیادہ کرتے ہم
اِنْفَاقِ خرچ کرنا　قَتُوْرًا تنگ رزق۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ

اور جب لوگوں کے پاس خدا کی طرف سے ہدایت آپہونچی تو ان لوگوں کو ایمان نہ لانے میں صرف یہ امر مانع ہے کہ وہ

قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰۤئِكَةٌ

کہتے ہیں کیا اللہ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اے پیغمبر آپ جواب دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے بسے ہوتے

يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾

اور روئے زمین پر اطمینان سے چلتے پھرتے ہوتے تو ہم فرشتے ہی کو آسمان سے پیمبر بنا کر اُن کے پاس بھیجتے۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ

اے پیغمبر آپ ان لوگوں سے یہ بھی فرما دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان میں بس خدا ہی گواہ ہے وہ اپنے بندوں کے

خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ

حقیقت حال سے خوب واقف ہے اور اُن کے کردار کو دیکھ رہا ہے۔ اور جسکو خدا ہدایت دے وہی راہ راست پر ہے۔ اور جسے وہ گمراہ کردے تو

تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ

پھر اے پیغمبر! ایسے گمراہوں کے لیے تم خدا کے سوا دوسرے کو مددگار بھی نہ پاؤ گے۔ اور قیامت کے دن ہم اِن لوگوں کو انکے منہ کے بل اٹھا ئینگے

عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾

اور اندھے اور گونگے اور بہرے ہونگے۔ اُن کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور جب دوزخ بجھنے لگیگی تو ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

یہ جہنم اس لئے اُن کی سزا ہے کہ وہ ہماری آیتوں سے انکار کیا کرتے تھے۔ اور قیامت کا ہونا سنکر کہا کرتے تھے کہ جب ہم مرنے کے

النصف



وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ

بعد گل سڑ کر ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائینگے۔ تو بھلا ہم از سر نو پیدا کر کے اٹھائے جائینگے۔ کیا ان کی سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ جس اللہ

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ

نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا وہ اس امر پر بھی قادر ہے ان لوگوں کا مثل دوبارہ پیدا کر دے اور اس دوبارہ پیدا کرنے کے لیے

جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾

اس کے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں ہے۔ اس پر بھی یہ ظالم انکار کئے بغیر نہیں رہتے۔

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ

اے پیغمبرؐ! آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے

خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾

تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے تم ان بند کر رکھتے۔ کیونکہ انسان بڑا ہی تنگ دل ہے۔

ع ۱۱/۱۱

تفسیر

انسانوں کے واسطے انسان ہی کا رسول بھیجا جانا مناسب تھا۔ جب اللہ تعالٰی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے تو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کیوں تعجب ہو۔ کیا زمین اور آسمان کے پیدا کرنے سے انسان کا دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے۔ پھر آدمی کے تنگ دل ہونے کا ذکر ہے۔ اور پھر اس سے زیادہ تنگدلی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ کا دیا ہوا اللہ ہی کے راہ میں نہیں خرچ کرتا۔

لَفِيْفًا سمیٹ کر۔ فَرَقْنٰهُ علیحدہ کیا ہمنے اس کو۔ لِتَقْرَاَهٗ تاکہ پڑھو تم اس کو
مُكْثٍ مہلت اَذْقَانِ جمع ذقن کی۔ ٹھوڑی۔ يَخِرُّوْنَ گر پڑتے ہیں۔
يَبْكُوْنَ روتے ہیں۔ لَا تَجْهَرْ زور سے مت پڑھ تَكْبِيْرًا بڑائی۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْئَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ

اور کچھ شک نہیں کہ ہم نے موسٰےؑ کو کھلے کھلے نو معجزے دیئے اے پیغمبرؐ! آپ بنی اسرائیل ہی سے پوچھ دیکھئے کہ جب وہ بنی

جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

اسرائیل کے پاس آئے۔ تو فرعون نے اُنسے کہا کہ موسٰےؑ میں تیری نسبت خیال کرتا ہوں کہ کسی نے تجھکو دیوانہ بنا دیا ہے۔

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

موسٰےؑ نے کہا کہ تم اتنی بات تو ضرور جان چکے ہو کہ آسمانوں اور زمین ہی کے پروردگار نے یہ معجزے اُتارے ہیں۔ تاکہ ان دیکھ کر

بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ

لوگ ایمان لائیں۔ اسپر بھی اگر میری نسبت تیرا یہ خیال ہے تو تیری نسبت میرا یہ خیال ہے کہ تیری شامت آئی ہے پھر فرعون نے چاہا کہ ا

مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ

بنی اسرائیل کو ملک سے نکال دیں۔ تو ہم نے فرعون کو مع اس کے ساتھیوں کے ڈبو دیا۔ اور اس کے بعد بنی اسرائیل سے کہا ا

لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

اس ملک میں تم بسو۔ پھر جب آخرت کا وعدہ آموجود ہوگا تو ہم تم سب کو سمیٹ کر اپنے حضور میں

جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۚ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ

لا کر اکٹھا کریں گے۔ اور اے پیغمبر! سچائی ہی کے ساتھ ہم نے قرآن کو اتارا اور وہ سچائی کے اترا۔ اور ہم نے تم کو

اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی

تو بس نیکوں کو خوشخبری دینے والا اور بدوں کو عذاب خدا سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اسلئے اتارا تاکہ

مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ

تم وقتاً فوقتاً مہلت کیساتھ اسے لوگوں کو پڑھکر سناؤ۔ اور اسی مصلحت سے ہم نے اسے رفتہ رفتہ اتارا ہے۔ اے پیغمبر! آپ لوگوں سے

الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ

کہدیجئے کہ، تم قرآن کو مانو یا نہ مانو مگر جنہیں قرآن کے متعلق پہلے سے علم حاصل ہے۔ جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا

لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ

ہے تو ٹھڈیوں کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار پاک ہے۔ بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا

رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ

ہونا ہی تھا۔ وہ ٹھڈیوں کے بل گر پڑتے ہیں۔ اور سجدہ میں روتے ہیں۔ قرآن کی وجہ سے ان کی عاجزی اور زیادہ

خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدة قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا

ہو جاتی ہے۔ اے پیغمبر! آپ ان سے کہدیجئے کہ تم خدا کو اللہ کہکر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو اسکے

فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

سب نام اچھے ہی ہیں۔ اور اے پیغمبر! نہ تو آپ اپنی نماز چلا کر پڑھئے اور نہ اس کو بالکل چپکے چپکے پڑھئے بلکہ درمیانی

وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ

راہ اختیار کیجئے۔ اور کہئے کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو نہ تو اولاد رکھتا ہے

وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ

اور نہ دونوں جہاں کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس سبب سے کہ کمزور ہے کوئی اس کا

۱۲ ع ۱۱ ۱۲

وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۶﴾

مددگار ہے۔ اور وقتاً فوقتاً اس کی بڑائیاں بیان کرتے رہو۔

تفسیر

حضرت موسےٰ علیہ السلام کا اور ان کے نو معجزوں اور فرعون کا ذکر ہے۔ قرآن حق پر نازل ہوا ہے۔ پھر قرآن مجید کے پڑھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے یعنے نہ بہت چیخ کر اور نہ بہت آہستہ پڑھنا چاہئے اخیر کی آیت توحید پرست بنانے والی ہے۔ اِس لئے حدیث شریف میں ہے کہ بنی ہاشم کے لڑکے کو جب وہ بولنے لگتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سات بار یہ کلمات تلاوت فرماتے

اکیسو دس آیتیں سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ بارہ ۱۲ رکوع

قَيِّمًا ہمیشہ قائم رہنے والی مَّاكِثِيْنَ رہنے والے كَبُرَتْ بہت بڑی۔

بَاخِعٌ ہلاک کرنے والا۔ جُرُزًا چٹیل میدان۔ حَسِبْتَ تونے گمان کیا۔ خیال۔

كَهْف غار۔ درہ۔ کوہ۔ رَقِيْم کتبہ۔ تختی هَيِّئْ ہیا کر تو۔

حِزْبَيْنِ دو گروہ۔ اَحْصٰى گن رکھا۔ شمار کیا۔ احاطہ کیا اَمَدًا مدت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ

سب تعریف اس اللہ کیلئے ہی ہے جس نے اپنے بندے محمدؐ پر یہ کتاب اُتاری جس کے سمجھنے میں کوئی دشوار نہیں۔

عِوَجًا ﴿۱﴾ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ

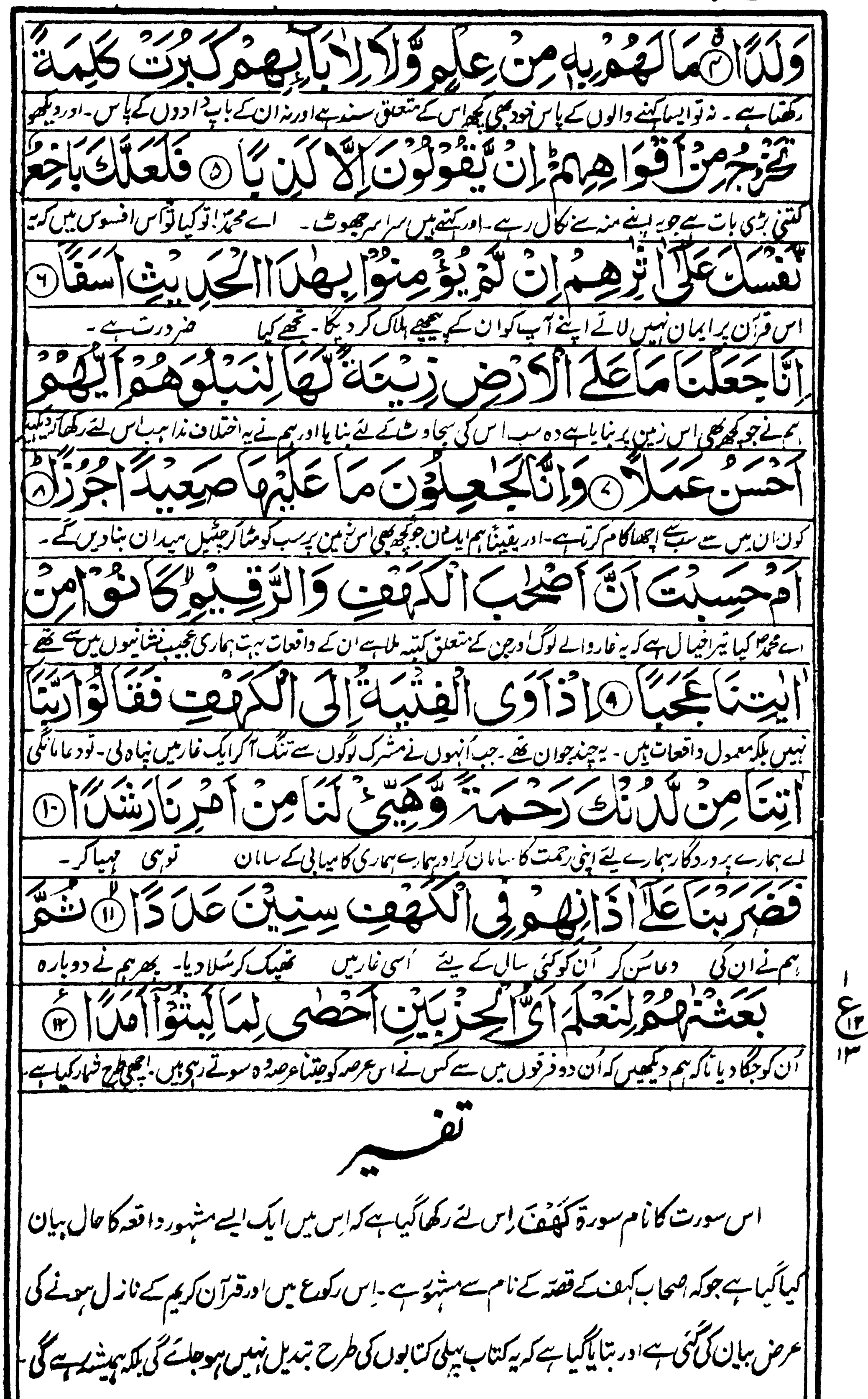
یہ کتاب ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ اور یہ اس لئے اتاری گئی ہے تاکہ اس کی مدد سے گنہگاروں کو اللہ کی طرف سے سخت عذ

الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ﴿۲﴾

ڈرایا جائے۔ اور یہی کتاب اُن ایمانداروں کو جو نیک کام کرتے ہیں بڑے اچھے اجر کی خوش خبری بھی دیتی ہے۔

مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ﴿۳﴾ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ کتاب اس لئے بھی ہے تاکہ اس سے ان لوگوں سے بھی ڈرایا جائے جو کہتے ہیں اولاد



وَلَدًا ۝۴ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً

رکھتا ہے۔ نہ تو ایسا کہنے والوں کے پاس خود بھی کچھ اس کے متعلق سند ہے اور نہ ان کے باپ دادوں کے پاس۔ اور دیکھو

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ

کتنی بڑی بات ہے جو یہ اپنے منہ سے نکال رہے۔ اور کہتے ہیں سراسر جھوٹ۔ اے محمدؐ! تو کیا تو اس افسوس میں کہ یہ

نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶

اس قرآن پر ایمان نہیں لاتے اپنے آپ کو ان کے پیچھے ہلاک کر دیگا۔ تجھے کیا ضرورت ہے۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ

ہم نے جو کچھ بھی اس زمین پر بنایا ہے وہ سب اس کی سجاوٹ کے لئے بنایا اور ہم نے یہ اختلاف مذاہب اس لئے رکھا تا دیکھیں

اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝۸

کون ان میں سے سب سے اچھا کام کرتا ہے۔ اور یقیناً ہم ایک دن جو کچھ بھی اس زمین پر ہے سب کو مٹا کر چٹیل میدان بنا دیں گے۔

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ

اے محمدؐ کیا تیرا خیال ہے کہ یہ غار والے لوگ اور جن کے متعلق کتبہ ملا ہے ان کے واقعات بہت ہماری عجیب نشانیوں میں سے تھے

اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝۹ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ

نہیں بلکہ معمولی واقعات ہیں۔ یہ چند جوان تھے۔ جب انہوں نے مشرک لوگوں سے تنگ آکر ایک غار میں پناہ لی۔ تو دعا مانگی

اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰

اے ہمارے پروردگار ہمارے لئے اپنی رحمت کا سامان کر اور ہمارے واسطے ہماری کامیابی کے سامان تو ہی مہیا کر۔

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝۱۱ ثُمَّ

ہم نے ان کی دعا سن کر ان کو کئی سال کے لئے اسی غار میں تھپک کر سلا دیا۔ پھر ہم نے دوبارہ

بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ۝۱۲

ان کو جگا دیا تاکہ ہم دیکھیں کہ ان دو فرقوں میں سے کس نے اس عرصہ کو جتنا عرصہ وہ سوتے رہے ہیں۔ اچھی طرح شمار کیا ہے۔

تفسیر

اس سورت کا نام سورۃ کہف اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں ایک ایسے مشہور واقعہ کا حال بیان کیا گیا ہے جو کہ اصحاب کہف کے قصہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس رکوع میں اور قرآن کریم کے نازل ہونے کی عرض بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ کتاب پہلی کتابوں کی طرح تبدیل نہیں ہو جائے گی بلکہ ہمیشہ رہے گی۔

اور جب تک رہے گی اس سے گنہگاروں کو عذاب آخرت سے ڈرایا جائے گا اور ایمان داروں کو اس سے جنت کی خوشخبری ملتی رہیگی۔ اس کے بعد رسول خدا صلعم اسے خطاب کر کے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایمان نہ لائے تو اس سے مبلّغ کو رنجیدہ دل شکستہ خاطر نہیں ہونا چاہیئے۔ اُسے اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ اختلاف وغیرہ سے بھی نہیں گھبرانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اختلاف بھی ایک قسم کی زینت ہے جیسے کہ ایک شاعر نے کہا ہے۔

ے گلہائے رنگارنگ سے ہے زینت چمن۔ اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے۔ اس کے بعد اصحاب کہف کا قصہ شروع کر دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہمارے کاموں میں معمولی سا کام ہے جسے لوگ بہت عجیب سمجھ رہے ہیں۔

فِتْيَةٌ جوان۔ رَبَطْنَا ہم نے مضبوط کر دیا۔ مربوط کر دیا شَطَطًا بڑھی ہوئی بات۔ فضول بات۔
اِعْتَزَلْتُمُوهُمْ تم نے انہیں چھوڑ دیا۔ ترک کر دیا۔ فَأْوُا پس تم پناہ لو۔
يَنْشُرْ وہ پھیلائیگا۔ سایہ کریگا۔ يُهَيِّئْ مہیا کر دے گا۔ مِرْفَقًا آرام۔ آسانی سے
طَلَعَتْ نکلتا ہے۔ یا نکلتی ہے۔ تَزَاوَرُ کترا جاتا ہے۔ ہٹ کر جاتا ہے غَرَبَتْ غروب ہوتا ہے چھپتا ہے۔
تَقْرِضُ کترا جاتا ہے۔ کٹ کر جاتا ہے فَجْوَةٍ کشادہ جگہ کھلی جگہ۔ میدانی جگہ۔ ظاہری حصہ مُرْشِدًا بھلائی کی طرف لانیوالا

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ
اے محمدؐ ہم تیرے سامنے انکا حصہ ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہیں۔ یہ غار والے لوگ چند ایماندار جوان تھے جن کو ہم نے بہت اچھی طرح ہدایت کر رکھی
هُدًى ﴿۱۳﴾ وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ
تھی۔ اور ہم نے ایمان ان کے دل میں استوار جاد یا تھا کہ جب وہ غار میں سو کر اُٹھے تو فوراً انہوں نے یہی کہا کہ ہمارا پروردگار تو تمام آسمانوں اور
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُوَا مِنْ دُونِهِ إِلٰهًا لَقَدْ قُلْنَا
زمین میں ہر ایک کا پروردگار ہے۔ ہم تو اسکو چھوڑ کر کبھی کسی اور کو اللہ نہیں بنانے کے۔ اگر ہم بھولے سے بھی کسی اور کو اللہ کہیں تو یہ ایک نہایت فضول بات
إِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً ۖ لَوْلَا
ہوگی۔ یہ ہماری قوم کے لوگ ہیں انہوں نے اس اللہ کو چھوڑ کر کئی اور خدا بنا رکھے ہیں۔ اگر یہ سچے ہیں تو کیوں کوئی واضح دلیل
يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
پیش نہیں کرتے۔ ان سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا۔ جو اللہ پر خواہ مخواہ جھوٹ باندھ رہے
كَذِبًا ﴿۱۵﴾ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللّٰهَ فَأْوُا إِلَى الْكَهْفِ
ہیں۔ پھر انہوں نے آپس میں کہا کہ جب تم نے ان لوگوں کو اور جن کی یہ پرستش کرتے ہیں چھوڑ دیا ہے تو چلو اب غار میں چلکر

يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾

پناہ لیں۔ تمہارا پروردگار تم پر اپنی رحمت سے سایہ کریگا اور تمہارے کام میں آسانی کے ساماں مہیا کرے گا۔

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ

اے محمد اگر ان کی غار کو دیکھے تو تجھے معلوم ہو کہ جب سورج چڑھتا ہے تو اُن کے غار کے دہنی طرف سے نکلتا ہے۔ اور جب غروب

اِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذٰلِكَ

ہوتا ہے تو اُن کے بائیں جانب کو کترا کر گذر جاتا ہے اور وہ اس غار کے کھلے حصے میں لیٹے ہوتے ہیں۔ اور یہ اللہ کی رحمت

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ

کی نشانیوں میں سے ہے۔ اور اے محمد جس کو اللہ سیدھا راستہ دکھائے وہی حقیقت میں ہدایت یہ کہا جا سکتا ہے۔ اور جس کو

تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ ع

اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو پھر اس کے لئے کوئی دوست جو اُس کو سیدھی راہ پر لائے نہیں پائے گا۔

ع ۲ ۵ ۱۴

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ غار والے لوگ بڑے مضبوط ایمان کے مالک تھے۔ اور انہیں اپنے ایمان کا اتنا خیال رہتا تھا۔ کہ جب برسوں کے بعد وہ سو کر اٹھے تو انہوں نے سب سے پہلے اپنے ایماندار ہونے کا اقرار کیا اور پھر کوئی اور بات کہی۔ ہمیں بھی اللہ پر ایسا ہی ایمان رکھنا چاہئے اُٹھتے بیٹھتے ہمیں اس کا خیال ہونا چاہیے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ نے اُن کو ایسی غار میں پناہ دی جس میں سورج کی دھوپ نہیں جا سکتی تھی۔ یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ اپنے بندوں کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے۔

اَيْقَاظًا جاگتے۔ کھڑے۔ رُقُوْدٌ سوتے۔ اونگھتے۔ بَاسِطٌ پھیلائے ہوئے۔ پسارے ہوئے

ذِرَاعَيْهِ اُسکے بازو۔ پنجے۔ وَصِيْدِ دلہیز۔ چوکھٹ اِطَّلَعْتَ تو مطلع ہو۔ تجھے پتہ چلے

مُلِئْتَ تو بھر جاتا۔ اَبْعَثُوْا تم بھیجو وَرِقِ سکہ روپیہ

لِيَتَلَطَّفْ چپ چاپ رہے۔ آہستہ سے جائے لَا يُشْعِرَنَّ وہ نہ پہچان لیں۔ يَّظْهَرُوْا وہ چڑھ آئیں۔ غلبہ پائیں

يَرْجُمُوْكُمْ تمہیں سنگسار کردیں۔ يُعِيْدُوْكُمْ تمہیں لوٹا لیں گے پھیریں گے اَعْثَرْنَا ہم نے خبر کر دی۔ کھول دی۔

يَتَنَازَعُوْنَ وہ جھگڑتے ہیں۔ لڑتے ہیں۔ یا لڑتے تھے۔ ابْنُوْا بناؤ۔ تم بناؤ۔ تعمیر کرو۔ بُنْيَانًا عمارت

غَلَبُوْا وہ غالب آئے۔ لَنَتَّخِذَنَّ ہم ضرور بنائیں گے۔ ضرور بنائینگے

سَادِسُ چھٹا۔ رَجْمًا بِالْغَیْبِ بے تکے بات کرنا۔ اپنی طرف سے ایسی بات کہنا جسکا علم نہ ہو۔ غیب باتیں بتانا۔ اٹکل سے نام لیکر بات کہنا۔

ثَامِنُ آٹھواں۔ لَا تُمَارِ جھگڑا مت کر۔ مِرَآءً جھگڑا۔ لَا تَسْتَفْتِ تو مت پوچھ

وَتَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ

اور اے محمد اگر تو ان کو دیکھتا تو تو یہ سمجھتا کہ وہ جاگتے ہیں حالانکہ وہ سورہے تھے۔ وہ جاگتے یوں معلوم ہوتے تھے۔ کہ ہم سوتے

الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَیْهِمْ

سوتے ہی ان کی دائیں بائیں کروٹیں بدلتے تھے اور انکا کتا تو دروازے پر اس طرح باز ڈھیلا ئے ہوئے تھا کہ اگر تو

لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿۱۸﴾ وَكَذٰلِكَ

اُن کو دیکھتا تو اُن سے مرعوب ہو کر پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلتا۔ اور پھر اسی طرح ہم نے اُن کو دوبارہ جگا کر

بَعَثْنٰهُمْ لِیَتَسَآءَلُوْا بَیْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا

اٹھایا۔ تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھیں کہ کتنا عرصہ ہم سوتے رہے۔ ان میں سے ایک بولنے والا بولا بھائی تم

لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ

کتنا عرصہ سوئے ہوئے ہوگے۔ وہ بولے بس یہی ایک دن یا کچھ حصہ۔ اُن میں سے چند کہنے لگے بھائی جتنا عرصہ تم سوئے رہے

فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَآ

ہو۔ اللہ کو ہی اچھی طرح معلوم ہے۔ اب اس کو تو چھوڑدو۔ اور اپنے میں سے ایک آدمی کو یہ روپیہ دیکر جو شہر میں بھیجو۔

اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْیَتَلَطَّفْ وَلَا یُشْعِرَنَّ

اور وہ یہ دیکھو کہ ستھرا اور پاکیزہ کھانا کون سا ہے اس میں سے کچھ تمہارے کھانے کیلئے لائے۔ اور وہ ہوشیار رہے تاکہ تمہیں کوئی

بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ

پہچان نہ لے۔ کیونکہ اگر ان لوگوں کو تمہارا پتہ چل گیا تو یا تو تمہیں سنگسار کردیں گے۔ یا تمہیں زبردستی اپنے مذہب میں لے آئیں گے

فِیْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ

اور اگر تم نے انکا مذہب قبول کرلیا تو پھر یاد رکھو ابد تک تمہارا بھلا نہیں ہونے کا۔ مگر ہم نے اسی طرح ہوتے ہوتے انکی خبر لوگوں کو پہنچا

لِیَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ فِیْهَا ۚ

دی۔ تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اللہ کا اپنے بندوں کی امداد کرنے کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ جو گھڑی اس نے کسی کی مقرر

اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ

کر رکھی ہے وہ آکے رہیگی۔ پھر جب وہ شہر کے لوگ اس معاملہ میں جھگڑ رہے تھے کہ ان نیک بندوں کی یادگار کیسی قائم کی جائے تو چند

رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ

ایک نے کہا ان کی قبروں پر ایک مکان بنا دیا جائے۔ کیونکہ اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ کون تھے مشرک تھے یا مسلمان۔ انہیں سے جن کی رائے

نصف قرآن بلحاظ تعداد حروف کے سطح پر کی ی کے بعد ت النصف اول کا ہے اور لام ثانیہ نصف آخر کا ہے ۱۲

عَلَيۡهِمۡ مَّسۡجِدًا ﴿۲۱﴾ سَيَقُوۡلُوۡنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ‌ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ

غالب آ گئے انہوں نے کہا کہ ہم ان پر مسجد بنائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے مسجد ہی بنا دی۔ اے محمد اب یہ لوگ جنہوں نے انکو دیکھا نہیں کہنا شروع

خَمۡسَةٌ سَادِسُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ رَجۡمًۢا بِالۡغَيۡبِ‌ۚ وَيَقُوۡلُوۡنَ سَبۡعَةٌ

کردیں گے کہ وہ تین آدمی تھے اور چوتھا انکا کتا۔ چند یہ کہنے لگیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا انکا کتا۔ یہ سب انکل پچو اندھیرے میں تیر چلا رہے ہیں چند

وَّثَامِنُهُمۡ كَلۡبُهُمۡ‌ؕ قُلْ رَّبِّىۡۤ اَعۡلَمُ بِعِدَّتِهِمۡ مَّا يَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا قَلِيۡلٌ

یہ کہیں گے نہیں وہ سات آدمی تھے اور آٹھواں انکا کتا اس ہو کہ میرا پروردگار ہی انکی تعداد اچھی طرح جانتا ہے ہمیں شاید چند ہی کو انکا کچھ پتہ ہو

فَلَا تُمَارِ فِيۡهِمۡ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا وَّلَا تَسۡتَفۡتِ فِيۡهِمۡ مِّنۡهُمۡ اَحَدًا

ورنہ کوئی جانتا ہی نہیں سو تو ان کے سوائے ظاہر معاملات کے کسی دوسری بات میں جھگڑا نہ کر۔ اور ان میں سے کسی سے کچھ نہ پوچھ۔

ع ۳ / ۱۵

تفسیر

اس رکوع میں اول تو اصحاب کہف کی حالت بتائی گئی ہے کہ کس طرح وہ سوتے سوتے کروٹیں بدلتے تھے جس سے عام دیکھنے والے کو وہ جاگتے دکھائی دیتے تھے۔ اور پھر ان کا کتا اس طرح غار کے منہ پر لیٹا ہوا تھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کاٹنے کو دوڑیگا۔ اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ جاگنے کے بعد کس طرح انہوں نے آپس میں بات چیت کی اور کس طرح جاگنے کے بعد بھی یہ خیال رہا کہ کھانا حلال اور پاکیزہ ہونا چاہیئے۔ ہمارا بھی فرض یہی ہے کہ ہر وقت اپنے کھانے کے متعلق یہ خیال رکھیں کہ جو ہمیں رزق مل رہا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔ ہمیں حرام سے ہر صورت پرہیز کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد پھر یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے مرنے کے بعد کیسے لوگوں نے ان پر مسجد بنوادی۔ یہ حقیقت میں اللہ تعالےٰ ہمیں تعلیم دیتے ہیں کہ ہم بھی عام مکان بنانے کی بجائے اگر کہیں کسی کے ثواب کی خاطر کچھ بنائیں تو مسجد بنائیں۔ کیونکہ اللہ کا نام اس میں لیا جائے گا جس سے اللہ تعالےٰ ہم سے خوش ہوگا۔ اور ہم پر اپنا فضل و کرم کرے گا۔ اس کے فضول جھگڑے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس سے فائدہ کسی کا بھی نہیں ہوتا۔

فائدہ

اصحاب کہف کے واقعہ میں ان لوگوں کے لیئے جو مجاہد اور مہاجر بننا چاہے بہت اچھے سبق ہیں۔ اور خدا کے واسطے سب کچھ قربان کردینے کا حوصلہ اور اچھا جذبہ پیدا ہوسکتا ہے۔

لَاتَقُوْلَنَّ تو مت کہہ۔ لِشَایْءٍ کسی چیز کے لئے۔ کسی کام کو۔ غَدًا کل۔
نَسِیْتَ تو بھول جائے یَھْدِیَنِ وہ مجھے ہدایت دے گا تِسْعًا نو۔
اَبْصِرْ دیکھ تو اَسْمِعْ تو سن۔ مُلْتَحَدًا پناہ دینے والا
لَاتَعْدُ مت دوڑا اَغْفَلْنَا ہم نے غافل کیا۔ فُرُطًا حد سے بڑھنے والا۔
سُرَادِقُ قناتیں۔ یَسْتَغِیْثُوْا وہ فریاد کریں۔ وہ مدد کے لئے درخواست کریں۔ یُغَاثُوْا وہ مدد دیئے جائیں۔
مُھْلِ تیل کی تلچھٹ۔ یا پگھلا ہوا تانبا۔ یَشْوِی وہ جھلس دے گا جلادے گا۔ مُرْتَفَقًا جگہ۔ آرام لینے کی جگہ۔
یُحَلَّوْنَ وہ پہنائے جائیں گے۔ اَسَاوِرَ جمع اسورہ۔ کنگن۔ ثِیَابًا کپڑے۔
سُنْدُسٍ مہین ریشمی کپڑے اِسْتَبْرَقٍ موٹے ریشمی کپڑے مُتَّکِئِیْنَ تکیہ لگائے ہوئے۔ اَرَائِکِ تخت

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ز

اے محمد دیکھ کسی شے کے متعلق کبھی یہ نہ کہنا کہ میں ضرور اسے کل کروں گا۔ ہاں مگر اتنا ساتھ کہہ دیا کر کہ اگر اللہ نے چاہا تو

وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّھْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ

میں اسے کل ضرور کروں گا۔ اور اپنے پروردگار کو ہر وقت یاد رکھ۔ اگر تجھے کسی کام میں انشاء اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے

مِنْ ھٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَلَبِثُوْا فِیْ کَھْفِھِمْ ثَلٰثَ مِائَۃٍ سِنِیْنَ

تو یوں کہا کر۔ مجھے امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے اس سے بھی زیادہ فائدہ کی بات کی ہدایت کریگا۔ اے محمد پھر یہ لوگ کہیں گے کہ وہ غار والے لوگ

وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ج لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ

غار میں تین سو برس سوتے رہے تھے۔ اور بعض اس پر نو برس اور بھی بڑھا دینگے۔ ان سے کہدے کہ جتنا عرصہ وہ سوتے رہے تھے اللہ ہی بہتر

وَالْاَرْضِ ط اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ط مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ ز وَّ

جانتا ہے۔ کیونکہ آسمانوں اور زمین کی غائب کی باتیں اُسی کو معلوم ہیں اور دیکھ وہ کیسا دیکھنے اور سننے والا ہے اور ان کا اسکے سوا کوئی

لَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ وَاتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ کِتٰبِ

مالک نہیں اور تو کبھی بھی اُسکے حکم میں کسی اور کا حکم نہ ملا۔ اور جو کچھ تجھے اس کتاب میں اپنے پروردگار کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے اُسے

رَبِّکَ ط لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ قف وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ

پڑھا کر اور دیکھ اُس کے کہے کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا اور تیرے لیئے اُس کے سوا کوئی پناہ دینے والا

مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

بھی نہیں۔ اور جو لوگ صبح اور شام اپنے پروردگار کی محض رضامندی حاصل کرنیکے لیئے اُسے یاد کرتے ہیں اُنکی صحبت اختیار کر۔

بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ

اور دنیا کی زینت کی چیزوں کی خواہش میں ان سے اپنی توجہ

عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا

غافل کر رکھا ہو اور وہ ہم نے اپنی یاد سے اور جس کے دل کو مت ہٹا۔

قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ

اپنی خواہشات کی پیروی کر رہا ہو اُسکی پیروی ہرگز نہ کر کیونکہ اُس کا تو کام حد سے بڑھا ہوا ہے۔ اور ان لوگوں سے

الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ

کہدے کہ یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے بالکل برحق ہے۔ جس کا جی چاہے اس پر ایمان لائے جس کا جی چاہے انکار کرے

اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ط وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا

مگر انہیں یہ سنادے کہ ہم نے انکار کرنیوالے ظالموں کیلئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جو قناطوں کی طرح انکو چاروں طرف سے گھیرلیگی

يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ط بِئْسَ الشَّرَابُ ط وَ

وہاں اگر وہ فریاد بھی کریں گے تو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح کے گرم پانی سے انکی فریاد کا جواب دیا جائیگا۔ جو انکے چہروں کو جھلس دیگا۔ دیکھ

سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

کسقدر بری چیز ان کے پینے کیلئے ہوگی اور انکا ٹھکانا کتنا برا ہوگا۔ یقیناً جو لوگ اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نیک کام

اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ

کریں گے۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم ایسے نیک کام کرنیوالوں کا اجر کبھی ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ ایسے ہی لوگوں کیلئے

عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ

سرسبز باغ ہوں گے جن کے بیچ نہریں بہتی ہوں گی اور نیک لوگ وہاں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔

مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

اور سبز مہین ریشمی کپڑے اور موٹے ریشمی کپڑے پہنیں گے۔ وہ اس جنت میں تختوں پر آرام سے تکیہ لگائے

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ط نِعْمَ الثَّوَابُ ط وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾

ہوئے بیٹھے ہوں گے۔ دیکھو کتنا اچھا ثواب ان کو ملیگا۔ اور کیسا اچھا ٹھکانا ان کے لئے ہوگا۔

تفسیر

اِس رکوع میں اول تو اللہ تعالےٰ نے رسول خدا کی مثال دیکر ہمیں ہر ایک کام کے متعلق انشاءاللہ کہنے کی ہدایت کی ہے اور انشاءاللہ کہنا اِس لئے ضروری ہے کہ ہمیں دراصل کوئی پتہ نہیں کل کیا ہوگا۔

کل ہم زندہ بھی رہیں گے یا نہیں۔ اس لئے جو ہوگا وہ اللہ کو ہی معلوم ہے اور اس کی مرضی سے ہوگا۔ تو بہتر یہی ہے کہ ہم ہر کام میں اُس کی مرضی کو اپنی مرضی بنائیں اور انشا اللہ یعنے اگر اللہ کی مرضی ہو اگر اللہ چاہے تو ضرور کہیں۔ اِس کے بعد نیک آدمیوں کی صحبت اختیار کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ نیک آدمیوں کی صحبت سے انسان کو کئی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اوّل تو آدمی اُن کے پاس بیٹھنے سے عام برائیوں سے بچ جاتا ہے دوسرے اُن کی صحبت کے اثر سے خود بھی نیک بن جاتا ہے۔ اس کے بعد قرآن کے انکار کرنے والوں اور قرآن پر ایمان لانے والوں کی آخرت کی زندگی کا تھوڑا سا مقابلہ کیا گیا ہے۔

حَفَفۡنٰهُمَا گھیر دیا اُن دونوں کو۔ کِلۡتَا یہ دونوں۔ لَمۡ تَظۡلِمۡ کمی نہ کی۔

یُحَاوِرُهٗ اس سے باتیں کر رہا تھا۔ اَعَزُّ زیادہ غالب۔ تَبِیۡدَ ختم ہوگا۔ فنا ہوگا (مونث)

قَآئِمَةً قائم ہونے والی۔ آنیوالی۔ رُدِدۡتُّ میں لوٹایا گیا۔ لَاَجِدَنَّ میں ضرور پاؤں گا

مُنۡقَلَبًا بدلہ میں جگہ۔ معاوضہ۔ كَفَرۡتَ تونے انکار کیا۔ مَا شَآءَ اللّٰهُ جو اللہ چاہے۔

تَرَنِ تو مجھے دیکھے۔ اصل میں تَرَنِیۡ تھا اَقَلَّ تھوڑا۔ کم۔ حُسۡبَانًا عذاب۔

تُصۡبِحَ ہو جائے (صبح کے وقت) صَعِیۡدًا میدان۔ زَلَقًا چٹیل۔

غَوۡرًا گہرا۔ یُقَلِّبُ ۔ پھیرتا ہے مُنۡتَصِرًا مدد کرنے والا۔

وَلَایَةُ حکومت۔ سلطنت۔ عُقۡبًا انجام کرنے میں۔

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا رَّجُلَيۡنِ جَعَلۡنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيۡنِ

اور اے محمدؐ ان لوگوں کے سامنے اُن دو آدمیوں کی مثال بیان کر جن میں سے ایک کو ہم نے انگوروں کے دو باغ دے رکھے تھے جنکے

مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّحَفَفۡنٰهُمَا بِنَخۡلٍ وَّجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمَا زَرۡعًا ﴿۳۲﴾

گرداگرد ہم نے کھجوریں اگا رکھیں تھیں۔ اور اس باغ کے اندر کھیتی باڑی کی جگہ بھی ہم نے دے رکھی تھی۔

كِلۡتَا الۡجَنَّتَيۡنِ اٰتَتۡ اُكُلَهَا وَلَمۡ تَظۡلِمۡ مِّنۡهُ شَيۡـًٔا وَّفَجَّرۡنَا

یہ دونوں باغ خوب پھل دیتے تھے۔ اور کبھی ان کی پیداوار میں کمی نہیں ہوتی تھی کیونکہ ہم نے ان کے بیچوں بیچ نہریں

خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ

بہا رکھی تھیں۔ ان سب پیداوار کا فائدہ اُس کے مالک کو ملتا تھا۔ ایک دن اُس نے اپنے ہمسائے سے اثنائے

يُحَاوِرُهٗٓ أَنَا۠ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّأَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ

گفتگو میں یوں کہا - دیکھ میں تجھ سے مال و دولت میں اور نوکروں کی تعداد کے لحاظ سے کہیں بڑھکر ہوں - اسی طرح باتیں کرتے ہوئے

وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ قَالَ مَآ أَظُنُّ أَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ أَبَدًا ﴿۳۵﴾

وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور یہ باتیں اسکی جان کیلئے تباہی کا سامان تھیں - ساتھی سے کہنے لگا میں تو کبھی گمان بھی نہیں کر سکتا کہ ایسا سرسبز باغ کبھی

وَّمَآ أَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ إِلٰى رَبِّيْ لَأَجِدَنَّ

اور مجھے تو قیامت کے آنیکے متعلق بھی پختہ یقین نہیں کہ پھر بھی مجھے امید ہے کہ اگر میں اپنے پروردگار کیطرف لوٹایا گیا تو اسکے بدلے اس سے بہتر جائیداد دیا

خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ

جاؤنگا - کیونکہ اللہ کو مجھ تو میری سابقہ عزت کا خیال ہوگا ہی - اسکا ہمسایہ اسی طرح باتیں کرتے ہوئے جواب میں اس سے کہنے لگا - بھائی

أَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

کیا تو اس خالق سے کافر تو نہیں ہو گیا جس نے پہلے تجھے مٹی سے پیدا کیا - پھر نطفہ سے پیدا کرکے تجھے خوب سنوار بنا کر انسان کی شکل

سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ أُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ

دی - جو ایسی باتیں کر رہا ہے - لیکن یاد رکھ میرا پروردگار تو وہی اللہ ہے اور میں کسی اور کو اپنے پروردگار کا شریک نہیں

أَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَآ إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا

بناتا - اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تھا تو نے یوں کیوں نہ کہا کہ جو اللہ کی مرضی ہو وہی بہتر ہے اور سوائے اللہ

قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ إِنْ تَرَنِ أَنَا۠ أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾

کے اور کسی میں کچھ قوت نہیں - اور اگر تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں اولادمیں اور مال میں تجھ سے کم ہوں تو کیا ہوا -

فَعَسٰى رَبِّيْٓ أَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا

یہ بالکل ممکن ہے کہ میرا پروردگار مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دیدے اور تیرے اس باغ پر راتوں رات ہی آسمان سے کوئی ایسی آفت بھیجے

حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ أَوْ يُصْبِحَ

جس سے صبح ہوتے ہوتے یہ چٹیل میدان بن کے رہ جائے - یا صبح ہوتے ہوتے اس کا

مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَأُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ

پانی ہی کہیں ایسا ہی جذب ہو جائے تو پھر اس کو تلاش کے بعد بھی نہ پا سکے - چنانچہ اس کے باغ کے پھل کو آفت نے گھیر لیا -

فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ أَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ

اور صبح جب اس نے دیکھا کہ سب درخت اور بیلیں اوندھی پڑی ہیں تو جو کچھ اس نے اُنپر خرچ کیا تھا اس کے افسوس میں اپنے ہاتھ

عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ أَحَدًا ﴿۴۲﴾

ملنے شروع کیے - اور کہنے لگا - ہائے کیا اچھا ہوتا اگر میں اپنے پروردگار کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بناتا -

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ

اللہ کے سوا کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو اس کی کچھ مدد کرتی اور نہ ہی اللہ کی طرف سے کوئی مدد

مُنْتَصِرًا ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ

اسے ملی۔ ایسے ہی موقعوں پر ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت حقیقت میں صرف اللہ ہی کی ہے۔ اور وہ ثواب

خَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾

دینے میں اور انسان کا انجام کرنے میں بہترین حاکم ہے۔

ع ۵ ١٧

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے دو آدمیوں کی مثال دے کر جن میں سے ایک تو مغرور اور نیم مشرک تھا اور دوسرا عاجز مسلمان تھا واضح کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ غرور کو پسند نہیں کرتا۔ اور اتنا کہنا بھی کہ اللہ کو میری عزت کا کچھ لحاظ کرنا چاہیئے ایک قسم کا شرک ہے۔ کیونکہ ایسا کہنے میں کہنے والا اللہ کو اپنا تابع سمجھتا ہے جو کہ ایک قسم کا کفر ہے۔ اِس کے بعد بتایا ہے کہ غرور کا انجام کیسا خراب ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اس دنیا کے مال و دولت پر کبھی مغرور نہ ہوں اور صرف ایک اللہ کی ذات پر بھروسہ کریں۔ کیونکہ حقیقی مالک وہی ہے اور سارا اختیار اُسی کا ہے۔

فائدہ

ہر بات میں اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور ہر کام میں اوسی سے امداد طلب ہونا اور اسی کی شکر گذاری لازم ہے۔

مُقْتَدِرًا قدرت رکھنے والا۔		تَذْرُوْهُ اڑاتی ہیں اسکو۔		هَشِيْمًا ریزہ ریزہ	
بَارِزَةً کھلی ہوئی۔ ظاہر۔		اَمَلًا آرزو۔ امید۔		بٰقِيٰتُ باقی رہنے والی۔	
مُشْفِقِيْنَ ڈرنے والے۔		مَّوْعِدًا مقرر وقت۔		نُغَادِرْ ہم چھوڑیں گے۔	
حَاضِرًا موجود		اَحْصٰهَا اس کا احاطہ کرلیا ہے		يُغَادِرُ وہ چھوڑتا ہے۔	

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

اے محمدؐ اُن کے سامنے بیان کر کہ دنیا کی زندگی کی مثال اس پانی کی سی ہے جسکو ہم نے آسمان سے برسایا تو اس سے زمین پر خوب

فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ

سبزہ پھیلا۔ پھر کچھ عرصہ بعد پانی کے خشک ہونے کے بعد وہ سبزہ بالکل چورا ہوگیا اور ہوائیں اُسکو اڑائے پھرتی ہیں۔ اور

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ

انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ زمین کے سبزہ اور گھاس کی طرح مال و دولت اور بیٹے دنیا کی

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

زندگی کی سجاوٹ ہیں۔ مگر جس چیز پر کسی اچھے ثواب کی امید ہو سکتی ہے وہ تو تیرے پروردگار کے نزدیک باقی رہنے والی

وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً

نیکیاں ہیں۔ اور اے محمد جس دن کہ ہم پہاڑوں کو سرکا دیں گے اور تو دیکھیگا کہ زمین بالکل کھلا میدان بن گئی ہے۔ تب ہم

وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ

ان سب کو اکٹھا کریں گے اور کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ پھر یہ سب صفیں باندھے ہوئے اپنے پروردگار کے

صَفًّا ۭ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ

سامنے پیش کئے جائیں گے۔ اور وہ ان سے کہیگا۔ اب تو تم اسی طرح ہمارے پاس آئے ہو جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ

نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ

پیدا کیا تھا۔ مگر تمہارا خیال تو یہ تھا کہ ہم تمہارے دوبارہ اٹھانے کے لئے کوئی ایسا وعدہ ہی نہیں کریں گے۔ پھر اس دن ہر ایک کے

مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً

اعمال کی کتاب کھول کر رکھدی جائیگی اور تو دیکھیگا کہ جو کچھ اس میں لکھا ہوگا اس سے یہ مجرم کس طرح ڈرتے ہونگے اور کہیں گے ہائے

وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا

ہماری بدبختی اس کتاب کو کیا ہو گیا ہے اس نے تو کسی چھوٹی یا بڑی بات کو چھوڑا ہی نہیں سب کو گن گن کر لکھا ہے۔ کیونکہ جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا

يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾

ہوگا وہ اس میں بالکل سامنے لکھا دیکھیں گے۔ اور تیرا پروردگار اس دن کسی پر ذرہ بھر ظلم نہیں کرے گا۔

تفسیر

اِس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح جب تک پانی کی تری رہتی ہے سبزہ پھلتا پھولتا ہے اسی طرح انسان کے مال و دولت اور اولاد بھی زندگی کے چند دن تک اُس کے ساتھ رہتے ہیں اور اُسے کچھ فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں مگر جہاں زندگی ختم ہوئی وہیں یہ سب چیزیں اِنسان سے جدا ہو جاتی ہیں اور اس کے قبضہ سے نکل جاتی ہیں۔
اُس کے بعد بتاتا ہے کہ جو چیز انسان کے کام آسکتی ہے وہ اولاد یا مال و دولت نہیں بلکہ نیک کام ہیں جو کام آسکتے ہیں۔ کیونکہ آخرت میں جو انسان کو ثواب و عذاب ہوگا تو اُسکے اعمال کی وجہ سے ہوگا۔ اور اُسکے نیک اعمال اُسکو جنت میں داخل

کریں گے۔ اس کے بعد قیامت کے دن کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ کس طرح پہاڑ وغیرہ ہٹا کر زمین کو ایک کھلا میدان کر دیا جائیگا۔ اور سب انسان دوبارہ زندہ کر کے کھڑے کر دیئے جائیں گے۔ اس دن کافروں کو اور مجرموں کو معلوم ہوگا کہ اُن کے ہر ایک کام کو اللہ تعالےٰ نے لکھ لیا تھا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اس بات کا خیال رکھیں کہ ہمارے اعمال کا حساب ہوگا اور ہمارا ہر ایک چھوٹا بڑا کام لکھا جا رہا ہے۔ ہر برے کام سے خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو بچتے رہیں۔

فَسَقَ نافرمانی کی — بَدَلًا بدلہ۔ جزا۔ — اَشْهَدْتُّهُمْ میں نے انہیں گواہ بنایا۔
مُتَّخِذَ پکڑنے والا۔ — مُضِلِّيْنَ گمراہ کرنے والے۔ — عَضُدًا بازو۔
مَّوْبِقًا ہلاکت کی جگہ۔ — مُّوَاقِعُوْهَا اسمیں گرنے جانیوالے — مَصْرِفًا پلٹ جانے کی جگہ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ
اے انسانو۔ وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تمام فرشتوں کو حکم کیا کہ آدم کی فرمانبرداری کا جھک کر اقرار کریں تو سب فرشتوں نے سوائے ابلیس کے

مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ
آدم کی تابعداری کا جھک کر اقرار کیا۔ ابلیس جنوں میں سے ہے اور اس نے اپنے پروردگار کے حکم کو توڑا ہے۔ کیا تم اب مجھے چھوڑ کر اسکو اور اسکی اولاد

اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ○
کو دوست بنا رہے ہو حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں۔ یاد رکھو ایسے ظالموں کو اس کام کا بہت برا بدلا دیا جائے گا۔

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۪
میں نے تو ہرگز ان شیطانوں کو نہ تو زمین اور آسمان کا پیدا کرنا دکھایا نہ ہی ان کی پیدائش ہی انہیں دکھائی کیونکہ

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ○ وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا
میں لوگوں کو گمراہ کرنے والوں کو کبھی اپنا کارکن نہیں بنایا کرتا۔ ہم قیامت کے دن شریکوں سے کہیں گے جنکے

شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ
متعلق تمہارا گمان تھا کہ وہ میرے شریک نہیں انہیں اب پکارو۔ وہ انہیں پکاریں گے مگر وہ ان کو جواب نہیں دینگے۔ کیونکہ ان

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ○ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
دونوں کے درمیان ہم ہلاکت کی آڑ کر دینگے۔ اور جب مجرم دوزخ کی آگ دیکھیں گے تو انہیں یقین ہو جائیگا کہ وہ اس آگ میں

مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ○
گرنے والے ہیں۔ کیونکہ اُس سے بچاؤ کی وہ کوئی راہ نہیں پائیں گے۔

۷ ع ۱۹

تفسیر

اس رکوع میں انسان کو شیطان کی پیروی سے روکا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ شیطان انسان کا دشمن ہے گمراہ کرنا

اس کا کام ہے اور انسان کے گمراہ ہونے کا نتیجہ یہی ہوگا کہ آخرت میں انسان دوزخ میں ڈالا جائیگا۔ اس لیئے ہمارے لیئے یہی بہتر ہے کہ شیطان کی دوستی سے دور رہیں۔ اور صرف ایک اللہ کو اپنا کارساز بنالیں۔

جَدَلًا جھگڑنے کے لئے ۔ قُبُلًا سامنے ۔ لِيُدْحِضُوْا تاکہ زائل کردیں۔ ہٹادیں۔
اُنْذِرُوْا ڈرائے گئے تھے۔ مَوْئِلًا ہٹنے کی جگہ ۔ مَهْلِكِ ہلاک ہونے کا وقت۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ
اور دیکھو یقیناً ہم نے اس قرآن میں انسان کیلیئے ہر ایک بات کے متعلق بار بار مثالیں دی ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ
الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا
انسان سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ جب ان لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو اس پر ایمان لانے سے کیوں
اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ
رکے رہے اور کیوں اپنے رب سے معافی نہیں مانگی۔ کیا یہ چاہتے ہیں کہ ان کا حال بھی پہلوں کا سا ہو۔ یا اللہ کا عذاب
اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ
بالکل ان کے سامنے آکھڑا ہو۔ تب ایمان لائیں گے۔ اور ہم پیغمبروں کو سوائے بشارت دینے یا عذاب سے ڈرانے
وَمُنْذِرِيْنَ ۚ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا
کے اور کسی کام کے لئے نہیں بھیجتے۔ مگر کافر حق کو مغلوب کرنیکے لئے جھوٹی باتوں پر پیغمبروں سے جھگڑا کرنا شروع کردیتے ہیں۔
بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ
اور ہماری نشانیوں اور جس عذاب سے انہیں ڈرایا جاتا ہے اس کا مذاق اڑانا شروع کردیتے ہیں۔ اور اس شخص سے بڑھکر ظالم
مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ
اور کون ہوسکتا ہے کہ جسکو اللہ کی نشانیاں دکھا کر نصیحت کی جائے مگر وہ اس سے منہ موڑے اور جو کچھ وہ اپنے ہاتھوں اپنے
يَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰي قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ
آئندہ کیلئے تیار کرچکا ہوا سے بالکل بھول جائے ہم نے ان کے انکار کی وجہ سے ان کے دلوں پر پردے ڈالدیئے ہیں۔ اب
اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا
یہ سمجھ سکتے ہی نہیں کہ ہدایت کیا چیز ہے اور انکے کانوں میں بھی گمراہی کیوجہ سے کچھ بہراپن آچکا ہے۔ اب اگر تو انکو ہدایت کی طرف بلائے تو
اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ
کبھی بھی ہدایت کو قبول نہیں کریںگے۔ اور تیرا پروردگار کتنا معاف کرنیوالا اور رحمت کا مالک ہے۔ اگر چاہتا تو ان کافروں کو انکے

بِمَا كَسَبُوا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۚ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ

کرتوتوں کی وجہ سے ابھی پکڑ لیتا اور جلدی ہی انہیں عذاب دیتا مگر ایسا نہیں کرتا بلکہ اُس نے اُن کے عذاب دینے کے لئے ایک عدہ مقرر

يَّجِدُوا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ

کر رکھا ہے۔ اور یہ پھر اُس سے بچکر کہیں نہیں جا سکیں گے۔ یہ سب بستیاں جو اجڑی ہوئی ہیں جب ان کے رہنے والوں نے

لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝۵۹

ظلم کرنے شروع کئے تو ہم نے انکو ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے ہر ایک ہلاک کرنے کے ایک خاص وقت کا وعدہ مقرر کر رکھا تھا۔

ع ۲۰

تفسیر

اس رکوع میں یہ بتایا گیا کہ کافر اکثر خواہ مخواہ کے جھگڑے پیدا کرتے ہیں اور ہدایت کی بات کو نہیں سنتے۔ یہ اُن کے حق میں اچھا نہیں اللہ تعالے تو اپنی رحمت سے انہیں مہلت دیتا ہے کہ بات سمجھیں مگر یہ اُلٹا انکار کئے جاتے ہیں۔ اِن کے انکار کئے جانے کا نتیجہ آخر یہ ہوگا کہ اِن کے دل مردہ ہو جائیں گے اور ہدایت حاصل ہی نہیں کر سکیں گے۔ اِس کے بعد یہ بتایا ہے کہ ظالموں کو اُن کے ظلم کا بدلہ ضرور دیا جائے گا۔ اگر اس دنیا میں نہیں تو آخرت میں ضروری ہے ہمیں اِن باتوں سے نصیحت حاصل کرنی چاہئیے۔ اور جب بھی ہمیں کوئی نیک کام کرنے کو کہے فوراً کرنا چاہیے۔ حیل وحجت سے کام نہیں لینا چاہئیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت نکل جائے اور پھر ہمیں افسوس ہو۔ اور ہم ثواب سے محروم رہ جائیں۔

بَحْرَيْنِ	دو دریا۔	اَمْضِيَ	میں ہو جاؤں۔ میں چلتا جاؤں	حُقُبًا	بہت مدت۔ برسوں۔
مَجْمَعَ	ملنے کی جگہ۔	نَسِيَا	وہ دونوں بھول گئے۔	حُوْتَ	مچھلی۔
سَرَبًا	سرنگ راہ۔	جَاوَزَا	وہ دونوں بڑھ گئے۔	غَدَآءَ	غذا۔ کھانا۔
لَقِيْنَا	ہمیں ملی۔ یا ہمیں پہنچی	صَخْرَةِ	پتھر۔ چٹان۔	اَنْسَانِيْ	مجھے بھلایا۔
عَجَبًا	متعجب ہو کر۔	اِرْتَدَّا	وہ دونوں لوٹے	قَصَصًا	اُلٹے پاؤں۔
تُعَلِّمَنِ	تو مجھے سکھائے۔	لَمْ تُحِطْ	تو نے احاطہ نہیں کیا۔ تجھے معلوم نہیں	لَآ اَعْصِيْ	میں نافرمانی نہیں کروں گا
		اُحْدِثَ	میں بیان کروں۔		

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ

اور وہ وقت بھی یاد کرو۔ جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا جب تک میں دو دریاؤں کے ملنے کی

الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا
جبتک نہ پہنچ جاؤں میں ہرگز نہیں ٹھیروں گا خواہ مجھے برسوں ہی چلنا پڑے چنانچہ وہ چلے گئے۔ پھر جب وہ دونو دریاؤں
نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴿٦١﴾
کے ملنے کی جگہ پہنچے تو وہاں ایک مچھلی جو اُن کے پاس تھی بھول گئی اور وہ کہیں دریا میں غوطہ لگا کر گم ہو گئی۔
فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ
جب وہ دونو وہاں سے آگے بڑھے تو موسےٰ نے اپنے خادم سے کہا لاؤ بھی اب ہمارا کھانا۔ اس سفر سے تو ہم خوب
سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ
تھکے ہیں۔ اس نے جواب میں کہا اوہ تم نے دیکھا جب ہم نے اس چٹان کے قریب دم لیا تھا تو میں
فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۫ وَمَآ اَنْسٰىنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ
مچھلی وہیں بھول گیا۔ اور یہ شیطان نے مجھے اس لئے مچھلی وہیں بھلادی تاکہ میں
اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿٦٣﴾ قَالَ ذٰلِكَ
اسے یاد کروں۔ اور وہ عجب طریقہ سے دریا میں گم ہو گئی۔ موسےٰ نے کہا یہی تو ہم
مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿٦٤﴾ فَوَجَدَا
ہیں چاہتے تھے کہ کوئی چیز راستے میں بھول جائے۔ چنانچہ پھر دونوں وہاں سے اپنے پاؤں کے نشانوں پر چلتے ہوئے واپس لوٹے۔ تو
عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ
انہوں نے وہاں ہمارے بندوں میں ایک بندے کو پایا جس پر ہم نے خاص رحمت کرتے ہوئے اپنی طرف سے ایک خاص علم دے
مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿٦٥﴾ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ
رکھا تھا۔ موسےٰ نے اُس سے کہا کیوں بھائی اگر میں تیرا ساتھ دوں تو بہتر علم جو
تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ
تجھے سکھایا گیا مجھے سکھائے گا۔ اُس شخص نے کہا یقیناً مگر تو صبر سے میرا
مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾
ساتھ نہیں دے سکیگا۔ اور خصوصاً تو اس پر صبر بھی کیسے کرے گا جسکا تجھے حال اچھی طرح بتایا نہ گیا ہو۔
قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ
موسےٰ نے کہا انشاءاللہ تو مجھے صبر کرنیوالا پائیگا اور میں جہاں تک ہو سکے گا تیرے کسی حکم کی نافرمانی نہیں
اَمْرًا ﴿٦٩﴾ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى
کروں گا۔ اس شخص نے کہا اچھا اگر تجھے میری پیروی کرنا ہی ہے۔ تو جب تک کسی شئے کے متعلق میں خود بات

ع ۹ / ۱۱ / ۲۱

اُحْدِثَ لَکَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾

نہ کروں تجھ سے کچھ نہ پوچھنا۔

تفسیر

اِس رکوع میں حضرت موسٰےؑ کی زندگی کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح انسان کچھ ارادہ باندھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کی مرضی کچھ اور ہی ہوتی ہے اور وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ اِس کے بعد حضرت موسٰے کی مثال دیکر سمجھایا گیا ہے کہ انسان کو علم حاصل کرنے میں کبھی عار نہیں ہونا چاہیئے۔ جیسے کہ حضرت موسٰےؑ نے کیا گو وہ خود پیغمبر تھے مگر پھر بھی علم حاصل کرنے کے لیئے ایک دوسرے شخص کی تمام شرطیں مان لیں۔ نیز یہ بھی بتایا گیا ہے کہ علم اس شخص سے حاصل کرنا چاہیئے جو خود خدا کا بندہ ہو تاکہ اُس کی صحبت سے فائدہ پہنچے اس کے بعد اُس شخص کی زبانی یہ بات بیان کی گئی ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیئے صبر کی ضرورت ہے۔ نیز طالب علم کو خواہ مخواہ اُستاد کو سوال پوچھ پوچھ کر تنگ نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا علم اُسے دیر کے بعد ہونا ہی بہتر ہے۔ علم کی فضیلت حد سے زیادہ ہے چنانچہ رسول خداؐ نے بھی حدیث میں ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم کا حاصل کرنا فرض قرار دیا۔ ہمارا فرض ہے کہ رسول خدا صلعم کے اِس فرمان کو تسلیم کرتے ہوئے کبھی جاہل نہ رہیں اور قرآن کی ہدایتوں کے موافق صبر اور محنت سے علم حاصل کریں۔

علمِ باریتعالےٰ

غور سے دیکھو تو صاف معلوم ہوگا کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اوس کے ایک ذرّے، ایک قطرے اور ایک پتّے کا بھی پورے طور پر کسی کو علم نہیں اللہ اللہ خدا کی خدائی کس قدر عظیم الشان اور عجیب ہے جس سے جو سب سے زیادہ عاقل، علم وال اور غور و فکر والا ہے وہ اتنا ہی عاجز اور متحیر ہے۔ اور اس بات کا معترف کہ عمر بھر جاننے کے بعد بھی اتنا ہی جانا کہ اوس نے کچھ بھی نہیں جانا۔ اِسی طرح علم کی بھی تقسیم ہے کہ کسی کو کسی چیز کا علم دیا ہے اور کسی کو کسی چیز کا۔

چنانچہ یہ اور اِس کے بعد کے رکوع میں جو واقعہ درج ہے اور اس کی مثال بھی ایسی ہی سمجھنی چاہئیے
نقل ہے کہ جب حضرت خضر اور حضرت موسےٰ علیہ السّلام کی ملاقات ہوئی تو حضرت
خضر علیہ السّلام نے حضرت موسےٰ علیہ السّلام سے آنے کا سبب دریافت کیا۔ موسےٰ علیہ
السّلام نے سبب بتایا۔ خضر علیہ السّلام نے کہا تم کو اللہ تعالےٰ نے تربیت فرمائی۔ لیکن
بات یوں ہے کہ اللہ تعالےٰ کا دیا ہُوا ایک علم مجھ کو ہے جو تم کو نہیں، اور ایک علم تم کو ہے جو
مجھ کو نہیں۔ اور ایک چڑیا جو دریا سے پانی پی رہی تھی اُس کی طرف اشارہ کرکے کہا دیکھو
ساری مخلوقات کے سارے علم کی مثال بس ایسی ہے جتنا دریا میں سے چڑیا کے مُنہ
میں پانی۔ سچ ہے وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

فَانْطَلَقَا پھر چلے وہ دونوں اِذَا رَكِبَا ۔ جب سوار ہوگئے دونوں
فِي السَّفِيْنَةِ کشتی میں لَا تُرْهِقْنِيْ مت پریشان کرو مجھ کو لَقِيَا ملاان دونوں کو
نَفْسًا زَكِيَّةً پاک جان۔ نُّكْرًا بے جا حرکت

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا
پھر حضرت موسےٰ اور خضر ملکر چلے۔ راہ میں ایک دریا پڑا یہانتک کہ دونوں کشتی میں سوار ہوگئے تو خضر نے ایک تختہ توڑکر کشتی کو توڑ
لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
دیا۔ موسےٰ ؑ کہا کیا آپنے کشتی کو اس غرض سے توڑ ڈالا ہے کہ کشتی کے لوگوں کو دریا میں ڈبو دیں۔ یہ تو آپنے بڑی ہی خطرناک بات کی۔ اس
اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا
خضر نے کہا۔ کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا۔ کہ یقیناً تو صبر سے میرا ساتھ نہیں دے سکیگا۔ موسےٰ ؑ نے کہا میری بھول چوک
نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ۫
پر آپ مجھے مواخذہ نہ کیجئے اور نہ میرے معاملہ میں اتنی سختی کیجئے۔ پھر دونوں آگے بڑھے یہانتک کہ
حَتّٰٓى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا
راستے میں دونوں ایک لڑکے سے ملے اور خضر نے اسے مار ڈالا۔ موسےٰ نے کہا۔ کیا ایک بیگناہ شخص کو بغیر کسی
زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾
خون کے بدلے آپ نے مار ڈالا۔ یہ بہت ہی بیجا حرکت آپ نے کی۔

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
اِنْ سَاَلْتُ	اگر پوچھا تو نے۔	فَلَا تُصٰحِبْنِیْ	پس میرے ساتھ نہ رہنا	بَلَغْتَ	پائے گا تو۔
اِسْتَطْعَمَا	کھانا مانگا۔	فَاَبَوْا	پس انکار کیا۔	يُّضَيِّفُوْهُمَا	ضیافت کرے اُن کی
فَوَجَدَا	پس پایا دونوں نے	جِدَارًا	دیوار	يَّنْقَضَّ	گر جائے۔
فَاَقَامَهٗ	پس کھڑا کر دیا اسکو	لَوْ شِئْتَ	اگر چاہے تو۔	سَاُنَبِّئُكَ	پھر تم کو خبردار کرتا ہوں
فَاَرَدْتُّ	پس چاہا میں نے۔	اَعِيْبَهَا	اِس کو عیب دار کر دیں	غَصْبًا	زبردستی
فَخَشِيْنَآ	پس ڈرے ہم	يُّرْهِقَهُمَا	تنگ کرے اُن کو	رُحْمًا	جمع رحم۔ پیٹ رحم۔ مہربانی
يَتِيْمَيْنِ	دو یتیم۔	كَنْزٌ	خزانہ۔		

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ

خضر نے کہا۔ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا میرے ساتھ تم سے ہرگز صبر نہیں ہو سکے گا۔

صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ

موسٰےؑ نے کہا اگر اس کے بعد میں آپ سے کچھ پوچھوں تو مجھے ساتھ نہ رکھیئے گا کیوں کہ

قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا وقف حَتّٰٓى اِذَآ

آپ میری طرف سے حد عذر کو پہنچ گئے۔ پھر دونوں چلے ایک گاؤں کے باشندوں

اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ

کے پاس پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے کھانا مانگا۔ ان لوگوں نے ان دونوں کی

يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ

ضیافت سے انکار کیا۔ اتنے میں انہوں نے گاؤں میں ایک دیوار دیکھی جو گرا ہی چاہتی تھی۔ خضر نے

فَاَقَامَهٗ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿۷۷﴾ قَالَ

اُسے سیدھا کر دیا۔ موسٰے نے کہا آپ چاہتے تو دیوار سیدھی کرنے کی مزدوری لے سکتے تھے۔ خضر نے

هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا

کہا! اب مجھ میں تم میں جدائی ہے۔ جن باتوں پر تم صبر نہ کر سکے اُن کی حقیقت اب میں سناتا ہوں۔

لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ

کہ کشتی تو مسکینوں کی تھی جو دریا میں چلاتے تھے۔

يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُّ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ

میں نے اُسے عیب دار کرنا چاہا۔ کیونکہ اس کے سامنے ایک بادشاہ تھا۔

مَّلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾ وَأَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ

جو کشتیوں کو زبردستی چھین لیتا تھا۔ اور وہ جو لڑکا تھا تو اُسکے ماں باپ

أَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِينَآ أَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿۸۰﴾

ایمان والے تھے تو ہم کو یہ اندیشہ ہوا کہ ایسا نہ ہو بڑا ہو کر سرکشی اور کفر سے اُن کو ایذا دے۔

فَأَرَدْنَآ أَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿۸۱﴾

اسلئے ہم نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مارڈالا جائے اور ان کا رب اسکے بدلے میں انکو ایسا لڑکا دے جو پاکیزگی اور صلہ رحم میں اس سے بہتر ہو۔

وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ

رہی دیوار سو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس

تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَّبْلُغَآ

کے نیچے ان کا خزانہ تھا۔ اور ان لڑکوں کا ماں باپ ایک نیک آدمی تھا۔ تو تمہارے پروردگار نے چاہا

أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ

کہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہونچیں اور دیوار کے نیچے سے اپنا خزانہ نکال لیں۔ اور انکے حال پر تمہارے پروردگار کی

عَنْ أَمْرِي ۚ ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۸۲﴾

ایک مہربانی تھی اور ان واقعات میں جو کچھ کیا اپنے اختیار سے نہیں کیا۔ اور یہ حقیقت ہے ان واقعات کی جن پر تجھ سے صبر نہ ہو سکا۔

ع ۱۰ ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسےٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کے سفر پر روانہ ہو جانے اور ایک کشتی کے توڑنے اور ایک غلام کے قتل کرنے اور ایک گاؤں میں گرتی دیوار کی مرمت کرنے کا ذکر ہے۔ اور موسےٰ علیہ السلام کا دریافت کرنا اور خضر علیہ السلام کا مناسب جواب دینا اور اس بات کا بھی ذکر ہے کہ جو کچھ خضرؑ نے کیا وہ سب کچھ اللہ ہی کے حکم سے کیا اور اس بات کی بھی تعلیم ہے کہ دنیا کے اندر ہزاروں باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا ظاہری فائدہ کچھ بھی نظر نہیں آتا لیکن حکمت اور مصلحت سے کبھی خالی نہیں ہوتیں۔

سَاَتْلُوْا عنقریب پڑھونگا۔ تَغْرُبُ ڈوبتا ہے۔ عَيْنٍ حَمِئَةٍ گرم پانی کا چشمہ
نُعَذِّبُهٗ عذاب دینگے اس کو۔ مَطْلِعَ نکلنے کی جگہ۔ تَطْلُعُ نکلتا ہے۔
سِتْرًا پردہ۔ اَحَطْنَا اتارا ہم نے۔ سَدَّيْنِ تثنیہ سد کی دیوار۔
يَاْجُوْجَ نام ہے مَاْجُوْجَ نام ہے۔ ذَا الْقَرْنَيْنِ دو سینگوں والا۔
سَدًّا آڑ۔ روک مَا مَكَّنِّيْ نہیں قدرت دی مجھکو فَاَعِيْنُوْنِيْ پس امداد کرو میری۔
رَدْمًا دیوار۔ صَدَفَيْنِ تثنیہ صدف کی بمعنے بیچ کا خالی حصہ۔ اُفْرِغْ ڈھونکے۔
قِطْرًا پگھلا ہوا۔ نَقْبًا سوراخ۔ يَمُوْجُ رل جاتے ہیں۔
عَرَضْنَا پیش کیا ہم نے۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۭ﴿۸۳﴾

اے پیغمبر! آپ سے یہ لوگ ذوالقرنین کا حال دریافت کرتے ہیں آپ کہدیجئے کہ اسکا تھوڑا سا تذکرہ عنقریب پڑھکر سناتا ہوں

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾ فَاَتْبَعَ

سنو خدا فرماتا ہے۔ ہمنے اسکو روئے زمین پر بڑی قدرت دی تھی اور ہم نے اس کو ہر طرح کے ساز و سامان دے رکھے تھے۔ اس نے

سَبَبًا ﴿۸۵﴾ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ

ایک سامان یعنے سفر مغرب کا ارادہ کیا۔ یہانتک کہ جب چلتے چلتے آفتاب کے غروب ہونیکی جگہ پر جا پہونچا تو اسکو آفتاب ایسا

عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ڛ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّآ

دیکھائی دیا کہ گویا وہ کالی کالی کیچڑ کے کنڈ میں ڈوبتا ہے اور دیکھا کہ اس کنڈ کے قریب ایک قوم بھی آباد ہے ہمنے حکم دیا کہ اے ذوالقرنین

اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

تم ان لوگوں پر سختی کرو یا ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ کیونکہ تمہیں دونوں اختیار ہے۔ ذوالقرنین نے کہا۔ ان میں سے

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾

جو کوئی بھی سرکشی کریگا۔ اسے تو ہم سزا دینگے۔ اور پھر جب قیامت کے دن وہ اپنے رب کے پاس واپس بلایا جائیگا تو وہ اسکو اور بھی سخت عذاب دیگا

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَاۗءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ

لیکن ایمان لانے والے اور نیک کام کرنے والے کو اچھا بدلہ ملیگا۔ اور ہم بھی اس سے اپنے آسان کام انجام

لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ

دینے کو کہینگے۔ پھر اس نے ایک اور سامان یعنے سفر مشرق کا ارادہ کیا۔ یہانتک کہ جب چلتے چلتے آفتاب کے نکلنے

الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا

جگہ پر پہونچا تو اسکو ایسا معلوم ہوا کہ آفتاب کچھ ایسے لوگوں پر طلوع کرتا ہی جنکے لئے ہمنے آفتاب کے ادھر کوئی آڑ نہیں

سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ

رکھی۔ اور واقعہ میں بھی ایسا ہی تھا۔ اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ لشکر اور سروسامان تھا۔ ہمیں پوری آگاہی ہے۔ اور

سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا

پھر اس نے ایک اور سامان یعنے سفر شمالی کا ارادہ کیا یہانتک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے بیچ میں پہونچا تو دیکھا کہ ان پہاڑوں کے

قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ

ادھر ایک قوم ہے جو بات تک نہیں سمجھتی۔ ان لوگوں نے اپنی بولی میں ذوالقرنین سے کہا۔ اے ذوالقرنین یاجوج

يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ

ماجوج ہماری ملک میں آکر فساد کرتے ہیں آپکی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کردیں۔

لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾ قَالَ مَا

بشرطیکہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی روک بنادیں۔ ذوالقرنین نے کہا۔

مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

میرے رب نے جو کچھ مال مجھے دے رکھا ہے وہ کافی ہے تم لوگ میری مدد قوت بازو سے کرو۔ تو میں تمہارے اور انکے

رَدْمًا ﴿٩٥﴾ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ

درمیان ایک دیوار اٹھادوں گا۔ اچھا تو کہیں سے لوہے کی سلیں مجھے لادو۔ یہانتک کہ ذوالقرنین نے دونوں کناروں کے بیچ کی

قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ

کشادگی کو پاٹ کر برابر کردیا تو حکم دیا کہ اسکو دھونکو یہانتک کہ جب دیوار کو لال انگار کردیا تو کہا کہ اب ہم کو تانبا لادو کہ اسکو

قِطْرًا ؕ ﴿٩٦﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ

پگھلا کر دیوار پر انڈیل دیں۔ پھر نہ یاجوج ماجوج اسپر چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں سوراخ کرسکتے

نَقْبًا ﴿٩٧﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ

تھے۔ ذوالقرنین نے کہا میرے رب کی مہربانی سے کام ختم ہوا۔ لیکن جب میرے رب کا وعدہ قیامت آپہونچیگا

جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ؕ ﴿٩٨﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ

تو اسے ریزہ ریزہ کردیگا کیونکہ میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔ اور اے محمدؐ اس دن ہم یہ حال کردیں گے کہ لوگ دریا کی

يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۙ ﴿٩٩﴾

لہر کی طرح ایک دوسرے میں مل جائیں گے۔ اور صور پھونکا جائیگا تو ہم سب کو میدان حشر میں جمع کردیں گے۔

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ الَّذِينَ كَانَتْ

اور اسی دن دوزخ کو بھی کافروں کے سامنے پیش کردیں گے۔ جن کی آنکھیں ہمارے ذکر یعنے

أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾

قرآن سے پردہ غفلت میں تھیں اور حق کی طرف سے اُن کے کانوں میں گرانی تھی کہ وہ کچھ سن نہ سکتے تھے۔

تفسیر

اِس رکوع میں انہیں تین باتوں میں سے ایک بات کا بیان ہے جن کو کافروں نے یہود کے بتلانے سے بطور امتحان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا اور حضرت ذوالقرنین اور حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور یاجوج ماجوج اور سد سکندری کا ذکر مذکور ہے۔

أَخْسَرِينَ زیادہ گھاٹے والے۔ زیادہ نقصان والے۔ ضَلَّ بے کار ہوئی۔ اکارت گئی۔ يُحْسِنُونَ صُنْعًا وہ اچھے کام کررہے ہیں۔

لَا نُقِيمُ قائم نہیں کریں گے۔ فِرْدَوْس جنت کا ایک مقام۔ لَا يَبْغُونَ وہ نہیں چاہیں گے۔

حِوَلًا۔ بدلنا۔ چھوڑنا۔ مِدَادًا سیاہی۔ لَنَفِدَ ختم ہوجائے۔

تَنفَدَ وہ ختم ہوجائے۔

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِن دُونِي أَوْلِيَاءَ ۚ إِنَّا

کیا ان کافروں نے گمان کرلیا ہے کہ یہ مجھے چھوڑ کر میرے بندوں کو اپنا حمایتی اور دوست بنائیں گے تو کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ وہ

أَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا

یاد رکھیں یقیناً ہم نے ان کی مہمانی کیلئے جہنم تیار کر رکھا ہے۔ اے محمدؐ ان سے کہدے کیا میں تمہیں بتاؤں جو کہ اپنے اعمال کے لحاظ سے سب سے بڑھکر

الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ

یہ لوگ ہیں جنکی کوشش دنیا میں ہی اکارت گئی اور وہ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ ہم بہت ہی

يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٣﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ

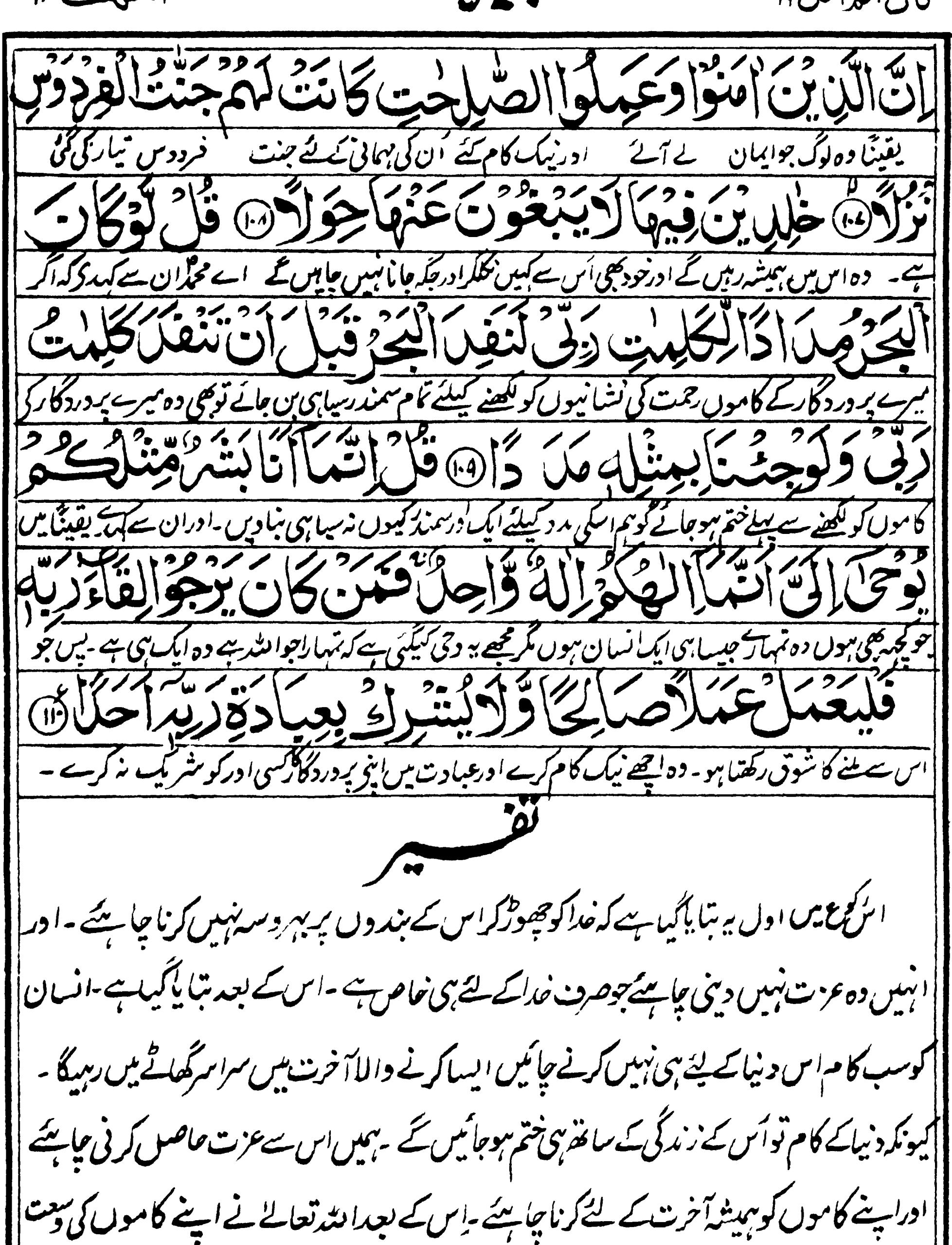
اچھے کام کررہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی نشانیوں کا اور اس سے ملاقات کا انکار کیا بس اس

فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذَٰلِكَ

انکار کی وجہ سے انکے اعمال ضائع ہوگئے بس اب قیامت کے دن انکے اعمال کا کوئی حساب کیا جائیگا۔ یہ جہنم اُن کے

جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿١٠٦﴾

کفر اور میری نشانیوں اور رسولوں کے مذاق اڑانے کا بدلہ ہے۔



إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ

یقیناً وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور نیک کام کئے ان کی مہمانی کے لئے جنت فردوس تیار کی گئی

نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَوْ كَانَ

ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور خود بھی اُس سے کہیں نکلکر اور جگہ جانا نہیں چاہیں گے اے محمدؐ ان سے کہدے کہ اگر

الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ

میرے پروردگار کے کاموں رحمت کی نشانیوں کو لکھنے کیلئے تمام سمندر سیاہی بن جائے تو بھی وہ میرے پروردگار کی

رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ

کاموں کو لکھنے سے پہلے ختم ہو جائے گو ہم اسکی مدد کیلئے ایک اور سمندر کیوں نہ سیاہی بنا دیں۔ اور ان سے کہدے یقیناً میں

يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ

جو کچھ بھی ہوں وہ تمہارے جیسا ہی ایک انسان ہوں مگر مجھے یہ وحی کی گئی ہے کہ تمہارا جو اللہ ہے وہ ایک ہی ہے۔ پس جو

فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

اس سے ملنے کا شوق رکھتا ہو۔ وہ اچھے نیک کام کرے اور عبادت میں اپنے پروردگار کیساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔

ع ۱۲ ۹ ۲

تفسیر

اس رکوع میں اول یہ بتایا گیا ہے کہ خدا کو چھوڑ کر اس کے بندوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور انہیں وہ عزت نہیں دینی چاہیئے جو صرف خدا کے لئے ہی خاص ہے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے۔ انسان کو سب کام اس دنیا کے لئے ہی نہیں کرنے چاہئیں ایسا کرنے والا آخرت میں سراسر گھاٹے میں رہیگا۔ کیونکہ دنیا کے کام تو اس کے زندگی کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے۔ ہمیں اس سے عزت حاصل کرنی چاہیئے اور اپنے کاموں کو ہمیشہ آخرت کے لئے کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنے کاموں کی وسعت بتائی ہے اور بتایا ہے کہ انسان کبھی ان کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔ انسان کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ ان فضول کاموں سے ہٹ کر صرف اسلام کی دعوت کو قبول کرلے اور اچھے کام کرے۔ یہی اس کو اللہ تعالےٰ کا مقرب بنا سکتا ہے اور اسی کیوجہ سے وہ آخرت میں جنت کا حقدار بن سکتا ہے۔

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ

اٹھانویں آیتیں چھ ۶ رکوع

خَفِيًّا چپکے چپکے۔ آہستہ وَهَنَ۔ سست ہو گئیں۔ بودی ہو گئیں اشْتَعَلَ روشن ہو گیا۔ مراد سفید ہو گئی

شَيْبًا بڑھاپے کی وجہ سے — شَقِيًّا نا امید بے نصیب۔ — مَوَالِيَ میری بھائی بند۔ عزیز وغیرہ
وَرَآءِي میرے بعد — يَرِثُنِي میرا وارث ہے — رَضِيًّا پسندیدہ۔
سَمِيًّا نام والا۔ — بَلَغْتُ میں پہنچ گیا ہوں — عِتِيًّا انتہا۔ آخری حد۔
هَيِّنٌ آسان — لَمْ تَكُ تو نہیں تھا — لَيَالٍ جمع لیل کی۔ راتیں۔
سَوِيًّا مسلسل۔ صحیح سالم۔ — صَبِيًّا بچپن کی حالت — حَنَانًا نرم دل مہربان
زَكٰوةً پاک باطن۔ گناہوں سے پاک — تَقِيًّا پرہیزگار۔ — بَرًّا نیکی کرنے والا۔
جَبَّارًا۔ سخت مزاج۔ — عَصِيًّا نافرمان — حَيًّا زندہ ہو کر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ ① ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ② اِذْ نَادٰى

یہ تمہارے پروردگار کا اپنے بندہ زکریا پر رحمت کرنے کا بیان ہے۔ جب انہوں نے اپنی پروردگار

رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ③ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ

سے آہستہ آہستہ یوں دعا کی۔ اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں۔ اور سر بڑھاپے سے

الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ④ وَاِنِّيْ خِفْتُ

سفید ہو چکا اور میں تجھ سے دعا کر کے بے نصیب نہیں رہا۔ بات یہ ہے کہ مجھے اپنے بھائی بندوں

الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ

کی طرف سے اندیشہ ہے! کہ نبوت کا چراغ گل کر دیں اور میری بیوی بانجھ ہے! تو اپنی طرف سے تو مجھے ایک وارث

لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ⑤ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ

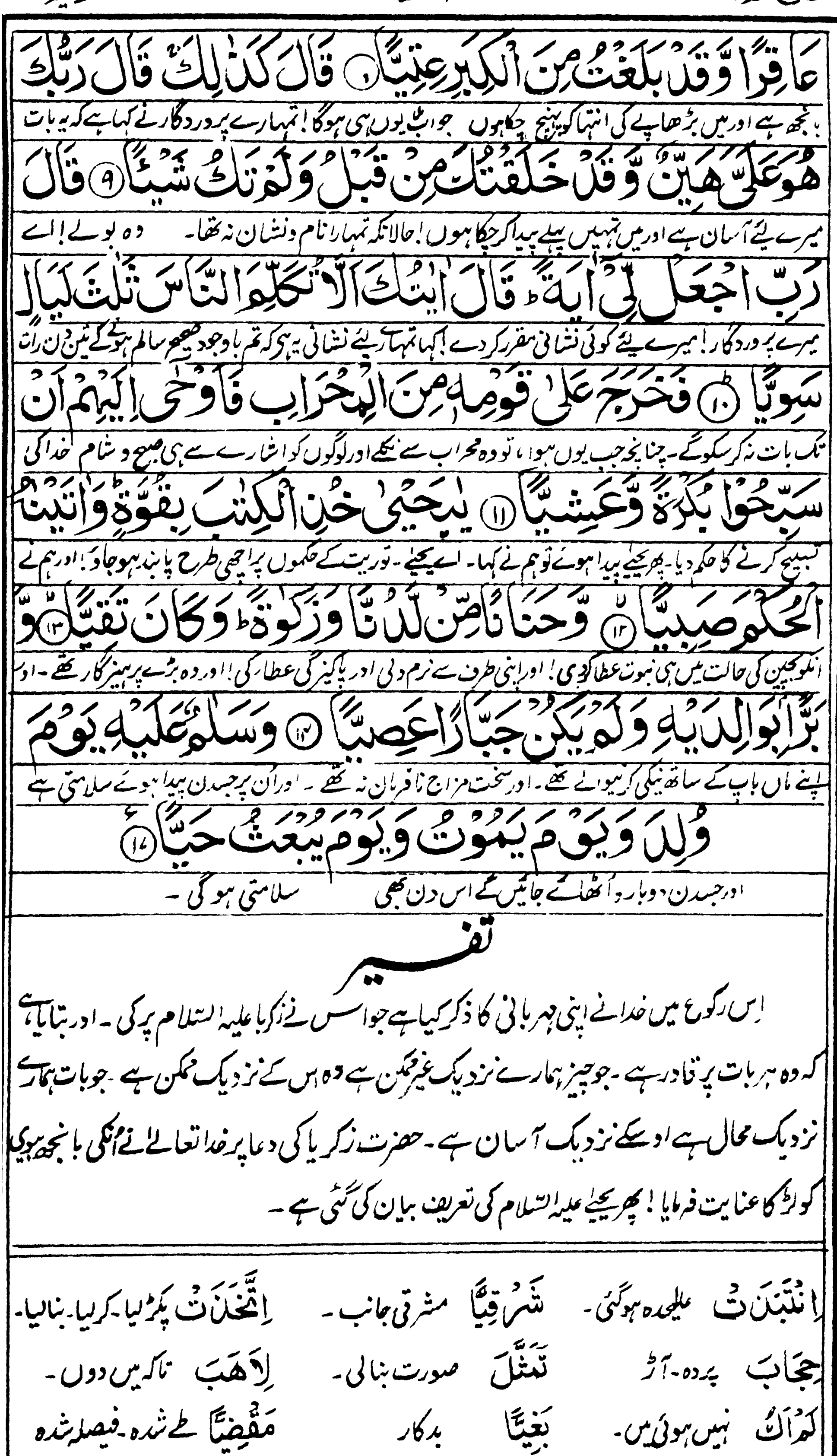
عطا کر دے۔ جو میری نبوت کا بھی وارث ہو اور آل یعقوب کی نبوت کا بھی اور اسے اے میری پروردگار اپنا پسندیدہ

رَضِيًّا ⑥ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ

بنا۔ جواب ملا اے زکریا ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا اور اس کا ہمنام ہم نے اس سے پہلے

قَبْلُ سَمِيًّا ⑦ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ

کوئی نہیں بنایا۔ اس پر انہوں نے تعجب سے کہا اے میرے پروردگار میرے لڑکا کہاں سے ہوگا؟ حالانکہ میری بیوی



عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿٨﴾ قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ

بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ چکا ہوں جواب ملا یوں ہی ہوگا! تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ یہ بات

هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ﴿٩﴾ قَالَ

میرے لئے آسان ہے اور میں تمہیں پہلے پیدا کر چکا ہوں! حالانکہ تمہارا نام ونشان نہ تھا۔ وہ بولے! اے

رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ

میرے پروردگار! میرے لئے کوئی نشانی مقرر کردے! کہا تمہارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم باوجود صحیح سالم ہونے کے تین دن رات

سَوِيًّا ﴿١٠﴾ فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ

تک بات نہ کر سکو گے۔ چنانچہ جب یوں ہوا، تو وہ محراب سے نکلے اور لوگوں کو اشارے سے ہی صبح و شام خدا کی

سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ﴿١١﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ

تسبیح کرنے کا حکم دیا۔ پھر یحییٰ پیدا ہوئے تو ہم نے کہا۔ اے یحییٰ۔ توریت کے حکموں پر اچھی طرح پابند ہو جاؤ! اور ہم نے

الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿١٢﴾ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿١٣﴾ وَّ

انکو بچپن کی حالت میں ہی نبوت عطا کردی! اور اپنی طرف سے نرم دلی اور پاکیزگی عطا کی! اور وہ بڑے پرہیزگار تھے۔ اور

بَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ

اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنیوالے تھے۔ اور سخت مزاج نافرمان نہ تھے۔ اور ان پر جسدن پیدا ہوئے سلامتی ہے

وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾

اور جسدن دوبارہ اٹھائے جائیں گے اس دن بھی سلامتی ہو گی۔

ع ١٥ / ١

تفسیر

اس رکوع میں خدا نے اپنی مہربانی کا ذکر کیا ہے جو اس نے زکریا علیہ السلام پر کی۔ اور بتایا ہے کہ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ جو چیز ہمارے نزدیک غیر ممکن ہے وہ اس کے نزدیک ممکن ہے۔ جو بات ہمارے نزدیک محال ہے اوسکے نزدیک آسان ہے۔ حضرت زکریا کی دعا پر خدا تعالےٰ نے انکی بانجھ بیوی کو لڑکا عنایت فرمایا! پھر یحییٰ علیہ السلام کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

اِنْتَبَذَتْ علیحدہ ہوگئی۔	شَرْقِيًّا مشرقی جانب۔	اِتَّخَذَتْ پکڑلیا۔کرلیا۔بنالیا۔
حِجَابٌ پردہ۔آڑ	تَمَثَّلَ صورت بنالی۔	لِاَهَبَ تاکہ میں دوں۔
لَمْ اَكُ نہیں ہوئی میں۔	بَغِيًّا بدکار	مَقْضِيًّا طے شدہ۔فیصلہ شدہ

أَجَاءَهَا لے آیا اس کو مَخَاضُ دردِزہ جِذْعِ درخت۔

مِتُّ میں مرجاتا۔ مرجاتی۔ نَسْيًا مَنْسِيًّا نسیًا منسیا بھولی بسری لَا تَحْزَنِي رنجیدہ نہ ہو غم نہ کھا۔

سَرِيًّا چشمہ۔ هُزِّي ہلا۔ تُسَاقِطْ ٹپک پڑیں گے

رُطَبًا تازہ۔ جَنِيًّا کھجوریں۔ (پھل) كُلِي۔ تو کھا۔ (مونث)

اشْرَبِي۔ تو پی۔ (مونث) قَرِّي تو ٹھنڈی کر (مونث) تَرَيِنَّ۔ تو دیکھے۔

قُولِي۔ تو کہہ۔ إِنْسِيًّا۔ انسان۔ تَحْمِلُهُ اسے اٹھائے ہوئی

جِئْتِ تو لائی ہے۔ فَرِيًّا بری۔ خبیث۔ ناموزون امْرَأَ سَوْءٍ برا آدمی۔

أَشَارَتْ اُسنے اشارہ کیا۔ نُكَلِّمُ ہم بات کریں۔ أَوْصَانِي مجھے حکم دیا ہے۔

مَادُمْتُ میں رہوں جبتک وُلِدْتُ میں پیدا ہوا أَمُوتُ میں مروں گا۔

أُبْعَثُ میں دوبارہ اٹھایا جاؤنگا۔ يَمْتَرُونَ جھگڑتے ہیں۔ مَشْهَدِ حاضر ہونیکا وقت۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا

اور اس کتاب میں مریم علیہا السلام کا قصہ بھی بیان کیجئے۔ کہ جب وہ اپنے لوگوں سے علیحدہ ہو کر مشرقی جانب ایک مکان میں

شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا

چلی گئیں۔ پھر انہوں سے اس نے پردہ کر لیا۔ ہم نے اسکی طرف اپنی روح یعنے جبرئیل کو بھیج دیا، تو وہ مریم کے سامنے

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ

ایک صحیح سالم آدمی بن گئے۔ یہ دیکھ کر وہ بولیں، اگر تم نیک ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں کہ تو

تَقِيًّا ﴿١٨﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا

مجھ سے دور رہے۔ وہ بولے! میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ تمہیں ایک پاکیزہ بیٹا خدا کی طرف سے

زَكِيًّا ﴿١٩﴾ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ

دوں۔ وہ بولیں" ہائیں؟ میرے بیٹا کہاں سے ہوگا؟ حالانکہ مجھے تو اب تک کسی مرد نے چھوا تک نہیں! اور میں

أَكُ بَغِيًّا ﴿٢٠﴾ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ

بدکار بھی نہیں ہوں۔ وہ بولے! یوں ہی ہوگا! تیرے پروردگار نے کہدیا ہے کہ یہ بات میرے لئے مشکل نہیں! اور یہ

آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ﴿٢١﴾ فَحَمَلَتْهُ

اس لئے ہوگا! کہ اسے ہم آدمیوں کے لیے ایک نشانی بنادیں! اور یہ معاملہ تو کبھی کا طے ہو چکا ہے۔ چنانچہ انہیں حمل رہ گیا۔

فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ

اور وہ اس حالت میں دور ایک مکان میں چلی گئی۔ پھر دردِ زہ انہیں ایک کھجور کے درخت کے پاس لے آیا! اور وہ دردسے

النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾

بے تاب ہو کر بولیں! ہائے! میں اس سے پہلے ہی مرجاتی　اور بھولی　بسری ہوچکی　ہوتی۔

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

چنانچہ بچہ پیدا ہوا۔　پاس ہی سے آواز آئی! رنج نہ کرو! خدا نے تیرے پاس ہی ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

وَهُزِّىْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾

اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا،　تو تجھ پر تر و تازہ　کھجوریں　گریں گی۔

فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ

پس کھجوریں کھا! اور چشمے کا پانی پی! اور　اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ اگر　کسی　شخص　کو دیکھے۔　تو

فَقُوْلِىْۤ اِنِّىْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ

اشارے سے بتا دے! میں نے خدا کے لئے روزہ رکھنے کی منت مانی ہوئی ہے! اس لیے آج کے دن میں کسی سے بات

اِنْسِيًّا ﴿٢٦﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ

نہیں کروں گی۔　پھر وہ بچے کو گود میں اٹھائے　ہوئے اپنی قوم کے لوگوں کے پاس آئیں! وہ بول اٹھے! اے مریم!

شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾ يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا

تم نے یہ کیا بری بات کی۔　اے ہارون کی بہن۔ نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا۔ نہ تیری ماں ہی　بدکار تھی۔　پھر

كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ۖۚ ﴿٢٨﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ

تو نے یہ کیا حرکت کی۔　اس پر مریم علیہا السلام نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے کیسی باتیں کرتی ہو؟ ہم اس سے

كَانَ فِى الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾ قَالَ اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ

کیسے　بات کریں　جو ابھی گود میں بچہ کی حالت میں ہے! تو عیسیٰ علیہ السلام بولے! دیکھو! میں اللہ کا بندہ ہوں! اس نے

وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۙ ﴿٣٠﴾ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِىْ

مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں بھی ہوں۔　مجھے مبارک قرار دیا ہے! اور جب تک میں زندہ

بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۖ ﴿٣١﴾ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِىْ وَلَمْ

رہوں مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا　حکم دیا　گیا ہے۔　اور مجھے اپنی والدہ سے نیکی کرنے والا بنایا ہے، اور

يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ

مجھے سخت مزاج اور بدبخت نہیں بنایا۔ اور میں جس دن پیدا کیا گیا مجھ پر سلامتی　ہوئی　اور جس　دن

اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ

مرونگا اور جس دن زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا اس حالت میں بھی سلامتی ہوگی۔ یہ ہے عیسیٰ ابن مریم کا واقعہ! بالکل سچ!

الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ

جس کے بارے میں یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں۔ اللہ کے لیے یہ کب زیبا ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا

وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۳۵﴾

بنالے۔ اس کی ذات ان باتوں سے پاک ہے، وہ تو جب کسی بات کا فیصلہ کرنا چاہتا ہے کہہ دیتا ہے "ہو" اور وہ ہو جاتی

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۳۶﴾

(عیسیٰ نے کہا تھا) میرا پروردگار اور تمہارا پروردگار تو وہی اللہ ہے اسی کی عبادت کرو۔ اور یہی سیدھا راستہ ہے!۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ

پھر بعض گروہ عیسیٰ کے اس قول کے بعد بھی اختلاف کرنے لگے۔ پس ان لوگوں کے لیے جو اس تعلیم کے منکر ہو گئے! بڑے

مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ

سخت دن کا حاضر ہونا بہت افسوسناک ہوگا۔ جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے! وہ کیسا سننے اور دیکھنے لگیں گے! لیکن

الظّٰلِمُوْنَ الْیَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ

وہ دیکھنا سننا کام نہ آئے گا۔ کیونکہ آج کے دن یہ نافرمان کھلی گمراہی میں ہیں۔ اے محمدؐ! آپ ان کو اس حسرت ناک دن سے ڈرایئے۔

اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا

جس دن یہ معاملہ سب طے ہو جائے گا حالانکہ آج یہ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ یقیناً ہم ہی زمین کے

نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا وَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾

اور جو کچھ اس پر ہے سب کے وارث ہیں! اور سب کو ہماری طرف جواب دہی کے لیئے آنا ہے۔

منزل ۴ ۲ ع ۲۵ ۵

تفسیر

اِس سورۃ میں حضرت مریم علیہا السلام کا قصہ بیان کیا گیا ہے اور دونوں گروہوں کی تردید کی گئی ہے۔ ایک وہ جو مریم پر بہتان لگاتے اور عیسیٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ ولد زنا قرار دیتے ہیں۔ دوسرا وہ گروہ جو انہیں خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔

حقیقت اور صحیح بات یہ بیان کی ہے کہ وہ تو خدا کو اپنی نشانیاں اور قدرت کے کرشمے دکھانا منظور تھا۔ اس لیئے اس پر بن باپ کے بیٹا پیدا کر دینا کوئی مشکل نہیں! پھر یہ ہے کہ وہ بے نیاز ہے۔ زمین و

آسمان میں سب کچھ اُسی کا ہے۔ اُسے کسی بیٹے کی حاجت نہیں! بیٹے کی ضرورت تو اُسے لاحق ہوتی ہے جسے یہ ڈر ہو کہ اُس کے مرنے کے بعد اس کا وارث کون ہوگا۔ یہاں تو یہ حال ہے کہ خدا ہی زمین و آسمان کی ہر چیز کا وارث ہے۔

یَاَبَتِ اے میرے باپ! ای میرے چچا۔ لِمَ تَعْبُدُ تو کیوں عبادت کرتا ہے۔ رَاغِبٌ ہٹانے والا۔
لَمْ تَنْتَهِ تو نہیں باز آئے گا۔ اَرْجُمَنَّكَ میں ضرور تجھے سنگسار کردونگا مَلِيًّا ایک عرصہ۔ بہت دن۔
اُهْجُرْنِيْ مجھ سے دور ہو جا مجھی چھوڑ دے حَفِيًّا مہربان۔ اَعْتَزِلُكُمْ میں تم سے الگ ہوتا ہوں
اَدْعُوْا میں دعا کروں گا۔ اِعْتَزَلَهُمْ چھوڑ دیا ان کو۔ لِسَانَ صِدْقٍ ذکر خیر۔ اچھا ذکر۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۥ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾
اور اے محمدؐ! اس قرآن میں ابراہیمؑ کا قصہ بھی بیان کرو۔ بے شک وہ بڑے سچے نبی تھے۔
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَ
جب انہوں نے اپنے چچا سے کہا۔ "اے چچا جان تم ان بتوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں۔ اور
لَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ﴿۴۲﴾ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ
نہ تمہارے کسی کام آسکتے ہیں۔ اے چچا جان یقیناً مجھے وہ علم ملا ہے جو تم کو خدا نے
مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰٓاَبَتِ لَا
نہیں دیا۔ تو میری پیروی کرو، میں تمہیں سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے چچا جان! شیطان
تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾
کی پوجا نہ کیجئے! شیطان تو خدا کا بڑا نافرمان ہے۔
يٰٓاَبَتِ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ
اے چچا! مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم کو خدا کی طرف سے عذاب نہ پہنچے، پھر تم
لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۚ
شیطان کے ساتھی بن جاؤ گے۔ اس پر وہ بولا۔ "اے ابراہیم! کیا تو میرے خداؤں سے مجھے ہٹانا چاہتا
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلٰمٌ
ہے؟ اگر تو ایسے وعظوں سے باز نہ آیا، تو میں تجھے ضرور پتھروں سے مار ڈالونگا۔ جا کچھ عرصے کیلئے مجھے چھوڑ دے۔ ابراہیمؑ

عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ

بولے! اچھا تم پر سلامتی ہو! میں عنقریب تمہارے لیئے تمہارے گناہوں کی معافی چاہونگا! یقیناً وہ مجھپر حد زیادہ مہربان ہے

وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ

اور میں تمہیں بھی اور جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو انہیں بھی۔ چھوڑ رہا ہوں! اور میں اپنے پروردگار سے دعا کرونگا

اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ

امید ہے کہ میں اُسکی دعا سے بدنصیب نہیں رہوں گا۔ پھر جب وہ اُن سے اور اُن جھوٹے معبودوں سے الگ ہوگئے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا

تو ہم نے اُنہیں اسحٰق اور یعقوب عطا کئے اور ہر ایک کو ہم نے نبی

نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ

بنایا۔ اور ان پر ہم نے اپنی رحمت نازل کی، اور اُن سب کا ذکر خیر

صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع

بلند کیا۔

ع ۳ ۱۰ ۶

تفسیر

اِس رکوع میں حضرت ابراہیم ؑ کا وعظ مذکور ہے، جو بتوں کی مذمت اور خدا کی طرف لوگوں کو بلانے کے لئے وہ اکثر کرتے تھے۔ اِس کا حاصل یہ ہے، کہ انسان ایسی چیز کی عبادت کیوں کرے جو نہ اُسے نفع و نقصان پہنچا سکتی ہو۔ اور نہ اُس کے کسی اور کام آسکتی ہو، اسکے مقابلے میں خدائے واحد کی عبادت کیوں نہ کرے جو ہر پکارنے والے کی پکار سنتا ہے! اور جواب دیتا ہے!۔

جب ابراہیم علیہ السّلام سے آزر سختی سے بولا۔ تو اُنہوں نے آگے سے سلام علیک کہا۔ اور بتا دیا کہ نبی کا خلق کیسا ہونا چاہیئے۔ ہمارے لئے اِس میں بڑا بھاری نمونہ ہے۔

فائدہ

سختی کا جواب نرمی سے دینا چاہیئے۔

فائدہ

سب کو لازم ہے کہ خدا ہی سے دعا مانگا کریں۔ کیونکہ جو اُس سے دعا مانگتا ہے نامراد نہیں لوٹتا۔

نوٹ:۔ مفسرین کا اختلاف ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے باپ کا نام ہے یا چچا کا اکثر نے

باپ کہا اور اکثر نے جچا کہا ہے اس صورت میں ہمارے لیئے یہی بہتر ہے کہ اس معاملے میں جھگڑا نہ کریں جس شخص کی جس بات سے تسلی ہوئے ہی مانے، ان باتوں کا اسلام سے تعلق نہیں ہے، اور نہ انکا جاننا ضروری چیز ہے

اَيْمَنَ دائیں طرف۔ قَرَّبْنٰهُ نزدیک کرلیا اس کو نَجِيًّا رازدار۔
رَفَعْنٰهُ ہم نے اُسے بلند کیا۔ خَرُّوْا وہ گرے۔ بُكِيًّا روتے ہوئے۔
خَلَفَ بعد میں آئے۔ پیدا ہوئے خَلْفٌ جانشین، بعد میں پیدا ہونیوالے۔ اَضَاعُوا کھو دی۔
شَهَوٰتِ خواہشیں۔ يَلْقَوْنَ ملیں گے۔ پائیں گے۔ غَيًّا مصیبت۔ تکلیف
مَأْتِيًّا ہو کر رہنے والا۔ آکر رہنے والا۔ نَسِيًّا بھولنے والا۔ غافل

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾
اور اے محمدؐ قرآن میں موسےٰ کا بھی قصہ بیان کرو۔ یقیناً وہ برگزیدہ اور ہمارے بھیجے ہوئے نبی تھے۔

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾
اور ہم نے انہیں کوہ طور کے دائیں طرف سے آواز دی تھی اور ہم نے انہیں رازدار بنا کر اپنے نزدیک کرلیا۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ
اور ہم نے اپنی رحمت سے خود ان کے بھائی ہارون کو بھی نبی بنایا تھا۔ اور اے محمدؐ

فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ
قرآن میں اسمٰعیل علیہ السلام کا بھی قصہ بیان کرو۔ وہ وعدے کے بڑے سچے اور

رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَ
رسول ونبی تھے۔ اور وہ اپنے گھر والوں کو بھی نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم کیا کرتے تھے، اور وہ

كَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ
اپنے پروردگار کے نزدیک بڑے پسندیدہ تھے۔ اور اے محمدؐ قرآن میں ادریس علیہ السلام کا بھی قصہ بیان کرو

كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ
وہ یقیناً ایک سچے نبی تھے! اور ہم نے انہیں بڑا بلند مرتبہ عطا کیا تھا۔ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَ
جن پر اللہ کا انعام ہوا، کچھ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے نبی ہیں، اور کچھ اُن کی اولاد سے۔ جنہیں ہم نے

مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَ
نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کیا تھا۔ اور کچھ ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی اولاد میں سے، اور

مِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۭ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ

کچھ اُن میں سے جنہیں ہم نے ہدایت کی اور چن لیا۔ یہ وہ ہیں کہ جب اُن کے سامنے خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ

خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا

روتے ہوئے سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ پھر ان کے بعد وہ ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز پڑھنا

الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝

چھوڑ دیا۔ اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے چل پڑے۔ تو ایسے لوگ جلد مصیبت میں پھنسیں گے۔ ہاں وہ

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

نہیں جو ایمان لے آئیں اور نیک عمل کرنے شروع کر دیں۔ ایسے لوگ تو بہشت میں داخل ہوں گے!

وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَـيْــــًٔا ۝ جَنّٰتِ عَدْنِۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ

اور انہیں ذرا بھی تکلیف نہ ہوگی۔ وہ جنتیں جو ہمیشہ رہیں گی۔ اور یہ رحمٰن کا وعدہ ہے جو انہیں وہ دکھائے بغیر

بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا

کر لیا ہے۔ اور اس کا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اس میں وہ سوائے "سلام" کے اور کوئی ایذا دینے

اِلَّا سَلٰمًا ۭ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِـيًّا ۝ تِلْكَ الْجَنَّةُ

والا کلمہ نہ سنیں گے۔ اور ان باغوں میں انہیں صبح و شام جیسا مانگیں گے رزق دیا جائے گا۔ یہ وہ باغات ہیں کہ ہم

الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا

اپنے بندوں میں سے پرہیزگاروں کو ان کا وارث کر دیتے ہیں۔ اور اے محمدؐ! فرشتے آپ کے پروردگار کے حکم بغیر نازل

بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ

نہیں ہوتے، جو کچھ ہمارے سامنے ہے، پیچھے ہے اور ان کے درمیان ہے، سب اسی کا ہے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

اور آپ کا پروردگار غافل کسی سے نہیں ہے۔ وہ تو آسمان زمین جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار ہے!

فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝

تو اے محمدؐ آپ اسی کی عبادت میں لگے رہیں! اور اسکی عبادت پر جمے رہیں! کیا اسکے علاوہ آپ کوئی اور اسکا ہم پلہ جانتے ہیں، نہیں!

تفسیر

اِس رکوع میں کئی انبیاء علیہم السّلام کا ذکر ہے۔ اس کے بعد ایسے لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے انبیاء کی تعلیم کو اپنی خواہشات نفسانی پر بھینٹ چڑھا دیا، انہیں عذاب کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اور نیکوکاروں کو

ہمیشہ رہنے والی جنتوں کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اور پرہیزگاروں کو خاص طور پر جنت کا وارث بنایا ہے۔ آنحضرت صلعم کو خدا کی عبادت پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

فَوَرَبِّكَ پس تمہارے پروردگار کی قسم۔ نَحْشُرَنَّهُمْ ہم انکو جمع کرینگے ضرور۔ نُحْضِرَنَّهُمْ ہم ضرور انکو حاضر کریں گے
جِثِيًّا گھٹنوں کے بل۔ نَنْزِعَنَّ ضرور نکال لیں گے شِيعَةٍ گروہ۔ جماعت۔
عِتِيًّا ہیکڑی کرنے والا۔ اَوْلٰى زیادہ مستحق۔ صِلِيًّا ملنے والا۔
وَارِدُ پہنچنے والا۔ آنے والا حَتْمًا حتمی طور پر۔ لازمی طور پر نَذَرُ ہم چھوڑ دیں گے۔
نَدِيًّا مجلس کے اعتبار سے۔ جمع کی رو سے اَثَاثًا سامان۔ رِئْيًا دکھاوا۔ نمود۔ ظاہری طور پر
فَلْيَمْدُدْ البتہ ڈھیل دیتا ہے۔ مَرَدًّا انجام کے طور پر۔ لَاُوْتَيَنَّ مجھے ضرور دیا جائے گا
اَطَّلَعَ کیا اطلاع مل گئی۔ نَمُدُّ ہم بڑھائیں گے۔ فَرْدًا اکیلا۔
عِزًّا مددگار۔ سَيَكْفُرُوْنَ وہ جلد انکار کریں گے ضِدًّا برعکس۔ الٹ۔

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا
اور انسان تعجب سے کہتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا مجھے پھر دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ کیا وہ وقت نہیں
يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿۶۷﴾
یاد کرتا، جب وہ کچھ بھی نہیں تھا، تو ہم نے اپنی قدرت سے اُسے پیدا کر دیا۔
فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ
پس آپکے پروردگار کی قسم ہے، کہ قیامت کے دن ہم ضرور ان منکرین بعثت اور شیطانوں کو اکٹھا کریں گے، پھر جہنم کے گرداگرد انکو ضرور
جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ
گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے۔ پھر ان میں سے جو رحمٰن کے خلاف زیادہ اکڑفوں دکھاتا تھا، ہر گروہ میں سے ایسے شخص
عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ﴿۶۹﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى
کو نکال لیں گے۔ پھر ہم جہنم میں بھیجے جانے والوں سے خوب آگاہ
بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا
ہیں۔ اور تم میں سے ہر ایک اس کے کنارے پہنچے گا۔ یہ آپ کے پروردگار نے لازمی طور
مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا
پر طے کیا ہوا ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو تو اس سے بچالیں گے، اور نافرمانوں کو اس میں گھٹنوں کے بل

جِثِيًّا ﴿٧٢﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

کھڑا چھوڑیں گے۔ اور اے محمدؐ! جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو مومنوں سے کافر کہتے ہیں (اچھا اگر

لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ

یہ سچ ہیں) تو اب بتاؤ کہ ہم دونوں فریقوں میں سے کس کے مکان اچھے ہیں، اور کس کے مجمعے زیادہ شاندار ہیں۔

نَدِيًّا ﴿٧٣﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَحْسَنُ أَثَاثًا

ان سے پہلے ہم نے بے شمار قومیں جو ساز و سامان اور ظاہری دکھاوے میں ان سے کہیں زیادہ بڑھی ہوئی تھیں ہلاک کر دیں

وَرِئْيًا ﴿٧٤﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَٰنُ مَدًّا

(تو یہ چیزیں سچائی کی دلیل نہیں ہیں) اے محمدؐ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جو شخص گمراہی میں ہوتا ہے تو اللہ اُسے ضرور ڈھیل دیگا

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ

یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کا وعدہ تھا یعنے عذاب اور قیامت! تو وہ اس دن خوب جان لیں گے کہ کون مکانوں

فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾ وَ

کے اعتبار سے بُرا اور گروہ کے اعتبار سے کمزور ہے۔ (یہی کافر تو ہوں گے۔) اور

يَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ

اللہ تعالےٰ ہدایت والوں کی ہدایت میں زیادتی کرتا رہتا ہے۔ اور دیکھئے! ثواب در انجام کی رُو سے آپکے پروردگار کے نزدیک

عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَرَدًّا ﴿٧٦﴾ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا

بہتر باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔ کیا آپ نے اس پر غور نہیں کیا جو ہماری آیتوں کا منکر ہے اور کہتا ہے کہ

وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾ أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ

(اگر قیامت ہوئی) تو مجھے ضرور مال دیا جائیگا اور اولاد بھی۔ کیا اس کو غیب سے خبر مل گئی ہے! یا اللہ سے اس نے

الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾ كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ

کوئی وعدہ لے لیا ہے۔ یہ ہرگز نہیں ہوگا۔ ہم اس کا یہ بکواس لکھ رہے ہیں! اور اُس کو عذاب

الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾ وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَ

دیں گے۔ اور جو مال و دولت کہہ رہا ہے اوس کے وارث ہم ہونگے، اور وہ ہمارے پاس اکیلا ہی آئیگا۔ اور

اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ۚ

ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر اور معبود بنا لیئے تاکہ وہ اِن کے مددگار بن جائیں۔ ایسا ہرگز

سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾

نہیں ہوگا! بلکہ وہ تو اُن کی عبادت ہی کا انکار کریں گے اور اُن کے مخالف ہوں گے۔

٥ ع ٨

تفسیر

شروع میں دوبارہ پیدا کئے جانے میں جو انسان کو تعجب ہوتا ہے اِس کا رد یوں کیا کہ اب تو وہ کچھ چیز ہے۔ پہلے کچھ چیز بھی نہ تھا تو ہم نے اُسے پیدا کر دیا۔ اب کونسی مشکل ہے! پھر حشر کا ذکر ہے کہ کافروں کو دوزخ کے گرد کھڑا کیا جائے گا۔

اِس کے بعد کافروں کے اِس قول کی تردید ہے کہ ہم دنیوی طور سے تم مومنوں سے بڑھے ہوئے ہیں انھیں جواب دیا گیا ہے کہ تم سے پہلے بھی لوگ گزرے ہیں جو شان و شوکت میں تم سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے لیکن عذاب آیا تو کسی کے کچھ کام نہ آیا۔ اب بھی قیامت کے روز پتہ چل جائیگا کہ کون بہتر حالت میں ہے۔ اخیر میں مشرکوں اور اُن کے شرکا کا ذکر ہے۔ کہ مشرک انہیں اپنے مددگار اور شفاعتی سمجھ کر پوجتے ہیں حالانکہ وہ قیامت کے دن انکی پوجا کرنے سے بیخبری کا اظہار کریں گے اور اُن کے مخالف ہو جائیں گے۔

تَؤُزُّهُمْ ابھارتے ہیں اون کو — اَزًّا ابھارنا۔ — لَا تَعْجَلْ جلدی نہ کر۔

نَعُدُّ گن رہے ہیں ہم۔ — وَفْدًا مہمان کی حالت میں۔ — نَسُوْقُ ہم ہانک لے جائیں گے

وِرْدًا پیاس کی حالت میں۔ — اِدًّا سخت بری۔ — تَكَادُ قریب ہے کہ

يَتَفَطَّرْنَ پھٹ پڑیں۔ — تَنْشَقُّ پھٹ جائے۔ — تَخِرُّ گر پڑے۔

هَدًّا ٹکڑے ٹکڑے۔ — وُدًّا محبت۔ — يَسَّرْنٰهُ آسان کر دیا ہم نے اُسکو۔

لِتُبَشِّرَ تا کہ تو خوشخبری دے۔ — لُدًّا جھگڑالو۔ — تُحِسُّ تم محسوس کرتے ہو۔

رِكْزًا خفیہ بات۔ آہستہ بات

اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴿۸۳﴾

اے محمد کیا آپ نے دیکھا کہ ہم شیطانوں کو کافروں کی طرف بھیج دیتے ہیں وہ انہیں عجیب عجیب طرح سے ابھارتے ہیں۔

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿۸۴﴾ يَوْمَ نَحْشُرُ

تو آپ ان کے بارے میں جلدی نہ کیجئے۔ ہم تو اس ڈھنگ گن رہے ہیں۔ جس دن پرہیزگار

الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ

اللہ کے پاس مہمان کے طور پر بلائے جائیں گے۔ اور اس کے برعکس گنہگار جہنم کی طرف پیاسے

وقف لازم — وقف لازم

اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿٨٦﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ

جانوروں کی طرح ہانک دیئے جائیں گے۔ اون کو کسی قسم کی سفارش کا اختیار نہ ہوگا سوائے اوس کے جس نے اللہ سے

عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿٨٧﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿٨٨﴾

عہد لے لیا ہو۔ اور یہ کہتے ہیں کہ خدا نے بیٹا بنا لیا ہے۔

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿٨٩﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ

یہ کتنی سخت بات ہے۔ قریب ہے کہ اِس سے آسمان پھٹ پڑیں۔ اور

تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿٩٠﴾ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ

زمین شق ہوجائے! اور پہاڑ چورا چورا ہوکر گر پڑیں۔ کہ انہوں نے کسی کو خدا کا بیٹا

وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ

کہہ دیا۔ حالانکہ خدا کو بیٹا بنانے کی ضرورت ہی نہیں۔ آسمانوں اور

كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾

زمین میں جو بھی ہیں سب خدا کے حضور اس کی غلامی کا اظہار کرتے چلے آنے والے ہیں۔

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ

بیٹا کیسا؟ اللہ تعالے نے سب کو گھیر رکھا ہے اور انہیں گن رکھا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک اس کے سامنے

الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اکیلا آنے والا ہے۔ بے شبہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو عنقریب خدا اُن کے

سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

دلوں میں اپنی محبت ڈال دے گا۔ اور اے محمدؐ ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں اِس لیے

لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ

آسان کردیا کہ اس سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دیں اور جھگڑا کرنیوالوں کو ڈرائیں۔ اور ہم نے اِن سے پہلے بہت

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ

سے زمانوں کے لوگ ہلاک کر ڈالے۔ کیا آپ اُن میں سے کسی کی کوئی حرکت بھی محسوس کرتے ہو یا اُن کی

اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

دھیمی سی آواز بھی سن سکتے ہو؟ نہیں ہرگز نہیں۔

النصف ع ٦

تفسیر

اِس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ کافروں کو شیطان طرح طرح کے خیال سجھاتا رہتا ہے، اور آپ اِن

کے بارے میں جلدی نہ کریں۔ جونہی اِن کی مدّتِ حیات ختم ہوئی جہنّم میں جھونک دیئے جائیں گے۔

اِس کے بعد اُن لوگوں کو اِس گناہِ عظیم سے ڈرایا گیا ہے جو حضرت یحییٰ کو خدا کا بیٹا ثابت کرتے ہیں۔ اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اس کے سارے بندے ہیں، بندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں!

اِس کے بعد قرآن کے اُترنے کی دو وجہیں بتائی ہیں! (۱) پرہیزگاروں کے لئے خوشخبری (۲) جھگڑالو لوگوں کے لئے ڈراوا، اور ایسے لوگوں کو جو جھگڑے کرتے ہیں۔ پہلی قوموں کی ہلاکت یاد دلائی گئی ہے۔

ایک سو پینتیس آیتیں ۱۳۵ سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ آٹھ رکوع

عُلٰی بلند۔ اِمْكُثُوْا تم ٹھہرو قَبَسٍ چنگاری۔
نَعْلَ جوتیاں۔ اَكَادُ میں قریب ہوں۔ لَا يَصُدَّنَّكَ تجھے روک نہ دے۔
اَهُشُّ میں جھاڑتا ہوں۔ اَلْقِهَا اِسے پھینک دے۔ نُعِيْدُهَا اِسکو ہم لوٹا دیں گے
طَغٰی سرکش ہوگیا۔ باغی ہوگیا۔ لِتَشْقٰٓى تاکہ تو تکلیف اُٹھائے مشقت برداشت کرے ثَرٰى پاتال۔ انتہائی تہ۔ خاک
اٰنَسْتُ میں نے دیکھی یا دیکھا نُوْدِيَ پکارا گیا۔ طُوًى ایک وادی کا نام
اُخْفِيْهَا اُسے میں چھپاؤں۔ تَرْدٰى تو مردود ہو جائیگا۔ تباہ ہو جائیگا غَنَمِيْ میری بکریاں۔ اپنی بکریاں
حَيَّةٌ سانپ۔ اژدہا۔ سِيْرَتَ شکل۔ صورت۔ حالت يَخْشٰى ڈرے یا ڈرتا ہے۔
اَخْفٰى خفیہ بات۔ زیادہ چھپی ہوئی لَعَلِّيْٓ شاید میں۔ تاکہ میں۔ فَاخْلَعْ بس تو اتار ڈال۔
اَخْتَرْتُكَ میں نے تجھے اختیار کیا چن لیا تَسْعٰى وہ کوشش کرے۔ اَتَوَكَّؤُا میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں سہارا لیتا ہوں۔
مَاٰرِبُ فائدہ تَسْعٰى دوڑتا ہوا۔ اَضْمُمْ ملا۔ چمٹا تو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً

اے طٰہٰ۔ ہم نے یہ قرآن تیری طرف اس لئے نازل نہیں کیا کہ تو تکلیف میں پڑے۔ بلکہ یہ تو اللہ سے

لِّمَن يَخْشَىٰ ﴿٣﴾ تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى ﴿٤﴾

ڈرنیوالوں کے لیئے نصیحت ہے - یہ قرآن اس اللہ کیطرف سے اتارا گیا ہے جس نے یہ زمین اور بلند آسمان بنائے ہیں

الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ ﴿٥﴾ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي

وہی رحمان بھی ہے جو تخت حکومت پر قائم ہے - جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں

الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ﴿٦﴾ وَإِن تَجْهَرْ

کے درمیان یا زمین کی تہ کے نیچے اسی کا ہے - اور یہ ضروری نہیں کہ تو اُن کو

بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى ﴿٧﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ

سُنانے کے لئے بلند آواز سے بات کرے کیونکہ وہ ہر ایک بھید کو اور چھپی بات کو جان سکتا ہے - وہ اللہ ہی عبادت

لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ﴿٨﴾ وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ﴿٩﴾

کے لائق ہے اُسکے سوا اور کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں اُسکے بہت اچھے اچھے نام ہیں - اور اے محمد کیا تجھ تک موسیٰ کی زندگی کے واقعات پہنچے ہیں

إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا

اور تجھے وہ وقت یاد ہے جبکہ موسےؑ نے مدین سے آتے ہوئے راستے میں آگ دیکھی تو اپنی بیوی سے کہنے لگا - ذرا یہیں ٹھیرنا میں نے

لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾

آگ دیکھی ہے - میں جاتا ہوں شاید میں تمہارے سینکنے کیلئے آگ کی چنگاری لے آؤں یا آگ کے قریب مجھے کوئی راستہ بتانیوالا رہبر مل جائے

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَىٰ ﴿١١﴾ إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ

جب وہ آگ کے قریب پہنچا تو اللہ کیطرف سے پکارا گیا - اے موسیٰ - میں تیرا پروردگار ہوں جو بول رہا ہوں - تو طویٰ کے پاک

إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ وَأَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ

میدان میں ہے اس لئے اپنا جوتا اتار دے - اور دیکھ میں نے تجھے پیغمبری کے لئے چن لیا ہے - اب جو کچھ

لِمَا يُوحَىٰ ﴿١٣﴾ إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَ

تجھے وحی کی جائیگی اسے اچھی طرح سن - اور یقیناً میں ہی وہ اللہ ہوں جسکے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں - میری عبادت کر - اور

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ﴿١٤﴾ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيهَا

مجھے ہر وقت یاد رکھنے کے لیئے نماز باقاعدہ پڑھا کر - اور دیکھ حساب کا وقت آکے رہیگا - میں اس کو اس لیئے چھپائے ہوئے

لِتُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴿١٥﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَن لَّا

ہوں کہ ہر ایک جان اُس کے لیئے کوشش کرے اور اُسے اس کوشش کا بدلہ دیا جائے - اور دیکھ کہیں وہ شخص جو اسپر ایمان نہیں رکھتا

يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ ﴿١٦﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ

اور اپنی خواہشات کے پیچھے پڑا ہے تجھے بھی اپنی آئندہ زندگی کیلئے کوشش کرنے سے روک نہ دے اگر تو رُک گیا تو بس پھر تو بھی تباہ ہو جائیگا - اور اے

وقف لازم

يٰمُوْسٰى ⑰ قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى

موسے تیری داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ موسٰی نے جواب دیا۔ یہ میرا سونٹا ہے جس پر میں اکثر ٹیک لگایا کرتا ہوں اور اسی سونٹے سے میں اپنی

غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ⑱ قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ⑲

بکریوں کیلئے پتے جھاڑا کرتا ہوں۔ اور اس میں میرے کئی ایک اور بھی فائدے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے کہا لے موسے اسے زمین پر پھینک دے

فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ⑳ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ وقفہ

اس نے گرایا ہی تھا کہ بس وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔ موسیٰ کو کچھ خوف ہوا۔ تو ہم نے کہا لے موسیٰ ڈر نہیں اسے پکڑ لے۔ تیری پکڑتے

سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ㉑ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ

ہی ہم اسکو اس کی پہلی صورت میں تبدیل کر دیں گے۔ اور اپنے ہاتھ کو اپنے بغل کیطرف لیجا کر چمٹالے۔

تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ㉒ لِنُرِيَكَ مِنْ

پھر نکالے گا تو وہ بے عیب بالکل سفید ہو کر نکلیگا۔ یہ میری قدرت کی دوسری نشانی ہے۔ اور ضرور تجھے

اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ㉓ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ㉔

اپنی اس سے بھی بڑی نشانیاں دکھائیں گے۔ اب فرعون کی طرف جا کیونکہ وہ سرکش ہو رہا ہے۔

ع ۲ / ۱۰

تفسیر

اس سورۃ کا نام سورۃ طٰہٰ ہے اور طٰہٰ ان خطابات میں سے آیا ہے جن سے قرآن میں رسول خدا کو پکارا گیا ہے۔ اس رکوع میں رسول خدا کو تسلی دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو اللہ سے ڈرنے والا ہوگا وہ خود بخود اس قرآن کو اپنا رہبر بنائے گا۔ ان کافروں کے ایمان نہ لانے پر تو رنجیدہ نہ ہو۔ پھر حضرت موسےٰ کا واقعہ اس لئے بیان کیا گیا تاکہ یہ بتا دیا جائے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ اپنے نبیوں کے مخالفوں کو تباہ کرتا ہے۔ اور اپنے نبیوں کی امداد کے نئے نئے سامان پیدا کرتا ہے۔

اِشْرَحْ	تو کھول۔ فراخ کر۔	صَدْرِيْ	میرا سینہ۔	يَسِّرْ لِيْ	تو آسان کر۔
اُحْلُلْ	تو کھول دے۔	عُقْدَةً	گانٹھ۔ گرہ۔	لِسَانِيْ	میری زبان۔
اُشْدُدْ	تو مضبوط کر۔	اَزْرِيْ	میری پیٹھ۔ میری کمر۔	اَشْرِكْهُ	اسے شریک کر۔
اُوْتِيْتَ	تو دیا گیا۔	سُؤْلَكَ	تیرا سوال۔ تیرا مانگا ہوا۔	اِقْذِفْ	ڈال دے۔
يَمّ	دریا۔	يُلْقِهِ	ملا دیگا۔ ڈال دیگا اس کو۔	اَلْقَيْتُ	میں نے ڈال دیا۔

لِتُصْنَعَ تاکہ تو پلے۔ تو پرورش پائے — تَمْشِيْ وہ چلتی تھی۔ — اُخْتُكَ تیری بہن۔
اَدُلُّكُمْ میں تمہیں پتہ دوں۔ — تَقَرَّ ٹھنڈی ہوں۔ — فَتَنّٰكَ ہم نے تجھے آزمایا۔
فُتُوْنًا آزمانا۔ — اصْطَنَعْتُ میں نے چن لیا۔ — لَا تَنِيَا تم دونوں سستی نہ کرنا۔
لَيِّنًا نرم۔ — يَفْرُطَ وہ بڑھ جاتے زیادتی کرے۔ — ادْعُوْا تم جاؤ۔ — اُولِي النُّهٰى عقل رکھنے والے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ
موسےٰ نے یہ سن کر کہا۔ اے اللہ میرا سینہ فراخ کردے۔ اور میرا کام آسان کر۔ اور میری زبان میں جو لکنت

عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ
کی گرہ ہے اسے کھول دے۔ تاکہ وہ لوگ میری بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اور میرے خاندان میں سے ہی میرے

اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ﴿۳۱﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ
بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا کر۔ اس کی امداد سے میری کمر مضبوط کر۔ اور اس کو میرے اس کام میں میرا

اَمْرِيْ ﴿۳۲﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۳﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنْتَ
ساتھی بنادے۔ تاکہ ہم دونوں اچھی طرح تیری تعریف کرسکیں اور تجھے خوب یاد کریں۔ تو ہر وقت ہمیں دیکھ

بِنَا بَصِيْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا
ہی رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے کہا اے موسےٰ جا جو کچھ تو نے مانگا تجھے دیدیا گیا ہے۔ اور یقیناً اس سے ایک بار

عَلَيْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓى ﴿۳۷﴾ اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿۳۸﴾ اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ
پہلے بھی ہم تجھ پر اپنا فضل و کرم کرچکے۔ اسوقت جبکہ تو پیدا ہوا تو جو کچھ ہم نے مناسب سمجھا تیری ماں کو سمجھا دیا۔ اور وہ یہ تھا کہ

فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ
اس بچے کو ایک صندوق میں ڈالدو اور صندوق کو دریا میں بہادے۔ دریا اسے پھر کنارے پر پھینک دیگا۔ اور وہاں سے اسکو وہ شخص پکڑ لیگا

وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾ اِذْ تَمْشِيْٓ
جو کہ میرا بھی دشمن ہے اور اس کا بھی۔ اور اے موسیٰ ہم نے اپنی طرف سے تجھے ایسی بھولی بھالی صورت دی کہ ہر ایک کو تو پیارا لگتا تھا۔ یا سلئے

اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ۭ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ
تھا کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے پلے۔ اور موسیٰ تجھے یاد نہیں جبکہ تیری بہن صندوق کیساتھ جارہی تھی اور لوگوں سے کہہ رہی تھی کہ میں تمہیں

كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۥ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَ
ایسا گھر بتاؤں جو اسکو پال سکے۔ چنانچہ ہم نے تجھے پھر تیری ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اسکی آنکھیں تجھے ٹھنڈی رہیں اور اسے تیرا غم نہ ہو۔ پھر جب تو

منزل۴

فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۫ فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۥ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰى

کچھ جوان ہوا تو تو نے ایک آدمی کو غلطی سے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ اور تجھے اپنی جان کا غم ہوا۔ ہم نے تجھے اس غم سے بھی نجات دی اور تجھے اچھی طرح آزمایا

قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿۴۱﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ

پھر اسکے بعد مدین والوں میں کئی سال رہا۔ یہانتک کہ پورا پورا جوان ہوگیا۔ پھر اب میں نے تجھے اپنے ذاتی کام کیلئے چن لیا ہے۔ اب تو اور تیرا بھائی

بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۲﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾

دونو جاؤ اور دیکھنا میرا پیغام پہچانے میں سستی نہ کرنا۔ دونو فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ بہت سرکش ہو رہا ہے۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا

اُس سے نرمی سے بات کرنا تاکہ وہ کچھ نصیحت حاصل کرلے۔ یا اللہ سے کچھ ڈرے۔ انہوں نے کہا ہم ڈرتے ہیں۔

نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ

کہیں ہم پر بھی وہ کوئی زیادتی نہ کرے یا اور بھی سرکشی شروع کردے۔ اللہ نے کہا ڈرو نہیں

اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾ فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ

میں تمہارے ساتھ ہوں۔ ہر ایک بات کو سنتا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں۔ ایسا نہیں ہونے دونگا۔ دونو اُس کے پاس جاؤ اور اُسے

فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ

کہو ہم تیرے پروردگار کیطرف سے بھیجے گئے ہیں۔ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کردے اور انہیں خواہ مخواہ ناحق عذاب نہ دے۔ اور تیری پروردگار

بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ

کی طرف سے ہم نشانیاں بھی لیکر آئے ہیں۔ اور دیکھ سلامت وہی رہیگا جو اس ہدایت کی پیروی کریگا۔ اور ہمیں یہ بھی

اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ

وحی کی گئی ہے کہ جو [illegible] ے گا اور اس سے منہ موڑے گا اسے عذاب دیا جائیگا۔ فرعون نے ان کی

فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ

باتیں سنکر کہا۔ اے موسیٰ تمہارا دونوں کا پروردگار ہے کون۔ موسیٰ نے کہا ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا پھر اسکو

ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ

بڑھنے اور زندگی بسر کرنے کا راستہ بتایا۔ پھر فرعون نے کہا اچھا یہ بتاؤ پہلی بستیوں کے ساتھ آخرت میں کیا ہوا۔ موسیٰ نے کہا [illegible] حال

كِتٰبٍ ۚ لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا

میرے پروردگار کے پاس لکھا ہوا موجود ہے میرا پروردگار نہ کبھی غافل ہوتا ہے نہ کبھی بھولتا ہے۔ اور وہی پروردگار ہے جس نے تمہارے

وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ

لیئے زمین کو بچھا کر پھر اس میں تمہارے لیئے راہیں بنادیں۔ پھر آسمان سے مینہ برسایا اور اس سے زمین میں سے علیحدہ علیحدہ قسم کی

اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ

سبزیاں اگائیں۔ خود بھی کھاؤ اور اپنے جانوروں کو بھی چراؤ۔ اس تمام کام میں عقلمندوں

ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۵۴﴾

کے لیے میری قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں۔

ع ۲ ۱۱

تفسیر

اس رکوع میں اول موسٰے کے بچپن کا حال ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کس طرح اللہ نے اُنہیں فرعون کے پنجے سے بچایا اور فرعون کے ہی کہنے پر پھر اُن کی ماں کے ہاتھوں اُنکو دودھ پلوایا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو کسی کام کے متعلق زیادہ فکر نہیں کرنی چاہیئے۔ اللہ کی مرضی اگر ہو تو وہ اس کے لیئے خود اسباب مہیا کر دیتا ہے۔ اِسکے بعد فرعون اور موسٰے کی گفتگو ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ عام خلقت کو پیدا کرتا ہے اور پھر اُن کی زندگی کے دوسرے سامان مہیا کرتا ہے۔

تَارَةً مرتبہ۔ بار
نَأْتِيَنَّ ہم ضرور لائیں گے۔
سُوًى برابر۔
يَوْمُ الزِّيْنَةِ زینت کا دن۔ دربار کا یا میدان کا دن
فَيُسْحِتَكُمْ وہ تمہیں غارت کر دیگا۔
خَابَ نامراد ہوا۔ تباہ ہوا۔
هٰذٰنِ یہ دو۔
سٰحِرٰنِ دو جادوگر۔
يُرِيْدٰنِ یہ دونو چاہتے ہیں۔
يُخْرِجَا یہ دونو نکالیں۔
مُثْلٰى اچھا۔ عمدہ۔
اِسْتَعْلٰى بلند ہوا۔ بڑھ گیا
تُلْقِيَ تو ڈالیگا۔
اَلْقُوْا تم ڈالو۔
حِبَالُ جمع حبل۔ رسیاں۔
عِصِيُّ جمع عصا۔ سونٹے۔ چھڑیاں
يُخَيَّلُ معلوم ہوئیں۔ خیال میں آئیں
اَوْجَسَ اُس نے محسوس کیا۔ معلوم کیا
خِيْفَةً ڈر۔ خوف۔
تَلْقَفْ وہ ہڑپ کر جائے گا۔
جُذُوْعِ جمع جذعۃ۔ تنے۔
لَنْ نُّؤْثِرَ ہم ہرگز نہیں سمجھتے۔ ترجیح نہیں دیتے
فَاقْضِ بس تو کر گذر۔ فیصلہ کر۔
قَاضٍ کرنے والا۔
تَقْضِيْ تو فیصلہ کریگا۔ حکم چلائیگا۔
اَكْرَهْتَ تو نے مجبور کیا۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾

اور اے لوگو۔ اللہ کہتا ہے کہ ہم نے ہی تمہیں اس زمین میں سے پیدا کیا ہے۔ پھر تمہیں اسی میں لوٹا دینگے۔ اور پھر اس میں سے ہی تمہیں دوبارہ نکالیں گے

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا

اور یقیناً ہم نے فرعون کو اپنی سب نشانیاں دکھا دیں جو موسٰی کو سب دی گئیں تھیں مگر اس نے اُسے جھٹلایا اور انکار پر ہی اڑا رہا۔ اور موسٰے سے کہنے لگا

لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ

اے موسےٰ کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ اپنے جادو سے ڈرا کر ہمیں اس ملک سے نکال دے - ہم بھی تیرے جادو جیسا ایک جادو

مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ

لے آئیں گے - تو ہی اپنے اور ہمارے درمیان ایک مقام مقرر کرلے - جہاں کہ مقررہ وقت پر ہم وہ جادو لے آئیں اور نہ تو

اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ

اس وعدے کے خلاف کرے نہ ہم - موسےٰؑ نے کہا تمہارے تہوار کا دن ہی تمہارے لیے بہتر وعدہ ہے - کیونکہ اسدن سب لوگ

النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾

دن چڑھے ہی ایک جگہ اکٹھے ہو سکیں گے - فرعون چلا گیا اور جادو وغیرہ کے سامان اکٹھا کرنے میں مشغول ہو گیا - پھر آیا -

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ

موسےٰ نے ان سب کو جو وہاں تھے مخاطب کر کے کہا - تمہاری کیوں شامت آئی ہے - دیکھو اللہ پر خواہ مخواہ جھوٹی تہمت نہ باندھو - کہیں وہ

بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾ فَتَنَازَعُوْا اَمْرَهُمْ

تمہیں عذاب سے غارت نہ کر دے - اور یاد رکھو جو اللہ پر جھوٹی تہمت لگاتا ہے تباہ ہو کے رہتا ہے - اب انہوں نے اپنے کام کے متعلق آپس

بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ

میں جھگڑنا شروع کیا پھر چپکے چپکے کچھ مشورہ کیا - اور جادوگروں سے کہنے لگے - یہ دونوں جادوگر ہیں اور

يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا

چاہتے ہیں کہ اپنے جادو سے ڈرا کر تمہیں تمہارے ملک سے نکال دیں - اور تمہارے پہلے

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ﴿۶۴﴾

رسم و رواج کو جو بہت ہی اچھے ہیں مٹا دیں - تم سب اپنی جادو کا سامان اکٹھا کرکے صف باندھ کر نکلو

وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ

پس جو آج بڑھ گیا وہ کامیاب سمجھا جائے گا - چنانچہ انہوں نے آگے بڑھ کر موسےٰ سے کہا تو کچھ

تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا

جادو کا زور دکھانے کے لیے پھینکیگا یا ہم پہلے پھینکیں - موسیٰ نے کہا نہیں بلکہ تم ہی پھینکو -

فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا

پس ان کے پھینکتے ہی ان کے جادو سے موسےٰ کو ایسا معلوم ہوا کہ ان کی رسیاں اور چھڑیاں دوڑ رہی

تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ

ہیں تو موسےٰ اپنے جی میں کچھ ڈر سا گیا - ہم نے موسےٰ سے کہا ڈر نہیں

إِنَّكَ أَنتَ ٱلْأَعْلَىٰ ﴿٦٨﴾ وَأَلْقِ مَا فِى يَمِينِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوٓا۟ ۖ

تو ہی غالب آئے گا۔ جو تیرے داہنے ہاتھ میں سونٹا ہے اسے زمین پر پھینک دے جو کچھ انہوں نے بنا

إِنَّمَا صَنَعُوا۟ كَيْدُ سَٰحِرٍ ۖ وَلَا يُفْلِحُ ٱلسَّاحِرُ حَيْثُ أَتَىٰ ﴿٦٩﴾

رکھا ہے اسے ملیا میٹ کر دیگا۔ اور انہوں نے بنایا ہے کیا جادو کا گورکھ دھندا جب بھی جادوگر حق پرست کے مقابل میں آئیگا کامیاب نہیں ہوگا

فَأُلْقِىَ ٱلسَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوٓا۟ ءَامَنَّا بِرَبِّ هَٰرُونَ وَمُوسَىٰ ﴿٧٠﴾

چنانچہ انکا جادو کا سب کھیل موسےٰ کے عصا پھینکتے ہی بگڑ گیا اور جادوگر سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم موسیٰ و ہارون کے پروردگار پر ایمان لے آئے

قَالَ ءَامَنتُمْ لَهُۥ قَبْلَ أَنْ ءَاذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُۥ لَكَبِيرُكُمُ ٱلَّذِى

فرعون نے یہ دیکھکر گرگ کر کہا دیکھو تم نے میرے اجازت دینے سے پہلے ہی موسیٰ کے پروردگار کو ماننا شروع کر دیا ہے۔ معلوم ہوتا

عَلَّمَكُمُ ٱلسِّحْرَ ۖ فَلَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَٰفٍ

کہ یہ موسیٰ کوئی تمہارا ہی بزرگ ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہوگا۔ جسکی وجہ سے تم اسکی ہاں میں ہاں ملا رہے ہو۔ اچھا اب میں تمہارے

وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ فِى جُذُوعِ ٱلنَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَآ أَشَدُّ

ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کاٹونگا اور تمہیں کھجوروں کے تنے پر سولی دونگا تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ہم میں سے کون زیادہ سخت

عَذَابًا وَأَبْقَىٰ ﴿٧١﴾ قَالُوا۟ لَن نُّؤْثِرَكَ عَلَىٰ مَا جَآءَنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ

عذاب دے سکتا ہے اور کون زیادہ دیر تک رہیگا۔ جادوگروں نے کہا ہم ہرگز تجھے اپنے پیدا کرنیوالے پروردگار اور ان واضح دلیلوں پر جو اسکی طرف

وَٱلَّذِى فَطَرَنَا ۖ فَٱقْضِ مَآ أَنتَ قَاضٍ ۖ إِنَّمَا تَقْضِى هَٰذِهِ

سے ہمیں مل چکیں ہیں ترجیح نہیں دے سکتے۔ پس جو تجھے کرنا ہے کر گذر۔ اور تو جو کریگا وہ اس دنیا کی زندگی تک ہی ہوگا۔ اس سے

ٱلْحَيَوٰةَ ٱلدُّنْيَآ ﴿٧٢﴾ إِنَّآ ءَامَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَٰيَٰنَا وَمَآ

زیادہ کیا کرے گا۔ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہیں تاکہ وہ ہماری خطاؤں اور اس جرم کو جو تو نے ہمیں مجبور کرکے جادوگری

أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ ٱلسِّحْرِ ۗ وَٱللَّهُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰٓ ﴿٧٣﴾ إِنَّهُۥ مَن يَأْتِ

سے کروایا ہے معاف کرے۔ اور دیکھ اللہ تجھ سے ہزار درجہ بڑھکر ہے اور حقیقت میں باقی رہنے والا بھی وہی ہے تو نہیں۔ اور یاد رکھ

رَبَّهُۥ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُۥ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿٧٤﴾ وَ

جو اپنے رب کے سامنے مجرم کی حیثیت سے جائے گا اس کے لیئے جہنم ہے جس میں نہ تو وہ مرے گا نہ جیئیگا۔ اور

مَن يَأْتِهِۦ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَأُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلدَّرَجَٰتُ

جو ایمان دار جائے گا اور اس نے نیک کام بھی کئے ہوں گے۔ ایسے آدمی کے لیئے بہت بلند درجے ہیں۔

ٱلْعُلَىٰ ﴿٧٥﴾ جَنَّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ

سرسبز باغ ہونگے جن کے بیچوں بیچ نہریں بہ رہی ہونگی اور ان باغوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾

جو اپنے آپ کو گناہ سے پاک رکھے گا یہ اس کی جزا ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ کے فرعون کو تبلیغ کرنے کا ذکر۔ اور اس کے مقابلہ میں فرعون کے حیل وحجت کرنے کا بیان ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ ایمانداروں کو کیا کیا مصیبتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ یہانتک کہ بعض دفعہ جان سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ جیسا کہ جادوگروں کے ساتھ ہوا۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ تکلیفیں سب دنیا کی زندگی تک ہوتی ہیں۔ اس کے بعد نیک انسانوں کے لیئے ہر طرح سے راحت اور آرام ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ مصیبتوں میں صبر سے کام لیں۔ اور اپنے اللہ کے سامنے دعا کرتے رہیں کہ وہ مصیبت سے ہمیں نجات دے کیونکہ اسے سب قدرت حاصل ہے۔

يَبَسًا خشک۔	دَرَكًا پکڑ۔ گرفتاری۔	غَشِيَهُمْ ڈھانپ لیا ان کو
لَا تَطْغَوْا سرکشی نہ کرو۔	يَحِلُّ نازل ہوگا۔	هَوٰى ہلاک ہوا۔ ہلاک ہوگا۔
اَعْجَلَكَ تجھے جلدی میں ڈالدیا	عَجِلْتُ میں نے جلدی کی۔	لِتَرْضٰى تاکہ تو راضی ہوجائے۔
فَتَنَّا ہم نے آزمایا۔	سَامِرِي ایک شخص کا نام جسنے گوسالہ بنایا	اَفَطَالَ کیا زیادہ لمبا ہوگیا۔
اَخْلَفْتُمْ تم نے خلاف کیا	مَا اَخْلَفْنَا ہم نے خلاف نہیں کیا۔	بِمَلْكِنَا اپنے اختیار سے۔
حُمِّلْنَا ہم پر لاد دیے گئے۔	قَذَفْنٰهَا ہم نے انہیں آگ میں ڈالدیا۔	لَا يَمْلِكُ انہیں اختیار رکھتا۔

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ

اور ہم نے موسیٰ کو وحی کر دی تھی کہ راتوں رات میرے بندوں کو مصر سے لے جاؤ اور ان کے لیئے

لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾

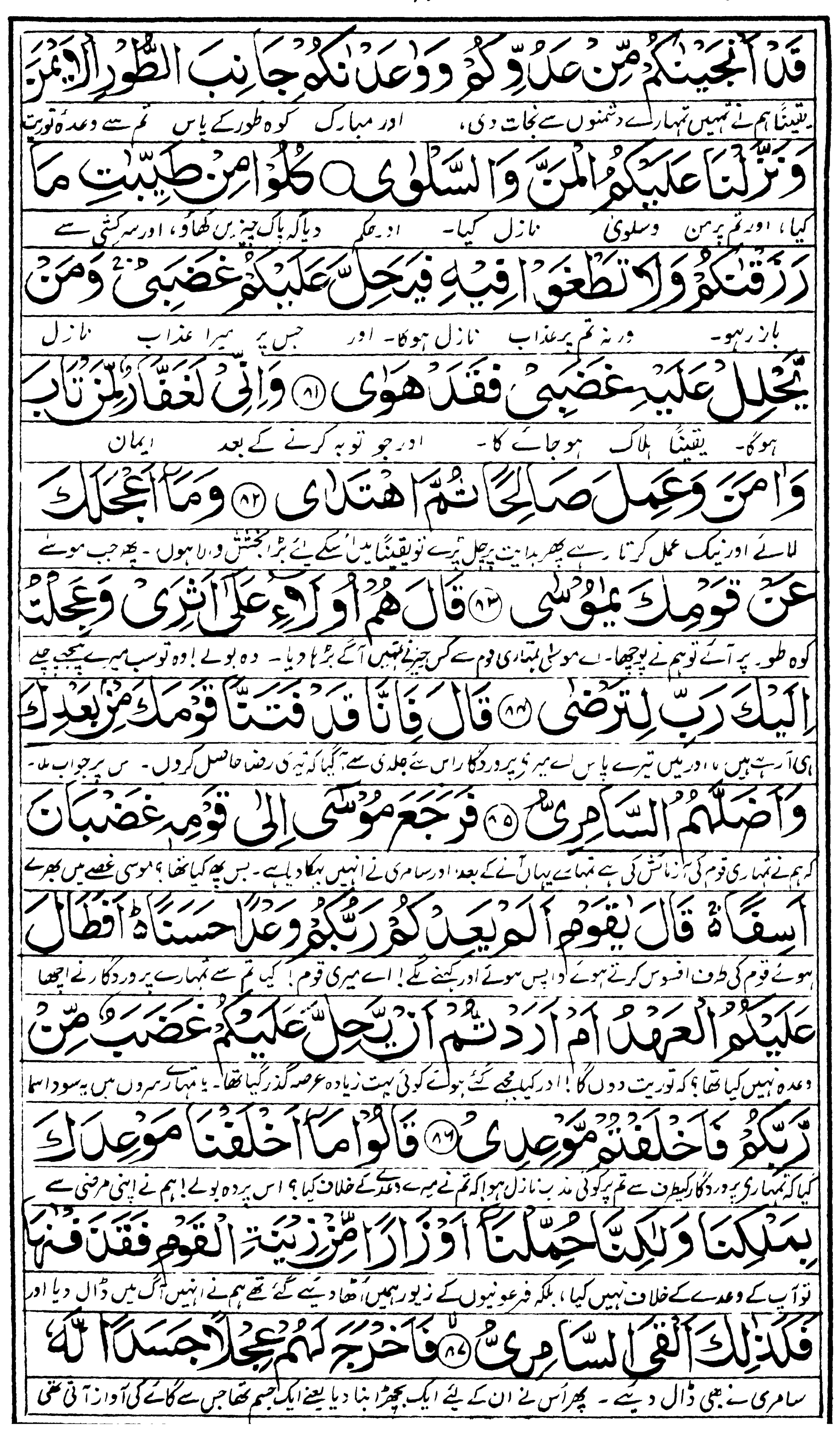
دریا میں (لاٹھی مار کر) خشک راستہ بناؤ تاکہ تم کو گرفتار ہونے کا ڈر اور اندیشہ نہ رہے۔

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾

پھر فرعون بھی ان کی تلاش میں اپنے لشکروں سمیت نکلا تو دریا کی موجوں نے انہیں ڈھانپ لیا۔ اور وہ غرق ہو گئے

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

اس طرح فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر دیا۔ اور ان کی ہدایت نہ کی۔ اے بنی اسرائیل



قَدْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَاعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنَ

یقیناً ہم نے تمہیں تمہارے دشمنوں سے نجات دی، اور مبارک کوہ طور کے پاس تم سے وعدہ توریت

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۝ كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا

کیا، اور تم پر من وسلویٰ نازل کیا۔ اور حکم دیا کہ پاک چیزیں کھاؤ، اور سرکشی سے

رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۖ وَمَن

باز رہو۔ ورنہ تم پر عذاب نازل ہوگا۔ اور جس پر میرا عذاب نازل

يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ﴿٨١﴾ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ

ہوگا۔ یقیناً ہلاک ہوجائے گا۔ اور جو توبہ کرنے کے بعد ایمان

وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ﴿٨٢﴾ وَمَا أَعْجَلَكَ

لائے اور نیک عمل کرتا رہے پھر ہدایت پر چل پڑے تو یقیناً میں اسکے لیے بڑا بخشش والا ہوں۔ پھر جب موسےٰ

عَن قَوْمِكَ يَا مُوسَىٰ ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلَىٰ أَثَرِي وَعَجِلْتُ

کوہ طور پر آئے تو ہم نے پوچھا۔ اے موسیٰ تمہاری قوم سے کس چیز نے تمہیں آگے بڑھا دیا۔ وہ بولے! وہ تو سب میرے پیچھے چلے

إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴿٨٤﴾ قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِن بَعْدِكَ

ہی آرہے ہیں، اور میں تیرے پاس اے میرے پروردگار اس لئے جلدی سے آگیا کہ تیری رضا حاصل کروں۔ اس پر جواب ملا۔

وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ

کہ ہم نے تمہاری قوم کی آزمائش کی ہے تمہارے یہاں آنے کے بعد۔ اور سامری نے انہیں بہکا دیا ہے۔ بس یہ کیا تھا؟ موسیٰ غصے میں بھرے

أَسِفًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ

ہوئے قوم کی طرف افسوس کرتے ہوئے واپس ہوئے اور کہنے لگے! اے میری قوم! کیا تم سے تمہارے پروردگار نے اچھا

عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن

وعدہ نہیں کیا تھا؟ کہ توریت دوں گا! اور کیا مجھے گئے ہوئے کوئی بہت زیادہ عرصہ گذر گیا تھا۔ یا تمہارے سروں میں یہ سودا سما

رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِي ﴿٨٦﴾ قَالُوا مَا أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ

گیا کہ تمہارے پروردگار کیطرف سے تم پر کوئی عذاب نازل ہو! کہ تم نے میرے وعدے کے خلاف کیا؟ اس پر وہ بولے! ہم نے اپنی مرضی سے

بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا حُمِّلْنَا أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنَاهَا

تو آپ کے وعدے کے خلاف نہیں کیا، بلکہ فرعونیوں کے زیور ہمیں اٹھا دیئے گئے تھے ہم نے انہیں آگ میں ڈال دیا اور

فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَأَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ

سامری نے بھی ڈال دیئے۔ پھر اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا بنا دیا یعنے ایک جسم تھا جس سے گائے کی آواز آتی تھی

خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۵ فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا

انہیں سے وہ بولے یہی تمہارا اور موسیٰ کا معبود ہے! اور وہ تو بھول کر طور پر چلے گئے ہیں۔ وہ یہ نہ سمجھے

يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۵ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾

کہ وہ بچھڑا اُن کی کسی بات کا جواب تک نہیں دیتا اور نہ ان کے نفع نقصان کا اختیار رکھتا ہے بھلا وہ معبود کیوں کر ہو سکتا ہے

ع ۱۳ / ۱۴

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں موسیٰ علیہ السلام کا راتوں رات بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جانے کا بیان ہے، اور فرعونیوں کے غرق ہونے کا ذکر ہے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل پر جو احسانات خدا تعالےٰ نے کئے انکا ذکر ہے۔ اور بنی اسرائیل کا موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کے بعد گمراہ ہو جانے اور بچھڑے کی پوجا شروع کر دینے کا ذکر ہے۔

مسئلہ

جو شخص توبہ کرے اور اس کے بعد اچھے عمل کرے اور ہدایت کی راہ پر چل پڑے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ اور وہ بخشا جاتا ہے۔ اور جو عین موت کے وقت یا عذاب دیکھ کر ایسا کرے اس کی نجات نہیں ہوگی۔

لَنْ نَّبْرَحَ ہمیشہ رہیں گے۔	لِحْيَتِيْ میری داڑھی۔	فَرَّقْتَ تو نے پھوٹ ڈال دی۔
لَمْ تَرْقُبْ نہیں خیال کیا۔	بَصُرْتُ میں نے دیکھا۔	لَمْ يَبْصُرُوْا نہیں دیکھا انہوں نے۔
قَبَضْتُ میں نے قبضہ کر لیا۔	قَبْضَةً مٹھی بھر۔	نَبَذْتُهَا میں نے پھینک دیا اوسکو۔
لَا مِسَاسَ نہ چھونا۔	ظَلْتَ تو ہو گیا تھا۔	لَنُحَرِّقَنَّ ہم ضرور اسکو جلا دینگے۔
لَنَنْسِفَنَّ ہم ضرور ڈال دیں گے۔	حِمْلًا بار۔ بوجھ۔	زُرْقًا نیلی آنکھوں والے۔ کبود چشم۔
	يَتَخَافَتُوْنَ چپکے چپکے کہیں گے۔	

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ

اور ہارون علیہ السلام نے ان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم، یہ تو تمہاری آزمائش ہے! اور تمہارا حقیقی

وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا

پروردگار تو اللہ ہی ہے تم میری پیروی کرو۔ اور میرا حکم مانو۔ وہ بولے ہم تو

لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ

موسیٰ علیہ السلام کی واپسی تک اسی کی پوجا کرتے رہیں گے۔ موسیٰ کہنے لگے پوچھا ای ہارون

مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا ﴿٩٢﴾ أَلَّا تَتَّبِعَنِ أَفَعَصَيْتَ

جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا تو کس چیز نے روک لیا تھا۔ کہ تم نے میری پیروی نہ کی؟ کیا تم نے میرے حکم کے خلاف

أَمْرِي ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي إِنِّي

کرنا چاہا تھا۔! وہ بولے اے میرے ماں جائے بھائی آپ میرے سر اور داڑھی کو نہ پکڑیں مجھے تو یہ اندیشہ تھا کہ

خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَاءِيلَ وَلَمْ

کہیں آپ یہ نہ کہیں کہ بنی اسرائیل میں پھوٹ کیوں ڈال دی۔ اور میری بات کا پاس

تَرْقُبْ قَوْلِي ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ

کیوں نہ کیا۔ پھر وہ بولے اے سامری یہ تو نے کیا حرکت کی۔ وہ بولا میں نے وہ چیز

بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ

دیکھ پائی جو انہیں دکھائی نہ دی! چنانچہ میں نے فرشتے کے پاؤں کے نیچے کی مٹی کی مٹھی

فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ

بھر لی اور اسے بچھڑے کے جسم میں ڈال دیا۔ اور مجھے یہ اچھا معلوم ہوا۔ وہ بولے جا دور ہو، تیری

فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَوٰةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ وَإِنَّ لَكَ

دنیا میں یہ سزا ہے کہ تو چیختا پھرے۔ کہ مجھے نہ چھونا۔ اور تیرے لیئے وعدہ کا

مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهُ وَانْظُرْ إِلَىٰ إِلَٰهِكَ الَّذِي ظَلْتَ

وقت (عذاب) مقرر ہے۔ جس کے خلاف نہیں ہوگا۔ اور ذرا اس معبود کو بھی دیکھ جس کی تو عبادت کرنے پر تل گیا

عَلَيْهِ عَاكِفًا لَّنُحَرِّقَنَّهُ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهُ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾ إِنَّمَا

تھا کہ کس طرح ہم اسے بھسم کرتے ہیں پھر اسکی خاک ذرہ ذرہ دریا میں ڈال دیتے ہیں۔ لے بنی اسرائیل دیکھو!

إِلَٰهُكُمُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿٩٨﴾

تمہارا معبود خدا کے سوا کوئی نہیں۔ وہ اپنے علم سے ہر شئے پر حاوی ہے۔

كَذَٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ وَقَدْ آتَيْنَاكَ

اے محمدؐ ہم اسی طرح آپ کو پہلے واقعات کی خبریں سناتے ہیں۔ اور ہم نے یقیناً اپنی طرف سے آپ کو

مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿٩٩﴾ مَنْ أَعْرَضَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

یہ قرآن عطا کیا ہے۔ جو اس سے منہ موڑے گا تو وہ بلاشبہ بھاری گناہ کا بوجھ قیامت کے دن لادے ہوئے

وِزْرًا ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِينَ فِيهِ وَسَاءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿١٠١﴾

آئے گا۔ ایسے لوگ ہمیشہ یوں ہی رہیں گے! اور قیامت کے دن ایسا بوجھ کتنا وبال جان ہوگا۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾

جس دن کہ صور پھونکا جائے گا۔ اور ہم گنہگاروں کو نیلی آنکھوں کے ساتھ حشر میں جمع کریں گے۔

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا

آپس میں چپکے چپکے کہیں گے کہ وہ تو صرف بس دس ایک دن ہی دنیا میں رہے ہوں گے۔ ہم ان کی وہ باتیں جانتے ہیں جو

يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾

اسوقت کریں گے! جب ان میں سے زیادہ چالاک یہ کہیگا تم بہت ٹھیرے ہوگے۔ تو بس ایک دن! اور کیا؟ -

تفسیر

اس میں اوّل تو سامری کی سزا کا ذکر ہے کہ وہ لا مساس کہتا پھرے، پھر اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ سب کا حقیقی معبود صرف اللہ ہی ہے۔ اور ان واقعات کے سنانے کا حاصل یہ ہے کہ لوگ قرآن کو خدا کیطرف سے سمجھیں اور اس میں جو کچھ لکھا ہے اسے برحق خیال کر کے اس پر پوری طرح پابند ہو جائیں۔

پھر قرآن کے انکار کرنے والوں کا جو حشر ہوگا اس کی اطلاع دی گئی ہے کہ خوف سے اُن کی نیلی آنکھیں پھر جائیں گی اور یہ سمجھیں گے کہ دنیا میں چند دن ہی ٹھیرے ہیں۔

يَنْسِفُهَا اسے ریزہ ریزہ کر دیگا۔ يَذَرُهَا چھوڑ دے گا اوس کو۔ قَاعًا میدان۔
صَفْصَفًا چٹیل۔ صفاچٹ اَمْتًا ٹیلا۔ اونچی جگہ۔ خَشَعَتْ پست ہو گئیں۔
اَصْوَاتُ آوازیں۔ جمع صوت کی هَمْسًا کانا پھوسی۔ سرگوشی۔ عَنَتْ جھک جائیں گے۔
هَضْمًا۔ نقصان۔ وَعِيْد وعید۔ خوفِ عذاب کا ڈر۔ يُحْدِثُ بات کرے گا۔
يُقْضٰى۔ پوری کی جائے۔ عَزْمًا۔ عزم۔ پکا ارادہ۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا

اے محمدؐ! یہ لوگ پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ قیامت میں انکا کیا حال ہوگا۔ تو آپ جواب دیجئے میرا پروردگار انہیں ریزہ ریزہ کر دیگا۔ اور

قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوْمَئِذٍ

اُن کی جگہ چٹیل میدان ہو جائے گا۔ جس میں کوئی نشیب و فراز نہ پاؤ گے۔ جس دن وہ

يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ

بلانے والے کے پیچھے چلے جائیں گے کوئی اینچ پینچ نہ کریگا۔ اور خدا کی ہیبت سے سب کی آوازیں پست ہو جائیں گی۔ صرف

فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

گُھسر پھسر ہی سُنائی دے گی۔ اُس دن کسی کی سفارش کام نہ آئے گی سوائے اسکی سفارش کے جسے خدا اجازت دے

الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ

اور اُس کی بات پر راضی ہو۔ اور وہ جانتا ہے جو گذر چکا اور جو ہونے والا ہے اور اُس کے علم کا

وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ

کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ اور سب حیّ وقیوم خدا کے سامنے جھک جائیں گے۔ اور جو ظلم اُٹھائیگا

خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

وہ یقیناً اس دن نامراد ہوگا۔ اور جس نے ایمان کی حالت میں نیکیاں کیں تو اُسے کسی قسم کے

فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ

ظلم یا نقصان کا اندیشہ نہ ہوگا۔ اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا اور اس میں بار بار

صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ

لوگوں کو خوف کی باتیں بیان کیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ یا اس سے وہ نصیحت حاصل کریں۔

ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ

پس بڑا بلند مرتبہ ہے خدا جو حقیقی بادشاہ ہے! اور اے محمدؐ آپ قرآن کے پڑھنے میں جب تک

اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ

اُس کی آیت کی وحی پوری نہ ہو۔ جلدی نہ کیجئے اور یوں کہتے رہیئے اے پروردگار میرا علم بڑھا۔ اور دیکھئے

عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ ع ۶ ۱۱ ۱۵

اِن سے قبل ہم نے آدم علیہ السلام سے ایک عہد لیا تھا۔ تو وہ اِس بات کو بھول گئے! اور عہد توڑ بیٹھے۔ حالانکہ انہوں نے ایسا قصداً نہیں کیا تھا

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں پہاڑوں کے بارے میں ذکر ہے کہ وہ قیامت کے دن ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ اور روئی کے گالوں کی طرح اڑیں گے۔ اس دن ہیبت سے کوئی بول نہ سکے گا۔ اور نہ کوئی اُس کے حکم کے بغیر اور اُس کی رضا کے خلاف کسی کی سفارش کرسکے گا۔

جس نے گناہ کرکے اپنے نفس پر ظلم کر لیا وہ اس دن بہت نامراد ہوگا! لیکن جس نے نیک عمل کئے اُس کا ٹھکانا بہشت میں ہوگا اور کسی قسم کا خوف و اندیشہ نہ ہوگا۔

سب لوگوں کو یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ خدا سے جو بہت علم والا ہے اپنے علم کی ترقی کی دعا مانگا کریں۔

اس کے بعد آدم علیہ السلام کا قصہ شروع کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ آدم علیہ السلام نے بھول کر ہمارا عہد توڑا
ورنہ وہ درحقیقت ایسا کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ اس آیت سے ان لوگوں کی تردید ہوتی
ہے جو نبیوں پر جھوٹے الزام لگاتے ہیں کہ وہ خدا کی نافرمانی کرتے ہیں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ بڑے آدمی کی بھول
چوک بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے! اسی لئے بعض جگہ اسے ظلم سے تعبیر کیا۔ اور بعض جگہ نافرمانی سے۔
حالانکہ یہاں مطلب بالکل صاف کر دیا ہے۔

تَجُوعَ تو بھوکا ہوگا۔ لَا تَعْرٰى تو ننگا نہ ہوگا۔ تَظْمَؤُا تو پیاسا ہوتا ہے۔
تَضْحٰى تو دھوپ لیتا ہے۔ لَا یَبْلٰى پرانا نہ ہوگا۔ غَوٰى راہ سے ہٹ گیا۔
مَعِیْشَةً زندگی۔ ضَنْكًا تنگی۔ تنگ حالت میں۔ لِمَ حَشَرْتَنِیْ تو نے مجھے کیوں اٹھایا
نَسِیْتَهَا تو ان کو بھول گیا۔ تُنْسٰى تو چھوڑ اجا رہا ہے۔ تو بھلایا جا رہا ہے نُهٰى عقل۔ سمجھ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾
اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو! تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، مگر وہ اکڑ [illegible]
فَقُلْنَا یٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ
تو ہم نے کہا اے آدمؑ یقیناً یہ تیرا اور تیری بیوی کا دشمن ہے، ایسا نہ ہو کہیں یہ تم دونوں کو جنت سے نکلوا نہ دے
الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ
تو تم ظلم میں پڑ جاؤ۔ حالانکہ اب یہ حالت ہے کہ اسمیں نہ تو بھوک رہتی ہے اور نہ تم ننگے ہوتے ہو۔ اور نہ اس میں تم
لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰٓاٰدَمُ
پیاسے ہوتے ہو، اور نہ تمہیں دھوپ ستاتی ہے۔ تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا۔ اور کہا۔ کہ اے آدمؑ
هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا یَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ
کیا میں تمہیں ہمیشگی کی زندگی دینے والا درخت نہ بتادوں؟ اور ایسی بادشاہی جو کبھی پرانی نہ ہو یعنے ختم نہ ہو۔ چنانچہ اس نے بہکا دیا،
لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَ
تو دونوں نے اس میں سے کچھ کھالیا اور انہوں نے اپنے کو ننگا پایا۔ چنانچہ درخت کے پتوں سے اپنا جسم ڈھانپنے لگے۔ اور آدم سے
عَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَیْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾
چوک ہوگئی اسلئے وہ آرام اس سے جاتا رہا جو جنت میں تھا۔ پھر ان کے پروردگار نے انہیں نبوت کیلئے منتخب کر لیا اور سیدھی راہ پر لگادیا
قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِیْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا
پھر کہا۔ اچھا۔ اب تم دونوں یہاں سے زمین پر جا بسو! تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دشمن رہوگے! تو جس وقت میری ہدایت

يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴿١٢٣﴾
تمہارے پاس آئے تو جو میری ہدایت پر چلے گا تو وہ نہ بہکے گا اور نہ تکلیف اُٹھائے گا۔

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ
اور جو میری نصیحت سے منہ موڑے گا ایک تو اس کی دنیا ہی میں زندگی مشکل سے کٹے گی، پھر قیامت کے دن ہم اُسے اندھا

الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ
اُٹھائیں گے۔ وہ کہے گا! اے میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کیوں اُٹھایا حالانکہ میں تو آنکھوں والا

بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ
تھا۔ جواب ملے گا! ہاں ایسے ہی تو نے کیا تھا کہ جب ہماری آیتیں تیرے پاس آئیں تو تو نے انہیں بھلا ڈالا اب اسی طرح تو

تُنسَىٰ ﴿١٢٦﴾ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ وَلَعَذَابُ
بھلایا جا رہا ہے۔ اور ہم اسی طرح ہر ایسے شخص کو بدلہ دینگے جو زیادتی کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتا۔ اور

الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ﴿١٢٧﴾ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ
آخرت کا عذاب یقیناً زیادہ سخت اور بہت دیر پا ہے۔ کیا انہیں اس بات سے سبق نہیں ملا کہ ہم نے کتنے ہی زمانوں کے لوگ ہلاک

الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَىٰ ﴿١٢٨﴾
کر ڈالے۔ جنکے گھروں میں یہ عموماً چلتے پھرتے ہیں؟ یقیناً اس میں سمجھ داروں کے لیئے نشانیاں موجود ہیں۔

ع ۱۳ / ۷ / ۱۶

تفسیر

اِس رکوع میں آدم علیہ السّلام کا قصہ بیان ہوا۔ اور ہدایت سے منہ موڑنے والوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ دنیا میں امن چین کی زندگی نہ بسر کر سکیں گے! انہیں کچھ نہ کچھ فکر لاحق رہے گی۔ اور ایسے لوگ جو ہدایت سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ قیامت کے دن اندھے اُٹھائے جائیں گے! اور اس دن ہر شخص کو جو ہدایت سے منہ موڑتا ہے اور حد سے گذرتا ہے سخت اور دیر پا عذاب ہو گا۔

لوگوں کو اپنے سے پہلے گذری ہوئی قوموں کے حالات پڑھ کر اور ان کے آثار قدیمہ کو دیکھ کر عبرت پکڑنی چاہیئے کہ وہ اُن سے تہذیب، مال۔ دولت، طاقت میں ان سے کتنے بڑھ چڑھ کر تھے۔ پھر جب وہ ہلاک کر دیئے گئے تو تو اِن کی کیا حیثیت ہے۔

لِزَامًا لازم ہونیوالا۔ ضرور ہو کر رہنیوالا	زَهْرَةَ رونق۔ سامان۔
لِنَفْتِنَهُمْ تاکہ ہم انہیں آزمائیں۔	اصْطَبِرْ پابند رہو۔ کاربند ہو۔
نَذِلَّ ہم ذلیل ہوں۔	نَخْزَىٰ ہم رسوا ہوں۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾

اور اے محمد اگر تیرے رب کی طرف سے پہلے ایک خاص وقت کا وعدہ نہ کیا گیا ہوتا تو یقیناً عذاب اُنپر آ کر رہتا۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

اور جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اس پر صبر کر سورج نکلنے سے پہلے اور سورج نکلنے کے بعد اللہ کی تعریف کیا کر۔ رات کے وقت

قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾

اور دن کے وقت بھی جب موقع ہے اللہ کی تسبیح کیا کر تاکہ تیرا دل تسکین حاصل کر کے خوشی حاصل کرے۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ

اور یہ جو دنیا کی رونق کے سامان ہم نے اِن کو چند دن کے فائدہ حاصل کرنے کیلئے دیے ان کی طرف خیال نہ کر۔ ہم نے تو یہ اسلئے دے

الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ

رکھا ہے کہ اس میں ہی ان کو آزمایا جائے۔ تیرے پروردگار کی عنایت سے جو تجھے ملے وہ زیادہ بہتر اور دیرپا ہے۔ اور اپنے

بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔــلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ

گھر والوں کو بھی نماز پڑھنے کا حکم دے اور خود بھی نماز پڑھنے کا پابند رہ۔ ہم تجھ سے کوئی کھانے کو نہیں مانگتے بلکہ ہم خود تجھے کھانے کو دیتے

لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى

ہیں۔ انجام آخر کار پرہیزگاروں کا ہی اچھا ہوگا۔ یہ کافر کہہ رہے ہیں یہ پیغمبر اپنے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں لایا۔ کیا وہ

الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ

نشانیاں اور دلیلیں جو پہلے صحیفوں میں ہیں اُن تک نہیں پہنچیں جو نئی نشانی مانگ رہے ہیں۔ اگر ہم انکو رسول بھیجنے سے پہلے عذاب دیکر ہلاک

اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ

کر دیتے تو یہ کہنا شروع کر دیتے تو نے ہماری طرف اس رسوائی اور ذلت سے پہلے رسول کیوں نہ بھیجا تاکہ ہم تیری نشانیوں کی پیروی کرتے اور اس رسوائی و ذلت سے

مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾

ان سے کہدے ہر ایک ہی اپنی جگہ انتظار کر رہا ہے سو تم بھی انتظار کرو تمہیں جلدی ہی معلوم ہو جائیگا کہ کون سیدھی راہ پر تھے اور کون ہدایت یافتہ تھے

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ہر ایک کام کے لیئے ایک خاص وقت مقرر ہے جس سے آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح عذاب کا بھی وقت مقرر ہے۔ اس کے بعد بتایا گیا کہ رنج و مصیبت کے وقت ہمیں اللہ کی طرف دھیان لگانا چاہیئے۔ کیونکہ اللہ کی یاد سے دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا کا مال و دولت جسکے پاس جسقدر زیادہ ہوگا۔ اسی قدر اُسکا حساب آخرت میں سخت ہوگا۔ اس لیے ہمیں زیادہ اسکی خواہش نہیں کرنی چاہئیے۔ اور بعد میں نماز پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ نماز صرف مردوں پر ہی فرض نہیں بلکہ ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اسلیئے ہمارا بھی فرض یہی ہے کہ ہم ہر ایک کو نماز پڑھنے کی رغبت دلائیں اور خود بھی نماز پڑھیں۔

ایکسو بارہ آیتیں ۱۱۲ سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ سات رکوع

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
اِقْتَرَبَ	قریب ہوگیا۔	مُحْدَثٍ	نیا۔ نوپیدا۔	لَاهِيَةً	مطلق توجہ نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ

باوجودیکہ لوگوں کے حساب اعمال کا وقت آپہونچا مگر پھر بھی یہ لوگ غفلت میں

مُّعْرِضُوْنَ ۝۱ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ

روگردان ہیں ان کے پروردگار کی طرف سے جو نیا حکم آتا ہے بس اسے ایسا بے پرواہ ہوکر سنتے ہیں

اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝۲ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ

کہ گویا ہنسی کھیل کر رہے ہیں۔ اور اُن کے دل تو مطلق متوجہ نہیں ہوتے۔ اور اس پر بھی

وَاَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَآ اِلَّا

یہ بدبخت آپس میں چپکے چپکے مشورہ کرتے ہیں کہ یہ محمدؐ سے ہی کیا تم ہی جیسا ایک

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝۳

آدمی ہے اور بس۔ تو کیا تم لوگ جان بوجھکر بھی جادو کی باتیں سننے آتے ہو۔

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ

پیغمبر نے ان مشوروں کو معلوم کرکے کہا کہ جتنی باتیں آسمان اور زمین میں ہوتی ہیں میرے پروردگار کو سب معلوم

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۴ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ

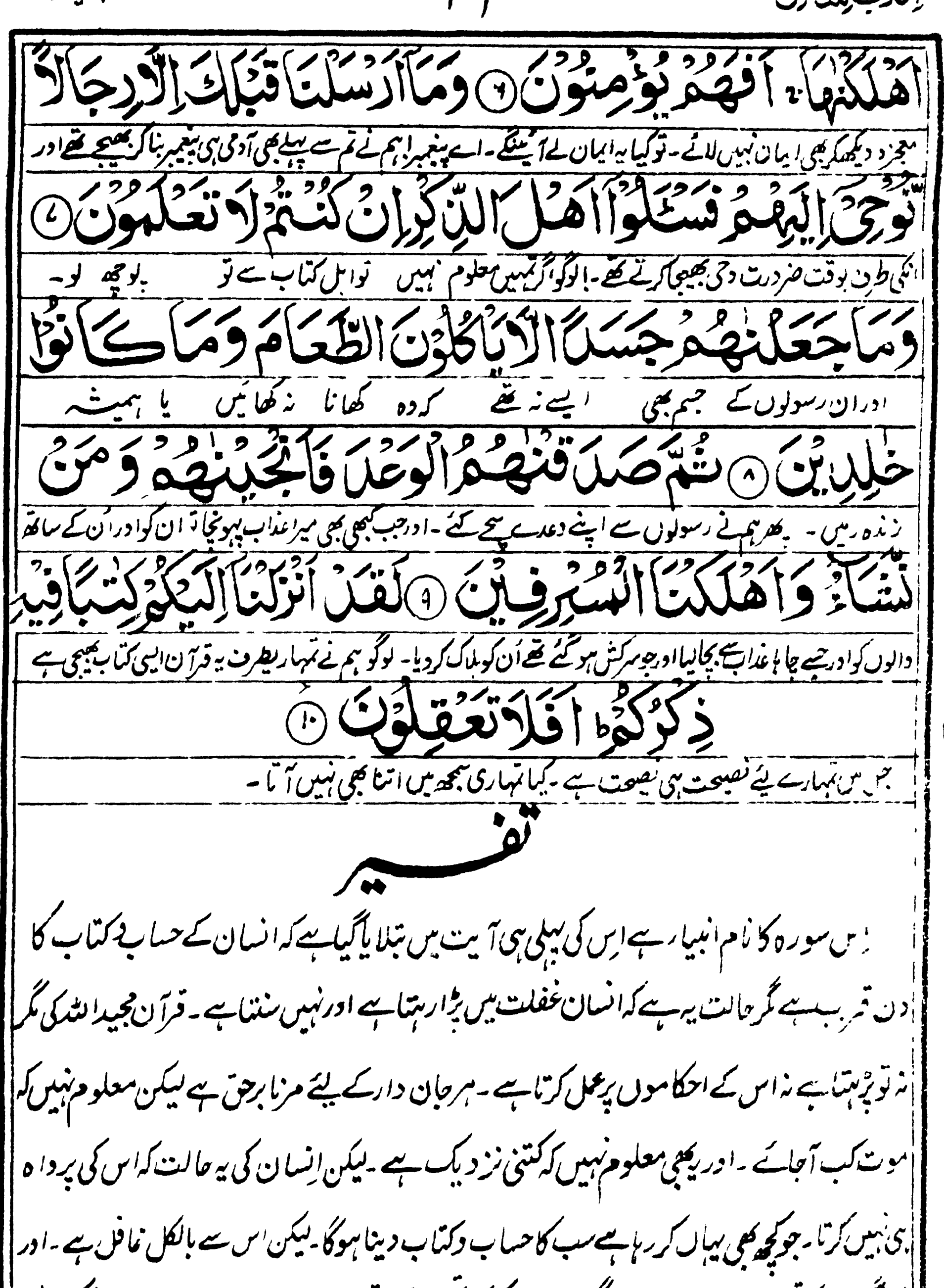
ہیں۔ کیونکہ وہ سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ بلکہ کہنے لگے کہ دوہ تو خیالات پریشان کا مجموعہ ہے۔ بلکہ اس نے

بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ

یہ جھوٹی جھوٹی باتیں اپنے دل سے بنائی ہیں۔ کیونکہ یہ تو شاعر معلوم ہوتا ہے۔ نہیں تو اگر یہ پیغمبر ہے تو جس طرح

اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ

اگلے پیغمبروں کے ساتھ معجزے آئے تھے یہ بھی ویسا ہی معجزہ دکھلائے۔ جن بستیوں کو ہم نے ان سے پہلے ہلاک کیا وہ تو


أَهْلَكْنٰهَا ۚ أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ﴿٦﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا

معجزہ دیکھکر بھی ایمان نہیں لائے۔ تو کیا یہ ایمان لے آئینگے۔ اے پیغمبر! ہم نے تم سے پہلے بھی آدمی ہی پیغمبر بنا کر بھیجے تھے اور

نُّوحِيٓ إِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوٓا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٧﴾

انکی طرف بوقت ضرورت وحی بھیجا کرتے تھے۔ الوگو! اگر تمہیں معلوم نہیں تو اہل کتاب سے تو پوچھ لو۔

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوا

اور ان رسولوں کے جسم بھی ایسے نہ تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں یا ہمیشہ

خٰلِدِينَ ﴿٨﴾ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَأَنجَيْنٰهُمْ وَمَن

زندہ رہیں۔ پھر ہم نے رسولوں سے اپنے وعدے سچے کئے۔ اور جب کبھی میرا عذاب پہونچا تو ان کو اور ان کے ساتھ

نَّشَآءُ وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ﴿٩﴾ لَقَدْ أَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيهِ

والوں کو اور جسے چاہا عذاب سے بچالیا اور جو سرکش ہو گئے تھے اُن کو ہلاک کردیا۔ لوگو ہم نے تمہاری طرف یہ قرآن ایسی کتاب بھیجی ہے

ذِكْرُكُمْ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٠﴾

جس میں تمہارے لیئے نصیحت ہی نصیحت ہے۔ کیا تمہاری سمجھ میں اتنا بھی نہیں آتا۔

ع ۱

تفسیر

اس سورہ کا نام انبیاء ہے اس کی پہلی ہی آیت میں بتلایا گیا ہے کہ انسان کے حساب و کتاب کا دن قریب ہے مگر حالت یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا رہتا ہے اور نہیں سنتا ہے۔ قرآن مجید اللہ کی مگر نہ تو پڑھتا ہے نہ اس کے احکاموں پر عمل کرتا ہے۔ ہر جان دار کے لیئے مرنا برحق ہے لیکن معلوم نہیں کہ موت کب آجائے۔ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ کتنی نزدیک ہے۔ لیکن انسان کی یہ حالت کہ اس کی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ جو کچھ بھی یہاں کر رہا ہے سب کا حساب وکتاب دینا ہوگا۔ لیکن اس سے بالکل غافل ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ تمہاری ہی جیسی حالت اگلی امتوں کی بھی تھی وہ بھی تمہارے ہی جیسے اللہ کے پیغام میں شک و شبہ رکھتے تھے۔ دیکھو تم ان چیزوں سے بچتے رہو کیونکہ قرآن مجید اللہ کا نازل کیا ہوا ہے اس میں شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔

قَصَمْنَا علیحدہ کردیا ہم نے۔ توڑ دیا ہم نے۔ يَرْكُضُونَ بھاگتے ہیں۔ دور ہوتے ہیں۔ أُتْرِفْتُمْ چین کرتے تھے تم۔

خٰمِدِينَ خاموش۔ بجھے ہوئے۔ لٰعِبِينَ کھیل کود کرنے والا۔ فَيَدْمَغُهُ پس شکر کردیتا ہے اُسکو

زَاهِقٌ جانے والا۔ مٹنے والا۔ يَسْتَحْسِرُونَ نہیں تھکتے۔ لَفَسَدَتَا تحقیق کہ فساد کرتے وہ دونوں

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ اس کے آگے نہیں بڑھتے۔ مُشْفِقُوْنَ ڈرتے ہیں۔

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا

اور ہم نے بہت سی بستیاں جن کے باشندے سرکش تھے برباد کیں اور ان کے بعد دوسرے لوگ

اٰخَرِيْنَ ﴿١١﴾ فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿١٢﴾

پیدا کیے۔ توجب ان ہلاک ہونے والوں نے ہمارے عذاب کی آہٹ پائی تو بستی چھوڑ کر بھاگنے لگے۔

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ

ان سے کہا گیا نہ بھاگو اور اپنے عیش گاہوں اور اپنے گھروں کو واپس جاؤ وہاں تمہاری احوال پرسی

تُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٣﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾ فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ

کی جائے گی۔ وہ کہنے لگے۔ ہائے میری کم بختی بیشک ہم خطاوار تھے۔ وہ لوگ یہی کہہ رہے تھے

دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾ وَمَا

کہ ہم نے اُن کو ایسا برباد کر دیا کہ گویا کٹی ہوئی گھانس کی طرح یا بجھے ہوئے انگار کے طرح ہو گئے۔ اور ہم نے

خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ

آسمان اور زمین کو اور جو کچھ آسمان و زمین میں ہے۔ اس کو کھیل کے لئے نہیں پیدا کیا۔ اگر ہم کو کھیل بنانا

اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا ۖ اِنْ كُنَّا

منظور ہوتا تو ہم اپنی تجویز سے کوئی کھیل ہی بناتے۔ لیکن ہمیں ایسا کرنا منظور

فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ

نہ تھا۔ بات یہ ہے کہ ہم حق کو پتھر کی طرح سے باطل کے سر پر مارتے ہیں تو باطل کے سر کو کچل دیتا ہے اور باطل

فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَهٗ مَنْ فِى

اسی وقت مٹ جاتا ہے۔ کہ لوگو! افسوس ہے کہ تم ایسی باتیں بناتے ہو۔ آسمانوں اور زمین میں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ

جتنے فرشتے اور انسان ہیں سب اسی اللہ کے بندے ہیں۔ اور جو اس کی سرکار میں ہیں وہ نہ تو اس کی

عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

عبادت سے منہ موڑتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ رات دن اسی کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾

کاہلی نہیں کرتے۔ کیا ان لوگوں نے ایسے معبود بنا رکھے ہیں جن کو یہ لوگ زمین کی چیزوں مٹی پتھر وغیرہ سے بنا کھڑا کرتے ہیں۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ

اگر آسمان اور زمین میں خدا کے سوا اور معبود ہوتے۔ تو زمین و آسمان دونوں برباد ہو جاتے۔ اللہ جو عرش کا مالک ہے ان عیوب

الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾

سے پاک ہے جو یہ لوگ اس پر لگاتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اسکی باز پرس اس سے نہیں کی جا سکتی اور وہاں لوگوں سے انکی کئے کی باز پرس

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا

کیا لوگوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں۔ اے پیغمبر! آپ لوگوں سے کہدیجئے کہ تم اپنی دلیل تو پیش کرو۔ جو لوگ میرے ساتھی

ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ

ہیں۔ ان کی کتاب تو یہ قرآن ہے اور جو میرے قبل گذرے ہیں ان کی کتاب توریت اور انجیل ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ

الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ

ان میں سے تو اکثر حق بات کو جانتے ہی نہیں اور منہ پھیر لیتے ہیں۔ اے پیغمبر! ہم نے آپ سے پہلے بھی جب کوئی رسول بھیجا تو

رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا

تو اس پر بھی یہی وحی نازل کیا گیا کہ " میرے سوا دوسرا معبود نہیں ہے۔ لوگو! میری ہی عبادت کرو۔ بعض کافر کہتے

اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لَا

ہیں فرشتے خدائے رحمٰن کی بیٹیاں ہیں حالانکہ وہ اس سے بالکل پاک ہے فرشتے بیٹیاں نہیں ہیں بلکہ اسکے معزز بندے ہیں۔ اسکے

يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا

آگے بڑھکر بات نہیں کر سکتے۔ اور اس کے حکم پر چلتے ہیں۔ ان کا اگلا پچھلا سب

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ

اس کو معلوم ہے اور یہ کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے مگر ان کے حق میں جن کے حق

ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ يَّقُلْ

میں اللہ کی مرضی ہے اور وہ اللہ کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔ اگر ان فرشتوں میں سے کوئی

مِنْهُمْ اِنِّىْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ

کہے کہ اللہ نہیں۔ میں معبود ہوں۔ تو ہم اسے جہنم کی سزا دیتے ہیں۔ کیونکہ ہم

كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

ع ٢ ١٩ ٢

تفسیر

اس رکوع میں بھی اگلی امتوں کے ہلاک کردینے کا ذکر ہے۔ اس سے عبرت پکڑنا چاہیئے۔ کیونکہ ان کے ہلاک

کر دینے کی کوئی اور وجہ نہیں ہوئی سوائے اس کے کی سرکش تھے۔ اور اللہ کے حکموں پر نہیں چلتے تھے اللہ تعالے اپنی خدائی میں یکتا ہے۔ اگر دو خدا ہوتے تو آسمان اور زمین کا انتظام ہی بگڑ جاتا یعنے کبھی نہ کبھی ان کے رائے میں اختلاف ہوتا اور جب اختلاف ہوتا تو ضرور فساد ہوتا۔ ایک کہتا کہ برابر رات ہونی چاہیئے تو دوسرا کہتا کہ نہیں بلکہ برابر دن ہونا چاہیئے۔ الغرض اسی طرح کے اختلاف کبھی نہ کبھی ضرور ہوتے مگر آج تک ایسا نہیں ہوا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ خدا ایک ہے۔

کانتا وہ دونوں تھے۔ رتقا ملے ہوئے۔ ففتقنٰھما ہم نے انکو الگ کردیا۔ پھاڑ دیا
فجاجا کھلے فراخ۔ یسبحون وہ تیر رہے ہیں۔ چکر لگا رہے ہیں عجل جلدی۔ جلد بازی۔
لا یکفون۔ وہ ہٹا نہیں سکیں گے۔ روک نہیں سکیں گے تبھتھم انہیں ہکا بکا کردیگی۔ حیران کردیگی۔

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا
کیا کافروں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین دونوں بندھے ہوئے تھے!

فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾
پھر ہم نے انہیں الگ الگ کردیا، اور اس پر کہ ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے پیدا کی، کیا وہ اس پر بھی یقین نہیں کرتے

وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ ۪ وَجَعَلْنَا فِیْهَا
اور ہم نے زمین پر پہاڑ بنا دیئے، تاکہ وہ انہیں لے کر ایک طرف کو نہ جھک جائے۔ اور اس میں لمبی چوڑی

فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا
شاہ راہیں پیدا کردیں تاکہ یہ لوگ راہ پر چلیں۔ اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ

مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ
چھت بنا دیا۔ اور یہ لوگ اس میں جو ہماری نشانیاں ہیں، ان سے آنکھیں بند کیئے ہوئے ہیں۔ اے لوگو! تمہارا خدا

الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾
وہی ہے جس نے دن رات سورج اور چاند پیدا کیا، یہ سب آسمان میں گردش کر رہے ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾
اے محمد ﷺ! ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو حیات ابدی نہیں دی، تو کیا اگر آپ وفات پا جائیں گے تو یہ کفار ہمیشہ زندہ رہیں گے؟ نہیں ضرور مرینگے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَ
کیونکہ ہر شخص کو ضرور موت آئے گی، اور ہم تم لوگوں کو آزمانے کیلئے مصیبت اور راحت دیتے ہیں۔ اور آخر کار تمہیں

اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ

ہماری طرف لوٹنا ہوگا۔ اور اے محمدؐ! جب یہ کافر آپ کو دیکھتے ہیں، تو آپ سے ہنسی اڑاتے

اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ

ہیں، کہ کیا وہ شخص یہی ہے جو تمہارے معبودوں کا برائی کے ساتھ ذکر کرتا ہے؟ حالانکہ وہ اصلی معبود یعنے

هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ۭ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ

اللہ کے ذکر سے انکار کرتے ہیں۔! بات یہ ہے، کہ انسان بہت جلد باز بنایا گیا ہے! اچھا! تم لوگوں کو میں عنقریب

فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

اپنی نشانیاں دکھاؤں گا۔ پھر تمہاری یہ جلد بازی جاتی رہے گی۔ اے محمد یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ وعدہ کب پورا

صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ

ہوگا، اگر تم سچے ہو۔ کاش کہ یہ کافر اس وقت کی حالت کو اب جان لیتے، جب کہ وہ اپنے

وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾

چہروں اور اپنی پیٹھوں سے آگ نہ ہٹا سکیں گے۔ اور نہ کوئی ان کی مدد کرے گا۔

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَ

انہیں پتہ نہیں، بلکہ وہ قیامت تو ان پر دفعتہً آجائے گی۔ اور یہ مبہوت ہو کر رہ جائیں گے۔ پھر نہ تو اسے ہٹا ہی سکیں گے!

لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

اور نہ انہیں کسی اور طرح کی مہلت ہی ملے گی۔ اور اے محمدؐ! آپ سے قبل بھی تو انہوں نے رسولوں سے یونہی مسخراپن کیا۔

فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾

جس عذاب پر ہنسی اڑاتے تھے، وہی انہیں آلیتا تھا! آپ فکر نہ کریں! یہ ہو کر ہی رہے گا۔

ع ۳ ۱۲ ۳

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے کہ آسمان وزمین ملے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں جُدا جُدا کر دیا۔ یہاں یہ بات غور کے قابل ہے کہ گو قرآن مجید کا خلاصہ لوگوں کو اپنی عبدیت میں منسلک کرتا ہے، لیکن اس کے ماتحت ایسے مضامین خود بخود بیان ہوتے چلے جا رہے ہیں جو ہمیں دنیا میں بھی کار آمد ہیں۔ اصل مقصد تو آخرت کی درستگی ہے، لیکن ساتھ ساتھ دنیا بھی درست ہو جاتی ہے۔ اسی طرح گو مضمون اپنی توحید کا بیان کرتا ہے۔ لیکن اس کے ماتحت ایسے مسئلے بھی بیان کر دیئے جو کئی مضمون پر حاوی ہیں۔ مثلاً سائنس والوں کا خیال ہے

کہ زمین ایک کرہ نار تھی جو سورج سے ٹوٹ کر اس طرح بن گئی۔ قرآن نے اسے اس طرز سے بیان کیا۔ سائنس والوں نے چاند، ستاروں کی گردش کا حساب لگایا، قرآن میں بھی اس کا اس رکوع میں ذکر ہے۔ پھر پانی سے ہر چیز کا پیدا ہونا سب کے نزدیک مسلّم ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے۔ کہ مذہب کا تعلق تزکیہ نفس سے ہے اور سائنس کا تعلق مشاہدات سے ہے۔ سائنس اور مذہب دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں۔ ان دونوں میں خلط بحث نہیں کیا جانا چاہیئے۔ ہاں جہاں خدا کو منظور ہے کہ مشاہدات قدرت سے کسی کو قائل کرے۔ تو وہاں ضمناً اس طرح سے سائنس کی بھی کوئی بات بیان کر دی گئی ہے۔ اسی طرح فلسفہ اور مذہب کا کوئی مقابلہ نہیں۔ جہاں عقلی دلیل کی ضرورت پڑی وہاں دی گئی ورنہ دل میں وجدانی طور پر کسی بات کا یقین دلا دینا ہی کافی سمجھا گیا ہے۔

يَكْلَؤُكُمْ تمہاری حفاظت کرتا ہے۔ يُصْحَبُوْنَ ساتھ دیئے جائینگے۔ نَفْحَةٌ پھونک۔ ہوا۔
نَضَعُ ہم رکھیں گے۔ مَوَازِيْنَ ترازوئیں۔ وزن کرنیکی چیز خَرْدَلٍ رائی۔

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾

اے محمدؐ! پوچھئے کہ رات اور دن میں تمہیں خدا کے عذاب سے کون بچا سکتا ہے؟ یہ نہیں سمجھتے، بلکہ اپنے پروردگار کی یاد سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ

کیا ان کے معبود ہمارے سوا عذاب سے انہیں بچا سکتے ہیں؟ نہیں وہ تو اپنی ہی جانوں کی مدد نہیں کر سکتے، اور ہماری طرف

وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ

سے تو ان کا ساتھ بھی نہ دیا جائے گا۔ بلکہ یہ ہم ہی ہیں کہ ان کے باپ دادا کو خوشحالی عطا کی اور اسی میں انکی

عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ

عمریں گذر گئیں، تو کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو کفر سے کم کرتے چلے آتے ہیں! تو کیا اس پر بھی وہی غالب رہنے

اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖ ۫ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ

کے خیال میں مست ہیں۔ اے محمدؐ ان سے کہد یجئے! سوائے اسکے اور کیا ہے کہ میں تمہیں وحی کے ذریعہ ڈراتا ہوں!

الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ

اور یہ بہرے انکا شیوہ ہے کہ جب انہیں ڈرایا جاتا ہے تو ڈرانیوالے کی پکار ہی نہیں سن سکتے! تو کیا تم بہرے ہو۔ اور اگر آپکے پروردگار کی طرف

رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ

سے تھوڑا سا بھی عذاب انہیں آپہنچے، تو فوراً چیخ اٹھیں! ہائے ہماری شامت! ہم تو بڑے گنہگار تھے اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو

لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ

قائم کریں گے اتو کسی شخص پر کچھ زیادتی نہ کی جائے گی۔ اگر کسی کا عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے نکال لائیں گے !

خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى

اور ہم حساب کرنے میں کافی ہیں۔ اور ہم نے موسٰے علیہ السلام کو

وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ الَّذِيْنَ

کتاب یعنے توریت دی۔ جو ان پرہیزگاروں کے لئے روشنی اور نصیحت تھی۔ جو اپنے پروردگار سے

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

بن دیکھے ڈرتے ہیں۔ اور وہ قیامت سے بھی خوف کرتے ہیں۔

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور یہ بڑی برکت والا قرآن ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، تو کیا تم اس کا انکار کرتے ہو۔

ع ۴ ۵

تفسیر

اِس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا کے عذاب سے اِن لوگوں کے جھوٹے معبود انہیں نہیں بچا سکتے۔ بلکہ وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے۔ اِس کے بعد بتایا گیا ہے کہ کافروں کا یہ خیال کہ ہم پیغمبر کو ایذائیں دے کر یا مار کر اسلام کا خاتمہ کر دینگے غلط ہے کیونکہ ہم تو ان پر دن عرب کے ہر گوشہ سے کفر کی تاریکیاں کم کئے چلے جا رہے ہیں۔ اور اِسلام پھیل رہا ہے۔

اِس کے بعد بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن پورا پورا انصاف کیا جائے گا۔ اور رائی کے دانے کے برابر بھی کسی کا اچھا یا بُرا عمل ہوگا وہ بھی محسوب کیا جائے گا۔

اس کے بعد توراۃ کا ذکر فرمایا اور اسی کے ضمن میں انہیں قرآن کی طرف توجہ دلوائی۔

عٰلِمِيْنَ جاننے والے۔ عالم کی جمع۔ تَمَاثِيْلُ تصویریں شکلیں۔ بُت لٰعِبِيْنَ کھیلنے والے۔ لاعب کی جمع۔
فَطَرَهُنَّ اس سب کو بنایا۔ لَاَكِيْدَنَّ میں ضرور کوئی خفیہ تدبیر کرونگا جُذٰذًا ٹکڑے ٹکڑے۔
يَنْطِقُوْنَ وہ بولتے ہیں۔ بات کر سکتے ہیں نُكِسُوْا جھک گئے۔ اوندھے ہو گئے حَرِّقُوْهُ اس کو جلاؤ۔
كُوْنِىْ تو ہو جا۔ بَرْدًا ٹھنڈی

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

ہم اس بیان کئے جانے والے واقعہ سے پہلے کافی سمجھ بوجھ ابراہیم علیہ السلام کو عطا کر دی تھی، اور اس کا عین خوب علم تھا۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا

توجب انہوں نے اپنے چچا اور اپنی قوم سے پوچھا "تم نے یہ کیا مورتیاں بنا رکھی ہیں جن کی پوجا کرتے

عَاكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ

رہتے ہو۔ وہ بولے، "ہم نے اپنے باپ دادوں کو یونہی ان کی پرستش کرتے دیکھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے

كُنْتُمْ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٥٤﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا

فرمایا۔ وہ بلقیناً تم بھی صریح غلطی پر ہو اور تمہارے باپ دادا بھی تھے۔ وہ بولے۔ "اچھا! تو کیا تم کوئی

بِالْحَقِّ أَمْ أَنْتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ بَلْ رَبُّكُمْ رَبُّ

ٹھیک بات بتاؤ گے یا ہنسی کر رہے ہو۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا، یہ تمہارے حقیقی معبود نہیں

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ مِنَ

بلکہ وہ تو تمہارا پروردگار ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور جس نے انہیں پیدا کیا۔ اور میں تمہارے سامنے اس

الشَّاهِدِينَ ﴿٥٦﴾ وَتَاللَّهِ لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ بَعْدَ أَنْ تُوَلُّوا

بات کی گواہی دیتا ہوں۔ اور خدا کی قسم میں ضرور تمہارے بتوں سے کچھ نہ کچھ کر کے رہوں گا۔ جب تم یہاں سے چلے

مُدْبِرِينَ ﴿٥٧﴾ فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا إِلَّا كَبِيرًا لَهُمْ لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ

جاؤ گے۔ چنانچہ جب وہ چلے گئے تو انہوں نے سب کو ریزہ ریزہ کر دیا سوائے ان میں کے بڑے بت کے تاکہ وہ

يَرْجِعُونَ ﴿٥٨﴾ قَالُوا مَنْ فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ

اسی سے پوچھیں۔ جب وہ آئے تو بتوں کا یہ حال دیکھا تو بولے ہمارے معبودوں سے یہ سلوک کس نے کیا۔ یقیناً

الظَّالِمِينَ ﴿٥٩﴾ قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٠﴾

وہ ظالم ہے۔ بعض بولے ہم نے ایک جوان کو جسے لوگ ابراہیم کہتے ہیں انکا ذکر کرتے سنا تھا۔

قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَىٰ أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ﴿٦١﴾

کہنے لگے۔ اچھا اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ اسے دیکھیں۔

قَالُوا أَأَنْتَ فَعَلْتَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿٦٢﴾ قَالَ بَلْ

جب وہ لائے تو بولے۔ اے ابراہیم! ہمارے معبودوں کے ساتھ تو نے یہ سلوک کیا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا! ایسا معلوم ہوتا ہے

فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ ﴿٦٣﴾ فَرَجَعُوا

کہ ان کے بڑے بت نے یہ کام کیا کیونکہ وہی ایک سالم موجود ہے" اچھا بھلا تم ان سے پوچھ بھی تو دیکھو یہ کیا کہتے ہیں۔ اب وہ سب سوچنے

إِلَىٰ أَنْفُسِهِمْ فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنْتُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٦٤﴾ ثُمَّ نُكِسُوا

لگے۔ اور ایک دوسرے سے بولے، یقیناً ہم ہی ظالم ہیں۔ پھر شرمندگی سے سروں کو جھکا کر بولے

عَلٰى رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ

ابراہیم! یقیناً نہیں معلوم ہے کہ یہ بول نہیں سکتے! پھر کیسے یہ بتا سکتے ہیں؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔

اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾

تو کیا اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کی پوجا کرتے ہو جو نہ تمہیں فائدہ دے سکیں۔ اور نہ نقصان پہنچا سکیں؟

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾

تف ہے تم پر اور اُن چیزوں پر جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو! کیا یہ معمولی سی بات بھی نہیں سمجھ سکتے۔

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾

یہ سن کر وہ غصے میں آ گئے اور بولے! "اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو یہ ہے کہ ابراہیم کو جلا دو اور اس طرح اپنے معبودوں کا انتقام لو۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ

چنانچہ جب ایسا کرنے گئے تو ہم نے کہہ دیا۔ اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لیے بے ضرر بن جا۔ اور انہوں نے تو یہ چال

كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى

سوچی تھی! مگر ہم نے اس پر یوں پانی پھیر دیا۔ اور ابراہیم اور لوط علیہما السلام کو اُن کے ہاتھوں بچا کر

الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ

لوگوں کے لیے برکت والی زمین (شام) میں لے آئے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کو اسحٰق عطا کیا۔

وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ

اور یعقوب علیہ السلام پوتا دیا! اور ان سب کو نیک بندے بنایا۔ اور انہیں اپنے حکم سے ہدایت

اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَ

کرنے کے لیے لوگوں کا پیشوا بنایا۔ اور انہیں نیکیاں کرنے، نماز

اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَ

پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا۔ اور یہ سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔ اور

لُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ

لوط علیہ السلام کو ہم نے حکمت وعلم عطا کیا، اور اس بستی سے نجات دی جو برے کام کرتی

كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾

تھی۔ وہ یقیناً بڑے گنہگار لوگ تھے۔

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾

اور ہم نے لوط علیہ السلام کو اپنی رحمت میں داخل کر لیا۔ وہ یقیناً نیک بندوں میں سے تھے۔

ع ٥ ٢٥ ٥

تفسیر

اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور مشرکوں کا مفصل حال بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح ابراہیمؑ نے انہیں لاجواب کر دیا اور تنگ آکر غصّے میں انہوں نے اُن کو جلا ڈالنا چاہا تو خدا نے اُن پر آگ ٹھنڈی کر دی۔ اس کے بعد لوط علیہ السلام کا ذکر ہے کہ انہیں ہم نے لوطیوں سے نجات دی اور اپنی رحمت سے انہیں اور ابراہیم علیہ السلام کو ملک شام میں پہنچا دیا۔

اَسۡتَجَبۡنَا ہم نے قبول کیا۔ دعا کو قبول کیا۔ یَحۡكُمٰنِ وہ دونوں حکم کرتے ہو فیصلہ کرتے تھے نَفَشَتۡ رات کے وقت چر گئیں۔
فَفَهَّمۡنَا۔ ہم نے سمجھا دیا۔ یُسَبِّحۡنَ وہ تسبیح کرتے ہیں۔ یاکرتے لَبُوۡسٍ پہننے کا لباس۔
لِتُحۡصِنَكُمۡ تاکہ وہ تمہیں بچائے۔ محفوظ رکھے عَاصِفَةً۔ زور کی ہوا۔ یَغُوۡصُوۡنَ وہ غوطہ لگاتے تھے
اَیُّوۡبَ ایک پیغمبر کا نام ہے اِدۡرِیۡسَ۔ ایک پیغمبر کا نام ہے ذَا الۡكِفۡلِ ایک پیغمبر کا خطاب ہے
ذَا النُّوۡنِ مچھلی والے یعنے حضرت یونس مُغَاضِبًا غضب میں آیا ہوا خفا ہو کر لَا تَذَرۡنِیۡ تو مجھے نہ چھوڑ۔
اَصۡلَحۡنَا ہم نے اچھا کر دیا۔ اصلاح کر دی رَغَبًا رغبت کرتے ہوئے۔ رَهَبًا۔ ڈرتے ہوئے۔
اَحۡصَنَتۡ اس نے محفوظ رکھا۔ فَرۡجَ شرم گاہ۔

وَنُوۡحًا اِذۡ نَادٰی مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّیۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ

اور اے محمدؐ! نوح علیہ السلام کا واقعہ یاد کیجیے۔ اس سے پہلے انہوں نے ہم سے تکلیف کی حالت میں دعا کی۔ تو ہم نے انکی

مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۷۶﴾ وَنَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا

دعا قبول کی۔ اور ان کو اور انکے اہل کو سخت مصیبت سے نکال ڈالا اور ہم نے اُن کے خلاف جنہوں نے ہماری آیتوں کو

بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۷۷﴾ وَ

جھٹلایا تھا۔ نوحؑ کی مدد کی۔ چونکہ وہ لوگ بہت بُرے تھے اسلئے ہم نے سب کے سب غرق کر ڈالے۔ اور

دَاوٗدَ وَسُلَیۡمٰنَ اِذۡ یَحۡكُمٰنِ فِی الۡحَرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِیۡهِ غَنَمُ

اے محمدؐ! داؤد اور سلیمانؑ کا واقعہ یاد کرو۔ کہ جب وہ ایک کھیت کے بارے میں کہ جب اس میں رات کو بکریاں چر گئیں

الۡقَوۡمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِیۡنَ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَیۡمٰنَ ۚ وَكُلًّا

فیصلہ کر رہے تھے۔ اور ہم اُن کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے۔ پھر ہم نے بہتر فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا۔ اور یوں تو ہم نے

اٰتَیۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ۫ وَّسَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ یُسَبِّحۡنَ وَالطَّیۡرَ ؕ

دونوں کو حکمت و علم عطا کیا تھا۔ اور داؤدؑ کے تو پہاڑ بھی تابع کر دیے تھے کہ وہ انکے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے۔ اور پرندے بھی

وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ

اور یہ سب ہم ہی کرنیوالے تھے۔ اور ہم نے انہیں جو تم زرہیں پہنتے ہو وہ بنانا سکھائیں تاکہ لڑائی میں تمہیں محفوظ رکھیں،

مِّنْ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً

تو کیا تم اس پر بھی شکر نہیں کرتے ہو۔ اور سلیمان علیہ السلام کے لئے ہم نے تیز ہوا کو تابع کر دیا تھا

تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾

جو ان کے حکم سے برکت والی زمین کی طرف چلتی تھی۔ اور ہم ہر چیز سے واقف ہیں

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ

اور بعض شیطان بھی ان کے ماتحت تھے۔ جو جواہرات نکالنے کے لیے غوطے لگاتے

ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ

تھے اور اس کے علاوہ اور بھی کام کرتے تھے۔ اور ہم انکے نگہبان تھے۔ اور ایوب علیہ السلام کا واقعہ دیکھئے جب

مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا

انہوں نے اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگی کہ مجھے سخت مصیبت پہنچی، اور تو سب مہربانوں سے مہربان ہے۔ چنانچہ ہم نے انکی دعا

مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا

قبول کی اور ان کی تکلیف دور کی اور انہیں ان کے اہل و عیال اور انکی مثل اور اپنی طرف سے رحمت کے طور پر عطا کئے اور یہ اس

وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ

لیے کہ عبادت کرنیوالوں کے لئے یادگار رہے۔ اور اسمٰعیل اور ادریس اور ذالکفل کو یاد کرو یہ سب

كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ

بڑے صبر کرنے والے تھے۔ اور ان سب کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کر لیا۔ یقیناً وہ

الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ

نیکوکاروں میں سے تھے۔ اور یونس علیہ السلام کا واقعہ دیکھئے۔ جب وہ قوم سے خفا ہو کر اور یہ خیال کر کے چل دیئے کہ ہم ان پر

نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ڰ

گرفت نہ کرینگے اگر ہم نے اس بات پر گرفت کی۔ تو وہ کفر وظلمت میں گھرے ہوئے پکارا تھے۔ کہ اے اللہ تو بڑا پاک ہے۔ تیرے سوا

اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ

اور کوئی معبود نہیں۔ یقیناً میں نے اس معاملے میں زیادتی کی۔ پھر ہم نے ان کی دعا قبول کی اور انہیں غم سے نجات دی۔ اور ہم

وَكَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ

اسی طرح تم میں سے ایمانداروں کو بھی نجات دینگے۔ اور زکریا کا واقعہ یاد کیجئے۔ جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے

لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ

پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑنا، اور تو سب وارثوں سے بہتر ہے۔ چنانچہ ہم نے اُن کی دعا قبول کی۔ اور انہیں

وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَأَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ إِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ

یحییٰ علیہ السلام عطا کئے اور اُن کی بیوی کا مرض بانجھ پن دور کر دیا۔ بیشک یہ لوگ نیکیوں میں سبقت

فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾

کرتے تھے۔ اور ہمیں امید اور خوف سے پکارتے تھے! اور ہم سے ڈرنے والے تھے۔

وَالَّتِيْٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا

اور مریم علیہا السلام کا واقعہ یاد کیجئے۔ کہ جنہوں نے اپنی عصمت کی خوب حفاظت کی پھر ہم نے اسکے جسم میں اپنی روح پھونک دی! اور اسطرح

وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ إِنَّ هٰذِهٖٓ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً ڮ وَّ

اسکو اور اسکے بیٹے کو تمام لوگوں کیلئے اپنی قدرت کی نشانی ذریعہ دیا۔ یقیناً یہ تمہارا نیک بندوں کا مذہب ایک ہی مذہب ہے۔

أَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْٓا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۭ كُلٌّ إِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾

اور میں تمہارا پروردگار ہوں بس میری ہی عبادت کرو۔ اور ان لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈال لیا، آخر سب ہماری طرف آئینگے۔

تفسیر

اس رکوع میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی تسلی کے لئے پہلے انبیاء اور اُن کے ساتھیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اُن کی قوموں کی ایذا دہی کا بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جس طرح ہم نے اُن کو رنج وغم اور تکلیفوں اور مصیبتوں سے نجات دی اسی طرح ایمان والوں کو بھی نجات دیں گے۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی سچ ہو کر رہی۔ جو قرآن کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ہے، ورنہ ایسی حالت میں کہ لوگوں کو کفار نے ہر طرف سے تنگ کرنا شروع کیا ہوا تھا۔ یہ کہدینا۔ کہ کَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ، آسان کام نہیں تھا۔ بلکہ یہ اسی خدا کیطرف سے ہو سکتا تھا جو اس سے پہلے واقعات میں نبیوں کو نجات دے چکا ہو۔

ظلمت سے مراد یہاں کفر ہے۔ جیسا کہ قرآن میں جابجا کفر کو ظلمت کہا گیا ہے۔ یونس علیہ السلام نے اُسی "کفرستان" سے خدا کو پکارا تھا اور اپنی قوم کے رنج میں گھلے جارہے تھے۔ اسی لئے فرمایا کہ ہم نے اُن کی دعا قبول کی اور اُن کے رنج وغم کو دور کر دیا۔ ہر مصیبت میں یہ دعا پڑھنا بہت اچھا ہے لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

آخیر میں یہ بتایا گیا ہے کہ جو دین سب نبیوں کا تھا! وہی تمہارا دین ہے! لیکن بعض لوگوں نے اس میں اختلاف کیا۔ اور اسی طرح سب کا پروردگار میں ہی ہوں۔ میری ہی عبادت کرو۔ کیونکہ اسلام کا لب لباب یہی خدا کی عبدیت

ہیں آجانا ہے! اُسی کی خواہشات پر اپنی خواہشوں کو مٹا دینا ہے! اسی کے نام پر کٹ مرنا ہے! اُسی کے نام پر ہر کام کرنا ہے! اور بس۔ اللہ بس، باقی ہوس!

کُفْرَانَ انکار۔ فُتِحَتْ کھول دیئے جائیں۔ حَدَبٍ چڑھائی۔ بلند۔

یَنْسِلُوْنَ وہ دوڑ پڑیں گے۔ نکل پڑینگے شَاخِصَةٌ کھلی ہوئی ہوجانا۔ پتھرا جانا حَصَبُ ایندھن

زَفِیْرٌ چیخنا۔ چیخ۔ مُبْعَدُوْنَ دور رکھے گئے۔ حَسِیْسَ باریک آواز۔ سرسراہٹ بھنک

اشْتَهَتْ جو وہ خواہش کرے۔ فَزَعُ گھبراہٹ کی چیز۔ تَتَلَقّٰهُمُ اُن سے ملاقات کرینگے۔ ملیں گے

نَطْوِیْ ہم لپیٹ لیں گے۔ طَیِّ لپیٹنا۔ سِجِلِّ طومار۔ طومار اٰذَنْتُكُمْ میں نے تمہیں جتلا دیا خبر کردی

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْیِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ

پھر جو بھی نیک کام کرے گا اور وہ ایماندار ہو۔ تو اس کی کوشش کی ناقدری نہ کی جائے گی۔ اور ہم اس کے لیے جبر

كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

لکھتے رہتے ہیں۔ اور جس بستی کو ہم نے ایک دفعہ ہلاک کر ڈالا۔ یہ حرام ہے کہ اسکے اہل دوبارہ دنیا میں لوٹ آئیں۔

حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ

یہانتک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیئے جائیں! اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے چلے آئیں گے۔

یَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِیَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ

تو قیامت کا سچا وعدہ نزدیک آجائیگا پس ناگہاں کافروں کی آنکھیں حیرانی سے کھلی کی کھلی

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ یٰوَیْلَنَا قَدْ كُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا

رہ جائیں گی۔ کہیں گے! اب تو ہماری شامت آگئی! اس سے پہلے تو ہم بے خبر ہی تھے! نہیں بلکہ

ظٰلِمِیْنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ

گنہگار تھے۔ ان سے کہا جائے گا بے شک تم اور جنکی تم اللہ کے علاوہ پوجا کرتے تھے! سب جہنم کا ایندھن ہو!

جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾ لَوْ كَانَ هٰۤؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَ

تم سب اس میں گرائے جاؤ گے۔ غور کرو تو! اگر یہ سچے معبود ہوتے تو جہنم میں نہ پہنچتے! پھر وہ سب اسی

كُلٌّ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّهُمْ فِیْهَا لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں وہاں چلانا ہوگا اور بس! ایک دوسرے کی بات تک نہ سن سکیں گے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ

بیشک جن کیلئے ہماری طرف سے بھلائی کا وعدہ ہوچکا وہ جہنم سے دور ہی رکھے جائیں گے۔ اُن کے کانوں میں اُسکی بھنک

حَسِیْسَهَا ۚ وَهُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا یَحْزُنُهُمُ

تک نہ پڑے گی۔ اور جہاں بہشت میں اُن کا دل چاہے گا رہیں گے۔ اور انہیں قیامت کا بڑا

الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ

بھاری خوف غمگین نہ کرے گا۔ اور ان سے فرشتے ملیں گے۔ وکہیں گے! یہ تمہارا وہ بہشت میں داخل کئے جانے

تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ

کا دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس دن یہ ہوگا کہ ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے کاغذ کا طومار لپیٹا جاتا ہے!

اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَیْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدْ

پھر جس طرح پہلی بار انہیں پیدا کیا تھا! اسی طرح وہ دوبارہ زندہ کرینگے! یہ ہم نے لازم کرلیا ہے! اور ہم ایسا ہی کرکے رہیں گے۔ اور

كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ

لکھدیا! ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد یہ لکھدیا تھا کہ زمین کے وارث یقیناً میرے نیک بندے

الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَمَاۤ

ہوں گے۔ اس بات میں عبادت کرنے والوں کے لئے بڑی بھاری نصیحت ہے۔ اے محمدؐ! ہم نے تو

اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ

آپ کو لوگوں کے لئے سراپا رحمت بناکر بھیجا ہے۔ آپ کہدیجئے! کہ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ تم سب لوگوں کا

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ

حقیقی معبود صرف ایک خدا ہے! پھر کیا تم اسے تسلیم نہیں کرتے ہو؟ پھر اگر وہ اس کو نہ مانیں، کہ میں نے تم سب

اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ اَمْ بَعِیْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

کو برابر امر حق کی اطلاع کردی اور مجھے اُس کا علم نہیں کہ تم سے جو عذاب کا وعدہ کیا جاتا ہے، جلد آنیوالا ہے یا دیر میں!۔

اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَیَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ وَ

بے شک خدا تمہاری ہر ظاہر اور چھپی بات کو جانتا ہے۔ نہ معلوم! اس تاخیر میں

اِنْ اَدْرِیْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِیْنٍ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ رَبِّ

تمہاری آزمائش ہو! اور تمہیں ایک عرصے تک کیلئے کچھ فائدہ دینا منظور ہو!۔ لوگو محمدؐ نے کہدیا ہے! کہ اے میرے پروردگار ٹھیک

احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

ٹھیک فیصلہ کردے! اور ہم ایمانداروں کا پروردگار وہ ہے جس سے ان باتوں کے خلاف جو تم کرتے ہو مدد مانگی جاتی ہے ہوشیار ہو کہ اسکی دعا قبول ہونیوالی ہے۔ درغدر نزدیک

ع ۷

تفسیر

یوں تو اس رکوع میں بھی بے شمار نصیحت کی اور فائدے کی باتیں ہیں لیکن دو باتیں خاص طور پر بیان قابل ذکر ہیں ایک تو زبور میں کے اُس کے قول کا اعادہ جو زمین کی وارث کے متعلق ہے۔ تو جاننا چاہیئے کہ لوٹ میں اور غصب میں بہت بڑا فرق ہے۔ وارث تو وہ ہے جو خدا کے بندوں پر خدا کا قانون چلائے اور ان کو خدا کا محکوم بنائے جیسے انبیاء علیہم السلام یا جیسے خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین برعکس اس کے غاصب ہیں جیسے فرعون و نمرود وغیرہ یا اس زمانہ کی دوسری حکومتیں۔ ان کے حکمران ہونے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جو قوم حق کے پھیلانے کیلئے منتخب ہوئی ہو لیکن شامت اعمال سے اس فرض کو فراموش کر چکی ہو تو غاصبوں کی ایذا سے بیدار ہو جائے اور ان کے لئے انکی غاصبانہ حکومت تازیانہ عبرت ثابت ہو۔

دوسری چیز خاتم النبیین حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا رحمۃ اللعالمین ہونا ہے۔ خدا سارے جہانوں کا خدا ہے اوس کی کتاب ساری قوموں کیلئے ہدایت اور اُس کا رسول جملہ لوگوں کے لئے رحمت۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔

اٹھتر آیتیں — سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ — دس رکوع

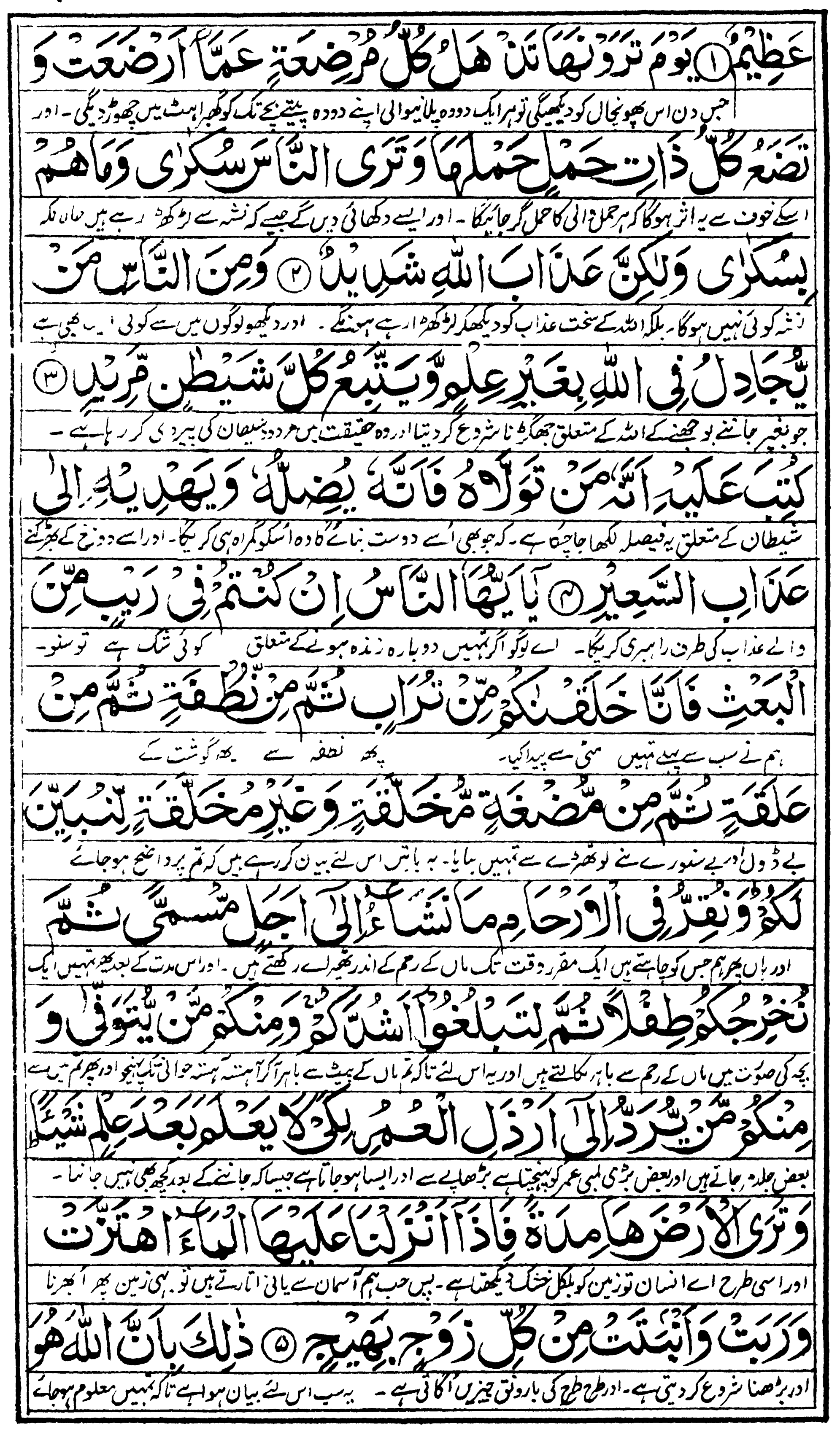
زَلْزَلَةَ بھونچال۔	تَذْهَلُ بھول جائیگی۔	مُرْضِعَةٍ دودھ پلانے والی۔
تَضَعُ وہ گرا دیگی۔	تَوَلَّاهُ اُس کو دوست رکھے	مُضْغَةٍ لوتھڑا۔ گوشت کا ٹکڑا
مُخَلَّقَةٍ بنایا گیا۔ پورا۔	نُقِرُّ ہم ٹھیراتے ہیں۔	اَرْذَلِ زیادہ ذلیل۔ یعنی بڑھاپا
هَامِدَةً سوکھی ہوئی۔	اهْتَزَّتْ وہ اُبھری۔	رَبَتْ وہ بڑھی۔
اَنْبَتَتْ اُس نے اُگائے	بَهِيجٍ رونق والے۔	ثَانِيَ پھیرنے والا موڑنے والا۔
عِطْفِهٖ کندھا۔ شانہ	حَرِيقِ جلانے والا۔	يَدَاكَ تیرے دونوں ہاتھ
ظَلَّامٍ ظلم کرنے والا۔	عَبِيدِ بندے۔ جمع عبد کی۔	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ

اے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو۔ یاد رکھو قیامت کا بھونچال ایک بہت بڑی شے ہے۔



عَظِيْمٌ ۝١ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَ

جس دن اس بھونچال کو دیکھیں گے تو ہر ایک دودھ پلانیوالی اپنے دودھ پیتے بچے تک کو گھبراہٹ میں چھوڑ دیگی - اور

تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ

اسکے خوف سے یہ اثر ہوگا کہ ہر حمل والی کا حمل گر جائیگا - اور ایسے دکھائی دیں گے جیسے کہ نشہ سے لڑکھڑا رہے ہیں حالانکہ

بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝٢ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ

نشہ کوئی نہیں ہوگا - بلکہ اللہ کے سخت عذاب کو دیکھکر لڑکھڑا رہے ہونگے - اور دیکھو لوگوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے

يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۝٣

جو بغیر جاننے بوجھنے کے اللہ کے متعلق جھگڑنا شروع کر دیتا اور وہ حقیقت میں ہر دو شیطان کی پیروی کر رہا ہے -

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى

شیطان کے متعلق یہ فیصلہ لکھا جاچکا ہے - کہ جو بھی اسے دوست بنائے گا وہ اسکو گمراہ ہی کریگا - اور اسے دوزخ کے بھڑکنے

عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝٤ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّنَ

والے عذاب کی طرف راہبری کریگا - اے لوگو اگر تمہیں دوبارہ زندہ ہونے کے متعلق کوئی شک ہے تو سنو -

الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ

ہم نے سب سے پہلے تمہیں مٹی سے پیدا کیا - پھر نطفہ سے پھر گوشت کے

عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ

بے ڈول اور بے سنورے بنے لوتھڑے سے تمہیں بنایا - یہ باتیں اس لئے بیان کر رہے ہیں کہ تم پر واضح ہو جائے

لَكُمْ وَنُقِرُّ فِى الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ

اور ہاں پھر ہم جس کو چاہتے ہیں ایک مقررہ وقت تک ماں کے رحم کے اندر ٹھیرائے رکھتے ہیں - اور اس مدت کے بعد پھر تمہیں ایک

نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ

بچہ کی صورت میں ماں کے رحم سے باہر نکالتے ہیں اور یہ اس لئے تاکہ تم ماں کے پیٹ سے باہر آکر آہستہ آہستہ جوانی تک پہنچو اور پھر تم میں سے

مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا

بعض جلد مر جاتے ہیں اور بعض بڑی لمبی عمر کو پہنچتا ہے بڑھاپے سے اور ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ جاننے کے بعد کچھ بھی نہیں جانتا -

وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ

اور اسی طرح اے انسان تو زمین کو بلکل خشک دیکھتا ہے - پس جب ہم آسمان سے پانی اتارتے ہیں تو وہی زمین پھر ابھرنا

وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ ۝٥ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور بڑھنا شروع کر دیتی ہے - اور طرح طرح کی بارونق چیزیں اگاتی ہے - یہ سب اس لئے بیان ہوا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے

الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٦ وَأَنَّ السَّاعَةَ

کہ اللہ کی ذات بالکل برحق ہے اور وہ مردہ دوبارہ زندہ کر سکتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے) کام کرنیکی طاقت رکھتا ہے۔

آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَن فِي الْقُبُورِ ۝٧ وَمِنَ

سو بہ تمہیں یقین ہو جانا چاہیئے کہ قیامت آنے والی ہے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور دوسرا یہ کہ اللہ جو بھی قبروں میں ہونگے انہیں ضرور دوبارہ زندہ

النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ

اور اس کے بعد بھی لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو کہ بغیر جانے بوجھے اور بغیر کسی ہدایت یا کسی روشن کتاب کے۔ اللہ کے متعلق جھگڑتا

مُّنِيرٍ ۝٨ ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۖ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ

ہے۔ وہ پہلو اس لئے بدل رہا ہے کہ اور لوگوں کو بھی اللہ کی راہ سے بہکائے۔ وہ یاد رکھے کہ اس کے لئے دنیا میں بھی رسوائی

وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝٩ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

ہے اور آخرت میں ہم اُسے جلانے والے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اور ہم اُس سے صاف کہدینگے کہ یہ

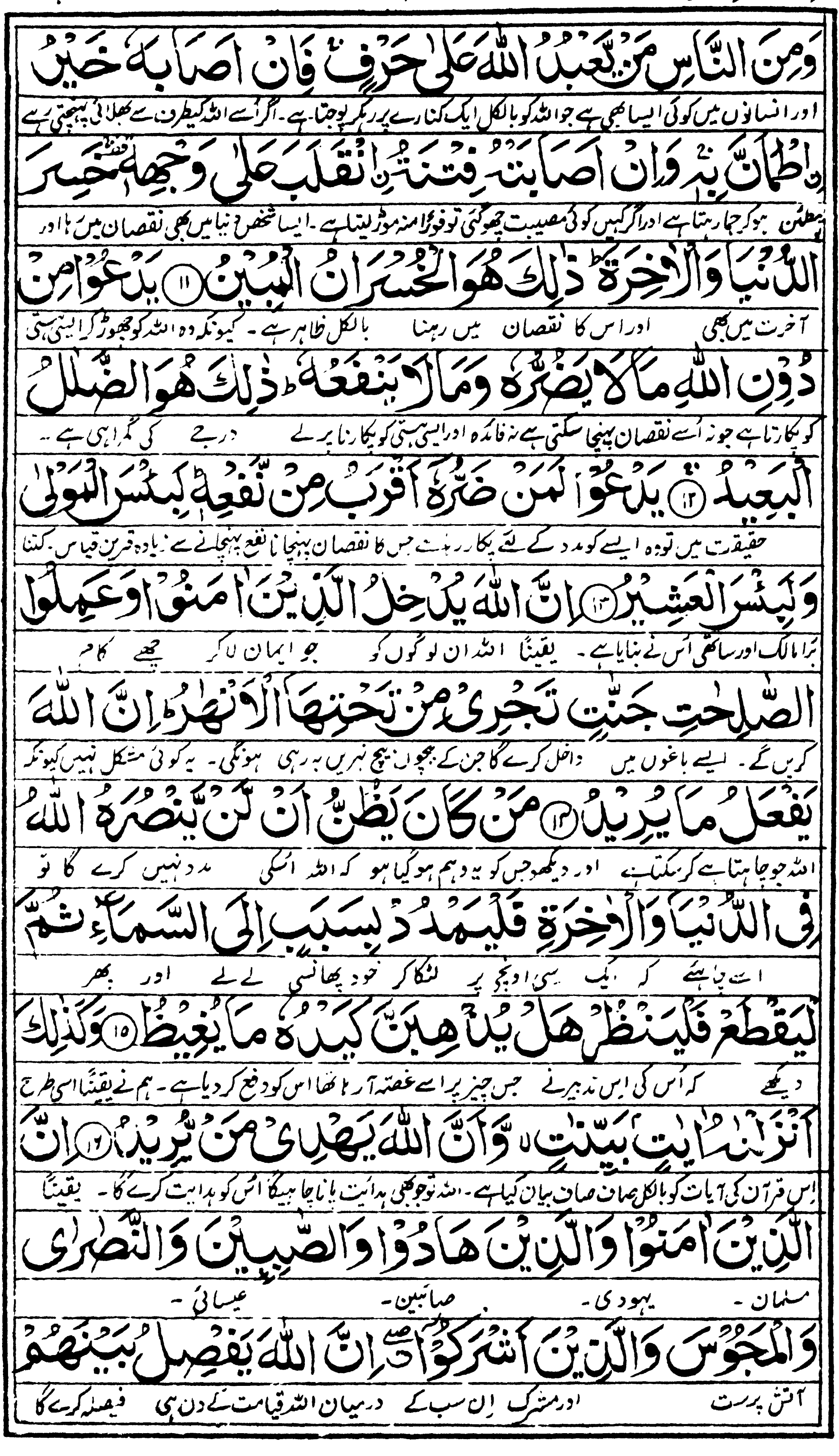
يَدَاكَ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝١٠

جو کچھ ہے تیرے ہی ہاتھوں کا کیا دھرا ہے۔ اللہ تو ہرگز ہرگز بندوں پر کوئی ظلم نہیں کرتا۔

تفسیر

اس سورت کا نام سورت حج ہے اس میں اکثر حج کے احکام ہیں اس لئے اس کا نام حج رکھا گیا۔ اس کے پہلے رکوع میں قیامت کے دن کی سختی سے ڈرایا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ قیامت کا دن کسقدر خطرناک اور ڈراونا ہوگا یہانتک کہ مائیں اپنے بچے تک بھول جائیں گے۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ قیامت کے دن دوبارہ زندہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ دوبارہ زندہ کرنیوالا وہ اللہ ہے جو مٹی سے انسان کی خوراک بناتا ہے خوراک سے نطفہ پھر نطفہ سے گوشت اور پھر گوشت سے ہڈیاں وغیرہ بنا کر ایک بچہ پیدا کرتا ہے۔ جو ایک بار ایسا کر سکتا ہے دوبارہ کرنا اُسے کوئی مشکل نہیں۔

اِطْمَاَنَّ وہ جمار ہا۔ مطمئن رہا۔ يَمْدُدْ وہ لٹکالے۔ سَبَبٍ رسی۔
يَغِيظُ غصہ دلاتا ہے۔ مَجُوسَ مجوسی۔ پارسی۔ آتش پرست يُهِنِ اہانت کرے۔ ذلیل کرے۔
مُكْرِمٍ عزت کرنیوالا۔ عزت دنیوالا۔ يُصَبُّ انڈیلا جادیگا۔ بہایا جادیگا۔ اُعِيدُوا وہ لوٹائے جائیں گے۔
يُصْهَرُ گل جائے گا۔ مَقَامِعُ۔ گرز



وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ

اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کو بالکل ایک کنارے پر رہکر پوجتا ہے۔ اگر اسے اللہ کیطرف سے بھلائی پہنچتی رہے

اِطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ

مطمئن ہوکر جما رہتا ہے اور اگر کہیں کوئی مصیبت چھوگئی تو فوراً منہ موڑ لیتا ہے۔ ایسا شخص دنیا میں بھی نقصان میں رہا اور

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ (۱۱) يَدْعُوْا مِنْ

آخرت میں بھی اور اس کا نقصان میں رہنا بالکل ظاہر ہے۔ کیونکہ وہ اللہ کو چھوڑ کر ایسی ہستی

دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ

کو پکارتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچا سکتی ہے نہ فائدہ اور ایسی ہستی کو پکارنا پرلے درجے کی گمراہی ہے۔

الْبَعِيْدُ (۱۲) يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۗ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى

حقیقت میں تو وہ ایسے کو مدد کے لئے پکار رہتے جس کا نقصان پہنچانا نفع پہنچانے سے زیادہ قرین قیاس۔ کتنا

وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ (۱۳) اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

برا مالک اور ساتھی اس نے بنایا ہے۔ یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاکر اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ

کریں گے۔ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے بیچوں بیچ نہریں بہ رہی ہونگی۔ یہ کوئی مشکل نہیں کیونکہ

يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ (۱۴) مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ

اللہ جو چاہتا ہے کر سکتا ہے۔ اور دیکھو جس کو یہ وہم ہو گیا ہو کہ اللہ اسکی مدد نہیں کرے گا تو

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ

اسے چاہیئے کہ ایک رسی اونچے پر لٹکا کر خود پھانسی لے لے اور پھر

لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ (۱۵) وَكَذٰلِكَ

دیکھے کہ اس کی اس تدبیر نے جس چیز پر اسے غصہ آرہا تھا اس کو دفع کر دیا ہے۔ ہم نے یقیناً اسی طرح

اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ (۱۶) اِنَّ

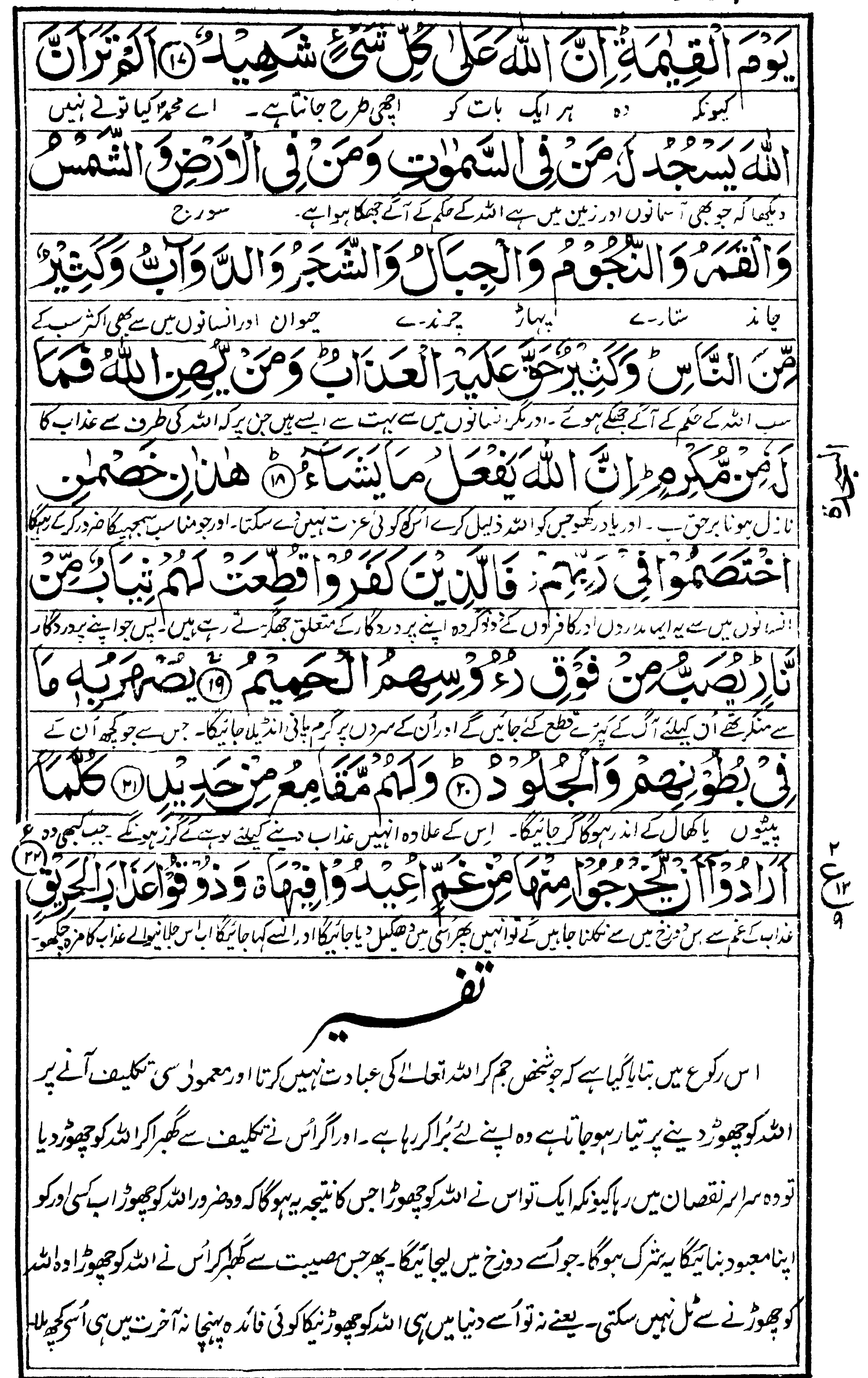
اس قرآن کی آیات کو بالکل صاف صاف بیان کیا ہے۔ اللہ تو جو بھی ہدایت پانا چاہیگا اس کو ہدایت کرے گا۔ یقیناً

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى

مسلمان۔ یہودی۔ صابئین۔ عیسائی۔

وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

آتش پرست اور مشرک ان سب کے درمیان اللہ قیامت کے دن ہی فیصلہ کرے گا



يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑰ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

کیونکہ وہ ہر ایک بات کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اے محمدؐ کیا تو نے نہیں

اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ

دیکھا کہ جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کے حکم کے آگے جھکا ہوا ہے۔ سورج

وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَاۗبُّ وَكَثِيْرٌ

چاند ستارے پہاڑ چرندے حیوان اور انسانوں میں سے بھی اکثر سب کے

مِّنَ النَّاسِ ۭ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۭ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا

سب اللہ کے حکم کے آگے جھکے ہوئے۔ اور مگر انسانوں میں سے بہت سے ایسے ہیں جن پر کہ اللہ کی طرف سے عذاب کا

لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ⑱ ۩ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ

نازل ہونا برحق ہے۔ اور یاد رکھو جس کو اللہ ذلیل کرے اس کو کوئی عزت نہیں دے سکتا۔ اور جو مناسب سمجھیگا ضرور کرے رہیگا

اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ ۡ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ

انسانوں میں سے یہ ایمانداروں اور کافروں کے دو گروہ اپنے پروردگار کے متعلق جھگڑتے رہتے ہیں۔ پس جو اپنے پروردگار

نَّارٍ ۭ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ⑲ يُصْهَرُ بِهٖ مَا

سے منکر تھے اُن کیلئے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے اور اُن کے سروں پر گرم پانی انڈیلا جائیگا۔ جس سے جو کچھ اُن کے

فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ⑳ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ㉑ كُلَّمَآ

پیٹوں یا کھال کے اندر ہوگا گر جائیگا۔ اس کے علاوہ انہیں عذاب دینے کیلئے لوہے کے گرز ہونگے۔ جب کبھی وہ

اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ۤ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ㉒

عذاب کے غم سے بس دوزخ میں سے نکلنا چاہیں گے تو انہیں پھر اسی میں دھکیل دیا جائیگا اور انسے کہا جائیگا اب اس جلانیوالے عذاب کا مزہ چکھو۔

السجدة ١٥ ۔ ع ٢ ١٢ ٩

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جو شخص جم کر اللہ تعالےٰ کی عبادت نہیں کرتا اور معمولی سی تکلیف آنے پر اللہ کو چھوڑ دینے پر تیار ہو جاتا ہے وہ اپنے لئے بُرا کر رہا ہے۔ اور اگر اُس نے تکلیف سے گھبرا کر اللہ کو چھوڑ دیا تو وہ سراسر نقصان میں رہا کیونکہ ایک تو اس نے اللہ کو چھوڑا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ضرور اللہ کو چھوڑ اب کسی اور کو اپنا معبود بنائیگا یہ شرک ہوگا۔ جو اُسے دوزخ میں لیجائیگا۔ پھر جس مصیبت سے گھبرا کر اُس نے اللہ کو چھوڑا وہ اللہ کو چھوڑنے سے ٹل نہیں سکتی۔ یعنے نہ تو اُسے دنیا میں ہی اللہ کو چھوڑنیکا کوئی فائدہ پہنچا نہ آخرت میں ہی اُسے کچھ ملا

اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ دنیا کی ہر ایک چیز اللہ کے حکموں کی تابعداری کر رہی ہے صرف انسان ہی ایسا ہے جو انکار کرتا ہے۔ سورج کو دیکھو وہ ہر روز اس اللہ کے حکم کے مطابق نکلتا ہے لوگوں کو روشنی اور گرمی دیتا ہے۔ اور شام کو چھپ جاتا ہے۔ کبھی اس نے یہ نہیں کیا کہ اپنی مرضی سے ایک دن دیر سے نکلے یا دو تین گھنٹے ایک دن زیادہ چمکے۔ اسی طرح درخت ہیں جب بارش آتی ہے تو وہ خدا کے حکم سے بڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ کبھی کسی نے یہ نہیں دیکھا کہ ایک درخت کو بارش بھی ملے اور دھوپ بھی پھر وہ نہ بڑھے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ انسان ہونے کی صورت میں جب ہم تک اللہ کا کوئی حکم پہنچے فوراً اس پر عمل شروع کر دیں اور یہی اسلام ہے ورنہ دوسری صورت قرآن نے بیان کر دی ہے یعنے دوزخ کا عذاب۔ ہماری یہ انتہائی بدنصیبی ہوگی کہ اس قرآن کے احکام کے ہوتے ہوئے ہم اپنے آپکو دوزخ کے قابل بنائیں۔

لُؤْلُؤًا موتی۔ لعل۔ حَرِيْرٌ ریشم۔ هُدُوْا ہدایت کئے گئے۔ بَادِ باہر سے آنے والا

إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

یقیناً ان لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اللہ آخرت میں ایسے باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ

نہریں بہ رہی ہونگی اور وہ اس جنت میں سونے کے زیور اور موتی پہنائے جائیں گے۔ اور

لُؤْلُؤًا ۭ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿٢٣﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ

اُن کا لباس وہاں ریشم کا ہوگا۔ کیونکہ وہ دنیا میں سب سے اچھی بات کی ہدایت کئے

الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

گئے تھے۔ یعنے وہ اس تعریف کے لائق اللہ کی بتائی ہوئی راہ کیطرف ہدایت کئے گئے تھے۔ اور یقیناً وہ لوگ جنہوں نے

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ

ایمان لانے سے انکار کیا اور اوروں کو بھی اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکا جسکو ہم نے جو وہاں کے بسنے والے اور باہر سے

لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ

آنے والے ہر دو کے لیئے ایک جیسی ہی عزت کی چیز بنایا جو کوئی بھی اس میں زبردستی ظلم وستم کرتے ہوئے کوئی بری بات کرنا

بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾

چاہے گا ہم اسے ضرور دردناک عذاب چکھائیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اول تو ایمانداروں کو آخرت میں آرام و آسائش کی بشارت دیگئی ہے اسکے بعد مسجد حرام یعنے کعبہ

کی حرمت کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ سب کے لئے یکساں عزت و حرمت کی جگہ ہے یہ نہیں کہ اس کے قریب رہنے والوں پر ہی اس کا احترام واجب ہو اور باہر سے آنے والے پر نہ ہو۔ اور پھر یہ بتایا گیا ہے کہ جو بھی اس کی بے حرمتی کریگا اللہ ضرور اسے عذاب میں مبتلا کریگا۔ چنانچہ اس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ ابرہہ کا واقعہ جس کا ذکر سورہ فیل میں ہے سب کو معلوم ہے۔ پھر قریش کی تباہی جنہوں نے کعبہ میں بت رکھے ہوئے تھے سب کے سامنے ہے۔ ہمارا بھی فرض ہے کہ جس چیز کی حفاظت اللہ اس طرح کرتا ہو اس کی حرمت کو قائم رکھیں تاکہ اللہ ہم پر اپنی برکتیں نازل کرے۔

أَذِّنْ	اعلان کر پکار	ضَامِرٍ	دبلا اونٹ۔	يَأْتِينَ	وہ آئیں گے۔
فَجٍّ	طرف۔ وادی۔	عَمِيقٍ	گہری۔	بَائِسَ	مصیبت کا مارا بھوکا ننگا۔
لِيَقْضُوا	وہ نکالیں۔	تَفَثَ	میل۔	لِيُوفُوا	وہ پورا کریں۔
لِيَطَّوَّفُوا	وہ طواف کریں۔	عَتِيقِ	پرانا۔	أَوْثَانِ	بت۔
زُورِ	جھوٹ	تَهْوِي	وہ اڑائے۔	سَحِيقٍ	دور۔

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرٰهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَّطَهِّرْ

اور یاد کرو جبکہ ہم نے ابراہیمؑ کیلئے اس مکان کے بنانے کی جگہ مقرر کر دی اور ہم نے یہ حکم دیا دیکھنا میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾ وَأَذِّنْ فِي

اے ابراہیمؑ میرے لئے بنائے گئے گھر کو طواف کرنیوالوں یہاں قیام کرنیوالوں رکوع و سجدہ کرنیوالوں کیلئے بالکل پاک صاف رکھ۔ اور

النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِينَ مِنْ

لوگوں میں حج کا اعلان کر دے۔ وہ حج کے لئے ہر دبلی پتلی اونٹنی پر گہری وادیوں سے

كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ

چلے آئیں گے۔ تاکہ وہ اپنے فائدے دیکھیں اور مقرر کئے ہوئے دنوں میں صرف اللہ ہی کا نام لیں۔

اللّٰهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ

اور اس کے نام پر چار پاؤں کی قربانیاں کریں۔ اور انہیں حکم دے اے لوگو ان قربان کئے جانوروں

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ

کو خود بھی کھاؤ اور مصیبت کے مارے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔ اور اس کے بعد انہیں چاہیئے کہ اپنا میل کچیل

وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ ۖ وَ

نہادھو کر صاف کرلیں اور اپنی نذریں مانی ہوئی پوری کریں۔ اور اس پرانے گھر کا طواف کریں۔ اور جو بھی اللہ کی قائم کی ہوئی

مَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ

حرمات کی عزت کرے گا۔ اللہ کے نزدیک یہ اسی کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اے لوگو دیکھو سوائے ان کے جو تمہیں پہلے پڑھ کر

الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ

سنایا جاچکا ہے۔ تم پر تمام چار پائے حلال ہیں۔ اب تمہیں چاہیئے کہ بتوں کی پرستش اور ان کے نام کی نذر ماننے کی پلیدی

وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ۗ وَمَنْ

سے بچے رہو۔ اور جھوٹ بولنے سے بھی ہر صورت بچو۔ صرف خداوند تعالےٰ کے مطیع رہو اور مشرک نہ بنو۔ اور یاد رکھو

يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ

جو شرک کرے گا اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ وہ آسمان سے گر پڑا تو اب اُسے پرندے اُچک لیجائیں گے۔

بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ

یا ہوا اُسے کہیں دور دراز جگہ پر لیجا پھینکے گی۔ یہ سب اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ پر ایمان رکھنا دل کو طاقت دیتا ہے

فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى

اور جو بھی اللہ کی مقرر کی ہوئی حرمت کی باتوں کو قائم رکھیگا یہ اسی کے دل کی ڈھارس بندھانے کا سبب ہوگا۔ اور اللہ کی مقرر کی

ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾

ہوئی حرمت والی چیزوں میں سے قربانی کے جانور بھی ہیں۔ ایک خاص وقت تک تم ان سے فائدہ اُٹھا سکتے ہو۔ مگر انکا اصلی ٹھکانا وہی کعبہ کا پرانا گھر ہے

ع ٨ / ١١

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ خانہ کعبہ کو کس لئے بنایا گیا اور کس نے بنایا۔ چنانچہ اس رکوع سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم ؑ نے اسکو بنایا اور انہی نے اللہ کے حکم سے لوگوں کو حج کی دعوت دی۔ پھر اس رکوع میں مختصر حج کے احکام بتلائے گئے ہیں لوگ کس طرح طواف کریں اور کس طرح قربانی کریں۔ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جن جانوروں کو کعبہ تک قربانی کے لئے لیجایا جائے تو انپر سوار ہونا حرام ہے اس رکوع میں اس رسم کو دور کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا کہ یہ ضروری نہیں ان جانوروں سے تم سوائے ذبح کرنے کے اور ہر طرح کا فائدہ اٹھا سکتے ہو۔ اُن پر سوار ہو سکتے ہو اُن کا دودھ پی سکتے ہو۔ حقیقت میں قرآن کا کام ہی جاہلیت کی رسمیں مٹانا ہے۔ ہمیں بھی اس پر عمل کرنا چاہیئے اور تمام جاہلیت کی رسموں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔

مَنْسَكًا طریقہ رسم۔ مُخْبِتِيْنَ عاجزی کرنیوالے۔گڑگڑانیوالے وَجِلَتْ ڈر جاتے ہیں۔
بُدْنَ قربانی کے اونٹ صَوَآفَّ صف باندھکر۔کھڑے ہوکر وَجَبَتْ گر جائیں۔
قَانِعَ قناعت کرنیوالا۔صبر کرنیوالا۔ مُعْتَرَّ مانگنے والا۔فقیر۔ لُحُوْمُ جمع لحم۔گوشت
يُدٰفِعُ دفع کرتا ہے دور کرتا ہے خَوَّانٍ خیانت کرنے والا۔ دغا باز۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ
ہم نے ہر ایک مذہب والوں کیلئے طریقے مقرر کر دیئے ہیں جنکے مطابق وہ ان حلال چارپاؤں پر جو انکو اللہ نے دے رکھے ہیں ذبح کرتے وقت

مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ
اللہ کا نام لیں یاد رکھو تمہارا اللہ ایک ہی ہے اسی کے آگے گردن جھکاؤ اور اے پیغمبر عاجزی کرنیوالوں کو اللہ کی رحمت کی خوشخبری دو۔

الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ
عاجزی کرنیوالے وہ ہیں جنکے سامنے جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں۔ اور جو انہیں اللہ کی راہ میں مصیبت

عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾
پہونچتی ہے اسے صبر سے برداشت کرتے ہیں وہ نماز کے بھی پابند ہوتے ہیں اور جو کچھ انکو ہم نے دے رکھا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ
اور اے مسلمانوں قربانی کے اونٹوں میں جو اللہ کی ٹھیرائی ہوئی قابل حرمت چیزوں میں سے ہیں تمہارے لیئے بہت بھلائی کا سامان

فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا
رکھا ہے۔ یہ قطار کھڑے ہی ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیں جب وہ کروٹ پر گر کر ٹھنڈے ہو جائیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ۔

فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا
اور جو تم سے اپنے منہ سے نہ بھی مانگے اسے بھی کھلاؤ اور جو مانگنے والے فقیر ہیں انکو بھی کھلاؤ دیکھو ہم نے ان جانور وں کو تمہارے

لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا
مطیع کر دیا ہے تاکہ تم ہماری اس عنایت کا شکریہ ادا کرو۔ اور دیکھو اللہ کے پاس تمہاری قربانیوں کے گوشت یا خون نہیں پہنچتے

وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ
اسکے تمہاری پرہیزگاری کی ضرورت ہے یہی چیز اس تک پہنچنے کی ہے اور دیکھو اللہ نے ہی اسی طرح ان جانوروں کو تمہارے بس میں کر دیا

عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ
ہے اور تمہیں اس ہدایت کے شکریہ میں اسی کا نام بلند کرنا چاہیئے۔ اور اے پیغمبر جو بھی اس ہدایت کو قبول کر کے اچھے کام کریں انہیں میری رضامندی کی خوشخبری سنادو۔

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾

اور اللہ تعالیٰ ان ایمانداروں کے دشمنوں کو ضرور دفع کردیگا۔ کیونکہ وہ ان دغاباز کافروں کو بالکل پسند نہیں کرتا۔

تفسیر

اس رکوع میں قربانی کے احکام درج ہیں اور بتایا ہے کہ قربانی کا گوشت صرف قربانی کرنیوالے کا ہی حق نہیں بلکہ اسے چاہئیے کہ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتے کھلائیں۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ قربانی کا مقصد خون بہانا یا گوشت کھانا نہیں بلکہ اللہ کی تابعداری ہے۔ اگر کوئی شخص خوشی سے صرف اللہ کو راضی کرنے کیلئے قربانی نہیں کر رہا بلکہ ایک رسم سمجھ کر یا لوگوں کو راضی کرنے کیلئے کہ کہیں لوگ طعنہ نہ دیں کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی قربانی کو ہرگز قبول نہیں کریگا۔ ہمیں چاہئیے کہ ہر ایک نیکی کا کام محض اللہ کی رضامندی حاصل کرنیکے لئے کریں۔ اور اُسی سے اجر کے طالب ہوں۔ اور ناموری وغیرہ کے خواہشمند نہ ہوں۔

لَّهُدِّمَتْ تحقیق کہ گرادئیے جاتے۔ صَوَامِعُ گرجے بِيَعٌ وہ بھی ایک عبادت خانہ ہے۔

بِئْرٍ۔ کنواں۔ چاہ مُّعَطَّلَةٍ۔ بیکار مَّشِيْدٍ مضبوط۔

كَاَلْفِ ہزار مہینوں کے مانند۔ اَخَذْتُهَا۔ ان کو دھر پکڑا۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

کفار جو مسلمانوں سے لڑتے ہیں ان کے ساتھ لڑنے کی مسلمانوں کو اجازت دی گئی۔ کیونکہ انپر ظلم ہو رہا ہے بیشک اللہ ان

لَقَدِيْرُ ﴿۳۹﴾ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا

مظلوموں کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ جو ناحق اپنے گھروں سے نکالدئیے گئے محض اس لئے کہ یہ اللہ کو اپنا رب کہتے تھے

رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ

اگر اللہ ایک کو دوسرے کے ہاتھوں سے نہ ہٹواتا ہوتا تو کتنے۔ صوامع۔

وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَلَيَنْصُرَنَّ

گرجے۔ عبادت خانے اور مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے گرادئیے گئے ہوتے۔ لیکن اللہ تو اپنے

اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ

مددگاروں سے مدد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اللہ زبردست اور سب پر غالب ہے۔ اگر ان مہاجروں کو ہم ملک کا مالک بنادیں

فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ

تو یہ نماز پڑھینگے۔ زکوٰۃ دیں گے۔ اچھے کام کے لئے حکم دیں گے۔

وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ

برے کاموں سے روکیں گے۔ اس لئے کہ ہر کام کا انجام تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ اور اے پیغمبر اگر تجھے یہ کفار

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ

جھٹلاتے ہیں تو اس سے پہلے قوم نوح۔ عاد۔ ثمود اور قوم ابراہیم

وَقَوْمُ لُوْطٍ ﴿٤٣﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ

اور قوم لوط کے لوگ۔ اور اصحاب مدین بھی اپنے اپنے پیغمبروں کو جھٹلا یا تھا۔ اور نیز موسیٰ ؑ بھی جھٹلائے جاچکے

لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾ فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

ہیں۔ تو ہم نے چند روز کافروں کو مہلت دی۔ پھر آخر کار ان کو دھر پکڑا۔ سو تم نے دیکھا۔ کہ ہماری خفگی کیسی تھی۔ الغرض کتنی نافرمان

اَهْلَكْنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ

بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں کہ ان کی دیواریں اپنی چھتوں پر گر پڑی ہیں۔ اور کتنے کنویں اور پکے

مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ﴿٤٥﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ

محل ویران پڑے ہیں۔ کیا یہ لوگ ملک میں چلتے پھرتے نہیں کہ ان کے

لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى

دلوں میں سمجھ آتی یا ان کے کان نصیحت کی باتوں کو سنتے بات یہ ہے کہ کچھ آنکھیں

الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ﴿٤٦﴾ وَ

ہی اندھی نہیں ہوا کرتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں۔ وہ بھی اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۚ

اے پیغمبر! تجھ سے یہ لوگ عذاب کی جلدی مچا رہے ہیں۔ اور اللہ کبھی بھی اپنا وعدہ خلاف نہیں کرے گا۔

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ

کیونکہ اللہ کا ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار برس کے برابر ہوتا ہے۔ بہت سی

كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَىَّ الْمَصِيْرُ ﴿٤٨﴾

بستیوں کو جن میں ظلم ہوتا تھا۔ ہم نے چند روز مہلت دی پھر آخر کار ہم نے انکو دھر پکڑا۔ سمجھ لو! سب ہی کو ایک دن ہمارے طرف لوٹ کر آنا ہے۔

ع ۱۰ ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں بتلایا گیا ہے کہ جو اللہ کے خاص بندے ہیں۔ اور ہر وقت اپنے پروردگار کے جاہ و جلال سے ڈرتے

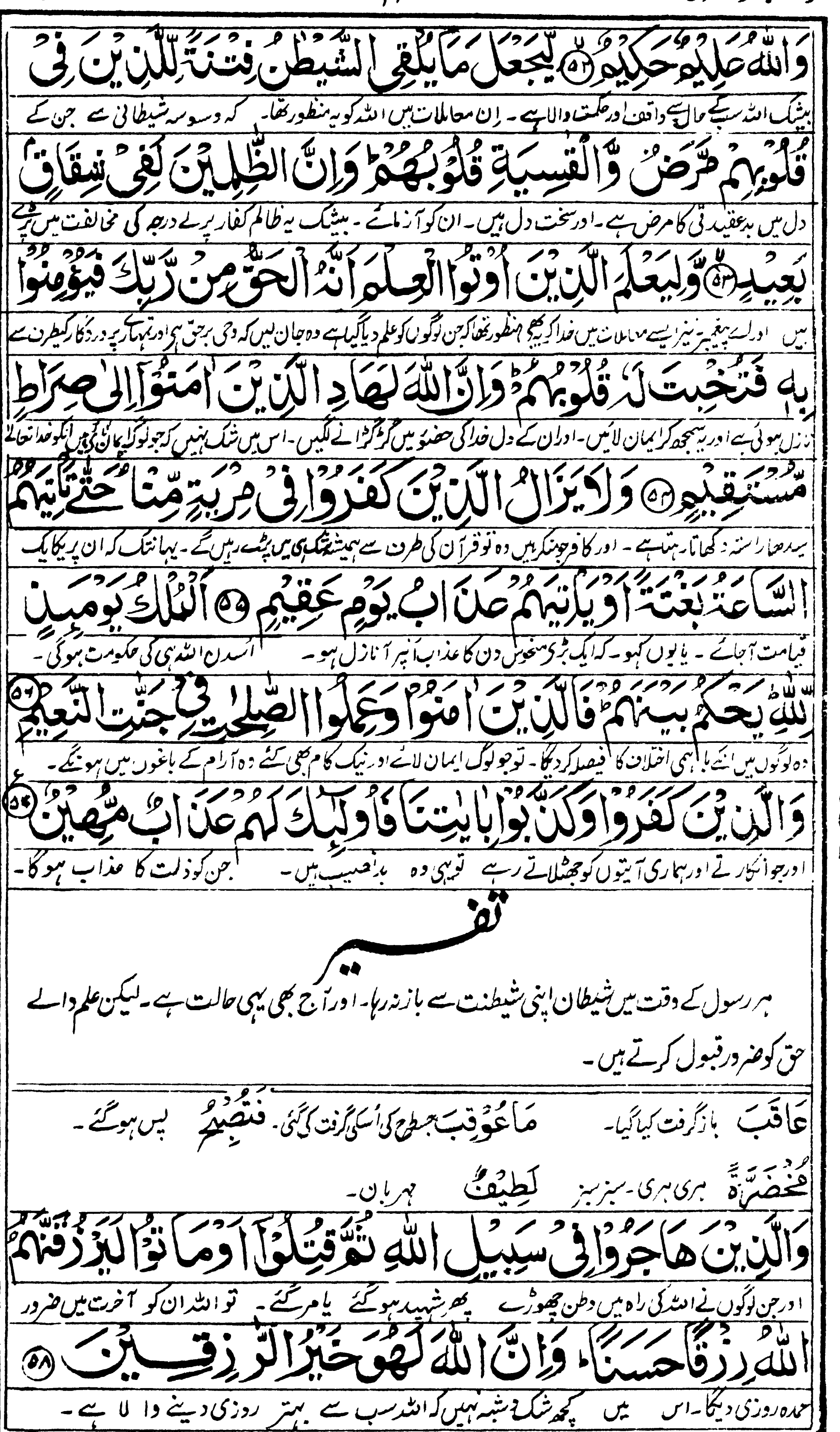
رہے ہیں۔ وہ کبھی بھی ملک میں فساد نہیں کر سکتے۔ اور پھر سرکش قوموں کے ہلاک ہونے کا ذکر ہے۔ تاکہ انسان عبرت پکڑے۔ اور اس بات پر زور دیا ہے کہ۔ دیکھو جتنی قومیں ہلاک ہو چکی ہیں اُن میں سے اکثر قوموں کے ہلاک ہونے کے نشانات ابتک باقی ہیں۔ اُن کو دیکھو اور اسی سے عبرت پکڑو۔ اور یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اللہ کسی بستی کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ وہاں کے باشندے خود ہلاک ہونے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اور بتایا گیا ہے کہ اللہ۔ دین اسلام پر قائم رہنے والوں کی مدد کر سکتا ہے۔

فائدہ

انسان۔ اس وقت تک مقرب بندہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جبتک کہ عبدیتِ الٰہی کے دائرہ میں نہ آجائے اور جو احکامِ خداوندی ہے۔ اس پر بغیر کسی چون وچرا کے سرِ تسلیم خم نہ کردے۔ ابتک جتنی قومیں بھی ہلاک ہوئیں۔ صرف اس لئے کہ اپنے آپ کو انہوں نے عبد کے درجہ میں نہیں رکھا۔ بلکہ سرکشی اور گمراہی میں پڑ گئے۔ اللہم مسلمانوں کو۔ اس سے بچائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

تَمَنّٰى خواہش کی۔ فَيَنْسَخُ پھر منسوخ کر دیتے ہیں۔ مَا يُلْقِى جو کچھ کہ ڈالا ہے۔
قَاسِيَةُ سخت فَتُخْبِتُ پھر گڑگڑانے لگتے ہیں عَقِيْمٍ منحوس۔ بد۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اے پیغمبر! آپ لوگوں سے کہدیجئے کہ میں تو صرف تم کو کھلم کھلا خدا کے عذاب سے ڈرانیوالا ہوں اور بس۔ پھر جو لوگ ایمان بھی لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا
اور ساتھ ہی ساتھ اچھے کام بھی کئے تو اُن کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی۔ اور جو لوگ ہماری نشانیوں
فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا
کے باطل کرنے کی کوشش اور ہمیں عاجز کرنے کا خیال رکھتے ہیں وہی دوزخی ہیں۔ اے پیغمبر آپ سے پہلے جتنے
مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰىٓ اَلْقَى الشَّيْطٰنُ
رسول اور نبی ہم نے بھیجے تھے۔ انہیں بھی یہ معاملہ پیش آئے کہ ان کی تمنا میں شیطان نے وسوسے ڈالے
فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ
لیکن اللہ نے شیطانی وسوسے مٹا دیئے۔ اور اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیا۔



وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِىْ

بیشک اللہ سب کے حال سے واقف اور حکمت والا ہے۔ ان معاملات میں اللہ کو یہ منظور تھا۔ کہ وسوسہ شیطانی سے جن کے

قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِىْ شِقَاقٍ

دل میں بدعقیدگی کا مرض ہے۔ اور سخت دل ہیں۔ ان کو آزمائے۔ بیشک یہ ظالم کفار پرلے درجہ کی مخالفت میں پڑے

بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا

ہیں اور اے پیغمبر نیز ایسے معاملات میں خدا کو یہ بھی منظور تھا کہ جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے وہ جان لیں کہ وحی برحق ہے اور تمہارے پروردگار کی طرف سے

بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ

نازل ہوئی ہے اور یہ سمجھ کر ایمان لائیں۔ اور ان کے دل خدا کی حضور میں گڑگڑانے لگیں۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ ایمان لے آئے ہیں انکو خدا تعالے

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ

سیدھا راستہ دکھاتا رہتا ہے۔ اور کافر جو منکر ہیں وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے۔ یہانتک کہ ان پر یکایک

السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ

قیامت آجائے۔ یا یوں کہو۔ کہ ایک بڑی منحوس دن کا عذاب ان پر آنازل ہو۔ اُسدن اللہ ہی کی حکومت ہوگی۔

لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾

وہ لوگوں میں انکے باہمی اختلاف کا فیصلہ کردیگا۔ تو جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بھی کئے وہ آرام کے باغوں میں ہونگے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع ۹ ۱۴

اور جو انکار کرتے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے تو یہی وہ بدنصیب ہیں۔ جن کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

تفسیر

ہر رسول کے وقت میں شیطان اپنی شیطنت سے باز نہ رہا۔ اور آج بھی یہی حالت ہے۔ لیکن علم والے حق کو ضرور قبول کرتے ہیں۔

عَاقَبَ باز گرفت کیا گیا۔ مَا عُوْقِبَ جسطرح کی اُسکی گرفت کی گئی۔ فَتُصْبِحُ پس ہوگئے۔

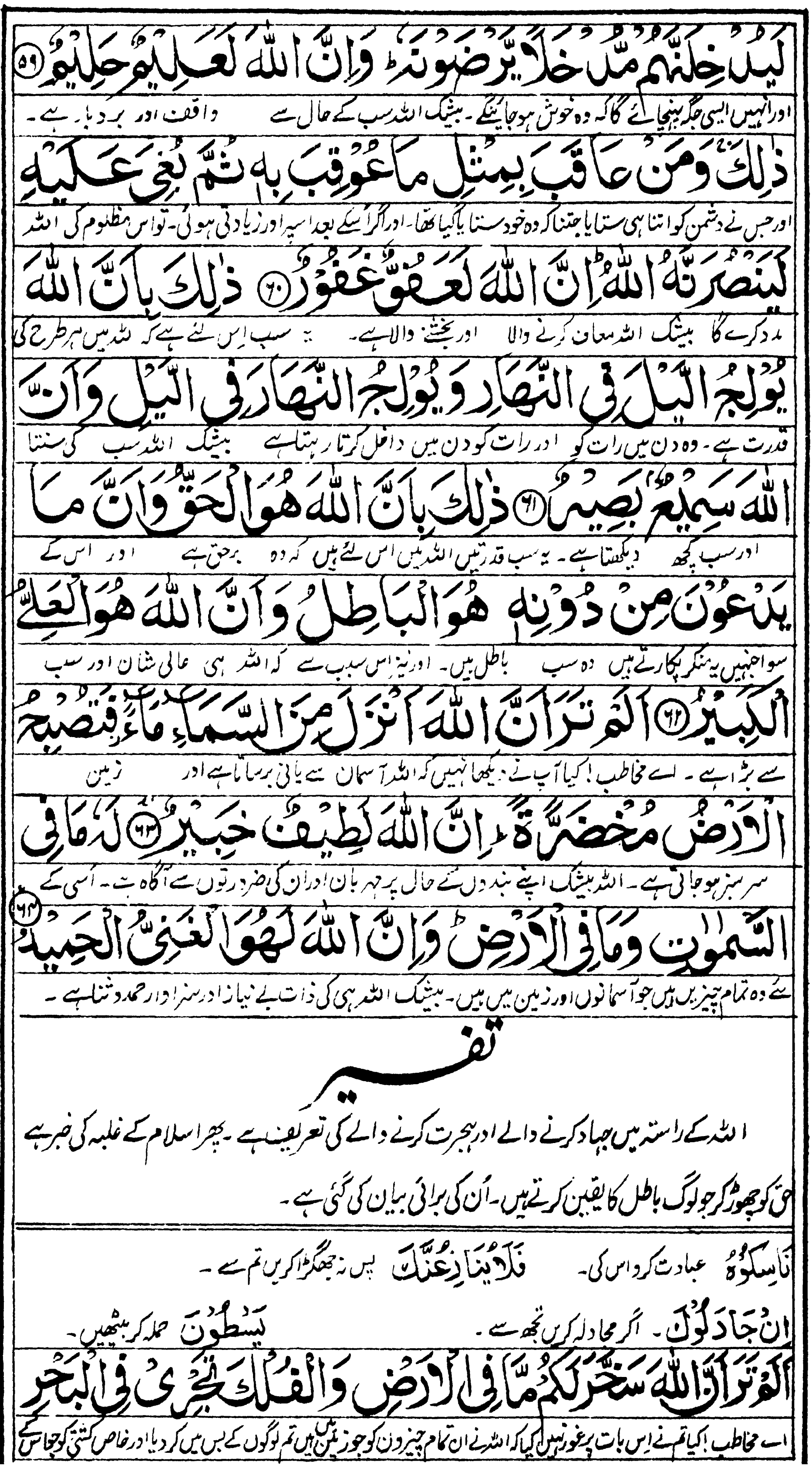
مُخْضَرَّةً ہری ہری۔ سبز سبز لَطِيْفٌ مہربان۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں وطن چھوڑے پھر شہید ہوگئے یا مر گئے۔ تو اللہ ان کو آخرت میں ضرور

اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾

عمدہ روزی دیگا۔ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ اللہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔



لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

اور انہیں ایسی جگہ پہنچائے گا کہ وہ خوش ہو جائینگے۔ بیشک اللہ سب کے حال سے واقف اور بردبار ہے۔

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ

اور جس نے دشمن کو اتنا ہی ستایا جتنا کہ وہ خود ستایا گیا تھا۔ اور اگر اسکے بعد اسپر اور زیادتی ہوئی۔ تو اس مظلوم کی اللہ

لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

مدد کرے گا بیشک اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ اللہ میں ہر طرح کی

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ

قدرت ہے۔ وہ دن میں رات کو اور رات کو دن میں داخل کرتا رہتا ہے بیشک اللہ سب کی سنتا

اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا

اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ یہ سب قدرتیں اللہ میں اس لئے ہیں کہ وہ برحق ہے اور اس کے

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ

سوا جنہیں یہ منکر پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں۔ اور نیز اس سبب سے کہ اللہ ہی عالی شان اور سب

الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۡ فَتُصْبِحُ

سے بڑا ہے۔ اے مخاطب! کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے اور زمین

الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ لَهٗ مَا فِي

سرسبز ہو جاتی ہے۔ اللہ بیشک اپنے بندوں کے حال پر مہربان اور ان کی ضرورتوں سے آگاہ ہے۔ اسی کے

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾

لئے وہ تمام چیزیں ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ بیشک اللہ ہی کی ذات بے نیاز اور سزاوار حمد وثنا ہے۔

ع ۸ ۱۵

تفسیر

اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے اور ہجرت کرنے والے کی تعریف ہے۔ پھر اسلام کے غلبہ کی خبر ہے حق کو چھوڑ کر جو لوگ باطل کا یقین کرتے ہیں۔ ان کی برائی بیان کی گئی ہے۔

نَاسِكُوْهُ عبادت کرو اس کی۔ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ پس نہ جھگڑا کریں تم سے۔

اِنْ جٰدَلُوْكَ اگر مجادلہ کریں تجھ سے۔ يَسْطُوْنَ حملہ کر بیٹھیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

اے مخاطب! کیا تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اللہ نے ان تمام چیزوں کو جو زمین میں ہیں تم لوگوں کے بس میں کر دیا اور خاص کشتی کو جو اس کے

بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ

حکم سے دریاؤں میں چلتی ہے۔ اور وہی آسمان کو زمین پر گرنے نہیں دیتا مگر جب اسکا حکم ہوگا گر پڑیگا۔ بیشک اللہ آدمیوں پر

بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ

بڑا شفیق اور مہربان ہے۔ اسی نے تمہیں جان دی پھر موت دیگا۔ اور پھر تمہیں قبر سے زندہ

ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا

کرے گا۔ بیشک انسان بڑا ناشکر گذار ہے۔ ہم نے ایک امت کے لئے عبادت کے طریقے بنا رکھے ہیں

هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْأَمْرِ وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ إِنَّكَ

جس پر وہ چلتے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ وہ تجھ سے اس طریقہ اسلام میں جھگڑا نہ کریں اور تم اپنے پروردگار کیطرف لوگوں کو بلاتے

لَعَلَى هُدًى مُسْتَقِيمٍ ﴿٦٧﴾ وَإِنْ جَادَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا

چلے جاؤ۔ کچھ شک شبہ نہیں کہ تم سیدھے راستے پر ہو۔ اگر یہ لوگ اس پر بھی آپ سے جھگڑا کریں۔ تو آپ کہدیجئے کہ تم لوگ جو

تَعْمَلُونَ ﴿٦٨﴾ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ

کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے۔ اور جن باتوں میں تم لوگ جھگڑا کرتے ہو قیامت کے دن ان جھگڑوں کا فیصلہ

تَخْتَلِفُونَ ﴿٦٩﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

کردے گا۔ اے پیغمبر! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ آسمان اور زمین کی خبر رکھتا ہے۔ کتاب

إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُونَ مِنْ

لوح محفوظ میں یہ باتیں درج ہیں۔ اللہ کے لئے یہ سب کچھ آسان ہے۔ کفار اللہ کے سوا ان چیزوں کی عبادت

دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ

کرتے ہیں جن کے بارے میں نہ اللہ نے کوئی سند اتاری ہے اور نہ ان کے پاس کوئی عقلی دلیل ہے۔ اور قیامت کے دن ایسے

وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ﴿٧١﴾ وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ

بے انصافوں کا کوئی بھی مددگار نہ ہوگا۔ جس وقت ہماری کھلی ہوئی آیتیں کافروں کو سنائی جاتی ہیں۔

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ يَكَادُونَ يَسْطُونَ

تو ان کے چہروں پر آپ ناخوشی دیکھتے ہیں۔ اور قریب ہوتا ہے کہ ان آیتوں کے سنانے

بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا قُلْ أَفَأُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ

والوں پر حملہ کر بیٹھیں۔ آپ کہدیجئے! اس سے بھی بدتر تمہیں ایک اور

مِنْ ذَلِكُمُ النَّارُ وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٧٢﴾

چیز سناؤں۔ وہ دوزخ ہے۔ اس کا وعدہ کفار کے لئے اللہ نے کیا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔

ع ٩ / ٨ / ١٦

تفسیر

اللہ تعالیٰ کی قدرت وعظمت کا بیان ہے ۔ اگر اللہ اپنی نعمتوں سے ہاتھ روک لے تو خیال کرلو کہ آن کی آن میں ساری دنیا تباہ و برباد ہو جائے ۔ پھر اخیر رکوع تک اللہ تعالیٰ کی قدرت اور کفار و مشرکین کی ہٹ دھرمی اور انکی شرارتوں کا بیان ہے

لَنْ يَّخْلُقُوْا وہ نہیں بنا سکتے بنا سکتے — ذُبَابًا مکھی ۔ — يَسْلُبْ سلب کرے ۔ لے لے ۔ اچک لے ۔

لَا يَسْتَنْقِذُوْهُ وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے — طَالِبُ مانگنے والا ۔ طلب کرنیوالا ۔ — مَطْلُوْبُ جس کی طلب کی جائے جس کو چاہا جائے

يَصْطَفِيْ وہ چنتا ہے — سَمّٰى اس نے نام رکھا

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ

اے مشرکو دیکھو ایک مثال بیان کی جاتی ہے سنو اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم لوگ پکارتے ہو اگر

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا

وہ سب کے سب ملکر بھی چاہیں تو ایک مکھی تک نہیں بنا سکتے ۔ اور بنانا تو کجا اگر مکھی

لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ

ان سے کچھ چھین کر لے جائے تو ان میں بھی اتنی طاقت نہیں کہ وہ اس مکھی سے وہ چیز چھڑا لیں دیکھو جس کو چاہتے

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ

ہیں وہ کسقدر کمزور ہیں اسی لئے یہ ان سے چاہنے والے خود بھی بودے ہیں ۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت کا صحیح اندازہ

اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

ہی نہیں کیا اللہ تو بہت عزت اور طاقت کا مالک ہے ۔ اور وہی اللہ ہی جو لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے فرشتوں میں سے اور انسانوں میں

وَّمِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۷۵﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ

سے رسول چنتا ہے ۔ اور اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے اور وہ جانتا ہے جو ان سے پہلے ہو چکے ہے

اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾

اور جو انکے بعد آنیوالا ہے کیونکہ سب کام اسی کے اختیار میں ہیں ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ

مسلمانو! اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو ۔ رکوع اور سجدے کرتے ہوئے خدا کی عبادت کرو

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ

اور نیک کام کرو ۔ اور اللہ کی راہ میں اتنی ہی کوشش کرو جتنا کوشش کرنے کا

السجدۃ عند الشافعی ۷۷

حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
حق ہے اور دیکھو اس نے اپنی مہربانی سے تمہیں اسلام کے لئے چن لیا اور یہ اسلام وہ مذہب ہے جس میں کوئی

مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ڏ
تنگی کی بات ہی نہیں۔ یہ تمہارے بزرگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مذہب ہے۔ اسی نے سب سے پہلے تمہارا نام مسلمان رکھا۔

مِنْ قَبْلُ وَفِيْ ھٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَ
اور اس کتاب میں تمہیں اسی نام سے یاد کیا گیا ہے۔ تمہیں اللہ کی راہ میں کوشش کرنے کو اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ ہمارا پیغمبر

تَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
تمہارے کام پر گواہ ہوگا۔ اور تمہیں اسی طرح عام لوگوں کے کام پر گواہ ہونا پڑے گا۔ پس نماز باقاعدہ پڑھا کرو اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى
دیتے رہو۔ اور اس طرح اللہ سے رشتہ قائم رکھو۔ کیونکہ وہی تمہارا مالک ہے۔ اور دیکھو کس قدر اچھا مالک ہے

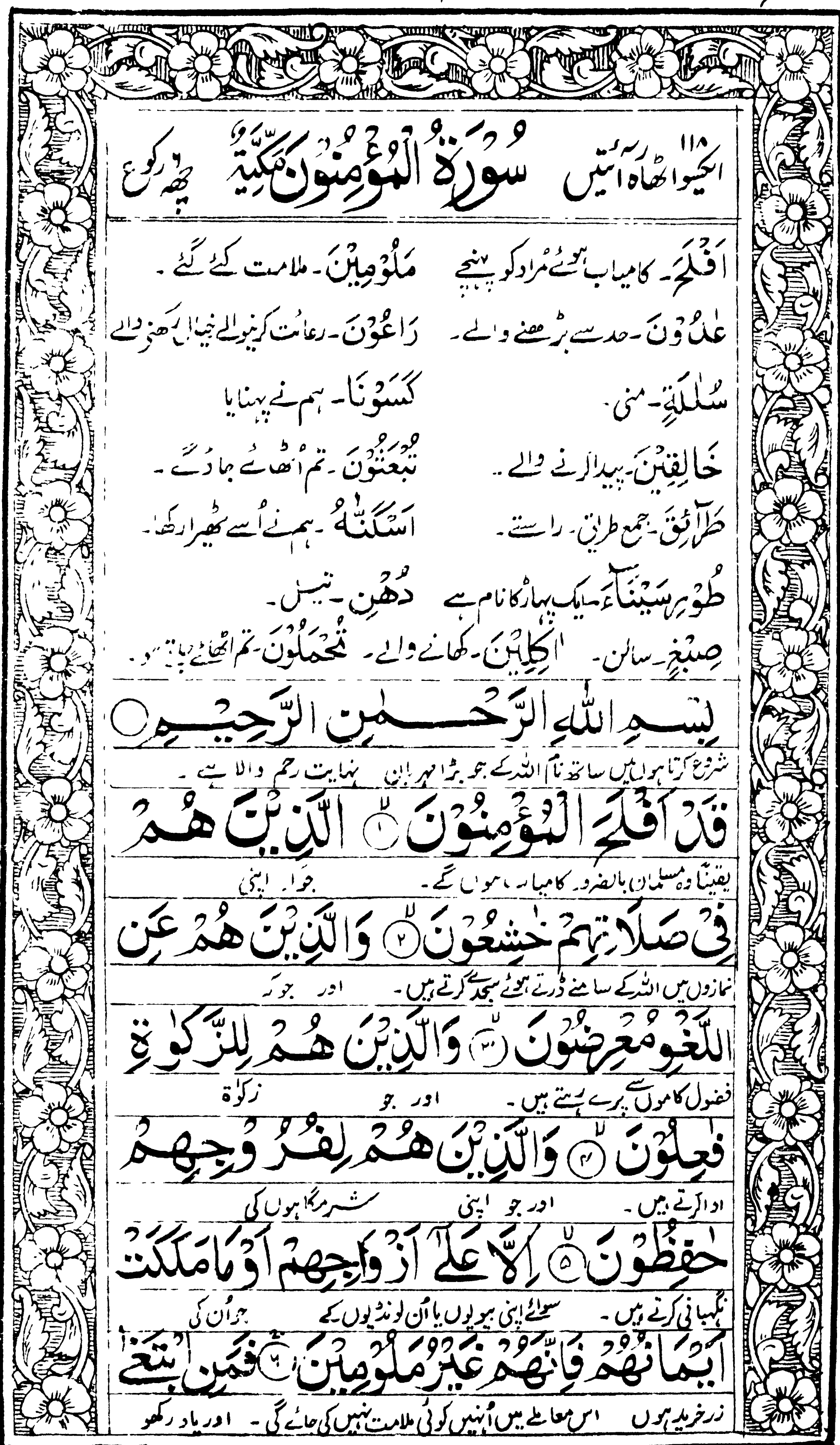
وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۧ
اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

ع ۱۰ ۱۷

تفسیر

اس رکوع میں مشرکوں کو سمجھایا گیا ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو معبود نہ بنائیں۔ خصوصاً بت وغیرہ جن سے اگر مکھی کچھ چھین کر لیجائے تو اس سے واپس چھین نہیں سکتے۔ پھر انہیں سمجھایا گیا ہے کہ ایسی کمزوروں کو خدا بنانا۔ اسکے بعد مسلمانوں کو نیک عمل کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے اسے مسلمان کہا ہے۔ اور مسلمان کے معنے ہیں فرمانبردار تو اب انہیں چاہیئے کہ پورے پورے فرمانبردار بن کر دکھلائیں تاکہ قیامت کے دن سرخرو ہوں۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے نیک عمل کی شہادت دیکر انکی شفاعت کرسکیں۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ تمہیں برائیوں سے اور شرک سے اس لئے بھی بچنا چاہیئے کہ تم اور لوگوں کے لئے مثال اور شہادت کا کام دینے والے ہو۔ تمہیں دیکھ کر وہ اسلام کو قبول کریں گے۔ اگر تم نے ہی شرک وغیرہ کرنا شروع کردیا تو لوگوں کو تم سے کیا ہدایت نصیب ہوگی۔

اس لئے اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اخلاق اسقدر اچھے بنائیں اور اپنے اخلاق کو اسقدر اسلامی رنگ میں رنگین کہ جس طرح لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف انکے اخلاق حسنہ سے کھچے چلے آتے تھے ہماری طرف بھی کھچے چلے آئیں۔ اور اسی میں ہماری سرخروئی ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت ہے اور اسی سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بلند ہوگا یہی حقیقی کامیابی ہے۔ اللہ ہمیں اسکی توفیق دے۔ آمین



ایکسو اٹھارہ ۱۱۸ آیتیں　**سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَکِّیَّۃٌ**　چھ ۶ رکوع

اَفْلَحَ۔ کامیاب ہوئے مُراد کو پہنچے　　مَلُوْمِیْنَ۔ ملامت کیے گئے۔

عٰدُوْنَ۔ حد سے بڑھنے والے۔　　رٰعُوْنَ۔ رعایت کرنیوالے خیال رکھنے والے

سُلٰلَۃٍ۔ منی۔　　کَسَوْنَا۔ ہم نے پہنایا

خٰلِقِیْنَ۔ پیدا کرنے والے۔　　تُبْعَثُوْنَ۔ تم اُٹھائے جاؤ گے۔

طَرَآئِقَ۔ جمع طریق۔ راستے۔　　اَسْکَنّٰہُ۔ ہم نے اُسے ٹھیرا رکھا۔

طُوْرِ سَیْنَآءَ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے　　دُھْنِ۔ تیل۔

صِبْغٍ۔ سالن۔　اٰکِلِیْنَ۔ کھانے والے۔　تُحْمَلُوْنَ۔ تم اٹھائے جاتے ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ ١ الَّذِيْنَ هُمْ

یقیناً وہ مسلمان بالضرور کامیاب ہوں گے۔ جو اپنی

فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ ٢ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ

نمازوں میں اللہ کے سامنے ڈرتے ہوئے سجدے کرتے ہیں۔ اور جو کہ

اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ ٣ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ

فضول کاموں سے پرے رہتے ہیں۔ اور جو زکوٰۃ

فٰعِلُوْنَ ۙ ٤ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ

ادا کرتے ہیں۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی

حٰفِظُوْنَ ۙ ٥ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ

نگہبانی کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں یا اُن لونڈیوں کے جو اُن کی

اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ ٦ فَمَنِ ابْتَغٰى

زر خرید ہوں اس معاملے میں اُنہیں کوئی ملامت نہیں کی جائے گی۔ اور یاد رکھو

وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ

جو ان حدوں کے علاوہ بھی کچھ چاہتا ہے حقیقت میں حد سے نکلنا چاہتا ہے۔ اور جو اپنی امانتوں

وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾

وقف لازم

اور وعدوں کی پوری پوری رعایت کرتے ہیں۔ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا

ہاں یہی وہ لوگ ہیں جو کہ جنت کے وارث بنیں گے۔ اور جس جنت کے یہ وارث بنیں گے اس میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾

ہمیشہ رہیں گے۔ یقیناً ہم نے ہی انسان کو اول مٹی سے پیدا کیا۔

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ

پھر اسے نطفہ سے پیدا کیا جو ایک محفوظ جگہ یعنی رحم میں رکھا جاتا ہے۔ پھر ہم رحم میں اس نطفہ کو

عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا

جما ہوا خون سا بنا دیتے ہیں پھر اس جمے ہوئے خون کو گوشت کا لوتھڑا بنا دیتے ہیں اور پھر اسی میں ہڈیاں بناتے ہیں

فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ

اور پھر ان ہڈیوں پر گوشت چڑھاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد ایک اور اسے صورت دے کر اس کو بڑھانا شروع کرتے ہیں۔ دیکھو

اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾

بہترین طریقہ پر انسان کو پیدا کرنے والا اور کس قدر برکت والا ہے۔ کہ معمولی مٹی سے ایک ایسا جیتا جاگتا انسان بنا دیتا ہے

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ

پھر کچھ عرصہ کے بعد تم ضرور مرو گے۔ اور پھر قیامت کے دن تمہیں دوبارہ اٹھایا جائیگا۔ اور یقیناً ہم نے تمہارے اوپر سات راستے

سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا

بنائے ہیں جنہیں تمہیں طے کرنا ہے۔ اور دیکھو ہم نے جن چیزوں کو پیدا کیا ہے ان کی پرورش سے بے خبر نہیں۔ چنانچہ ہم نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى

ایک خاص اندازے کے مطابق آسمان سے مینہ برسایا اور اسے زمین میں ٹھیرایا۔ اور یاد رکھو اس کو ہم

ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ

زمین میں سے بھی گم کر دینے کی طاقت رکھتے ہیں مگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ پھر اس پانی کی مدد سے ہم زمین میں سے تمہارے لئے

نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾

وقف لازم

کھجوروں اور انگوروں کے باغ اگاتے ہیں۔ پھر ان باغوں میں خوب پھل لگتے ہیں جن میں سے تم کھاتے پیتے ہو۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ

اور اسی پانی کی مدد سے طورِ سینا کے پہاڑ پر ایک ایسا درخت بھی اُگتا ہے جس سے کے پھل میں سے تیل بھی نکلتا ہے اور جو

لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ

کھانے والوں کے لئے سالن کا کام بھی دیتا ہے۔ اور ان چارپایوں کی پیدائش میں بھی تمہارے لئے برکت کا سامان ہے۔ دیکھو ہم اُن

مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾

کے پیٹ میں سے تمہیں دُودھ نکال کر پلاتے ہیں اس کے علاوہ اُن میں تمہارے لئے اور بھی فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ تم

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

اُن کا گوشت کھاتے ہو۔ اور پھر تم اُن پر اور کشتیوں پر سوار بھی کئے جاتے ہو۔

ع ۲۲ ۱

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے مسلمانوں کی تعریف کی گئی ہے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خالق مالک اور رازق ہونے کو بیان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ کس طرح وہ مٹی سے اناج پیدا کرتا ہے۔ جسے کھا کر انسان جوان ہوتا ہے۔ پھر انسان سے نطفہ پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ بالکل بے جان سی چیز ہے۔ پھر اُس نطفہ کو ہی آہستہ آہستہ گوشت کا ٹکڑا بنایا جاتا ہے۔ پھر اُس میں ہڈیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ اور پھر اُن ہڈیوں پر اور گوشت چڑھا کر ایک انسان کے بچے کی شکل دی جاتی ہے۔ پھر جب وہ پیدا ہوتا ہے۔ تو ماں کے دُودھ پر پلتا ہے۔ اس کے بعد پھر اُس کی پرورش کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام اناج پیدا کئے اور یہ جانور وغیرہ گوشت کھانے اور دودھ پینے کے لئے بنا دیئے۔ ایسے خالق اور رازق کا جس قدر بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ صرف اُسی خالق کی عبادت کریں اور اُسی کے حکموں پر چلیں۔

يَتَفَضَّلَ ۔ وہ فضیلت حاصل کرے بڑا بنے۔ اِصْنَعِ ۔ تو بنا۔ فَارَ ۔ اُبلے۔ اُچھل پڑے۔ اُسْلُكْ ۔ تو بٹھا۔ لَا تُخَاطِبْنِيْ ۔ تو مجھے مخاطب نہ کرنا۔ نہ بلانا۔ اِسْتَوَيْتَ ۔ تو سوار ہو۔ مُبْتَلِيْنَ ۔ آزمانے والے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف رسُول بنا کر بھیجا۔ اُس نے جا کر کہا اے قوم صرف ایک اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۚ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ

سوائے اس کے اور تمہارا کوئی معبود نہیں پھر تم شرک سے باز کیوں نہیں آتے۔ اُس کی قوم کے سرداروں نے لوگوں سے کہا۔

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ

یہ نوح ہے کیا تمہاری طرح ایک آدمی تو ہے ۔ اب چاہتا ہے کہ نبوت جتا کر تم پر سرداری قائم کرے

عَلَيْكُمْ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً ښ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ

اگر اللہ کو ہماری ہدایت کی ضرورت ہوتی تو وہ فرشتہ بھیج دیتا ۔ ہم نے تو اپنے پچھلے باپ دادوں سے اس

اٰبَاۗىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝۲۴ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا

نبوت کے متعلق کبھی کچھ نہیں سُنا ۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ شاید اسے کچھ جنون ہے ۔ کچھ وقت کے لئے صبر کرو

بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۲۵ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝۲۶ فَاَوْحَيْنَآ

اس کا جنون خود ٹھنڈا ہو جائے گا ۔ اب نوح نے اپنے رب سے دعا مانگی اے میرے پروردگار میری مدد کر کیونکہ یہ مجھے جھٹلا رہے

اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُنَا

ہیں ۔ چنانچہ ہم نے اُسے وحی کی کہ ہمارے سامنے ایک کشتی بنا اور جب ہمارا حکم پہنچے اور چشمہ سے

وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ

پانی نکلنا شروع ہو جائے ۔ تو ہر ایک جنس میں سے دو دو جوڑے اور اپنے گھر والوں کو

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ

اُس کشتی میں بٹھالے سوائے ان کے جن کے متعلق ہم نے پہلے ہی فیصلہ کر دیا ہے اور دیکھنا ان ظالموں کے

ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝۲۷ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ

بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کہنا یہ سب غرق ہو کے رہیں گے جب تو اور جو تیرے ساتھ ہوں

عَلَي الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝۲۸

وہ کشتی میں سوار ہو لیں تو کہہ کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ان ظالموں کی قوم سے نجات دی ۔

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝۲۹ اِنَّ

اے میرے پروردگار مجھے کشتی سے اچھی جگہ پر اُتار کیونکہ تو ہی اُتارنے والوں میں بہترین ہے ۔ اس

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ۝۳۰ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ

واقعہ میں ہماری قدرت کی کئی نشانیاں ہیں ۔ اور یقیناً ہم اسی طرح ہر ایک کو آزمانے والے ہیں ۔ پھر ہم نے نوح کی قوم کے بعد

قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۳۱ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا

اور قوم پیدا کی ۔ اُن کی طرف بھی اپنی طرف سے رسول بھیجا تاکہ وہ اللہ کی عبادت کریں

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۳۲ ع

اور اُس نے اُن سے یہی کہا کہ دیکھو سوائے اُس اللہ کے تمہارا کوئی معبود نہیں ۔ تم شرک سے کیوں باز نہیں آتے ۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور دکھایا گیا ہے کہ جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا شکریہ ادا نہیں کرتی اور اُلٹا شرک میں مبتلا ہو جاتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کا بھی غضب جوش میں آتا ہے۔ اور وہ قوم ہلاک کر دی جاتی ہے۔ جس طرح کی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم۔ ہمیں ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے۔ جس سے اللہ کا غضب ہم پر نازل ہو۔

اَتْرَفْنَا۔ ہم نے مست کردیا۔ دیکر خوش کردیا۔ اَطَعْتُمْ۔ تم نے پیروی کی۔ هَيْهَاتَ۔ تعجب کا کلمہ۔ کیا یہ ہوسکتا ہے
يُصْبِحُنَّ۔ وہ ہو جائیں گے۔ غُثَآءً۔ کوڑا۔ کاٹھ۔ چورا۔ تَتْرَا۔ پے در پے لگاتار
عَالِيْنَ۔ بڑھنے والے۔ حد سے گذرنے والے۔ سرکش۔ بَشَرَيْنِ۔ دو آدمی۔ مُهْلَكِيْنَ۔ ہلاک کئے جانے والے۔ رَبْوَةٍ۔ ٹیلہ

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ الْاٰخِرَةِ

چنانچہ اُس رسول کی قوم کے سرداروں نے جو کہ کافر تھے اور خدا سے ملاقات ہونے کو جھوٹ سمجھتے تھے

وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يَاْكُلُ

اور جنہیں ہم نے دنیا میں عیش و آرام دے کر مست کر رکھا تھا۔ اپنی قوم کے لوگوں سے کہا۔ یہ ہے کیا تمہارے جیسا آدمی تو ہے۔ جس

مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝۳۳ وَلَىِٕنْ اَطَعْتُمْ

چیز کو تم کھاتے ہو وہ کھاتا ہے۔ جو تم پیتے ہو۔ اُسے یہ بھی پیتا ہے۔ اگر تم ایسے ہی اپنے جیسے آدمی

بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝۳۴ اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ

کی تابعداری شروع کردو گے تو ضرور نقصان اُٹھاؤ گے۔ کیا تمہیں یہ وعدہ دے رہا ہے کہ جب تم

وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝۳۵ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ

مر کر ہڈیاں اور مٹی بن جاؤ گے تو پھر زمین سے نکالے جاؤ گے۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے اس پر

لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝۳۶ اِنْ هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا

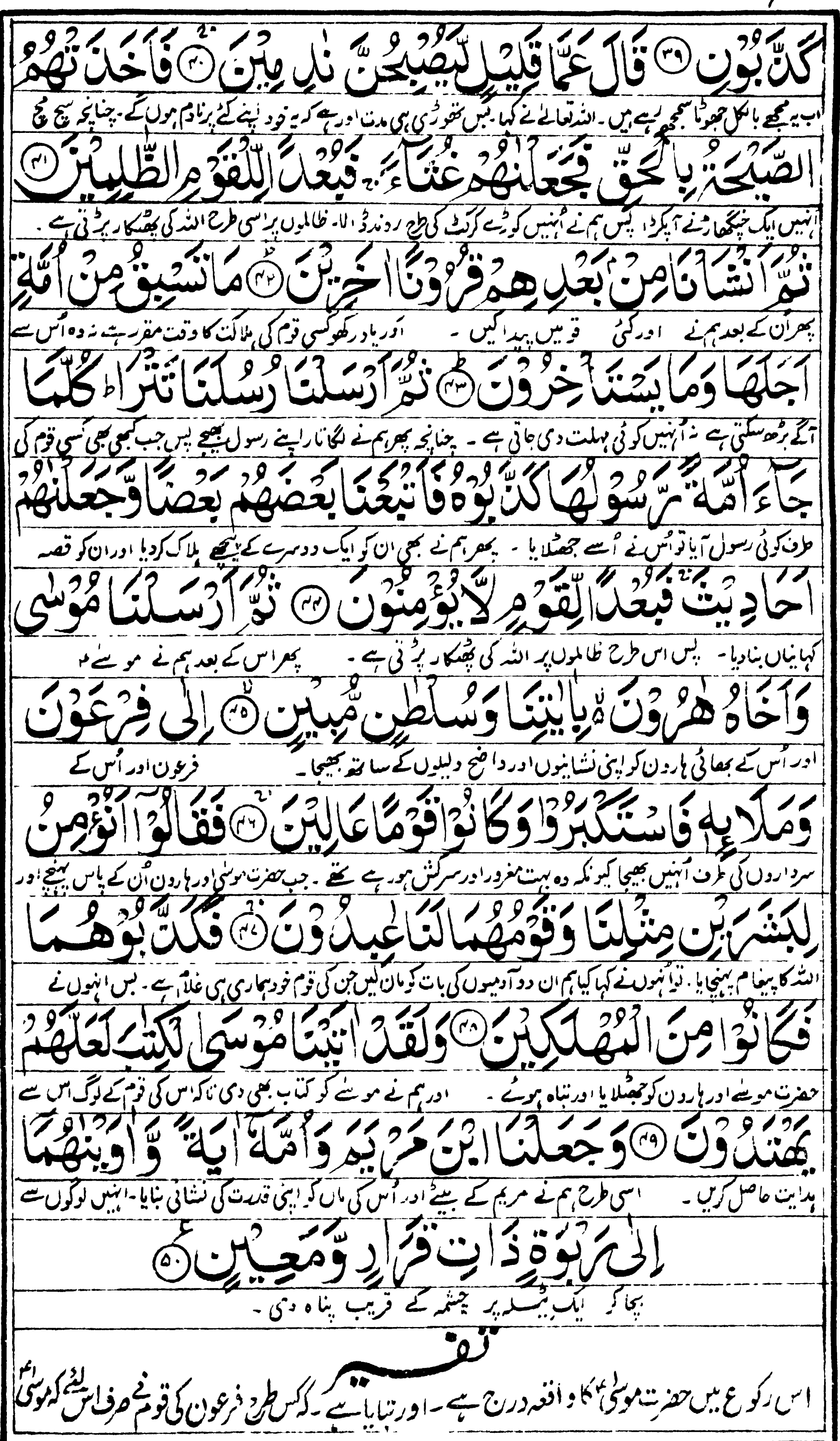
جتنا بھی تعجب کیا جائے کم ہے۔ ہماری اس دُنیا کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں اور ہم ہرگز ہرگز دوبارہ

وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝۳۷ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ِۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

زندہ کرکے نہیں اُٹھائے جائیں گے۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص ایسا ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھ رہا ہے۔

كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۳۸ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا

ہم اس کو کبھی رسول ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اللہ کے رسول نے یہ سُن کر اللہ سے دعا مانگی اے میرے پروردگار میری مدد کر کیونکہ



كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ

اب یہ مجھے بالکل جھوٹا سمجھ رہے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے کہا۔ بس تھوڑی ہی مدت اور ہے کہ یہ خود اپنے کئے پر نادم ہوں گے۔ چنانچہ سچ مچ

الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

اُنہیں ایک چنگھاڑ نے آپکڑا۔ پس ہم نے اُنہیں کوڑے کرکٹ کی طرح روند ڈالا۔ ظالموں پر اسی طرح اللہ کی پھٹکار پڑتی ہے۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ

پھر اُن کے بعد ہم نے اور کئی قومیں پیدا کیں۔ اور یاد رکھو کسی قوم کی ہلاکت کا وقت مقرر ہے نہ وہ اُس سے

اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ۭ كُلَّمَا

آگے بڑھ سکتی ہے نہ اُنہیں کوئی مہلت دی جاتی ہے۔ چنانچہ پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے پس جب کبھی بھی کسی قوم کی

جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ

طرف کوئی رسول آیا تو اُس نے اُسے جھٹلایا۔ پھر ہم نے بھی ان کو ایک دوسرے کے پیچھے ہلاک کر دیا اور ان کو قصہ

اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

کہانیاں بنا دیا۔ پس اس طرح ظالموں پر اللہ کی پھٹکار پڑتی ہے۔ پھر اس کے بعد ہم نے موسےؑ

وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ڏ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ

اور اُس کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیوں اور واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجا۔ فرعون اور اُس کے

وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

سرداروں کی طرف اُنہیں بھیجا کیونکہ وہ بہت مغرور اور سرکش ہو رہے تھے۔ جب حضرت موسٰیؑ اور ہارون اُن کے پاس پہنچے اور

لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا

اللہ کا پیغام پہنچایا۔ تو اُنہوں نے کہا کیا ہم ان دو آدمیوں کی بات کو مان لیں جن کی قوم خود ہماری ہی غلام ہے۔ بس اُنہوں نے

فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ

حضرت موسےؑ اور ہارون کو جھٹلایا اور تباہ ہوئے۔ اور ہم نے موسےؑ کو کتاب بھی دی تاکہ اس کی قوم کے لوگ اس سے

يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ

ہدایت حاصل کریں۔ اسی طرح ہم نے مریم کے بیٹے اور اُس کی ماں کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا۔ اُنہیں لوگوں سے

اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ ع

بچا کر ایک ٹیلے پر چشمہ کے قریب پناہ دی۔

۳ ع ۱۸ ۲

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسٰیؑ کا واقعہ درج ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ کس طرح فرعون کی قوم نے صرف اس لئے کہ موسٰیؑ

کی قوم ان کی غلام تھی۔ حضرت موسیٰ کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ اور ہلاک ہوئے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اس سے نصیحت حاصل کریں۔ اور کبھی یہ نہ دیکھیں۔ کہ نصیحت کرنے والا کس قوم سے ہے۔ صرف یہ دیکھیں۔ کہ نصیحت کیا کرتا ہے۔ اگر نیک کام کی نصیحت کرے تو فوراً اُس پر عمل کریں:۔

زُبُرًا ٹکڑے ٹکڑے۔ یَنْطِقُ۔ بولتا ہے۔ بولتی ہے۔ غَمْرَۃٍ۔ غفلت۔
یَجْئَرُوْنَ۔ وہ بلبلاتے ہیں۔ گڑگڑاتے ہیں۔ لَا تَجْئَرُوا۔ تم نہ گڑگڑاؤ۔ نہ بلبلاؤ۔
تَنْکِصُوْنَ۔ اکڑتے ہوئے۔ سٰمِرًا۔ باتیں کرنے والے۔ قصہ کہانی کہنے والے۔
تَھْجُرُوْنَ۔ تم چھوڑتے ہو۔ پرے ہٹ جاتے ہو۔ نَاکِبُوْنَ۔ ہٹ جانے والے۔ لَجُّوْا۔ وہ جم جائیں۔

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا

اور میں نے حکم دیا اپنے بھیجے ہوئے رسولو۔ میرے پاکیزہ دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ۔ اور نیک کام کرو۔ جو تم کرتے ہیں

تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿51﴾ وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا

اُسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور یہ اولاد آدم جو تمہاری امت بنائی جاتی ہے۔ ایک ہی اُمت ہے۔ ان میں سے

رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿52﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ

اختلاف نہ پیدا کرنا۔ اور دیکھو صرف مجھ سے ہی ڈرو۔ پس ان لوگوں نے اُن رسولوں کی تعلیم سے ہٹ کر اپنے اپنے مذہبی کام کو

بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿53﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿54﴾

دوسرے سے علیحدہ کر لیا۔ اب ہر ایک گروہ جو کچھ اُس کے پاس ہے اُسی پر خوش ہو رہا ہے۔ اے محمد تھوڑے عرصہ کیلئے انہیں اس غفلت

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿55﴾ نُسَارِعُ

میں ہی پڑا رہنے دے۔ ہم جو ان کی مال اور اولاد سے مدد کر رہے ہیں اسے یہ کیا سمجھ رہے ہیں۔ ہم تو ان کی بھلائی کیلئے

لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ۭ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿56﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ

جلدی کرتے ہیں مگر یہ سمجھتے ہی نہیں کہ اصل بھلائی کیا ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو اپنے پروردگار کے

خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿57﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

خوف سے کانپتے رہتے ہیں۔ اور اپنے پروردگار کی نشانیوں پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿58﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿59﴾ وَالَّذِيْنَ

ایمان رکھتے ہیں۔ اور اپنے پروردگار کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں بناتے۔ اور جو کچھ

يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿60﴾

انہیں دے رکھا ہے اسے اللہ کی راہ میں محتاجوں کو دیتے ہیں اور پھر بھی انکے دل ڈر رہے ہوتے ہیں کہ انکو اپنے رب کے پاس پھر جانا ہے

أُولَٰٓئِكَ يُسَٰرِعُونَ فِي ٱلْخَيْرَٰتِ وَهُمْ لَهَا سَٰبِقُونَ ﴿٦١﴾ وَلَا

حقیقت میں یہ لوگ ہیں جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور اس میں ایک دوسرے سے بڑھ جاتے ہیں۔ اور

نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَلَدَيْنَا كِتَٰبٌ يَنطِقُ بِٱلْحَقِّ

دیکھو ہم کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ کام کرنے کی تکلیف نہیں دیتے۔ کیونکہ ہمارے پاس ایسی کتاب ہے جو بالکل سچ سچ ہر

وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا

ایک حال سنا دے گی اسلئے قیامت کے دن کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ لیکن ان کے دل جو اس قیامت سے بالکل

وَلَهُمْ أَعْمَٰلٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا عَٰمِلُونَ ﴿٦٣﴾ حَتَّىٰٓ

غافل ہیں اور ان کے کام بھی کچھ اور ہی طرح کے ہیں جو کر رہے ہیں۔ دیکھو جب ہم

إِذَآ أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِٱلْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْـَٔرُونَ ﴿٦٤﴾ لَا

ان میں سے آسودہ لوگوں کو عذاب میں گرفتار کریں گے تو پھر یہ بلبلائیں گے۔ ہم پھر

تَجْـَٔرُوا ٱلْيَوْمَ ۖ إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ ءَايَٰتِي تُتْلَىٰ

ان سے کہیں گے کہ اب نہ بلبلاؤ تمہارا بلبلانا بے سود ہے کیونکہ ہماری طرف سے کوئی مدد نہیں دی جائیگی۔ یقیناً جب دنیا کی

عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ تَنكِصُونَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِينَ بِهِۦ

زندگی میں میری آیات تم پر پڑھی جاتی تھیں تو تم باتیں بناتے ہوئے ان سے تکبر کرتے ہوئے الٹے پاؤں

سَٰمِرًا تَهْجُرُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا ٱلْقَوْلَ أَمْ جَآءَهُم مَّا

پھر جاتے تھے کیا ان کافروں نے قرآن کی باتوں پر غور نہیں کیا۔ یا اسلئے انکار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس

لَمْ يَأْتِ ءَابَآءَهُمُ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُۥ

وہ چیز آئی ہے جو ان کے پہلے باپ دادوں کے پاس نہیں آیا تھا۔ کیا انہوں نے اپنے پیغمبر کو ہی نہیں پہچانا جو انکار

مُنكِرُونَ ﴿٦٩﴾ أَمْ يَقُولُونَ بِهِۦ جِنَّةٌۢ ۚ بَلْ جَآءَهُم بِٱلْحَقِّ

کر رہے ہیں۔ یا یہ کہتے ہیں کہ اسے جنون ہے لیکن جنون کیسا وہ تو ایک سچی بات لے کر ان کے پاس آیا ہے

وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَٰرِهُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ ٱتَّبَعَ ٱلْحَقُّ أَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ

بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حق بات سے ہی متنفر ہیں۔ اور اگر سچ کو ان کی مرضی کے مطابق تبدیل کر دیا جائے تو یقیناً آسمان

ٱلسَّمَٰوَٰتُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ بَلْ أَتَيْنَٰهُم بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ

و زمین میں اور جو کچھ اس میں ہے سب درہم برہم ہو جائے۔ ہم تو ان کے لئے نصیحت کی چیز لے کر ان کے پاس آئے ہیں

عَن ذِكْرِهِم مُّعْرِضُونَ ﴿٧١﴾ أَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ

مگر یہ تو ہر اس چیز سے ہی منہ موڑے ہوئے ہیں جو ان کیلئے نصیحت ہو سکتی ہے۔ اے محمدؐ کیا تو ان سے نصیحت کرنے کی کوئی مزدوری مانگتا ہے

وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ

جو یہ انکار کر رہے ہیں۔ تجھے تو معلوم ہے کہ تیرے پروردگار کی طرف سے جو مزدوری ملیگی وہ بہتر ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالٰی بہترین مزدوری دینے والا ہے

الربع

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ

پھر تو کیوں ان سے کچھ مانگے گا۔ بلکہ تو ضرور انہیں سیدھے راستہ کی طرف بلاتا ہوگا۔ اور یہ لوگ جنہیں آخرت کا یقین بھی نہیں ضرور اس

لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا

سیدھے راستے سے دور بھاگ رہے ہیں۔ دیکھو اگر ہم ان پر رحم کرتے ہیں اور انہیں جو تکلیف ہوتی ہے وہ دور کر دیتے ہیں تو

فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا

پھر یہ سرکشی پر جم جاتے ہیں اور اسی میں غرق ہو جاتے ہیں۔ یقیناً جب ہم نے ان کو عذاب میں پہلے پہل گرفتار کیا تو انہوں نے

اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۷۶﴾ حَتّٰىٓ اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

ہمارے سامنے عاجزی اور گریہ زاری کیوں نہیں کی ۔ یہ عذاب بڑھتا جائے گا یہاں تک کہ ہم یک بیک

ع ۴

بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۷﴾ ع

عذاب کا دروازہ ان پر کھول دیں گے اور پھر یہ بالکل ناامید ہو کر رہ جائیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ہر رسول کو ایک ہی پیغام دے کر بھیجا گیا تھا۔ لوگوں نے اپنی مرضی کے مطابق اس میں اختلاف پیدا کئے ہیں۔ اس لئے ہمیں ان اختلافات میں نہیں جانا چاہیئے۔ ہمیں قرآن کے احکام کی تبلیغ کرتے جانا چاہیئے۔ اس کے بعد نیک مسلمانوں کی علامات لکھی ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے آپ کو ان علامات کے مطابق بنائیں اس کے بعد رسول خدا صلعم کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مشرکوں کی باتیں پر ہرگز کان نہ دھریں۔ اور اگر ان کی باتوں کا خیال کیا جائے تو پھر تبلیغ کبھی ہو ہی نہیں سکیگی۔ کیونکہ ان کی تو مرضی ہے کہ ہر شخص ان کے طریقہ کی پیروی کرے یعنی مشرک ہو جائے۔ ہمیں بھی کافروں اور مشرکوں کی باتوں کا کوئی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اپنا فرض ادا کرتے رہیں۔

اَفْئِدَةَ۔ جمع فُؤاد۔ دل۔ ذَرَاَ۔ پھیلا دیا۔ يُجِيْرُ۔ پناہ دیتا ہے۔
لَا يُجَارُ۔ پناہ نہیں دی جائے گی۔ تُسْحَرُوْنَ۔ تمہیں فریب دیا جاتا ہے۔ جادو کیا جاتا ہے۔

اَتَيْنٰهُمْ۔ ہم ان کے پاس لائے ہیں۔ لَعَلَا۔ ضرور چڑھائی کرتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيْلًا

دیکھو تمہارا خدا وہی ہے جس نے تمہارے لئے کان آنکھیں اور دل بنائے مگر اس پر بھی

مَّا تَشْكُرُونَ ﴿۷۸﴾ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ

تم بہت کم شکر کرتے ہو۔ اور تمہارا خدا وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر پھیلا دیا پھر تم سب اسی کی طرف

تُحْشَرُونَ ﴿۷۹﴾ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ

حشر میں اکٹھے کئے جاؤ گے۔ اور تمہارا خدا وہی ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہی رات اور دن بدلتا رہتا ہے

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۸۰﴾ بَلْ قَالُوا مِثْلَ مَا قَالَ

تو کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے ہو۔ یہ ان باتوں پر غور نہیں کرتے بلکہ انہوں نے وہی کہا

الْأَوَّلُونَ ﴿۸۱﴾ قَالُوا أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا

جو ان کے بڑوں نے کہا تھا۔ وہ کہتے تھے کیا جب ہم مر جائیں گے اور ہماری مٹی اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو کیا اس پر بھی

لَمَبْعُوثُونَ ﴿۸۲﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا هَٰذَا مِن قَبْلُ

ہم دوبارہ اُٹھائے جاسکیں گے۔ یقیناً ہم سے بھی اور ہمارے باپ دادوں سے بھی یہی وعدہ ہوتا رہا لیکن ایسا نہیں

إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿۸۳﴾ قُل لِّمَنِ الْأَرْضُ وَمَن

ہوا اس لئے یہ تو وہی اگلوں کے افسانے ہیں۔ اے محمدؐ آپ ان سے پوچھئے بتاؤ تو زمین اور جو کچھ اس

فِيهَا إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا

میں ہے یہ سب کس کا ہے اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔ تو جھٹ کہہ دیں گے اللہ کا ہے تو ان سے کہیئے کیا تم اس پر بھی

تَذَكَّرُونَ ﴿۸۵﴾ قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ

نصیحت نہیں پکڑتے ہو۔ اے محمدؐ آپ ان سے پوچھئے بتاؤ ساتوں آسمانوں کا اور عرش عظیم کا مالک

الْعَظِيمِ ﴿۸۶﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿۸۷﴾ قُلْ مَن

کون ہے۔ تو جھٹ کہہ دیں گے اللہ ہے تو ان سے کہئے پھر کیا تم اس سے ڈرتے نہیں ہو۔ اے محمدؐ آپ

بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ

ان سے پوچھئے بتاؤ اگر تم جانتے ہو کہ ہر چیز پر کس کی حکومت ہے اور وہ کون ہے جو پناہ دیتا ہے لیکن اس کے

إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ﴿۸۹﴾

خلاف کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ تو جھٹ کہہ دیں گے اللہ ہے تو ان سے کہئے پھر تم کہاں شیطان کے فریب

بَلْ أَتَيْنَاهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِن

میں پھنس گئے ہو۔ بات یہ ہے کہ ہم ان کے پاس حق خبر لائے ہیں اور یہ جھوٹ بکتے ہیں کہ اور معبود بھی ہیں۔ یقیناً اللہ نے کسی کو بھی

وَلَدٍ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَٰهٍ ۚ إِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ إِلَٰهٍ بِمَا خَلَقَ

بیٹا نہیں بنایا اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور معبود ہے ایسا ہوتا تو فوراً ہر ایک معبود اپنی مخلوق لے کر ایک طرف کو چل دیتا

وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾

اور ضرور پھر ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتا ۔ یقیناً اللہ کی ذات جو یہ باتیں کر رہے ہیں اُن سے پاک ہے ۔

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع

وہ پوشیدہ اور ظاہر باتوں کا جاننے والا ہے اور وہ اُن چیزوں سے بہت برتر ہے جنہیں وہ خدا کا شریک مانتے ہیں ۔

۵ ع ۵

تفسیر

اِس رکوع میں خدا نے اپنی بڑی بڑی قدرتیں بیان کی ہیں ۔ اور ان کا اقرار خود کافر بھی اپنی زبان سے کرتے ہیں ۔ تو ان قدرتوں کے بیان کا حاصل مقصد یہ ہے ۔ کہ کافروں کے اُس شُبہ کا جواب دیا جائے ۔ جو یہ کہتے تھے کہ ہم جب مر کر مٹی میں مل جائیں گے ۔ اور ہماری ہڈیاں ہی ہڈیاں رہ جائیں گی تو ہم کیسے دوبارہ زندہ کئے جائینگے ۔ تو جواب میں بتایا کہ جو اتنی قُدرتیں رکھتا ہے ۔ وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے ۔ کہ تمہیں مرنے کے بعد زندہ کر دے ۔

فائدہ

زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب پر خدا کی حکومت ہے ۔ اور وہی سب کے نفع و نقصان کا مالک ہے ۔ تو ہمیں اُسی مالک کی غلامی اختیار کرنی چاہیئے ۔ جو سب مالکوں کا غیر فانی مالک ہے ۔

فائدہ

خدا جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں پناہ دیتا ہے ۔ لیکن اس کے مقابلے میں کوئی ایسا نہیں کہ جب خدا کسی پر عذاب کرنا چاہے تو اُسے پناہ دے سکے ۔ اس لئے اُس کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے اور اُس کی پناہ میں رہنے کی دعا کرنی چاہیئے ۔

مسئلہ

جو خود کو خدا کا بیٹا کہے یا کسی کو خدا کا بیٹا کہے ۔ تو وہ مُشرک ہے ۔ اور مشرک کی بخشش کبھی نہ ہوگی ۔ اس لئے ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے ؛

تُرِيَنِّيْ ۔ تو مجھے دکھائے ۔ نُرِيَكَ ۔ ہم تجھے دکھائیں ۔ هَمَزٰتِ ۔ وسوسہ ۔

ارْجِعُوْنِ ۔ مجھے واپس کر دے ۔ بَرْزَخٌ ۔ پردہ ۔ اَنْسَابَ ۔ قرابتیں ۔

تَلْفَحُ ۔ جھلس دے گی ۔ كٰلِحُوْنَ ۔ بدصورت ۔ ترش رو ۔ شِقْوَتُنَا ۔ ہماری بدبختی ۔

اِخْسَئُوْا ۔ دُور رہو ۔ ہٹو ۔	اَتَّخَذْتُمُوْهُمْ ۔ تم نے انکو پکڑ لیا ۔ بنایا	عَآدِّيْنَ ۔ شمار کرنے والے ۔
عَبَثًا ۔ بے فائدہ ۔ فضول ۔ عبث ۔	كَرِيْمٌ ۔ بزرگ ۔ بلند مرتبہ ۔	

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي

اے محمدؐ آپ یوں کہیئے ۔ کہ اے میرے پرور دگار جس عذاب کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔ اگر تو مجھے دکھا دے ۔ تو اے میرے پروردگار

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

مجھے ان ظالموں سے نہ کیجیو ۔ اور اے محمدؐ ۔ ہم اس پر یقیناً قادر ہیں کہ جس عذاب کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ آپ کو دکھا دیں ۔

اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ۭ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾

برائی کو اچھے طریقہ سے ٹال دو ۔ جو یہ کہتے ہیں ۔ ہم اُس سے خوب واقف ہیں ۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ

اور اے محمدؐ آپ یوں دعا کیجیے ۔ اے میرے پروردگار ۔ میں شیطان کے وسوسوں کی تجھ سے پناہ مانگتا ہوں ۔

بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ

کہ وہ میرے پاس آئیں ۔ اور اے محمدؐ ان کی تو یہی حالت رہتی ہے یہانتک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے

قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ

تو کہتا ہے اے میرے پروردگار مجھے دُنیا میں لوٹا دے ۔ تاکہ جو کچھ میں چھوڑ آیا ہوں ۔ اُس میں اچھے عمل کر لاؤں یہ ہرگز نہیں ہوگا

اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآىِٕلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَآىِٕهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ

یہ تو ایک بات ہے جسے وہ کہے ہی گا ۔ اور قیامت کے دن تک جس میں یہ اُٹھائے جائیں ان کے درمیان

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ

برزخ کا زمانہ ہوگا ۔ پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ اس دن باہم کوئی رشتہ داری رہیگی اور نہ کوئی ایک

وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

دوسرے کو پوچھیگا ۔ پس جس شخص کی نیکی بڑھ جائے گی تو وہی لوگ

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

کامیاب ہوں گے ۔ اور جس کی نیکی وزن میں کم ہوگی ۔ تو وہی ہیں جنہوں نے اپنا نقصان کیا

اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ

یعنی جہنم میں ہمیشہ رہیں گے ۔ آگ اُن کے چہروں کو جھلس دے گی

وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

اور وہ بد صورت ہو جائیں گے ۔ اُن سے کہا جائے گا کیا تمہارے سامنے ہماری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں

فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا

اور تم انہیں جھٹلاتے تھے۔ تو وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی

وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا

اور ہم گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں ایک دفعہ یہاں سے نکال دے۔ پھر اگر ہم کوئی

ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾ قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿١٠٨﴾ اِنَّهٗ كَانَ

گناہ کریں تو یقیناً ظالم ہوں گے۔ جواب ملیگا دور ہو جاؤ اسی میں رہنا ہوگا۔ مجھ سے بات نہ کرو۔ بیشک میرے بندوں میں

فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

سے کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو کہتے تھے اے ہمارے پروردگار ہم تجھ پر ایمان لائے ہمارے گناہ بخش دے اور تو سب

وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى

مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔ پھر تم تھے کہ اُن کی ہنسی اُڑاتے تھے۔ یہاں تک اسی ہنسی میں انہوں نے

اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿١١٠﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ

میری یاد کو بھلا دیا۔ اور تم اُن سے ہنستے ہی رہے۔ تو دیکھو آج کہ میں نے ان کے

الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿١١١﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ

صبر کے بدلے انہیں کیا اچھی جزا دی ہے کہ وہ کامیاب ہو گئے۔ پھر خدا پوچھے گا تم زمین میں

فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿١١٢﴾ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ

کس قدر رہے۔ برسوں کے شمار سے۔ وہ بولے ہم تو صرف ایک دن یا اس سے بھی کم عرصہ

يَوْمٍ فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٣﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ

رہے تو تو شمار کرنے والوں سے پوچھ لے۔ اللہ فرمائیگا اگر تم اتنا ہی کم عرصہ رہے تو کاش تم

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٤﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ

پہلے ہی جان لیتے۔ تو کیا تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ہم نے تمہیں بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم

اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ

میرے پاس لوٹائے ہی جاؤ گے۔ تو بہت برتر ہے وہ سچا بادشاہ کہ اس کے سوا کوئی

اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا

معبود نہیں وہ عرش بزرگ کا مالک ہے۔ اور جو بغیر کسی دلیل کے اللہ کے ساتھ

اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ

دوسرے معبودوں کو پکارتا ہے تو اس کا حساب خدا لے گا بیشک کافر فلاح

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

نہیں پائیں گے۔ اے محمدؐ آپ یوں کہیے کہ اے میرے پروردگار مجھے بخشدے اور رحم کر اور تو بہتر رحم کرنیوالا ہے

تفسیر

اس میں بتایا گیا ہے کہ برائی کو اچھائی سے ٹال دینا بہتر ہے۔ کافروں کو ضرور عذاب میں مبتلا ہونا پڑیگا وہاں دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ تو وہ عذر معذرت پیش کریں گے۔ لیکن قبول نہ ہوگی۔ نیکوکاروں کو کامیابی ہوگی۔ اور بدکار نامراد ہوں گے۔ اخیر میں دعا مذکور ہے۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ

چونسٹھ ۶٤ آیتیں — نو ۹ رکوع

اِجْلِدُوْا۔ دُرّے مارو۔	لَا تَاْخُذْكُمْ۔ نہ پکڑے تمہیں۔	رَاْفَةٌ۔ مہربانی۔ رحم۔
لَا يَنْكِحُ۔ نہیں نکاح کرتا۔	زَانِيَةٌ۔ زناکار عورت	مُشْرِكَةٌ۔ مشرک عورت۔
زَانٍ۔ زناکار مرد۔	مُشْرِكٌ۔ شرک کرنے والا مرد۔	حُرِّمَ۔ حرام کردیا گیا۔
ثَمٰنِيْنَ۔ اسّی (۸۰)	يَرْمُوْنَ۔ تہمت لگاتے ہیں۔	يَدْرَؤُا۔ دفع کرتا ہے۔ ٹال دیتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿﴾

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے جو بخشش کرنے والا نہایت رحم والا ہے۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ

یہ سورت ہم نے نازل کی اور اس کے احکام فرض کردیئے اور اس میں ہم نے کھلی آیتیں نازل کردیں

لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا

تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد

كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا

ہر ایک کو سو دُرّے مارو اور اگر تم اللہ اور قیامت کے

رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ

دن پر ایمان رکھتے ہو تو خدا کا حکم جاری کرنے میں تمہیں ترس نہیں آنا چاہیئے۔

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَاۤئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ

اور چاہیئے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت عبرت کے لئے ان پر عذاب ہوتا دیکھے۔ زانی مرد زنا کرنے والی عورت

اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ

نکاح کرتا ہے زانی یا مشرک ہی سے اور زنا کرنے والی عورت سے یا شرک کرنے والی سے ہی سے شادی کرتا ہے

مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ③ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ

اور یہ نکاح مسلمانوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔ اور جو لوگ پاک دامن

الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ

عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور پھر چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسّی دُرّے مارو

جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اور کبھی ان کی گواہی قبول نہ کرو اور یاد رکھو

الْفٰسِقُوْنَ ④ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ

کہ یہی فاسق لوگ ہیں۔ سوائے اُن کے جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور اس بات کی اصلاح کر دیں

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑤ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ

تو یقیناً اللہ غفورٌ رحیم ہے۔ اور جو لوگ اپنی بیویوں کو تہمت لگاتے ہیں

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ

پھر ان کے سوا اور کوئی گواہ نہ لا سکیں تو ان میں سے ایک ہی کی

اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ⑥ وَالْخَامِسَةُ

چار دفعہ یہ گواہی لی جائے کہ خدا کی قسم میں سچا ہوں۔ اور پانچویں دفعہ

اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ⑦ وَيَدْرَؤُا

یہ کہے تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔ کہ اگر وہ جھوٹ کہتا ہو اور عورت

عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ

سے عذاب یوں ٹل سکتا ہے کہ وہ چار دفعہ یوں گواہی دے کہ خدا کی قسم کہ یقیناً اس کا شوہر

الْكٰذِبِيْنَ ⑧ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ

جھوٹا ہے۔ اور پانچویں دفعہ یوں کہے کہ خدا کا اس پر غضب ہو

اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ⑨ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

اگر اس کا شوہر سچا ہو۔ اور اے لوگو اگر تم پر خدا کا فضل

وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ⑩

اور اُس کی رحمت نہ ہوتی۔ اور خدا توبہ قبول کرنے والا اور صاحب حکمت نہ ہوتا (تو جھوٹ تہمت لگانے والوں کا برا حال ہوتا)

ع ۷

تفسیر

اس سورت میں بہت سے احکام مذکور ہیں جو معاشرتی زندگی سے متعلق ہیں۔ اس سورت کا نام النور اس وجہ سے ہے کہ اس میں خدا کے بارہ میں مذکور ہے کہ وہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے۔ اور اس کے بارے میں مثال بیان کی گئی ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

پھر زنا کی سزا کا بیان ہے۔ اس کے بعد تہمت لگانے والوں کی سزا کا ذکر ہے۔ اس کے بعد لعان کا ذکر ہے۔

اِفْكٌ۔ تہمت۔ الزام۔ لَا تَحْسَبُوْهُ۔ اسے نہ سمجھو۔ امْرِئٍ۔ شخص۔

سَمِعْتُمُوْهُ۔ تم نے اسے سنا۔ اَفَضْتُمْ۔ چرچا کیا تم نے۔ تَلَقَّوْنَهٗ۔ تم لاتے تھے۔ اسکو کہتے تھے

هَيِّنًا۔ آسان معمولی۔ تَشِيْعَ۔ پھیلے۔ شائع ہو۔ فَاحِشَةٌ۔ بےحیائی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ

یقیناً جن لوگوں نے تہمت لگائی وہ تم میں ہی ایک جماعت تھی تم اسے اپنے حق میں برا نہ سمجھو

شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ

بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے ہر ایک شخص کے لئے ان میں سے اس گناہ کی سزا ہے

مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١﴾

جو اس نے کیا اور جس نے گناہ میں بڑا حصہ لیا اُسے عذاب بھی سخت ہوگا۔

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ

اے مسلمانو جب تم نے تہمت کو سنا تو مسلمان مردوں اور عورتوں نے اپنے ہی لوگوں کے بارے میں نیک گمان

خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٢﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ

کیوں نہ کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو صریح بہتان ہے۔ بھلا تہمت لگانے والے اس پر

بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ

چار گواہ کیوں نہ لائے تو پھر جب وہ گواہ ہی نہ پیش کرسکے تو خدا کے

عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

نزدیک وہی جھوٹے ٹھہرے۔ اور اگر تم مسلمانوں پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ

دنیا و آخرت میں نہ ہوتی تو یقیناً اس بات کا جو تم نے چرچا کیا تو اس کے بدلے تمہیں سخت عذاب پہنچتا

عَظِيمٌ ﴿١٤﴾ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم

ذرا وہ وقت یاد کرو جب تم اپنی زبانوں پر ایسی بات لاتے اور منہ سے کہتے تھے

مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ

جس کا تمہیں علم ہی نہیں تھا اور تم یہ کہدیا معمولی بات سمجھتے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک

اللَّهِ عَظِيمٌ ﴿١٥﴾ وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا

سخت گناہ کی بات تھی۔ اور جب تم نے یہ بہتان کا واقعہ سنا تو کیوں نہ کہدیا کہ ہمیں یہ کب

أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ ﴿١٦﴾

روا ہے کہ ہم ایسی بات منہ سے نکالیں۔ اے اللہ تو پاک ہے یہ تو صریح بہتان ہے۔

يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِن كُنتُم

خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ کبھی پھر ایسی حرکت نہ کرنا اگر تم

مُّؤْمِنِينَ ﴿١٧﴾ وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ

مسلمان ہو۔ اور اللہ تمہارے لئے آیتیں بیان کرتا ہے اور وہ صاحب علم و

حَكِيمٌ ﴿١٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي

حکمت ہے یقیناً ان لوگوں کے لئے دنیا و آخرت میں سخت عذاب ہے جو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں

الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

بیحیائی پھیل جائے اور اللہ کو سب علم ہے

وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ

تمہیں علم نہیں ہے۔ اور اگر اللہ کا فضل و رحمت

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾

تمہارے شامل حال نہ ہوتا اور یہ کہ خدا نرمی کرنے والا اور مہربان نہ ہوتا (تو تمہیں بہت عذاب ہوتا)

ع ۲

تفسیر

اس رکوع میں حضرت عائشہ پر جو تہمت لگائی تھی۔ اور جسے " واقعہ افک " کہتے ہیں۔ اس کا بیان ہے۔ تہمت لگانے کی برائی بیان کی گئی ہے۔ اور ایسا کرنے والوں کو حکم یہ ہے۔ کہ وہ چار گواہ اپنی بات کی سچائی میں پیش کریں۔

پھر مسلمانوں کو بتایا گیا ہے۔ کہ ایسی بات کے بارے میں جو صریحاً خلاف واقعہ ہو فوراً کسی کے کہے سے اُسے ماننا ٹھیک نہیں۔ بلکہ اس کی جانچ پڑتال کرنا ضروری ہے۔ اور آپس میں ایک دوسرے پر حسن ظن رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

مَا زَکٰی۔ نہ پاک ہوتا۔ یُزَکِّیْ۔ پاک کرتا ہے۔ لَا یَأْتَلِ۔ قسم نہ کھائیں۔
اُولُوا الْفَضْلِ۔ مالدار لوگ۔ سَعَةِ۔ وسعت۔ مقدور۔ اَلَا تُحِبُّوْنَ۔ کیا تم نہیں چاہتے ہو۔
غٰفِلٰتِ۔ غافل عورتیں۔ لُعِنُوْا۔ ان پر لعنت کی گئی۔ اَلْسِنَتُهُمْ۔ زبانیں۔
خَبِیْثُوْنَ۔ خبیث لوگ۔ خَبِیْثٰتِ۔ خبیث عورتیں۔ طَیِّبِیْنَ۔ پاک مرد۔ پاک لوگ۔
طَیِّبٰتِ۔ پاک عورتیں۔ مُبَرَّءُوْنَ۔ وہ بری ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ وَمَنْ
اے ایمان والو شیطان کی پیروی نہ کرو اور جو کوئی

یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ
شیطان کی پیروی کرتا ہے تو وہ سمجھ لے کہ شیطان تو بےحیائی اور بُرے کاموں کا حکم دیتا ہے

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ
اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم سے کوئی کبھی بھی پاک نہ ہوتا

اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ
یہ تو اللہ ہی ہے جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور وہ سننے والا اور علم

عَلِیْمٌ ﴿۲۱﴾ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ
رکھنے والا ہے۔ اور تم سے مالدار اور صاحب مقدور لوگ اپنے قرابت داروں

یُّؤْتُوْۤا اُولِی الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ
مسکینوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہ دینے کی قسم نہ کھا بیٹھیں

اللّٰهِ ۪ۖ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ
چاہیئے کہ ان کی خطا معاف کر دیں اور ان سے درگذر کریں کیا تم یہ نہیں پسند کرتے ہو کہ خدا تمہیں بخشدے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک جو لوگ پاک دامن

الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

بے خبر اور ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں دُنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی گئی اور ان کے لئے سخت عذاب ہے۔

يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا

اس دن جب کہ ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے عملوں کی

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَىِٕذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ

گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ اُن کو پوری پوری سزا دیگا اور وہ جان لیں گے

اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ

اللہ ہی تو حق صریح ہے۔ ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد

لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓىِٕكَ

ناپاک عورتوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں یہ پاک

مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾

لوگ ہیں جو باتیں لوگ ان کی نسبت کہتے ہیں اُن سے بری ہیں ان کے لئے خدا کے نزدیک بخشش اور اچھی روزی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ شیطان کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ بُری اور بیحیائی کی باتوں کی طرف راغب کرتا ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ نیکی کے کام کی قسم نہیں کھانی چاہیئے۔ کیونکہ صدیق اکبر رضؓ نے اپنے ایک قریبی کے ساتھ ہر قسم کا احسان نہ کرنے کی قسم کھائی تھی۔ اس لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ تمام واقعاتِ افک سے متعلق آیتیں بیان ہو رہی ہیں۔ اسکے بعد بتایا گیا ہے۔ کہ آخرت میں ہاتھ پاؤں اور زبان ٹھیک ٹھیک ہر ایک کے کام کی گواہی دے گی۔

تَسْتَاْنِسُوْا - اجازت لو۔ اذن لو۔ غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ - بے آباد جس میں کوئی نہ رہتا ہو۔ يَغُضُّوْا - وہ نیچی رکھیں۔

يَغْضُضْنَ - وہ عورتیں نیچی رکھیں۔ لَا يُبْدِيْنَ - وہ عورتیں ظاہر نہ کریں۔ يَضْرِبْنَ - وہ ڈال لیں لٹکا لیں۔

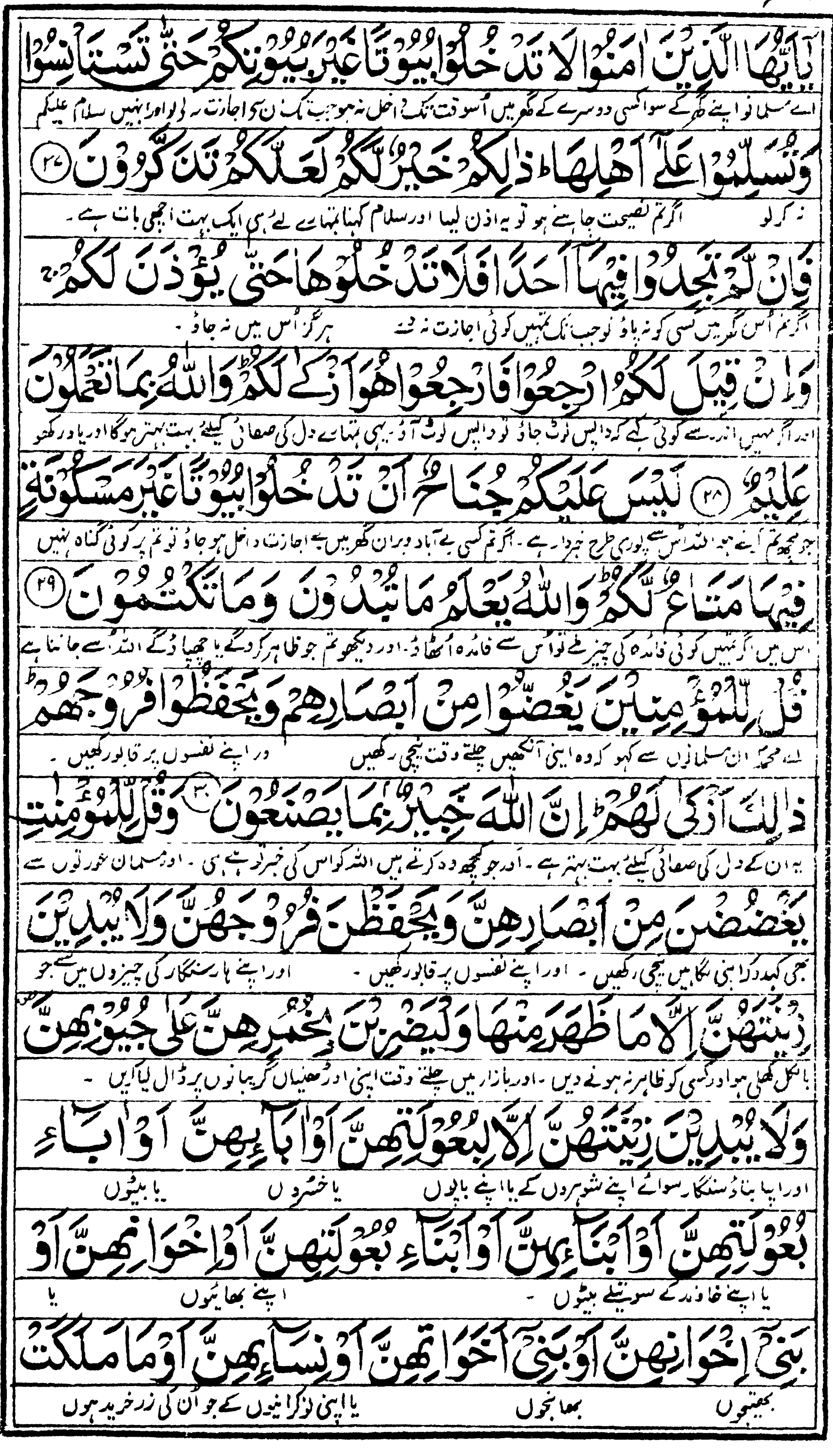
خُمُرِ - پلو۔ اوڑھنیاں۔ جُيُوْبِ - جمع جیب۔ گریبان۔ تَابِعِيْنَ - کام کاج کرنے والے۔

اِرْبَةِ - خواہش۔ عَوْرٰتِ - بھید۔ چھپی ہوئی بات۔ يُخْفِيْنَ - وہ چھپائے ہوئے ہیں۔

اَيَامٰى - رانڈیں۔ بیوائیں۔ اِمَآءِ - غلام عورتیں۔ لونڈیاں۔ يَسْتَعْفِفْ - بچے رہیں عفیف رہیں

الْكِتٰبَ - آزادی کا معاہدہ۔ كَاتِبُوْهُمْ - انکے ساتھ آزادی کا معاہدہ کرو۔ فَتَيٰتِ - لونڈیاں جمع فتية

بِغَاءِ - حرامکاری۔ تَحَصُّنًا - پاکدامنی۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا

اے مسلمانو اپنے گھر کے سوا کسی دوسرے کے گھر میں اُس وقت تک داخل نہ ہو جب تک ان سے اجازت نہ لے لو اور انہیں سلام علیکم

وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٢٧﴾

نہ کر لو ۔ اگر تم نصیحت چاہتے ہو تو یہ اذن لینا اور سلام کہنا تمہارے لئے ہی ایک بہت اچھی بات ہے۔

فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ

اگر تم اُس گھر میں کسی کو نہ پاؤ تو جب تک تمہیں کوئی اجازت نہ دے ہرگز اُس میں نہ جاؤ۔

وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

اور اگر تمہیں اندر سے کوئی کہے کہ واپس لوٹ جاؤ تو واپس لوٹ آؤ یہی تمہارے دل کی صفائی کیلئے بہت بہتر ہوگا اور یاد رکھو

عَلِيمٌ ﴿٢٨﴾ لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ

جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُسے پوری طرح خبردار ہے۔ اگر تم کسی بے آباد ویران گھر میں بے اجازت داخل ہو جاؤ تو تم پر کوئی گناہ نہیں

فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ ﴿٢٩﴾

اس میں اگر تمہیں کوئی فائدہ کی چیز ملے تو اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اور دیکھو تم جو ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے اللہ سے جانتا ہے

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ

اے محمدؐ ان مسلمانوں سے کہو کہ وہ اپنی آنکھیں چلتے وقت نیچی رکھیں اور اپنے نفسوں پر قابو رکھیں

ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٣٠﴾ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ

یہ ان کے دل کی صفائی کیلئے بہت بہتر ہے۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ کو اس کی خبر رہتی ہے۔ اور مسلمان عورتوں سے

يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ

بھی کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور اپنے نفسوں پر قابو رکھیں اور اپنے ہار سنگار کی چیزوں میں سے جو

زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ

بالکل کھلی ہوا در کسی کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور بازار میں چلتے وقت اپنی اوڑھنیاں گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ

اور اپنا بناؤ سنگار سوائے اپنے شوہروں کے یا اپنے باپوں یا خسروں یا بیٹوں

بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ

یا اپنے خاوند کے سوتیلے بیٹوں - اپنے بھائیوں یا

بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ

بھتیجوں بھانجوں یا اپنی لڑکیوں کے جو ان کی زر خرید ہوں

أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ

یا ایسے ہی گھر میں کاروبار کرنے والے مردوں پر جنہیں کوئی فضول خواہش نہ ہو یا

الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ

ایسے بچوں پر جنہیں ابھی عورتوں کے بھید سے واقفیت نہ ہوئی ہو۔ اور کسی پر ظاہر نہ کریں۔ اور مسلمان عورتوں کو

بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ

چاہیے کہ چلتے وقت اپنا پاؤں اس قدر زور سے زمین پر نہ ماریں جس سے کہ اُنکے بناؤ سنگار کی چھپی ہوئی چیزوں کی جھنکار سے

جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣١﴾ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ

ان چیزوں کا پتہ چل سکے۔ اور اے مسلمانو سب مرد اور عورت اللہ کیطرف رجوع کرو۔ تاکہ دین و دنیا میں کامیاب ہو۔ اور اے مسلمانو۔

وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ

اپنی بیوہ عورتوں کا نکاح کرو اور بیاہ کرو۔ اور اسی طرح جو تمہارے لونڈی غلام نکاح لائق ہوں اُن کا بھی نکاح کرو اور بیاہ کرو

اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ

اگر وہ غریب ہیں تو اللہ اپنے فضل و کرم سے اُنہیں مستغنی کر دیگا۔ کیونکہ اللہ ہی رزق میں وسعت دینے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔

لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ

جنہیں نکاح کیلئے کوئی عورت نہ مل سکے تو اُنہیں چاہیئے کہ اُس وقت تک حرامکاری سے بچے رہیں جبتک کہ اللہ اُنہیں مالدار نہ کرے

يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ

ورنہ وہ نکاح کیلئے عورت ڈھونڈ سکیں۔ اور اگر تمہارے غلاموں میں سے کوئی تم سے اپنی آزادی کیلئے معاہدہ کرنا چاہے تو اگر تم

فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا

ان میں اچھی باتیں دیکھو تو ضرور انکے ساتھ ایسا معاہدہ کر لو اور جو مال و دولت تمہیں اللہ نے دے رکھا ہو۔ اُس میں سے انکو دو

فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ

اور یاد رکھو اگر تمہاری لونڈیاں پاکدامن رہنا چاہیں تو اُنہیں ہرگز ہرگز دنیوی فائدے کیلئے حرامکاری پر مجبور نہ کرو۔ اور جو انہیں مجبور کرے گا

وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٣﴾

اسکا گناہ اُس پر ہی ہوگا اُن لونڈیوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اور تو اُنکو بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے کیونکہ وہ مجبور کی گئیں۔

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَمَثَلًا مِنَ الَّذِينَ خَلَوْا

اور دیکھو ہم نے تمہاری طرف بالکل واضح نشانیاں اُتاری ہیں اور پہلے لوگوں کی مثالیں بھی دی ہیں۔ جو تم سے

مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٤﴾ ع

پہلے گذر چکے ہیں جو کہ پرہیزگاروں کی نصیحت کے لئے کافی ہیں۔

ع ۴ ۱۰

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تہذیب اور شائستگی سکھائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ کسطرح اُنہیں دوسروں کے گھروں میں داخل ہوتے وقت سلام علیکم کہنا چاہیئے۔ اور کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے داخل نہیں ہونا چاہیئے۔ اسکے بعد عورتوں کو پردہ کی تعلیم دیگئی ہے۔ یہ پردہ بہت سی بُرائیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسکے بعد بیواؤں کے نکاح کی ہدایت کیگئی ہے۔ بیواؤں کا نکاح رسول خدا صلعم کی سنت بھی ہے۔ اور اس سے بہت فائدے بھی ہیں سب سے بڑا فائدہ تو حرامکاری سے بچاؤ ہے۔ اسکے بعد لونڈی غلاموں سے بھی ایسا ہی سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور لونڈیوں تک کو حرامکاری پر مجبور کرنے سے روکا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ اس فعل کو بہت ناپسند کرتا ہے۔ اسلئے وہ لونڈی غلاموں تک کی شادی کر دینے کی ہدایت کرتا ہے۔ ہمیں اس بُرے فعل سے بچنا چاہیئے۔ ورنہ ہم بھی پہلی قوموں کی طرح رُسوا اور خوار ہو جائیں گے ؁

مِشْكٰوةٍ - چراغ رکھنے کا طاق۔ مِصْبَاحٌ - چراغ۔ زُجَاجَةٍ - شیشہ۔
دُرِّيٌّ - موتی کیطرح چمکتا ہوا۔ يُّوْقَدُ - جلایا جاتا ہو۔ يُضِيْٓءُ - وہ روشن ہو۔
لَا تُلْهِيْهِمْ - اُنہیں غافل نہیں کرتی۔ سَرَابٍ - چمکتی ریت۔ بِقِيْعَةٍ - چٹیل میدان۔
ظَمْاٰنُ - پیاسا۔ لُّجِّيٍّ - گہرا۔ لَمْ يَكَدْ - قریب نہیں۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ
اللہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے اور اسکی مثال یوں ہے کہ ایک طاق ہو جس میں چراغ روشن ہو

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ
اور وہ چراغ سیشہ کی قندیل میں ہو۔ اور وہ قندیل گویا ایک روشن ستارہ ہو۔ اور وہ چراغ زیتون کے

مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ
مبارک درخت کے تیل سے جلایا جاتا ہو۔ جو نہ مشرقی سمت ہو نہ مغربی سمت۔ قریب ہو کہ اسکا

زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ
تیل خود بخود جل اُٹھے چاہے اسے آگ بھی نہ لگائی جائے۔ تو وہ یوں نور پر نور ہے۔ یعنی سراپا نور ہی نور ہے۔

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۙ (۳۵)
اللہ جسے چاہتا ہے اپنے اس نور کی ہدایت کر دیتا ہے۔ اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے۔ اور اللہ ہر شئے سے واقف ہے

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا

یہ نور ایسے گھروں میں ہے جن میں خدا نے اجازت دی ہے کہ اسکا ذکر کیا جائے اور اسکا نام لیا جائے۔ ان میں صبح و شام اس کی

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ

تسبیح بیان کی جاتی ہے۔ وہ لوگ ایسے ہیں جنہیں یاد خدا سے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے

ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ

نہ تجارت روک سکتی ہے۔ اور نہ خرید و فروخت۔ وہ اُس دن سے ڈرتے رہتے ہیں

فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿۳۷﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا

جس دن دل اور آنکھیں پھر جائیں گی۔ تاکہ اللہ جو کچھ انہوں نے کیا اسکا انہیں اچھا بدلہ دے

وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۸﴾

اور اپنے فضل سے اسے اور بڑھا دے۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ

جو لوگ کافر ہو گئے ہیں اُن کے اعمالوں کی مثال ایسی ہے کہ ایک چٹیل میدان میں سراب ہو۔ کہ جسے پیاسا

حَتّٰٓي اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ

پانی سمجھ رہا ہو یہاں تک کہ جب اسکے نزدیک پہنچتا ہے تو وہاں کچھ بھی نہیں پاتا۔ اسی طرح وہ قیامت کے دن اللہ

وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۳۹﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ

کو اپنے پاس پائیگا جو اسکا اسی وقت پورا پورا حساب کر دیگا۔ اور اللہ یقیناً بہت جلدی حساب کر دینے والا ہے۔ یا اسکی مثال ان اندھیروں کی سی ہے جو گہرے

مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ۭ

سمندر میں ہوں کہ اسے موج نے ڈھانپ لیا ہو اور اسی پر اور موج ہو پھر ان موجوں پر بادل چھا گیا ہو اور اس طرح ایک اندھیرے پر دوسرا اندھیرا چھا گیا ہو

اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾

تو جب وہ ان اندھیروں میں اپنا ہاتھ نکالے تو اسے دیکھ بھی نہ سکے۔ تو اللہ ہی جسے کوئی روشنی نہ دے۔ تو اسکے لئے کوئی روشنی نہیں ہو سکتی۔

ع ۵ ۶ ۱۱

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ کے نور کی مثال دی گئی ہے۔ کہ وہ نور پر نور یا سراپا نور ہی نور ہے۔ اور وہ نور اللہ جسے چاہتا ہے دکھاتا ہے۔ جیسے اسلام کی ہدایت ہو گئی۔ گویا اُس نے وہ نور پا لیا۔ اور اُن لوگوں کے لئے جو خدا کی یاد سے کبھی کسی حالت میں بھی غافل نہیں ہوتے بہت اجر کا وعدہ ہے۔

کافروں کے اعمال کی جزا کو خدا نے سراب کی مانند بتایا ہے کہ جس طرح وہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا اسی طرح

اُن کے اعمال بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ ان کی کوئی جزا نہیں ہو گی۔
پھر جس طرح اپنے نور کی مثال بیان کی۔ اسی طرح کفر کی تاریکیوں کی مثال بیان کی گئی ہے :۔

صٰفّٰتٍ۔ صف باندھے ہو بازو سمیٹے ہوئے۔ یُزْجِیْ۔ وہ ہانک لے جاتا ہے۔ یُؤَلِّفُ۔ جوڑتا ہے۔
رُکَامًا۔ تہ بتہ جما ہوا۔ گاڑھا۔ وَدْقَ۔ مینہ۔ خِلٰلِهٖ۔ سوراخ۔ درمیان۔ بَرَدٍ۔ اولے۔
سَنَا۔ چمک۔ رِجْلَیْنِ۔ پاؤں۔ دو پاؤں۔ دُعُوْآ۔ وہ پکارے جاتے ہیں۔ بلائے جاتے ہیں۔ مُذْعِنِیْنَ۔ جھکے سر، گردن دبائے بلا حیل و حجت
یَحِیْفَ۔ وہ ظلم کرے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ
کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ آسمانوں اور زمین میں جو چیزیں ہیں سب خدا کی پاکی بیان کرتی ہیں یہاں تک کہ اڑنے والے پرندے بھی

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ
اسکی تسبیح کرتے ہیں۔ ہر ایک اپنی نماز اور تسبیح کی کیفیت جانتا ہے۔ اور جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں۔ اللہ اس سے خوب واقف ہے۔ اور آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُزْجِیْ سَحَابًا
زمین کی حکومت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور اسی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہو۔ کہ اللہ بادل کو منڈ سے چلاتا ہے

ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ
پھر انہیں ملا دیتا ہے۔ پھر وہ گھٹا بن جاتی ہے۔ اور تم دیکھو گے کہ مینہ اس میں برس رہا ہے۔ اور آسمانوں سے اور پہاڑ

وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا مِنْۢ بَرَدٍ فَیُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ
جیسے بادلوں سے اولے برساتا ہے۔ پھر جس کو چاہتا ہے اُن سے تکلیف دیتا ہے۔

وَیَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ ؕ یَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾
اور جس سے چاہتا ہے اُنسے ہٹا لیتا ہے اور اس بادل میں سے ایسی تیز بجلی نکلتی ہے کہ آنکھوں کو چکا چوند کر دیتی ہے۔

یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾
اللہ رات اور دن کو بدلتا رہتا ہے۔ اس میں یقیناً سمجھنے والوں کے لئے عبرت ہے۔ اور اللہ نے ہر جانور کو پانی

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ
سے پیدا کیا۔ پھر کوئی ان میں سے اپنے پیٹ کے بل رینگتا ہے اور کوئی دو پاؤں

مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰى رِجْلَیْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ یَخْلُقُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ؕ
پر چلتا ہے۔ اور کوئی چار پاؤں پر۔ اور اللہ جو چاہیگا ان کے علاوہ پیدا کرے گا۔ وہ یقیناً

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ
ہر بات پر قادر ہے۔ بیشک ہم نے کھلی کھلی آیتیں اتاری ہیں۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت

يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٤٦﴾ وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ

راہ پر لگا دیتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر

وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِّنْهُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا

ایمان لائے اور اسکے احکام کو قبول کیا۔ پھر ان میں سے بعض لوگ اس عہد کے بعد پھر جاتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

یہ یقیناً ایماندار نہیں ہیں۔ اور جب یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں۔ تاکہ انکے

إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِن يَكُن لَّهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ

درمیان فیصلہ کیا جائے۔ تو اچانک ان میں سے ایک فریق اس سے روگردانی کرنے لگتا ہے۔ اور اگر ان میں سے کسی کا کوئی حق نکلتا ہے

مُذْعِنِينَ ﴿٤٩﴾ أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن

تو بلا حیل وحجت چلے آتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے۔ یا شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ یا اس بات سے ڈرتے

يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولُهُ ۚ بَلْ أُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٥٠﴾

ہیں کہ اللہ اور اسکا رسول ان پر ظلم کرے گا۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ حقیقتاً یہی ظالم لوگ ہیں

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہر چیز اسکی تسبیح کرتی ہے۔ اور طریقے و طور مختلف ہیں

اسکے بعد اپنی قدرت کا نظارہ دیکھنے کا حکم ہوتا ہے کہ کس طرح خدا بادلوں کی گھٹائیں چڑھا لاتا ہے۔ اور ان سے مینہ برساتا ہے۔

پھر اپنی مخلوقات کا بیان ہے۔ کہ بعض آدمی ہیں۔ بعض چوپائے ہیں۔ بعض رینگنے والے جانور ہیں

اسکے بعد منافقوں کا بیان کیا گیا ہے۔

مَا حُمِّلْتُمْ جو کچھ تم نے اٹھایا۔ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ تاکہ انکو دنیا کی خلافت دے۔ لَيُمَكِّنَنَّ ـ تاکہ طاقت بخشے۔

لَيُبَدِّلَنَّهُمْ ـ تاکہ بدل دے۔ تُرْحَمُونَ ۝ رحم کیے جاؤ گے۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ

جب مومنین اللہ اور اسکے رسول کی طرف اسلئے بلائے جائیں کہ ان کے آپس کے جھگڑے چکا دیئے جائیں

أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَن يُطِعِ

تو ان کو کہنا چاہیئے کہ ہم نے سنا اور اطاعت قبول کی۔ یہی لوگ ہیں جو آخرت میں فلاح پائیں گے۔ اور جو شخص اللہ

اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٥٢﴾

اور اسکے رسول کا حکم مانے اور اللہ سے ڈرے اور اسکی ناراضامندی سے بچتا رہے۔ تو ایسے ہی لوگ آخرکار اپنی مراد کو پہنچیں گے

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا

اور اے پیغمبر یہ منافقین آپ سے اللہ کی پکی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ آپ ہمکو بلائیں گے۔ تو ہم گھر بار چھوڑ کر آپ کیلئے ضرور نکل

تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ

کھڑے ہونگے۔ آپ کہدیجئے کہ تم لوگ قسمیں نہ کھاؤ۔ تمہاری اطاعت ظاہر ہے۔ اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ اے پیغمبر

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ

آپ ان لوگوں سے کہدیجئے کہ اللہ اور اُسکے رسول کا حکم مانو۔ پھر اگر تم خدا کے حکم سے رُوگردانی کروگے تو جو ذمہ داری رسول پر ہے

مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾

اسکے جوابدِہ وہ ہیں۔ اور جو اطاعت کی ذمہ داری تم پر ہے اسکے جوابدِہ تم ہو۔ اور اگر رسول کی اطاعت کروگے تو ضرور راہ پا جاؤگے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى

اور رسول کے ذمہ تو صرف خدا کے حکم کو صاف طور پر پہنچا دینا ہے اور بس۔ لوگو تم میں سے جو لوگ نیک کام کرنیوالے ہیں۔ ان سے اللہ نے وعدہ

الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ

کر رکھا ہے کہ ملک کی خلافت وہ انہیں اسی طرح عطا کریگا۔ جس طرح کہ پہلے لوگوں کو عطا کی تھی۔ اور جس دین کو اس نے ان کیلئے پسند

الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ

کیا ہے۔ اسکو ان کیلئے جما کر رہیگا۔ اور خوف جو انہیں لاحق ہے اسے امن سے بدل دیگا تاکہ میری عبادت اطمینان کیساتھ کرتے رہیں

لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

اور کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور جو شخص ان تمام احسانات کے بعد بھی ناشکری کرے گا۔ تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ

مسلمانو نماز پڑھا کرو۔ زکوٰۃ دیا کرو اور رسول کے کہے پر چلا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اے پیغمبر یہ خیال نہ کرنا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾

کہ کفار ملک میں کہیں بھاگ کر ہمیں ہرا دینگے۔ نہیں یہ خود ہی ہاریں گے اور آخرکار انکا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے

تفسیر

مسلمانوں سے زمین کی حکومت دینے کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے۔ مگر ایسے شخص کو جو ایماندار ہو اور نیک عمل بھی کرتا ہو۔ اور کسی طرح کی شرکت نہ ہو جیسا کہ کہا گیا ہے۔ اور یہ وعدہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ کا ہے جو بادشاہ بنایا کرتا ہے حکومتیں تقسیم کرتا ہے اور پھر بھی اسکے خزانے میں کمی نہیں ہوتی پھر اسکے وعدہ پر یقین نہ کرنا بدبختی نہیں تو اور کیا ہے۔

طَوّٰفُوْنَ۔ گھومنے جانے والے۔ اَطْفَال جمع طفل کی بچے۔ حُلُم۔ بلوغ۔ قَوَاعِدُ بڑی بوڑھی عورتیں۔

مُتَبَرِّجٰتٍ ۔ بناؤ ۔ دکھاؤ ۔ لَیَسۡتَعۡفِفۡنَ ۔ وہ عورتیں پاکدامنی کریں ۔ اَعۡرَج ۔ لنگڑا ۔
مَفَاتِحَ ۔ کنجیاں ۔ صَدِیۡقِکُمۡ ۔ تمہارے دوست ۔ تَحِیَّۃً ۔ سلام ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِیَسۡتَاۡذِنۡكُمُ الَّذِیۡنَ مَلَكَتۡ اَیۡمَانُكُمۡ وَالَّذِیۡنَ لَمۡ
مسلمانو ۔ تمہارے لونڈی غلام اور جو تم میں سے

یَبۡلُغُوا الۡحُلُمَ مِنۡكُمۡ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنۡ قَبۡلِ صَلٰوةِ الۡفَجۡرِ وَحِیۡنَ تَضَعُوۡنَ
بلوغ کو نہیں پہنچے ہیں تین وقت میں تمہارے پاس آنے کی تم سے اجازت لے لیا کریں ۔ ایک تو صبح سے پہلے

ثِیَابَكُمۡ مِّنَ الظَّهِیۡرَةِ وَمِنۡۢ بَعۡدِ صَلٰوةِ الۡعِشَآءِ ؕ ثَلٰثُ عَوۡرٰتٍ لَّكُمۡ ؕ
اور دوسرے جبکہ دوپہر کو سونے کیلئے معمول کے مطابق کپڑے اُتار دیا کرتے ہو اور تیسرے نماز عشا کے بعد ۔ کیونکہ یہ تین وقت تمہارے

لَیۡسَ عَلَیۡكُمۡ وَلَا عَلَیۡهِمۡ جُنَاحٌۢ بَعۡدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوۡنَ عَلَیۡكُمۡ بَعۡضُكُمۡ
پردے کے وقت ہیں ۔ ان تینوں وقتوں کے علاوہ بے اذن آنے دینے کا گناہ نہ تم پر ہے اور نہ آنے والے پر کیونکہ وہ اکثر تمہارے پاس

عَلٰی بَعۡضٍ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الۡاٰیٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَكِیۡمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا
آتے جاتے رہتے ہیں ۔ اور تم میں سے بعض کو بعض لونڈی غلام کو تمہارے پاس آنے جانے کی ضرورت لگی رہتی ہے یوں اللہ کھول کھول کر تم سے احکام بیان

بَلَغَ الۡاَطۡفَالُ مِنۡكُمُ الۡحُلُمَ فَلۡیَسۡتَاۡذِنُوۡا كَمَا اسۡتَاۡذَنَ الَّذِیۡنَ مِنۡ
کرتا ہے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے ۔ مسلمانو جب تمہارے لڑکے بلوغ کو پہنچیں تو جس طرح ان سے بڑے لڑکے اذن مانگا کرتے تھے ۔

قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰیٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَكِیۡمٌ ﴿۵۹﴾ وَالۡقَوَاعِدُ
اسی طرح یہ بھی اذن مانگا کریں ۔ اللہ یوں تم سے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے کیونکہ اللہ حکمت والا اور جاننے والا ہے ۔ اور بڑی

مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیۡ لَا یَرۡجُوۡنَ نِكَاحًا فَلَیۡسَ عَلَیۡهِنَّ جُنَاحٌ اَنۡ یَّضَعۡنَ
بوڑھی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں ۔ وہ اگر اپنے کپڑے اُتار رکھیں تو ان پر گناہ نہیں بشرطیکہ انکو اپنا بناؤ

ثِیَابَهُنَّ غَیۡرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیۡنَةٍ ؕ وَاَنۡ یَّسۡتَعۡفِفۡنَ خَیۡرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ
دکھانا منظور نہ ہو ۔ اور اگر اسکی بھی احتیاط رکھیں تو ان کے حق میں اور بہتر ہے اور اللہ سب کی

سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۶۰﴾ لَیۡسَ عَلَی الۡاَعۡمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الۡاَعۡرَجِ حَرَجٌ وَّلَا
سنتا اور سب کچھ جانتا ہے ۔ اندھے کیلئے کوئی مضائقہ نہیں ہے اور نہ لنگڑے یا بیمار کے لئے مضائقہ ہے اور نہ خود

عَلَی الۡمَرِیۡضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤی اَنۡفُسِكُمۡ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا مِنۡۢ بُیُوۡتِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ
تمہارے لئے کچھ مضائقہ ہے اور خود تمہارے لئے کچھ مضائقہ ہے کہ اپنے گھروں یا اپنے

اٰبَآئِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اُمَّهٰتِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اِخۡوَانِكُمۡ اَوۡ بُیُوۡتِ اَخَوٰتِكُمۡ اَوۡ
باپ ۔ ماں ۔ بھائیوں ۔ بہنوں ۔

بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ

چچاؤں۔ پھوپھیوں۔ ماموؤں۔

خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

یا خالاؤں کے گھر سے کھاؤ یا ان گھروں سے کھاؤ جنکی کنجیاں تمہارے اختیار میں ہیں یا اپنے دوست کے

اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ۭ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓي

گھر سے کھاؤ اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں کہ سب ملکر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ۔ تو جب گھروں میں جانے لگو تو اپنے

اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

لوگوں کو سلام کر لیا کرو۔ یہ سلام ایک دعائے خیر ہے جو اللہ کی طرف سے تعلیم دی گئی ہے۔ بابرکت اور عمدہ ہے۔

اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ۧ

یوں اللہ اپنے احکام تم سے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

تفسیر

اس رکوع میں بھی گھر کی باتوں کی تعلیم ہے۔ قرآن مجید روزہ نماز کے مسائل ہی نہیں بتاتا۔ بلکہ تہذیب و تمدن اور اخلاق کے ہر گوشہ میں راہنمائی کرتا ہے۔

یستاذنوہ۔ اجازت دیں اُس کو۔ شانہم حالت اُن کی۔ یتسللون چھپ کر سٹک جاتے ہیں۔ لواذاً بیٹھے ہوئے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ

سچے مسلمان تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ اور جب کسی ایسی بات کے لئے

عَلٰٓي اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ

جس میں لوگوں کے جمع ہونے کی ضرورت ہے۔ پیغمبر کے پاس ہوتے ہیں تو جبتک پیغمبر سے اجازت نہ لیں مجلس سے اُٹھ

اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ

کر نہیں جاتے۔ اے پیغمبر جو لوگ ایسے مواقع پر تم سے اجازت لے لیتے ہیں۔ حقیقت میں وہی لوگ ہیں جو سچے دل سے اللہ اور

شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

اللہ کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ تو جب لوگ اپنے کسی ضروری کام کیلئے تم سے جانیکی اجازت طلب کیا کریں۔ تو تم ان میں سے جنکو مناسب سمجھو کر

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ لَا تَجْعَلُوْا دُعَاۗءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاۗءِ

جا ہو چلے جانیکی اجازت دیدیا کرو اور خدا کی جناب میں ان کیلئے مغفرت کی دعا بھی کیا کرو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ مسلمانوں رسول کے

بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۭ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّـلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ

بلانے کو تم لوگ آپس میں ایکدوسرے کا بلانا نہ سمجھو۔ اللہ ان کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے چھپ کر سٹک جاتے ہیں۔

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ

تو جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انکو اس بات سے ڈرنا چاہیئے کہ ان پر کوئی آفت نہ آن پڑے یا ان پر کوئی اور

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۶۳﴾ أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَا أَنْتُمْ

دردناک عذاب نہ آنازل ہو سنو جی اللہ ہی کا ہے جو کچھ زمین اور آسمان میں ہے۔ تم جس روش پر ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے

عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۶۴﴾

جب لوگ اسکے پاس واپس بلائے جائیں گے۔ تو وہ انہیں انکے اعمال سے آگاہ کر دیگا۔ کیونکہ اللہ کو ہر چیز کا علم۔ کھتا ہے۔

ع ۹
۱۵

تفسیر

اس رکوع میں آنحضرت صلعم کی ذات مبارک کی تعریف ہے اور بتایا گیا ہے۔ کہ رسول کے بلانے کو۔ رسول کے کہنے کو ایسا نہ سمجھو جیسا کہ ہم تم کہتے ہیں۔ اور بلاتے ہیں۔ اخیر میں بداخلاقیوں سے روکا گیا ہے ؛

سُورَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ

ستتر آیتیں — چھ رکوع

نُشُور۔ مرنے کے بعد جی اٹھنا۔ اَعَانَ۔ مدد کی۔ اعانت کی۔ اِکْتَتَبَهَا۔ وہ لکھوالی گئی۔ تُمْلٰی۔ پڑھی جاتی ہے۔ اَسْوَاق۔ جمع سوق۔ بازار۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع ساتھ نام اللہ تعالےٰ کے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُونَ لِلْعٰلَمِينَ

وہ اللہ بہت ہی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے محمدؐ کو حق و باطل اور حرام و حلال میں فرق پیدا کرنیوالا قرآن دیا تاکہ وہ اس

نَذِيرًا ﴿۱﴾ الَّذِي لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ

قرآن کی مدد سے تمام جہانوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائے۔ اس اللہ کے عذاب سے جس کے لئے تمام آسمانوں اور

وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ

زمین کی بادشاہی ہے اور جس نے کبھی کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا۔ اسی لئے کوئی اسکی بادشاہت میں شریک بھی نہیں اسی نے ہر ایک چیز

تَقْدِيرًا ﴿۲﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهٖ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ

کو پیدا کیا ہے اور پھر ہر ایک چیز کیلئے ایک خاص اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ لیکن ان مشرکوں نے اسے چھوڑ کر اور خدا بنا لئے ہیں۔ جو کچھ بھی

وَلَا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا

پیدا نہیں کرسکتے بلکہ خود انہیں گھڑا جاتا ہے۔ نہ اپنی ذات کیلئے کسی نفع یا نقصان کا اختیار انہیں حاصل ہے۔ نہ ہی موت یا حیات کے

وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

مالک ہیں نہ ہی دوبارہ زندہ کرنا انکے اختیار میں ہے۔ پھر بھی مشرک اس قرآن کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ تو کچھ بھی نہیں

اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا

ایک جھوٹ ہے جو گھڑ لیا گیا ہے۔ اور اسکے گھڑنے میں دوسرے اسکی مدد کرتے ہیں۔ یقیناً انکا یہ جھوٹ بکنا صریح ظلم ہے جو یہ

وَّزُوْرًا ﴿۴﴾ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى

اپنی جانوں پر ڈھا رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ قرآن پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو اس محمدؐ نے لکھوالی ہیں اب وہ

عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۵﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي

صبح شام اسکے سامنے پڑھائی ہیں تاکہ ہر رٹ کر ہمیں سنانے۔ اے محمدؐ ان کافروں سے کہدے۔ یہ قرآن اس اللہ نے اتارا ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۶﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا

جو آسمانوں اور زمین کے ہر چھپے بھید کو جانتا ہے۔ اور یقیناً وہ بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ ورنہ وہ تمہیں اس بکنے پر ضرور فوراً

الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ

ہلاک کر دیتا۔ اور یہ کافر یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ کیا رسول کی شان ہے کہ یہ کھانا کھاتا ہے اور عام آدمیوں کی طرح بازاروں میں چلتا پھرتا

مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿۷﴾ اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ

دکھائی دیتا ہے۔ چلتے وقت کوئی فرشتہ اسکے ساتھ ساتھ کیوں نہیں ہوتا جو لوگوں کو اس سے ڈراتا رہے۔ یا اسے کوئی خزانہ ملا ہوتا۔ یا اس

يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾

کیلئے کوئی باغ ہوتا جس میں سے یہ پھل وغیرہ کھاتا۔ ہماری طرح کھانا نہ کھاتا۔ اور پھر یہی ظالم مسلمانوں سے کہتے ہیں۔ کہ تم تو ایسے آدمی کے

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۹﴾

پیچھے لگ رہے ہو جس پر جادو کر دیا گیا ہے۔ اے محمدؐ دیکھ تیرے متعلق یہ کیا مثالیں بیان کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حد سے زیادہ گمراہ ہو چکے ہیں پس اب سیدھا

تفسیر

اس سورت کا نام سورت فرقان اسلئے کہ اس میں فرقان کا ذکر ہے اور فرقان قرآن ہی کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ فرقان کے معنی ہیں فرق کرنیوالا چونکہ قرآن حلال و حرام۔ کفر و ایمان وغیرہ میں فرق بتاتا ہے۔ اسلئے اسے فرقان کہا گیا۔

اس کے پہلے رکوع میں رسول خدا کو مخاطب کر کے بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے کوئی بیٹا یا بیٹی اسکی نہیں اور نہ ہی اسکا کوئی شریک ہے۔ اسکے بعد مشرکوں کی باتوں کا ذکر ہے جو کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہا کرتے تھے۔ انکے نزدیک ایک رسول کو عام آدمیوں کی طرح نہیں ہونا چاہیئے تھا بلکہ اسکو بالکل عام

آدمیوں سے علیحدہ ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن یہ اُنکی صریح غلطی تھی۔ جب آدمیوں کی طرف کوئی رسول بنا کر بھیجا گیا ہے تو وہ آدمی ہی ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اسی میں ہماری انسانوں کی عزت ہے۔ کہ ہمارا ہی ہم جنس اس عزت کا مستحق ہو۔ اور ہمیں رسُول خدا کو خداوند کریم کا بہترین بندہ اور ایک انسان سمجھنا چاہیئے۔ اُن کی شان میں خواہ مخواہ غلو سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

قُصُوْرًا۔ جمع قصر۔ محل۔ تَغَيُّظًا۔ غیظ و غضب۔ جوش و خروش۔ اُلْقُوْا۔ وہ ڈالے جائیں گے۔
ضَيِّقًا۔ تنگ۔ مُقَرَّنِيْنَ۔ جکڑے ہوئے۔ ثُبُوْرًا۔ موت۔ ہلاکت۔
اَضْلَلْتُمْ۔ تم نے گمراہ کیا۔ مَتَّعْتَ۔ تو نے فائدہ دیا۔ بُوْرًا۔ الجھنے والے۔ تباہ ہونے والے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ
اے محمدؐ وہ برکت والا اللہ اگر چاہتا تو انکے کہے ہوئے باغ سے بہتر تیرے لئے بنا دیتا۔ جس میں نہریں بہ رہی ہوتیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ⑩ بَلْ
اور اُس میں تیرے لئے محل بھی بنا دیتا۔ مگر یہ تو

كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ⑪
حقیقت میں قیامت کے آنے کو جھٹلا رہے ہیں جو ایسی باتیں کہہ رہے ہیں۔ یہ سُن لیں جو قیامت کو جھٹلائیگا اُسکے لئے ہم نے دوزخ

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ⑫
کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جب ہر مشرک و کافر قیامت کے دن دُور سے ہی اُسے دیکھینگے تو اُسی کے جوش و خروش کو اچھی طرح سُن لینگے

وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ
اور جب یہ جکڑ کر اُس میں ایک تنگ جگہ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ تو اُس وقت یہ موت کو پکاریں گے۔

ثُبُوْرًا ⑬ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ⑭
ہم بھی اُس وقت اُن سے کہیں گے کہ اب ایک بار نہیں بار بار موت کو پکارو۔

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ
اے محمدؐ ان سے پوچھ کیا یہ دوزخ بہتر ہے یا وہ جنت جس کا پرہیزگاروں کو وعدہ دیا جاتا ہے۔ جو کہ اُنکے نیک کاموں

جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ⑮ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ كَانَ عَلٰي
کی جزا ہوگی اور اُنکا آخری ٹھکانا ہوگی۔ اُس جنت میں جو بھی وہ چاہیں گے اُنہیں مل جائیگا اور اُسمیں ہمیشہ رہینگے۔ اور یہ جنت

رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ⑯ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ
کا وعدہ تیرے پروردگار کی طرف سے منہ مانگی مراد ہے۔ اور پھر جب ہم قیامت کے دن ان سب مشرکوں کو اور جنکو یہ اللہ کے

دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا

سوا پوجتے تھے اکٹھا کریگا۔ تو جن کی یہ عبادت کرتے تھے۔ اُنسے کہینگے۔ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا انہوں نے خود ہی

السَّبِيْلَ ﴿۱۷﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ

گمراہی کا راستہ قبول کر رکھا تھا۔ وہ جواب دیں گے اے پروردگار یہ ہمارے لئے کسی طرح مناسب ہی نہیں تھا کہ تیرے سوا کسی

مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا

کو دوست بھی بناتے۔ ہاں تو نے ہی انکو اور ان کے باپ دادوں کو دنیا کی زندگی سے کچھ فائدہ اُٹھانے کا موقع دیا

الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا

مگر یہ یہانتک بڑھے کہ تیری یاد سے ہی غافل ہوگئے اور یہ تو تھے ہی آخر تباہ ہونے کے لائق۔ پھر ہم ان مشرکوں سے کہیں گے۔ دیکھو یہ

تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا

جنکو تم میرا شریک ٹھیراتے ہو یہ تو تمہیں جھٹلا رہے ہیں۔ پس تم نہ تو عذاب کو ٹال سکتے ہو۔ نہ ایکدوسرے کی مدد کر سکتے ہو۔ یاد رکھو جس جس نے

كَبِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ

بھی تم سے شرک کیا ہوگا ہم اُسے بہت سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ اے محمدؐ تم سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجے تھے وہ بھی سب

لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ

کے سب عام آدمیوں کی طرح کھانا کھاتے تھے۔ بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ اور ان مشرکوں کو تمہاری ایک دوسرے کی

لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿۲۰﴾

ع ۲ ۱۱ ۱۷

آزمائش کا سبب بنایا ہے۔ دیکھیں کیا تم ان کے مقابلہ میں صبر کرتے ہو یا نہیں۔ اور اے محمدؐ تیرا پروردگار سب کچھ دیکھ رہا ہے

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ سب پیغمبر انسان ہی تھے اور عام انسانوں کی طرح کھاتے پیتے تھے۔ اسکے بعد بتایا گیا ہے کہ کافروں اور مشرکوں کا ہونا اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کی آزمائش ہے اگر وہ اُنکے مقابلہ میں صبر سے کام لیں گے تو وہ ضرور کامیاب ہونگے۔ نیز اس رکوع میں جنتیوں کی خوشحالی اور کافروں کی بدحالی کا مقابلہ کرکے بتایا گیا ہے۔ کہ کون اچھی حالت میں ہونگے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ مشرک جن پر بھروسہ کر رہے ہیں۔ اور انہیں خدا کا شریک ٹھیرا رہے ہیں۔ وہ قیامت کے دن خدا کے سامنے ان کی مدد سے انکار کردیں گے۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور سوائے خدا کے کسی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
عَتَوْا	سرکشی کی۔	عُتُوًّا	شرارت۔ سرکشی	حِجْرًا	پردہ۔
مَّحْجُوْرًا	پردہ کیا گیا۔	قَدِمْنَا	ہم متوجہ ہوئے	هَبَآءً	اُڑتی خاک۔
مَّنْثُوْرًا	بکھری ہوئی۔ پراگندہ	مَقِيْلًا	آرام کرنے کی جگہ۔	يَعَضُّ	کاٹ کاٹ کھائے
فُلَانًا	فلاں	خَذُوْلًا	رسوا کرنے والا۔	رَتَّلْنٰهُ	ہم نے اُسے ٹھہر ٹھہر کر اُتارا

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید ہی نہیں رکھتے وہ کہ رہے ہیں کہ اس رسول پر

عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ

ہمارے دیکھتے فرشتے کیوں نہیں اُترتے۔ یا ہم اپنے پروردگار کو اپنی آنکھوں سے کیوں نہیں دیکھتے حقیقت

اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ

میں اُنہوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور تکبر میں آکر حد سے زیادہ سرکشی کر رہے ہیں۔ اور جس دن یہ فرشتوں

لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾

کو دیکھیں گے تو انہیں کوئی خوشی نہیں ہوگی بلکہ یہ انہیں دیکھتے ہی کہیں گے کہ ان کے اور ہمارے درمیان کوئی پردہ ہی حائل ہو جائے

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

پھر ہم جو کچھ اُنہوں نے کام کئے ہوں گے ہم اُنہیں ریت کر دیں گے۔

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾

اس دن اپنے ٹھکانے اور آرام و آسائش کے لحاظ سے جنتی بہت بہتر حالت میں ہوں گے۔

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

اور جس دن آسمان بدلی کے ساتھ پھٹ جاوے گا اور فرشتے زمین پر کثرت کے ساتھ اُتارے جائیں گے

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

اس دن بادشاہت حقیقت میں اللہ تعالےٰ کی ہوگی اور وہ دن کافروں کے لئے

منزل ۴

عَسِيرًا ﴿٢٦﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ

بہت ہی سخت ہوگا۔ اس دن ظالم افسوس سے اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا کیا اچھا ہوتا کہ میں رسول کے ساتھ سیدھا

مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿٢٧﴾ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿٢٨﴾

رستہ اختیار کر لیتا۔ اور افسوس میری بدبختی۔ کیا اچھا ہوتا کہ فلاں آدمی کو اپنا دوست نہ بناتا

لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۗ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ

یقیناً اسی نے مجھے اللہ کی طرف ہدایت آجانے کے بعد گمراہ کیا اور شیطان تو انسان کو

خَذُولًا ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا

رسوا کرنے والا ہے۔ اس دن رسول کہے گا کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے اس

الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ﴿٣٠﴾ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ

قرآن کو بالکل چھوڑ رکھا تھا۔ دیکھو اس طرح ہم نے گنہ گاروں کو نبیوں کا دشمن بنا رکھا ہے وہ ان سے جھگڑتے

الْمُجْرِمِينَ ۗ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِينَ

رہتے ہیں اے محمد تو ان سے گھبرا نہیں لوگوں کو ہدایت دینے کے لئے اور تیری مدد کے لئے اللہ کافی ہے۔ یہ کافر یہ بھی کہتے

كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً ۚ كَذَٰلِكَ

ہیں کہ یہ قرآن اس رسول پر یکدم کیوں نہیں اترا۔ یہ آہستہ آہستہ ٹھیر ٹھیر کر ہم نے اس لئے اتارا ہے کہ تیرے

لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ ۖ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ

دل کو تسلی رہے اور تو یکدم اس کے نزول سے گھبرا نہ جائے۔ اور اس آہستہ آہستہ اتارنے میں یہ خوبی بھی ہے کہ یہ

إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ﴿٣٣﴾ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ

کافر کوئی ایسی اعتراض کی بات نہیں کہتے جس کا ہم تجھے بہترین اور صاف صاف نہیں وحی کر دیتے۔ ٹھکانے کے لحاظ سے

وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٣٤﴾ ع

اور راہ کے لحاظ سے یہ لوگ جو قیامت کے دن اپنے منہ کے بل جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے بدترین ہوں گے

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح کافر قیامت کے دن اپنی عقل پر افسوس کریں گے اور یہ تمنا کریں گے کہ وہ قرآن کو اپنا رہبر بنا لیتے ہیں جس سے نصیحت حاصل کرنا چاہئے اور قرآن کو اپنا رہبر آج بنانا چاہیئے ورنہ قیامت کے دن رسول خدا صاف کہدیں گے کہ انہوں نے قرآن کو چھوڑ رکھا تھا جس کا نتیجہ ہمارے حق میں دوزخ ہوگا۔ اس کے علاوہ اس رکوع میں

قرآن کے آہستہ آہستہ اُترنے کی حکمت بیان کی ہے۔ یہ ایک عام بات ہے کہ اگر یکدم ہی ایک آدمی کو دس پندرہ کام کرنے کو کہہ دئے جائیں تو وہ گھبرا جائے گا۔ اور اگر آہستہ آہستہ اُسے کہا جائے گا تو وہ سب کام اچھی طرح کر سکے گا۔ اسی طرح قرآن کو آہستہ آہستہ اُتارا گیا کہ سننے والا اس کو اچھی طرح سمجھ سکے اور اُس کے احکام پر عمل کر سکے۔ ہمارا فرض ہے کہ پڑھتے وقت بھی آہستہ آہستہ اور سوچ سمجھ کر پڑھیں۔

دَمَّرْنَا ہم نے ہلاک کیا۔ تَدْمِیْرًا ہلاک کرنا۔ تباہ کرنا۔ اَصْحٰبَ الرَّسِّ کوئیں والے
تَبَّرْنَا ہم نے تباہ کر دیا۔ تَتْبِیْرًا تباہ کرنا ہلاک کرنے کر۔ اَتَوْا آتے ہیں۔
اُمْطِرَتْ بارش برسائی گئی۔ مَطَرَ السَّوْءِ بری بارش۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ
یقیناً ہم نے ہی موسیٰ کو کتاب دی تھی اور اُس کے بھائی ہارون کو اُس کے ساتھ اس کا وزیر

وَزِيْرًا ۝۳۵ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ
بنایا تھا۔ اور ہم نے اُن دونوں کو کہا کہ جو قوم ہماری نشانیوں کو جھٹلا رہی ہے اس کی طرف جاؤ۔ اُس قوم نے اُن کو

فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝۳۶ؕ وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ
بھی جھٹلایا پس پھر ہم نے انہیں سرے سے ہی ان کی حالت کو تباہ کر دیا۔ اور ایسا ہی نوح کی قوم کا حال ہوا جب

اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ
انہوں نے ہمارے بھیجے ہوئے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور لوگوں کے لئے اپنی قدرت کی نشانی

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۳۷ۚۖ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا
بنا دیا اور یاد رکھو ہم نے ظالموں کے لئے اس سے بھی دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اسی طرح عاد ثمود اور کوئیں والی بستی

بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ۝۳۸ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا
والے اور ان کے درمیان اور بہت سے بستیوں والے ہلاک کئے گئے۔ اور ہم نے ایک کو سمجھانے کے لئے مثالیں بیان کیں

تَتْبِيْرًا ۝۳۹ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ؕ
اور جب نہ سمجھے تو پھر پوری طرح انہیں تباہ کر دیا۔ یقیناً یہ کافر اس بستی کے قریب سے گذرتے ہیں جس پر بری طرح پتھروں کا

اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝۴۰ وَاِذَا
مینہ برسایا گیا تھا کیا انہوں نے اُسے دیکھا نہیں ہوگا۔ ضرور دیکھا ہوگا۔ درحقیقت اُن کے انکار کی وجہ یہ ہے کہ دوبارہ جی اُٹھنے کی انہیں امید نہیں

رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ

اے محمدؐ جب یہ کافر تجھے دیکھتے ہیں تو مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں اور مذاق سے کہتے ہیں کیا یہی وہ آدمی ہے جس کو

رَسُوْلًا ۝۴۱ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؕ

اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اگر ہم اپنے معبودوں کی عبادت پر صبر سے قائم نہ رہتے تو قریب تھا کہ یہ ہمیں ان سے

وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۴۲

گمراہ کر دیتا۔ جب یہ عذاب کو دیکھیں گے تو انہیں جلدی پتہ چل جائے گا کہ کون گمراہ تھا۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝۴۳

اے محمدؐ کیا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہو تو اُس کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ کیا تو نے کہیں ایسا دیکھا ہے

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا

کیا تو خیال کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر کوئی ہدایت کی بات سن سکتے ہیں کہ کچھ عقل سے کام لیتے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۴۴ ع

یہ عقل سے کام بالکل نہیں لے رہے یہ تو نرے حیوان ہیں۔ بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔

ع ۴ ۲

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن قوموں کو ہلاک کیا جنہوں نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ جو شخص اپنی خواہش کو مقدم رکھے اور اُسی کو پورا کرنا چاہے وہ ہرگز ہدایت نہیں پائے گا۔ کیونکہ ہدایت پانا اور اسلام قبول کرنا اسی کا کام ہے جو کہ اللہ کی مرضی کے تابع ہو جائے۔ اور اپنی خواہشات کو مردہ کر دے اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ جو لوگ عقل و ہوش سے کام نہیں لیتے اور اپنے فرض کو نہیں پہچانتے وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہیں۔ کیونکہ حیوان گو عقل نہیں رکھتے مگر کم از کم اپنا فرض تو ادا کرتے ہیں یہ اتنا بھی نہیں کرتے۔ ہمیں چاہئے کہ عقل و ہوش سے کام لے کر اپنے فرض پہچانیں اور اس کو ادا کریں ورنہ ہم میں اور حیوان میں کوئی فرق نہیں ہو گا۔ بلکہ ہم ان سے بھی بدتر ثابت ہوں گے کیونکہ انہوں نے اپنے پیدا ہونے کے مقصد کو پورا کیا اور ہم اس سے محروم رہے نعیاذ باللہ

سَاكِنًا	ساکن ٹھہرا ہوا۔	نَوْمٌ	نیند۔	سُبَاتًا	آرام
طَهُوْرًا	پاک۔ صاف	اَنَاسِيَّ	انسان۔	مَرَجَ	بہایا۔ ملا کر بہایا۔
عَذْبٌ	میٹھا۔	فُرَاتٌ	پیاس بجھانے والا۔	مِلْحٌ	نمکین۔

اُجَاجٌ کھارا۔کڑوا۔ نَسَبًا خاندانی سلسلہ۔ صِهْرًا سسرال ظَهِيْرًا دشمن۔پیٹھ دینے والا

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا

اے محمدؐ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرا پروردگار کس طرح سایہ کو بڑھاتا ہے اگر وہ چاہتا تو اس کو ایک ہی قد کا رہنے دیتا

ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا

پھر یہ بھی دیکھ کہ اس کے بڑھنے گھٹنے کی پہچان سورج کے اترنے چڑھنے کو بنایا۔ پھر ہم نے ہی اس سائے کو آہستہ

يَسِيرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا

آہستہ اپنی طرف آسانی سے سمیٹ لیا۔ ہم وہی اللہ ہیں جس نے تمہارے لئے رات کو ایک پردہ سا بنایا اور نیند

وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًا

کو آرام کا سامان بنایا۔ اور پھر دن کو اگا کر کام کرنے کے لئے بنایا۔ اور ہم وہی ہیں جو کہ ہواؤں کو مینہ برسنے سے

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾

پہلے خوشخبری دے کر بھیجتے ہیں اور ہم نے ہی بادلوں سے بالکل ستھرا ہوا پاک پانی برسایا۔ اور پانی اس لئے برسایا کہ

لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ

کہ اس سے ہم اجڑے شہروں کو زندہ کریں اور اس پانی کو اپنے لاتعداد پیدا کئے ہوئے چارپایوں اور آدمیوں کو

كَثِيرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ

پلائیں۔ اور یقیناً ہم نے ہی اس پانی کو ان کے درمیان طرح طرح سے تقسیم کیا تاکہ وہ اس رحمت کا شکریہ ادا کریں اور ہماری نصیحت کان دھریں

إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ﴿٥١﴾ فَلَا

مگر پھر بھی اکثر لوگ ناشکری کرتے ہوئے ہماری نصیحت سے منہ موڑتے ہی رہے۔ اگر ہم مناسب سمجھتے تو ہر ایک شہر میں ایک پیغمبر لوگوں کو ڈرانے کے

تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ﴿٥٢﴾ وَهُوَ الَّذِي

لئے پیدا کر دیتے مگر اس قرآن کے ہوتے ہوئے ہم نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی۔ بس اب تو ان کافروں کی باتوں پر نہ جا اور اس قرآن کی مدد

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَ

سے انہیں مسلمان بنانے کی پوری سرتوڑ کوشش کر۔ اور انہیں سنا کہ وہی اللہ ہے جس نے ایک ساتھ دو دریا بہائے ہیں جن میں سے ایک تو بالکل

جَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ

میٹھا ہے اور پیاس بجھاتا ہے مگر دوسرا کھاری اور کڑوا ہے اور وہی ہے جس نے ان دونوں کے درمیان ایک پردہ بنا دیا ہے کہ آپس میں ان کا پانی

مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ﴿٥٤﴾

مل نہیں سکتا۔ اور وہی اللہ ہے جس نے منی سے انسان کو پیدا کیا اور سلسلہ نسب و سسرال کا رشتہ وغیرہ بنایا۔ اور تیرا پروردگار کیسی قدرت والا ہے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ

مگر یہ کافر اس پر بھی اُس اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ایسوں کی عبادت کرتے ہیں جو کہ انہیں کچھ نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے

وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا

حقیقت میں یہ کافر اپنے پروردگار کے مقابلے پر تُلے ہوئے نظر آتے ہیں اے محمدؐ تجھے ہم نے صرف ان لوگوں کو عذاب سے

وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ

ڈرانے اور ایمانداروں کو جنت و مغفرت کی خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ ان سے کہہ دے میں تم سے سوائے اس کے اور کوئی

اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا

مزدوری نہیں مانگتا کہ جس کا جی چاہے مجھ پر ایمان لا کر اپنے پروردگار تک پہنچنے کا سیدھا راستہ اختیار کر لے! اور اے محمدؐ صرف

يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٨﴾

اسی ہمیشہ زندہ رہنے والے اور کبھی نہ مرنے والے اللہ پر بھروسہ کر اور اسکی تعریف کر اور تسبیح کر وہ اپنے بندوں کے گناہوں سے اچھی طرح خبردار ہے

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ

کیونکہ وہی ہے جس نے چھ دن میں ان سب آسمانوں اور زمین کو بنایا اور پھر وہ تخت ملکوت پر قائم ہے تو اسی پانے والے

اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾

رحمان سے سب کچھ مانگ ‏ کیونکہ وہ ہر ایک کی ‏ حاجت سے واقف ہے

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ

اور جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے کہ اس رحمان کو سجدہ کرو۔ تو کہنے لگتے ہیں کہ رحمان ہے کیا اے محمدؐ کیا ہم جس کو تو سجدہ

اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ السجدة ۩

کرنے کا حکم دے رہا ہے ان بتوں کو چھوڑ کر اس کو سجدہ کریں اور رحمان کے نام سے ان کی نفرت بڑھ جاتی ہے۔

ع ٥ ‏ ١٦

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور رحمت کا حال بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ انسان کی آسائش کے لئے کس طرح دن اور رات بنائے اور کس طرح رات کو اندھیرا کیا تاکہ انسان آرام سے سو سکے اس کے بعد چیزوں کا سایہ بنایا تاکہ آدمی سورج کی دھوپ سے بچ سکے۔ یہ اس کی کتنی عنایت ہے کہ سورج اس طرح چڑھتا اُترتا رہتا ہے اور ہمیں دن رات کا پتہ چلتا رہتا ہے۔ ہم رات کو آرام سے سو جاتے ہیں اور سوتے میں ہمیں کوئی ہوش نہیں ہوتا ہم ایسے ہوتے ہیں جیسے کہ مردہ۔ پھر اس کی قدرت سے ہم دن کو دوبارہ اُٹھ بیٹھتے ہیں اور ہمیں سب ہوش آ جاتا ہے اگر دن ہی

ہمیشہ رہتا یا رات ہی ہمیشہ رہتی تو ہماری زندگی کتنی مشکل ہوتی۔ اگر ہم صرف اسی عنایت کا شکریہ ادا کرنا چاہیں تو ناممکن ہے اب ہمارا فرض یہ ہے کہ جس نے ہماری راحت کے لئے اتنا سامان کیا ہے اسی کی عبادت کریں اور اپنی ہر حاجت اسی کے سامنے بیان کریں۔ اور دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلا کر مشرک نہ بنیں۔

سِرَاجًا چراغ۔ — مُنِیْرًا نورانی نور والا۔ — خِلْفَةً ایک دوسرے کے پیچھے آنے والی۔

هَوْنًا آہستگی سے۔ — خَاطَبَ مخاطب ہوتے ہیں۔ — یَبِیْتُوْنَ رات کو جاگتے ہیں۔

غَرَامًا۔ لازم ہونے والا۔ — لَمْ یُسْرِفُوْا { وہ اسراف نہیں کرتے۔ فضول خرچی نہیں کرتے۔ — لَمْ یَقْتُرُوْا { وہ تنگی نہیں کرتے۔ بخل نہیں کرتے۔

لَا یَزْنُوْنَ وہ زنا نہیں کرتے — یَلْقَ۔ وہ ملے گا — اَثَامًا۔ اسم ہے۔ گناہ۔

یَخْلُدْ۔ وہ ہمیشہ رہے گا۔ — مُهَانًا۔ ذلیل کیا گیا — مَتَابًا۔ پھر آنا۔ توبہ کرنا۔ لوٹنا۔

مَرُّوْا۔ وہ گذریں۔ یا گذرتے ہیں۔ — كِرَامًا۔ عزت سے وقار سے۔ — لَمْ یَخِرُّوْا۔ وہ نہیں گر پڑتے۔

عُمْیَانًا۔ اندھوں کی طرح۔ — غُرْفَةً۔ بالاخانہ۔ جھروکا۔ — یُلَقَّوْنَ۔ وہ استقبال کئے جائیں گے

یَعْبَؤُا۔ پرواکرے

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا

وہی برکت والا رحمٰن ہے جس نے آسمان میں برج بنا رکھے ہیں۔ اور آسمان میں سورج کو ایک روشن چراغ کی

سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ

طرح بنایا اور چاند کو نورانی بنایا۔ اور اسی نے تمہارے فائدہ کے لئے دن اور رات کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے جانے والا

خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ

بنایا یہ سب مہربانیاں اس لئے بیان کی جارہی ہیں کہ اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہے تو نصیحت حاصل کرلے اور ان عنایات کا شکر

الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا

گذار ہو۔ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو کہ زمین پر چلتے وقت بڑی آہستگی سے چلتے ہیں اور اگر جاہل ان سے بات کہتے ہیں تو وہ

خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ

نرمی سے سلام کرکے خاموشی سے ان کے پاس سے گذر جاتے ہیں۔ اور وہ لوگ اپنے پروردگار کو راضی کرنے کے لئے رات کو

لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ

کھڑے رہتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ اپنے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائے رکھ

عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ إِنَّهَا

اور یاد رکھو اس کا عذاب بہت ہی بری طرح نازل ہونے والا ہے دوزخ رہنے کے لئے

سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ

بہت ہی بری جگہ ہے۔ یہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ تو حد سے زیادہ خرچ کرتے ہیں

يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِينَ

اور نہ بخالت کرتے ہیں بلکہ بالکل درمیانہ روی سے خرچ کرتے ہیں اور یہ لوگ اپنے

لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي

اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک بنا کر نہیں پکارتے اور اس جان کو جس اللہ نے حرام

حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ

ٹھہرا رکھا ہے سوائے شرعی حق ساسل ہونے کبھی ہلاک نہیں کرتے۔ اور کبھی زنا کے قریب نہیں بھٹکتے۔ اور یاد رکھو جو بھی

أَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ

زنا کرے گا اُس کی سزا اُس کو مل کر رہے گی۔ اور قیامت کے دن اس کا عذاب دگنا کر دیا جائے گا اور وہ اُس عذاب میں ہمیشہ

مُهَانًا ﴿٦٩﴾ إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ

ذلیل و خوار رہے گا۔ ہاں مگر جو کفر و شرک و زنا وغیرہ سے سچے دل سے توبہ کریں اور اللہ پر ایمان لاکر اچھے نیک کام شروع

يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٧٠﴾ وَ

کر دیں ضرور ایسے لوگوں کی برائیاں اللہ تعالیٰ نیکیوں سے تبدیل کر دے گا کیونکہ اللہ بخشنے والا اور بہت ہی رحم کرنے والا ہے

مَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِينَ

اور جو شخص توبہ کرنے کے بعد اچھے نیک کام کرے اصل میں وہی ٹھیک طور پر اللہ کی طرف لوٹا۔ اور وہ رحمان کے بندے کبھی

لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کہیں کوئی فضول بات اُن کے سامنے آجاتی ہے تو اس سے عزت بچا کر چل دیتے ہیں۔

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا

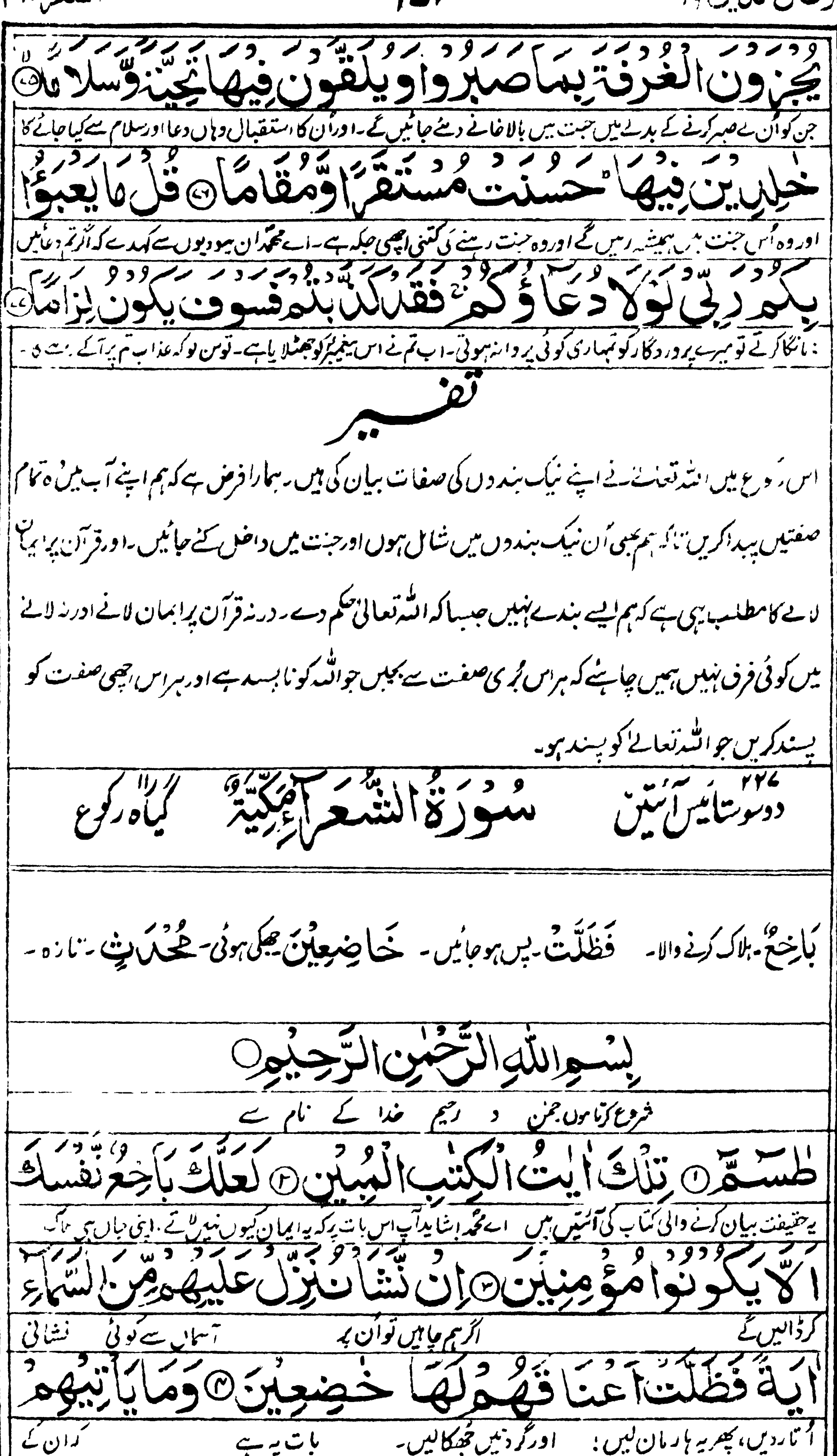
اور جب ان لوگوں کے سامنے ان کے پروردگار کی نشانیاں یاد دلائی جاتی ہیں تو اندھوں اور بہروں کی طرح ان پر یونہی

وَعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا

نہیں ٹوٹ پڑتے بلکہ سوچ سمجھ کر اُن پر عمل کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ یہ دعا مانگتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں ایسی بیویاں اور ایسی

وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ﴿٧٤﴾ أُولَٰئِكَ

اولاد عطا کر جو ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائے۔ اور ہمیں پرہیزگاروں کا سردار بنا۔ ہاں یہی لوگ ہیں



يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾

جن کو اُن کے صبر کرنے کے بدلے میں جنت میں بالاخانے دیئے جائیں گے۔ اور اُن کا استقبال وہاں دعا اور سلام سے کیا جائے گا

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا

اور وہ اُس جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ جنت رہنے کی کتنی اچھی جگہ ہے۔ اے محمدؐ ان یہودیوں سے کہدے کہ اگر تم دعائیں

بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

نہ مانگا کرتے تو میرے پروردگار کو تمہاری کوئی پروا نہ ہوتی۔ اب تم نے اس پیغمبر کو جھٹلایا ہے۔ تو سن لو کہ عذاب تم پر آکے رہے گا۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے آپ میں وہ تمام صفتیں پیدا کریں تاکہ ہم بھی اُن نیک بندوں میں شامل ہوں اور جنت میں داخل کئے جائیں۔ اور قرآن پر ایمان لانے کا مطلب یہی ہے کہ ہم ایسے بندے بنیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ حکم دے۔ ورنہ قرآن پر ایمان لانے اور نہ لانے میں کوئی فرق نہیں ہمیں چاہئے کہ ہر اس بُری صفت سے بچیں جو اللہ کو ناپسند ہے اور ہر اس اچھی صفت کو پسند کریں جو اللہ تعالےٰ کو پسند ہو۔

دوسو ستائیس آیتیں ۲۲۷ سُوْرَةُ الشُّعَرَاۗءِ مَكِّيَّةٌ ۲۶ گیارہ رکوع ۱۱

بَاخِعٌ۔ ہلاک کرنے والا۔ فَظَلَّتْ۔ پس ہو جائیں۔ خَاضِعِيْنَ۔ جھکی ہوئی۔ مُحْدَثٍ۔ تازہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں رحمٰن و رحیم خدا کے نام سے

طٰسۗمّۗ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ

یہ حقیقت بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں اے محمدؐ! شاید آپ اس بات پر کہ یہ ایمان کیوں نہیں لاتے۔ اپنی جان ہی ہلاک

اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ

کر ڈالیں گے اگر ہم چاہیں تو اُن پر آسمان سے کوئی نشانی

اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿۴﴾ وَمَا يَاْتِيْهِمْ

اُتار دیں، پھر یہ ہار مان لیں: اور گردنیں جھکا لیں۔ بات یہ ہے کہ ان کے

ع ۶ / ۱۶

مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهُ مُعۡرِضِيۡنَ ﴿۵﴾

پروردگار کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت کی بات آتی ہے، اُس سے یونہی منہ موڑ لیتے ہیں

فَقَدۡ كَذَّبُوۡا فَسَيَاۡتِيۡهِمۡ اَنۡۢبٰٓـؤُا مَا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۶﴾

تو بس اب جو انہوں نے جھٹلایا ہے، انہیں اس جھٹلانے کی خبر ہو جائے گی

اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الۡاَرۡضِ كَمۡ اَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِيۡمٍ ﴿۷﴾

کیا انہوں نے زمین کی طرف غور نہیں کیا، کہ ہم نے کتنی عمدہ قسم کی نباتات کے جوڑے پیدا کر دیئے!

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ‌ؕ وَّمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

اس میں یقیناً نشانی موجود ہے۔ مگر اس پر بھی ان میں سے بہتیرے ایمان نہیں لاتے۔ اور بے شک آپ کا پروردگار

لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿۹﴾

سب پر غالب اور مہربان ہے

ع ۵

تفسیر

اس رکوع میں آنحضرتؐ کی شفقت و مہربانی کا ذکر ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی طبیب ایک بیمار کو دیکھے اور اس کے پاس اُس بیماری کی تیر بہدف دوائی بھی موجود ہو، اور طبیب ازراہِ شفقت اُس کا علاج مفت کرنا چاہتا ہے، مگر مریض نہ دوائی لے اور نہ طبیب کی کوئی بات سُنے، یہی حال آنحضرتؐ کا اور کفار کا تھا کہ آپ یہ نسخہ شفا یعنی قرآن کریم انہیں سُناتے اس کی طرف متوجہ کرتے، مگر وہ روگرداں ہی رہتے، اس وجہ سے اس سے آگے آپ کو تسلّی دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ قدرت کی صدہا نشانیاں ہیں جنہیں یہ ہر روز دیکھتے ہیں۔ پھر بھی ایمان نہیں لاتے!

يَضِيۡقُ۔ تنگ ہوتا ہے۔	لَا يَنۡطَلِقُ۔ نہیں چلتی۔	مُسۡتَمِعُوۡنَ۔ سننے والا۔
نُرَبِّكَ۔ ہم نے تجھے پالا۔	وَلِيۡدًا۔ بچپن کی حالت میں۔	فَفَرَرۡتُ۔ میں بھاگا۔
خِفۡتُكُمۡ۔ میں تم سے ڈرا۔	تَمُنُّهَا۔ جس کا تو احسان جتاتا ہے۔	عَبَّدْتَّ۔ تم نے غلام بنا رکھا ہے
مُوۡقِنِيۡنَ۔ یقین رکھنے والے۔	اَلَا۔ کیا نہیں۔	اتَّخَذۡتَ۔ تو نے پکڑا۔
مَسۡجُوۡنِيۡنَ۔ قیدی۔	نَاظِرِيۡنَ۔ دیکھنے والے۔	

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ

اور اے محمدؐ اس وقت کو یاد کرو جب آپ کے پروردگار نے موسیٰؑ کو فرمایا کہ ظلم کرنے والوں کے پاس جاؤ۔ یعنی قوم فرعون کے

فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾

پاس! کہ وہ ڈرتے کیوں نہیں؟ موسیٰ بولے، اے میرے پروردگار مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وہ مجھے جھٹلا نہ دیں!

وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾

اور یوں میرا جی رک جائے! اور میں بات نہ کر سکوں! تو میرے ساتھ ہارون کو کر دے

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا

اور یہ بھی ہے کہ میرے سر پر ان کا ایک قصور بھی عائد ہوتا ہے! مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ قتل نہ کر دیں۔ جواب ملا، نہیں ہرگز نہیں

بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا

ہوگا! بہر حال تم دونوں ہماری نشانیوں کے ساتھ جاؤ، اور ہم تمہارے ساتھ سننے والے موجود ہیں۔ تم دونوں فرعون کے

رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾

پاس جا کر یوں کہو، کہ ہم جہانوں کے پروردگار کی طرف سے بھیجے گئے ہیں! اس لئے کہ تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ کر دے۔ چنانچہ

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ

جب موسیٰؑ نے یہ کہا تو فرعون نے کہا۔ کیا ہم نے تجھے بچپن سے اپنے یاں نہیں پالا؟ اور اپنی عمر کے کئی سال تو نے یہاں نہیں

سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾

گزارے؟ پھر جو کچھ بھی تو نے کیا سو کیا، اور احسان کو بھلا دیا

قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا

وہ بولے ہاں، میں نے یہ حرکت کی کہ جب تا نوں وقت سے ناواقف تھا! پھر جب تم سے ڈر لگا! تو خود ہی بھاگ نکلا،

خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢١﴾

اس کے بعد مجھے میرے پروردگار نے حکمت عطا کی، اور مجھے رسولوں میں سے ایک رسول بنا دیا۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٢٢﴾

اور تیری نعمت کیا یہی ہے جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

فرعون نے کہا۔ اچھا، تمام عالموں کے پروردگار سے تمہاری کیا مراد ہے؟ موسیٰ بولے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ

ہے وہ سب کا پیدا کرنے والا ہے! اگر تمہیں ان باتوں کا یقین آجائے۔ فرعون نے اپنے گرد کے

حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾

کے لوگوں سے کہا۔ کیا تم غور سے سُن رہے ہو؟ پھر موسیٰ بولے اور وہ تمہارا اور تمہارے باپ دادوں کا بھی پروردگار ہے!

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾ قَالَ رَبُّ

اس پر فرعون بول اُٹھا! او ہو! یہ جو تمہاری طرف رسول بن کر آیا ہے! یقیناً دیوانہ معلوم ہوتا ہے۔ موسیٰ بولے! میں

الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ

دیوانہ نہیں! بلکہ تمہاری عقلوں میں فتور ہے! وہ تو مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پالنے والا ہے! اگر

لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰــهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾

اگر تم عقل سے کام لو۔ فرعون بولا! اگر تم نے میرے علاوہ کسی کو معبود بنایا! تو میں تمہیں قید کر دوں گا۔

قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ اِنْ كُنْتَ

وہ بولے! کیا اگرچہ میں تیرے پاس کوئی واضح چیز ہی لایا ہوں۔ فرعون نے کہا۔ اگر تم سچے ہو تو لاؤ وہ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾

کیا ہے؟۔ بس اُنہوں نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا! تو اچانک وہ ایک سچ مچ کا اژدہا بن گیا۔

وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ ع

اور اُنہوں نے اپنا ہاتھ جو نکالا! تو وہ اچانک دیکھنے والوں کو چمکتا دکھائی دینے لگا۔

تفسیر

پہلے رکوع میں آنحضرتؐ کی تبلیغی کوششوں اور کفار کی سرکشی کا ذکر تھا۔ پھر اس ضمن میں تسلی کے طور پر موسیٰؑ کا قصہ شروع کر دیا۔ کہ آپ سے پہلے موسیٰؑ بھی جب فرعون کے پاس ہماری آیتیں لے کر پہنچے تو اس نے کس طرح میل و محبت کی۔ مثلاً پوچھنے لگا، کہ تم رحمان کسے کہتے ہو؟ پھر کہنے لگا، کہ کیا تم میرے علاوہ کسی اور معبود کا پتہ سُناتے ہو؟ ایسا ہے تو میں تجھے قید کر ڈالوں گا

فائدہ

حق کی تبلیغ میں کسی قسم کی سختی کی پروا نہیں کرنی چاہئے۔ کہہ جو حق بات ہو۔ سرکش سے سرکش حاکم کے آگے بھی بیان کرنے میں نہیں جھجکنا چاہئے خواہ وہ کسی طرح کا خوف لائے!

سَحَّارٍ۔ جادوگر (جمع)۔ مُجْتَمِعُوْنَ۔ جمع ہونے والے۔ عِصِيَّهُمْ۔ ان کی لاٹھیاں۔ لکڑیاں۔
لَا ضَيْرَ۔ پروا نہیں۔ کوئی حرج نہیں۔ مُنْقَلِبُوْنَ۔ ہٹ جانے والے۔ خَطٰيٰنَا۔ ہماری خطائیں۔ ہمارے قصور

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ۝۳۴ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ

اس پر فرعون نے گرد پیش کے سرداروں سے کہا، یقیناً یہ بڑا علم والا جادوگر ہے۔ اور یہ چاہتا ہے کہ جادو کے زور سے

مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝۳۵ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ

تمہیں تمہارے ملک ہی سے نکال لے جائے! تو اب تم کیا رائے دیتے ہو؟ - وہ بولے! اس کو روک لے اور اس کے بھائی کو بھی!

وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝۳۶ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ۝۳۷

اور شہروں میں سپاہی بھیج دے۔ کہ تیرے پاس ہر بڑے ماہر جادوگر کو لے آئیں۔

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۳۸ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ

چنانچہ ایک مقررہ وقت پر ایک دن سب جادوگر جمع ہو گئے؛ اور لوگوں سے کہہ دیا گیا کیا

اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ۝۳۹ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ

تم بھی سب جمع ہو جاؤ گے؟ تاکہ اگر جادوگر غالب آجائیں تو ہم سب انہی کی پیروی

الْغٰلِبِيْنَ ۝۴۰ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا

کریں۔ تو جب جادوگر آگئے تو انہوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب آگئے تو

لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝۴۱ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ

ہمیں کوئی صلہ بھی ملے گا؟ اس نے کہا ہاں! اجر کے علاوہ تم مقربوں میں سے

الْمُقَرَّبِيْنَ ۝۴۲ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝۴۳

شمار کئے جاؤ گے؟ موسیٰؑ بولے! اچھا ڈالو! تم کیا ڈالنے والے ہو؟۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ

چنانچہ اُنہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں! اور کہا! فرعون کی عزت کی قسم! ہم ضرور غالب

الْغٰلِبُوْنَ ۝۴۴ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا

آئیں گے۔ موسیٰؑ نے اپنا عصا ڈالا تو دیکھتے کیا ہیں! کہ وہ ان سب چیزوں کو نگلے

يَاْفِكُوْنَ ۝۴۵ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۝۴۶ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ

چلا جا رہا ہے جو اُنہوں نے جادو سے بنائی تھیں۔ اس پر جادوگر تو فوراً سجود ہو گئے۔ اور کہنے لگے ہم تو رب العالمین

الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۷ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝۴۸ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ

پر ایمان لے آئے؟ جو موسیٰ اور ہارونؑ کا پروردگار ہے! فرعون بولا! تم میری اجازت کے بغیر ہی

اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ

اس پر کیسے ایمان لے آئے؟ یقیناً یہ تمہارا گرو ہے! جس نے تمہیں جادو سکھایا ہو گا۔ اب تمہیں جلدی

تَعْلَمُوْنَ ۚ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ

پتہ چل جائے گا۔ میں تمہارے مقابل کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالوں گا! اور

لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَیْرَ ۫ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا

تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا وہ بولے! کوئی پروا نہیں! ہم یقیناً اپنے پروردگار کے پاس

مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰیٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ

پلٹ کر جانے والے ہیں۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہماری خطائیں معاف کر دے کہ ہم ہی تم میں سے

اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۵۱﴾

پہلے ایمان لا رہے ہیں۔

ع ۳ / ۱۸ / ۷

تفسیر

اس جگہ بتایا ہے کہ کس طرح فرعون حق کے مقابلے میں باطل کو لایا اور کس طرح باطل کو شکست ہوئی۔ اس رکوع میں کئی باتیں قابل غور ہیں:۔

۱۔ حق کے مقابلے میں باطل نہیں ٹھہر سکتا! ۲۔ جب حق بات ظاہر ہو جائے تو اس پر ایمان لانا چاہئے۔

۳۔ حق پر قائم رہنا چاہئے! خواہ کوئی تکلیف پہنچے۔ ۴۔ خدا سے اپنی خطائیں بخشوانے رہنا چاہئے۔

۵۔ جو حق پر ہوگا! مخلوق میں سے نیک بندے جن کی عقلیں مسخ نہیں ہو چکیں اسی کا ایک دن ساتھ دینگے۔ ۶۔ جو خدا کی مرضی اور اس کی خواہش پر چلے گا! کوئی اُس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا! وہ کامیاب رہے گا۔

مُتَّبَعُوْنَ پیچھا کئے جانے والے۔ لَشِرْذِمَةٌ جماعت۔ گروہ۔ قَلِیْلُوْنَ تھوڑا۔ چھوٹا۔

غَآئِظُوْنَ غصہ دلانے والے۔ حٰذِرُوْنَ ڈرنے والے۔ اَزْلَفْنَا قریب کر دیا ہم نے۔

كُنُوْزٍ خزانے۔ مُشْرِقِیْنَ سورج نکلتے وقت۔ تَرَآءَ ایک دوسرے کو دیکھا۔

جَمْعٰنِ دو گروہ۔ طَّوْدِ پہاڑ۔ ثَمَّ وہیں۔ وہاں۔

وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْۤ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾ فَاَرْسَلَ

اور ہم نے موسیٰؑ کو وحی کر دی کہ راتوں رات میرے بندوں کو نکال لے جاؤ کہ تمہارا پیچھا کیا جانیوالا ہے۔ پھر فرعون نے شہر

فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ﴿۵۴﴾

میں منادوں کے ذریعہ کہلا بھیجی کہ بنی اسرائیلیوں کا یہ چھوٹا سا گروہ ہے۔

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ

اور اس پر بھی یہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں۔ اور ہم سب ان سے سہمے ہوئے ہیں۔ آؤ انہیں قید کر ڈالیں۔ پھر ہم انہیں

مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَ

باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عزت کے مکانوں سے باہر نکال لائے۔ اور یہ ہونا ہی تھا۔ پھر

اَوْرَثْنٰهَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِیْنَ ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا

آخر کار اُن کا وارث بنی اسرائیل کو بنایا۔ چنانچہ ان لوگوں نے سورج نکلتے ہی اُن کا پیچھا کیا۔ پھر جب

تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ كَلَّا ۚ

دونوں گروہوں نے ایک دوسرے کو دیکھ لیا، تو اصحاب موسیٰ بولے! بس اب تو پکڑے گئے۔ موسیٰ بولے! انہیں ایسا ہرگز

اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۶۲﴾ فَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنِ اضْرِبْ

نہیں ہوگا! میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ ضرور مجھے سیدھی راہ بتائے گا۔ پھر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنے عصا

بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ﴿۶۳﴾ وَ

کو سمندر پر مارو! بس وہ پھٹ گیا اور اس کا ہر ٹکڑا ایک پہاڑ کی مانند تھا۔ اور دوسروں کو بھی ہم نے

اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ﴿۶۴﴾ وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰی وَمَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۶۵﴾

وہیں قریب کر دیا۔ اور موسیٰ کو اور جو اُس کے ساتھ تھے، سب کو پار کر دیا۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۶۶﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

پھر فرعونیوں کو غرق کر دیا۔ اس میں یقیناً ان کافروں کے لئے نشانی ہے۔ اور ان میں سے اکثر ایمان

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۶۷﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۶۸﴾

لانے والے نہیں اور یقیناً آپ کا پروردگار سب پر غالب اور بڑا مہربان ہے۔

ع ۴

تفسیر

اس رکوع میں مختصر طور پر موسیٰ علیہ السلام کا سارا قصہ دُھرایا گیا ہے اور اس کا حاصل یہ بیان کیا کہ اس میں سب کافروں کے لئے نشان موجود ہے پھر بھی یہ ایمان نہیں لاتے۔

فَنَظَلُّ ۔ پس ہم ہو جاتے ہیں۔ اَقْدَمُوْنَ ۔ پہلے۔ یَهْدِیْنِ ۔ مجھے راستہ بتائے گا، بتاتا ہے

یُطْعِمُنِیْ ۔ مجھے کھلائے گا، کھلاتا ہے۔ یَسْقِیْنِ ۔ مجھے پلائے گا، پلاتا ہے۔ یَشْفِیْنِ ۔ شفا دیتا ہے مجھے۔

یُمِیْتُنِیْ ۔ مجھے مارے گا، موت دے گا۔ یُحْیِیْنِ ۔ مجھے دوبارہ زندہ کرے گا۔ اَطْمَعُ ۔ میں خواہش رکھتا ہوں

لَا تُخْزِنِیْ ۔ مجھے رسوا نہ کرنا۔ سَلِیْمٌ ۔ پاک ۔ سالم ۔ ٹھیک ۔ اُزْلِفَتْ ۔ نزدیک کرائی جائے گی۔
بُرِّزَتْ ۔ کھول دی جائے گی۔ غٰوِیْنَ ۔ گمراہ غَوِیٌّ کی جمع۔ کُبْکِبُوْا ۔ اوندھے منہ گرائے جائیں گے۔
نُسَوِّیْکُمْ ۔ تمہیں ہم برابر سمجھتے۔ شَافِعِیْنَ ۔ سفارشی۔ صَدِیْقٍ ۔ درست۔ حَمِیْمٍ ۔ گہرا ۔ دلسوز۔

وقف لازم

وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾
اور اے محمدؐ! انہیں ابراہیمؑ کا قصہ بھی پڑھ کر سنا دو۔ جب انہوں نے اپنے چچا اور اپنی قوم سے کہا۔ کہ تم کس چیز کی پوجا کرتے ہو؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِیْنَ ﴿۷۱﴾ قَالَ هَلْ یَسْمَعُوْنَكُمْ
وہ بولے! ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور سارا دن انہیں کا اعتکاف کرتے ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا۔ کیا جب تم پکارتے ہو تو یہ تمہاری

اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾ اَوْ یَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ یَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَا
آواز سنتے ہیں؟ یا تمہیں کچھ نفع یا نقصان پہنچاتے ہیں؟ وہ بولے یہ تو نہیں، بلکہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو یونہی کرتے

اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾
دیکھا اور ہم بھی کر رہے ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا کبھی تم نے یہ بھی سوچا! کہ تم اور تمہارے پہلے باپ دادا! کیسی لایعقل

اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْۤ اِلَّا رَبَّ
چیزوں کو پوجتے رہے ہیں۔ پس یقیناً وہ میرے دشمن ہیں، مگر رب العالمین نہیں

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِیْ هُوَ
اس سے تو میں محبت رکھتا ہوں، کیونکہ وہی ہے جس نے مجھے پیدا کیا، اور وہی مجھے راہ بتاتا ہے۔ اور وہی ہے جو

یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ ﴿۷۹﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾ وَ
کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا دیتا ہے۔ اور

الَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ
وہی ہے جو مجھے موت دے گا، پھر دوبارہ زندہ کرے گا۔ اور وہی ہے جس سے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ

خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۳﴾
قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا۔ اے میرے پروردگار! مجھے علم عنایت کر اور نیکوں میں شامل کرلے۔

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ
اور میرے لئے آخر میں آنے والوں میں ذکر خیر مقرر فرما۔ اور مجھے نعمتوں بھری جنت کے وارثوں

جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِیْۤ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا
میں سے بنا۔ اور میرے چچا کے گناہ بخش دے! وہ یقیناً گمراہوں میں سے ہے! اور مجھے

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا

قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے کام آئیں گے۔ سوائے

مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٠﴾

اُس کے جو قلب سلیم لے کر خدا کے پاس آئے۔ اور اس دن جنت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی!

وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿٩١﴾ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ

اور دوزخ گمراہوں کے لئے ظاہر کردی جائے گی۔ اور انہیں کہا جائے گا، وہ کہاں ہیں جنہیں تم خدا کے علاوہ

تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾ مِنْ دُونِ اللّٰهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾

پوجتے تھے۔ کیا وہ تمہاری مدد کرسکتے ہیں! یا خود انہیں مدد مل سکتی ہے؟ نہیں ایسا نہیں!

فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾

پس وہ معبود اور گمراہ لوگ اُس میں اوندھے مُنہ ڈال دیئے جائیں گے۔ اور سارے کا سارا ابلیس کا لشکر بھی۔

قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَاللّٰهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ

اور وہ جہنم میں لڑتے ہوئے کہیں گے خدا کی قسم ہم تو بھولے ہی

مُبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٩٨﴾ وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا

رہے۔ جب ہم تمہیں رب العالمین کا ہم پلہ بناتے تھے! اور ہمیں تو دوسرے گنہگاروں نے

الْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾

گمراہ کردیا۔ تو اب ہمیں کوئی سفارشی نہیں ملتا۔ اور نہ کوئی حقیقی دوست

فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ

تو کیا اچھا ہو کہ ہمیں دوبارہ دنیا میں بھیج دیا جائے تو ہم ایمان دار بن کر آئیں! یقیناً اس تمام واقعہ میں

لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

بڑی نشانی موجود ہے! پھر بھی یہ کفار ایمان نہیں لا رہے۔ اور یقیناً آپ کا پروردگار بڑا

الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٠٤﴾

غالب اور مہربان ہے!

ع ۵ ٢۶

تفسیر

سورۃ انبیاء میں اس سے قبل حضرت ابراہیمؑ کا واقعہ گذر چکا ہے۔ یہاں اور طرز سے بیان ہوا ہے۔ انہوں نے اپنی زبانی خدا کی جو تعریف کی اس سے بتوں کی خود بخود مذمت ہو جاتی ہے کہ خدا وہ کام کرتا ہے جو بت نہیں کرسکتے، تو پھر

انہیں پوچھنے سے کیا فائدہ۔ پھر ضمناً حشر کے دن کا ذکر اور دوزخ اور بہشت کا بیان ہے۔ پھر دوزخیوں کا بیان ہے۔ تاکہ کفار عبرت پکڑیں۔

أَطِيعُونِ { میری پیروی کرو۔ میری تابعداری کرو۔ — أَرْذَلُونَ۔ ذلیل لوگ کمینے۔ — طَارِدِ { پرے ہٹانے والے۔ ہنکانے والے۔

لَمْ تَنْتَهِ۔ تو نہیں رکے گا۔ — مَرْجُومِينَ { رجم کئے گئے۔ سنگسار کئے گئے۔ — أَخُوهُمْ۔ اُن کا بھائی۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ

اور اسی طرح جب نوح کی قوم نے میرے بھیجے ہوئے رسولوں کو جھٹلایا۔ چنانچہ جب اُن کے بھائی نوح نے اُن سے کہا تم کیوں

نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ

شرک سے باز نہیں آتے اور اللہ سے نہیں ڈرتے۔ میں اُس اللہ کی طرف سے تمہاری طرف ایک امانتدار رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پس

وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا

اب اللہ سے ڈرو اور میری بات مانو۔ اور میں تمہیں شرک سے بچانے کی کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ میری مزدوری تو اُس تمام

عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١١٠﴾ قَالُوا

جہانوں کے پالنے والے پروردگار سے ملے گی۔ میں پھر تمہیں کہتا ہوں کہ اللہ سے ڈرو اور میری بات کو مانو۔ اُس کی قوم والوں نے

أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ﴿١١١﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا

جواب دیا۔ اے نوح کیا ہم تیری بات کو مان کر ایک اللہ پر ایمان لے آئیں اور رذیلوں میں شامل ہو جائیں ہم تو دیکھ رہے ہیں کہ

كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١١٢﴾ إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ تَشْعُرُونَ ﴿١١٣﴾

رذیل لوگ ہی تیرے پیرو بن رہے ہیں۔ حضرت نوح نے کہا جو کچھ وہ کام کاج کرتے ہیں میں نہیں جانتا وہ کمینوں کا ہے یا شریفوں کا۔ میں تو

وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٤﴾ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿١١٥﴾

ایمان کا اقرار دیکھتا ہوں۔ اور ان کے اعمال کا حساب کرنا تو میرے پروردگار کا کام ہے میرا نہیں کاش تم اتنی بات ہی سمجھتے اور مجھے ان کے متعلق طعنہ

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ﴿١١٦﴾

نہ دیتے۔ اور تمہارے ایسا کہنے پر تو میں ان ایمانداروں کو اپنے سے جدا نہیں کر سکتا۔ اور میری ہستی ہی کیا میں تو صاف صاف اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا

منکروں نے کہا اے نوح اگر تو ہمارے بتوں کے خلاف کہنا نہیں چھوڑے گا تو یقیناً سنگسار ہو کر رہے گا۔ نوح نے دعا کی اے میرے پروردگار یہ میری قوم مجھے سراسر

وَنَجِّنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾ فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ

جھوٹا سمجھ رہی ہے۔ اب تو ہی میرا اور ان کے درمیان پورا پورا فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھ جو ایماندار ہیں انہیں ان کے تجھ سے نجات دے۔ پس ہم نے اسے اور جو

النصف

مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ﴿۱۲۰﴾

اُس کے ساتھ ایمان دار تھے اُن کو ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار کرکے ڈوبنے سے بچا لیا۔ اور اس کے بعد جو باقی مشرک بچے تھے

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ

اس طوفان میں غرق کر دیا۔ اے محمدؐ اس نوحؑ کے واقعہ میں بھی میری قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں مگر ان میں اکثر پھر بھی نہیں

اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۲﴾

مانیں گے۔ حقیقت میں تیرا پروردگار بہت زبردست ہونے کے باوجود رحم کرنے والا ہے جو اُن پر عذاب نازل نہیں کر دیتا

ع ۶ ۱۸ ۱۰

تفسیر

اس رکوع میں حضرت نوحؑ کی قوم کی نافرمانی اور ہلاکت کا ذکر ہے اور آخری آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قدر زبردست عذاب نازل کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے اگر عذاب نازل نہیں کرتا تو یہ اس کا رحم و کرم ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اُس کے رحم و کرم سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھائیں بلکہ جب بھی ہمارے پاس اللہ کا پیغام پہنچے فوراً اُس کے آگے گردن جھکا دیں اگر ہم نے نافرمانی کی اور اس دنیا کی زندگی میں عذاب سے بچے بھی رہے تو آخرت کے عذاب سے ہمیں کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ہر صورت بچنا چاہیے۔ ورنہ وہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ ہمیں بھی حضرت نوحؑ کی قوم کی طرح عذاب سے ہلاک کر دے۔

عَادُ۔ ایک قوم کا نام۔	هُوْدُ۔ ایک پیغمبر کا نام۔	تَبْنُوْنَ۔ بنا لیتے ہو۔
رِیْعٍ۔ نرم زمین ٹیلے۔	تَعْبَثُوْنَ۔ فضول۔	مَصَانِعَ۔ کاریگر۔
تَخْلُدُوْنَ۔ ہمیشہ رہو۔	بَطَشْتُمْ۔ تم گرفت کرتے ہو۔	جَبَّارِیْنَ۔ سرکش ہو کر۔
اَمَدَّ۔ مدد دی	وَعَظْتَ۔ تو نصیحت کرے۔	خُلُقُ۔ عادت۔

كَذَّبَتْ عَادُ ِۨالْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا

قوم عاد نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا۔ جب اُن کے بھائی ہودؑ نے کہا! کیا تم خدا سے

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾

ڈرتے نہیں۔ میں درحقیقت تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔ سنو اللہ سے ڈرو میرا کہا مانو۔

وَمَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ

اور اس کام کا تم سے میں کچھ اجر نہیں چاہتا، میرا اجر تو اُس پر ہے جو سارے جہانوں کا

الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢٧﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ

پروردگار ہے۔ کیا تم ہر اونچی جگہ پر بے ضرورت بطور یادگار عمارت بناتے ہو۔ اور محل اس خیال سے

مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ

تعمیر کرتے ہو کہ ہمیشہ اُس میں رہنا ہے اور جب گرفت کرتے ہو تو ظالم و جابر

جَبَّارِيْنَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ

بن جاتے ہو سنو سنو اللہ سے ڈرو میرا کہنا مانو۔ اس ذات سے ڈرو جس نے تمہاری

اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَ

ان چیزوں سے امداد کی جن کو تم خود ہی جانتے ہو۔ مثلاً چارپایوں، اولاد،

جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٣٤﴾ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٣٥﴾

باغات اور قدرتی چشمے وغیرہ اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو مجھے تمہارے لئے ایک بڑے سخت دن کے عذاب کا اندیشہ ہے

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿١٣٦﴾

ان سب کا جواب ملا۔ تمہارا نصیحت کرنا نہ کرنا ہمارے لئے یکساں ہے۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾

یہ تمہاری بات بس اگلوں جیسی ہے ہم کو ہرگز عذاب نہ ہوگا۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

غرض ان لوگوں نے حقیقت کی تکذیب کی تو ہم نے بھی اُن کو ہلاک کر کے چھوڑا۔ اس واقعہ میں بڑا سبق ہے باوجود

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾ ع ۱۸ / ۱۱

اس کے اُن میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور اے محمد بے شک آپ کا رب زبردست اور مہربان ہے۔

تفسیر

دراصل دنیا اور دنیا کے سارے سازوسامان ناپائدار اور عارضی ہیں عقلمند اس میں سے اتنا ہی لیتے ہیں جتنے کی ضرورت ہے مگر غافل انسان ہی ہر قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے اور ان چیزوں میں زندگی صرف کر دیتا ہے جو کبھی اُس کے بعد اُس کے کام آنے والی نہیں مگر اپنی نادانی سے سمجھتا ہے جو کچھ وہ کر رہا ہے گویا کہ وہ بھی کوئی بڑا کارنامہ ہے۔ انہیں میں سے مکانات کی تعمیر بھی ہے جو بے ضرورت بھی عالیشان سے عالیشان تیار کی جاتی ہیں۔ حالانکہ کچھ دنوں کے بعد ان کے کھنڈر بھی باقی نہیں رہتے خدا کے عنایت کردہ انعامات کا مصرف بہت ہی بے جا لیا جاتا ہے مگر امید ہے کچھ اور قائم کی جاتی ہے اور کھنڈر کچھ اور ہوتا ہے ان عطاہائے الٰہی کا صحیح مصرف ہی شکرگزاری کا مترادف ہے۔ مگر یہی انسان جب

ایک دوسرے انسان کے ساتھ معمولی سا بھی نیک سلوک کر دیتا ہے تو چاہتا ہے کہ اسی کا نام ہو اور وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ اسی کا احسانمند رہے اور جو کچھ یہ کہے بے چون وچرا اُس کو پورا کرے مگر اس کو بھول جاتا ہے کہ خود اس کے ساتھ جو اُس کے پیدا کرنے والے نے بے انتہا سلوک کئے ہیں اوس کا صلہ کیا ہے۔ کیا یہی کہ اُس کے رسولوں کی تکذیب کی جائے اُوس کے احکامات کو پس پشت ڈالا جائے حالانکہ یہ بھی اس کے فائدہ کے لئے ہوتے ہیں۔ بہرحال اس رکوع میں جو ایک قوم کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ قیامت تک دوسری قوموں کے لئے درس عبرت ہے

اَمِيْن امانت دار — زُرُوْعٍ جمع زرع کی کھیت۔ — طَلْعُهَا اس کا خوشہ۔
هَضِيْم ٹوٹی پڑتی ہیں — فٰرِهِيْنَ جمع فارہ کی خوش ہوکے — مُسَحَّرِيْنَ جمع مُسَحَّر کی جس پر جادو کرا یا ہو۔
مِثْلُنَا ہماری مثل۔ہماری طرح۔ — لَا تَمَسُّوْهَا مت چھوؤ اس کو۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا
اسی طرح قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا، جب اُن کے بھائی صالح پیغمبر نے ان سے کہا کیا تم لوگ خدا سے

تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾
نہیں ڈرتے میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں تو اب اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾
میں اس کام کے لئے کسی اجرت کا خواستگار نہیں ہوں میری اجرت تو بس پروردگار عالم پر ہے۔

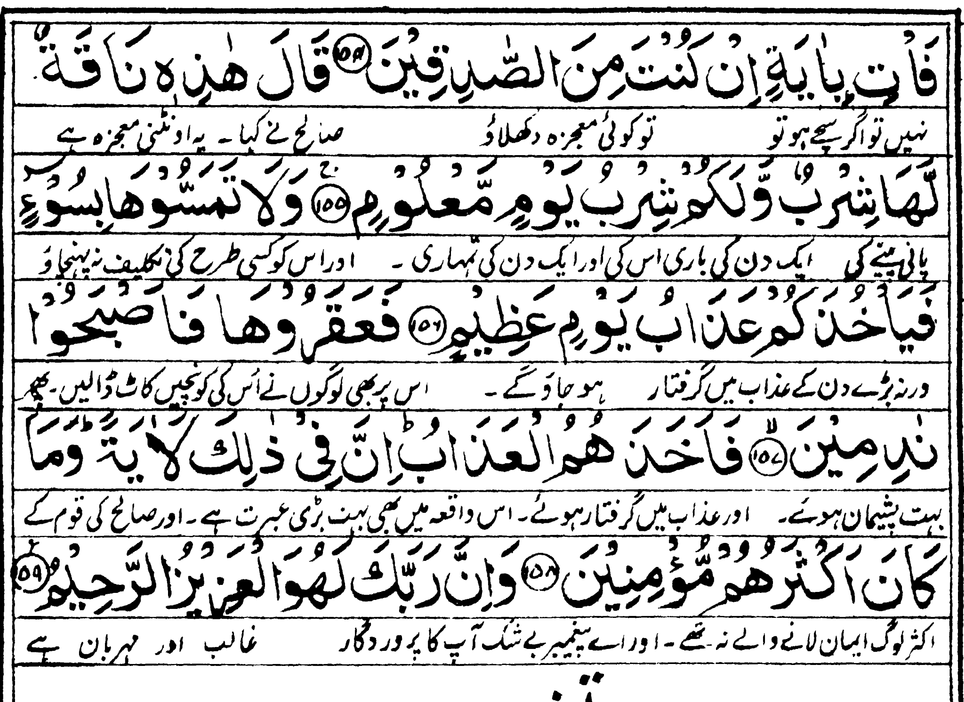
اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿١٤٦﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿١٤٧﴾ وَّزُرُوْعٍ
کیا جو چیزیں یہاں دنیا میں ہیں یعنے باغات اور چشمے اور کھیتیاں اور کھجوریں جن کی گچھے مارے بوجھ کے ٹوٹی پڑتی ہیں

وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿١٤٨﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا
تم اُن ہی میں بے کھٹکے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیے جاؤ گے۔ اور اسی خیال سے خوش ہو ہو کر پہاڑوں کو تراش کر گھر

فٰرِهِيْنَ ﴿١٤٩﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٥٠﴾ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ
بناتے ہو۔ تو اب اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ اور عبدیت کی حد سے بڑھ جانے والوں کے کہے پر

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿١٥١﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾
نہ جانا۔ جو ملک میں فساد ڈالتے ہیں اور خرابیوں کی اصلاح نہیں کرتے۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا
وہ بولے۔ تم پر تو بس کسی نے جادو کر دیا ہے۔ تم بھی تو ہم ہی جیسے آدمی ہو اور بس



فَأْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ

نہیں تو اگر سچے ہو تو تو کوئی معجزہ دکھلاؤ صالح نے کہا۔ یہ اونٹنی معجزہ ہے

لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ

پانی پینے کی ایک دن کی باری اس کی اور ایک دن کی تمہاری۔ اور اس کو کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچاؤ

فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا

ورنہ بڑے دن کے عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ اس پر بھی لوگوں نے اُس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ پھر

نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا

بہت پشیمان ہوئے۔ اور عذاب میں گرفتار ہوئے۔ اس واقعہ میں بھی بہت بڑی عبرت ہے۔ اور صالح کی قوم کے

كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾

اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور اے پیغمبر بے شک آپ کا پروردگار غالب اور مہربان ہے

ع ۸ ۱۹ ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کا ذکر ہے اور ان کا یہ کہنا کہ ہم جو کچھ تمہاری بھلائی کی باتیں بتا رہے ہیں اس کا کچھ تم سے بدلا لینا نہیں چاہتا۔ اور ان کی تمام شرارتوں میں سے سب سے بڑی شرارت یعنے نبیوں کے قتل کرنے کا بیان ہے اور اس نے بھی معجزہ طلب کیا تھا تو اللہ کے حکم سے ایک زندہ اونٹنی ایک پہاڑ کی چٹان سے نکلی اور اُس نے تھوڑے ہی دیر میں بچہ بھی دیا۔ مگر یہ سرکش اس کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے۔ بلکہ اُلٹے اونٹنی کو مار ڈالا جس کی وجہ سے ہلاک و برباد کر دئے گئے۔ خدا نے جن کو عقل سلیم عطا فرمائی ہے۔ اُن کو عبرت کے لئے ان واقعات کو بار بار پڑھنا چاہیئے۔

عٰدُوْنَ۔ زیادتی کرنے والے۔ قَالِيْنَ۔ ناخوش رکھنے والے۔ عَجُوْزًا۔ بوڑھی عورت۔

فَسَآءَ۔ پس بہت ہی بُرا۔ مَطَرًا۔ مینہ۔ مُنْذَرِيْنَ۔ ڈرایا گیا۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ نِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ

اسی طرح قوم لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب کہ ان کے بھائی لوط ؑ نے کہا کیا

لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

تم لوگ خدا سے نہیں ڈرتے۔ دیکھو میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔ اب تمہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈرو

وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

اور میرا کہا مانو۔ اور میں اس سمجھانے پر تم لوگوں سے کچھ اجرت کا خواستگار نہیں کیونکہ میری اجرت تو پروردگار

عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَ

عالم پر ہے۔ کیا تم دنیا کے لوگوں میں سے لڑکوں پر گرتے ہو اور

تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

تمہارے رب نے جو تمہارے واسطے بیبیاں پیدا کی ہیں انہیں چھوڑتے ہو بات یہ ہے کہ تم لوگ ایسے ہو جو

عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾

حد فطرت سے باہر نکل گئے ہو۔ وہ بولے لوط! اگر تم اپنی ان باتوں سے باز نہ آؤ گے تو بلا تامل تم کو نکال کر باہر

قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا

کردیا جائے گا۔ لوطؑ نے کہا میں تو تمہارے ان کاموں سے سخت بیزار ہوں۔ اور ساتھ ہی یہ دعا کی کہ خدایا

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي

مجھ کو اور میرے اہل وعیال کو ان افعال رذیلہ سے بچائے چنانچہ ہم نے لوط کو اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات

الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

دی۔ صرف لوط کی ایک بوڑھی عورت جو نافرمان تھی پیچھے رہ گئی اس کے بعد باقی لوگوں کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اور ہم نے

مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَ

ان پر ایک خاص قسم کا یعنی پتھر کا مینہ برسایا۔ سو کیا ہی برا وہ پتھراؤ تھا جو ان لوگوں پر برسا۔ کیونکہ ان کو عذاب سے

مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

تو ڈرایا جاتا تھا۔ لیکن وہ لوگ بالکل نہیں ڈرتے تھے۔ بے شک اس واقع میں ایک بڑی عبرت ہے اور قوم لوط کے اکثر

الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾

لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔ اور اے پیغمبر تمہارا پروردگار البتہ وہ غالب رحمت والا ہے۔

ع ۹ / ۱۶ / ۱۳

تفسیر

اس رکوع میں حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے۔ بات یہ ہے کہ جب آدمی اپنے کو آزاد سمجھ لیتا ہے اور خدا کے احکامات کی پروا نہیں کرتا ہے تو پھر اس بات کا اندازہ کرنا مشکل ہے کہ وہ کتنے اور کن کن گناہوں میں مبتلا ہو سکتا ہے اور کیسا کیسا عذاب اس پر نازل ہو سکتا ہے جیسا کہ اس رکوع سے ظاہر ہوتا ہے۔

اَیْکَۃ۔ بن میں رہنے والے۔ نَظُنُّكَ۔ گمان کرتے ہیں ہم تجھ کو۔ کِسَفًا۔ ٹکڑے۔ ٹکڑے۔
ظُلَّۃ۔ سائبان۔

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ
اسی طرح بن کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب شعیب نے ان کو کہا کیا تم خدا سے
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ
نہیں ڈرتے۔ میں تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں۔ اب نہیں چاہیئے کہ خدا سے ڈرو اور
اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا
میرا کہا مانو۔ اور میں اس سمجھانے پر کچھ اجرت کا خواستگار نہیں ہوں کیونکہ میری اجرت تو بس پروردگار
عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾
عالم کے ذمہ ہے۔ کوئی چیز بھی لوگوں کو دیا کرو تو دیانداری سے پورا پورا دیا کرو اور لوگوں کو نقصان پہنچانے والے نہ ہو
وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
اور جب تولا کرو تو ترازو کی ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولا کرو اور لوگوں کو
اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَاتَّقُوا
اُن کی چیزیں کمی سے نہ دیا کرو۔ اور نہ ملک میں فساد پھیلاتے پھرو۔ اور اس خدا سے ڈرتے رہو
الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ
جس نے تم کو اور اگلی خلقت کو پیدا کیا۔ تب وہ کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ تم پر کسی نے
الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ
جادو کر دیا ہے۔ اور تم بھی تو ہماری طرح کے ایک آدمی ہو اور بس۔ اس وجہ سے ہم تو تمہیں
الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ
جھوٹا ہی سمجھتے ہیں۔ اور اگر تم سچے ہو تو آسمان کا کوئی ٹکڑا
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ
ہم پر گرواؤ۔ شعیبؑ نے کہا تم لوگ جو کچھ کر رہے ہو اُس کو ہمارا پروردگار خوب جانتا ہے غرض ان
فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ
لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا تو اُن پر واقعۂ سائبان کا عذاب آ نازل ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ واقعۂ سائبان بھی
عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾
بڑے ہی سخت دن کا عذاب تھا۔ بے شک اس واقعہ میں بھی بڑی عبرت ہے اور شعیبؑ کی امت کے لوگ اکثر ایمان لانے والے نہ تھے

ع ۱۰ / ۱۴

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ (۱۹۱)

اور بے شک اے پیغمبر! آپ کا پروردگار غالب اور مہربان ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر ہے۔ یعنے بن والوں کا ذکر ہے۔ حضرت شعیبؑ کی قوم میں معلوم ہوتا ہے کہ خصوصیت سے تول ناپ میں نقصان پہنچانے کی عادت تھی۔ یہ سب بالکل سچ ہے۔ جو شخص تھوڑی چیز کے لئے جھوٹ بولتا اور نقصان پہنچاتا ہے وہ کبھی بھی اللہ تعالےٰ کے معاملات میں سچائی اور تھوڑی صدق سے کام نہیں لے گا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت قائم رکھنے کے لئے یہ سب واقعات عبرت آموز ہیں۔ اور انہیں چیزوں سے زمین میں اصلاح کی جا سکتی ہے اور اگر نہیں تو اس شخص سے فساد ہی فساد ظہور میں آئے گا

رُوْحُ الْاَمِیْنُ {حضرت جبرائیل کا نام ہے۔ اَعْجَمِیْنَ {وہ لوگ جو عربی نہ ہوں۔ قَرَاَہٗ۔ وہ اسے پڑھے۔ یُمَتَّعُوْنَ {وہ فائدہ دیئے جاتے ہیں۔

مَعْزُوْلُوْنَ {عزل کئے گئے۔ ٹھانے گئے۔ دور کئے گئے۔ یُلْقُوْنَ وہ ڈال دیتے ہیں۔ غَاوٗنَ۔ گمراہ۔ بدراہ۔

اِنْتَصَرُوْا۔ انہوں نے بدلہ لیا۔ مُنْقَلَبٍ لوٹنے کی جگہ۔ یَنْقَلِبُوْنَ {وہ لوٹائے جائیں گے۔ لوٹ کر جائیں گے۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۱۹۲) نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ (۱۹۳)

یقیناً یہ قرآن تمام جہانوں کے پروردگار کا اُتارا ہوا ہے۔ جبرئیل کے ذریعہ سے اتارا ہے۔

عَلٰی قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ (۱۹۴) بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ (۱۹۵)

تیرے دل پر تاکہ تو اس سے ان کو عذاب آخرت سے ڈرائے۔ بالکل صاف عربی زبان میں۔

وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ (۱۹۶) اَوَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ یَّعْلَمَهٗ

اس کے متعلق پہلی کتابوں میں بھی پیشینگوئیاں ہیں۔ اور کیا نشانی ان کافروں کے لئے کافی نہیں کہ اسے

عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ (۱۹۷) وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ (۱۹۸)

بنی اسرائیل کے علما اچھی طرح جانتے ہیں اور اگر ہم قرآن کو کسی غیر عربی پر اتارتے اور وہ انہیں

فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ (۱۹۹) كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ

پڑھ کر سناتا تو یہ ہرگز ایمان نہ لاتے۔ ہم نے یہ بات مجرموں کے دل میں بٹھا رکھی ہے

قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ (۲۰۰) لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ

کہ عربی اور عجمی کے فرق میں گرفتار رہیں۔ کہ جب تک عذاب کو دیکھ نہ لیں ایمان لانے والے نہیں۔

الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾ فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُولُوا

مگر وہ عذاب ان پر ایسا یکدم آئے گا کہ خواب و خیال میں بھی نہ ہوگا۔ اس وقت یہ

هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾ أَفَرَأَيْتَ

کافر کہیں گے کیا ہمیں کچھ مہلت مل سکتی ہے کیا یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا عذاب جلد آجائے۔ اے محمدؐ دیکھو

إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾

اگر ہم ان کو چند سال اور بھی دنیا کی زندگی سے فائدہ اٹھانے دیں۔ پھر ان پر آجائے جس کا ہم وعدہ کر رہے ہیں۔

مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا مِن

تو جو فائدہ انہوں نے اٹھایا ہوگا وہ ان کے کسی کام نہ آسکے گا۔ اور ہم نے جو بستی ہلاک کی

مع

قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾ ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا

ضرور پہلے ہم نے اس کے لوگوں کو ڈرانے کے لئے پیغمبر بھیجے سمجھوتی کے لئے کیونکہ ہم ظالم نہیں اور اس

تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾

قرآن کو شیطان لے کر نہیں اترے۔ وہ تو اس کام کے لائق بھی نہیں اور نہ ہی انہیں ایسا کام کرنے کی طاقت ہے۔

إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿٢١٢﴾ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا

وہ تو ایسی باتیں سننے سے بھی روک دئے گئے ہیں۔ تو اے محمدؐ تو ہرگز ہرگز اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود بنا کر نہ پکارد

آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾

ورنہ تو بھی عذاب کے لائق ہو جائے گا۔ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی شرک سے ڈرا۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾

اور اے محمدؐ جو مسلمان تیری تابعداری قبول کرلیں ان کے ساتھ مہربانی سے پیش آ۔

فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾ وَتَوَكَّلْ

پھر وہ اگر تیری نافرمانی کریں تو ان سے کہدے کہ جو کام تم کرتے ہو میں اس سے بیزار ہوں اور زبردست

عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَ

اور رحم کرنے والے اللہ پر بھروسہ کر۔ جو کہ جب تو اس کی عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ تجھے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

تَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ﴿٢١٩﴾ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٢٠﴾ هَلْ

اور اسی نے تجھ سے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ملا دیا ہے۔ یقیناً وہ سننے والا بھی اور جاننے والا بھی۔ اور اے انسانوں

أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ

میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس کے پاس آتے جاتے ہیں۔ وہ ہر ایک ایسے گنہگار کے پاس آتے ہیں جو خود جھوٹ باندھنے کا

اَثِیْمٍ ﴿۲۲۲﴾ یُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَکْثَرُهُمْ کٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ

عادی ہو۔ وہ اکثر جھوٹی باتوں سے ہی اس کے کان بھرتے ہیں۔ کیونکہ وہ زیادہ خود جھوٹے ہوتے ہیں اسی طرح شعراء

یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾

ہیں ان کی پیروی بھی گمراہ لوگ ہی کرتے ہیں۔ کیا تو نے دیکھا کہ وہ ہر ایک میدان میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔

وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اور کہتے وہ ہیں جو خود نہیں کرتے۔ ہاں مگر شاعروں میں سے وہ لوگ جو کہ قرآن پر

الصّٰلِحٰتِ وَذَکَرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا

ایمان لے آئیں اور پھر اچھے کام بھی کریں اور اگر ان پر ظلم ہو تو اس کا بدلہ لے رہیں۔ ان میں شامل نہیں ہیں۔

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾

ان جھوٹے ظالموں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ وہ کہاں لوٹ کر جانے والے ہیں۔

ع ۳۶ / ۱۱ / ۱۵

تفسیر

اس کو عام دل یہ بتایا گیا ہے کہ اس قرآن کے متعلق پہلی کتابوں میں پیش گوئیاں موجود ہیں۔ اور اس کو عربی میں اس لئے اتارا گیا کہ اگر کسی اور زبان میں اتارا جاتا تو عرب والے اس پر ہرگز ہرگز ایمان نہ لاتے۔ نیز یہ بھی بتایا ہے کہ ایسا کرنا جرم ہے۔ نیک کام یا نیک بات جہاں سے بھی ملے لے لینی چاہیے یہ کہکر اسے رد نہیں کر دینا چاہئے کہ یہ ہمارے ملک والوں نے نہیں کہی یا کسی غیر ملکی نے کہی ہے اس لئے ہم اسے نہیں مانتے۔ اس کے بعد قرآن کی تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے اور ہر ایک کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کرے اور ایسا کرنا فرض بھی ہے اور سنت نبوی بھی ہے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ وہ شاعر جو خواہ مخواہ کے قصے کہانیاں گھڑتے رہتے ہیں اور یونہی بے فائدہ شعر بناتے رہتے ہیں وہ بھی ظالم ہیں اور جو ان کی پیروی کرے گا وہ بھی گمراہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اکثر شاعر جو کچھ کہتے ہیں خود نہیں کرتے اس لئے ہمیں چاہیے کہ شاعروں وغیرہ کو چھوڑ کر صرف قرآن کو اپنا راہبر بنائیں اور اسی کے کہے پر چلیں

فائدہ

تبلیغ کرنے والے کو تبلیغ کا آغاز سب سے پہلے اپنے گھر سے اور نزدیکی لوگوں سے کرنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ خود تو تاریکی میں ہو اور دوسروں کو روشنی میں آنے کو کہا جائے، اپنے تو ڈوب رہے ہوں دور والوں کو ڈوبنے سے بچنے کی تلقین کی جائے۔ پھر اسی طرح بتدریج آگے بڑھنا چاہئے۔ اور خدا کی ساری زمین کو نورانی کرنے کا حوصلہ کرنا چاہئے مگر اس کا مصداق نہیں بننا چاہئے کہ ہر کسے ناصح برائے دیگران + ناصح خود کم بود اندر جہان۔

سُوْرَۃُ النَّمْلِ مَکِّیَّۃٌ

ترانوے ۹۳ آیتیں — سات رکوع

اَخْسَرُوْنَ - زیادہ گھاٹا اٹھانے والے۔ تُلَقّٰی - تجھے سکھایا جاتا ہے۔ مِنْ لَّدُنْ - پاس سے۔

اٰنَسْتُ - دیکھی میں نے۔ شِهَابٍ - انگارا۔ چنگاری۔ قَبَسٍ - دھکتا ہوا

تَصْطَلُوْنَ - تم تاپو۔ بُوْرِكَ - برکت دیا گیا ہے۔ تَهْتَزُّ - ہلتی ہے۔ حرکت کرتی ہے۔

جَآنٌّ - اژدہا۔ لَدَیَّ - میرے پاس۔ جَیْبِكَ - تیرا گریبان۔

اِسْتَیْقَنَتْهَا - یقین کر لیا انہوں نے۔ عُلُوًّا - غرور۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میں رحمن و رحیم خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں

طٰسٓ تِلْكَ اٰیٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِیْنٍ ① هُدًى وَّ

یہ قرآن کی آیتیں ہیں۔ جو واضح کتاب ہے جو مومنوں کے لئے ہدایت

بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ② الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ

اور بشارت ہے وہ مومن جو نماز ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ③ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

دیتے ہیں اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ آخرت پر ایمان

بِالْاٰخِرَةِ زَیَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ یَعْمَهُوْنَ ④ اُولٰٓئِكَ

نہیں لاتے اُن کے برے اعمال ہم انہیں اچھے دکھاتے ہیں، پھر وہ انہیں میں منہمک رہتے ہیں۔ یہ ایسے

الَّذِیْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ⑤

لوگ ہیں کہ بہت سخت عذاب پائیں گے! اور آخرت میں سب سے زیادہ نقصان اُٹھائیں گے۔

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ عَلِیْمٍ ⑥ اِذْ قَالَ مُوْسٰى

اور اے محمدؐ! یقیناً آپ کو ہماری طرف سے قرآن سکھایا جاتا ہے اور ہم صاحب علم و حکمت ہیں! وہ وقت یاد کرو جب

لِاَهْلِهٖٓ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ

موسیٰؑ نے اپنی بیوی سے یوں کہا۔ میں آگ دیکھ رہا ہوں میں ابھی آپ کے پاس کوئی خبر لاتا ہوں یا کوئی دھکتا

قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ⑦ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ

انگارا لاتا ہوں تاکہ آپ تاپ سکیں!، چنانچہ جب وہ اس آگ کے پاس آئے تو یوں آواز دی گئی! برکت دی گئی ہے

مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۚ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾

جو آگ میں ہے اُس کو اور جو اس کے گرد ہیں، اور سب جہانوں کا پروردگار پاک ہے!

يٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ وَاَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا

اے موسیٰ! یقیناً میں اللہ ہوں، بہت غالب! حکمت والا! تم اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو۔ موسیٰؑ نے

رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۚ يٰمُوْسٰى لَا

ڈال دیا، تو جب اُسے حرکت کرتے دیکھا، گویا کہ وہ ایک بڑا اژدہا ہے! تو فوراً پیٹھ پھیر کر بھاگے! اور پیچھے مڑکر بھی نہ

تَخَفْ ۟ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ

دیکھا، تو ہم نے کہا اے موسیٰ ڈرو نہیں! کیونکہ میرے پاس پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔ پھر جو کوئی گناہ کرے اور پھر اس گناہ کے بعد

بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ

نیکی کرے تو میں یقیناً بخش دینے والا مہربان ہوں! اور تم اپنا ہاتھ

فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۟ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ

اپنے گریبان میں ڈال دو۔ وہ بالکل بے ضرر چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ دونوں ان نشانیوں میں سے ہیں جو فرعون

وَقَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا

اور اس کی قوم کے لئے ہیں، وہ یقیناً نافرمان لوگ ہیں پھر جب فرعونیوں کے پاس ہماری روشن نشانیاں

مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ

آئیں تو کہنے لگے یہ تو کھلا جادو ہے اور انہوں نے ازروئے ناانصافی و تکبر، ان کا انکار کیا۔ حالانکہ

اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ۭ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ ع ۱

وہ دل سے اُن کی سچائی کے معترف تھے۔ تو آپ دیکھتے ہیں! کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا برا ہوا؟! ایسا ہی انکا بھی ہوگا

تفسیر

اس سورۃ کو النمل اس لئے کہتے ہیں کہ آگے سلیمان علیہ السلام کا قصہ مذکور ہوگا جس میں ایک چیونٹی کا ذکر ہے، جس نے اپنی دوسری چیونٹیوں سے کہا تھا کہ سلیمان کا لشکر آرہا ہے! اپنے اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ۔ کہیں وہ تمہیں اپنے پاؤں کے نیچے کچل نہ ڈالیں۔

اس رکوع میں قرآن مجید کا بیان ہے کہ وہ خدا کی طرف سے ہدایت و بشارت کا پیغام ہے! ان کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور بتایا گیا ہے کہ یہ قرآن میں نے خود نہیں بنا لیا بلکہ صاحب

علم وحکمت خدا کی طرف سے انہیں سکھایا جاتا ہے۔ کفار وغیرہ کی سرکشی اور فتنہ پردازی کے بارے میں فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کر کے اس کا حاصل یہ بتایا کہ صرف فساد کرنے والوں کا کبھی انجام بہتر نہیں ہو سکتا نہ ہوا

مَنْطِقَ۔ بولی۔ يُوزَعُونَ۔ پاس پاس کھڑے کئے جاتے نَمْلَةٌ۔ چیونٹی۔

نَمْلِ۔ چیونٹیاں۔ يَحْطِمَنَّكُمْ۔ تمہیں کچل دیں گے۔ فَتَبَسَّمَ۔ پس وہ مسکرایا۔

ضَاحِكًا۔ ہنسنے والا۔ أَوْزِعْنِي۔ مجھے توفیق دے۔ تَرْضٰهُ۔ تو اسے پسند کرے۔

تَفَقَّدَ۔ تلاشی لی۔ حاضری لی۔ هُدْهُدَ۔ ہدہد۔ غَائِبِينَ {غائب ہونے والے۔ گم ہونے والے۔

أُعَذِّبَنَّهُ {میں ضرور تکلیف دوں گا۔ سزا دوں گا۔ لَأَذْبَحَنَّهُ {میں البتہ اسے قتل کر ڈالوں گا۔ مَكَثَ۔ ٹھہرا۔

أَحَطْتُ۔ میں نے احاطہ کر لیا۔ معلوم کیا۔ سَبَإٍ۔ ایک ملک کا نام۔ امْرَأَةً۔ عورت۔

تَمْلِكُهُمْ۔ {ان پر حکومت کرتی ہے۔ خَبْءَ۔ چھپی بات۔ كِتَابِي۔ میرا خط۔ میرا قصہ أَلْقِهْ۔ ڈال دے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا ۖ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم عنایت کیا تھا! دونوں نے کہا، خدا کا شکر ہے جس نے ہمیں

فَضَّلَنَا عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ

اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی۔ اور سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث

دَاوُودَ ۖ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا

ہوئے! اور انہوں نے کہا اے لوگو ہمیں جانوروں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں خدا کی طرف

مِن كُلِّ شَيْءٍ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ

سے ہر چیز دی گئی، اور یقیناً یہ بہت بڑا فضل ہے اور سلیمانؑ کے

لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٧﴾

لئے اُن کا لشکر جن و انس و پرند کا جمع کیا گیا اور وہ سب قطاروں میں کھڑے کئے جاتے۔

حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا

یہاں تک کہ جب وہ ایک دفعہ کسی چیونٹیوں کے جنگل میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں

مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٨﴾

گھس جاؤ۔ سلیمانؑ اور ان کا لشکر کہیں تمہیں بے خبری میں پاؤں کے نیچے نہ کچل ڈالیں۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

وہ یہ سُن کر مسکرائے! اور بولے! اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اُن نعمتوں کا شکر

الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَ

ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیں اور یہ کہ میں تیری پسند کے مطابق اچھے عمل کروں،

أَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ﴿١٩﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ

اور تو اپنی مہربانی سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل کرے۔ اور انہوں نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے!

مَا لِيَ لَآ أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِينَ ﴿٢٠﴾ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا

کیا بات ہے؟ ہدہد دکھائی نہیں دیتا! یا وہ کہیں چلا گیا ہے؟ میں اسے ضرور سزا دوں گا!

شَدِيدًا أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُۥٓ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ

یا ذبح کر ڈالوں گا، ورنہ وہ اپنی بے گناہی کی کوئی صاف دلیل میرے پاس لائے۔ وہ کچھ دیر ٹھہرا تھا کہ اتنے

بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِۦ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍۭ بِنَبَإٍ

میں ہدہد آگیا، تو وہ بولا۔ میں وہ بات معلوم کر کے آیا ہوں جس کی آپ کو خبر نہیں، اور میں ملک سبا سے آپ کے

يَقِينٍ ﴿٢٢﴾ إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ

پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔ وہ یہ کہ میں نے وہاں ایک عورت کو حکمران پایا! اور اُس کے پاس ہر طرح کی چیزیں

وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ

ہیں اور اُس کا ایک بڑا تخت ہے اور میں نے اُسے اور اُس کی قوم کو خدا کو چھوڑ کر سورج کو

مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

سجدہ کرتے پایا۔ اور شیطان نے اُن کے برے اعمال انہیں اچھے کر دکھائے ہیں، اور انہیں ہدایت کی راہ سے

السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٢٤﴾ أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ

ہٹا لیا ہے! اور وہ ہدایت نہیں پاتے۔ کوئی اُنہیں یہ نہیں کہتا، کہ خدا کو سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمانوں

الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿٢٥﴾

اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو نکالتا ہے! اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔

اللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ

اللہ وہ ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ یہ سن کر سلیمانؑ نے کہا۔ اچھا ہم ابھی

أَمْ كُنتَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٢٧﴾ اذْهَب بِّكِتَابِي هَٰذَا فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ

دیکھتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا جھوٹا ہے۔ یہ میرا خط لے جا اور اُنہیں دے آ

ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُونَ ﴿۲۸﴾ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا

اور پھر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ جب ملکہ نے خط پایا تو بولی۔ اے سردارو!

اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۹﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ

مجھے ایک قابل تعظیم خط دیا گیا ہے، یہ اس طرح کہ سلیمان کی طرف سے ہے! اور یہ بے شک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

رحمن و رحیم خدا کے نام سے شروع ہے! یہ دیکھا ہے کہ میرے مقابلے میں سربلندی نہ چاہو! اور میرے پاس مسلمان ہو کر آجاؤ۔

ع ۱۷ / ۱۷

تفسیر

اس رکوع میں اولاً داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے علم و حکمت کا بیان ہے! اس کے بعد ایک نہایت اچھی دعا یعنی رَبِّ اَوْزِعْنِیْ سے صالحین تک تلقین فرمائی ہے اس کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت اور ان کی خوبیوں کا ذکر ہے۔ پھر ملکہ بلقیس کا بیان شروع کیا۔ یہاں سے خط لکھنے کا طریقہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اول بھیجنے والے کا نام ہونا چاہئے۔ پھر خدا کے نام سے مضمون کو شروع کرنا چاہئے

مسئلہ۔ خدا تعالیٰ ہی سب کے مقابلے میں قابل التعظیم ہے! وہی سجدے کے لائق ہے! اور کسی کو سجدہ کرنا روا نہیں

اَفْتُوْنِیْ۔ مجھے رائے دو۔	قَاطِعَةً۔ فیصلہ کرنے والی۔	اُولُوْا قُوَّةٍ۔ زور آور۔ طاقتور۔
اُولُوْا بَاْسٍ۔ جری سپاہی۔	فَانْظُرِیْ۔ پس تو دیکھ۔	تَاْمُرِیْنَ۔ تو ہمیں حکم دیتی ہے۔
اَفْسَدُوْا۔ ویران کرتے ہیں	اَعِزَّةً۔ باعزت لوگ۔	اَذِلَّةً۔ بے عزت ذلیل لوگ۔
مُرْسِلَةٌ۔ بھیجنے والی۔	هَدِيَّةٍ۔ ہدیہ۔ تحفہ۔	نَاظِرَةٌ۔ دیکھنے والی۔
تُمِدُّوْنَنِ۔ تم مجھے مدد دیتے ہو۔	تَفْرَحُوْنَ {خوش ہوئے ہو تم۔ خوش ہوتے ہو۔	عِفْرِيْتٌ۔ عفریت۔ دیو
طَرْفٌ۔ پلک۔	نَكِّرُوْا۔ بدل دو۔	اُدْخُلِیْ۔ داخل ہو جا۔
صَرْحٌ۔ محل۔	لُجَّةً۔ حوض۔ تالاب۔	كَشَفَتْ۔ ہٹا لیا۔
سَاقَيْهَا۔ دونوں پنڈلیاں۔	مُمَرَّدٌ۔ بندھا ہوا۔	قَوَارِيْرَ۔ شیشے۔

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا

وہ بولی! اے سردارو! اس معاملہ میں مجھے مشورہ دو۔ میں کسی کام کا فیصلہ نہیں کرتی،

حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ

یہاں تک کہ تم سب حاضر نہ ہو۔ وہ بولے! ہم بڑے زور آور! اور لڑائیوں میں

شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَتْ

مشتاق ہیں! بس اب فیصلہ تیرے اختیار میں ہے! جو تو کہے وہ بولی!

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ

دیکھو! جب یہ بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے ویران کر دیتے ہیں اور وہاں کے باعزت

اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ

لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ اور بادشاہ سب یوں ہی کرتے ہیں اور میں اُن کی طرف

بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ

ایک تحفہ بھیج کر دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا خبر لاتے ہیں۔ پھر جب تحفہ سلیمان کو پہنچا تو وہ بولے!

اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ

کیا تم مال سے ہماری مدد کرتے ہو، تو جو مال ہمیں اللہ نے دیا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے!

بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ

تمہارا ہدیہ تمہیں ہی مبارک! ہمیں ضرورت نہیں۔ جاؤ۔ اُسے جاکر کہدو! کہ ہم ضرور ان کے مقابلے میں وہ لشکر لائیں گے

لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

کہ وہ مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں! اور انہیں وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیں گے اور وہ بڑے خوار ہوں گے

قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ

سلیمان نے کہا۔ اچھا! کون ہے جو تم میں سے اس کا عرش اس کے مسلمان ہو کر ہمارے سامنے آنے سے پہلے ہی

مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

لے آئے۔ تو جنوں میں سے عفریت نے کہا میں آپ کے یہاں سے جانے کے وقت سے پہلے لے آؤں گا

تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِيْ

اور میں اتنی قوت رکھتا ہوں اور میں قابل بھروسہ بھی ہوں۔ مگر سلیمان نے منظور نہ کیا، پھر وہ شخص جسے کتاب

عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ

کا علم تھا بولا۔ کہ میں اسے آنکھ جھپکنے سے پہلے آپ کے پاس لے آؤں گا! چنانچہ اس نے یہی کیا،

طَرْفُكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ

پھر جب سلیمان نے اسے اپنے پاس پڑا ہوا دیکھا تو کہا۔ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے

رَبِّیْ لِیَبْلُوَنِیْٓ ءَاَشْکُرُ اَمْ اَکْفُرُ ؕ وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ

اور میری آزمائش ہے کہ میں اس کی نعمت کا شکر کرتا ہوں یا ناشکری! اور جو کوئی بھی ناشکری کرتا ہے تو وہ

لِنَفْسِہٖ ۚ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾ قَالَ نَکِّرُوْا

اپنے ہی فائدے کے لئے! اور جو ناشکری کرتا ہے، تو اللہ کو کیا؟ وہ تو بے نیاز اور بزرگ ہے۔ سلیمان نے کہا،

لَہَا عَرْشَہَا نَنْظُرْ اَتَہْتَدِیْٓ اَمْ تَکُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا

بلقیس کے تخت کی ہیئت بدل دو۔ کہ ہم دیکھیں وہ اسے پہچان لیتی ہے یا ان لوگوں میں سے ہے جو حقیقت سمجھے

یَہْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَہٰکَذَا عَرْشُکِ ؕ قَالَتْ

بعد بھی ہدایت پر نہیں آتے! پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا، کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ وہ بولی!

کَاَنَّہٗ ہُوَ ۚ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہَا وَکُنَّا مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾

یہ تو گویا وہی ہے! اور ہمیں تو پہلے ہی علم ہو گیا تھا! اور ہم مسلمان ہو چکے تھے۔

وَصَدَّہَا مَا کَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؕ اِنَّہَا کَانَتْ مِنْ قَوْمٍ کٰفِرِیْنَ ﴿۴۳﴾

اور سلیمانؑ نے انہیں ان چیزوں سے روک دیا تھا جنہیں وہ خدا کو چھوڑ کر پوجتی تھی، وہ یقیناً کافروں کی قوم میں

قِیْلَ لَہَا ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْہُ حَسِبَتْہُ لُجَّۃً وَّکَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْہَا ؕ

سے تھی۔ پھر اسے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو! پھر جب اس نے دیکھا تو حوض کا گمان ہوا، تو اس نے دونوں پنڈلیاں

قَالَ اِنَّہٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ

کھول لیں، اس پر سلیمانؑ نے کہا۔ یہ تو شیشے جڑا ہوا محل ہے! وہ بولی۔ اے میرے پروردگار! یقیناً

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۴﴾

میں اس سے پہلے اپنی جان پر ظلم کر رہی تھی! اب میں سلیمان کے ساتھ رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں۔

ع ۳ ۱۸

تفسیر

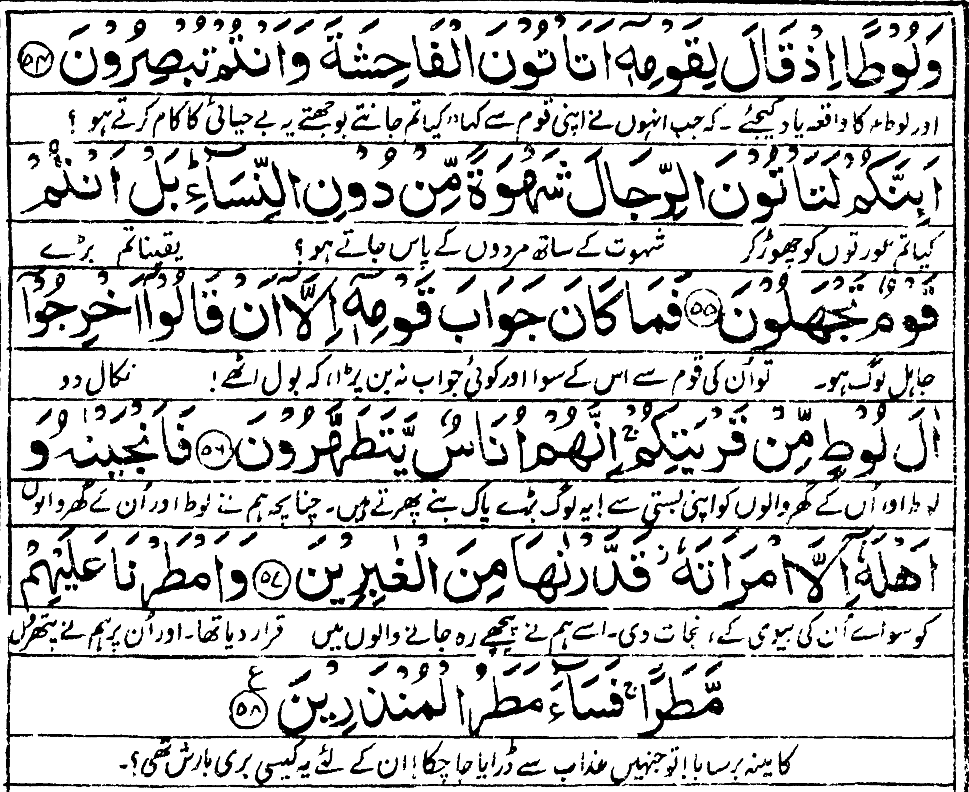
اس رکوع سے پہلے رکوع میں جو قصہ شروع کیا تھا ختم کیا گیا ہے۔ اس میں بلقیس ملکۂ سبا کا مسلمان ہونا اور ایمان لانا اور بہت سی باتوں کا بیان ہے حاصل یہ ہے کہ خدا کی نعمتوں کا شکر کرو وہ اور دے گا، انکار کرنا کسی حالت میں بہتر نہیں۔

فائدہ

حکومت وہی بہتر ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق ہو!

فَرِیْقٰنِ - دو فریق - گروہ۔ اَطَّیَّرْنَا - ہم نے بُرا شگون - نحوست سمجھا۔ طٰٓئِرُکُمْ - تمہاری بدفالی۔
تِسْعَۃُ - نو (۹) رَھْطٍ - آدمی۔ تَقَاسَمُوْا - آپس میں قسمیں کھاؤ۔
لَنُبَیِّتَنَّہٗ - رات کو ہم مار ڈالیں گے۔ مَھْلِکَ - ہلاکت کا وقت۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ فَاِذَا ھُمْ
اور بیشک ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی پیغمبر صالح علیہ السلام کو بھیجا کہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں، تو ان میں ایک دم
فَرِیْقٰنِ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَۃِ
دو فریق ہو گئے اور جھگڑنے لگے۔ صالح علیہ السلام بولے، اے میری قوم! تم بھلائی سے پہلے ہی برائی کی جلدی کیوں
قَبْلَ الْحَسَنَۃِ ج لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾
مچا رہے ہو؟ اللہ سے مغفرت کیوں نہیں طلب کرتے، کہ تم پر رحم کیا جائے۔
قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِکَ وَبِمَنْ مَّعَکَ ط قَالَ طٰٓئِرُکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ بَلْ
وہ بولے، ہم نے تو تم سے اور جو تمہارے ساتھ ہیں اُن سے برا شگون لیا ہے۔ صالح علیہ السلام نے جواب دیا، کہ تمہاری بدفالی اللہ
اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَکَانَ فِی الْمَدِیْنَۃِ تِسْعَۃُ رَھْطٍ یُّفْسِدُوْنَ
کے ہاتھ میں ہے، نہیں بلکہ تم لوگوں کی آزمائش ہو رہی ہے۔ اور اس شہر میں نو آدمی تھے جو وہاں فساد کرتے پھرتے تھے۔
فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰہِ لَنُبَیِّتَنَّہٗ
اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔ وہ بولے آؤ سب باہم قسمیں کھائیں، کہ ہم رات کے وقت صالح علیہ السلام اور اس کے گھر والوں
وَاَھْلَہٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّہٖ مَا شَھِدْنَا مَھْلِکَ اَھْلِہٖ وَاِنَّا
کو مار ڈالیں گے پھر اُن کے والی وارثوں سے کہہ دیں گے کہ افسوس! ہم تو اُن کی ہلاکت کے وقت یہاں موجود ہی
لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَکَرُوْا مَکْرًا وَّمَکَرْنَا مَکْرًا وَّھُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾
نہ تھے! اور ہم سچ کہہ رہے ہیں۔ وہ بھی ایک چال چلے، اور ہم نے بھی ایک چال چلی! اور انہیں خبر بھی نہ تھی۔
فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ مَکْرِھِمْ لا اَنَّا دَمَّرْنٰھُمْ وَقَوْمَھُمْ
تو دیکھئے کہ ان کی چال بازی کا انجام کیسا برا ہوا، کہ ہم نے انہیں اور اُن کی قوم سب کو ہلاک کر دیا
اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْکَ بُیُوْتُھُمْ خَاوِیَۃً بِمَا ظَلَمُوْا ط اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ
اب دیکھئے تو یہ ہیں اُن کے گھر جو ان کے ظلم کی وجہ سے بالکل خالی پڑے ہیں، یقیناً اس واقعہ میں علم والوں کے
لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾
لئے نشانی موجود ہے۔ اور ان لوگوں کو جو صالح علیہ السلام پر ایمان لائے اور پرہیزگار بنے رہے، ہم نے نجات دی۔



وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾

اور لوطؑ کا واقعہ یاد کیجئے۔ کہ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا "کیا تم جانتے بوجھتے یہ بے حیائی کا کام کرتے ہو؟

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ

کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت کے ساتھ مردوں کے پاس جاتے ہو؟ یقیناً تم بڑے

قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا

جاہل لوگ ہو۔ تو اُن کی قوم سے اس کے سوا اور کوئی جواب نہ بن پڑا، کہ بول اٹھے! نکال دو

اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ

لوطؑ اور اُن کے گھر والوں کو اپنی بستی سے! یہ لوگ بڑے پاک بنے پھرتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے لوط اور اُن کے گھر والوں

اَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ

کو سوائے اُن کی بیوی کے، نجات دی۔ اسے ہم نے پیچھے رہ جانے والوں میں قرار دیا تھا۔ اور اُن پر ہم نے پتھروں

مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع

کا مینہ برسایا! تو جنہیں عذاب سے ڈرایا جا چکا! ان کے لئے یہ کیسی بری بارش تھی؟۔

ع ۴

تفسیر

اس رکوع میں صالح علیہ السلام کا ذکر ہے، کہ اُن کی بستی میں نو آدمی تھے، جنہوں نے آپس میں قسمیں کھائیں کہ آج رات کو ضرور ان کو اور ان کے گھر والوں کو مار ڈالیں گے! اور کہہ دیں گے کہ ہم نے تو ان کو مارے جاتے دیکھا ہی نہیں۔ لیکن خدا نے ان کے برخلاف کچھ اور سوچ رکھا تھا! چنانچہ جب وہ اس گھاٹی میں پہنچے جہاں صالح علیہ السلام تھے، تو اُن پر ایک بڑی چٹان آگری! اور سب وہیں ہلاک ہوگئے۔ بقیہ قوم کے لوگ بھی تیسرے دن حسب وعدہ عذاب الٰہی آنے پر ہلاک ہوئے،

اس کے بعد قوم لوطؑ کا ذکر ہے وہ مردوں سے بےحیائی کے کام کرتے تھے! چنانچہ انہوں نے باوجود لوطؑ کی وعظ نصیحت کے ایک بات نہ مانی۔ انجام کار اُن پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی اور اس بستی کا تختہ ہی اُلٹ دیا گیا! ان قصوں کے بیان کرنے کا مقصود منشا یہ ہے کہ جو بھی شریعت الٰہی یا خدا کی مرضی کے خلاف چلے گا سخت عذاب میں گرفتار ہوگا۔ اپنے آپ کو خدا کی مرضی میں کامل طور پر دے دینا چاہیئے۔

اَصْطَفٰى۔ چن لیا۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ ءٰۗاللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

اے محمدؐ کہہ دیجئے! ہر قسم کی تعریف خدا ہی کے لئے ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام! تو کیا خدا بہتر ہے کہ اس کی عبادت کی جائے! یا وہ جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
اَمَّنْ	آیا وہ۔	حَدَآئِقَ	جمع حدیقہ، باغات۔	ذَاتَ بَهْجَةٍ	بارونق (تروتازہ)۔
حَاجِزًا	پردہ۔	يُجِيبُ	قبول کرتا ہے۔	مُضْطَرَّ	مضطر۔ بے قرار (تکلیف زدہ)۔
أَيَّانَ	کب۔	ادّٰرَكَ	پورا ہوگا۔	عَمُونَ	عَمِیٌّ کی جمع (اندھے)۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ
وہ کون ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا، اور تمہارے لئے آسمان سے

مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ
پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے تروتازہ باغات اُگائے!

مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ
تم میں یہ طاقت کب تھی کہ اُن کے درختوں کو از خود اُگا لیتے؟ پھر بھی کیا خدا کے علاوہ کوئی اور معبود

هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا
ہے؟ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا! بلکہ یہ لوگ ہی حق سے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ کون ہے؟ جس نے زمین

وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَجَعَلَ
کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا! اور اُس کے بیچوں بیچ نہریں بہادیں! اور بڑے بڑے پہاڑ اس پر بنا دئے! اور

بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
دو سمندروں کے درمیان پردہ حائل کر دیا؟ کیا خدا کے علاوہ کوئی اور معبود ہے؟ نہیں ایسا نہیں، بلکہ ان میں

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ
سے اکثر سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ وہ کون ہے؟ جو بے قرار کی دعا کو اس کے مانگنے پر قبول کرتا ہے اور

يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ
اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے! اور تمہیں زمین پر ایک دوسرے کا جانشین مقرر کرتا ہے، کیا خدا کے علاوہ کوئی

اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِیْ ظُلُمٰتِ
اور معبود ہے؟ نہیں ایسا نہیں؟ مگر ان میں بہت کم ہیں جو نصیحت پکڑتے ہیں۔ وہ کون ہے جو خشکی

الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَیْ
اور تری کی تاریکیوں میں تمہیں راہ دکھاتا ہے! اور وہ کون ہے جو اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری

رَحْمَتِهٖؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا

کے طور پر بھیج دیتا ہے ؟ کیا خدا کے علاوہ کوئی اور معبود ہے ؟ نہیں ایسا نہیں ہے، وہ ذات بہت برتر ہے اُن سے جو اس کے شریک

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِؕ

ٹھہرائے جاتے ہیں۔ وہ کون ہے جو مخلوق کو اول بار پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ اسے مرنے کے بعد زندہ کرے گا! اور وہ کون ہے

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٦٤﴾

جو تمہیں آسمان و زمین سے رزق بہم پہنچاتا ہے ؟ کیا وہ خدا کے علاوہ کوئی اور معبود ہو سکتا ہے ؟ نہیں اگر ایسا ہے تو پھر اپنی سچائی کے لئے

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُؕ

دلیل لے آؤ!۔ اے محمدؐ! آپ کہہ دیجئے! کہ آسمانوں اور زمینوں میں بسنے والے خدا کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتے!

وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ

اور یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کب حشر کے لئے اُٹھائے جائیں گے۔ ہی نہیں بلکہ ان کا علم تو آخرت میں جا کر پورا ہوگا!

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

نہیں بلکہ وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں، نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھے ہوئے ہیں، اس طرف سے تو وہ اندھے بھی ہیں۔

ع ۵ ۱

تفسیر

اس رکوع میں خدا کی اُلوہیت کا بیان ہے، اور اُس نے اپنی بے شمار نعمتیں گنائی ہیں، اور انہیں اپنے معبود ہونے اور جھوٹے معبودوں کے باطل ہونے کی دلیل میں پیش کیا ہے، اور مشرکوں سے پوچھا گیا ہے کہ وہ کون ہے جو یہ نعمتیں تمہیں عطا کرتا ہے ؟ کیا خدا کے علاوہ کوئی اور معبود ہے، نہیں ایسا ہرگز نہیں۔

فائدہ:۔ ہر طرح کی مدد امداد خدا سے مانگنی چاہئے۔

فائدہ:۔ مصیبت میں خدا ہی ہے جو تکلیف رفع کرتا ہے۔

فائدہ:۔ بارش خدا کی رحمت ہے۔

رَدِفَ۔ قریب۔ ساتھ لگا ہوا۔ تُكِنُّ۔ چھپاتے ہیں، غَآئِبَةٍ۔ پوشیدہ چیز۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾

کافر کہتے ہیں کہ کیا ہم اور ہمارے باپ دادا جب مٹی ہو جائیں گے تو کیا دوبارہ زندہ کر کے نکالے جائیں گے ؟

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

بے شک اس کا تو ہم سے اور ہمارے باپ دادوں سے وعدہ ہوتا چلا آیا ہے یہ تو بس

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۶۸ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا

اگلوں کی کہانیاں ہیں۔ اے محمدؐ! آپ ان سے کہہ دیجئے، اچھا، ذرا تم زمین میں چلو پھرو اور دیکھو

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۶۹ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا

کہ گنہگاروں کا انجام کیسا بُرا ہوتا ہے۔ اور آپ ان پر افسوس نہ کیجئے! اور نہ

تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝۷۰ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

ان کی چالوں سے اپنے دل کو تنگ کیجئے۔ اور یہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے نبی ہو تو بتاؤ وہ

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۷۱ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ

عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا؟ آپ اُن سے کہہ دیجئے! نہ معلوم، کہ جس عذاب کی تم جلدی مچا رہے

لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝۷۲ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ

ہو، اس میں سے کچھ حصہ ابھی آنے والا ہو۔ اور بے شک آپ کا پروردگار لوگوں پر

عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۷۳ وَاِنَّ رَبَّكَ

بڑا صاحب فضل ہے، لیکن اکثر لوگ ہیں کہ ناشکری کرتے ہیں! اور بے شک آپ کا پروردگار

لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝۷۴ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ

جانتا ہے جو کچھ وہ دلوں میں چھپاتے ہیں، اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ اور آسمان اور زمین میں کوئی پوشیدہ چیز

فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۷۵ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ

ایسی نہیں ہے جو لوح محفوظ میں لکھی نہ جا چکی ہو۔ یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کی ایسی بہت سی

يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۷۶

باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ آپس میں اختلاف کرتے تھے!

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۷۷ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ

اور یقیناً یہ قرآن مومنوں کے لئے تو ہدایت و رحمت کا موجب ہے اور آپ کا پروردگار بنی اسرائیل

بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝۷۸ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ

کے درمیان اپنے حکم سے فیصلہ کر دے گا، اور وہ سب پر غالب اور علم والا ہے۔ اور آپ اللہ پر بھروسہ کیجئے!

اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝۷۹ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ

آپ بالکل حق پر ہیں یقیناً آپ مُردوں کو کچھ نہیں سنا سکتے، اور نہ بہروں کو

الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝۸۰ وَمَاۤ اَنْتَ بِهٰدِي

کچھ سنا سکتے ہیں اور وہ بھی پھر اس حال میں کہ جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور آپ اندھوں کو ان کی گمراہی

الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ

سے نہیں نکال سکتے، آپ تو صرف اُسے سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتا ہو، پس وہی

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً

اطاعت گزار بھی ہیں۔ اور جب ان کافروں پر عذاب کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا، تو ہم زمین سے ایک چلنے

مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾

والا نکال دیں گے جو لوگوں سے باتیں کرے کا اس سبب سے کہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے سے دیکھ کر یقین کرلیں گے۔

ع ۶ ۲ ۵

تفسیر

اس رکوع میں مندرجہ ذیل باتوں کا بیان ہے:۔

(۱) کفار کا اعتراض کہ مرنے کے بعد ہم کیسے زندہ کئے جائیں گے! یہ تو اگلوں کی کہاوتیں ہیں۔ اور اس کا جواب کہ زمین میں مجرموں کے انجام پر غور کرو۔ (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی کہ اُن کے ایمان نہ لانے پر غمگین نہ ہوں۔ (۳) عذاب کے بارے میں پیشین گوئی کہ شاید وہ ابھی کچھ دیر تک آجائے، اور ایسا ہوا بھی کہ بدر میں سخت کٹر کافر سب ہلاک ہو گئے، (۴) خدا کی قدرت کا کہ اس سے کوئی ظاہر و باطن چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ (۵) یہ قرآن بنی اسرائیل کے واقعات بیان کرتا ہے۔ جن میں وہ اختلاف کرتے تھے، تاکہ اس سے خود مسلمان عبرت پکڑیں اور اختلاف نہ کریں۔ (۶) اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے (۔) دابۃ الارض کا ظہور قیامت کے نزدیک ہوگا

فَوْجًا۔ فوج۔ جماعت۔ گروہ۔ فَزِعَ۔ دہل جائیں گے، گھبرا جائیں گے۔ دَاخِرِيْنَ۔ ذلیل ہو کر۔

جَامِدَةً۔ جامد جمے ہوئے۔ قائم۔ تَمُرُّ۔ چلیں گے۔ مَرَّ۔ چال۔

صُنْعَ۔ کاریگری۔ اَتْقَنَ۔ مضبوط بنایا کُبَّتْ۔ اوندھے کئے جائیں گے۔

اَتْلُوَا۔ میں پڑھوں۔ مُنْذِرِيْنَ۔ ڈرانے والے۔ تَعْرِفُوْنَهَا۔ تم انہیں پہچان لوگے۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ

وہ دن بڑا سخت ہوگا کہ جس دن کہ ہم ہر گروہ جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے ان میں سے ایک ایک جماعت کو جمع کریں گے اور اپنی قطار

يُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا

میں کھڑے کئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ سب آ جائیں گے تو خدا ان سے کہے گا، کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا، حالانکہ تم علم کی

بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا

رو سے ان کا احاطہ نہیں کر سکتے تھے ! یا تم کچھ اور کیا کرتے تھے ؟ پس ان کی نافرمانی کے سبب ان کے خلاف حکم

ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا

ہو جائے گا ! پھر وہ بول بھی نہ سکیں گے ۔ کیا یہ کافر دیکھتے نہیں کہ ہم نے رات آرام کرنے کے لئے بنائی اور اُن کو

فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾

دکھانے والا قرار دیا، یقیناً اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں ۔

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي

اور جس دن صور پھونکا جائے تو آسمانوں میں جو ہیں اور جو زمین میں ہیں،

الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَى

سوا اُن کے جنہیں اللہ چاہے گا، سب دہل جائیں گے ! اور سب کے سب عاجزی کرتے چلے آئیں گے ۔ اس وقت تم

الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ

پہاڑوں کو دیکھو گے تو سمجھو گے کہ وہ جگہ پر قائم ہیں، حالانکہ وہ بادل کی طرح چل رہے ہوں گے ! یہ اسی کی قدرت

الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ

ہے جس نے ہر چیز کو خوب مضبوط بنایا ! کہ پھر اسے جیسے چاہے توڑ پھوڑ دے اور وہ تمہارے کاموں سے آگاہ ہے ۔ جو شخص

بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾

بھی نیکی لے کر آئے گا ! اس کے عوض اس سے اچھا بدلہ پائے گا ! اور ایسے لوگ، اس دن ہر طرح کے خوف سے امن میں

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ

ہوں گے ۔ اور جو بدی لے کر آئے گا ! تو ایسے لوگ اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دئے جائیں ! اور کہا جائے گا کہ

اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ

تمہیں اسی عمل کا بدلہ مل رہا ہے نا جو تم کیا کرتے تھے ؟ ۔ آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تو بس یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے پروردگار

الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ؗ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ

کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے ! اور ہر چیز اسی کی ہے ! اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس کی اطاعت

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا

کرنے والوں میں سے ہو جاؤں ۔ اور یہ کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھ کر سناتا رہوں ! تو جو بھی ہدایت کی راہ پکڑے گا

يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾

اپنے نفس کے لئے ایسا کرے گا جو گمراہی اختیار کرے گا ! تو کہہ دیجئے کہ میں تو بس ڈرانے والوں میں سے ایک ہوں !

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ

اور آپ کہہ دیجئے! کہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے وہ عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا! اور تم اُنہیں خوب پہچان بھی

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

لو گے! اور اے محمد! آپ کا پروردگار جو تم لوگ کرتے ہو اس سے غافل نہیں ہے! ۔

ع ۷ / ۱۱ / ۳

تفسیر

اس رکوع میں قیامت کے نزدیک جو لوگوں کا حال ہوگا اس کا بیان ہے، صور کی آواز سن کر سب لوگ دہل جائیں گے! اس دن پہاڑ بادلوں کی طرح اڑتے ہوں گے! تو جس نے نیکی کی ہوگی اس کے لئے اچھا بدلہ ہے! اور جس نے بدیاں کی ہوں گی! اُن کو اوندھے منہ دوزخ میں گرا دیا جائے گا!

اخیر میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان کے لئے صرف ایک رب العالمین کی عبادت کرنی چاہئے۔ اور کفار کو تنبیہ ہے کہ عنقریب خدا تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا اور تم خوب اچھی طرح سمجھ لو گے کہ یہ خدا کی طرف سے ہیں

اٹھاسی آیتیں سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ نو ۹ رکوع

شِيَعًا ۔ گروہ۔ يَسْتَضْعِفُ { وہ ضعیف کرتا تھا / کمزور بناتا تھا } نَّمُنَّ ۔ ہم احسان کریں۔

يَحْذَرُوْنَ ۔ وہ ڈرتے تھے اِلْتَقَطَهٗ ۔ اُس کو پا لیا ۔ اُٹھا لیا۔ فٰرِغًا ۔ صبر سے خالی۔

قُصِّيْهِ ۔ اُس کے پیچھے پیچھے جا بَصُرَتْ ۔ وہ دیکھتی تھی مَرَاضِعَ ۔ دودھ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا ۔

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ

اے طسم یہ اس بالکل صاف اور واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ اور ہم ایمانداروں کے سنانے کے لئے اور نصیحت

نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ

کے لئے موسیٰ اور فرعون کے سچے سچے حالات تیرے سامنے بیان کرتے ہیں یقیناً

فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ

فرعون اس دنیا میں حد سے زیادہ سرکش ہو گیا تھا اور اُس نے لوگوں کو دو گروہ بنا دیا تھا ان میں

طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ

سے ایک گروہ کے بچوں کو قتل کر کے اور صرف عورتوں کو زندہ رکھ کے وہ دن بدن کمزور کرتا جاتا تھا۔ اور بے شک فرعون

مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ④ وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا

فسادی تھا۔ ہم نے چاہا کہ جو مصر میں کمزور ہو رہے ہیں ان پر احسان کریں

فِي الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ⑤ وَنُمَكِّنَ

اور انہیں کو سردار اور مصر کی بادشاہت کا وارث بنائیں اور انہیں کو

لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا

ملک مصر میں عزت دیں۔ اور فرعون اور ہامان اور شاگردوں ان کے کو

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ⑥ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ

وہی کر دکھائیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت موسیٰ پیدا ہوئے تو ہم نے اس کی ماں

اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ

کو سمجھا دیا کہ اسے دودھ پلاتی رہے۔ اور جب تجھے فرعونیوں سے کچھ خوف ہو کہ اسے بھی قتل نہ کر دالیں تو اسے صندوق

وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ⑦

میں بند کر کے دریا میں ڈال دینا اور کوئی فکر یا غم نہ کرنا۔ ہم پھر اسے تیری طرف لوٹا دینگے اور اسے ہم پیغمبر بنائیں گے۔

فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۭ اِنَّ

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو دریا میں سے اسے فرعونیوں نے نکال لیا۔ یہ اس لئے کیا گیا تا کہ وہ انہی کے ہاتھوں

فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ⑧ وَقَالَتِ

بلکہ ان کا دشمن ہے اور ان کی مصیبت کا باعث بنے۔ یقیناً فرعون ہامان۔ اور ان کے لشکری سب گنہگار تھے جب

امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ۭ لَا تَقْتُلُوْهُ ڰ عَسٰٓى

فرعون کی بیوی نے موسیٰ کو دیکھا تو کہنے لگی اس بچے کو نہ مارو۔ پھر فرعون سے کہنے لگی کہ یہ بچہ تو اتنا پیارا ہے کہ تیری اور میری

اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑨ وَاَصْبَحَ

آنکھوں کی ٹھنڈک بن سکتا ہے۔ اگر ہم اسے پال لیں تو امید ہے کہ بڑا ہو کر ہمیں فائدہ پہنچائے گا اور ہو سکتا ہے کہ ہم اسے اپنا بیٹا

فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۭ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ

ہی بنالیں اور فرعونیوں کو یہ پتہ نہ تھا کہ وہ اپنے دشمن کو پال رہے ہیں ادھر موسیٰ کی ماں کا دل صبر سے خالی ہو رہا تھا۔ اگر ہم اس کے ایمان کو

رَّبَطْنَا عَلٰي قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ⑩ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ

قائم رکھنے کے لئے اسکے دل کی ڈھارس بندھائے رکھتے تو قریب تھا کہ وہ ظاہر کر دیتی کہ یہ میرا بچہ ہے اور اس نے موسیٰ کو دریا میں ڈالتے

قُصِّيْهِ ۡ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ⑪

وقت اس کی بہن سے کہا تھا کہ دیکھو اس کے پیچھے پیچھے چلی جاؤ۔ چنانچہ وہ دریا کے کنارے کنارے کن انکھیوں سے دیکھتی جاتی تھی اور فرعونیوں کو پتہ نہ تھا

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ

اور ہم نے اوروں کا دودھ اس پر حرام کر دیا تھا چنانچہ اُس کی بہن جو وہیں کھڑی تھی بول اُٹھی۔ کہ کیا میں تمہیں ایسے

أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنَاهُ

لوگوں کا پتہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس کو پالیں اور وہ اُس کے بڑے خیر خواہ ہوں گے۔ پس اس طرح ہم نے موسیٰ کو پھر

إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ

اس کی ماں کے پاس بھیج دیا تاکہ اُس کی آنکھیں اُسے دیکھ کر ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کرے اور اُسے اچھی طرح پتہ چل جائے

حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾

کہ اللہ کے وعدے سچے ہوتے ہیں مگر فرعونیوں میں سے اکثر کو بھی پتہ نہیں تھا کہ یہ موسیٰ کی ہی ماں ہے جو اسے دودھ پلانے پر مقرر ہوئی ہے

رکوع ۲ ع

تفسیر

اس سورت کا نام سورت قصص اس لئے ہے کہ اس میں کئی پہلے نبیوں کے واقعات ہیں۔ چنانچہ اس کے پہلے ہی رکوع میں حضرت موسیٰ کا واقعہ ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے فرعون ہی کے گھر میں موسیٰ کو پالا۔ دوسرا اس واقعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہو کے رہتا ہے۔ اگرچہ فرعون تمام بنی اسرائیل کے بچوں کو مروا دیتا تھا۔ تاکہ اس کے خلاف بغاوت نہ کر سکیں مگر اللہ تعالیٰ نے اُسی کے گھر میں ایک ایسے بچے کو ملوایا جو اس کا دشمن تھا اور جس کے ہاتھوں وہ تباہ ہوا۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ قرآن کے وعدے بھی اسی طرح پورے ہو کر رہیں گے جس طرح حضرت موسیٰ کے پلنے اور فرعون کے غرق ہونے کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔

يَقْتَتِلَانِ وہ دو لڑتے تھے۔ اِسْتَغَاثَ اُس نے مدد طلب کی۔ وَكَزَ گھونسہ مارا۔ دھکا دیا۔

يَتَرَقَّبُ وہ انتظار کرتا تھا۔ اُمید باندھے آس لگائے۔ اِسْتَنْصَرَ اس نے مدد مانگی۔ أَمْسِ کل۔

يَسْتَصْرِخُ وہ پکارتا ہے چیختا ہے۔ يَبْطِشَ وہ پکڑے۔ پکڑیگا یا پکڑتا ہے۔ يَسْعَىٰ وہ دوڑتا ہے۔ وہ دوڑا۔ يَأْتَمِرُونَ مشورہ کر رہے ہیں۔

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَٰلِكَ

اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو پہنچا اور اس نے ہوش سنبھالا تو ہم نے اسے حکومت اور علم عطا کیا۔ اور ہم اچھے کام کرنے والوں کو

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٤﴾ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ

اس طرح اُن کے نیک کاموں کا بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ایک دن وہ شہر میں اس وقت داخل ہوا جب کہ شہر والوں کو اسکے آنے کی

أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ وَ

کوئی خبر نہ تھی تو اس نے دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا۔ ایک اس کا ہم قوم تھا اور

هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ

دوسرا اس کی دشمن قوم سے۔ چنانچہ موسیٰؑ کے ہم قوم نے موسیٰ کے قوم کے دشمن کے خلاف موسیٰؑ سے مدد مانگی موسیٰؑ نے اس کی مدد

مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا

کرتے ہوئے اپنی قوم کے دشمن کو دھکا دیا جس سے وہ گر کر مر گیا۔ اور موسیٰؑ نے ان دونوں کو چھوڑاتے وقت

مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ رَبِّ

کہا کہ دیکھو یہ لڑنا لڑانا شیطان کا کام ہے یاد رکھو وہ بالکل صریح دشمن ہے جو بہکاتا ہے۔ دوسری طرف جب صبح ہی

اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

نے اس آدمی کو مرتے دیکھا تو اللہ سے دعا مانگی اے میرے پروردگار میں نے اپنی جان پر ظلم کیا جو اس ڈر سے دھکا دیا

الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا

مجھے معاف کر اللہ نے اسے معاف کر دیا کیونکہ وہ تو بہت ہی رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے اس کے بعد موسیٰؑ نے کہا اب تو نے

لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا

مجھے قوت دی ہے تو میں کبھی بھی مجرموں کی حمایت نہیں کروں گا۔ دوسرے دن پھر وہ ڈرتا ڈرتا اور اپنے ہم قوموں کی مدد کی

الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۭ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى

امید پر شہر میں گیا پس اچانک اس نے دیکھا کہ کل جس نے اس سے مدد مانگی تھی آج بھی اسکو مدد کے لئے پکار رہا ہے موسیٰؑ نے اسے دیکھ کر کہا

اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ

معلوم ہوتا ہے کہ تو ہی سخت بدمعاش ہے جو ہر ایک سے جھگڑ رہا ہے۔ اور جب موسیٰؑ نے ارادہ کیا کہ جو ان کی قوم کا دشمن ہے اسے پکڑ

هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا

روکے تو اس کے ہم قوم نے یہ سمجھتے ہوئے کہ موسیٰؑ مجھے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھا رہا ہے۔ پکارا اے موسیٰ جس طرح تو نے کل ایک آدمی

قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ڰ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا

کو قتل کیا تھا آج مجھے بھی ویسے ہی مار ڈالنا چاہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تو چاہتا ہے کہ ملک میں اپنی زبردستی دکھائے

فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

اور تیری مرضی نہیں کہ بھلا مانس اور نیک انسان بنے اتنے میں شہر کے

جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ

دوسرے سرے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ اور کہنے لگا اے موسیٰؑ فرعون کی قوم کے سردار

يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۰﴾

تیرے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں۔ فوراً یہاں سے بھاگ جا۔ اور میں تیرا بھلا چاہتا ہوں جو تجھے یہ نصیحت دے رہا ہوں

ع ۸ ۵

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَّتَرَقَّبُ ۚ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ﴿۲۱﴾

چنانچہ موسیٰؑ وہاں سے دل میں طرح طرح کے خوف و امیدیں لے کر یہ کہتا ہوا کہ اے میرے پروردگار مجھے ان ظالموں کی قوم سے نجات دے نکل بھاگا

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جوانی کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح وہ اپنے ہم قوموں کی مدد کرتے تھے۔ ہمارا بھی فرض ہے اپنے مسلمان بھائیوں کی ہر ممکن طریق سے مدد کریں۔

تَوَجَّهَ۔ اس نے توجہ کی۔ رخ کیا۔ تِلْقَاءَ۔ طرف۔ جانب یَهْدِيَنِي۔ وہ مجھے ہدایت کرے۔ راستہ بتائے

وَرَدَ۔ وہ وارد ہوا۔ پہنچا۔ يَسْقُونَ۔ وہ پلاتے ہیں یا پلاتے تھے تَذُودَانِ {وہ دو روکتی تھیں۔ روکتی ہیں۔

لَا نَسْقِي {ہم نہیں پلائیں گے۔ پلا سکتی۔ يُصْدِرَ۔ ہٹ جائیں۔ لوٹ جائیں۔ رِعَاءُ۔ چرواہے۔

اِسْتِحْيَاءٍ۔ حیا کے ساتھ سَقَيْتَ۔ تونے پانی پلایا۔ قَصَّ۔ اس نے حال بیان کیا۔

نَجَوْتَ۔ تجھے نجات ملی۔ اِسْتَاْجِرْهُ۔ اسے نوکر رکھ لے۔ اِسْتَاْجَرْتَ {تو نوکر رکھے۔ تو نے نوکر رکھا۔

اُنْكِحَ۔ میں نکاح کردوں۔ هَاتَيْنِ۔ یہ دو ہیں تَاْجُرَنِي۔ تو میرا نوکر رہے۔

ثَمٰنِيَ۔ آٹھ۔ حِجَجٍ۔ سال۔ اَشُقَّ۔ میں مشقت ڈالوں تکلیف دوں۔

اَيَّمَا۔ جونسی۔ الْاَجَلَيْنِ۔ دو مدتیں۔ قَضَيْتُ۔ میں پورا کردوں۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيٓ اَنْ يَّهْدِيَنِي

اور جب موسیٰ نے مدین کا رخ کیا تو دل میں کہا کہ امید ہے میرا پروردگار ہی مجھ کو سیدھا راستہ دکھائے گا۔ ورنہ میں تو

سَوَآءَ السَّبِيلِ ﴿۲۲﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً

بالکل ناواقف ہوں۔ جب وہ مدین والوں کے پانی کے گھاٹ پر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ پانی پینے پلانے والوں کی ایک بھیڑ لگ رہی

مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ ۠ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَاَتَيْنِ

ہے۔ اور اس نے دیکھا کہ اس بھیڑ سے الگ دو جوان عورتیں پانی سے پرے رکی کھڑی ہیں اس نے ان سے سبب پوچھا بولیں

تَذُودٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتّٰى يُصْدِرَ

اس لئے کہ ہمارا باپ بہت بوڑھا ہو رہا ہے وہ آ نہیں سکتا۔ اور جب تک یہ چرواہے پانی پلا کر نہ چلے جائیں گے ہم پانی نہیں پلا سکتیں

الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى

اتنا سُن کر موسیٰ نے آگے بڑھ کر ان کی بکریوں کو پانی پلوادیا اور اس کے بعد ایک درخت کے

الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿۲۴﴾

سائے میں آ کھڑا ہوا۔ اور دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار جو نعمت بھی تو اس وقت مجھے دے میں اس کا محتاج ہوں۔ وہ ابھی

فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ

دعا مانگ ہی رہا تھا کہ ان دو جوان عورتوں میں سے ایک بڑی شرم و حیا سے آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور کہنے لگی

لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ

بھائی جو تو نے ہمارے لئے بکریوں کو پانی پلایا ہے میرے ابا نے تجھے اس کا بدلہ دینے کے لئے بلایا ہے۔ چنانچہ جب موسیٰ اس کے باپ کے

الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ ۖ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿۲۵﴾

پاس پہنچے اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا اب تجھے نہیں ڈرنا چاہئے تو اب ان ظالموں کی قوم کے پنجے سے بچ گیا ہے۔

قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ

ان دو جوان عورتوں میں سے جن کے لئے اس نے بکریوں کو پانی پلایا تھا ایک کہنے لگی ابا اس کو نوکر ہی رکھ لو۔ اور ابا بہترین نوکر جو تو رکھے تو وہ ہمت والا

الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴿۲۶﴾ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ

اور امانت دار ہونا چاہئے اور اس میں یہ صفتیں موجود ہیں۔ ان کے باپ نے کہا دیکھو موسیٰ یہ میری دونوں بیٹیاں ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ

هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا

اس شرط پر ان میں سے ایک کا نکاح تیرے ساتھ کر دوں کہ تو آٹھ سال میری نوکری کرے۔ اور اگر تو دس سال میری نوکری کرے

فَمِنْ عِنْدِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِي

تو یہ تیری مہربانی ہوگی۔ کیونکہ میں اپنی طرف سے تجھے کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا　　اور آئندہ بھی تو مجھے نیک

إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا

اور صالح ہی پائے گا۔　　موسیٰ نے کہا بالکل ٹھیک　　یہ میرے اور تمہارے درمیان معاہدہ ہے　　ان دو

الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿۲۸﴾

مدتوں میں سے جونسی مدت میری مرضی ہو میں پوری کروں مجھ پر کوئی زبردستی نہیں کی جائے گی اور ہمارے اس قول اقرار پر اللہ گواہ ہے

ع ۳ / ۷ / ۶

تفسیر

اس کو ع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین پہنچ کر دو لڑکیوں کی مدد کی۔ جس کی وجہ سے انہیں وہاں رہنے سہنے کی جگہ مل گئی۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اسی طرح ہر ایک کے ساتھ احسان کریں۔ اللہ تعالیٰ کسی کے احسان کو ضائع نہیں کرتا۔

قَضٰی۔ اُس نے پورا کیا | سَارَ۔ وہ چلا | اٰنَسَ۔ اُس نے دیکھا۔
جَذْوَةٍ۔ جزو۔ چنگاری | تَصْطَلُوْنَ۔ تم سینکو۔ | شَاطِئِ۔ کنارہ۔
اَیْمَنِ۔ مبارک۔ | بُقْعَةِ۔ جگہ۔ قطعہ۔ | تَهْتَزُّ۔ وہ ہلتا ہے۔ پھنکارتا ہے
اَقْبِلْ۔ آگے بڑھ۔ | ذٰنِكَ۔ یہ دو۔ | بُرْهَانٰنِ۔ دو نشانیاں۔ دلیلیں۔
اَفْصَحُ۔ زیادہ فصیح۔ | رِدْاً۔ ساتھ ملا کر۔ مددگار۔ | يُّصَدِّقُنِیْ۔ وہ میری تصدیق کرے
سَنَشُدُّ۔ میں جلد مضبوط کروں گا | اَوْقِدْ۔ تو جلا۔ | صَرْحًا۔ سیڑھی۔
اَطَّلِعُ۔ میں اطلاع پاؤں میں دیکھوں | نَبَذْنَا۔ (ہم نے پھینک دیا۔ ہم نے دے مارا۔) | مَقْبُوْحِيْنَ۔ قباحت والے۔ بدحال۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ

چنانچہ جب موسیٰ نے اپنی نوکری کی مدت پوری کرلی اور اپنی بیوی کو لے کر مصر کی طرف چلا تو راستہ میں طور کی سمت اُس نے

الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ

آگ سی جلتی دیکھی۔ اور اپنی بیوی سے کہا کہ ذرا یہیں ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے میں وہاں جاکر وہاں سے راستہ کا پتہ پوچھ کر تمہارے

اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

پاس ابھی آتا ہوں۔ یا اگر ہوسکا تو آگ کی کوئی چنگاری تمہارے تاپنے کے لئے بھی لے آؤں گا۔

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ

جب موسیٰ آگ کے قریب پہنچے تو انہیں اُس مبارک وادی کے ایک مبارک گوشہ سے

الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ

درخت ۔ قریب سے اللہ کی طرف سے پکارا گیا کہ اے موسیٰ میں پکارنے والا وہی اللہ ہوں جو

الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا

تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اور اپنا عصا زمین پر ڈال دے۔ جب موسیٰ نے ڈالتے ہی اُسے جاندار سانپ کی طرح ہلتے دیکھا تو ڈر کے

جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَ لَا تَخَفْ ۫

مارے پیٹھ پھیر کر ایسا بھاگا کہ پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ ہم نے پھر پکارا اے موسیٰ آگے بڑھ اور ڈر نہیں

اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ ﴿۳۱﴾ اُسْلُكْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ

تجھے ہر طرح امن وامان ہے اپنا ہاتھ گریبان کی طرف لے جاکر پھر نکال تو وہ بغیر کسی خرابی کے

بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّ اضْمُمْ اِلَیْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ

بالکل سفید ہوکر نکلے گا اور اپنے بازوؤں کو ایسا ملالے جیسا کہ تو کسی سے ڈر کے ہاتھ اکٹھے کر رہا ہے

فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ

اور دیکھ یہ دو نشانیاں تجھے فرعون اور اس کے سرداروں کو ڈرانے کے لئے دی جاتی ہیں کیونکہ وہ

كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا

نافرمانی پر تلے بیٹھے ہیں موسیٰ نے کہا میں نے اُن کا ایک آدمی غلطی سے قتل کر دیا

فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِىْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّىْ لِسَانًا

اب مجھے ڈر ہے کہ کہیں قصاص میں مجھے بھی قتل نہ کر دیں۔ اور میرا بھائی ہارون مجھ سے بات کرنے میں زیادہ فصیح ہے

فَاَرْسِلْهُ مَعِىَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِىْۤ اِنِّىْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾

اُسے میرے ساتھ بھیج تاکہ لوگوں کے سامنے میری تصدیق کرے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھے ضرور جھٹلائیں گے ۔

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا

اللہ تعالیٰ نے جواب دیا۔ اے موسیٰ میں ضرور بہت جلد تیرے بھائی کو تیرا ساتھ مددگار بنا کر تیرے ہاتھ مضبوط کر دوں گا اور تمہیں ایسا

يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَاۤ ۚۛ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾

رعب دوں گا کہ فرعون کے سردار تمہاری طرف ہاتھ بھی نہیں اٹھا سکیں گے تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کریں وہ میری ان نشانیوں کی مدد سے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا

فرعونیوں پر غالب رہیں گے۔ جب موسیٰ ہماری واضح نشانیوں کو لے کر فرعونیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا یہ تو جادو کی نشانیاں

سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِىْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَ

ہیں اور نبوت کا دعویٰ محض جھوٹ ہے۔ کیونکہ ہم نے اپنے پچھلے باپ دادوں سے کبھی کسی نبی کے متعلق کچھ نہیں سنا۔

قَالَ مُوْسٰى رَبِّىْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ

موسیٰ نے اُن سے کہا میرا پروردگار اچھی طرح جانتا ہے کہ کون ہدایت کی بات لے کر آیا ہے

وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور کس کا انجام اچھا ہوگا۔ اور یاد رکھو ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِىْ ۚ

اور فرعون نے اپنے سرداروں سے کہا۔ اے سردارو۔ دیکھو مجھے اپنے سوا تمہارے کسی اور خدا کا پتہ نہیں چلا یہ موسیٰ کا خدا

فَاَوْقِدْ لِىْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّىْ صَرْحًا لَّعَلِّىْۤ

پتہ نہیں کہاں سے آ گیا۔ اے ہامان آگ جلوا کر میرے لئے اینٹیں پکوا۔ اور ایک سیڑھی بنوا تاکہ میں

اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَ

اُس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھوں۔ کیونکہ یہ کہہ رہا ہے کہ وہ مجھ سے بہت بلند ہے اور میرا تو یقین ہے کہ یہ موسیٰ بالکل جھوٹا ہے اور

معانقہ

اسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

اس نے اور اس کے لشکریوں نے ناحق ملک میں تکبر کیا اور یہ گمان کیا کہ انہیں ہماری

اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي

طرف لوٹ کر آنا ہی نہیں چنانچہ ہم نے بھی اسے اور اس کے لشکریوں کو پکڑ کر دریا میں

الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ

پھینک دیا اے محمدؐ دیکھ ان ظالموں کا انجام آخر کیا ہوا۔ اور ہم نے اُن کو آگ کی طرف بلانے والوں کا

اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾

سردار بنا دیا۔ اور قیامت کے دن کسی قسم کی مدد نہیں دئے جائیں گے ع

وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾

ہم نے اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لوگوں کی پھٹکار لگا دی اور قیامت کے دن بھی وہ بہت بدحال ہوں گے۔

ع ۱۴

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح فرعون نے اور اُس کی قوم نے حضرت موسیٰؑ کو جھٹلایا اور غرور کیا اور اُس کا نتیجہ اُن کے حق میں کتنا بُرا ہوا۔ غرور کا نتیجہ صرف فرعون کے حق میں ہی برا نہیں بلکہ ہر ایک انسان کے حق میں برا ہے۔ خداوند تعالیٰ ہرگز ہرگز کسی متکبر کو پسند نہیں کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے تکبر کرنا ایک قسم کا شرک ہے۔ ہمیں اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے اور تکبر جیسی بُری عادت سے ہر صورت بچنا چاہیئے تاکہ ہمارا انجام بھی فرعون جیسا نہ ہو۔

غَرْبِيٌّ ۔ مغربی۔ غربی۔ تَطَاوَلَ ۔ گزر گیا۔ ثَاوِيًا ۔ مقیم۔

سِحْرٰنِ ۔ دو جادوگر۔ تَظٰهَرَا ۔ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ

اور ہم نے پہلے زمانے کے لوگوں کو ہلاک کر دینے کے بعد موسیٰؑ کو توراۃ دی! جو بصیرت افروز،

الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

ہدایت کرنے والی۔ اور رحمت کی موجب تھی، تاکہ وہ لوگ نصیحت پکڑیں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ

اور اے محمدؐ! آپ طور کی غربی جانب موجود نہیں تھے جب ہم نے موسیٰؑ کو نبوت کا کام سپرد کیا، اور

مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ

نہ آپ اس معاملے کو دیکھنے والوں میں سے تھے۔ لیکن موسیٰ کے بعد کئی قومیں پیدا کیں اور اُن پر

عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا

ایک زمانہ گزر گیا اور نہ آپ اہل مدین کے ساتھ رہتے تھے کہ اُنہیں ہماری آیتیں

عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ

پڑھ کر سناتے تھے بلکہ یہ باتیں سب ہم نے بتائی ہیں، کیونکہ ہم ہی آپ کو رسول بنا کر بھیجنے والے تھے۔ اور جب ہم نے

الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ

موسیٰ کو آواز دی تھی، تو آپ کوہ طور کی کسی جانب بھی نہ تھے، بلکہ یہ علم تو اپنی رحمت سے آپ کے پروردگار نے اس سبب

اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَآ

سے آپ کو دیا کہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں کہ جن کے پاس پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور اگر

اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا

ایسا نہ ہوتا کہ جب اُن کے ہاتھوں کئے عملوں کی وجہ سے اُن پر کوئی مصیبت پڑتی تو یہ کہتے کہ اے ہمارے پروردگار

لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ

ہماری طرف بھی کوئی ایسا رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان لاتے

الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ

پھر جب ہماری طرف سے ان کے پاس حق بات پہنچی تو اب لگے کہنے، کہ محمدؐ کو وہی احکام کیوں نہ

اُوْتِيَ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى ۭ اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى

دیئے گئے جو موسیٰ کو دیئے گئے تھے، کہ اگر یہی مان لیا جائے تو کیا اُنہوں نے اُن نشانیوں کا انکار نہیں کر دیا تھا جو موسیٰ کو

مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۣ وَقَالُوْٓا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

دی گئی تھیں، اور بول اٹھے تھے، یہ تو دو جادوگر ہیں، اور اُنہوں نے صاف کہہ دیا تھا کہ ہم تو سب باتوں کے منکر ہیں!

قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ

اے محمدؐ! آپ ان سے کہہ دیجئے۔ کہ اگر تم ہی سچے ہو تو اللہ کے پاس ہی ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں یعنی تورت

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا

اور قرآن مجید سے زیادہ ہدایت کرنے والی ہو تو میں اسی پر چلوں گا۔ پھر اگر یہ آپ کی بات نہ مانیں، تو سمجھ لیجئے، کہ وہ

يَتَّبِعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ

اپنی خواہشوں کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور اس سے زیادہ بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے جو خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنی

ع ۸

هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۰﴾

خواہشوں کے پیچھے پڑ جائے۔ یقیناً اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

تفسیر

اس رکوع میں موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان کرنے کا مقصود ماحصل ان الفاظ میں ظاہر کیا، کہ آپ کو جو یہ باتیں معلوم ہو رہی ہیں۔ حالانکہ ان باتوں کو کئی صدیاں گزر گئیں اور آپ ان واقعات میں شریک بھی نہ تھے، تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ خدا کی طرف سے نبی تھے اور خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے علم کے ذریعہ وہ واقعات بتا دئے جن کا قبل سے انہیں کوئی علم نہ تھا۔ گویا موسیٰ علیہ السلام کا قصہ آپ کی نبوت کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے بطور دلیل پیش کیا گیا ہے اور آپ کی بعثت کی غرض و غایت یہ بتائی کہ اگر عذاب آتا تو یہ نہ کہتے کہ ہماری طرف تو کوئی رسول ہی نہیں آیا تھا

پھر کفار کی اس بات کا جواب ہے کہ وہ کہتے تھے موسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ پر معجزے کیوں نہیں نازل ہوتے، بتا گیا کہ موسیٰ کے معجزوں کو کس نے مانا تھا کہ اب پھر وہ معجزے اتاریں، تمہارے باپ دادوں نے انہیں جادو قرار دیا اور منکر ہی رہے، تم کب ماننے والے ہو؟

پھر بتایا ہے کہ اگر قرآن و توریت سے کوئی زیادہ ہدایت کرنے والی کتاب ہو تو لے آؤ، میں اس کی پیروی کرنے کو تیار ہوں! مگر کفاروں کے پاس اُس کا کوئی جواب ہی نہ تھا!

مَرَّتَيْنِ۔ دو مرتبہ بِمَا صَبَرُوْا جس سے کہ انہوں نے صبر کیا۔ لَا تَهْدِىْ۔ نہیں ہدایت کر سکتا

اَحْبَبْتَ۔ دوست رکھتا ہے تو۔ نُتَخَطَّفْ جھپٹ مارے جائیں گے ہم۔ بَطِرَتْ۔ اُبھر گئی تھیں۔

لَمْ تُسْكَنْ۔ نہیں ٹھیرے۔ مُهْلِكَ۔ ہلاک کرنے والے۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَلَّذِيْنَ

ہم برابر لوگوں پر اپنے احکام بھیجتے رہتے ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں جن لوگوں کو قرآن سے پہلے

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاِذَا يُتْلٰى

ہم نے کتاب عنایت کی اور وہ سمجھدار اور حق پسند بھی ہیں وہ تو اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب اُن کو قرآن

عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ

سنایا جاتا ہے تو بول اٹھتے ہیں کہ ہم کو تو اس کا یقین آگیا کچھ شک نہیں کہ یہ برحق ہے اور ہمارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے

النصف

مُسْلِمِيْنَ ﴿۵۳﴾ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا

حقیقت میں ہم تو اس کے اترنے سے پہلے بھی اس کو مانتے تھے ان لوگوں کو ان کے صبر کا دوہرا اجر ملے گا۔

وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾

یہ لوگ نیکی سے بدی کو دفع کرتے ہیں اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

اور جب کسی سے بری بات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں، اور ایسے لوگوں سے کہدیتے ہیں کہ ہمارے عمل ہم کو اور

اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِى الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ

تمہارے عمل تم کو ہم تو تمہیں دور ہی سے سلام کرتے ہیں ہم جاہلوں کو نہیں جانتے۔ اے پیغمبر تو جسے چاہے ہدایت

مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

نہیں دے سکتا۔ بلکہ اللہ جسے چاہے ہدایت دے۔ اور وہ راہ پر آنے والوں کی حال سے خوب واقف ہے۔

وَقَالُوْٓا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ۭ اَوَلَمْ نُمَكِّنْ

اے پیغمبر بعض کفار آپ سے کہتے ہیں کہ اگر ہم آپ کی ہدایت پر چلیں تو ہم اپنے ملک سے نکال دیئے جائیں گے۔ کیا ہم نے انہیں

لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ

حرم ایسی جائے امن میں جگہ نہیں دی۔ جہاں ہر قسم کے میوے آجاتے ہیں یہ رزق ہماری طرف سے ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ

لیکن اکثر لوگ شکر کرنا نہیں جانتے ہم نے بہت سی بستیاں برباد کر دیں جن کے رہنے والے اپنی معیشت پر

مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۭ

اتراتے تھے۔ یہ انہیں لوگوں کے گھر ہیں جو برباد ہونے کے بعد اب تک آباد نہیں ہوئے مگر شاذ و نادر۔ آخر کار

وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى

ان کے مال و متاع کے ہمیں وارث ہوئے۔ اور اے پیغمبر آپ کا پروردگار کسی بستی کو ویران نہیں کرتا جب تک کہ

يَبْعَثَ فِىْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِى

اس کی اصلی آبادی میں کوئی رسول ہماری آیتیں سنانے کے لئے نہ بھیجے۔ اور ہم بستیوں کو تب ہی ہلاک کرتے ہیں جب

الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ

وہاں کے لوگ نافرمانی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور لوگو! تم لوگوں کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کے چند روزہ فائدے

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

ہیں اور یہیں کے لئے زیب و زینت اور جو اجر خدا کے پاس ہے وہ اس سے کہیں بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔ کیا تم لوگ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔

ع ۶ ۱۰ ۹

تفسیر

نزول قرآن سے پہلے کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو توریت اور انجیل پر ایمان رکھتے تھے اور اس پر عمل کرتے تھے۔ اور جب قرآن نازل ہوا تو فوراً ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ان کے متعلق ارشاد باری تعالےٰ ہے کہ اُن کو دوگنا ثواب ملے گا۔ جو لوگ دنیا کی کسی قوت سے حق کو قبول نہیں کرتے تو گویا دنیا والوں سے ڈرتے ہیں۔ اور خدا سے نہیں ڈرتے۔ حالانکہ معاملہ برعکس ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کرنے سے جو عذاب نازل ہوتا ہے اُس سے کوئی بچا نہیں سکتا مگر حق کے قبول کرنے سے دوسرے لوگ اگر دشمنی کریں تو خدا تعالیٰ بچانے والا موجود ہے دنیا کی زندگی کے فائدہ اور اس کے زیب و زینت سے بہت بہتر وہ زیب و زینت ہے جو اللہ کے نزدیک ہے۔

وَعَدْنٰهُ۔ وعدہ کیا ہم نے۔ لَاقِيْهِ۔ ملنے والا ہے اُس کو۔ يُنَادِيْهِمْ۔ بلائیں گے ہم اُن کو۔
تَزْعُمُوْنَ۔ گمان کرتے ہو تم۔ اَغْوَيْنَا۔ گمراہ کر دیا ہم نے۔ مَاذَآ اَجَبْتُمُ۔ جب جواب دیا تم کو۔
فَعَمِيَتْ۔ پس اندھا ہو گیا۔ مَنْ تَابَ۔ جس نے توبہ کی۔ مُفْلِحِيْنَ۔ فلاح یافتوں سے
يَخْلُقُ۔ پیدا کرتا ہے۔ مَا تُكِنُّ۔ جو چھپاتے ہیں مَا يُعْلِنُوْنَ۔ جو ظاہر کرتے ہیں
سَرْمَدًا۔ ہمیشہ۔ دائمی بِلَيْلٍ۔ رات میں۔ تَسْكُنُوْنَ۔ رہتے ہیں۔ نَزَعْنَا۔ نکالیں گے ہم۔

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ

بھلا وہ شخص جس سے ہم نے بہشت کا پسندیدہ وعدہ کر رکھا ہے اور وہ آخرت میں اس کو ملنے والی ہے۔ کیا آرام و آسائش کے اعتبار سے اس جیسا

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوْمَ

ہو سکتا ہے جسکو ہم دنیا کے چند روزہ فائدے پہنچائے پھر قیامت کے دن وہ ان لوگوں میں ہو گا جو جواب دہی کے لئے خدا کے حضور میں حاضر

يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾

کئے جائیں گے۔ اس دن خدا کافروں کو پکار کر ان سے پوچھے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا

تو یہ شرکاء جو خود بھی خدا کے مستوجب ٹھہریں گے وہ بول اٹھیں گے اے ہمارے رب یہی وہ لوگ جنہیں ہم نے بہکایا تھا۔ اور ہم نے

اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۡ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾

انہیں اسی طرح بہکایا تھا جس طرح ہم خود بہکے ہوئے تھے۔ ہم ان سے بری ہو کر تیری طرف متوجہ ہوتے ہیں یہ ہماری بندگی نہیں کرتے تھے

وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَ

پھر مشرکین سے کہا جائے گا ۔ اپنے شریکوں کو بلاؤ ۔ تو وہ بلائیں گے ۔ لیکن وہ ان کو جواب تک نہ دیں گے ۔ اور

رَاَوُا الْعَذَابَ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

مشرکین اپنی آنکھوں سے عذاب دیکھیں گے ۔ اور کاش یہ لوگ دنیا میں راہ راست پر ہوتے تو روز بد نہ دیکھتے ۔ قیامت کے

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْبَآءُ

دن اللہ کافروں کو پکارے گا اور اُن سے پوچھے گا ۔ کہ پیغمبروں نے تم کو سمجھایا تو اُن کو تم نے کیا جواب دیا ۔ پھر اُن کو اس دن

يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ

کوئی بات نہ سوجھے گی اور نہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھ سکتے ہیں ۔ لیکن جس نے دنیا ہی میں توبہ کی ہو گی اور ایمان لایا

صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ

ہو گا اور نیکیاں کی ہوں گی تو امید ہے کہ وہ چھٹکارا پا جائے گا ۔ اے محمد تیرا رب جسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے

مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى

اور منتخب کرتا ہے ۔ کیونکہ اس میں لوگوں کو اختیار نہیں ہے ۔ اللہ شرک سے پاک اور

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا

برتر ہے اے پیغمبر ! جو خیالات یہ لوگ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں تمہارا پروردگار اُن کو

يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَ

خوب جانتا ہے ۔ وہ اللہ ہے اس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں دنیا اور آخرت میں اُسی کی تعریف ہے

الْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ

اسی کا حکم ہے اور تم سب کو اسی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔ اے پیغمبر ! آپ لوگوں سے کہہ دیجئے دیکھو تو سہی اگر تمہارے

اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ

لئے ہمیشہ تا روز قیامت اللہ رات ہی رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی

بِضِيَآءٍ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿٧١﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ

لا سکتا ہے ۔ بولو ! کیا تم نہیں سنتے ۔ اور اے نبی ! آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ بھلا دیکھو تو سہی اگر اللہ ہمیشہ قیامت

النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ

تک تمہارے لئے دن ہی دن رکھے تو اللہ کے علاوہ کون ایسا معبود ہے جو تمہارے آرام کے لئے رات بنا دے ۔

تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ

تم غور کیوں نہیں کرتے ۔ یہ اس کی مہربانی ہے کہ اس نے رات

وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

اور دن بنائے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اُسی کا فضل یعنے اپنی روزی تلاش کرو اور اللہ کا شکریہ ادا کرو۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾

قیامت کے دن اللہ مشرکوں کو پکارے گا اور کہے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جنہیں تم میرا شریک گمان کرتے تھے۔

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا

اس دن ہر گروہ سے ایک گواہ پیغمبر جدا کرلیں گے اور کافروں سے کہیں گے اپنی دلیل پیش کرو اس وقت ان لوگوں کو معلوم

اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ ع

ہو جائے گا کہ بیشک اللہ کے لئے حق ہے اور وہ لوگ جو باتیں جھوٹ موٹھ دل سے گھڑا کرتے تھے اس دن سب اُن سے دور ہو جائے گا۔

ع ۱۵ / ۱۰

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ کی قدرتوں کا بیان ہے۔ اور پوچھا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ اپنے انتظامات کو بدل ڈالے۔ تو اللہ کے سوا کون ہے جو اس کے برعکس کرسکے قوموں کے برباد ہونے کا سب سے بڑا ایک سبب سوم کی پابندی اور اپنے باپ دادا کے غلط طریقوں پر چلنا ہے جس کو شروع میں بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جھوٹے معبود قیامت کے دن کسی کے کچھ کام نہ آئیں گے۔ خدایا دنیا کو جھوٹے معبودوں کی برائی سے بچا۔ اور سب کو سیدھے راستہ پر لگا۔

لَتَنُوْٓءُ { تحقیق کہ بہت مشکل سے اٹھائی جاتی تھیں۔ — اُولِي الْقُوَّةِ طاقتور لوگوں سے۔ — لَا تَفْرَحْ۔ مت اتراؤ

لَا تَنْسَ۔ مت بھول۔ — اُوْتِيْتُهٗ۔ میں دیا گیا ہوں۔ — ذُوْ حَظٍّ۔ نصیب والا

وَيْكَاَنَّ۔ تعجب کا کلمہ حیرانی کی بات۔ — خَسَفَ۔ وہ دھنسا دیتا۔

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ

قارون موسیٰ ہی کی قوم میں سے تھا اپنی ہی قوم پر اُلٹا زیادتی کرنے لگا۔ اور وجہ یہ تھی کہ ہم نے اُس کو اتنے خزانے

الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ اِذْ قَالَ

دے رکھے تھے کہ اُن کی کنجیوں کا بوجھ ایک اچھی خاصی جماعت بھی بمشکل اُٹھا سکتی تھی۔ چنانچہ جب اُس کی

لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَابْتَغِ فِيْمَآ

قوم کے لوگوں نے اُسے کہا کہ دیکھ زیادہ نہ اترا کیونکہ اللہ تعالےٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو کچھ اللہ نے تجھے

اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَ

دے رکھا ہے اُس سے آخرت کا سامان تیار کر اور دنیا میں جو تیری قسمت میں لکھا ہے اُسے بھول نہ جا۔ جس طرح

أَحْسِنْ كَمَآ أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ ۖ

اللہ نے تجھ پر احسان کیا ہے اسی طرح تو بھی اوروں پر احسان کر۔ اور دیکھ ملک میں فساد نہ پھیلا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ﴿٧٧﴾ قَالَ إِنَّمَآ أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي ۚ

اللہ فسادیوں کے ساتھ کبھی محبت سے پیش نہیں آتا۔ قارون نے کہا اللہ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا جو کچھ میرے پاس ہے میرے علم و فن

أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَهْلَكَ مِن قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ

کی وجہ سے ہے۔ کیا اُسے یہ پتہ نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اُس سے پہلے کئی نسلوں کو تباہ کر چکا ہے جو اُس سے طاقت میں اور مال و دولت

أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْأَلُ عَن ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٧٨﴾

میں کہیں بڑھ کر تھیں۔ اور یہ اُس کا گمان تھا کہ گنہگاروں سے اُن کے گناہوں کے متعلق کوئی بازپرس ہی نہیں ہوگی۔

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيٰوةَ

بس وہ ایک دن بن ٹھن کر بڑے ٹھاٹھ سے نکلا تو اس کی قوم میں وہ لوگ جو دنیا کی زندگی کو ہی پسند کرتے تھے کہنے لگے کہ

الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٧٩﴾

کیا اچھا ہوتا کہ جیسا قارون کے پاس مال و دولت ہے ہمارے پاس بھی ہوتا۔ وہ تو بڑے مزے اُڑا رہا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ

لیکن جنہیں کچھ علم حاصل تھا وہ اُن سے کہنے لگے افسوس ہے تمہاری اس بات پر تمہیں یہ معلوم نہیں کہ ایمان دار

وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ إِلَّا الصّٰبِرُونَ ﴿٨٠﴾ فَخَسَفْنَا بِهِ وَ

اور اچھے کام کرنے والے کے لئے جو ثواب آخرت میں ملے گا وہ اس دنیا کی مال و دولت سے کہیں بڑھ کر بہتر ہوگا مگر یہ صبر والے

بِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِن فِئَةٍ يَنصُرُونَهُ مِن دُونِ

ہی حاصل کر سکیں گے۔ سو ہم نے قارون کو معہ اُس کے گھر کے زمین میں دھنسا دیا کوئی ایسا نہ تھا جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتا

اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ﴿٨١﴾ وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ

اور وہ خود بھی اپنی مدد کچھ نہ کر سکا۔ چنانچہ جب صبح اُن لوگوں نے جو کل اس کی سی حالت کی تمنا کر رہے تھے سنا تو بڑے

بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ

تعجب سے کہنے لگے کہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کا رزق وسیع کرتا ہے

مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ ۖ لَوْلَآ أَن مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ

یا تنگ کرتا ہے اور اس میں کچھ حکمت ہے ورنہ اگر ہم پر یہ اس کا احسان نہ ہوتا کہ ہم تنگدست ہیں تو شاید ہمیں بھی

وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُونَ ﴿٨٢﴾

وہ قارون کی طرح زمین میں دھنسا دیتا۔ اور بڑے تعجب کی بات ہے کہ کافر کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

۸ ع ۷ ۱۱

تفسیر

اس رکوع میں قارون کا ذکر ہے جو بہت مالدار تھا مگر اپنے مالدار ہونے کے گھمنڈ میں شریعت کے حکموں کو توڑنا شروع کیا جس کے نتیجہ میں اس کو اللہ تعالےٰ نے اس کے تمام مال واسباب کے ساتھ زمین میں دھنسا دیا۔ اس واقعہ سے ہمیں یہ نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ ہمیں مال دولت ملنے پر کبھی مغرور نہیں ہونا چاہئے۔ دوسرے اپنی حالت پر افسوس نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے جس حالت میں ہمیں مناسب سمجھا ہے رکھا ہے۔ ہمارا شکوہ کرنا اللہ کی مرضی کے خلاف شکایت کرنا ہے۔ اور ہمیں ہر حال میں امیر ہوں یا غریب نیک کاموں کی طرف توجہ کرنی چاہئے کیونکہ آخرت میں وہی ہمارے کام آسکتے ہیں۔

فَرَضَ۔ اس نے فرض کیا۔ لَرَآدُّ۔ وہ ضرور لوٹانے والا ہے۔ مَعَادٍ۔ لوٹنے کی جگہ۔
تَرْجُوْا۔ تو امید کرتا ہے یا کرتا تھا۔ یُلْقٰی۔ وہ القا کی جانے کی۔ وحی کی۔ جائے گی۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِی
اور یہ آخرت کا گھر ہم انہی کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر میں آکر

الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
فساد نہیں مچاتے اور یاد رکھو عاقبت میں کامیاب پرہیزگار ہی ہوں گے آخرت میں جو بھی نیک کام لے کر آئے گا۔

فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا
اس کے لئے اس سے بہتر اجر ہوگا۔ اور جو کوئی برائی ساتھ لے کر آئے گا وہ ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا

السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَيْكَ
کیونکہ جن لوگوں نے بھی برے کام کئے ہوں گے انہیں بس انہی برائی کا مونکا برابدلہ دیا جائے گا۔ اور اے محمدؐ جس اللہ نے یہ قرآن کی

الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی
تبلیغ تجھ پر فرض کی ضرور تجھے تیرے ملک میں تجھے واپس لوٹائے گا ان مشرکوں سے کہہ دے کہ میرا پروردگار خوب جانتا ہے کہ کون

وَمَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾ وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ يُّلْقٰۤی اِلَيْكَ
اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا ہے اور کون صریح گمراہی میں ہے۔ اور اے محمدؐ تجھے تو امید بھی نہ تھی کہ یہ کتاب تیری طرف وحی

الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا
کی جائے گی مگر یہ تو تیرے رب کی طرف سے تیری طرف وحی کی گئی۔ تیری خواہشوں سے نہیں تو ہرگز ان کافروں کا حمایتی

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ

نہ بن اور دیکھ کہیں یہ کافر تجھے اللہ کی آیات اترنے کے بعد تجھے اُن کی تبلیغ سے روک نہ دیں

وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَا تَدْعُ مَعَ

تو اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلاتا رہ اور دیکھنا مشرکوں کا ساتھ نہ دینا اور کبھی بھی اللہ کے

اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ

ساتھ کسی اور کو اللہ بنا کر نہ پکارنا۔ سوائے اس کے کوئی اور عبادت کے لائق نہیں۔ سوائے اس کی ذات کے سب کچھ فنا ہونے والا ہے

لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۸﴾

حکومت حقیقت میں اسی کی ہے اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

وقف لازم

ع ۹ ۱۲ الثلثۃ

تفسیر

اس رکوع میں اول تو تکبر اور فساد سے روکا گیا ہے اس کے بعد رسول خدا کو مکہ میں آنے کی خوشخبری دی گئی ہے اور یہ خوشخبری آپ کو ہجرت سے بھی پہلے دی گئی تھی یعنے اُس وقت جب کہ کافر آپ کو مکہ سے نکال رہے تھے۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی پوری ہو کر رہی۔ اس کے بعد مجرموں کی حمایت سے منع کیا گیا ہے کافروں کی اور مجرموں کی حمایت حقیقت میں کفر اور جرم کی حمایت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ ہمیں اُس سے بچنا چاہئیے۔

اُنھتر آیتیں ۶۹ سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ سات رکوع

يُتْرَكُوْا۔ وہ چھوڑے جائیں گے۔ يَحْكُمُوْنَ۔ وہ حکم چلاتے ہیں۔ فیصلہ کرتے ہیں۔ اُوْذِيَ۔ وہ ایذا دیا جاتا ہے نَحْمِلْ۔ ہم اُٹھائیں گے۔ حَامِلِيْنَ۔ اُٹھانے والے۔ اَثْقَالَ۔ بوجھ۔ يُسْئَلُنَّ۔ وہ ضرور پوچھے جائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

میں رحمٰن ورحیم خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں

الٓمّٓ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ اتنا کہنے پر کہ ہم ایمان لے آئے۔ چھوڑ دئے جائیں گے! اور اُن کی

لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ

آزمایش نہ کی جائے گی۔ یقیناً ہم نے ان سے پہلے نبیوں کی امتوں کو بھی آزمایا تھا! تو اللہ ضرور اُن لوگوں کو

الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ③ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ

جو سچے دل سے ایمان لائے ہیں جھوٹوں سے تمیز کر دے گا۔ کیا وہ لوگ جو بدکاریاں کرتے ہیں،

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ④ مَنْ

اس گمان میں ہیں کہ ہم سے بچ کر نکل جائیں گے؟ یہ کتنا غلط فیصلہ کر رہے ہیں۔ جو

كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ⑤

اللہ سے ملنے کی امید رکھتا ہے، تو سمجھ لے کہ اس کا مقرر وقت ضرور آنے والا ہے! اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے!

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ⑥

اور جو شخص بھی نیک کاموں میں لگا ہوا ہے، اپنے ہی نفس کی بھلائی کے لئے! ورنہ اللہ تو تمام عالموں سے بے پرواہ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

اور جو لوگ ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں تو ہم ضرور اُن کے برے کاموں کو بخش دیں گے۔

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑦ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ

اور جو اچھے عمل کرتے تھے اُن کا بہت بہتر بدلا دیں گے اور ہم نے انسان کو اپنے

بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ

والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، اور دیکھو! اگر وہ اس بات پر تمہیں مجبور کریں کہ تم میرے ساتھ دوسروں کو شریک

بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ⑧

بنا لو جن کے بارے میں تمہیں علم تک نہیں، تو اس بات میں ان کا کہنا نہ مانو تم سب کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے! پھر ہم

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ⑨

بتا دیں گے تم کیا کرتے تھے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں ہم ضرور اُن کو نیک بندوں میں شامل کر دیں گے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ

اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ منہ سے کہہ دیتے ہیں ہم خدا پر ایمان لائے! پھر جب خدا کی راہ میں اسے تکلیف

فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

دی جاتی ہے تو لوگوں کی تکلیف کو خدا کے عذاب کے برابر سمجھ لیتا ہے! اور اگر آپ کے پروردگار کی طرف سے کوئی مدد پہنچتی ہے تو

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ

ایسے لوگ کہنے لگتے ہیں، بیقین ہم تو تمہارے ساتھ ہی تھے! تو کیا اے محمد! آپ کا پروردگار لوگوں کی دلوں کی باتوں سے

الْعٰلَمِيْنَ ⑩ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ

آگاہ نہیں ہے! ضرور ہے! اور دیکھو! اللہ ضرور مومن اور منافق کو چھانٹ کر

الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا

رکھ دے گا۔ کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں، ہمارے راستے پر چلو

وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ

ہم تمہارے گناہوں کا بوجھ اٹھا لیتے ہیں! حالانکہ وہ ان کے گناہوں کا بوجھ کچھ بھی نہیں اٹھا سکتے!

اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ

وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ قیامت کے دن وہ ضرور اپنے گناہوں کے بوجھ اور ان بوجھوں کے ساتھ دوسروں کے گناہوں کا بوجھ

وَلَيُسْـَٔـلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾

بھی اٹھائے ہوں گے، اور اس قیامت کے دن ان کی افتراپردازیوں کے متعلق بازپرس کی جائے گی۔

ع ۱۳

تفسیر

اس سورت کو عنکبوت اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس میں خدا تعالیٰ نے "مکڑی" کی مثال بیان کی ہے۔ یعنے کافر لوگ جو اللہ کا سہارا چھوڑ دوسرے جھوٹے معبودوں کا سہارا ڈھونڈھتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے مکڑی کا گھر ہو، یعنے بہت ہی کمزور گھر ہے کہ ذرا سی ہوا سے بھی ٹوٹ جاتا ہے! اسی طرح ان کا یہ فعل بھی بہت ناقص ہے اور ان کا یہ سہارا خدا کے مقابلے میں بہت کمزور ہے۔

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ محض اللہ پر ایمان لے آنا اور منہ سے کہہ دینا کہ ہم مسلمان ہیں کوئی کارآمد چیز نہیں جب تک کہ اس کے مطابق نیک عمل کر کے اس بات کو عملاً ثابت نہ کر دیں۔ اسی لئے جہاں بھی قرآن میں ایمان کا ذکر آتا ہے عمل کا بھی ذکر ساتھ ہوتا ہے! کیونکہ عمل اس دعوی کا ثبوت ہے جو ہم زبان سے کرتے ہیں۔ یعنے ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لائے تو اس کا ظہور تب ہی ہوگا کہ ہم عملاً اس کے حکموں پر چل کر دکھائیں، اور اپنی خواہشات کو مٹا کر اس کی خواہشات کی پیروی کریں! اور یہی مومن، منافق اور کافر کے درمیان حد فاصل ہے یہی سب کے لئے کسوٹی ہے۔

خَمْسِيْنَ ۔ پچاس　　سَفِيْنَةٌ ۔ کشتی　　اَوْثَانًا ۔ بت

نَشْاَةَ ۔ پیدائش اٹھان۔　　تُقْلَبُوْنَ ۔ لوٹائے جاؤ گے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا

اور تم سے پہلے ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ ان میں ساڑھے نوسو

خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ

برس رہے، پھر انہوں نے نوح کو جھٹلایا اس حال میں کہ وہ گنہگار تھے انہیں طوفان نے آگھیرا۔ تو ہم نے نوح کو اور اس کے ساتھ

وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ

کشتی میں بیٹھنے والوں کو نجات دے دی، اور اس واقعہ کو تمام لوگوں کے لئے اپنی قدرت کی نشانی قرار دے دیا۔ اور ابراہیم کو بھی

قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو! اور اسی سے ڈرتے رہو، اگر تم سمجھو تو تمہارے

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ

واسطے یہ بہت اچھا ہے۔ سوا اس کے اور کیا ہے کہ تم بتوں کو پوجتے ہو، اور یوں اللہ کے خلاف جھوٹ بات بناتے ہو، کہ یہ

اِفْكًا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ

اس کے شریک ہیں۔ یقیناً جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو، تمہاری روزی پر بھی اختیار نہیں

رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اِلَيْهِ

رکھتے! تو اللہ ہی سے رزق طلب کرو، اور اس کی عبادت بھی کرو! اور اس کا شکر بھی ادا کرتے رہو! آخر اسی کی طرف لوٹائے

تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ۭ وَمَا عَلَى

جاؤ گے۔ یہ گروہ اُن کی تکذیب ہی کرتے رہے، تو اے اہل مکہ! اگر تم محمدؐ کو جھٹلاؤ تو تم سے پہلی امتیں بھی اپنے نبیوں کو جھٹلا چکی ہیں؛

الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ

اور رسول کے ذمہ سوائے اچھی طرح کھول کر پہنچا دینے کے اور کچھ نہیں۔ اے محمدؐ! کیا یہ غور سے دیکھتے نہیں کہ اللہ مخلوق کو کیونکر

الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي

پہلی بار پیدا کرتا ہے۔ پھر اسی طرح وہ اسے دوبارہ اُٹھائے گا! یقیناً وہ ہر بات پر اختیار رکھتا ہے۔ آپ ان سے کہہ دیجئے:

الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ

زمین میں چلو پھرو تو دیکھو کہ اللہ نے مخلوق کو کس طرح پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے۔ پھر اللہ ہی پچھلی بار بھی

الْاٰخِرَةَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَ

پیدا کرے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ جسے چاہے گا عذاب دے گا اور جسے چاہے گا اس پر

يَرْحَمُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ

رحم کرے گا اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور تم اللہ کو زمین میں عاجز کر ہی نہیں سکتے اور نہ آسمان میں! اور قیامت

وَلَا فِي السَّمَاۗءِ ۡ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾

کے دن تو تمہیں خدا کے مقابلے میں کوئی دوست ملے گا اور نہ مددگار! اس دن تم ضرور عاجز ہو کر رہ جاؤ گے۔

ع ۲ ۱۴

تفسیر

اس رکوع میں مسلمانوں کو یہ بتانے کے لئے کہ خدا کی راہ میں نبیوں نے کیا کیا تکلیفیں اپنی قوم سے اٹھائیں اور خود آنحضرت ؐ کو تسلی دینے کی غرض سے اولاً نوحؑ کا ذکر کیا، اور اس واقعہ کو تمام جہان کے لئے نصیحت قرار دیا، پھر اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے اس رکوع میں صرف تمہید ہی ہے کہ انہوں نے قوم سے شرک چھوڑنے کے لئے کیا کیا وعظ نصیحت کئے، اس کے بعد اگلے رکوع میں ان مشرکوں کی ایذا ہی کا ذکر ہوگا۔

فائدہ

خدا کے علاوہ کسی کو کسی کی روزی پر اختیار نہیں ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اُس کی روزی بڑھا دیتا ہے۔ اور جس کی چاہتا ہے روزی کم کر دیتا ہے، اس کے خلاف کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اس لئے رزق اسی سے مانگنا چاہئے اور اسی کی عبادت بھی کرنی چاہئے۔ اور نعمتوں پر اُسی کا شکر بھی کرنا چاہئے۔

فائدہ

شکر کرنے سے خدا روزی میں زیادتی کرتا ہے۔

یَئِسُوْا۔ ناامید ہوگئے۔	اُقْتُلُوْهُ۔ اُس کو مار ڈالو۔	حَرِّقُوْهُ۔ اس کو جلا دو۔
مَوَدَّةَ۔ عورت۔ محبت۔	یَلْعَنُ۔ لعنت کرے گا۔	نَادِیْ۔ مجلس۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖٓ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ

اور جو لوگ خدا کی آیتوں کے منکر ہوں گے اور اس سے ملنے کا یقین نہیں رکھتے وہی ہیں جو میری رحمت سے ناامید ہو چکے ہیں،

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ

اور وہی ہیں جنہیں سخت عذاب ہوگا تو ابراہیمؑ کی قوم کا سوائے اس کے اور کوئی جواب نہ تھا، کہ اسے یا تو

قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

آگ میں ڈال کر جلا دو! تو اللہ نے ابراہیمؑ کو آگ سے بچا لیا، اس میں یقیناً ایمان رکھنے والوں کے لئے

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

نشانیاں موجود ہیں، ابراہیمؑ نے یہ بھی کہا کہ سوائے اس کے اور کیا ہے کہ تم بتوں کو اسی دنیا کی زندگانی میں باہم محبت پیدا

اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ

کر لینے کی غرض سے پوجتے ہو، پھر قیامت کے دن تم ایک دوسرے سے انکار کر جاؤ گے!

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا

اور تم ایک دوسرے پر لعنت کرو گے! اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا! اور وہاں کوئی مددگار تمہیں نہیں ملے گا۔ کہ

لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ

تمہیں عذاب سے بچاوے۔ پس ابراہیمؑ کے اس وعظ پر لوطؑ ان پر ایمان لائے اور بولے، میں اپنے پروردگار کی راہ میں

اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

یہاں سے ہجرت کر جانے والا ہوں اور وہ یقیناً بہت غالب اور حکمت والا ہے۔ اور ابراہیمؑ کو ہم نے اسحاق اور ان کے

وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِي الدُّنْيَا

بیٹے یعقوب عطا کئے، اور ان کی آل اولاد میں نبوت اور کتاب دی، اور ان کا اجر انہیں دنیا میں بھی دیا

وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ

اور آخرت میں تو وہ نیک بندوں میں شامل ہی ہوں گے۔ اور لوطؑ کا واقعہ یاد کیجئے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا،

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۡ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ

کیا تم وہ بے حیائی کی بات کرتے ہو جو آج تک کسی نے جہان والوں میں سے

مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾ اَىِٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ

کی ہی نہیں تھی۔ کیا تم شہوت کے ساتھ مردوں کے پاس جاتے ہو؟ اور رہزنی کے سبب راستے روک

السَّبِيْلَ ڏ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ فَمَا كَانَ جَوَابَ

چھوڑتے ہو۔ اور بھرے جلسوں میں بدکاری کرتے ہو! ان باتوں سے باز آؤ، تو اس کی قوم نے بس یہی جواب دیا

قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

اگر تم سب کچھ سچ کہہ رہے ہو تو ہم پر عذاب لے آؤ۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَي الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾ ع

اس پر انہوں نے کہا، اے میرے پروردگار! ان فساد کرنے والوں کے خلاف میری مدد کر۔

تفسیر

ابراہیم علیہ السلام کے وعظ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی قوم نے برافروختہ ہو کر انہیں قتل کر دینے یا آگ میں جلا دینے کا مشورہ کر لیا۔ مگر خدا نے انہیں آگ سے بچا لیا۔

پھر ابراہیم علیہ السلام کا وعظ مذکور ہے کہ بتوں کو تم ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی محبت بڑھانے کے لئے

پوچھتے ہو، تو یاد رکھو قیامت کے دن تمہیں ایک دوسرے کا انکار کرو گے! اور ایک دوسرے پر لعنت کرو گے!

اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر ہے، جو ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ یہ ہجرت کر کے سدوم میں جو ملک شام میں بحر مردار کے پاس ہے۔ آ بسے۔ اور وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ رہزنی کرتے ہیں، بدکاریوں میں مشغول ہیں، تو انہیں راہ راست پر لانے کے لئے اُن کی برائیوں پر جونکتہ چینی کی تو انہوں نے بہت برا منایا اور انہیں وہاں سے نکال دینے کا ارادہ کر لیا۔ اور کہہ دیا کہ اگر تم واقعی سچ کہہ رہے ہو تو ہم پر عذاب نازل کرو۔ چنانچہ لوط علیہ السلام نے دعا مانگی! اور اُن کی قوم پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی۔ اور سوائے مومنوں کے سب ہلاک کئے گئے! یقیناً آج بھی بدکاروں کے لئے اس واقعہ میں بڑی عبرت ہے!

مُهْلِكُوْا۔ ہلاک کرنے والے۔ سِيْٓءَ۔ وہ ناخوش ہوا۔ ضَاقَ۔ وہ دل تنگ ہو۔

اَرْجُوْا۔ تم تمنا کرو۔ امید رکھو۔ مُسْتَبْصِرِيْنَ۔ بصیرت والے۔ سَابِقِيْنَ۔ سبقت کرنے والے۔

حَاصِبًا۔ سخت تیز آندھی۔ عَنْكَبُوْتَ۔ مکڑی۔ اَوْهَنَ۔ سب سے زیادہ کمزور۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْٓا اِنَّا

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے رسول ابراہیم کے پاس بیٹا ہونے کی خوشخبری لے کر آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم

مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾

اس سامنے کی بستی کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں کیونکہ اس میں بسنے والے سب ظالم ہیں

قَالَ اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا ۭ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ڡ

تو ابراہیمؑ نے کہا اس بستی میں تو لوط بھی ہے کیا وہ بھی ہلاک کر دیا جائے گا انہوں نے جواب دیا ہم سب رہنے والوں کو اچھی طرح جانتے

لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ڭ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

ہیں۔ ہم لوط کو اور اُس کے سارے خاندان کو سوائے اُس کی بیوی کے جو کہ خود پیچھے رہ جانے کی بچا لیں گے

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ

اور جب وہی ہمارے بھیجے ہوئے رسول لوط کے پاس پہنچے تو اُس نے ان کی بے عزتی سے ڈرتے ہوئے اُن کے آنے کو بُرا منایا

بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۣ اِنَّا مُنَجُّوْكَ

اور دل تنگ ہوا۔ مگر انہوں نے اُسے کہا ڈر نہیں اور ہمارا غم نہ کر ہم تجھے

وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا

اور تیرے خاندان کو سوائے تیری بیوی کے جو خود پیچھے رہ جائے گی ان ظالم لوگوں سے اور اللہ کے عذاب سے بچالیں گے اور

مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

اس بستی کے رہنے والوں کی نافرمانی کی وجہ سے ہم ان پر آسمان سے

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً

عذاب نازل کرنے والے ہیں۔ یقیناً اب بھی عقل و ہوش والوں کے لئے ہم نے اُس بستی میں بہت صاف

لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ

نشانیاں عذاب نازل ہونے کی باقی رکھی ہیں۔ اور ہم نے مدین کے رہنے والوں کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو رسول بناکر

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا

بھیجا۔ اور اُس نے جاکر اُن سے کہا۔ اے میرے ہم قومو۔ صرف اللہ کی عبادت کرو۔ اور قیامت کے دن کا خیال رکھو

فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ

جو کہ آنے والا ہے۔ اور دیکھو ملک میں فساد نہ پھیلاؤ۔ اُنہوں نے اُسے جھٹلایا۔ چنانچہ اُن کو رات کو ایک زبردست

الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّ

بھونچال نے آلیا اور صبح ہوتے ہوتے اپنے گھروں میں اوندھے گرے ہوئے رہ گئے۔ اسی طرح عاد اور

ثَمُوْدَا۟ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ

ثمود کو ہلاک کیا گیا جن کے شہروں کا تمہیں پتہ چل چکا ہے۔ حالانکہ وہ سب دیکھتے بھالتے تھے پھر بھی شیطان نے اُن کے

لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ

بُرے کام انہیں ایسے اچھے کر دکھائے کہ وہ اللہ کا راستہ

وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ

قبول کرنے سے رک گئے۔ اور قارون فرعون

وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ

اور ہامان ان کے پاس موسیٰ صاف نشانیاں لے کر پہنچا۔

فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

مگر انہوں نے تکبر کیا لیکن ہم سے بھاگ کر کہیں جا تو نہیں سکتے تھے۔

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ

ہم نے ان سب کو ان کے گناہوں کی وجہ سے خوب پکڑا۔ چنانچہ ان میں سے کوئی تو ایسا ہے جس پر ہم نے سخت آندھی کا

حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُم مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُم

عذاب نازل کیا۔ اور کوئی ایسا جس کو چنگھاڑنے آ پکڑا۔ اور کوئی ایسا

مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ ۚ وَمِنْهُم مَّنْ أَغْرَقْنَا

جس کو زمین میں دھنسا دیا۔ اور کوئی ایسا جس کو ہم نے غرق کر دیا۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ

اور اللہ کو تو کوئی ضرورت نہ تھی کہ اُن پر خواہ مخواہ کوئی ظلم کرتا۔ بلکہ وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کرتے تھے جس کی وجہ سے

يَظْلِمُونَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ

یوں ہلاک ہوئے اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو اپنا والی اور مالک

أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ

بناتے ہیں اُن کی مثال ایسی ہے جیسا کہ مکڑی کا جالا تننا۔

وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ ۖ

اور کمزور سے کمزور گھر مکڑی کا جالا ہی ہے۔ کیا اچھا ہو

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُونَ

کہ انہیں اتنی ہی سمجھ آ جائے۔ اللہ کے سوا جس چیز کو بھی یہ پکارتے ہیں اللہ اسے اچھی طرح

مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤٢﴾

جانتا ہے۔ کیونکہ وہ بہت زبردست حکمت کا مالک ہے۔

وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۖ وَمَا

ہم یہ مثالیں لوگوں کو سمجھانے کے لئے بیان کرتے ہیں اور اس سے

يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ

فائدہ بھی وہی اُٹھاتے ہیں جو کچھ سوچ سمجھ رکھتے ہیں۔ بے شک ایمانداروں کے لئے تو جو اللہ نے بڑی

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٤﴾

حکمت سے زمین و آسمان بنائے ہیں اس میں ہی اس کی قدرت کی کئی نشانیاں ہیں۔

وقف لازم

ع ۴ ۱۴ ۱۶

تفسیر

اس رکوع میں اول حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کا حال ہے۔

اور بتایا گیا ہے۔کہ کس طرح یہ نافرمان قومیں تباہ ہوئیں۔اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا معبود بنانا اور اُسی پر بھروسا کرنا ایسا ہے جیسا کہ مکڑی کا جالا تننا۔کیونکہ جس طرح مکڑی کا جالا ذرا تیز ہوا چلنے سے ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔اسی طرح اللہ تعالٰے کے ادنٰے سے اشارے سے یہ سب فنا ہو سکتے ہیں۔انسان کی کتنی سخت غلطی ہے کہ وہ ایسی چیز پر بھروسہ کرے جس کی کمزوری کا یہ حال ہو ہمیں چاہئیے کہ مال و دولت۔دوست۔بھائی۔بند کسی پر بھی بھروسہ نہ کریں۔کیونکہ یہ سب فنا ہونے والے اور ناپائدار ہیں۔صرف ایک اللہ تعالٰے کی ذات پر بھروسہ کریں اور اسی کو اپنا مالک سمجھ کر اس کے حکموں کی تعمیل کریں۔تاکہ ہمیں دنیا اور آخرت میں رسوا نہ ہونا پڑے۔

جن انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوم کے حالات اس رکوع میں بیان ہوئے ہیں، غور کرو، تو معلوم ہوگا۔وہ جس طرح کے برے افعال میں مبتلا تھیں اسی مناسبت سے اُن پر عذاب بھی نازل ہوا۔اور اُن کے احوال اور اُن کی بستیاں آج بھی قوموں کے لئے درس عبرت حاصل کرنے کے لئے کھلی ہوئی کتاب ہیں۔

ملک میں فساد پھیلانا دراصل یہ ہے کہ خدا کے حکموں کی نافرمانی نہ کی جائے اور حکومت الٰہی سے بغاوت نہ کی جائے نہ یہ کہ جو شخص یا جو جماعت اس کے لئے جہاد کرے اور غیر اللہ کی قوتوں سے ٹکرائے اُلٹے اسی کو فساد فی الارض کا مستحق قرار دیا جائے اور باغی اُسی کو قرار دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ خدائے عزوجل کے واسطے اور وسیلوں کے سوا سارے وسیلے اور سارے واسطے بے وقعت اور بودے ہیں، خواہ کوئی بھی ہو سب کو فنا ہے اور سب محتاج ہیں اس لئے ان کے واسطے اور وسیلے بھی اسی درجہ کے ہیں۔لیکن ذات باری تعالٰے باقی ہے اور غنی و توانا ہے اُس کا واسطہ اور اُس کا وسیلہ بھی اسی طرح بلند پایہ کا ہے۔

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
تَنْهٰى	روکتی ہے	لَا تَخُطُّ	تو نہیں لکھتا	اِرْتَابَ	شک میں پڑے
يَكْفِهِمْ	انکے لئے کافی نہیں				

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ

اے محمدؐ قرآن میں سے جو تیری طرف وحی کیا گیا ہے اسے اور نماز کو باقاعدہ ادا کیا کرو

الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ ۭ

نماز فاحش باتوں سے اور بری باتوں سے انسان کو روکتی ہے - اور اللہ کی یاد سب سے بڑی چیز ہے

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝۴۵ وَلَا

ان مشرکوں سے کہدے کہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے - سوائے

تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ ڰ اِلَّا الَّذِيْنَ

ان لوگوں کے جو ان اہل کتاب میں سے حد سے بڑھ کر ظالم ہوں ان اہل کتاب سے اگر جھگڑا بھی ہو تو ایسے

ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ

اچھے طریقے سے جھگڑو جو بہت ہی بہتر ہو - اور ان سے کہو کہ ہم بھی جو کتاب تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس پر بھی

اِلَيْكُمْ وَاِلٰـهُنَا وَاِلٰـهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۴۶

اور جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے ہم اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور تمہارا اور ہمارا اللہ تو ایک ہی ہے اور ہم اسی اللہ کی تابعداری

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

کرتے ہیں - اور اے محمدؐ اسی طرح یہ کتاب تیری طرف نازل کی ہے جس طرح کہ اس سے پہلے کتابیں نازل کی تھیں

يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَمَا يَجْحَدُ

چنانچہ اس کتاب سے پہلے کتاب دی ہے وہ تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے - اور ان مشرکوں میں سے بھی اکثر اس پر ایمان لا رہے

بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۷ وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ

اور اس سے انکار تو وہی کریں گے جنہوں نے آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہو اور کفر پر ادھ کھائے بیٹھے ہوں - اے محمدؐ تو

مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ

اس سے پہلے کوئی کتاب تو نہیں پڑھا کرتا تھا اور نہ ہی اس سے پہلے تو کچھ کرتا تھا جواب ان جھوٹ بکنے والوں کو اس

الْمُبْطِلُوْنَ ۝۴۸ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ

کتاب کے اللہ کی طرف سے ہونے میں کچھ شک ہو رہا ہے - یہ تو بالکل صاف آیتیں ہیں جو کہ سوچنے سمجھنے والوں کے دل

اُوتُوا الْعِلْمَ ۚ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَآ
یں گھر کر لیتی ہیں صرف ظالم ہی اِن سے انکار کر رہے ہیں۔ یہ اس قرآن کو دیکھنے کے بعد بھی کہتے ہیں کہ اس پر

اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ
نبوت کی کوئی نشانی کیوں نہیں اُتاری گئی اِن سے کہہ دے کہ نشانیاں اُتارنا میرے اللہ کے اختیار میں ہے۔ میرا فرض

اِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ
تو اس قرآن کو بیان کر کے ڈرانا ہے۔ کیا ان کافروں کے لیے یہ آیت کافی نہیں کہ ہم نے ایک کتاب یعنی تیری طرف نازل

يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع ۱
کی ہے جو اُن کے سامنے پڑھ کر سنائی جاتی ہے جو اس کتاب پر ایمان لے آئیں اُن کے لیے اس میں نصیحتیں ہیں اور یہ کتاب اُن کے لیے سراسر رحمت

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے نماز پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ نماز پڑھنے کے بہت فائدے ہیں جن میں سے اکثر تو مرنے کے بعد حاصل ہونگے اور اکثر اس دنیا میں بھی۔ چنانچہ ان میں جو دنیا میں حاصل ہوتے ہیں ایک تو جسم کی صفائی ہے۔ پانچ بار آدمی منہ ہاتھ دھوتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ کم از کم جتنا عرصہ کوئی شخص نماز پڑھتا ہے اتنا عرصہ تو وہ بری باتوں سے رک جاتا ہے۔ اور جب نماز کی عادت ہو جاتی ہے تو انسان کو برائیوں سے خود بخود نفرت ہو جاتی ہے اس کے علاوہ اللہ کے ذکر کرنے سے انسان کے دل کو تسکین حاصل ہوتی ہے ہمیں ان باتوں کو سمجھتے ہوئے کبھی نماز سے غافل نہیں ہونا چاہیے

اس کے بعد اہل کتاب سے صلح صفائی سے پیش آنے کی تعلیم دی گئی۔ یہ اس لئے کہ اللہ نہیں چاہتا کہ خواہ مخواہ آپس میں جھگڑے پیدا کیے جائیں۔ ہاں اگر کوئی خواہ مخواہ جھگڑا پیدا کرے تو اُس کا جواب دینے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی ذرا غور و فکر سے کام لیگا تو اُسے اس کتاب میں کوئی شبہ نظر نہیں آئے گا اور اس پر ایمان لے آئیگا۔ اور پھر یہ بتایا گیا ہے کہ اس کتاب کو اللہ کی طرف سے ثابت کرنے کے لئے کسی معجزہ کی ضرورت نہیں یہ کتاب بذاتِ خود ایک معجزہ ہے۔ اور اس کا پتہ اُسے غور سے پڑھنے اور عمل کرنے سے ہی چلتا ہے۔ اور یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ جو لوگ اس کتاب پر ایمان لے آئیں گے اور اس پر عمل کریں گے اُن کے لئے یہ کتاب رحمت ثابت ہو گی کیونکہ اس پر عمل کرنے سے وہ دنیا اور آخرت دونوں میں کامیاب ہونگے۔ ہمارا فرض ہے کہ اس کتاب کو یعنی قرآن کو سوچ سمجھ کر پڑھیں تاکہ ہم بھی رحمت کے حق دار بنیں :۔

لَجَاۗءَهُمْ تحقیق کہ آجائیگا ان پر | لَيَاْتِيَنَّهُمْ تحقیق کہ آجائیگا اُن پر | يَغْشٰىهُمْ ڈھک لیگا اُن کو

فَوْقِهِمْ اُن کے اوپر | ذُوْقُوْا چکھو | فَاِيَّايَ پس جہاں ہو

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ تحقیق ہم ان کو جگہ دینگے | غُرَفًا کھڑکیاں - دریچہ | يَتَوَكَّلُوْنَ سہارا پکڑتے ہیں

كَاَيِّنْ کتنے ہی ہیں | لَا تَحْمِلُ نہیں اُٹھاتا ہے | سَمِيْعٌ سننے والا

لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اگر اُن سے پوچھے | فَاَحْيَا - پس زندہ کردیا

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ۚ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ

اے پیغمبر آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان میں بس اللہ گواہ ہے وہ آسمان اور زمین کی سب چیزوں کو

وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ

جانتا ہے - اور جو لوگ جھوٹے معبود پر ایمان لائے اور اللہ سے پھرے ہوئے ہیں یہی تو قیامت کے

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ

دن بڑے گھاٹے میں رہیں گے - اے پیغمبر! آپ سے یہ لوگ عذاب کی جلدی کر رہے ہیں اگر ایک وقت

مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا

مقرر نہ ہوتا تو اُن پر عذاب آگیا ہوتا دیکھو ایک دن عذاب اُن پر ایک بیک آئے گا اور ان

يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٣﴾ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ

اُن کو خبر بھی نہ ہوگی - اے پیغمبر! یہ لوگ عذاب کے لئے جلدی مچاتے ہیں حالانکہ اس دن دوزخ کافروں کو چاروں

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٤﴾ يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ

طرف سے گھیر لیگا - جب کہ عذاب ان کے سر کے اوپر سے ان کے پیروں کے تلے سے اُن کو ڈھانکے ہوگا

اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٥﴾ يٰعِبَادِيَ

اور خدا اُن کافروں سے فرمائیگا - کہ جیسے کام تم دنیا میں کرتے رہے ہو ان کا مزہ چکھو - اے میرے مومن بندو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٥٦﴾

بے شک میری زمین وسیع ہے تو جہاں رہ کر تم سے بن پڑے ہماری ہی عبادت کرو -

كُلُّ نَفْسٍ ذَاۗىِٕقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ

سب کو ایک دن موت کا مزہ چکھنا ہے - پھر تم سب کو ہمارے پاس آنا ہے - اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام بھی کئے تو ہم ان کو بہشت کے بالاخانوں میں جگہ دینگے جن

غُرَفًا تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ نِعْمَ أَجْرُ

نیچے نہریں بہتی ہونگی اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے ان نیک

الْعَامِلِينَ ﴿٥٨﴾ الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٥٩﴾ وَ

عمل کرنے والوں کا بھی جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب پر بھروسہ کیا۔ کیا ہی اچھا اجر ہے۔ کتنے

كَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ

جاندار ہیں کہ اپنی روزی ساتھ نہیں لئے رہتے مگر اللہ ہی اُنہیں اور تمہیں بھی روزی دیتا ہے۔ کیونکہ

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ

وہ سب کی سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔ اور اے پیغمبر! آپ اگر ان سے پوچھیں کہ یہ آسمان اور زمین کو کس

وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ

نے پیدا کیا ہے اور چاند اور سورج کو اپنے بس میں رکھا ہے تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ "اللہ نے" پھر اس

يُؤْفَكُونَ ﴿٦١﴾ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ

کے باوجود یہ لوگ کدھر جا رہے ہیں۔ اللہ ہی اپنے بندوں میں سے جس کی روزی چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور

يَقْدِرُ لَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٦٢﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّن نَّزَّلَ

جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ تو ہر شے کے حال سے واقف ہے۔ اے پیغمبر! اگر آپ ان سے پوچھیں۔ کہ آسمان

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ مَوْتِهَا

سے پانی کس نے برسایا اور اُس سے مری ہوئی زمین کو کس نے زندہ کیا تو ضرور یہی جواب دیں گے کہ "اللہ"

لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

نے۔ آپ کہئے کہ الحمد للہ مگر ان میں سے اکثر تو عقل ہی سے کام نہیں لیتے۔

تفسیر

اگر اللہ کے قوانین۔ غیر اللہ کی حکومت کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے پورے نہ ہو سکتے ہوں تو دوسرے مقام پر چلے جانا چاہیئے۔ غور کرنا چاہیئے کہ جب مکہ جیسی سرزمین کو صحابہ کرام نے اسی خیال سے چھوڑ دیا تو دوسرے مقام کی کیا حقیقت ہے

حَیَوَانُ ۔ دائمی زندگی۔ حیات جاوید لِیَتَمَتَّعُوْا ۔ تاکہ چند نے فائدہ اٹھائے مَثْوًی ٹھکانا

لَنَهْدِیَنَّهُمْ تحقیق کہ ہم ہدایت کریں گے اُن کو

وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ ۚ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ

دنیا کی زندگی تو محض کھیل کود ہے اور آخرت کو اگر یہ سمجھیں تو وہی اصل زندگی ہے۔

وقف لازم

لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٦٤﴾ فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ

پھر جب لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو بڑے خلوص سے خدا

دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ

ہی کی بندگی کا اظہار کرکے اُسی کو پکارتے ہیں اور پھر جب خدا اُنہیں دریا سے نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے

إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ ۚ وَلِيَتَمَتَّعُوا

تو فوراً ہی وہ شرک کرنے لگتے ہیں ہماری دی ہوئی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں تاکہ چند روز دنیا میں اور رہ لیں آخرکار

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا آمِنًا وَ

قیامت کے دن اس ناشکری کا انجام اُن کو معلوم ہو جائیگا۔ کیا کفار مکہ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم نے حرم کو امن کی

يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ۚ أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ

جگہ بنا رکھا ہے اور اُن کے آس پاس کے لوگ لوٹے جاتے ہیں۔ تو کیا یہ لوگ جھوٹے معبودوں پر

وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَكْفُرُونَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى

ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ جس نے اللہ پر تہمت باندھی

اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ

اور قرآن مجید سے جب وہ اُس کے پاس آیا منکر ہو گیا کیا ایسے منکروں کا آخری ٹھکانا

مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾ وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ

جہنم میں نہیں ہے۔ جن لوگوں نے ہمارے دین کے کام میں کوششیں کیں۔ تو ہم بھی اپنی خوشنودی

سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

کی راہ ضرور دکھلائیں گے۔ بے شک اللہ اُن لوگوں کا ساتھی ہے جو خلوص دل سے نیک عمل کرتے ہیں

ع ٧ ٢

تفسیر

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے۔ اس کو اپنی طرف سے علم و فہم عطا کرتا ہے۔ اور کیا خاتم النبیین رسول رب العلمین محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال کافی نہیں ہے۔ اگر آپ کو علم لدنی نہیں تو کیا تھا اور بتایا گیا ہے کہ جو شخص اللہ کے دین میں کوشش کرتا ہے اللہ تعالےٰ اُسے ضرور اپنی خوشنودی کا راستہ دکھلا دیتا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ جو قرآن مجید کے احکام کے منکر ہیں اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اب ہم اس بات کو اپنے اوپر منطبق کر کے دیکھیں کہ آیا ہم قرآن مجید کے حکموں پر چلتے ہیں یا نہیں اگر چلتے ہیں تو خیر۔ ورنہ ہمارے لئے



وہی حکم ہے جو کافروں کے لیے بیان کیا گیا ہے۔

ساٹھ آیتیں ۶۰ — **سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ** — چھ ۶ رکوع

غُلِبَتْ - مغلوب ہو گئے، شکست پا گئے۔ اَدْنٰی - نزدیک۔ سَیَغْلِبُوْنَ - عنقریب غالب آئینگے

بِضْعِ - چند، تین سے ۹ سال تک کا عرصہ۔ اَثَارُوْا - جوتا، بویا۔ عَمَرُوْا - آباد کیا

اَسَاۗءُوا - بدی کی۔ السُّوْاٰی - بدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع خدا کے نام سے (جو) رحمٰن (و) رحیم

الۗمّۗ ۝۱ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ۝۲ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ

روم والے مغلوب ہو گئے۔ بالکل پاس والی زمین میں اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد

غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝۳ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ڛ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ

ایرانیوں پر غالب آجائیں گے۔ بس چند ہی سال میں! پہلے بھی اللہ ہی کی حکومت تھی۔ پھر

قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ ۭ وَيَوْمَىِٕذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۴ بِنَصْرِ

بھی اسی کی حکومت رہے گی باقی حکومتیں مٹنے والی ہیں اور اس دن ایمان والے بھی خوش ہونگے۔ کہ بدر میں

اللّٰهِ ۭ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝۵ وَعْدَ اللّٰهِ ۭ

اللہ کی نصرت انہیں ملے گی اور وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ سب پر غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ

لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۶

کا یہ وعدہ ہے! اللہ کبھی وعدہ کے خلاف نہیں کرتا، لیکن اس پر بھی اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جانتے

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ښ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ

بھی ہیں تو یہی دنیا کی زندگانی کی سطحی باتیں! اور آخرت کی انہیں خبر ہی

هُمْ غٰفِلُوْنَ ۝۷ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ

نہیں۔ کیا ان کافروں نے اپنے دلوں میں اس پر غور نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان و زمین اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ

ان کے درمیان کی سب چیزیں ایک خاص مصلحت سے اور خاص مدت تک کے لئے پیدا کیا ہے۔

وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ۞ اَوَلَمْ

اور اس پر بھی بہت سے لوگ ہیں، کہ اپنے پروردگار کے پاس جواب دہی کے لئے آنے پر یقین نہیں رکھتے۔ کیا وہ

يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ

زمین میں چلتے پھرتے ہیں، کہ دیکھیں اُن سے پہلے نافرمان لوگوں کا انجام کیسا بُرا ہوا۔ وہ جو اُن سے زور میں بھی

مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَ

بڑھے ہوئے تھے، اور اُنہوں نے زمین میں خوب کاشت کی تھی اور اُسے ان سے زیادہ آباد کیا جتنا اُنہوں نے کیا

عَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

اُن کے پاس پیغمبر ہماری نشانیاں لے کر پہنچے تو اُن کے نہ ماننے پر وہ عذاب میں مبتلا ہوئے اور اللہ کو کیا پڑی تھی،

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۞

کہ اُن پر ظلم کرتا، نہیں بلکہ وہ خود ہی گناہ کرتے اور اپنی جانوں پر ظلم ڈھاتے ہیں

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا

پھر اُن کا انجام جو بدی کرتے تھے، بُرا ہی ہوا! کہ وہ اللہ کی آیتوں کو جھٹلاتے اور اُن پر ہنسی

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ۞

اُڑاتے تھے! تو اے کفارِ مکہ کہیں، تمہارا بھی یہی حال نہ ہو۔

تفسیر

اس رکوع کے شروع ہی میں روم والوں کے مغلوب ہونے کا ذکر ہے اور پھر پیشین گوئی ہے کہ وہ دوبارہ ایران پر غالب آجائیں گے۔ اس وجہ سے اس سورت کا نام روم ہے۔ واقعہ یوں ہے۔ کہ ایران والوں اور رومیوں کی جنگ ہوئی۔ ایران والے چونکہ بت پرست یا آتش پرست مشرک تھے۔ اور رومی اہل کتاب تھے تو اس شکست پر مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو ستانا شروع کیا۔ کہ خدا کو ماننے والی قوم مشرکوں کے مقابلہ میں ہار گئی۔ تو اچانک خدا تعالیٰ نے نبی اکرم صلعم پر یہ سورت نازل فرمائی۔ کہ ۳ سے ۹ سال کے اندر اندر رومی ایرانیوں پر غالب آجائیں گے۔ اور ساتھ ہی یہ پیشین گوئی بھی کر دی کہ اس دن مسلمانوں کو بھی اللہ کی طرف سے کفار پر فتح ہوگی۔ جس موقعہ پر پیشین گوئی کی گئی کوئی ایسے آثار نہ تھے کہ مسلمان جو اتنے مظلوم و بےبس تھے فتح پاتے اور اسی وجہ سے کفار مکہ ہنستے تھے۔ صدیق اکبرؓ نے جب یہ سنا۔ تو فرمایا

لہ خدا اور اس کا رسول سچ کہتے ہیں۔ چنانچہ اس یقین کامل کی بنا پر آپ نے ایک کافر سے سو اونٹ کی شرط بھی بدھ لی تھی۔ اس کے بعد یہ پیشین گوئی سچ نکلی تو بہت سے کفار مسلمان ہوئے۔ اور بدر کے دن ہی ایرانیوں پر رومی غالب آ گئے! یہ واقعہ بھی قرآن کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ہے۔

کفار مکہ کو پہلے لوگوں کا حال سنا کر ڈرایا ہے کہ کہیں اُن پر بھی عذاب نہ آ جائے +

یُبْلِسُ - نا اُمید ہو جائے گا۔ یَتَفَرَّقُوْنَ - الگ الگ ہو جائیں گے۔ رَوْضَۃٍ بہشت
یُحْبَرُوْنَ - اُن کی آؤ بھگت ہوگی۔ تُمْسُوْنَ - تم کو شام ہوتی ہے۔ تُصْبِحُوْنَ - تم کو صبح ہوتی ہے۔
تُظْهِرُوْنَ - تمہیں دوپہر ہوتی ہے

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

اے لوگو! اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اسے دوبارہ زندہ کریگا اور اُسی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ

اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن گنہگار اپنی نجات سے نا اُمید ہو جائیں گے۔ اُن کے شریکوں میں سے کوئی

مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَ

بھی اُن کا سفارشی نہ بنے گا! پھر تو وہ بھی اپنے شریکوں کا انکار کر دیں گے، لیکن کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اور جس

يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ

دن قیامت آئے گی سب الگ الگ ہو جائیں گے۔ پھر جو لوگ تو ایمان لا کر نیک عمل

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَاَمَّا

کرتے رہے تھے اُن کی تو بہشتوں میں بڑی آؤ بھگت کی جائے گی۔ اور جو لوگ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ

کافر ہو گئے تھے اور ہماری آیتوں کو اور ہمارے پاس دوبارہ آنے کو جھٹلاتے تھے! تو وہ سخت

فِى الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ

عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔ بس اللہ کی پاکی بیان کرو جب تمہیں شام ہوتی ہے اور جب

وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تمہیں صبح ہوتی ہے اور اُسی کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔ آسمانوں اور زمینوں میں، شام

وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ

کے وقت اور جب تمہیں دوپہر ہوتی ہے۔ وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور زمین کے

ع ۵

الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿۱۹﴾

سوکھ جانے کے بعد سے دوبارہ سیراب کرتا ہے اسی طرح تم قبروں سے نکالے جاؤ گے! یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ خدا ہی مخلوق کو دوبارہ پیدا کریں گے اور قیامت کے دن سب کو اپنے اعمال کی جواب دہی کے لئے حاضر ہونا پڑے گا۔ پھر ضمناً بہشتیوں اور دوزخیوں کا ذکر کر دیا۔ آخیر میں اُن لوگوں کے شبہ کو جو مر کر دوبارہ جی اُٹھنے کے قائل نہیں ہیں یوں زائل کیا۔ کہ خدا ہی تو مردے سے زندے کو نکالتا ہے۔ اور زندے سے مردے کو نکالتا ہے اور وہی زمین کے مر جانے کے بعد یعنی سوکھ جانے کے بعد اُسے سیراب کر کے اس میں سے سبزہ اُگاتا ہے! تو جو خدا اتنی قدرتوں کا مالک ہے وہ علیٰ مرنے کے بعد دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے

مَنَامُكُمْ ۔ تمہارا سونا — لِتَسْكُنُوٓا ۔ تاکہ تم آرام پاؤ — تَنْتَشِرُونَ ۔ چلتے پھرتے ہو

قَانِتُونَ ۔ فرماں بردار — دَعْوَةً ۔ بلاوا ۔ دعوت — ابْتِغَآؤُكُمْ ۔ تمہارا ڈھونڈنا

اَهْوَنُ ۔ زیادہ آسان

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

اور اس خدا کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اُس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر ناگہاں تم آدمی ہو کر چلتے پھرتے ہو

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوٓا اِلَيْهَا

اور اسی کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تمہارے آرام کے لئے تمہاری ہی جنس میں سے تمہاری بیبیاں پیدا

وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

کیں۔ اور تمہارے درمیان محبت اور مہربانی پیدا کر دی، اس میں یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں

يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ

موجود ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش بھی اُسی کی ایک نشانی ہے۔ اور تمہاری بولیوں اور

اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَمِنْ

تمہاری رنگتوں کا اختلاف بھی۔ یقیناً ان چیزوں میں تمام جاننے والوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں۔ اور اسی

اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ

کی نشانیوں میں سے تمہارا رات یا دن میں سونا یا تجارت کرنا بھی ہے۔ سننے والوں کے لئے یقیناً اس

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَمِنْ اٰیٰتِہٖ یُرِیْکُمُ

ہیں نشانیاں موجود ہیں - اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِہِ الْاَرْضَ

کہ تمہیں ڈراتے اور اُمید دلانے کے لئے بجلی دکھلاتا ہے اور آسمان سے پانی برساتا ہے پھر اس کے

بَعْدَ مَوْتِہَا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَمِنْ اٰیٰتِہٖۤ

ذریعے زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد دوبارہ زندہ کرتا ہے ، یقیناً اس میں عقل والوں کے لئے

اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِہٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَۃً ۖ

نشانیاں موجود ہیں - اور اسی کی نشانیوں میں سے یہ ہے - کہ آسمان اور زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں ، پھر جب

مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ

وہ تمہیں اپنی طرف بلائے گا تو تم نکلتے چلے آؤ گے - اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اُسی کا ہے

الْاَرْضِ ؕ کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَہُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ

اور ہر چیز اُسی کی مطیع ہے - وہی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اُسے دوبارہ زندہ

وَہُوَ اَہْوَنُ عَلَیْہِ ؕ وَلَہُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ

کریگا ، یہ اُس کے لئے بہت آسان ہے ! اور آسمانوں اور زمین میں اعلیٰ درجے کی صفت اسی کے لئے ہے ! اور وہ

ہُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۲۷﴾

سب پر غالب ہے اور بڑا حکمت والا ہے -

ع ۸ ۳

تفسیر

اس رکوع میں خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو بعثت یا حشر اجساد کے قائل نہیں ہیں - اپنی دیگر قدرتی نشانیوں سے احیاء بعد الموت کے استنباط کا اشارہ فرمایا ہے - کہ تم جو یہ ہماری قدرتیں دیکھتے ہو تو کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو اتنی چیزیں پیدا کر دینے کی قدرت رکھتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ تمہیں دوبارہ زندہ کر دے یہ اسکے لئے کوئی مشکل کام نہیں

تَخَافُوْنَہُمْ - اُن سے ڈرتے ہو خِیْفَۃً - ڈرنا - ڈر تَبْدِیْلَ - تبدیلی ، ادل بدل

مُنِیْبِیْنَ - رجوع کرنے والے فَرِحُوْنَ - خوش ہونے والے یَقْنَطُوْنَ ناامید ہو جاتے ہیں

رِبًا ربوٰ سود - بیاج لِیَرْبُوَا - تاکہ وہ بڑھاوے لَا یَرْبُوْا نہیں بڑھاتا

مُضْعِفُوْنَ - بڑھانے والے

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ۭ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

وہ تمہارے لئے تمہاری ہی مثال بیان کرتا ہے۔ تمہارے غلام ایسے ہیں کہ جو چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں اُن میں تمہارے

مِّنْ شُرَكَاۗءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ

شریک ہوں؟ اور تمہارے تصرف میں برابر برابر ہوں؟ نہیں بلکہ تمہیں اُن سے ایسا ہی اندیشہ ہوتا ہے جیسا کہ آپس میں ایک

اَنْفُسَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ

دوسرے سے۔ ہم عقل سے کام لینے والوں کے لئے خوب کھول کر آیتیں بیان کر دیتے ہیں۔ ظالم لوگ بغیر سمجھے

الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا

بوجھے اپنی خواہشوں کے پیچھے چل پڑے! تو پھر ایسے کو کون ہدایت کر سکتا ہے جس سے خدا نے ہدایت کی توفیق ہی سلب کر لی؟ اور

لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ

ایسوں کا کوئی مددگار بھی نہیں ہو سکتا۔ اے محمدؐ! آپ خالص دل سے اپنا رخ دین اسلام کی طرف کر لیجیے! اس نے لوگوں کو

الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ

اسی دین پر پیدا کیا۔ اللہ کی پیدائش میں تبدیلی ممکن نہیں ہے۔ یہی سیدھی راہ ہے! لیکن اکثر لوگ

الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَ

یہ نہیں جانتے۔ خدا ہی کی عبادت کرو۔ اسی کی طرف رجوع کرتے اور اس

اتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ

سے ڈرتے رہو! اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں کی طرف نہ جھکو۔ یعنی وہ لوگ

الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ

جنہوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈال دی! اور کئی فرقے بن بیٹھے! اور ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس

فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

سے خوش ہے۔ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع ہو کر گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں، پھر جب وہ اپنی

ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

طرف سے انہیں رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ناگہاں انہی مصیبت زدوں میں سے ایک فریق اپنے اسی رب کے اور شریک بنانے لگتا ہے

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا

تاکہ وہ اس چیز کی ناشکری کا اظہار کریں جو ہم نے انہیں دی! تو کچھ فائدہ اٹھا لو! پھر جلدی اس کفر کا انجام جان لو گے۔ کیا ہم نے

عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا

اُن پر کوئی دلیل نازل کی ہے؟ جو اُن کے شریکوں کے حق ہونے کا ثبوت پیش کرتی ہے؟ نہیں ایسا نہیں۔ اور جب ہم لوگوں

النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

تو انہیں رحمت سے نوازتے ہیں تو اُس سے خوش ہوتے ہیں پھر جب اُن کے ہی ہاتھوں کئے کی وجہ سے اُن پر کوئی مصیبت

اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

آپڑتی ہے تو وہ نااُمید سے ہو جاتے ہیں - کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ جس کا چاہتا ہے رزق بڑھا دیتا ہے اور

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ

جس کا چاہتا ہے رزق گھٹا دیتا ہے - یقیناً اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں - تو اے محمدؐ! آپ لوگ

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ

قرابت داروں مساکین اور مسافروں کو اُن کا حق دیجئے! یہ اُن لوگوں کے لئے بہتر ہے جو اللہ کی خوشی چاہتے ہیں اور

يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ اٰتَيْتُمْ

یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں - اور اے لوگو!

مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ

جو سود بھی تم دیتے ہو کہ لوگوں کے مال بڑھا دے - تو وہ اللہ کے نزدیک کچھ نہیں بڑھاتا! اور جو مال بطور زکوٰۃ ﴿۳۹﴾

اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ

اللہ کی رضا کے لئے دیتے ہیں تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ثواب بڑھانے والے ہیں - اور

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ

اے لوگو! تمہارا خدا وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا! پھر تمہیں رزق دیا، پھر تمہیں موت دے گا، پھر تمہیں زندہ کرے گا ع

شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

تو کیا تمہارے شریکوں میں سے بھی کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی کام کرتا ہو؟ وہ پاک و برتر ہے اُن کے شریکوں سے

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں شرک کرنے والوں کو مثال کے ذریعہ سمجھایا ہے کہ جب تم لوگ اپنے غلاموں کو اپنے مال اور ملک میں تصرف کا حق نہیں دیتے تو خدا کے لئے یہ کیسے شریک بنا رہے ہو۔ پھر فرمایا کہ اسلام دین فطرت ہے۔ اس کے بعد لوگوں کی ناشکر گزاری کو بڑے عجیب پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ پھر سود کی برائی اور زکوٰۃ کی تعریف بیان ہوئی ہے۔ اس کے بعد پھر شرک کرنے والوں کو سمجھایا گیا ہے

لِيُذِيقَهُم - تاکہ اُنہیں چکھائے مَرَدَّ - واپس آنا - واپسی يَصَّدَّعُونَ - متفرق ہو جائیں گے
يَمْهَدُونَ - تیار کر رہے ہیں مُبَشِّرَاتٍ خوش خبری دینے والیاں اِنْتَقَمْنَا ہم نے انتقام لیا، بدلہ لیا
تُثِيرُ - چلاتی ہیں مُبْلِسِينَ - مایوس ہونے والے مُصْفَرًّا - زرد

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ

لوگوں کے بُرے اعمال کے سبب خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا تاکہ اُنہوں نے جو عمل کیا اُس کا کچھ

لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۱﴾ قُلْ

بدلہ تو ہمیں چکھا دے! شاید وہ اس طرح آئندہ بُرے عملوں سے باز آ جائیں - اے محمدؐ! ان سے

سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن

کہہ دیجیے! زمین میں چلو پھرو! پھر دیکھو کہ پہلے لوگوں کا کیسا بُرا انجام ہوا - اور ان میں سے

قَبْلُ كَانَ أَكْثَرُهُم مُّشْرِكِينَ ﴿۴۲﴾ فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ

اکثر تمہاری طرح مشرک تھے - اور آپ اِس قائم رہنے والے دین کی طرف

الْقَيِّمِ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ

متوجہ رہیے اس سے قبل کہ وہ دن آئے جو پھر موڑا نہیں جائیگا، اُس دن لوگ عملوں کے لحاظ سے علیحدہ علیحدہ

يَصَّدَّعُونَ ﴿۴۳﴾ مَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا

حالتوں میں ہوں گے - جو کفر کرتا ہے اُس کا وبال اُسی پر ہے اور جو نیک کام کرتا ہے تو ایسا کرنے والے

فَلِأَنفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

آئندہ بہتری کا سامان کر رہے ہیں - وہ دن اس لیے ہوگا کہ اللہ ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں

الصَّالِحَاتِ مِن فَضْلِهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ

کو اپنے فضل سے نوازے یقیناً اس کے برعکس وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا اُنہیں فضل نہیں دے گا - اور اس کی قدرت

آيَاتِهِ أَن يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَ

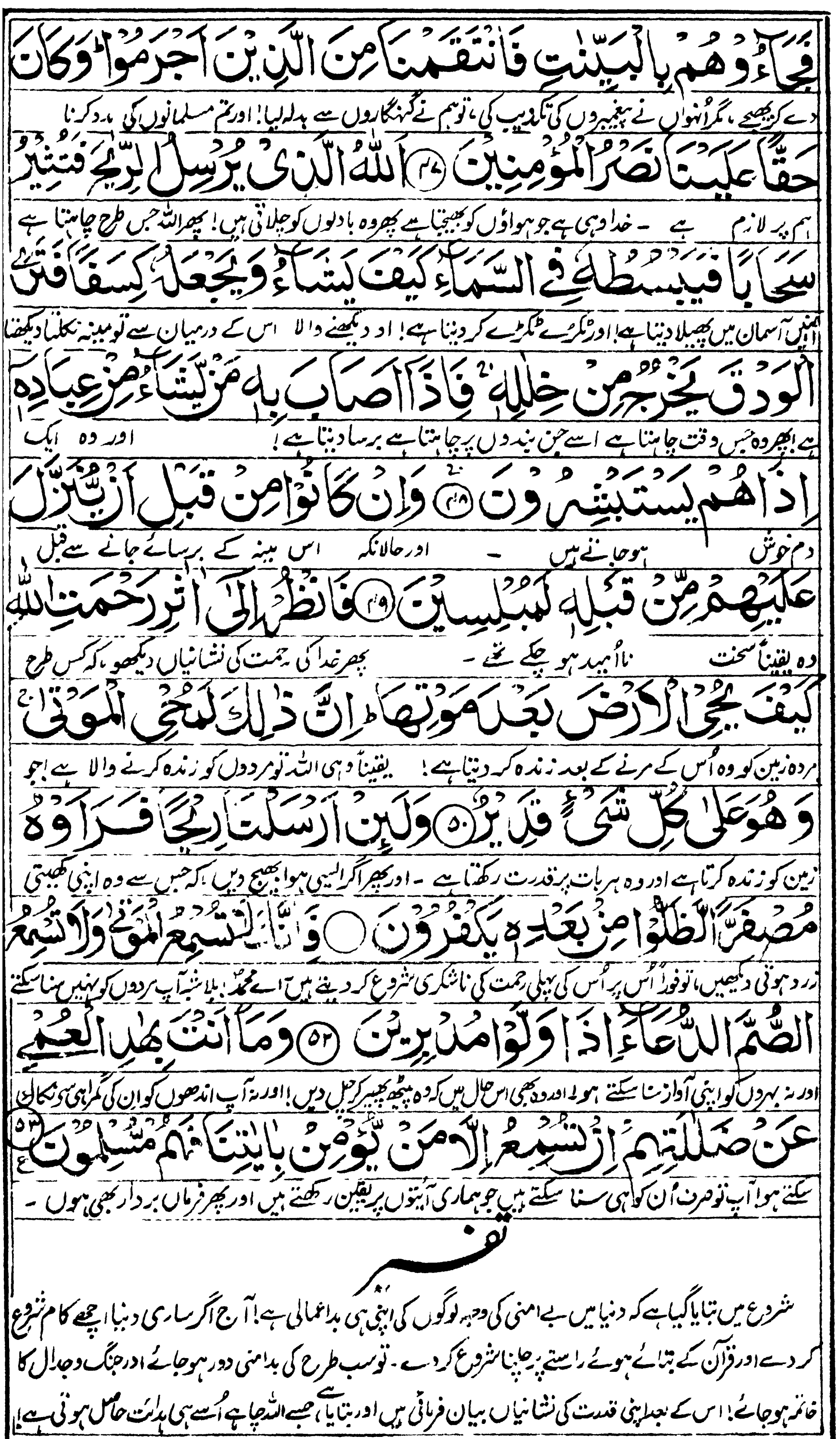
کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ہواؤں کو بارش کی خوشخبری دے کر بھیجتا ہے اور پانی برساتا ہے تاکہ اپنی رحمت کا

لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ

مزہ چکھائے! اور تاکہ اُس کے حکم سے جہاز چلیں! اور ان کے ذریعے تجارت ہو، تاکہ تم شکر گزار بندے

تَشْكُرُونَ ﴿۴۶﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ

بنو - اور اے محمدؐ! یقیناً ہم نے آپ سے قبل بہت سے رسول ان کی قوموں کی طرف نشانیاں



فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ

دے کر بھیجے، مگر انہوں نے پیغمبروں کی تکذیب کی، تو ہم نے گنہگاروں سے بدلہ لیا! اور تم مسلمانوں کی مدد کرنا

حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ فَتُثِیْرُ

ہم پر لازم ہے - خدا وہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے پھر وہ بادلوں کو چلاتی ہیں! پھر اللہ جس طرح چاہتا ہے

سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَیَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى

انہیں آسمان میں پھیلا دیتا ہے! اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے! اور دیکھنے والا اس کے درمیان سے تو مینہ نکلتا دیکھتا

الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ

ہے پھر وہ جس وقت چاہتا ہے اسے جن بندوں پر چاہتا ہے برسا دیتا ہے! اور وہ ایک

اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ

دم خوش ہو جاتے ہیں - اور حالانکہ اس مینہ کے برسائے جانے سے قبل

عَلَیْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ

وہ یقیناً سخت نا امید ہو چکے تھے - پھر خدا کی رحمت کی نشانیاں دیکھو، کہ کس طرح

كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ۚ

مردہ زمین کو وہ اُس کے مرنے کے بعد زندہ کر دیتا ہے! یقیناً وہی اللہ تو مردوں کو زندہ کرنے والا ہے! جو

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ

زمین کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے - اور پھر اگر ایسی ہوا بھیج دیں، کہ جس سے وہ اپنی کھیتی

مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ

زرد ہوتی دیکھیں، تو فوراً اُس پر اُس کی پہلی رحمت کی ناشکری شروع کر دیتے ہیں اے محمدؐ! بلاشبہ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے

الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَاۤ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ

اور نہ بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہو! اور وہ بھی اس حال میں کہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں! اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۵

سکتے ہو! آپ تو صرف اُن کو ہی سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر یقین رکھتے ہیں اور پھر فرماں بردار بھی ہوں -

تفسیر

شروع میں بتایا گیا ہے کہ دنیا میں بے امنی کی وجہ لوگوں کی اپنی ہی بداعمالی ہے! آج اگر ساری دنیا اچھے کام شروع کر دے اور قرآن کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا شروع کر دے۔ تو سب طرح کی بدامنی دور ہو جائے اور جنگ و جدال کا خاتمہ ہو جائے! اس کے بعد اپنی قدرت کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں اور بتایا ہے جسے اللہ چاہے اُسے ہی ہدایت حاصل ہوتی ہے!

شَيْبَةً - بڑھاپا ، قَدِيْرٌ - صاحب قدرت ، مَعْذِرَةٌ - عذر خواہی

يُسْتَعْتَبُوْنَ - عذرت طلب کی جائیگی ، مُبْطِلُوْنَ - دغاباز ، لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ تجھے ضعیف نہ سمجھیں

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ

اے لوگو! اللہ تو وہی ہے، جس نے تمہیں اس حال میں پیدا کیا کہ تم کمزور تھے! پھر کمزوری کے بعد تمہیں توانائی بخشی! پھر

قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ۭ يَخْلُقُ مَا

اس توانائی کے بعد کمزوری اور بڑھاپے کی حالت کر دی! وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے!

يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ

اور صاحب علم و قدرت ہے - اور جس دن قیامت آئے گی! گنہگار قسمیں کھا کھا کر کہیں گے

الْمُجْرِمُوْنَ ۙ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ۭ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

کہ وہ تو دنیا میں ایک گھنٹہ بھر رہے ہونگے! ہاں! وہ دنیا میں بھی یونہی بہکی بہکی باتیں کرتے تھے -

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ

اور جن لوگوں کو ایمان اور علم دیا گیا تھا! وہ کہیں گے! تم یقیناً خدا کی لکھی ہوئی کتاب کے موجب قیامت تک دنیا اور

كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ

برزخ میں رہے ہو! اور یہ دوبارہ اٹھائے جانے کا دن ہے! لیکن تم کو تو اس کا یقین ہی نہیں تھا -

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ

پس! اُس دن گنہگاروں کی کوئی معذرت کام نہ آئے گی اور نہ اُن سے معذرت

وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا

طلب کی جائے گی - یقیناً ہم نے اس قرآن میں تمام لوگوں کے لئے ہر طرح کی

الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَلَىِٕنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ

مثالیں بیان کر دیں! اور اگر آپ اِن کے پاس کوئی ہماری نشانی لے بھی آئیں - تب بھی یہ کافر یونہی کہیں گے

كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى

کہ تم دغاباز ہو - تو خدا حق نہ سمجھنے والوں کے دلوں پہ یونہی مہر لگا

قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

دیتا ہے - تو اے محمد ﷺ آپ اِن کی ایذاؤں پر صبر کیجیے! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا

وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾

ہے! پورا ہوگا، اور جو لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے وہ آپ کو سبک خیال نہ بنا دیں -

تفسیر

شروع رکوع میں خدا نے اپنی قدرت کی نیرنگی بیان فرمائی ہے - کہ کس طرح انسان پہلے ابتدائی حالت میں کمزور و بے بس ہوتا ہے! پھر جوانی آتی ہے اور وہ قوت پاتا ہے ، پھر اس کے بعد بڑھاپا آجاتا ہے - اور اسی طرح پھر ضعیف و ناتواں ہو کر رہ جاتا ہے - تو انسان کو جب تک اس میں قوت موجود ہے! نیک عمل کر لینے چاہئیں تاکہ وہ اس وقت کام آئیں جب اس کے پاس وہ قوت نہ رہے گی! اور وہ وقت قیامت کا ہوگا کہ سوائے نیک عملوں کے اور کسی چیز کا سہارا نہ ہوگا!

پھر بتایا گیا ہے کہ قرآن میں ہم نے ہر طرح کی مثالیں لوگوں کے لئے بیان کر دی ہیں ، کیوں نہ ہو قرآن ہی ایسی کتاب ہے جو تمام عالم کی ہدایت کا دعویٰ رکھتی ہے! اس لئے اس میں سب قوموں اور ہر زمانے کے لئے مناسب قوانین ملتے ہیں ، اسی لئے اس میں جہاں ایک طرف زہد و اتقا کی آخری منزل پر پہنچا دینے کا دستور العمل بتایا گیا ہے! دوسری طرف دنیا میں کامیاب ترین انسان بنانے کے بھی قوانین مقرر کر دئے ہیں کہ جو بھی ان پر چلے ترقی کے مدارج طے کرتا جائے ۔ یہی وجہ ہے کہ اگلے زمانوں میں مسلمانوں نے جو اتنی عظیم الشان سلطنتوں کو تہ و بالا کر کے خدائی حکومت کا نفاذ کیا اسی پر عمل کرنے کی وجہ سے تھا! اور اب بھی اگر کچھ ہو سکتا ہے ، تو اسی کی برکت اور اسی پر عمل کرنے سے ہوگا +

چوبیس ۲۴ آیتیں — **سُوْرَۃُ لُقْمٰنَ مَکِّیَّۃٌ** — چار ۴ رکوع

اُذُنَیْہِ	اسکے کان	اَرُوْنِیْ	تم مجھے دکھلاؤ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

الٓمّٓ ⓵ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ⓶ ھُدًی وَّرَحْمَۃً

الٓم یہ اس حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں - جو کہ نیک کام کرنے والوں کو ہدایت کرتا ہے

لِّلْمُحْسِنِیْنَ ⓷ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ

لئے باعث رحمت ہے - اور نیک وہ ہیں) جو کہ نماز پابندی سے پڑھتے ہیں اور ان کے اور زکوٰۃ دیتے ہیں

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

اور آخرت پر اُن کا یقین ہے - وہ اللہ کے بتائے ہوئے سیدھے رستہ پر چل رہے ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ

اور وہی دین و دنیا میں کامیاب ہوں گے - اور انسانوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو [illegible] بات

الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ

کے عوض فضول اور بے کار باتیں خریدتا ہے تاکہ کم علم لوگوں کو بھی اس ہدایت سے گمراہ کرے اور اس قرآنی

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا

ہدایت کی ہنسی اُڑاتا ہے یاد رکھو ایسے آدمیوں کے لئے سخت رسوا کرنے والا عذاب ہے - جب ایسے آدمی کے سامنے

كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ

ہمارے قرآن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو بڑے تکبر سے منہ پھیر کر جیسا کہ اُس نے سنا ہی نہیں یا اس کے کانوں میں گویا

اَلِيْمٍ ۝۷ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ

نقص ہے چل دیتا ہے اے محمدؐ ایسے آدمی کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو - یقیناً جو لوگ اس کتاب پر ایمان لائیں گے اور

النَّعِيْمِ ۝۸ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۹

اچھے کام کریں گے اُن کے لئے بہشت میں نعمتیں ہی نعمتیں ہونگی - اور اس بہشت میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ

اور بہت حکمت کا مالک ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ اُس نے آسمانوں کو پیدا کیا ہے جو بغیر ستونوں کے کھڑے ہیں اور زمین پر

رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَ

جگہ جگہ پہاڑ کھڑے کر دئے ہیں کہ کہیں وہ تمہیں ساتھ لیکر ایک ہی طرف نہ جھک جائے اور پھر اُس زمین پر ہر قسم کے جانور

اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝۱۰

پھیلا دئے ہیں اور دیکھو ہم نے آسمان سے مینہ برسا کر اس زمین میں سے طرح طرح کی فائدہ مند چیزیں اُگائی ہیں -

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ

اے محمدؐ ان سے کہو کہ یہ تو اللہ کی پیدائش کا حال تھا اب تم مجھے وہ چیزیں بتاؤ جو اس کے سوا کسی اور نے پیدا کی ہوں

الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۱

پیدا کسی نے کیا کرنا ہے - بلکہ یہ ظالم خود ہی صریح گمراہی میں مبتلا ہیں

ع ۱ / ۱۰

تفسیر

اس سورت کا نام سورۃ لقمان اس لئے ہے کہ اس میں حضرت لقمان کا حال بیان کیا گیا ہے اور نیز

گیا ہے۔ اللہ نے اُنہیں بھی وہی ہدایت دی تھی جو قرآن دے رہا ہے۔ بلکہ قرآن اس سے بہت زیادہ ہدایت دینے والی چیز ہے۔ اس کو چھوڑ کر صرف حضرت لقمان علیہ السلام کی کہی ہوئی چند باتوں پر جم جانا یا اُن کو قرآن سے اعلےٰ کہنا صریح ظلم ہے۔ چنانچہ اس رکوع میں سب سے پہلے قرآن کی تعریف بیان کی گئی ہے کہ ایمان لانے والوں کے لئے سراسر رحمت ہے جو اس کو چھوڑ کر کسی اور چیز کو قبول کرتا ہے وہ خود بھی گمراہ ہے اور وہ اوروں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔ اس کے بعد شرک سے روکا گیا ہے اور مشرکوں کو سمجھایا گیا ہے کہ جب تمام چیزیں آسمان اور زمین کی اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں تو پھر وہ اس خالق کی ہی عبادت کیوں نہیں کرتے کیوں ایسے بتوں وغیرہ کی عبادت کرتے ہیں جو کچھ پیدا نہیں کر سکتے ہمیں اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے اور اپنے خالق کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اُس نے ہمیں سیدھا راستہ اپنی عبادت کا دکھایا اور شرک جیسی بُری چیز سے محفوظ رکھا اور اُس کے علاوہ ہمیں کسی کتاب کو یا کسی کے قول کو قرآن سے بڑھکر نہیں سمجھنا چاہیئے۔

لُقمٰن	ایک پیغمبر کا نام	اُشکُر	تو شکر کر	یَعِظُہٗ	وہ اُسے نصیحت کرتا تھا
وَھنٍ	کمزوری	عَزمٌ	بہت بڑا۔ بہت قدر و قیمت والا	لَاتُصَعِّر	نہ پُھلا
خَدَّ	گال	مُختَالٍ	اترانے والا اکڑنے والا	اَقصِد	تو درمیانہ رہ
مَشیِ	چلنا، چال	اَغضُض	آہستہ کر	صَوت	آواز · حَمِیر گدھے

وَلَقَد اٰتَينَا لُقمٰنَ الحِكمَةَ اَنِ اشكُر لِلّٰهِ ؕ وَمَن يَّشكُر فَاِنَّمَا يَشكُرُ

تحقیق ہم نے ہی لقمان کو حکمت دی اور اُسے حکم دیا کہ اللہ کا شکر کر۔ اور یہ بھی سمجھایا کہ جو شکر کرتا ہے اپنی جان کے

لِنَفسِهٖ ۚ وَمَن كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذ قَالَ لُقمٰنُ

لئے بھلا کرتا ہے اور جو کفر کرتا ہے اللہ کا وہ کچھ نہیں بگاڑتا کیونکہ اللہ ہر طرح کی تعریف کا مستحق ہے اُس کے شکر سے بے نیاز ہے

لِابنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَىَّ لَا تُشرِك بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّركَ لَظُلمٌ

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے بیٹے دیکھنا شرک ہرگز نہ کرنا شرک پرلے درجے کا سخت

عَظِيمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّينَا الاِنسَانَ بِوَالِدَيهِ ۚ حَمَلَتهُ اُمُّهٗ وَهنًا

ظلم ہے۔ اور دیکھو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی وصیت کی ہے

عَلٰى وَهنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِى عَامَينِ اَنِ اشكُر لِى وَلِوَالِدَيكَ ؕ اِلَىَّ

کیونکہ اُس کی ماں کمزوری سے کمزور ہوتے ہوئے بھی حمل کے دنوں میں اُسے پیٹ میں اُٹھاتی رہی ہے اور اُس کے

نصف القرآن علیم

الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ

بعد دو سال تک اُسے دودھ پلایا، اب تیرا فرض یہ ہے کہ میری عبادت کر اور والدین کا شکریہ ادا کر اور یاد رکھ تجھے

بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ

آخر میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر تجھے کسی ایسی چیز کو میرا شریک بنانے کے لئے کہیں جس کا تجھے کوئی علم نہ ہو تو اُن کا کہنا مان

سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ ثُمَّ اِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

لیکن پھر بھی دنیا میں اُن کے ساتھ اچھے طریقے سے برتاؤ کر اور اُسی آدمی کے راستہ کی پیروی کر جو میری طرف متوجہ ہوا ہو اور یاد رکھ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ يٰبُنَىَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ

تم سب کو آخر میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے میں تمہیں جو کچھ تم نے کیا ہوگا صاف صاف بتا دونگا۔ پھر لقمان نے کہا اے بیٹے اگر کوئی چیز

فِىْ صَخْرَةٍ اَوْ فِى السَّمٰوٰتِ اَوْ فِى الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ

رائی کے دانے کے بھی ذرہ کے برابر ہو اور وہ کسی پتھر میں چھپی ہوئی ہو یا آسمان یا زمین میں کہیں بھی ہو اُس کو اللہ سامنے لا سکتا ہے کیونکہ

اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَىَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ

وہ باریک سے باریک چیز کو دیکھتا ہے اور ہر چیز سے خبردار ہے۔ اے بیٹا خود نماز باقاعدہ پڑھ اور لوگوں کو نیکی کی تعلیم دے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾

اور بُری باتوں سے روک اور اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو اُس پر صبر سے کام لے اور یقیناً مصیبت میں صبر کرنا عالی شان کام

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ

ہے۔ اور دیکھ لوگوں کے ڈرانے کے لئے خواہ مخواہ گال پھیلا کر نہ دکھا اور نہ زمین پر اکڑ کر چل اور یاد رکھ اللہ اکڑنے والے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ

اور شیخی خورے سے بالکل محبت نہیں رکھتا — اور اپنے ہر کام میں درمیانہ چال چل اور

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾

اپنی آواز نیچی رکھ — اور دیکھ سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے کیونکہ وہ بہت اونچی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت لقمان کا اپنے بیٹے کو نصیحت کرنا بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ حضرت لقمان نے کن کن باتوں کی تعلیم دی سب سے پہلے شرک سے منع کیا اس کے بعد والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کو کہا اس کے بعد نماز پڑھنے اور لوگوں کو نیک کام کرنے اور بُرے کاموں سے روکنے کی تعلیم دی اس کے بعد اکڑ کر چلنے

اور زور زور سے چیخ کر بولنے سے منع کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ زور زور سے بولنا بیوقوفی اور گدھوں کا کام ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم ان سب باتوں پر خود بھی عمل کریں اور اوروں کو بھی ان کی تعلیم دیں تاکہ ہم نیک آدمیوں میں شمار کئے جائیں اور آخرت میں بخشے جائیں ۔

اَسْبَغَ ۔ اُس نے پوری کردی نُمَتِّعُ ۔ ہم فائدہ دیتے ہیں نَضْطَرُّ ۔ ہم ہانکتے ہیں
اَقْلَامٌ ۔ قلمیں ۔ جمع قلم کی یَمُدُّهٗ ۔ اُس کی سیاہی ہو اَبْحُرٌ ۔ بڑے سمندر ۔ جمع بحر ۔

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

اے لوگو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالےٰ نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب تمہارے لئے ایک خاص قاعدے

وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَن

اور حکم کے تابع کر رکھا ہے اور پھر اُس نے تمام ظاہری اور باطنی نعمتیں اپنی طرف سے تمہیں پوری پوری دے رکھی ہیں ۔ اس پر بھی تم

يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ﴿٢٠﴾ وَ

لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو بغیر کسی جانے بوجھے بغیر کسی روشن کتاب کی ہدایت کے اللہ کے متعلق جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں ۔

إِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا

جب ایسے لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اُس کی پیروی کرو ، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اسی کے راستہ کی

عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ

پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو دیکھا ہے ، خواہ باپ دادوں کی پیروی کرنے میں شیطان انہیں

السَّعِيرِ ﴿٢١﴾ وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ

دوزخ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو ۔ اور جو شخص اپنی گردن اللہ کے سامنے جھکا دے اور نیک عملی کو اپنا شعار بنائے تو یقیناً

اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٢٢﴾ وَ

اُس نے ایک مضبوط کڑے کو تھام لیا ۔ اور یاد رکھو ہر کام کا انجام اللہ ہی کی طرف لوٹے گا ۔ اے محمد

مَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا

جو کفر اختیار کرے تجھے اس کے کفر سے غمگین نہیں ہونا چاہیئے ۔ کیونکہ ان سب کو آخر ہماری ہی طرف لوٹ کے

عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾ نُمَتِّعُهُمْ

آنا ہے ہم انہیں اچھی طرح بتائیں گے کہ یہ کیا کرتے رہے تھے اور ان سے کہدے کہ اللہ دلوں کے بھیدوں تک کو جانتا ہے

قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم

ہم انہیں دنیا کی زندگی سے تھوڑا سا فائدہ اُٹھانے دیں گے اس کے بعد ہم انہیں سخت عذاب کی طرف ہانک لے جائیں گے

مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ

اگر تو ان سے پوچھے کہ یہ آسمان اور زمین کس نے پیدا کئے ہیں تو ضرور خود ہی کہیں گے کہ اللہ نے، انہیں کہہ دے خدا کا

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ

شکر ہے کہ تم نا تم بھی جانتے ہو لیکن ان میں اکثر کو اس بات کا علم بھی نہیں۔ کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ کا ہی

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ

پیدا کیا ہوا ہے اور وہ اللہ ہی ہر طرح کی تعریف کے لائق اور اپنے کاموں میں شریک وغیرہ سے بے نیاز ہے۔ اگر تمام دنیا کے درخت

شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا

قلمیں بن جائیں اور سمندر اُس کی سیاہی بن جائیں اور اسی طرح کے سات سمندر سیاہی کے ہو جائیں تو بھی اللہ کی

نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۷﴾ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا

پیدائش کا حال لکھتے لکھتے پورا نہیں ہو گا، یقیناً اللہ بہت ہی زبردست حکمت والا ہے۔ اور اے انسانو، تم سب

بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۸﴾ اَلَمْ

کا پیدا کرنا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا ایسا آسان ہے جیسا کہ ایک جاندار کا۔ پیدا کرنا اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ

تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ

کرنا۔ بے شک اللہ ہر بات کو سنتا اور دیکھ رہا ہے۔ اُس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ کبھی رات کو

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۡ كُلٌّ يَّجْرِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّاَنَّ

دن میں گم کر دیتا ہے اور کبھی دن کو رات میں چھپا دیتا ہے، اور سورج اور چاند کو اُس نے مسخر کر رکھا ہے جو کہ مقررہ وقت کے مطابق

اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا

چلا کر رہے ہیں یقیناً وہ اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اُس سے اچھی طرح خبردار ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہی اللہ سچا معبود ہے اور جن کو یہ

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾

چھوڑ کر اُسے پکار رہے ہیں بالکل باطل ہیں اور وہی اللہ بہت ہی بلند اور عالی شان ہے۔

ع ۳ | ۱۱ | ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کافر بھی یہ مانتے ہیں کہ دنیا کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے۔ مگر پھر بھی وہ اس کے ساتھ اوروں کو شریک بناتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے باپ دادا کے طریقوں کو چھوڑنا نہیں چاہتے حالانکہ وہ طریقے اُنہیں جہنم کی طرف لے جائیں گے۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی تعریف

کا محتاج نہیں وہ اس سے بے نیاز ہے۔ وہ اگر بندوں سے اپنی تعریف کرواتا ہے اور اپنی تابعداری کا حکم دیتا ہے تو اُن کی بھلائی کے لئے تاکہ اُنہیں اِس کا اجر دیگر اُنہیں دوسری مخلوق سے ممتاز کرے یہ کسقدر بدنصیبی ہے کہ انسان اپنے فائدہ کی چیز کا خیال نہ کرے اور محض اپنے باپ دادا کی رسموں کی پیروی کرنے کی وجہ سے ایک بڑی نعمت یعنی خدا کی رضامندی حاصل کرنے سے محروم رہے ہمیں چاہیئے کہ مسلمان ہوتے ہوئے ہرگز ہرگز اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے مقابلہ میں کسی اور چیز کو ترجیح نہ دیں اور تمام بری رسموں کو جو اس کی رضامندی کے خلاف ہوں چھوڑ دیں

ظُلَلٌ سائبان — مُقْتَصِدٌ۔ انصاف پر قائم رہنے والا — خَتَّارٌ دغاباز — جَائِزٌ۔ مجاز ہوا۔ اجازت دیا جانا — مَا تَدْرِیْ۔ نہیں جانتا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِیُرِیَكُمْ مِّنْ

کیا تم نے کشتی کو نہیں دیکھا کہ کس طرح وہ اُس کی نعمتیں لیکر سمندر میں چلتی ہے یہ اس لئے بیان کیا جارہا ہے کہ اللہ

اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا

تمہیں اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائے اور یقیناً اُس میں ہر ایک صبر کرنے والے اور اللہ کا شکر کرنے والے کیلئے بہت سی

غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬

نشانیاں ہیں۔ جب کبھی اس میں سوار ہونے والوں کو سمندر کی لہریں سائبانوں کی طرح ڈھانپ لیتی ہیں تو وہ سچے دل

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا كُلُّ

سے اس کی بندگی کا اقرار کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔ مگر پھر جب وہی اللہ اُن کو خشکی پر صحیح سلامت بچا کرلے آتا ہے تو اُن میں

خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَ اخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ

کم ہی انصاف سے اپنے ایمان پر قائم رہتے ہیں اور ہماری نشانیوں کا انکار حقیقت میں وہی کرتے ہیں جو ناشکرے اور دھوکے باز ہیں

وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَ لَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَیْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ

اے محمد ان لوگوں سے کہدے لے لوگو اپنے پروردگار سے ڈرو اور اُس دن کا کچھ خوف کرو جبکہ نہ باپ اپنی اولاد کے کچھ کام نہ

اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٙ وَ لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ

آسکے گا اور نہ ہی اولاد کو اجازت ہوگی کہ والدین کے کام آسکے یاد رکھو اللہ کا یہ وعدہ بالکل سچا ہے۔ دیکھو تمہیں کہیں یہ دنیا کی زندگی

الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ

کسی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ ہی شیطان تمہیں اللہ سے غافل کردے۔ اس گھڑی کے آنے کا علم اللہ ہی کو ہے کیونکہ وہی ہے جو پانی

وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ

برساتا ہے اور وہی ہے جو جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا ہے اور دیکھو کسی کو یہ معلوم نہیں کہ کل وہ کیا کریگا اور کسی کو یہ بھی معلوم

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾

نہیں کہ وہ کس جگہ مریگا بے شک اللہ ہی ان باتوں کو اچھی طرح جانتا ہے، اور وہ ہر ایک کام سے خبردار ہے

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن کوئی کسی کے کچھ کام نہیں آسکیگا یہاں تک کہ والدین اولاد کی مدد نہیں کرسکیں گے اور نہ ہی اولاد والدین کو کچھ فائدہ پہنچاسکے گی ہمیں اب یہ دیکھنا چاہئے کہ جب ہمارے باپ دادا ہمارے کسی کام نہیں آسکیں گے۔ تو ہم کیوں اُن کی ایسی رسموں کی پیروی کریں جو خدا کے حکم کے خلاف ہوں اپنے آپ کو دوزخی بنائیں اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو بچہ ماں کے پیٹ میں ہی ہو اس کو بھی دیکھ رہا ہوتا ہے جب وہ اُس کو دیکھ سکتا ہے تو یقیناً وہ ہمارے ہر کام کو بھی دیکھ سکتا ہے اس لئے ہمیں ہر وقت اُس سے ڈرنا چاہیئے اور اُس کو حاضر و ناظر سمجھ کر بُرے کاموں سے بچنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ہم کل کیا کریں گے یا کب مریں گے، کہاں مریں گے تو ہمیں نیک کام میں جلدی کرنی چاہیئے ہوسکتا ہے کہ ہم کل کے بھروسے پر اُسے چھوڑیں اور کل ہم کو موت آجائے۔

تیس ۳۰ آیتیں سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ تین ۳ رکوع ہیں

اِسْتَوٰی - برابر کردیا تَعُدُّوْنَ - شمار کرتے ہیں سُلٰلَةٍ - جوڑ

یَعْرُجُ گنتا ہے نَسْلَهٗ جوڑا اس کو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحیم ہے

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾

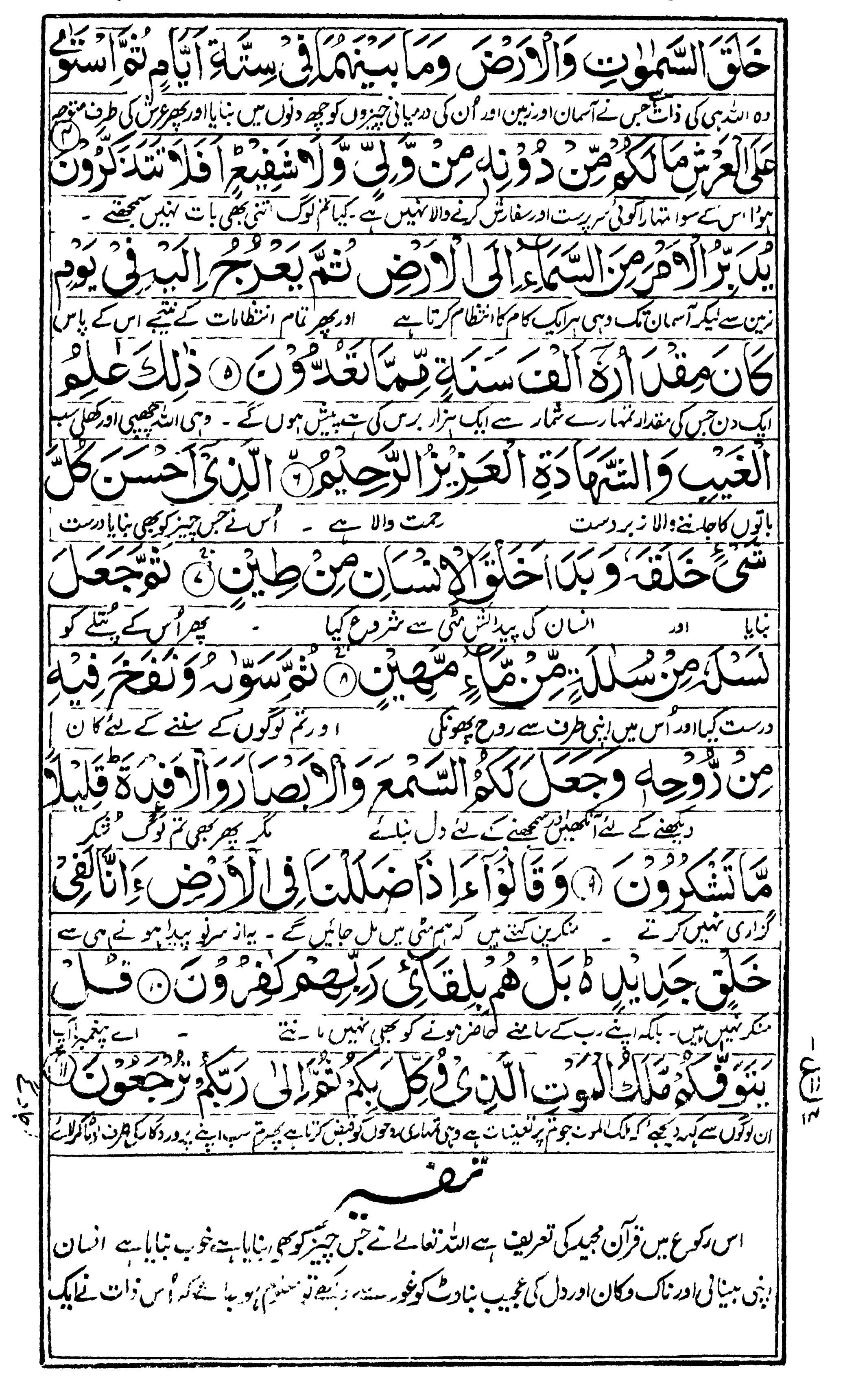
اے پیمبر! اس میں شک نہیں کہ قرآن جو تم پر نازل ہوتا ہے پروردگار عالم کی طرف سے نازل ہوتا ہے -

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ قرآن شریف کو محمدؐ نے اپنے دل سے گھڑ لیا ہے۔ نہیں بلکہ یہ سچی کتاب تمہارے پروردگار کی طرف

مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ

سے نازل ہوئی ہے۔ تاکہ جن لوگوں کے پاس پہلے ڈرانے والے نہیں آئے تھے انہیں آپ ڈرائیں یہ راہ راست پر آجائیں



خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

وہ اللہ ہی کی ذات ہے جس نے آسمان اور زمین اور اُن کی درمیانی چیزوں کو چھ دنوں میں بنایا اور پھر عرش کی طرف متوجہ

عَلَى الْعَرْشِ ۭ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ④

ہوا اس کے سوا تمہارا کوئی سرپرست اور سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ کیا تم لوگ اتنی بھی بات نہیں سمجھتے۔

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاۗءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ

زمین سے لیکر آسمان تک وہی ہر ایک کام کا انتظام کرتا ہے اور پھر تمام انتظامات کے نتیجے اس کے پاس

كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ⑤ ذٰلِكَ عٰلِمُ

ایک دن جس کی مقدار تمہارے شمار سے ایک ہزار برس کی ہے پیش ہوں گے۔ وہی اللہ چھپی اور کھلی سب

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ⑥ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ

باتوں کا جاننے والا زبردست رحمت والا ہے۔ اُس نے جس چیز کو بھی بنایا درست

شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ⑦ ثُمَّ جَعَلَ

بنایا اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کیا۔ پھر اُس کے پتلے کو

نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّاۗءٍ مَّهِيْنٍ ⑧ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ

درست کیا اور اُس میں اپنی طرف سے روح پھونکی اور تم لوگوں کے سننے کے لیے کان

مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا

دیکھنے کے لیے آنکھیں اور سمجھنے کے لیے دل بنائے مگر پھر بھی تم لوگ شکر

مَّا تَشْكُرُوْنَ ⑨ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ

گزاری نہیں کرتے۔ منکرین کہتے ہیں کہ ہم مٹی میں مل جائیں گے۔ یہ از سر نو پیدا ہونے ہی سے

خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ بَلْ هُمْ بِلِقَاۗئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ⑩ قُلْ

منکر نہیں ہیں۔ بلکہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہونے کو بھی نہیں مانتے۔ اے پیغمبر آپ

يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ⑪

ان لوگوں سے کہہ دیجیے کہ ملک الموت جو تم پر تعینات ہے وہی تمہاری روحوں کو قبض کرتا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید کی تعریف ہے اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو بھی بنایا ہے خوب بنایا ہے انسان
ہی کی بینائی اور ناک و کان اور دل کی عجیب بناوٹ کو غور سے دیکھیے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس ذات نے ایک

ایک عضو میں کس قدر حکمتیں پیوست کر دی ہیں اور پھر ملک الموت کا ذکر ہے

لَاَمْلَئَنَّ ۔ تحقیق کہ بھر دیں گے ہم ۔ بِمَا نَسِيْتُمْ ، جو کہ تم بھول گئے ہو تَتَجَافٰى ۔ نا آشنا یا چھوڑا ہوا

جُنُوْبُهُمْ ۔ جمع جنب کی ، پہلو قُرَّةِ ۔ ٹھنڈک مُنْتَقِمُوْنَ وہ لوگ جس نے بدلہ لیا

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَآ

اے پیغمبر! کاش آپ مجرموں کو دیکھتے جب وہ قیامت کے دن اپنے رب کے پاس سر جھکائے ہوئے عرض کر رہے ہوں گے ،

اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

اے پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا ہم کو دنیا میں پھر بھیج کہ ہم اچھے کام کریں اب ہم کو عاقبت کا پورا پورا یقین ہے ۔ ارشاد

لَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ

ہو گا کہ اگر ہم چاہتے تو دنیا ہی میں ہر شخص کو ہدایت کرتے مگر ہمارا یہ قول روز ازل کا کہ ہم جنوں اور آدمیوں سے دوزخ بھر

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا

دیں گے برحق تھا اور پورا ہوا ۔ گنہگارو! جس طرح تم آج کے دن کے

بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ

ہونے سے غافل تھے اب تو آج اس کا مزہ چکھو ، آج ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا اپنے کرنی کے باعث ہمیشہ کے

الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ

لئے عذاب کے مزے چکھو ۔ ہماری آیتوں پر صحیح معنوں میں ایمان لانے والے وہی لوگ ہیں

اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا

کہ جب ہماری آیتیں ان کے سامنے یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کے حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح

يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ

و تقدیس کرنے لگتے ہیں اور وہ کسی طرح کا تکبر بھی نہیں کرتے ۔ رات کے وقت ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے

خَوْفًا وَّطَمَعًا ؗ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ

عذاب کے خوف اور رحمت کی امید سے اپنے پروردگار سے دعائیں مانگتے ہیں اور جو کچھ بھی ہم نے دے رکھا ہے اس میں سے راہ

اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ

خدا میں خرچ کرتے ہیں ۔ کیا کوئی شخص بھی نہیں جانتا کہ اس کے لئے کیا کیا آنکھیں ٹھنڈی کرنے والی نعمتیں اس کے اعمال کے عوض میں پوشیدہ

كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ

رکھی گئی ہیں ۔ تو کیا ایمان لانے والا اس کے برابر ہو جائیگا جو نافرمانی کرتا ہے دونوں فریق ہرگز برابر نہیں ہو سکتے ۔ تو جو لوگ ایمان

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًاۢ بِمَا

لائے اور اچھے کام بھی کرتے رہے اُن کے لئے باغ ہوں گے یہ مہمان داری اُن کے نیک عمل کا بدلہ ہے جو دنیا

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ

میں کیا کرتے تھے ۔ اور جو لوگ نافرمانی کرتے رہے اُن کا ٹھکانا دوزخ ہوگا جب اُس سے نکلنا چاہیں گے

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ

اُسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائیگا جس دوزخ کے وعدے کو جھٹلاتے رہے

ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ

اب اس کے مزے چکھو ۔ اِن کفارِ مکہ کو ہم بڑے عذاب سے

مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ

پہلے عنقریب دنیا کے عذاب کا مزہ چکھائیں گے تاکہ یہ لوگ ہماری طرف

يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ

رجوع کریں ۔ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جس کو اللہ کی آیتیں سنا کر نصیحت کی

اَعْرَضَ عَنْهَا ۭ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾

جائے تو وہ منہ پھیر لے ۔ یاد رکھو بے شک ہم گنہگاروں سے بدلہ لے کر رہیں گے ۔

ع ۲ ۱۱ ۱۵

تفسیر

اس رکوع میں تہجد کی نماز کا ذکر ہے۔ اس طرح کی عبادتیں انہی لوگوں سے انجام پاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے ہیں اور جن کو اللہ کی رحمت سے امید اور عذاب سے خوف لگا رہتا ہے انسان اگر اسی امر پر غور کرے کہ جو کچھ بھی ہم یہاں کر رہے ہیں بھلا ہو یا بُرا سب کا جواب ایک روز ذوالجلال کے سامنے دینا ہے تو تمام برائیاں اس سے دور ہو جائیں۔ تہجد کے نماز کی تعریف ہے

پچھلا پہر جب ہوتا ہے اور عالم سارا سوتا ہے کوئی کسی کی یاد میں اٹھ کر چپکے چپکے روتا ہے

نَسُوْقُ ہنکاتے ہیں ہم اُن کو جُرُزِ کھیتی۔ فَنُخْرِجُ پس نکالتے ہیں۔ مُنْتَظِرُوْنَ انتظار کرنے والے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاۗىِٕهٖ وَجَعَلْنٰهُ

اے پیغمبر! ہم نے موسیٰ کو توریت دی تھی، تو آپ اللہ کی کتاب قرآن کے ملنے سے شک میں نہ رہیئے ہم نے توریت کو

هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا

بنی اسرائیل کے لئے رہنما قرار دیا تھا ۔ اور ہم نے بنی اسرائیل میں سے دین کے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم

لَمَّا صَبَرُوْا ڜ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ

سے لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور یہ منصب جب اُنہیں ملا کہ وہ کافروں کی ایذاؤں پر صبر کرتے تھے اور ہماری آیتوں کا

الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ

یقین رکھتے تھے اے پیغمبر اس میں شک نہیں کہ بنی اسرائیل جن جن باتوں میں اختلاف کرتے رہے تمہارا پروردگار قیامت کے

اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ

دن ان میں ان اختلاف کا فیصلہ کر دے گا ۔ اے پیغمبر کیا اس سے بھی ان کو ہدایت نہیں ہوتی کہ ہم ان سے پہلے کتنی

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ

اُمتوں کو نیست و نابود کر چکے ہیں جن کے گھروں پہ یہ چلتے پھرتے ہیں بیشک اس انقلاب میں بڑی عبرت ہے کیا یہ لوگ سنتے اور

الْمَاۗءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ

سمجھتے نہیں ۔ اور کیا انہوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ ہم افتادہ زمین کی طرف پانی کے بادلوں کو ہانک دیتے ہیں پھر پانی

اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى

کے ذریعہ کھیتی کو نکالتے ہیں جس میں سے انکے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور آپ بھی تو کیا لوگ اس نمونہ قدرت کو نہیں دیکھتے اور یہ لوگ یہ بھی

هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ

کہتے ہیں کہ مسلمانو! اگر تم لوگ سچے ہو تو بتاؤ قیامت کا یہ فیصلہ کب ہوگا ۔ اے پیغمبر! آپ فرما دیجیے کہ جو لوگ دنیا میں کفر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ

کر رہے ہیں فیصلہ کے دن اُن کا ایمان لانا اُن کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ اُن کو مہلت ہی ملے گی ۔ اے پیغمبر آپ

عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

ان باتوں کی کچھ پروا نہ کیجیے ۔ دیکھیے تو سہی کیا ہوتا ہے ۔ آخر کار یہ بھی انتظار کر رہے ہیں ۔

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید کی تعریف ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس کے برحق ہونے میں شبہ کی گنجائش ہی نہیں اور اس کو جس نے پکڑا، وہ دین و دنیا دونوں میں کامیاب ہو گیا اور جس نے اعراض کیا وہ دنیا میں بھی تباہ اور قیامت کے دن دوزخ میں پھینکا جائیگا اللہ تعالےٰ کے ملاقات کا دن یعنی برحق ہے اور اس سے ملنا بہر حال ضروری ہے اب فرق اتنا ہے کہ ایک مجرم گنہگار کی طرح حاضر ہونا یا انعام پانے والے خدمتگار کی طرح۔ جنت کسی کی خاندانی وراثت نہیں، بلکہ اپنے عمل پر موقوف ہے۔ کیونکہ۔ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی، یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

سُوْرَۃُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّۃٌ

تہتّر آیتیں — نَو رکوع

اِتَّقِ — ڈر، بچ | قَلْبَيْنِ — دو دل | جَوْف — سینہ

الّٰٓئِیْ — وہ عورتیں جو | تُظٰهِرُوْنَ — تم ظہار کرتے ہو، تم ماں بہن کہتے ہو | اَدْعِيَآءَكُمْ — بے پالک، تمہارے متبنیٰ

مَوَالِيْكُمْ — تمہارے رفیق | اَخْطَاْتُمْ — تم نے خطائی کی، بھول گئے | تَعَمَّدَتْ — عمداً کیا، قصد کیا

اَوْلٰی — زیادہ مہربان | مَسْطُوْرًا — لکھا ہوا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ۭ اِنَّ

اے نبی صرف اللہ سے ڈر اور ان کافروں اور منافقوں کی باتوں پر نہ جا۔ یقیناً اللہ کو سب کچھ معلوم ہے

اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ① وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ

اور وہ حکمت والا ہے۔ اور جو تجھے وحی کیا جاتا ہے تو صرف اسی کی پیروی کر اور ان سے کہدے کہ جو کچھ تم کر

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ② وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ

رہے اللہ کو سب کی خبر ہے۔ تو صرف اللہ پر ہی بھروسہ کر وہی کام سنوارنے کے

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ③ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ

لئے کافی ہے۔ اور ان سب کو سنا دے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے سینہ میں دو دل نہیں بنائے ہیں

جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓئِیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ

اسی طرح تمہاری بیویوں کو جن کو تم ماں بہن کہدیتے ہو اللہ نے انہیں تمہاری ماں بہن کبھی نہیں بنا دیتا۔ اور اسی طرح تمہارے

اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ

لے پالک بیٹے تمہارے بیٹا پکارنے سے تمہارے حقیقی بیٹے نہیں بنا دئے جاتے تم اپنے منہ سے انہیں ایسا کہ

بِاَفْوَاهِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ④

دیتے ہو تو کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ صاف صاف علانیہ کہہ رہا ہے اور وہی سیدھی راہ بتلانے والا ہے

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا

لے پالکوں کو ان کے باپ کے نام سے پکارو اللہ کے نزدیک یہ انصاف کے زیادہ قریب ہے اور اگر تمہیں ان کے باپ کا

اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

پتہ ہی نہ ہو تو تمہارے دینی بھائی اور رفیق سمجھے جائیں گے اگر تم نے اس بارے میں کوئی غلطی کی تو اس کا تم پر کوئی

جُنَاحٌ فِيمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَ
گناہ نہیں ہاں گناہ اس بات کا ہے جو تم قصداً دل سے کرو اور یاد رکھو اللہ بخشنے والا

كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ
اور مہربان ہے - اور دیکھو پیغمبر خود مسلمانوں پر اُن کے سگے رشتہ داروں سے زیادہ مہربان ہیں

اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۗ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ
اور اسی طرح اس کی بیویاں اُن کی ماؤں کی طرح اُن پر مہربان ہیں اور اللہ کی کتاب کے مطابق عام مسلمانوں اور

اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ
مہاجروں سے بعض رشتہ دار زیادہ مہربانی کے حقدار ہیں ہاں اگر تم اپنے دوستوں میں سے کسی کے ساتھ کوئی نیک

اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ
سلوک کرنا چاہو تو اُس کی بھی اس کتاب میں اجازت لکھی ہوئی موجود ہے -

مَسْطُوْرًا ۝۶ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ
اے پیغمبر! وہ وقت یاد کر جب کہ ہم نے سب نبیوں سے وعدہ لیا اور تجھ سے نوح سے ابراہیم موسیٰ

وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَاَخَذْنَا
عیسےٰ بن مریم سے بھی لیا ان سب سے پکا عہد لیا

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝۷ لِّيَسْئَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ
کہ جب قیامت کے دن سچے انسانوں سے اُن کے سچ کے متعلق ضرور پوچھا جائیگا اور سچ سے انکار کرنے

وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۸ ع
والوں کے لئے سخت دردناک عذاب تیار کیا جائیگا اس وقت تم سچ سچ شہادت دینا

تفسیر

اس سورت کا نام سورتِ احزاب ہے اور احزاب گروہ کی جمع ہے چونکہ اس میں اس واقعہ کا ذکر ہے جب کہ کافر اور منافق سب مل کر اور ایک گروہ بن کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے اس لئے اس سورت کا نام سورۂ احزاب رکھا گیا ہے، اس سورت کے پہلے رکوع میں ہی اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ کو تسلی دی ہے اور بتایا ہے کہ صرف اللہ سے ڈرنا چاہئے، کافروں اور منافقوں سے نہیں ڈرنا چاہیے خواہ وہ سب مل کر ایک گروہ ہی کیوں نہ بن جائیں اور یہ تعلیم دی گئی ہے کہ صرف اللہ پر بھروسہ کیا

جائے۔ وہ انسان کے کام سنوارنے کیلئے کافی ہے اس کے بعد بتایا گیا ہے، جس طرح انسان کے سینہ میں دو دل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح اس کی دو سگی مائیں نہیں ہو سکتیں۔ اور اسی طرح ایک شخص کے دو سگے باپ نہیں ہو سکتے، چنانچہ اگر وہ کوئی شخص اپنی بیوی کو ماں کہدے تو وہ اس کی ماں نہیں بن جاتی اور کوئی شخص کسی کو اپنا بیٹا کہدے تو وہ اس کا سگا بیٹا نہیں بن جاتا، کیونکہ اس کا ایک سگا باپ تو پہلے ہے جس کا بیٹا تھا۔ تو اب دوسرا سگا باپ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ایک خالق اور رازق کے ساتھ ساتھ دوسرا رازق اور خالق نہیں ہو سکتا یعنی ایک شخص کے دو خدا نہیں ہو سکتے۔

اس کے بعد آنحضرت صلعم کی تعریف بیان کی گئی ہے اور بتایا ہے کہ وہ مسلمانوں پر اُن کے اپنے ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں اور اُنکی بیویاں اُن پر ماؤں کی طرح مہربان ہیں اس لئے اُنہیں ہر طرح ان کا احترام کرنا چاہیئے اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک پیغمبر اپنی اُمت کے متعلق سچی سچی گواہی دینے پر مجبور ہوگا، کیونکہ وہ اللہ سے اس بات کا پہلے ہی عہد کر چکا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ کسی کے کہنے میں آکر محض رسول خدا صلعم کی شفاعت کی اُمید پر اپنے اعمال سے غافل نہ ہو جائیں، ورنہ ہمیں بھی قیامت کے دن کافروں میں شمار کیا جائیگا

زَاغَتْ۔ پھر گئیں، پتھرا گئیں بَلَغَتْ۔ پہنچ گئے، ہو گئے حَنَاجِرَ۔ حلق، گلا
یَثْرِبَ، مدینہ کا پرانا نام ہے عَوْرَةٌ۔ کھلے، ننگے اَقْطَارِ۔ کنارے طرف
تَلَبَّثُوا۔ وہ نہیں ٹھیریں گے تُمَتَّعُونَ۔ تم فائدہ دیئے جاؤگے مُعَوِّقِیْنَ۔ رکنے والے روکنے والے
قَآئِلِیْنَ۔ کہنے والے هَلُمَّ۔ تم چلے آؤ اَشِحَّةً۔ بخیل
تَدُوْرُ۔ پھرتی ہیں، گھومتی ہیں سَلَقُوْكُمْ۔ تمہارے مقابل ہونگے، جلد نہیں ملیں گے
حِدَادٍ۔ ملی۔ تیز۔ ملاد بَادُوْنَ۔ وہ ہوتے، وہ بستے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ
اے مسلمانو۔ اللہ کی اُس نعمت کو یاد کرو، جو اُس نے تم پر اُس وقت کی، جب کہ تم پر بہت سے لشکروں

جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا

نے چڑھائی کردی تھی۔ چنانچہ ہم نے اُن پر آندھی چلائی اور ایسا لشکر بھیجا جس کو تم نے نہیں

وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٩﴾ إِذْ جَاءُوكُم مِّن

دیکھا، جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اُس کو بھی دیکھ رہا تھا۔ اور جب کافروں کے لشکر اوپر

فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ

نیچے چاروں طرف سے تم پر چڑھ آئے، لوڈر کے مارے تمہاری آنکھیں پتھرانے لگیں اور تم اس قدر گھبرائے کہ

وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ﴿١٠﴾

کلیجے منہ کو آرہے تھے اور پھر تم اللہ کے ساتھ طرح طرح کے بُرے گمان کرنے لگے

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿١١﴾ وَإِذْ

اسی وقت تو مسلمان کو آزمایا گیا جب کہ انہیں خوب خوب زور زور سے جھنجھوڑا گیا۔ اور

يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا

اُس وقت منافق اور جن کے دل میں بزدلی کا مرض تھا کہہ رہے تھے کہ اللہ اور اُس کے رسول نے ہمارے ساتھ

اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿١٢﴾ وَإِذْ قَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْهُمْ

جو کامیابی کا وعدہ کیا تھا وہ تو محض دھوکا نکلا۔ اور اُسی وقت اُن میں سے ایک گروہ نے پکار بھی

يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ وَيَسْتَأْذِنُ

کہہ دیا کہ مدینے والو تم اِن لشکروں کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتے، میدان جنگ سے لوٹ جاؤ، اور

فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا

اُن میں سے ایک فریق آنحضرت سے میدان جنگ سے جانے کی اجازت مانگ رہا تھا اور وہ کہہ رہے

هِيَ بِعَوْرَةٍ ۛ إِن يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿١٣﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ

تھے کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں، اُن کے گھر تو کھلے کیا ہی پڑے تھے وہ تو جنگ سے بھاگنا چاہتے تھے۔ اگر دشمن

عَلَيْهِم مِّنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا

گھروں میں کسی طرف سے جا پہنچتے اور اُس کے بعد انہیں کبھی فتنہ و فساد کے لئے کہا جاتا تو فوراً اُس میں آشامل ہوتے اگر

وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ كَانُوا عَاهَدُوا

ٹھہرتے بھی تو شاید مشکل سے ہی تھوڑی دیر ٹھہر سکتے۔ حالانکہ اُنہوں نے اس سے پہلے اللہ سے وعدہ

اللَّهَ مِن قَبْلُ لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ ۚ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ

کیا تھا کہ وہ میدان جنگ سے پیٹھ نہیں پھیریں گے، اور انہیں معلوم ہے کہ اللہ کے ساتھ جو عہد باندھا جائے،

معانقہ ۱۰ عند المتقدمین ۱۲

مَسْـُٔوْلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ

اُس کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا - اے محمد ان سے کہدے اگر تم قتل ہونے سے یا موت سے بھاگ رہے ہو تو یاد

الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٦﴾ قُلْ

رکھو، یہ بھاگنا تمہیں کوئی فائدہ نہیں دیگا زیادہ سے زیادہ دنیا کی زندگی سے تھوڑا سا فائدہ اور اٹھا سکو گے اس سے

مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ

زیادہ نہیں کیا ملے گا - ان سے پوچھ اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اُس کے مقابلہ میں اُس سے تمہیں کون

اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

بچا سکے گا اگر تم پر وہ اپنی رحمت کرنی چاہے تو کون اُس کو روک سکتا ہے یہ یاد رکھیں اللہ کے مقابلہ میں یہ کسی کو

وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ

اپنا دوست یا مددگار نہیں پائیں گے - اور اُنہیں سنا دو کہ تم میں سے لوگوں کو جنگ سے روکنے والوں کا اللہ کو پتہ ہے

لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٨﴾

اور اُن کا بھی جو کہ اپنے بھائیوں کو کہہ رہے تھے کہ ہمارے پاس چلے آؤ، اور وہ خود بھی لڑائی میں بہت کم ہی شریک

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ

ہوتے ہیں، تمہاری مدد کرنے میں سخت بخیلی سے کام لیتے ہیں اے محمد جب کبھی کوئی خوف کا موقع آجاتا ہے تو تو دیکھے

اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ

کہ اُن کی آنکھیں اس طرح پھر جائیں گی جیسے کہ کسی پر موت کی غشی طاری ہو رہی ہو، پس جب خوف دور ہو جائیگا تو

فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً

پھر مال حاصل کرنے کے لئے بڑی تیز زبانی سے تم سے باتیں کریں گے حقیقت میں یہ لوگ ایمان ہی نہیں لائے اللہ نے

عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ

اُن کے سب اعمال ضائع کر دیئے ہیں اور ایسا کرنا اللہ کے لئے بہت

وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٩﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ

آسان ہے - اُن کا گمان ہے کہ حملہ کرنے والے لشکر کبھی ٹلیں گے ہی نہیں

لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ

اور اگر انہیں پتہ چل جائے کہ حملہ کرنے کے لئے لشکر آ رہے ہیں تو اُن کی بڑی خواہش ہوگی کہ کیا اچھا

بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ

ہوتا یہ دور کہیں گنواروں میں ہوتے اور وہاں سے تمہارا حال پوچھا کرتے یہاں نہ ہوتے اگر وہ تم میں ہوں

ع ۲/۱۲ ۱۸

كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٢٠﴾

تو بھی لڑیں گے تھوڑا ہی۔ وہ تو لڑنے سے بھاگ رہے ہیں

تفسیر

اس رکوع میں جنگ احزاب کا ذکر ہے۔ جس میں کہ مکّہ کے کافر اور مدینہ سے نکالے ہوئے یہود اور اُن کے حمایتی قبیلے سب کے سب مل کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اور اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح منافق اور بزدل موت سے ڈر ڈر کر طرح طرح کی باتیں بنا رہے تھے کبھی لڑائی سے بھاگنے کیلئے کوئی بہانہ گھڑتے تھے کبھی کوئی۔ اُنہیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لڑائی میں موت سے ڈر کر بھاگنا انسان کو زیادہ فائدہ نہیں دے سکتا یہی ہو سکتا ہے کہ دو چار سال یا دس بیس سال وہ اور زندہ رہے مگر اُس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ اسلام سے خارج سمجھا جائے گا اور اُس کے اعمال سب ضائع ہو جائیں گے ہمیں بھی چاہیئے کہ جہاں موت کا خطرہ ہو بزدلی نہ دکھائیں اور بھاگیں نہیں بلکہ اللہ پر بھروسہ کر کے جمے رہے اور ہم کامیاب ہوں تو یہ بھی ہمارے فائدے کی بات ہوگی اگر ہم مارے بھی جائیں تو اللہ کی طرف سے ہمیں مغفرت اور جنت حاصل ہوگی حقیقت حال تو یہی ہے کہ ایک غیبی طاقت جو باوجود انسانوں کے چاہنے کے اگر اُس کا منشا نہیں ہے تو وہ ہونے ہی نہیں دیتی ہے جس کے لئے یہ ہاتھ پاؤں مارتے ہیں اور جب خود اُس کی مرضی ہوتی ہے تو بغیر انسانی جدوجہد کے سب کچھ ہو جاتا ہے، وقت پر بارش کا ہونا ہر جگہ سانس لینے کے لئے ہوا کی موجودگی، آفتاب کی روشنی، زمین کی بینائی وغیرہ اگرچہ بنی آدم کی ضرورت کی چیزیں ہیں اگر اُنہیں کسی کی مرضی کا علم اسی طرح غور کیا جائے تو اس غیبی طاقت کی تابع فرمان آسمان و زمین کی ہر چیز نظر آئے گی اور بجائے موافق فائدے کے مخالف نتیجہ ہی برآمد ہوگا پس ان سب کو اللہ کا لشکر سمجھنا چاہیئے اور وہ جب کسی بندے کی تائید فرمانا چاہتا ہے ان میں سے کسی ایک کو حکم دے دیتا ہے جس کے ذریعہ خدا کے باغیوں کا قلع قمع ہو جاتا ہے مگر یہ اُنہی کے حصہ کی چیز ہے جو ہر حال میں اُس پر قوی ایمان رکھیں اور اُس کے نام پر جہاد کریں وباللہ التوفیق،

اُسْوَةٌ - نمونہ يَرْجُوْا اُمید رکھتا ہے نَحْبَهٗ - اپنا حصہ
بَدَّلُوْا - بدل دیا انہوں نے لَمْ يَنَالُوْا - نہیں پہنچے ظَاهَرُوْهُمْ - اُن کی مدد کی
صَيَاصِيْهِمْ - اُن کے قلعے قَذَفَ ڈال دیا تَاْسِرُوْنَ - تم قیدی بناتے تھے
لَمْ تَطَؤُهَا - تم نے اس پر پاؤں نہ رکھے تھے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ
یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھا نمونہ پیروی کے لیے موجود ہے یعنی ہر اس شخص کے لیے
يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَ
جو اللہ سے ملنے اور قیامت کا دن آنے کی اُمید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت بہت یاد کرتا ہو - اور جب
لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا
مومنوں نے کافروں کے جتھے دیکھے : تو خوش ہو کر بولے یہی تو ہے جس کا خدا اور اُس کے رسول نے ہم سے وعدہ
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ
کیا تھا ! اور اللہ اور اُس کے رسول نے بالکل سچ کہا تھا ! اور اس طرح ان ایمان اور ان کی فرمانبرداری بڑھ گئی
اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ
- مومنوں میں سے بعض تو ایسے آدمی ہیں کہ جو کچھ اُنہوں نے اللہ سے عہد باندھ لیا تھا اُسے سچ کر
صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى
دکھایا یعنی خوب داد دی شجاعت دی ! پھر بعض تو اُن سے ایسے ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے اور بعض ابھی کسی اور
نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۫ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾
موقعہ کے منتظر ہیں اور اُنہوں نے اپنے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی - تاکہ
لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ
اللہ سچوں کو اللہ اُن کے سچ کا بدلہ دے اور منافقوں کو جو چاہے تو عذاب دے اور جو چاہے
الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
تو اُن کی توبہ قبول کرے بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے - اور
كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
اور اللہ نے کافروں کو غصے کی حالت میں واپس کر دیا تو انہوں نے مسلمانوں پر حملہ کر کے کوئی

بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ۭ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ

غصے میں بھرے ہوئے ۔ اور کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی کی نوبت ہی نہ آنے دی

الْقِتَالَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ

اور اللہ بہت قوت اور غلبے والا ہے ۔ اور اہل کتاب میں

الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ

سے جن لوگوں نے مشرکوں کی مدد کی تھی اُن کو اُن کے قلعوں سے نیچے اُتار دیا اور اُن کے دلوں پر رعب

وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ

طاری کر دیا ! کہ تم ایک گروہ کو قتل اور دوسرے کو قید کر

تَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ

رہے تھے ۔ اور اُن کی زمین اور اُن کے گھر بار اور اُن کے مال ومتاع اور ایسی

وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـــُٔوْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ

زمین کا تمہیں وارث بنا دیا کہ جس پر کبھی تمہارے قدم بھی نہ پڑے تھے اور اللہ ہر بات

شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾

پر قدرت رکھنے والا ہے ۔

ع ۳ / ۱۹

تفسیر

اس رکوع میں مشرکوں کی وہ جنگ جس میں کہ ابو سفیان نے تمام عرب کے مختلف جتھے جمع کئے تھے جس کی وجہ سے ایسے جنگ احزاب کہتے ہیں۔ اس کا ذکر ہے کہ کس طرح کافروں نے ہزیمت اٹھائی اور وہ بے نیل و مرام واپس لوٹے۔ چونکہ یہودیوں کے قبائل بنو نضیر اور بنو قریظہ نے بھی مشرکوں کی امداد کی تھی اس لئے ان کی بھی سرکوبی کے لئے آنحضرت اسی حالت میں چل دئے اور لوگوں کو نماز بھی محلہ بنو قریظہ میں ہی پڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ جو قلعہ بند ہو کر بیٹھے تھے۔ آخر صلح کے خواستگار ہوئے! اور اہل کتاب کے اپنے ہی قانون کے مطابق انہی جلاوطن بھی کیا گیا! اور ان کی زمین و اموال مسلمانوں کے قبضے میں آئی اس رکوع میں انہی واقعات کی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور سب کا خلاصہ انسان کو بنایا اور انسان کو اپنی حسب مرضی

دیکھنے کے لئے ایک نمونہ سامنے رکھا جو ذات مبارک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔
اب اگر اس میں سے کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ خدا کو رضامند کرے تو اس کے لئے لازم ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرے یہ ناگریز ہے اور اس کے سوا دوسرا کوئی چارہ کار نہیں۔
یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ خاتم المرسلین آنحضرت صلعم کا خدائی اسوہ حسنہ صرف وہی ہے
جس کو قرآن مقدس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے آنحضرت صلعم پر یہی نازل ہوئی اور آپ نے
اسی کی اتباع کی اور آپ نے دوسروں کو بھی اسی طرف بلایا اور جب دنیا سے تشریف لے گئے تو تا
قیامت کے لئے اسی کو چھوڑ گئے جس میں ایک حرف کا ردوبدل ہی ممکن نہیں جو اپنا آپ دعویٰ بھی
ہے اور اپنا آپ ثبوت ہے آفتاب آمد دلیل آفتاب ۔

کُنْتُنَّ تم عورتیں ہو تُرِدْنَ تم چاہتی ہو تَعَالَيْنَ ۔ آؤ تم عورتیں
اُمَتِّعْكُنَّ ۔ میں تمہیں کچھ نفع دیدوں اُسَرِّحْكُنَّ میں تمہیں رخصت کردوں سَرَاحًا ۔ رخصتی، رخصت

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ
اے محمدؐ آپ اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی
الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ
زینت کی طالب ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ نفع دیکر خیر و خوبی سے رخصت کردوں میرے
سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
پاس یہ چیزیں نہیں ۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی اور آخرت کے
وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا
گھر کی طالب ہو تو یقین جانو کہ اللہ تم میں سے جو بھی نیک ہوں گی اُن کے لئے بہت
عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
بڑا اجر تیار رکھا ہے ۔ اے نبی کی بیبیو! تم سے جو بھی کسی کھلی بدی کی مرتکب ہو گی ، تو
يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾
اسے دہرا عذاب دیا جائے گا ۔ اور اللہ کے لئے یہ بات مشکل نہیں ۔



لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
مَنْ یَّقْنُتْ	جو فرمانبرداری کرے	اَقِمْنَ	تم عورتیں قائم کرو۔ ادا کرو	اٰتِیْنَ	تم عورتیں دو۔
اَطِعْنَ	تم عورتیں اطاعت کرو	اُذْکُرْنَ	تم یاد کرو۔	مَا یُتْلٰی	جسکی تلاوت کیجاتی ہے

وَمَنْ یَّقْنُتْ مِنْکُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ

اور جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگی اور نیک عمل کرے گی تو ہم اُسے اجر بھی

صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَیْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا کَرِیْمًا ﴿۳۱﴾

دوہرا ہی دیں گے اور اس کے لئے ہم نے اچھی روزی تیار کر رکھی ہے۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ

اے نبی کی بیبیو! تم اگر پرہیزگاری کرو! تو تم اور عورتوں کی مانند نہیں ہو۔

فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ

تو دبی زبان سے بات نہ کرو۔ کہ وہ شخص جس کے دل میں کوئی کھوٹ ہو کسی

مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ وَقَرْنَ فِیْ

قسم کا لالچ کرنے لگے! اور ہمیشہ اچھی باتیں کہو۔ اپنے گھروں میں بیٹھی رہو!

بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی

اور ایام جاہلیت کے ناز سنگھار میں نہ پھٹو۔

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَ

بلکہ نماز پڑھو! زکوٰۃ دو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا

رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ

کہا مانو! اے اہل بیت! یقیناً اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی دور کردے اور

اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾ وَاذْکُرْنَ مَا

تمہیں خوب پاک وصاف کردے۔ اور تمہارے گھروں میں جو خدا

یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ وَالْحِکْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کی آیتیں اور حکمت کی باتیں پڑھی جاتی ہیں انہیں یاد کرو۔ یقیناً اللہ تعالےٰ

ع ۷

كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۳۴

بہت باریک بین اور ہر ایک کے حال سے باخبر ہے۔

تفسیر

اِس رکوع کے شروع میں ازواجِ مطہرات کو بتایا گیا ہے کہ دنیا کی جاہ و مال تو چند روزہ چیزیں ہیں! اور تمہاری یہ شان نہیں ہے کہ جاہ و مال کے پیچھے پڑ جاؤ! اور لگو بناؤ سنگھار کرنے! بلکہ ایک اولوالعزم نبی کی بیویاں بھی ایسے ہی اُس کی اُمت کے فرقۂ نسوان کے لئے قابل نمونہ ہونی چاہئیں جیسا کہ وہ خود اپنی اُمت کے لوگوں کے لئے قابل اتباع ہوتا ہے۔

اِن آیتوں میں صرف نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کا ہی بیان ہے! اسکے بعد عام مسلمان عورتوں کا ذکر آئے گا!

مندرجہ بالا آیات کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کا جاہ و مال کچھ حقیقت نہیں رکھتا! بلکہ اصل چیز جس کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وہ آخرت کی کامیابی ہے! دنیا میں اگر بفرضِ محال چند روز آرام و عیش سے گذار بھی گئے تو وہ آخرت کے ایک لمحہ کے عذاب کے مقابلے میں بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتے اور نہ اُس ایک پل کے آرام کے مقابلے میں ان کی کوئی ہستی ہے! اِس لئے خدا اور اُس کے رسول کی اطاعت کے ذریعے آخرت کو سنوارنا چاہیئے۔

صٰبِرٰتِ صبر کرنے والی عورتیں — صٰدِقٰتِ سچ بولنے والی عورتیں۔ — قٰنِتٰتِ عاجزی کرنیوالی عورتیں۔ فرمانبردار عورتیں

صَائِمِيْنَ روزہ رکھنے والے مرد — مُتَصَدِّقٰتِ خیرات کرنیوالی عورتیں — خٰشِعٰتِ خشوع کرنیوالی ڈرنیوالی عورتیں

ذٰكِرٰتِ ذکر کرنے والی عورتیں۔ اللہ کو یاد کرنیوالی عورتیں — حٰفِظٰتِ حفاظت کرنیوالی۔ محفوظ رکھنے والی عورتیں۔ — صٰٓئِمٰتِ روزہ رکھنے والی عورتیں۔

لِكَيْ۔ اس لئے۔ تاکہ۔ — وَطَرًا۔ حاجت۔ خواہش۔ — خِيَرَةُ اختیار

قَضَوْا وہ حاصل کریں۔ پورا کریں۔ — مَقْدُوْرًا اندازہ کیا گیا۔ مقرر کیا گیا۔

إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

یقیناً اللہ تعالےٰ نے مسلمان مردوں۔ اور مسلمان عورتوں۔ مومن مردوں۔ اور مومن عورتوں۔

وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَ

اللہ کے حکم کی فرمانبرداری کرنیوالے مردوں۔ اور فرمانبردار عورتوں۔ سچ بولنے والے مردوں۔ اور سچ بولنے والی عورتوں

الصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَ

اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں۔ اللہ تعالےٰ سے ڈرنے والے مردوں اور ڈرنے والی عورتوں۔ اور

الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصّٰٓئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ

خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ رکھنے والے مردوں اور روزہ رکھنے والی عورتوں

وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ

اپنے نفس کو قابو میں رکھنے والے مردوں اور اپنے نفس کو قابوں میں رکھنے والی عورتوں۔ اور اللہ تعالےٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے

كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۳۵﴾

مردوں اور اللہ تعالےٰ کو کثرت سے یاد کرنے والی عورتوں کے لئے اپنی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار رکھا ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا

اور کسی مومن مرد یا مومن عورت کیلئے مناسب نہیں کہ جب اُسکے کسی کام کے متعلق اللہ یا اُسکا رسول کوئی فیصلہ کردے

اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ

تو پھر اُسے قبول کرنے یا نہ کرنے کا اختیار رہے۔ اور یاد رکھو جو شخص اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کرے گا۔

رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿۳۶﴾ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ

یقیناً وہ بڑے درجے کا گمراہ سمجھا جائے گا۔ اے محمدؐ وہ وقت یاد کر جبکہ تو اس شخص زید کو

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ

جس پر اللہ نے بھی احسان کیا تھا اور تونے بھی یہ کہہ رہا تھا کہ اپنی بیوی کو روکے رکھ اور طلاق نہ دے

وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى

اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں جو کچھ چھپائے ہوئے ہے اللہ اُسکو ظاہر کرنے والا ہے۔ اور تو لوگوں سے ڈرتا

النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا

ہے اور اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تو اس سے ڈرے۔ مگر جب زید نے اپنی حاجت پوری کرنے کے بعد طلاق دے دی

زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ

تو ہم نے تجھ پر فرض کر دیا کہ تو اُس عورت سے نکاح کرلے۔ تاکہ آئندہ مسلمانوں کو بھی اپنے پالکوں کی بیویوں سے جبکہ وہ انہیں اپنی

اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾ مَا كَانَ

حاجت پوری کرنیکے بعد طلاق دیدیں یا کسی اور طرح چھوڑ دیں نکاح کرنے میں کوئی دقت محسوس نہ ہو۔ اور یہ کام اللہ کیطرف سے ہو کے رہنے والا تھا۔

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ

اور جو بات اللہ کسی نبی پر فرض کردے اُسے اُسکے کرنے میں کوئی جھجک نہیں ہونی چاہیئے۔ جو رسول پہلے گذر چکے ہیں اُن کے

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ﴿۳۸﴾ الَّذِيْنَ

ساتھ بھی اللہ کی یہی سنت چلی آئی ہے۔ اور اللہ کے حکم جچے تلے ہوتے ہیں۔ جو لوگ اللہ کے

يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

پیغام پہنچانے کا کام کریں۔ اُن کا فرض ہے کہ صرف اسی اللہ سے ڈریں اور اللہ کے سوا کسی اور سے ہر گز ہرگز نہ ڈریں۔ کیونکہ

وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۳۹﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ

اُن کے حساب لینے کیلئے اللہ ہی کافی ہے۔ لوگوں کے محاسبے نہ ڈریں۔ اور اے مسلمانو۔ محمدؐ تم میں سے کسی کا باپ نہیں وہ تو

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾

اللہ کا ایک رسول ہے۔ جو نبیوں میں سے آخری نبی بھی ہے۔ اور دیکھو ہر ایک چیز کو اللہ اچھی طرح جانتا ہے

ع ۵ / ۲

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو جو کہ نیک کام کریں۔ اللہ تعالےٰ نے مغفرت کی خوشخبری دی ہے اور یہ بھی بتایا ہے۔ مرد اور عورت نیک کام کرنے میں برابر ہیں۔ اس کے بعد ہر مرد مومن مرد و عورت کو اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی سے روکا گیا ہے۔ پھر حضرت زیدؓ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اور دیکھایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالےٰ پرانی فضول رسموں کو پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ عرب کے اس رواج کو کہ لے پالک کی بیوی سے شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس طرح توڑا کہ زید جو کہ آنحضرت صلعم کے لے پالک تھا اسکی بیوی سے جبکہ اس نے اُسے طلاق دیدی آنحضرتؐ کو نکاح کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ فضول رسموں کے توڑنے میں کسی سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ رسول خدا آخری نبی ہیں ان کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئیگا۔ اب ہمارا فرض یہ ہے کہ اس آخری نبی کی لائی ہوئی کتاب پر پورے طور پر عمل کریں۔ کیونکہ اس کے بعد کوئی اور ہدایت دینے والی چیز نہ ہے نہ آسکتی ہے۔

دَاعِيًا دعوت دینے والا۔ بلانیوالا۔ } يُصَلِّيْ وہ درود بھیجتا ہے۔ رحمت بھیجتا ہے۔ سَبِّحُوْهُ تم اُس کی تسبیح کرو۔

دَعْ چھوڑ دے۔ اَحْلَلْنَا ہم نے حلال کر دیں۔ جائز کر دیں الّٰتِیْ وہ عورتیں جو۔

اَفَآءَ اُس نے لوٹ میں دیا۔ هَاجَرْنَ انہوں نے ہجرت کی۔ وَهَبَتْ انہوں نے یا اُس عورت نے بخش دیا۔ سونپ دیا۔

تُرْجِيْ تو پیچھے رکھے۔ اُمیدیں رکھے۔ تُؤْوِيْ تو پناہ دے۔ تو قریب کرے عَزَلْتَ تو نے چھوڑ دیا۔ پیچھے ڈال دیا۔

لَا يَحْزَنَّ وہ عورتیں فکر نہ کریں غم نہ کریں يَرْضَيْنَ وہ عورتیں راضی ہوں۔ تَبَدَّلَ تو تبدیل کرے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً

اے مسلمانو۔ اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ اور صبح شام اس کی تسبیح کیا کرو۔

وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ

اور دیکھو وہ اللہ اور اس کے فرشتے تمہیں کفر کے اندھیرے سے ایمان کی روشنی

الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ

کی طرف لانے کے لئے ہر وقت تم پر درود پڑھتے رہتے ہیں - اور دیکھو وہ مسلمانوں پر بہت ہی مہربان ہے - جس دن وہ مسلمان اس

يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ښ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ

اللہ کے سامنے حاضر ہونگے - سلام علیک سے انکا استقبال کیا جائیگا - اور انکے لئے انکے نیک کاموں کا بہت ہی اچھا بدلہ تیار کیا گیا ہے -

اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ

اے پیغمبر تجھے ہم نے لوگوں پر گواہ بنا کر - انہیں جنت کی خوشخبری دینے والا اور عذاب سے ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے - اور تجھے لوگوں کو اللہ کے

وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا

حکم سے اسی کی طرف بلانیوالا اور انکو ہدایت دینے کیلئے ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے - اور اے محمد جو تجھ پر ایمان لائیں انہیں خوشخبری دے کہ ان پر اللہ

كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَ

کی طرف سے بہت فضل ہوگا - اور اے محمد ان کافروں اور منافقوں کے پیچھا چھوڑ دے اگر تجھے کچھ تکلیف بھی دیں تو بھی انسے

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

بدلہ لینے کا خیال چھوڑ دے - اللہ پر بھروسہ کر - تیرے کام سنوارنے کیلئے وہی اللہ کافی ہے - اے مسلمانو جب تم مومن عورتوں سے

اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ

نکاح کرو اور صحبت سے پہلے ہی انہیں طلاق بھی دیدو تو پھر ان کے ذمہ

فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ

تمہاری طرف سے کوئی عدت نہیں جس کو تم گنتے رہو - بس انہیں اچھی طرح کچھ

سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿٤٩﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

دے دلا کر رخصت کردو - اے نبی ہم نے تیرے لئے وہ عورتیں جنکو تو ان کے حق مہر

الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

ادا کر دے اور جو جنگ میں اللہ تجھے دے یا جو تیری زرخرید ہوں -

وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ

اور تیرے چچا کی بیٹیاں - یا پھوپھی کی بیٹیاں - ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں

الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا

جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہو - اور ایسے ہی وہ مسلمان عورتیں جو کہ اپنا نفس آپ ہی تیرے سپرد کر دیں -

لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُونِ

اگر تو ان سے نکاح کرنا چاہے تو تیرے لئے حلال کر دی گئی ہیں۔ اور یہ صرف تیرے لئے ہے۔

الْمُؤْمِنِينَ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا

عام مسلمانوں کے لئے نہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے متعلق

مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا

اُنپر کیا کچھ فرض کیا ہے۔ اور یہ اجازت تجھے صرف اس لئے دی ہے کہ تجھے کوئی دقت محسوس نہ ہو۔ اور دیکھو اللہ بخشنے

رَّحِيمًا ﴿۵۰﴾ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ

والا اور بہت ہی مہربان ہے۔ اگر تو ان میں سے جس کو چاہے پیچھے رکھے اور جس کو چاہے اپنے پاس جگہ دے۔ اور جسکو تونے پیچھے

ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ تَقَرَّ

ڈال رکھا ہو اُسے پھر بلالے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ زیادہ قریب ہے کہ اُن کی آنکھیں

أَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَا آتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ وَاللَّهُ

ٹھنڈی رہیں۔ اور وہ کوئی فکر نہ کریں۔ اور جو کچھ تونے اُن سب کو دے رکھا ہو اس سے خوش ہوں۔ اور

يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَلِيمًا ﴿۵۱﴾ لَا يَحِلُّ

جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اللہ اس کو اچھی طرح جانتا ہے اور اللہ جاننے والا بھی ہے اور نرمی سے بھی کام لیتا ہے۔

لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ

اے پیغمبرؐ اسکے بعد ان عورتوں کے سوا تجھے کسی دوسری نکاح کرنیکی اجازت نہیں۔ اور نہ ہی تیرے لئے یہ جائز ہے کہ اگر کوئی عورت تجھے حسن کیوجہ

حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا ﴿۵۲﴾ ع ۶/۱۲ ۳

سے پسند آئے۔ تو اُسے اپنی کسی بیوی کے بدلے نکاح میں لے آئے۔ ہاں لونڈیاں جو تیری زرخرید ہوں انکو تبدیل کرسکتا ہے۔ اور دیکھ اللہ ہر ایک چیز پر نگاہ رکھتا ہے

تفسیر

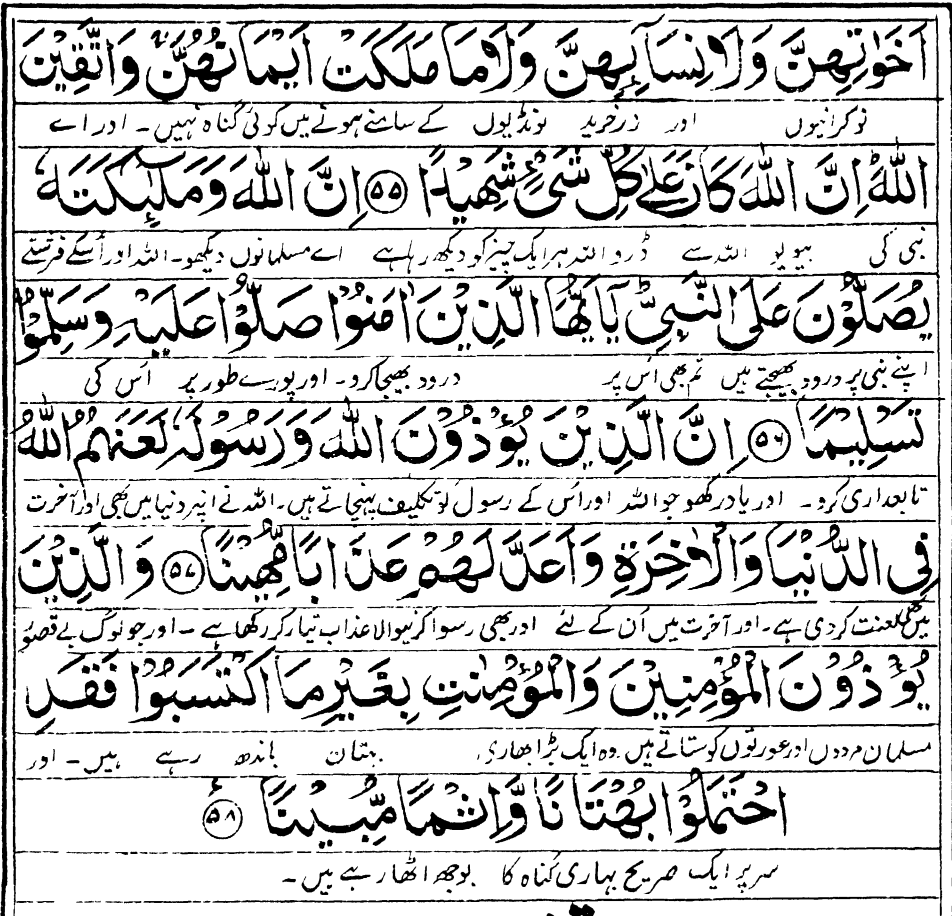
اِس رکوع میں سبؔ سے پہلے اللہ تعالےٰ نے اپنی عنایات جو مسلمانوں پر وہ کرتا ہے گنوائی ہیں اور اُنہیں اپنی تعریف کرنے کا حکم دیا ہے۔ اِس کے بعد رسولؐ خدا کو خطاب کیا ہے اور آپ کو آپکے فرائض بتائے ہیں اِسکے بعد نکاح وغیرہ کے متعلق آنحضرت صلعم کو خاص اختیارات دیئے ہیں۔ اور آپ پر خاص پابندیاں عائد کی ہیں۔

ہمارے لئے اس رکوع میں یہ نصیحت موجود ہے کہ جب اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے ہماری ہدایت کیلئے ہر وقت ہم پر درود پڑھتے ہیں اور ہمارے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں تو ہمیں اُس کی رحمت سے محروم نہیں رہنا چاہیئے بلکہ فوراً ہدایت کو قبول کرکے اُس کی رحمت کا حقدار بنانا چاہیئے۔ اور اُس کی ہدایت یہ قرآن مجید ہے۔ جس کو

اس نے خود مومنوں کے لئے رحمت قرار دیا ہے۔

اِنَاءُ ۔ پکنا۔ کھانے کا پکنا۔ مُسْتَأْنِسِيْنَ ۔ دیکھنے والے۔ لگنے والے۔ چاہنے والے۔ خواہش کرنیوالے
وَرَاءِ پیچھے۔ باہر۔ حِجَابٍ ۔ پردہ۔ تُؤْذُوْا تم ایذا دو۔ تکلیف دو۔
اِتَّقِيْنَ وہ عورتیں اللہ سے ڈریں۔ يُصَلُّوْنَ ۔ وہ درود بھیجتے ہیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ
اے مسلمانوں سوائے اس وقت کے جب تمہیں پیغمبر کھانا کھانے کیلئے بلائے۔ کبھی بلا پوچھے اپنے پیغمبر کے گھر میں نہ جاؤ۔ اور کھانے
لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا
پر بھی جاؤ تو اتنا جلد نہ پہنچو کہ وہاں بیٹھے کھانا پکنے کا انتظار کرو۔ بس اتنا ہو کہ جب تم کھانا کھانے کیلئے بلائے جاؤ تو اندر جاؤ۔ اور
فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ
جب کھانا کھا چکو تو فوراً وہاں سے اٹھ کھڑے ہو۔ اور پیغمبر سے باتیں سننے کیلئے بھی وہاں نہ ٹھیرو۔ تمہارا ایسا کرنا پیغمبر کو
كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ
بہت تکلیف دیتا ہے۔ مگر وہ تم سے کچھ کہتے ہوئے شرماتا ہے۔ لیکن اللہ تو سچ بات کہنے سے نہیں رک سکتا۔ وہ تو کہہ دیتا ہے
وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ
اور دیکھو جب تم اُسکی بیویوں سے کچھ سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ یہ بات تمہارے اور اُن کے دلوں کو ایک دوسرے سے
اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ
زیادہ پاک وصاف رکھیگی۔ اور تمہارے لئے یہ کسی طور بھی مناسب نہیں کہ نبی کو کوئی تکلیف پہنچاؤ۔ اور نہ ہی تمہارے
اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ
لئے جائز ہے کہ کبھی بھی اُس کی بیویوں سے اُس کی وفات کے بعد نکاح کرو۔ یہ بات اللہ کے
كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ
نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ تم ایک چیز کو ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ اللہ کے لئے برابر ہے
اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ
کیونکہ وہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔ اور نبی کی بیویوں پر اپنے باپوں۔ اپنے
اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ
بیٹوں۔ بھائیوں۔ بھتیجوں۔ بھانجوں



أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ وَاتَّقِينَ

نوکرانیوں اور زرخرید لونڈیوں کے سامنے ہونے میں کوئی گناہ نہیں۔ اور اے

اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٥﴾ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

نبی کی بیویو اللہ سے ڈرو اللہ ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے اے مسلمانوں دیکھو۔ اللہ اور اُسکے فرشتے

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

اپنے نبی پر درود بھیجتے ہیں تم بھی اُس پر درود بھیجا کرو۔ اور پورے طور پر اُس کی

تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ

تابعداری کرو۔ اور یاد رکھو جو اللہ اور اُس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اللہ نے اُنپر دنیا میں بھی اور آخرت

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾ وَالَّذِينَ

میں بھی لعنت کردی ہے۔ اور آخرت میں اُن کے لئے اور بھی رسوا کرنیوالا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ بے قصور

يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ

مسلمان مردوں اور عورتوں کو ستاتے ہیں۔ وہ ایک بڑا بھاری بہتان باندھ رہے ہیں۔ اور

احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٥٨﴾

سر پر ایک صریح بھاری گناہ کا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو رسول اللہ صلعم کے بارے میں تہذیب سے کام لینے کا حکم دیا ہے اور ایسی باتوں سے منع کیا ہے جن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہو۔ نیز آں حضرت کی بیویوں کے ساتھ آپکے بعد نکاح کرنے سے مسلمانوں کو روک دیا گیا ہے۔ کیونکہ اِس سے بھی رسول اللہ کی ہتک ہوتی تھی۔ اِس کے بعد بتایا ہے کہ اللہ اور اسکے فرشتے اپنے رسول پر درود بھیجتے ہیں مسلمانوں کا بھی فرض ہے کہ اُسپر درود بھیجیں اور پورے طور پر اُسکی تابعداری کریں۔ درود پڑھنے کا بہت ثواب ہے چنانچہ صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجیگا اُسکے ذمہ دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ مگر اِس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ بغیر رسول خدا کی تابعداری کے درود کوئی فائدہ نہیں دیگا۔ کیونکہ صحیح اسلام یہی ہے کہ اللہ کے تمام حکموں کو مانا جائے نہ کہ ایک کو مانا جائے اور ایک کو چھوڑا جائے۔ اِس رکوع کی آخری آیات میں رسول اللہ اور عام مسلمانوں کو ستانے والوں کو عذاب آخرت سے ڈرایا گیا ہے۔

يُدْنِيْنَ ۔ وہ نیچا کریں۔ جَلَابِيْب چادریں۔ يُعْرَفْنَ وہ عورتیں پہچانی جائیں۔

لَا يُؤْذَيْنَ وہ عورتیں تکلیف نہ دی جائیں مُرْجِفُوْنَ جھوٹی خبریں اڑانے والے۔ نُغْرِيَنَّكَ ہم پیچھے لگا دیں گے۔

لَا يُجَاوِرُوْنَ وہ قریب نہیں رہیں گے تُقَلَّبُ الٹائے جائیں/الٹے کئے جائیں سَادَتَنَا ہمارے سردار۔ كُبَرَاءَنَا ہمارے بڑے

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ

اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور تمام مسلمانوں کی بیویوں کو کہدے کہ وہ باہر نکلتے وقت اپنی چادریں

عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ

نیچی کر لیا کریں۔ یہ اس لئے کہ وہ پہچانی نہ جائیں اور انہیں کوئی تکلیف نہ دی جائے۔

وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵۹﴾ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ

اور اللہ حقیقت میں بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اے پیغمبر اگر یہ منافق اور جن کے دل میں کفر کا مرض

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ

ہے۔ اور یہ مدینہ میں جھوٹی خبریں اڑانے والے اپنی کارستانیوں سے باز نہیں آئینگے تو ہم پھر تجھے انہیں سزا

ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۰﴾ مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا

دینے کے لئے ان کے پیچھے لگا دیں گے۔ اور بہت کم ہی مدینہ میں تیرے قریب پھٹکنے پائیں گے۔ یہ ملعون اس قابل ہیں کہ جہاں

ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا ﴿۶۱﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ

بھی پائے جائیں۔ پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ اور ایسے لوگوں کے لئے جو ان سے پہلے

خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۶۲﴾ يَسْئَلُكَ

گذر چکے ہیں اللہ کا یہی قانون چلا آ رہا ہے اور تو اس قانون کو کبھی تبدیل ہوتا نہ پائیگا۔ یہ کافر لوگ تجھ سے قیامت

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ

کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں۔ ان سے کہدے اس کا صحیح علم میرے اللہ کو ہی ہے۔ اور تجھے کیا پتہ ہے کہ وہ

لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ

گھڑی بالکل قریب آ چکی ہو۔ اللہ نے ایسے کافروں پر لعنت کی ہے اور ان کے لئے دھکتی ہوئی

لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا

آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ یہ اس عذاب میں ہمیشہ رہیں گے اور کسی کو اپنا دوست یا مددگار نہیں پائیں گے

نَصِيْرًا ﴿۶۵﴾ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ

جس دن ان کے منہ اس آگ میں اوندھے کر دیئے جائیں گے۔ اس دن کہیں گے ہائے ہماری بدبختی۔ کیا

معانقه ۱۲

الربع

أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا

اچھا ہوتا کہ ہم نے اللہ کی اور اس کے رسول کی تابعداری کی ہوتی۔ اور یہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے

وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ

سرداروں اور بڑوں کے حکموں کی تابعداری کی تھی۔ انہوں نے ہمیں تیرے سیدھے راستہ سے گمراہ کیا۔ اے پروردگار انہیں

وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ﴿٦٨﴾

دوگنا عذاب دے اور ہم سے بڑھکر انپر لعنت بھیج۔

ع ۱۰ ۵

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ اور اس کے بعد رسول خدا کو بدکاروں کو سزا دینے کا حکم دیا ہے اس کے بعد بتایا ہے کہ ان ملعونوں کی سزا اس دنیا میں ہی ختم نہیں ہو جائیگی بلکہ انہیں آخرت میں سخت عذاب دیا جائیگا۔ اور آخرت میں یہ اپنی غلطیوں کا اقرار کریں گے۔ اور بتائیں گے کہ ہم نے غلطی کی جو رسول کی تابعداری کی بجائے اپنے بزرگوں کا کہا مانا ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی اس سے نصیحت حاصل کریں اور سوائے رسول خدا کے اور کسی کی تابعداری نہ کریں۔ تاکہیں ہم بھی قیامت کے دن عذاب میں گرفتار نہ ہوں۔

آذَوْا انہوں نے تکلیف دی۔ بَرَّأَ اس نے اسے بری کیا۔ بچایا۔ فَازَ کامیاب ہوا۔ مراد پائی۔
فَوْزًا کامیابی۔ مراد۔ عَرَضْنَا ہم نے پیش کی۔ أَبَيْنَ انہوں نے انکار کیا۔
يَحْمِلْنَ وہ اٹھائیں۔ أَشْفَقْنَ وہ ڈرے ظَلُومًا ظلم کرنے والا۔ جَهُولًا جہالت کرنے والا۔ نادان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ

اے مسلمانو۔ دیکھو ان لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے حضرت موسےٰ کو ستایا تھا۔ جو الزام انہوں نے اسپہ لگایا تھا

اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا ۚ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا ﴿٦٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اس سے تو اللہ نے اسے بری کر دیا۔ کیونکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت مرتبہ والا تھا۔ اے مسلمانو

آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ

اللہ سے ڈرو۔ اور جب بات کہو تو سیدھی صاف بات کہو۔ وہ اللہ تمہارے ایسا کرنے سے تمہارے

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا

اعمال کو سنوار دیگا۔ اور تمہارے گناہ معاف کر دیگا اور دیکھو جو اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کریگا کامیاب وہی ہوگا۔



عَظِيمًا ﴿۷۱﴾ إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

اور دیکھو ہم نے قرآن پر عمل کرنے کی امانت کا بوجھ آسمان زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش

وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا

کیا مگر انہوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کیا کیونکہ وہ اس سے ڈر رہے مگر انسان نے اس امانت

الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿۷۲﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ

کا بوجھ اُٹھا لیا۔ یقیناً انسان کچھ ظالم اور نادان سا ہے۔ اب اسی امانت میں خیانت کی وجہ سے

وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى

اللہ منافق مرد اور منافق عورتوں اور مشرک مرد و مشرک عورتوں کو عذاب میں مبتلا کریگا۔ اور مسلمان مردوں اور عورتوں

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

کے ساتھ مہربانی سے پیش آئیگا۔ کیونکہ اللہ ایمانداروں کے لئے بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا۔

ع ۵ ۹ ۶

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے پھر دوبارہ مسلمانوں کو ایسی باتوں سے روکا ہے جن سے رسولُ اللہ کو تکلیف ہوتی ہو۔ اِس کے بعد ایمان لانے اور رسول خدا کی اطاعت کرنے پر دین و دنیا میں کامیابی کی خوشخبری دیگئی ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ انسان نے اِس قرآنی احکام کی اطاعت و فرمانبرداری کے بوجھ کو خود اپنے سر لیا اب اِسکا فرض ہے کہ اسکو نبھائے۔ جو اِس کو نہیں نبھائیگا اُسے اُسکی سزا دیجائیگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بوجھ بہت بھاری ہے مگر اللہ تعالےٰ کی مہربانی سے اور اُسکی مدد سے یہ کام کوئی مشکل نہیں۔ ہمیں اُسی سے اُس کے نبھانے کی توفیق مانگنی چاہیئے۔ اور اپنی طرف سے قرآنی احکام کی پوری پوری اطاعت کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ اپنی مہربانی سے ہمیں ضرور کامیاب کرے گا۔

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ

چوّن آیتیں ۵۴ — چھ رکوع ۶

يَلِجُ داخل ہوتا ہے۔	يَعْرُجُ چڑھتا ہے۔	لَا يَعْزُبُ نہیں دور ہوتا۔
سَعَوْا کوشش کی۔	نَدُلُّكُمْ بلائیں گے ہم تم کو۔	مُزِّقْتُمْ ریزہ ریزہ ہوجاؤگے تم۔
مُنِيْبٍ لوٹنے والے۔		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ

دنیا میں بھی تمام تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کی چیزوں کا مالک ہے۔

وَ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ① یَعْلَمُ مَا

اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہے۔ اور وہی حکمت والا باخبر ہے۔ زمین میں جو کچھ جاتا ہے مثلاً

یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا

بیج۔ یا زمین سے جو کچھ نکلتا ہے مثلاً نباتات۔ اور جو کچھ آسمان سے گرتا ہے مثلاً پانی اور جو کچھ آسمان پر چڑھتا ہے۔ ان

یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ الرَّحِیْمُ الْغَفُوْرُ ② وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

سب کی اللہ کو خبر ہے۔ اور وہی مہربان بخشنے والا ہے۔ کفار کہتے ہیں کہ ہم کو قیامت پیش

لَا تَاْتِیْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰی وَ رَبِّیْ لَتَاْتِیَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَیْبِ ۚ

آئی نہیں۔ اے پیغمبر! آپ کہدیجئے کہ قسم ہے میرے رب کی وہ ضرور آئیگی۔ وہ غیب کا جاننے والا ہے۔

لَا یَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ

ذرہ برابر بھی کوئی چیز آسمان اور زمین میں اس سے پوشیدہ نہیں ہے

وَ لَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ③ ۙ لِّیَجْزِیَ

ذرے سے چھوٹی اور ذرے سے بڑی جتنی چیزیں ہیں سب کتاب واضح یعنے لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہیں۔ غرض مجھکو اپنی پروردگار

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ

کی قسم ہے کہ قیامت تم کو ضرور پیش آکر رہیگی۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بھی کئے۔ خدا انکو انکے کئے کا بدلہ دے۔ یہی وہ لوگ ہیں

كَرِیْمٌ ④ وَ الَّذِیْنَ سَعَوْ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

جنکے لئے آخرت میں گناہوں کی مغفرت اور بہشت میں عزت کی روزی ہے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے توڑ میں مخاصمانہ کوشش کرتے ہے

عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ⑤ وَ یَرَی الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِیْۤ

یہی ہیں جن کے لئے قیامت میں عذاب دردناک کی سزا ہونی ہے۔ اور اے پیغمبر! جن لوگوں کو آسمانی کتاب کا علم دیا گیا ہے۔ اور

اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَ یَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطِ

جو لوگ منصف مزاج ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ جو کتاب یعنی قرآن تیرے رب کی طرف سے تجھ پر اتری ہے وہ برحق ہے اور اسی اللہ

الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ ⑥ وَ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰی

کا راستہ بتلاتی ہے جو غالب و رحمد و ثنا کے لائق ہے۔ کفار آپ کی ہنسی اڑانے کیلئے کہتے ہیں کہ اگر کہو تم تو ہم تم کو ایک ایسے شخص کے

رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ

یاس لے چلیں جو تمہیں یہ نئی بات بتلائے گا کہ جب تم مرنے کے بعد بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر از سر نو پیدا

جَدِيْدٍ ۞ اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ

کئے جاؤ گے۔ معلوم نہیں اس شخص نے خدا پر جھوٹ بہتان باندھا ہے یا اس کو کسی طرح کا جنون ہے۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۞ اَفَلَمْ

ایسا نہیں ہے۔ بلکہ ایمان نہ لانے والے کمبختی کی مصیبت اور پرلے درجے کے گمراہی میں ہیں۔ کیا ان لوگوں نے آسمان

يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ

اور زمین کی طرف جو ان کو ان کے آگے کی طرف اور پیچھے کی طرف یعنی ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ نظر نہیں کی۔

اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ

کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں۔ یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں ہر ایک بندہ جو خدا کی طرف رجوع

السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ۞

ہونے کا خیال رکھتا ہے۔ اس کے لئے اس میں بڑی عبرت ہے۔

ع ۱ / ۷

تفسیر

اس سورۃ کو سورۂ سبا اس لئے کہتے ہیں کہ دوسرے رکوع میں سبا والوں کا ذکر ہے جو خدا کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے تھے۔ اس لئے خدا نے اُن سے وہ نعمتیں چھین لیں۔ اور انہیں تباہ کر ڈالا۔

اِس رکوع میں قیامت کے آنے کا ذکر ہے۔ اور خدا کی قدرت کا بیان ہے کہ اس سے کہیں بھی کسی جگہ کوئی بڑی یا چھوٹی چیز چھپی ہوئی نہیں، اس کے بعد قیامت میں دوبارہ اُٹھائے جانے والوں کو عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایسے لوگ سخت گمراہی اور غلطی میں پڑے ہیں۔ قیامت کا ہونا لازمی امر ہے ورنہ نیک کو نیکی کا اجر اور بد کو بدی کی سزا نہ ملتی۔

اَوِّبِيْ	تم میری تسبیح کیا کرو۔	اَلَنَّا	ہم نے نرم کیا۔	سٰبِغٰتٍ	زرہیں۔
السَّرْدِ	جوڑنا۔ جوڑ۔	غُدُوُّهَا	اُسکی صبح کی مسافت	رَوَاحُهَا	اُسکی شام کی مسافت
اَسَلْنَا	ہم نے بہایا۔	عَيْنَ	چشمہ۔	قِطْرِ	تانبہ
يَزِغْ	وہ پھرتا ہے	مَحَارِيْبَ	جمع محراب مسجدیں۔	جِفَانٍ	پیلے۔ لگن۔

جَوَابِ تالاب۔ قُدُوْرٍ دیگیں۔ رّٰسِیٰتٍ جمی ہوئی۔ ٹکی ہوئی۔
دَلَّهُمْ اُنہیں خبر دی، مطلع کیا۔ مِنْسَاَتَهٗ اُسکا عصا۔ لاٹھی۔ سَبَاٍ ایک ملک کا نام ہے۔
سَيْلَ سیلاب۔ طوفان۔ عَرِمِ ایک جگہ کا نام ہے۔ ذَوَاتَيْ والے۔
خَمْطٍ بدمزہ۔ اَثْلٍ جھاؤ۔ سِدْرٍ بیری۔
سَيْرَ سرائے۔ منزلیں۔ بٰعِدْ دور کر۔ لمبا کر۔ اَسْفَارِنَا ہمارے سفر۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ۗ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ
ہم نے یقیناً داؤد کو اپنے فضل سے نوازا اور حکم دیا کہ اے پہاڑو تسبیح میں اُن کا ساتھ دو اور اے پرندو

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ⑩ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ
تم بھی! اور ہم نے اُن کیلئے لوہا نرم کر دیا۔ اور کہا کہ اس سے زرہیں بناؤ۔ اور اُن کے جوڑنے میں صحیح اندازہ رکھو،

وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ⑪ وَلِسُلَيْمٰنَ
اور نیک کام کرو۔ یقیناً میں تمہارے کاموں سے واقف ہوں۔ اور ہم نے سلیمان علیہ السلام کیلئے

الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۭ
ہوا مطیع کر دیا۔ کہ اس کے پہلے وقت کی رفتار ایک مہینہ کی مسافت تھی اور دوسرے وقت کی رفتار بھی ایک مہینہ کی مسافت

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ وَمَنْ يَّزِغْ
تھی! اور ہم نے اُن کے لئے تانبے کا چشمہ جاری کر دیا۔ اور جن بھی اُنکے مطیع کر دئیے کہ جو خدا کے حکم سے اُن کے حضور میں کام کرتے رہتے

مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ⑫ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا
اور جو اُن میں سے ہمارے حکم سے اعراض کرتا ہے ہم اُسے بھڑکتی آگ کا مزہ چکھاتے ہیں۔ وہ جن سلیمانؑ کیلئے حوضوں کے

يَشَاۗءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ
برابر لگن اور ایک جگہ جمی رہنے والی دیگیں بناتے تھے۔! اور ہم نے کہا اے آلِ داؤد ہمارا

رّٰسِيٰتٍ ۭ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ۭ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ⑬
شکر کرو۔ پھر بھی میرے بہت تھوڑے بندے ہیں جو شکر گزار ہیں۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰي مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَاۗبَّةُ
پھر جب ہم نے سلیمانؑ کی موت کا فیصلہ کر دیا تو سوائے اُس دیمک کے جو اُن عصا کھا گئی تھی اور کسی نے

الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ
اُن کی موت کا پتہ نہ دیا۔ پھر جب وہ گر پڑے تو جنوں نے جان لیا کہ اگر ہم

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾

غیب جانتے تو اس ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا نہ ہوتے۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ

یقیناً سبا والوں کے لئے ان کے اپنے گھروں میں نشانی موجود تھی۔ یعنی دو باغ تھے ایک داہنے اور ایک

شِمَالٍ ۥ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ

بائیں۔ ہم نے ان سے کہا، اپنے رب کا دیا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ یہ پاکیزہ شہر ہے اور تمہارا

وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَ

پروردگار بخشنے والا ہے۔ پس انہوں نے یہ حکم نہ مانا تو ہم نے ان پر سخت سیلاب بھیج دیا۔ اور ان کے ان باغوں

بَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ

کے عوض دو باغ اور بدل دیئے۔ جن کے پھل بدمزہ تھے۔ اور ان میں جھاؤ کے درخت اور کچھ بیری کے

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ۭ وَهَلْ نُجٰزِيْ

درخت لگے اور بس۔ یہ بدلہ ہم نے انہیں ان کی ناشکر گذاری کے سبب دیا۔ اور ہم ناشکروں ہی کو

اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا

سزا دیتے ہیں۔ اور ہم نے ان کی اور دوسری بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت نازل کی تھی اور بستیاں

قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ۭ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَ

سرِراہ بنادیں۔ اور ان کے درمیان آمدورفت مقرر کردی۔ اور حکم دیا۔ ان میں دن رات

اَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ

بے کھٹکے چلو پھرو۔ پھر انہوں نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہماری مسافت دور کی بنادے۔ اور انہوں نے

فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

یہ کہکر اپنی ہی جانوں پر ظلم کیا۔ پس ہم نے ان کو افسانہ بنا دیا، اور انہیں بالکل تتر بتر کر دیا یقیناً اس واقعہ میں ہر

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ

صبر کرنے والے شکر گذار کیلئے خدا کی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں۔ اور بلاشبہ ابلیس نے ان کے بارے میں اپنے ظن کو سچ کر دکھایا!

اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا

اور سوائے مومنوں کی ایک جماعت کے سب نے اسی کی پیروی کی۔ اور اسکا ان پر کوئی قابو نہ تھا! مگر یہ اس لئے ہوا کہ

لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ۭ وَرَبُّكَ

ہم جان لیں کہ کون آخرت پر یقین رکھتا ہے اور ان میں سے کون شک میں پڑا ہوا ہے۔ اور آپ کا پروردگار

عُ ۲
۱۲
۸

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾

ہر چیز پر نگہبان ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السّلام پر جو خدا نے انعامات کئے ان کا مختصر ذکر فرمایا ہے۔ اس کے بعد سبا والوں کو ایک واقعہ یاد دلایا ہے۔ کہ کس طرح اُن کی نافرمانی کے سبب خوش ذائقہ پھولوں کے باغ سیلِ عرم نے تباہ کر ڈالے اور انکی جگہ بدذائقہ پھل، جھاؤ اور بیری کے درخت رہ گئے۔

فائدہ

خدا ناشکری کرنے والوں سے اپنی نعمت چھین لیتا ہے۔

اَجْرَمْنَا ہم نے جرم کیا۔ نُسْئَلُ ہم پوچھے جائیں گے۔ فَتَّاحُ کھولنے والا فیصلہ کرنیوالا اَلْحَقْتُمْ تم نے ملائے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ

اے محمدؐ ان مشرکوں سے کہدو۔ کہ اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم خدا سمجھتے ہوئے پکارتے ہو۔ یاد رکھو نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں سے

ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ

اُن کے قبضہ میں ایک ذرہ بھر بھی ہے۔ اور نہ ان کے بنانے میں وہ کسی طرح شریک تھے کیونکہ ان میں سے کوئی بھی

وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ

اُس کا بناتے وقت مددگار نہیں تھا۔ اللہ کے سامنے سوائے اس کے جسکو اللہ اپنی مہربانی سے اجازت دے اور کسی کی سفارش کسی کے

اَذِنَ لَهٗ ۭ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ

کام نہیں آئیگی۔ وہ سفارش کرنیوالے بھی جب اُن کے دل سے اللہ کا کچھ خوف دور ہوگا۔ تو وہ بھی یہ سوال کرینگے کہ تمہارے پروردگار

قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ

نے کیا حکم دیا ہے۔ جواب دینے والے انہیں جواب دینگے کہ سچی بات کہنے کا حکم دیا ہے۔ اور دیکھو وہ اللہ بڑا ہی اعلےٰ اور بڑے مرتبے والا ہے۔ ان مشرکوں

وَالْاَرْضِ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ

سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کے اندر تمہیں کون رزق دے رہا ہے۔ اور انہیں بتادو کہ اللہ تعالےٰ ہی تمہیں رزق دیتا ہے۔ اور ان سے کہو اب تم

مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ لَّا تُسْئَلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْئَلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾

خود ہی سوچ لو کہ ہم دونوں میں سے کون ہیں یا تم سیدھے راستے پر ہو یا صریح گمراہ۔ اور اگر یہ اسے جرم ہی سمجھ رہے ہیں تو انسے کہدو کہ جو جرم ہم کر رہے ہیں

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ

اور ان سے کہدے کہ قیامت کے دن بھی ہمارا پروردگار ہمیں اور تمہیں اکٹھا کریگا اور اس بارے میں صحیح صحیح فیصلہ کریگا کہ کون مجرم تھا اور وہ اللہ

الْعَلِیْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ

ہی حقیقت میں صحیح فیصلہ کرنیوالا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ ان سے کہدے کہ ان شرکو جنکو تم نے اسکے ساتھ شریک کر رکھا ہے ذرا انکا کچھ کام تو

اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۷﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا

دکھاؤ۔ ہرگز نہیں دکھا سکیں گے۔ بلکہ صرف اللہ ہی سب سے زبردست اور حکمت والا ہے جسنے یہ سب زمین و آسمان بنائے ہیں۔ اے محمد ہمنے جو تمہیں بھیجا ہے تو

وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا

تمام انسانوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور نافرمانی سے ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگوں کو اس بات کا بھی پتہ نہیں۔ اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ قیامت

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ

کا وعدہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو تو بتلاؤ۔ ان سے کہدے ایک خاص دن تک مہلت دی گئی ہے ایک گھڑی بھی

عَنْهُ سَاعَةً وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۰﴾

تم اس سے آگے بڑھ سکو گے نہ پیچھے ہٹ سکو گے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جب کہ آسمان و زمین وغیرہ کے بنانے میں اس اللہ کا کوئی شریک نہیں تو اب ان چیزوں میں جو اس آسمان اور زمین کے درمیان ہیں کوئی کیسے اسکا شریک ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد بیان کیا گیا ہے کہ اس کی طاقت اور شان اسقدر زبردست ہے کہ قیامت کے دن کوئی اس کے سامنے کسی کی سفارش بھی نہیں کر سکے گا۔ اگر کسی کو اجازت بھی دیجائیگی تو وہ بھی صرف سچی بات بیان کریگا۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ وہی اللہ سب کو رزق دیتا ہے انسان کی کتنی سخت غلطی ہے کہ خالق اور رازق کو چھوڑ کر کسی اور کو معبود بنائے ہمارا فرض ہے کہ اسی رازق اور خالق کے آگے سر جھکائیں۔ اور اس کی ہی عبادت کریں۔

مَوْقُوْفُوْنَ کھڑے کئے جانے والے۔ صَدَدْنٰكُمْ ہمنے تمہیں روکا تھا۔ تَاْمُرُوْنَنَا تم ہی حکم دیتے تھے۔

اَغْلٰلُ طوق۔ زنجیریں۔ اَعْنَاقِ گردنیں۔ جمع عنق۔ مُتْرَفُوْهَا اسکے مالدار۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِیْ بَیْنَ

اور کافر کہتے ہیں کہ ہم نہ تو اس قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ اس سے پہلی الہامی کتابوں پر

يَدَيْهِ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ

اے محمدؐ! کاش کہ تم اس وقت ان کی حالت دیکھتے! کہ جب یہ گنہگار اپنے پروردگار کے سامنے ٹھیرا لئے جائیں گے اور پھر

إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ

ایک دوسرے پر الزام دھریگا۔ اس وقت ان لوگوں سے جو سرکش تھے، کمزور یوں کہیں گے۔

اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مومن ہوتے۔ اس پر وہ سرکش، کمزوروں سے

لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ

یوں کہیں گے۔ بتاؤ تو، جب تمہارے پاس ہدایت آچکی تھی، تو کیا ہم نے تمہیں اس کے قبول کرنے سے کیا روک لیا تھا

إِذْ جَاءَكُم ۖ بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا

یہ نہیں، بلکہ تم خود ہی بڑے مجرم تھے۔ اور کمزور سرکشوں سے کہیں گے۔

لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن

ہم پہلے مجرم نہیں تھے بلکہ تمہاری رات دن کی فریب دہی نے جب کہ تم ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ ہم

نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا ۚ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا

اللہ کا انکار کریں اور اس کے شریک ٹھیرائیں، مجرم بنا دیا، اور وہ سب عذاب

الْعَذَابَ ۚ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ هَلْ

کو دیکھ کر دل میں بہت شرمندہ ہوں گے۔ اور ہم ان کافروں کی گردنوں میں زنجیریں ڈال

يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٣٣﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن

دیں گے، اور کہا جائیگا، کیا انہیں جو یہ عمل کرتے تھے، اسکے علاوہ کوئی اور بدلہ دیا جا رہا ہے۔ اور ہم نے جس بستی میں بھی

نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٤﴾ وَ

کوئی ڈرانے والا یعنے رسول بھیجا، تو اس کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا۔ کہ ہم تو یقیناً اس پیغام کو نہیں مانتے جو تمہیں دیکر بھیجا گیا ہے

قَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٣٥﴾ قُلْ

اور انہوں نے کہدیا کہ ہم مال و اولاد میں بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اور ہمیں عذاب بھی نہیں ہوگا۔ آپ ان لوگوں سے

إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ

کہدیجئے! کہ بے شک میرا پروردگار جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٦﴾

لیکن اکثر لوگ ہیں کہ اتنی سی بات بھی نہیں سمجھتے۔

ع ۴ ۱۰

تفسیر

کافروں کا بیان ہے کہ وہ جو قرآن اور اس سے پچھلی کتابوں کے منکر ہیں۔ جب خدا کے سامنے پیش ہونگے تو ایک دوسرے پر لعن طعن کریں گے۔ اور عذاب دیکھ کر بہت ہی پشیمان ہونگے۔ مگر اسوقت کچھ کام نہ آئے گا۔ چنانچہ اُنکی گردنوں میں طوق ڈالدئے جائیں گے۔ اور جہنم رسید ہوں گے۔

اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ آپ سے پہلے لوگوں نے اسی طرح اپنے رسولوں کو مال اور اولاد کے گھمنڈ میں جھٹلایا۔ اور دل میں یہ خیال بٹھایا کہ ہمیں تو خدا عذاب دے گا ہی نہیں۔ مگر انجام کیا ہوا یہی کہ دنیا میں سخت عذاب ہوا۔ اور آخرت کا زیادہ سخت عذاب اور تیار ہے۔ اس لئے مال اور اولاد کے گھمنڈ میں آکر خدا اور اُسکے رسولوں کے منکر ہونے والے یہ کافر بھی عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

فائدہ

معلوم ہوا کہ کسی کا دنیا میں ظاہری شان وشوکت سے رہنا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ آخرت میں سرخرو ہوگا۔

فائدہ

معلوم ہوا کہ خدا کی گرفت کے مقابلے میں نہ مال کام آسکتا ہے۔ اور نہ اولاد

فائدہ

معلوم ہوا کہ روزی کی کمی زیادتی خدا کے اختیار میں ہے۔ تو پھر جنہیں روزی کی فراخی ہو انہیں خدا سے یوں بے نیاز نہیں ہو جانا چاہیئے نہ جانے وہ کب اُنکی ناشکرگذاری کے سبب اُنکی روزی تنگ کردے

فائدہ

قرآن کو جھٹلانے والے قیامت کے دن بہت پشیمان ہوں گے۔

تُقَرِّبُكُمْ تمہیں قریب کرتی ہیں۔ زُلْفٰى نزدیک۔ غُرُفَاتٌ۔ جمع غرفہ۔ بالاخانے۔
يَسْعَوْنَ کوشش کرتے ہیں۔ مُعٰجِزِيْنَ ہرا دینے والے۔ يُخْلِفُهٗ اس کا عوض دے گا۔
يَصُدَّكُمْ تمہیں باز رکھے۔ يَدْرُسُوْنَهَا جن کو وہ پڑھتے ہوں۔ بَلَغُوْا پہنچے
مِعْشَارَ دسواں حصہ۔ عشر عشیر۔ نَكِيْرِ۔ عذاب۔ ناخوش۔

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِىْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ

اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایسے نہیں ہیں کہ وہ ہمارے نزدیک تمہارا کوئی درجہ بڑھا دیں۔ ہاں

اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ

جو بھی ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا، تو وہی ہیں جنہیں ان کے عملوں کا دوگنا بدلہ ملے گا۔ اور وہ بالاخانوں

فِى الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ

میں بڑے امن سے رہیں گے۔ اور جو لوگ ہماری آیتوں کے بارے میں ہرا دینے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں

اُولٰٓئِكَ فِى الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّىْ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

تو وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے۔ اے محمدؐ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میرا پروردگار اپنے بندوں

لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۚ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ

میں سے جس کا چاہتا ہے رزق بڑھا تا یا گھٹاتا ہے اور تم جو بھی خرچ کرو گے اُسکا وہ بدلہ دے گا

وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ اور اس دن اُنکا کیا حال ہوگا کہ جس دن خدا ان سب کو جمع کریگا اور پھر فرشتوں سے پوچھے گا

اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ

کیا یہی وہ لوگ ہیں جو تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے وہ کہیں گے تیری ذات شرک سے پاک ہے تو ہی ہمارا آقا ہے، نہ کہ

دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

یہ ہمارے نہیں بلکہ جنوں کی عبادت کیا کرتے تھے اور اکثر کا تو انپر ایمان بھی تھا کہ وہ نفع نقصان کا اختیار رکھتے ہیں۔

فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۭ وَنَقُوْلُ

پس آج کے دن تم میں سے کوئی دوسرے کے نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھے گا۔ اور ہم گنہگاروں سے کہیں گے

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِىْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾

لو اب اس جہنم کی آگ کا مزہ چکھو جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ

اور اے محمدؐ! جب انہیں ہماری کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ شخص تو بس یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اُن

اَنْ يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ

چیزوں کی پوجا سے باز رکھے جن کی تمہارے باپ دادا پوجا کرتے چلے آئے ہیں اور کہتے ہیں یہ قرآن تو اس کی بنائی ہوئی باتیں

مُّفْتَرًى ۭ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ

ہیں اور ان کافروں نے جب انکے پاس رسول برحق آپہنچے تو کہہ دیا کہ یہ کھلا جادو

مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ

ہے۔ حالانکہ ہم نے تو انہیں الہامی کتابیں دیں کہ وہ انہیں پڑھتے ہوں اور نہ آپ سے قبل کوئی ڈرانیوالا ان کی

قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾ وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ

طرف بھیجا تھا۔ کوئی بات نہیں ان سے پہلے لوگوں نے بھی یونہی ہمارے رسولوں کو جھٹلایا حالانکہ جو دنیا دی ترقی ہم نے انہیں

مَآ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾

دی تھی یہ تو اسکے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے۔ پس دیکھا پھر میرے عذاب کا نتیجہ کیسا برا ہوا کہ وہ سب ملیا میٹ ہو گئے

ع ۵ / ۹ / ۱۱

تفسیر

اس رکوع میں پہلے رکوع کا بیان جاری ہے اور بتایا گیا ہے کہ تم جو مال و اولاد پر اتنا گھمنڈ اور غرور دکھا رہے ہو۔ یہ چیزیں ایسی نہیں کہ انکی وجہ سے ہمارے ہاں تمہاری قدر و منزلت ہو۔ قدر و منزلت ہو گی تو دنیا والوں کیلئے لیکن یہاں تو یہ حال ہے کہ جو نیک عمل بجا لائیگا، وہ ہی قدر و منزلت کا مستحق ہے۔ وہی بالاخانوں میں رہنے کا حقدار ہے۔ وہی بہشت میں رہیگا۔ اور یہ سب مال اولاد اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

پھر مشرکین کا ذکر ہے اور بتایا ہے کہ جنہیں تم یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ وہ تمہاری سفارش کریں گے۔ اور تمہیں فائدہ یا نقصان پہنچا سکتے ہیں وہ یقیناً آج نہ سفارش کر سکتے ہیں نہ تمہیں نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں

اسکے بعد قرآن کریم کا ذکر ہے کہ انکی طرف کتاب اور رسول بھیجنے کی غرض یہ ہے کہ پہلے انہیں نہ کتاب دی گئی اور نہ انکی طرف کوئی رسول بھیجا گیا۔ پھر بتایا کہ یہی قومیں جو تکذیب کی وجہ سے ہلاک ہوئیں وہ تمدن کی اس منزل پر تھیں کہ یہ لوگ تو اس کا دسواں حصہ بھی نہیں پہنچے! پھر انہیں ہم نے ہلاک کر ڈالا تو یہ کیا حقیقت رکھتے ہیں

فائدہ

قرآن نہ ماننے والوں کا انجام برا ہے اور ماننے والے دین و دنیا میں ترقی کریں گے۔

وَاحِدَةٍ ایک بات فُرَادٰى علیحدہ علیحدہ يَقْذِفُ ڈالدیتا ہے۔

اِنْ ضَلَلْتُ اگر گمراہ ہو گیا ہوں اِنِ اهْتَدَيْتُ۔ اگر میں راہ ہدایت پر ہوں۔ فَزِعُوْا۔ گھبرا گئے

فَوْتَ بھاگنے کی جگہ۔ اُخِذُوْا پکڑے گئے تَنَاوُشُ۔ رسائی۔ پہنچ۔
يُقْذَفُوْنَ پھینکتے تھے۔ حِيْلَ حائل کردی گئی۔ اَشْيَاعِهِمْ انکے گروہ۔ جماعتیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ
اے محمدؐ آپ ان سے کہدیجئے کہ میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں کہ تم خدا کے لئے دو دو یا ایک ایک کھڑے ہو جاؤ
تَتَفَكَّرُوْا ۗ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۗ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ
پھر غور کرو کہ تمہارے اس ساتھی کو کچھ جنون تو ہے نہیں بلکہ وہ تو صرف ایک سخت آنے والے عذاب سے
بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ
تمہیں ڈرانے والا ہے آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر میں نے تم سے اس وعظ و نصیحت کی
فَهُوَ لَكُمْ ۗ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
کوئی اجرت مانگی ہو تو وہ تمہیں مبارک! اسکا بدلہ تو میرے پروردگار کا ذمہ ہے اور وہ سب حالات کو
شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۴۸﴾
دیکھنے والا ہے آپ ان سے کہدیجئے! کہ میرا غیب کا جاننے والا خدا! دین حق کو دل میں ڈالدیتا ہے۔
قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيْدُ ﴿۴۹﴾ قُلْ اِنْ
آپ ان سے کہدیجئے کہ اب حق آگیا ہے۔ باطل نہ ظاہر ہوسکتا ہے اور نہ وہ پلٹ سکتا ہے! اب مٹ کر رہیگا۔ آپ ان سے
ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا
کہدیجئے کہ اگر میں تمہارے زعم میں گمراہی پر ہوں تو وبال مجھ ہی پر ہوگا۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو بباعث وحی کے جو میرا
يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿۵۰﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا
پروردگار میری طرف وحی کرتا ہے بیشک وہ بندوں کی باتیں سننے والا اور ان سے قریب ہے۔ اے کاش کہ آپ انکی حالت دیکھتے کہ جب
فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۵۱﴾ وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ
یہ گھبرا اٹھیں گے! کہیں بھاگ کر نہ جاسکیں گے! پاس ہی سے پکڑے جائیں گے۔ اور چیخ اٹھیں گے کہ ہم ایمان لائے! مگر اب
وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ
دنیا سے اتنی دور آجانے پر ایمان تک کہاں رسائی ہوسکتی ہے اسکا تو دنیا میں لانا کام آتا ہے۔ اور حال یہ ہوگا کہ اس سے قبل وہ
قَبْلُ ۚ وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾ وَحِيْلَ
قرآن کا انکار کر چلے تھے! اور بن دیکھے تمام عمر تکے چلاتے رہے۔ چنانچہ اُن کے اور اُن چیزوں کے

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ

درمیان جن کی انہیں خواہش رہا کرتی تھی جدائی ہوجائے گی۔ جیسا کہ انکے مثل اور لوگوں سے ان سے پہلے ہوا وہ یقیناً

إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾

سخت شک میں سرگرداں تھے۔

ع ۶ ۹ ۱۲

تفسیر

مشرک و کافر لوگ آنحضرت صلعم کو دیوانہ کہتے تھے۔ تو حکم ہوا کہ آپ ان سے یوں کہیے کہ اچھا ایک ایک دو دو مل جاؤ اور آپس میں خود ہی دلوں میں فیصلہ کرلو۔ کہ جو شخص ایسی اچھی باتیں بتائے۔ پچھلے لوگوں کے حال سنا کر تمہیں ڈرائے اور آئندہ آنیوالے عذاب سے تمہیں بچانے کی لئے سر توڑ کوشش کرے اور باوجود سخت ایذاؤں اور تکالیف و مصائب کے بھی اپنی وعظ نصیحت کو نہ چھوڑے۔ کیا وہ دیوانہ ہوسکتا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ پھر کافروں کی اس حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ جب واقعی قیامت کے دن سب لوگ گھبرائے گھبرائے نکل کھڑے ہونگے! تو کافر کہیں گے اب ہم ایمان لاتے ہیں۔ مگر وہ ایمان مقبول نہیں ہوگا! اور وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے

فائدہ

وعظ و نصیحت کا اجر خدا ہی سے لینے کی امید رکھنا چاہیئے ۱۲۔

فائدہ

حق پر پابند ہوجانا چاہیئے۔ کہ اسکے مقابلے میں باطل ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ ہمیشہ سچ بولو جھوٹ بولنے والا کبھی سرخرو نہیں ہوسکتا۔

فائدہ

دنیا میں جتنے دن زندگی کے ہیں۔ انہی میں کل نیک عمل آئندہ کام آئیگا۔ اسوقت کوئی اعتقاد یا عمل کام نہیں آئیگا۔ اس لئے دوبارہ اُٹھنے اور سزا و جزا کے دن پر ضرور اعتقاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ نیک اور بد عملوں کا دارو مدار اسی دن پر ہے! نیکی اور بدی کا بدلہ اسی دن ملے گا۔

پینتالیس آیتیں ۴۵ سُورَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ پانچ رکوع ۵

أَجْنِحَةٍ پر۔ بازو۔ جمع جناح کی۔ أُولِي أَجْنِحَةٍ پروں والے۔ بازوؤں والے مُرْسِلَ جاری کرنے والا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا

ہر طرح کی تعریف خدا کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا ہے اور فرشتوں کو نبیوں کی طرف بھیجتا ہے

اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ

وہ دو دو، تین تین، چار چار بازؤں والے ہیں اللہ جو چاہتا ہے اپنی مخلوق میں بڑھاتا ہے وہ

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ① مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ

ہر بات پر قادر ہے اللہ لوگوں پر جب رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے تو

رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ

اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ اور اللہ ہی جسے روک دے تو پھر اسکے بغیر کوئی جاری کرنیوالا بھی نہیں اور

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ② يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ

وہ غالب اور حکمت والا ہے اے لوگو اپنے اوپر خدا کا احسان یاد کرو! کیا

عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ

اسکے سوا کوئی اور بھی پیدا کرنیوالا بھی ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہو پھر تم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ③ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ

اسے چھوڑ کر کہاں بہک رہے ہو اور اے محمدؐ! اگر یہ آپکو جھٹلاتے ہیں! تو آپ سے پہلے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ④ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

بھی نبیوں کی یونہی تکذیب ہو چکی ہے! اور اللہ ہی کی طرف سب کام لوٹائے جائیں گے۔۔ اے لوگو اللہ کا وعدہ پورا ہوکر

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ وقفہ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ

رہنے والا ہے تو تمہیں دنیا کی چندروزہ زندگی دھوکے میں نہ ڈالدے اور شیطان تمہیں اللہ کے بارے میں

بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا

بہکا نہ دے۔ یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اُسے دشمن ہی سمجھو! وہ تو اپنے چیلے چانٹوں کو اسی لئے

يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑥ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ

بلاتا ہے کہ وہ تم دوزخی ہو جاؤ تو جو لوگ کفر کریں گے انکے لئے سخت عذاب

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑦ ع ۱ ۷ ۱۴

ہے اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے تو انکے لئے مغفرت اور بڑا اچھا بدلہ ہے۔

تفسیر

اس سورۃ کو فاطر کہنے کی وجہ یہ ہے۔ کہ شروع ہی میں خدا کی ایک صفت "فاطر" یعنے بغیر مادہ کے کسی چیز کو پیدا کر دینے والا بیان ہوئی ہے۔

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ جس پر رحمت کرنا چاہے تو اسے کوئی نہیں ہٹا سکتا! اور خدا ہی جس پر اپنی رحمت کے دروازے نہ کھولے تو کوئی بھی اسکے بعد اس پر رحمت نہیں کر سکتا۔

پھر خدا تعالےٰ نے اپنی شان بیان کی ہے کہ میں ہوں جو آسمانوں اور زمینوں میں سے تمہیں رزق عطا کرتا ہوں۔ پھر تم شرک کیوں کرتے ہو، کوئی اور بھی ہے جو ایسا کرتا ہو۔

پھر شیطان سے بچنے کو کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ انسان کا دشمن ہے۔ اور دشمن سے انسان کو احتیاط کرنا اور بچنا لازم ہے۔

يَصْعَدُ	چڑھتے ہیں	اَلْكَلِمُ	باتیں	يَرْفَعُهٗ	وہ اٹھا لیتا ہے
يَبُوْرُ	برباد ہو گا۔	لَا تَضَعُ	نہیں جنتی	مُعَمَّرٌ	عمر والا۔ بوڑھا
عَذْبٌ	شیریں میٹھا	فُرَاتٌ	پیاس بجھانے والا میٹھا پانی	سَآئِغٌ	آسانی سے پی لیا جائے۔ خوشگوار
مِلْحٌ	نمکین۔	اُجَاجٌ	تلخ۔ کڑوا۔	طَرِيًّا	تازہ۔ تر
قِطْمِيْرٍ	چھوہارے کی گٹھلی پر جو باریک چھلکا ہوتا ہے	يُنَبِّئُكَ	بتائے گا تجھے۔		

اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

تو کیا وہ شخص جس کو اسکا برا کام زینت دیا گیا ہو اور وہ اسے سچ مچ اچھا سمجھے ایک مومن کی مانند ہو سکتا ہے تو بس اللہ جسے چاہتا ہے

يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ

ہدایت دے دیتا ہے تو اے محمد! آپ ان پر افسوس کرتے کرتے جان نہ دے ڈالیں اللہ ان کے

اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۞ وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ

کاموں سے خوب واقف ہے اور اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے بس وہ بادل اٹھا کر

سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

مردہ شہر تک ہانک لیجاتی ہیں پھر ہم مینہ کے ذریعہ مردہ زمین کو مری پیچھے زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح

كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿٩﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا

لوگ بھی حشر کے دن اٹھائے جائیں گے ۔ جو عزت کا خواہاں ہو تو سمجھ لے کہ عزت تو صرف اللہ ہی کے لئے ہے اور تمام

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۗ وَالَّذِيْنَ

پاکیزہ باتیں اس تک پہنچتی ہیں اور نیک عملوں کو وہ اٹھا لیتا ہے ! اور جو بری چالیں چلتے

يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ

رہتے ہیں ! تو ان کے لئے سخت عذاب ہے اور ان کی سب چالیں برباد

هُوَ يَبُوْرُ ﴿١٠﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

ہو جاتی ہیں اے لوگو ! اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ! پھر نطفہ سے پھر تمہیں

جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ

نر و مادہ بنایا اور کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اس کے علم میں یہ سب ہوتا ہے

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ

اور کوئی زیادہ عمر والا عمر نہیں پاتا اور نہ کسی کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر یہ کہ وہ خدا کے علم میں موجود ہے ۔

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿١١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ڰ هٰذَا عَذْبٌ

اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے اور یہ اسی کی قدرت ہے کہ دو دریا جن میں سے ایک تو شیریں

فُرَاتٌ سَاۗىِٕغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۭ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ

پیاس بجھانے والے خوشگوار پانی کا ہے اور ایک نمکین اور تلخ ذائقے والے پانی کا ۔ دونوں نہیں ملتے اور ان

لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ

میں سے تم مچھلی کا تازہ گوشت نکال کر کے کھاتے ہو اور اپنے پہننے کے لئے زیور نکال لیتے ہو ! اور دیکھنے والے تو دیکھیگا

فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢﴾

جہاز ہیں کہ سمندر کو پھاڑتے چلے جا رہے ہیں ! یہ اس وجہ سے کہ تم تجارت کرو اور اس کا شکر ادا کرو ۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے

وَالْقَمَرَ ڮ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ

ایک خاص مدت کے لئے گردش کر رہے ہیں ، اے لوگو یہی تمہارا پروردگار ہے اور اسی کی سب جگہ حکومت ہے

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿١٣﴾

اور جن لوگوں کو یہ اس کے علاوہ پکارتے ہیں وہ تو ایک کھجور کی گٹھلی کے چھلکے جتنا بھی اختیار نہیں رکھتے ۔ اگر تم

إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ

ان کو پکارو تو تمہاری پکار ہی نہ سنیں! اور اگر بفرض محال اگر سن بھی لیں تو جواب ہی نہ دیں اور پھر وہ قیامت کے

وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾

دن تمہارے شرک کا انکار کر بیٹھیں گے! تو اے شخص تجھے ایک با خبر خدا کے سوا اور کوئی بات بتا نہیں سکتا! بس اسی کو مان۔

تفسیر

شروع میں بتایا گیا ہے کہ آپ اپنی قوم پر کتنے شفیق ہیں۔ پھر اپنی قدرت کا بیان کیا ہے اسکے بعد مشرکوں کو انکے شریکوں کی بے بسی کا حال بتایا ہے اور یہ سب اس لئے کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں ہو سکتا۔ اس پر یقین لایا جائے۔

مُثْقَلَةٌ بوجھ اٹھانے والا لَا يُحْمَلْ نہیں لادا جائے گا۔

ظِلُّ سایہ حَرُورُ دھوپ مُسْمِعٍ سنانے والا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿١٥﴾

اے لوگو! تم سب خدا کے محتاج ہو، اور اللہ وہی بے نیاز اور قابل تعریف ہے

إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿١٦﴾ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى

اگر وہ چاہے تو تم سب کو صفحہ دنیا سے مٹا دے اور تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق پیدا کر دے۔ اور یہ بات اللہ کے لئے

اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿١٧﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ

مشکل نہیں ہے۔ اور کوئی بار اٹھانے والا دوسرے کا بار نہ اٹھائے گا۔ اور اگر کوئی بھاری بوجھ اٹھانے والا

إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۗ إِنَّمَا تُنْذِرُ

کسی کو ہاتھ بٹانے کے لئے بلائے گا۔ تو اسکے بوجھ میں سے کچھ بھی اس پر نہ لادا جائے گا! خواہ وہ کتنا ہی قریبی کیوں

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَنْ

نہ ہو۔ اور اے محمدؐ آپ تو ان لوگوں کو ڈرا سکتے ہیں جو بن دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہوں اور نماز پڑھتے ہوں، اور جو شخص

تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ﴿١٨﴾ وَمَا يَسْتَوِي

بھی گناہوں سے پاک رہے گا۔ اپنی ہی ذات کے لئے پاک رہے گا۔ اور پھر جزا سزا کے لئے سب خدا کی طرف لوٹیں گے۔ اور

الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ

محمدؐ! یقیناً اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتا اور نہ اندھیرا اور روشنی اور نہ سایہ

وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ

اور دھوپ — اور نہ زندے اور مردے برابر ہوتے ہیں — ہاں جسے — اللہ چاہے

مَنْ يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيرٌ ﴿٢٣﴾

سنا سکتا ہے۔ حالانکہ جو قبروں میں ہیں آپ انہیں کچھ نہیں سنا سکتے۔ آپ تو صرف ایک ڈرانے والے رسول ہیں۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا

اے محمد بیشک ہمنے قرآن مجید کے ساتھ آپ کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ویسے تو کوئی بھی گروہ ایسا نہیں جہاں ہم نے

فِيهَا نَذِيرٌ ﴿٢٤﴾ وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

کوئی ڈرانے والا نہ بھیجا ہو۔ مگر آپ سب سے بڑے ہیں۔ اور اے محمد اگر یہ آپکی تکذیب کرتے ہیں تو یقیناً ان سے پہلوں نے بھی تکذیب کی تھی

جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ

انکے پاس بھی رسول نشانیاں صحیفے اور روشن شریعت (کتاب) لے کر آئے تھے — پھر جو

أَخَذْتُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٢٦﴾

کافر ہوگئے انہیں ہم نے پکڑ لیا پھر دیکھا ہمارے غصے کا انجام کیسا ہوا۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ سب لوگ خدا کے محتاج ہیں اور اسے کسی کی پروا نہیں! وہ اگر چاہے تو لوگوں کی ناشکری پر ان کو صفحۂ دنیا سے نیست و نابود کردے اور انکی جگہہ دوسری مخلوق لا بسائے جو انکی طرح ناشکر گذار اور نافرمان نہ ہو۔ مگر وہ اپنے بندوں پر بہت رحم کرنیوالا ہے۔ اس لئے انہیں بار بار عذاب سے ڈراتا ہے! اور پہلے لوگوں کے حالات کو بطور عبرت کے سناتا ہے۔ تاکہ وہ نافرمانیوں سے باز رہیں۔

پھر بتایا گیا ہے کہ گناہوں کا بوجھ جس نے گناہ کیا وہی اٹھائے گا۔ کسی کے ذرہ بھر گناہ میں بھی دوسرے کو نہ پکڑا جائیگا۔ بلکہ اسی سے بازپرس ہوگی! عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوچکے ہیں! اگر یہ مسئلہ ٹھیک بھی ہو تو ذرا غور کرو کہ اس سے گنہگاری کا کیسا بازار گرم ہو رہا ہے! کیونکہ گناہ کرنیوالے کو یہ خیال ہے کہ خدا کا اکلوتا بیٹا ہمارے گناہوں کا کفارہ ہوچکا۔ اب کیا ہے نجات تو ملی ہی جائے گی۔ لیکن قرآن کریم کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کسی کے گناہ کا بار نہیں اٹھائے گا۔ اس سے بدکاری کا سدِّ باب کرنا منظور ہے۔ کیونکہ ہم جب تک اس بات سے ڈرتے رہیں گے نہیں کہ ہمارے گناہوں پر عذاب ہوگا اس وقت تک ہم گناہ

کو معمولی بات سمجھتے ہیں گے سبحان اللہ قرآن کریم کی ایک ایک آیت اپنے اندر کیا کیا گوہر پنہاں رکھتی ہے لیکن دیکھنے کے لئے قرآنی آنکھ اور سمجھنے کے لئے دماغ درکار ہے۔

جُدَدٌ راستے بِیۡضٌ سفید۔ جمع ابیض کی۔ حُمۡرٌ۔ سرخ۔ جمع احمر کی
غَرَابِیۡبُ کالے سیاہ۔ سُوۡدٌ بھونرے۔ دَوَآبّ جاندار۔ جمع دابّہ کی۔
عُلَمٰٓؤُا جمع عالم کی۔ جاننے والے عَلَانِیَةً ظاہر۔ کھلم کھلا۔ لَنۡ تَبُوۡرَ کھاٹا نہ ہوگا
مُقۡتَصِدٌ میانہ روی سَابِقٌ سبقت کرنیوالے لُغُوۡبٌ تھکن تکان۔
یَصۡطَرِخُوۡنَ چلاتے ہیں۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا
کیا تم نے دیکھا نہیں کہ خدا نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر ہم نے اس سے رنگ برنگ کے پھل پیدا کیے

اَلۡوَانُهَا ؕ وَمِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیۡضٌ وَّحُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهَا وَ
اور اسی طرح پہاڑوں میں ہم نے راستے بنائے جو بعض تو سفید ہیں بعض مختلف سرخ رنگ والے۔ اور بعض

غَرَابِیۡبُ سُوۡدٌ ﴿۲۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ
سیاہ اور بھونرے ہیں۔ اسی طرح آدمی اور جانور مختلف رنگ کے ہیں۔

اَلۡوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا یَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
اللہ کے بندوں میں سے علماء ہیں کہ اس سے ڈرتے ہیں! یقیناً اللہ زبردست

عَزِیۡزٌ غَفُوۡرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَتۡلُوۡنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ
اور بخشنے والا ہے بیشک وہ لوگ جو خدا کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں

وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً یَّرۡجُوۡنَ تِجَارَةً لَّنۡ تَبُوۡرَ ﴿۲۹﴾
اور ہمارا دیا چھپے اور کھلم کھلا خرچ کرتے ہیں یقیناً وہ ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس میں کبھی گھاٹا نہ ہوگا

لِیُوَفِّیَهُمۡ اُجُوۡرَهُمۡ وَیَزِیۡدَهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوۡرٌ شَكُوۡرٌ ﴿۳۰﴾
یہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں انکے عملوں کا پورا پورا بدلہ دیدے اور اپنے فضل سے اور زیادہ بھی کردے بیشک وہ بخشنے والا اور نیک عملوں کا قدردان ہے

وَالَّذِیۡۤ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ مِنَ الۡكِتٰبِ هُوَ الۡحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ
اور اے محمد! یہ جو کتاب ہم نے آپکی طرف بذریعہ وحی نازل کی ہے بالکل برحق اور پہلی کتابوں کی مصدق ہے اور

یَدَیۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِیۡرٌۢ بَصِیۡرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ
بلاشبہ اللہ اپنے بندوں کے حال سے واقف ہے اور دیکھنے والا ہے۔ پھر ہم نے یہ قرآن انہوں بندوں

الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَ

پر نازل کیا جنہیں ہم نے انتخاب کیا تو اب بعض تو ان میں سے اپنی جانوں پر ظلم کرنیوالے ہیں۔ بعض

مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

میانہ رو ہیں اور بعض خدا کے حکم سے نیکیوں میں سبقت کرنے والے ہیں اور یہی

ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا

اس کا بڑا فضل ہے۔ یعنے وہ ہمیشہ رہنے والی بہشتوں میں داخل ہوں گے اور

يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ

اُن میں انہیں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے، اور ان کا لباس

فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا

ریشم کا ہوگا۔ اور وہ کہیں گے! اس خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے رنج و غم

الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ

دور کیا بیشک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا اور قدردان ہے جس نے اپنے فضل سے ہمیں

الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا

ہمیشہ رہنے والے گھر میں اتارا ہے کہ اس میں نہ تو ہمیں کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ کوئی

يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ

تکان اسکے برعکس کافروں کے لئے جہنم کی آگ ہوگی! اس میں نہ تو انکی زندگی ہی ختم

لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ

کی جائے گی کہ وہ مر جائیں اور نہ عذاب ہی کم کیا جائے گا کہ آرام

عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ

پائیں ہم یونہی ہر ناشکر کو سزا دیں گے اور وہ اس میں پڑے چیختے ہوں گے

فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا

کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں دوزخ سے نکال کہ ہم ان برے کاموں کی بجائے اچھے کام کریں تو جواب

نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ

ملے گا! کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جو چاہتا نصیحت حاصل کرتا، اور نیک عمل کرتا، اور کیا تمہاری پاس ڈرانے والا نہ

جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾

بھیج دیا؟ بس! اب تو عذاب کا مزہ چکھتے رہو! تم ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے۔

ع ۱۱ ۱۶

تفسیر

اللہ تعالیٰ نے شروع رکوع میں اپنی قدرت کی رنگینیاں بیان فرمائی ہیں۔ پھر خدا کی راہ میں خیرات کرنیوالوں کو پورا اجر دینے کا وعدہ ہے اور انکی خیرات کی مثال ایسی تجارت سے دی ہے کہ جس میں کوئی نقصان یا ٹوٹا نہ ہو! پھر جنتیوں کا ذکر ہے۔ اور ان کے لباس اور قیمتی جواہرات کا بیان ہے۔ جو وہ استعمال کریں گے پھر اسکے برعکس عبرت پذیری کے لئے ساتھ ساتھ دوزخیوں کا بھی بیان کر دیا۔ کہ لوگ برے کاموں سے ہٹ کر اپنی زندگی نیک کاموں میں صرف کریں۔ کیونکہ وہاں وہ لاکھ چیخ پکار کریں۔ کچھ شنوائی نہ ہوگی۔ دنیا عمل کا مقام ہے۔ عمل جیسا ہوگا ویسا اس کا بدلہ ملے گا۔

مَقْتًا غصہ — اَرُوْنِیْ مجھے دکھاؤ — تَزُوْلَا وہ دونو ہٹ جائیں۔ — زَالَتَا ہٹ گئے۔

اُمَمُ جمع اُمَّۃٌ امتیں۔ — نُفُوْرًا نفرت — لَا يَحِيْقُ پڑتی ہے۔ حق ثابت نہیں ہوتی ہیں

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
یقیناً خدا آسمانوں کی اور زمین کی پوشیدہ باتیں جانتا ہے اور وہ دلوں کی باتوں سے

الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ
بھی واقف ہے خدا وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر تم سے پہلوں کا وارث بنایا تو جو بھی

كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
کفر کریگا اسکا وبال اسی پر ہوگا اور ان کافروں کے لئے ان کا کفر انکے پروردگار کے نزدیک

اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾
غصہ ہی تو بڑھاتا ہے اور ان کافروں کا کفر انکے لئے نقصان ہی بڑھاتا ہے۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
اے محمدؐ آپ ان سے کہہ دیجئے! دیکھو! وہ شریک جنہیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو!

اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ
مجھے دکھاؤ تو انہوں نے زمین کی کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں کی پیدائش میں وہ خدا کے ساجھی تھے۔

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ
یا کیا ہم نے انہیں کتاب دی ہے۔ کہ وہ اس وجہ سے کھلی دلیل رکھتے ہوں یہ کچھ بھی نہیں ہے بلکہ یہ گنہگار

الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ

ایک دوسرے کو دھوکا فریب دے رہے ہیں یقیناً اللہ آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ۬ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ

زمین کو سنبھالے ہوئے ہے کہ وہ جگہ سے ٹل نہ جائیں۔ اور اگر وہ ٹل ہی جائیں تو اسکے بعد

اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

کوئی انہیں روک نہیں سکتا بلاشبہ خدا بڑا تحمل والا اور بخشنے والا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ

اور یہ بڑی لمبی چوڑی قسمیں کھا کر کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا رسول آئے گا

لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

تو ہم ضرور تمام امتوں سے زیادہ سیدھے راہ پر رہیں گے مگر جب انکے پاس انکی خواہش کے مطابق

نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ

واقعی رسول آگیا تو انکی نفرت اور بڑھ گئی۔ زمین پر تکبر کرنے اور بری چالیں چلنے لگے!

وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ

حالانکہ بری چالیں الٹا چلنے والوں ہی پر پڑتی ہیں پھر کیا یہ

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ

اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقہ کار کا انتظار کر رہے ہیں تو اس خدائی

لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ۬ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾

عذاب کے طریقہ میں نہ تو تبدیلی ہوگی اور نہ وہ ٹلے گا۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اور کیا انہوں نے زمین میں سیر کرکے یہ پتہ نہیں چلایا کہ ان سے پہلی قوموں کا

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَمَا

کیا انجام ہوا حالانکہ وہ ان سے قوت میں زیادہ بڑھے ہوئے تھے! اور کوئی ایسی

كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي

چیز تو ہے ہی نہیں کہ کوئی آسمانوں اور زمین میں اسے ہرادے وہ تو

الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ

بڑے علم اور قدرت کا مالک ہے اور اگر خدا بندوں پر انکے بداعمال

النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِن دَابَّةٍ وَلَٰكِن

کی وجہ سے گرفت کرتا تو روئے زمین پر ایک جاندار بھی باقی نہ چھوڑتا، لیکن وہ ہے کہ اُس نے

يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ

انہیں ایک مقرر مدت تک کے لئے ڈھیل دے رکھا ہے۔ پھر جب اُنکی مدت پوری ہو گی تو بےشک اللہ ہی اپنے بندوں

كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴿٤٥﴾

کے حال کا نگران ہو گا۔

ع ۵ / ۱۷

تفسیر

اس میں بتایا گیا ہے کہ کافروں کے کفر کی وجہ سے اللہ تعالے کو اپنر زیادہ غصہ آتا ہے اور یقینا وہ گھاٹے میں رہیں گے۔ پھر کفار و مشرکین کا ذکر ہے کہ قرآن کے نزول سے پہلے یہ دعائیں مانگا کرتے تھے۔ کہ خدا یا اہل کتاب کی طرح ہم پر بھی کوئی نبی اور کتاب اتار۔ چنانچہ جب انکی حسب مرضی نبی آیا اور کتاب نازل ہوئی تو بجائے اپنے وعدے کے مطابق سب امتوں سے زیادہ سیدھے راہ پر ہوتے لگے تکبر کرنے اور نفرت کرنے! تو بتایا گیا ہے ان کی اس سرکشی کا وہی انجام ہو گا جو پہلوں کا ہوا۔ اور خدائی عذاب آکر رہے گا۔ یہ لوگ اس عذاب کو ٹال نہ سکیں گے۔

پھر آخر میں اپنی شفقت کا بیان کیا ہے کہ اگر خدا لوگوں کے گناہوں پر فوراً گرفت کر لیا کرتا تو آج تک روئے زمین پر کوئی متنفس نہ بچتا۔ سبحان اللہ کیسا مہربان خدا ہے کہ بندوں کو مہلت دیدیتا ہے کہ شاید سدھر جائیں۔ ورنہ وہ اختیار رکھتا ہے۔ جب چاہے اُنپر عذاب نازل کرے۔

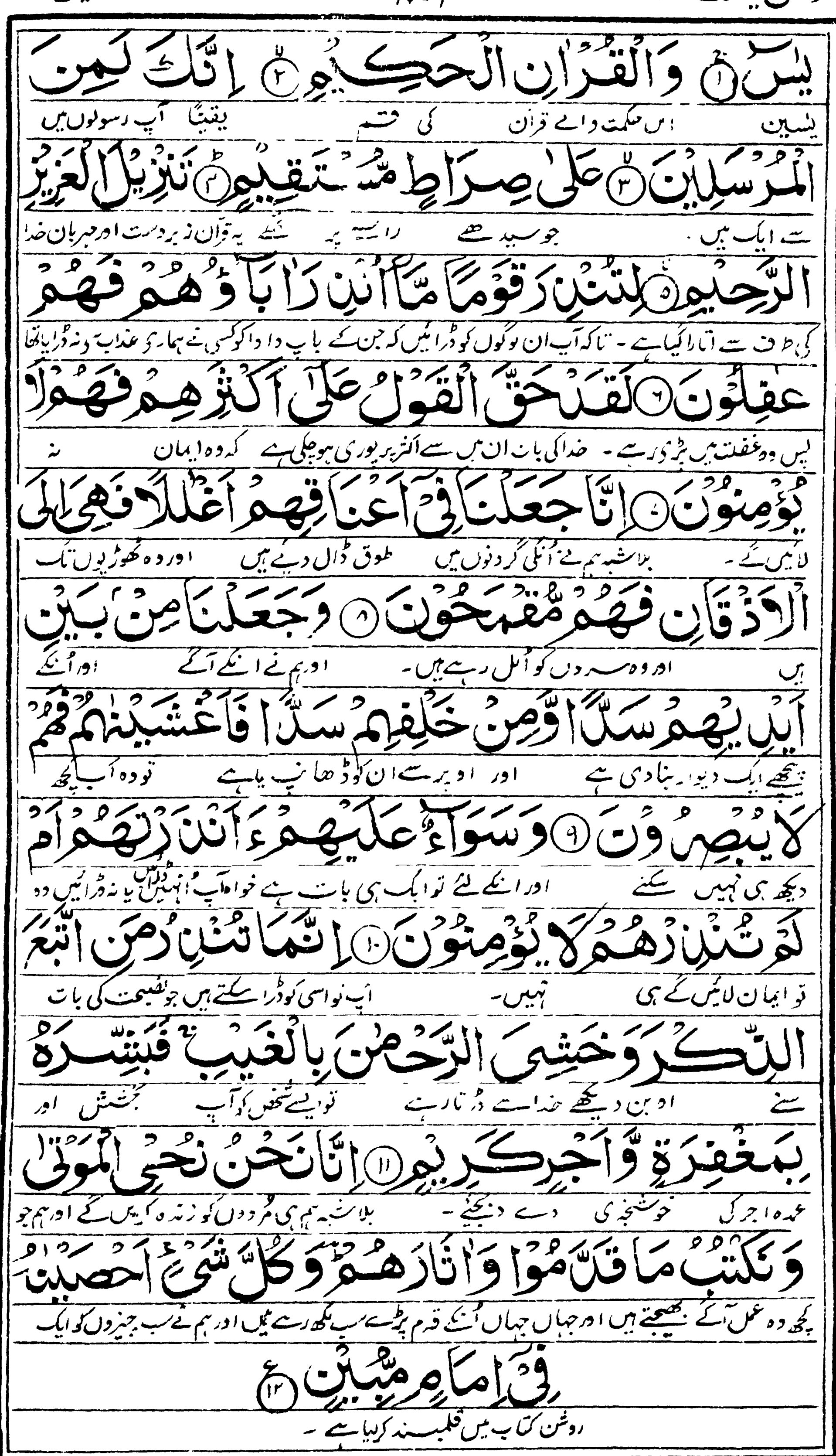
سُورَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ

تراسی آیتیں ۸۳ — پانچ رکوع ۵

تَنْزِيلَ اتارا ہوا۔ أَذْقَانِ جمع ذقن کی۔ ٹھوڑیاں۔
مُقْمَحُونَ لٹھے سر کئے ہوئے۔ سَدًّا دیوار
أَغْشَيْنَاهُمْ ہم نے انہیں ڈھانپ دیا۔ آثَارَ جو چیزیں پیچھے چھوڑی جائیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

میں رحمٰن ورحیم خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں



يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ ع

یٰسین اس حکمت والے قرآن کی قسم یقیناً آپ رسولوں میں سے ایک ہیں۔ جو سیدھے راستے پر ہیں۔ یہ قرآن زبردست اور مہربان خدا کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ تاکہ آپ ان لوگوں کو ڈرائیں کہ جن کے باپ دادا کو کسی نے ہمارے عذاب سے نہ ڈرایا تھا پس وہ غفلت میں پڑے ہیں۔ خدا کی بات ان میں سے اکثر پر پوری ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہ لائیں گے۔ بلاشبہ ہم نے انکی گردنوں میں طوق ڈال دیے ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک ہیں اور وہ سر دوں کو اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اور ہم نے انکے آگے اور اُنکے پیچھے ایک دیوار بنا دی ہے اور اوپر سے ان کو ڈھانپ دیا ہے تو وہ آپ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے اور انکے لئے تو ایک ہی بات ہے خواہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ تو ایمان لائیں گے ہی نہیں۔ آپ تو اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت کی بات سنے اور بن دیکھے خدا سے ڈرتا رہے تو ایسے شخص کو آپ بخشش اور عمدہ اجر کی خوشخبری دے دیجئے۔ بلاشبہ ہم ہی مُردوں کو زندہ کریں گے اور ہم جو کچھ وہ عمل آگے بھیجتے ہیں اور جہاں جہاں اُنکے قدم پڑتے سب لکھ رہے ہیں اور ہم نے سب چیزوں کو ایک روشن کتاب میں قلمبند کر لیا ہے۔

رکوع ۱۲ ع ۱۸

تفسیر

اس سورت کے شروع میں یٰسٓ آتا ہے اسی وجہ سے اس کا نام یٰسین ہے۔

بعضوں نے کہا ہے کہ یٰسین خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہے اور یہ اقرب الی الصواب ہے۔ کیوں کہ فوراً ہی اسکے بعد آپ کو خطاب کیا جا رہا ہے۔

اس سورت کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے قرآن کا دل کہا گیا ہے۔ مگر آج کل لوگ صرف یٰسین پڑھ لینے کو کافی سمجھتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں۔ یٰسین بھی قرآن کی اور سورتوں کی طرح ایک سورت ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جس طرح انسان کا ہر عضو اپنی اپنی جگہ ضروری ہے۔ اسی طرح قرآن کی ہر سورت اپنی جگہ بڑی فضیلت رکھتی ہے۔ اور بڑی ضروری ہے۔ کیونکہ سارا قرآن خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور خدا تعالےٰ کا کلام ہر حالت میں خواہ کہیں سے پڑھا جائے قابل قدر اور باعث ثواب اور موجب برکت ہے۔

اس رکوع میں قرآن کی قسم کھا کر کہا گیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے رسول ہیں پھر کفار کے اس گروہ کا ذکر ہے کہ جس میں کوئی نبی نہ آیا تھا۔ اور انہیں ڈرانے کو کہا ہے پھر اُن لوگوں کا ذکر ہے کہ جو بالکل راہ ہدایت پر آنے کی توفیق ہی نہیں رکھتے۔ اُن کے لئے ڈرانا نہ ڈرانا عبث ہے۔

پھر ایمان لانے والوں اور خدا تعالےٰ سے ڈرنے والوں کو خوشخبری دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ ہم نے انسان کا ہر عمل محفوظ کر لیا ہے۔ جس طرح گراموفون کے ریکارڈ ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس کی زندگی کا ریکارڈ ہمارے ہاں ٹھیرا جا رہا ہے۔

تَكۡذِبُوۡنَ تم جھوٹ بولتے ہو — تَطَيَّرۡنَا ہم نے شگونی لی۔

لَمۡ تَنۡتَهُوۡا تم باز نہ آئے — نَرۡجُمَنَّكُمۡ ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے۔

ذُكِّرْتُمْ تمہیں نصیحت کی گئی مُسْرِفُوْنَ حد سے گذرنے والے

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا

اے محمد آپ انہیں اس گاؤں والوں کا قصہ سنا دیجئے کہ جب انکے پاس ہمارے

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا

رسول آئے جب ہم نے اُنکی طرف دو رسول بھیجے مگر انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا

فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا

پھر ہم نے تیسرے کو انکی مدد کے لئے بھیجا ان سب نے کہا کہ اے لوگو یقیناً ہم تمہاری طرف خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ وہ

مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ

کہنے لگے ہم کیسے مانیں تم تو ہماری ہی طرح بس ایک آدمی ہو اور اللہ نے کوئی کتاب ہی نہیں اتاری

شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ

تم تو جھوٹ بولتے ہو۔ کہنے لگے تم مانو نہ مانو ہمارا پروردگار بخوبی جانتا ہے

اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ

کہ ہم یقیناً تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہم پر خدا کے احکام کا واضح طور پر پہنچا دینا

الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا

فرض ہے وہ کہنے لگے ہمارے لئے تمہارا آنا بڑا منحوس ثابت ہوا ہے! اگر تم ان باتوں کے کہنے سے باز

لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾

نہیں آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور ہماری طرف سے تمہیں سخت ایذا پہنچے گی

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ

وہ کہنے لگے نحوست تو یقیناً تمہارے ساتھ ہے۔ یہ خوب! کہ نصیحت کی بات اگر تمہیں کہی جائے تو تم نحوست بتاتے ہو، نہیں بات در اصل

اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ

یہ ہے کہ تم حد سے بڑھنے والے ہو۔ اور شہر کی دوسری طرف سے ایک شخص

رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾

دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا اے میری قوم پیغمبروں کی پیروی کرو

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

انکی پیروی کرو کہ جو تم سے کوئی اجر بھی نہیں مانگتے اور وہ ہدایت پر بھی ہیں۔

وقف غفران

لفظ	معنی لفظ	لفظ	معنی لفظ	لفظ	معنی لفظ
فَطَرَنِیْ	مجھے پیدا کیا	یُرِدْنِ	میرے بارہ میں ارادہ کرے	لَا یُنْقِذُوْنِ	مجھ کو نہیں چھڑا سکتے
فَاسْمَعُوْنِ	پس میری بات سنو	یٰلَیْتَ	اے کاش	خٰمِدُوْنَ	بجھنے والی آگ کی طرح

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ

اور مجھے کیا جنون ہوا ہے کہ اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ

لوٹائے جاؤ گے کیا میں اس کے سوا خدا کے علاوہ کوئی اور جھوٹا خدا بناؤں؟ حالانکہ اگر وہ

الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا

خدائے رحمٰن مجھے نقصان دینا چاہے تو نہ ان کی سفارش میرے کسی کام آئے

وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾

اور نہ وہ مجھے اس سے بچا سکیں ایسا ہو تو میں بیشک بڑی فاش غلطی میں پڑ جاؤں گا

اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِیْلَ ادْخُلِ

میں تو بلاشبہ تمہارے پروردگار کے ساتھ ایمان لا چکا ہوں پس تم میری بات سنو اس سے کہا گیا جنت

الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ

میں داخل ہو جا! اس وقت اس نے کہا اے کاش! میری قوم جان لیتی کہ خدا نے مجھے بخش دیا ہے

رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا

اور مجھے اپنے عزت والے بندوں میں شریک کر لیا ہے اور اے محمدؐ! ہم نے اس کی قوم پر

عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ

آسمان سے کوئی لشکر ہلاکت کے لئے نہیں اتارا تھا! اور نہ ہی ہم ایسا

وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً

کرنے والے ہی تھے وہ تو بس ایک ہی چنگھاڑ تھی

وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾ یٰحَسْرَةً عَلَی

کہ جس کے سنتے ہی وہ بجھ بجھا کر رہ گئے کتنا افسوس ہے

الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ

ان بندوں پر کہ جن کے پاس جب کوئی رسول آیا تو وہ اُس سے

يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ

ٹھٹھا ہی کرتے رہے! اے محمدؐ! کیا ان کفار مکہ نے غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے ہم نے

الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾ وَإِنْ كُلٌّ

کتنی امتیں ہلاک کر ڈالیں اور یہ کہ اب وہ ان کے پاس لوٹ کر بھی نہیں آرہے اور ان

لَمَّا جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾

میں کوئی ایسا نہیں جو مجموعی طور پر ہمارے روبرو حاضر نہ کیا جائے

نصف القرآن

ع ۲ ۱

تفسیر

اس رکوع کے مطالب کا سلسلہ اس سے پہلے کے رکوع سے ہے یعنی شہر انطاکیہ کے لوگوں کی نافرمانی اور سرکشی کا بیان ہے کہ کس طرح اُنہوں نے پیغمبروں کو ستایا اور منحوس بتایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راہ خدا میں تبلیغ کرنے میں کتنی دشواریاں سامنے آتی ہیں۔ پھر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دین خداوندی کے پھیلانے میں جو لوگ پیغمبروں کی نیابت کرتے ہیں یا ان کے بعد تبلیغ کا کام اپنے ذمہ لیتے ہیں، اُن سے اُن کی قوم کیا سلوک کرتی ہے لیکن اس کا جو اجر عظیم خدا کے ہاں سے اُنہیں ملتا ہے وہ اُن مصائب کے مقابلے میں ہزارہا درجہ بہتر ہوتا ہے!

پھر کیا وجہ ہے کہ ہم بھی قرآن کی تبلیغ کرنے کے لئے اپنے کو وقف کرکے اس اجر عظیم کے مستحق نہ بنیں؛ ہمارا فرض ہے کہ مرد میدان بنکر سب مصیبتوں کو برداشت کرتے ہوئے قرآن ہاتھ میں لے کر کھڑے ہوجائیں اور آخر دم تک اسی فرض کو انجام دیتے رہیں۔

عُيُونِ	جمع عین چشمے	عَمِلَتْهُ	اس کو کیا ہوا اس نے	نَسْلَخُ	ہم ادھیڑ لیتے ہیں کھینچ نکالتے ہیں
مُظْلِمُونَ	وہ اندھیرے میں ہوتے ہیں	عَادَ	وہ لوٹا	عُرْجُونِ	سوکھی ہوئی ٹہنی
قَدِيمِ	پرانی	يَسْبَحُونَ	وہ تیرتے ہیں	مَشْحُونِ	بھری ہوئی

يَرْكَبُوْنَ وہ چڑھتے ہیں صَرِيْخَ فریاد سننے والا يُنْقَذُوْنَ وہ بچائے جائیں گے
اَنُطْعِمُ کیا ہم کھانا کھلائیں اَطْعَمَهٗ وہ اس کو کھلاتا تَاْخُذُهُمْ وہ ان کو پکڑ لیگی
يَخِصِّمُوْنَ وہ جھگڑتے ہونگے تَوْصِيَةً وصیت کرنا

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا
اور اُن کافروں کے لئے یہ بیجان زمین ہی ایک کافی نشانی ہے ہم اُسے زندہ کرتے ہیں پھر اُس میں سے
مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ
اناج پیدا کرتے ہیں جس میں سے یہ کھاتے ہیں اور پھر اسی زمین میں ہم نے کھجوروں
مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾
اور انگوروں کے باغ لگا رکھے ہیں اور اُس میں چشمے جاری کر دیے ہیں
لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا
تاکہ وہ ان باغوں سے میوے کھائیں جنہیں اُنھوں نے اپنے ہاتھوں سے نہیں بنایا پھر بھی یہ کیوں
يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا
ان نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے بہت عالی مرتبہ اور پاک ہے وہ ذات جس نے جو کچھ زمین اگاتی
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾
ہے اور ان کی اپنی جنس میں اور جن کو جانتے بھی نہیں ان میں سے ہر ایک چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا
وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ښ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ
یہ رات ہماری قدرت کی ایک بڑی نشانی ہے کس طرح پھر اس کے بعد جب وہ اندھیرے میں ہی
مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ
ہوتے ہیں ہم اس میں سے دن کو کھینچ نکالتے ہیں اور پھر یہ سورج جو اپنے ٹھیرائے ہوئے سفر پر چلا جا رہا
تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ۭ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ
ہے اور یہ اسی زبردست علم والے کا مقرر کیا ہوا ہے اور پھر دیکھو ہم نے چاند کے لئے منزلیں مقرر کر
حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ
دیں ہیں یہانتک کہ ہر بار ایک منزل میں وہ پرانی سوکھی ہوئی ٹہنی کا سا ہو جاتا ہے اور دیکھو نہ تو سورج
يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ
سے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو جا پکڑے اور نہ ہی رات سے یہ ہو سکتا ہے کہ وہ دن سے آگے

النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰیَةٌ لَّهُمْ

بڑھ جائے ہر ایک اپنے اپنے دائرہ میں چکر لگا رہا ہے اور پھر ان کے لئے یہ بھی ہماری

اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾

قدرت کی نشانی ہے کہ ہم ان کی نسلوں کو بھری ہوئی کشتیوں میں سمندر میں اٹھاتے رہتے ہیں اسی طرح ان کے

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ

لئے اور بھی چیزیں ہم نے پیدا کر دیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں اگر ہم چاہیں تو

نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾

ان کو سمندر میں ہی کشتی الٹ کر غرق کر دیں جہاں کوئی ان کی فریاد سننے والا نہ ہو اور نہ یہ بچائے جا سکیں

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ

یہ سب کیا ہماری طرف سے رحمت ہے کہ انہیں ایک مدت تک فائدہ اٹھانے کو مہلت دیتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے

اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

جو برے کام اب تم کر رہے ہو اور جو تم اس سے پہلے کر چکے ہو ان سے باز آؤ اور عذاب سے ڈرو تاکہ اللہ کی طرف

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ

سے بھی تم پر رحم کیا جائے اور ان کی حالت تو یہ ہے کہ ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے جو

رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ

نشانی بھی ان کے پاس لائی جاتی ہے تو یہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اور پھر جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ

کہ جو کچھ تمہیں اللہ نے دے رکھا ہے اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو ایمان والوں سے کہتے ہیں کیا ہم ان لوگوں کو اپنا مال

اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ

کھلاتے پھریں جن کو اگر اللہ کھلانا چاہتا تو آپ ہی ان کو ہی کھانے کو دیتا ہم سے کیوں کھلوانا معلوم ہوتا ہی کہ تم

اَنْتُمْ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۷﴾ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا

بالکل پاگل سے ہو رہے ہو اور کہتے ہیں کہ وہ وعدہ کب

الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۸﴾ مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً

ہے اگر تم سچے ہو سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ یہ انتظار میں ہیں کہ

وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

یہ اپنی کاروبار میں ہی جھگڑ رہے ہوں اور انہیں ایک سخت چنگھاڑ آ پکڑے یہ یاد رکھیں پھر ان بس اتنی بھی

ع ۱۸ / ۲

تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾

طاقت نہیں رہے گی کہ یہ کسی کو وصیت کریں یا گھروں کو ہی لوٹ کر جا سکیں

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور قدرت کے ثبوت میں انسانوں کے سامنے عام دنیا کے روز و شب کے معاملات کو پیش کیا گیا ہے اور انہیں غور کرنے کو کہا ہے۔ اور پھر خود ہی بتایا ہے کہ دیکھو کس طرح چاند سورج دن اور رات ایک قاعدے کے مطابق بدلتے رہتے ہیں کبھی یہ نہیں ہوتا کہ سورج اور چاند دونوں ایک ہی وقت اکٹھے ہو جائیں اور نہ یہ کبھی ہوا ہے کہ رات اتنی بڑھ جائے کہ دن ہی غائب ہو جائے ان سب باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی قدرت ہے جو ان کو ایک اندازے سے چلا رہی ہے ورنہ یہ اس پابندی سے کبھی کام نہ کرتے۔ اور وہ قدرت ایک ہی ہو سکتی ہے یعنی ذات باری تعالیٰ اس کے بعد کافروں کا بیان ہے کہ کس طرح وہ ہر ایک بات سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ جب انہیں کہا جاتا ہے کہ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو تو کہتے ہیں۔ ہم کیوں کریں یہ تو خدا کی مرضی ہے کہ یہ بھوکے مریں۔ اگر اس کی مرضی نہ ہوتی تو وہ انہیں امیر کیوں نہ بنا دیتا۔ وہ بیوقوف یہ نہیں سمجھتے کہ خدا ایسا کر سکتا ہے مگر یہ اس کی مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں ثواب حاصل کرنے کی توفیق دی اور موقعہ دیا اگر ایسا نہ کرتا تو ہم نیک کیسے شمار کئے جاتے اس کے بعد انہیں بتایا گیا ہے کہ اللہ کا عذاب کس طرح یکدم آتا ہے ہمیں ان باتوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

نُفِخَ	پھونکا جائے گا بجایا جائے گا	صُوْرِ	قرنا۔ بگل	اَجْدَاثِ	قبریں
يَنْسِلُوْنَ	وہ دوڑ پڑیں گے	مَرْقَدِ	قبر۔ سونے کی جگہ	شُغُلٍ	دھندا۔ کام
فٰكِهُوْنَ	جی بہلانے والے	امْتَازُوا	تم الگ ہو جاؤ	جِبِلًّا	خلقت
اِصْلَوْا	تم اس میں داخل ہو جاؤ	تُكَلِّمُنَآ	ہم سے باتیں کرینگے	لَطَمَسْنَا	البتہ ہم مٹا دیتے
اسْتَبَقُوا	وہ دوڑیں	مَسَخْنَا	ہم بگاڑ دیں۔ مسخ کر دیں	مُضِيًّا	آگے بڑھنا

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ

اور پھر جب بگل بجایا جائے گا تو فوراً وہ اپنی قبروں سے اٹھ اٹھ کر اپنے پروردگار کی طرف

يَنْسِلُونَ ﴿٥١﴾ قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا ۜ

دوڑیں گے اور کہیں گے ہائے ہماری بدبختی یہ کس نے ہمیں ہماری سونے کی جگہ سے اٹھایا

هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٢﴾ إِنْ كَانَتْ

ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کا تمہارے پروردگار نے تمہیں وعدہ دیا تھا اور پیغمبروں نے اس کی تصدیق

إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٥٣﴾

کی تھی پھر ہوگا کیا بس ایک چنگھاڑ سی ہوگی اور وہ سب کے سب ہمارے سامنے حاضر ہو جائیں گے

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ

اور ہم اعلان کر دیں گے کہ آج کسی جان پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں ہوگا اور جو کچھ تم نے دنیا میں کیا

تَعْمَلُونَ ﴿٥٤﴾ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ

ہوگا تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا بے شک آج کا دن جنتی اپنے شغل میں دل بہلا

فَاكِهُونَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ

رہے ہونگے وہ اور انکی بیویاں سائے میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے

مُتَّكِئُونَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُمْ مَا يَدَّعُونَ ﴿٥٧﴾

ہونگے وہاں انکے لئے ہر طرح کے پھل کھانے کو ہونگے اور جو کچھ بھی وہ مانگیں گے انکو ملیگا

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا

اور انکے مہربان پروردگار کی طرف سے انہیں سلامتی کا پیغام دیا جائے گا پھر پروردگار حکم دے گا اے مجرمو

الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٩﴾ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا

تم جنتیوں سے علیحدہ ہو جاؤ۔ اور ان سے کہیگا اے آدم زادو کیا میں نے تمہیں جتلا نہیں دیا تھا کہ شیطان

تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿٦٠﴾ وَأَنِ

کے بندے نہ بننا وہ تمہارا صریح دشمن ہے اور تمہیں یہ

اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ أَضَلَّ

کہا تھا کہ میری ہی عبادت کرنا یہی سیدھا رستہ ہے یقیناً اس نے تم میں سے بہت

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ﴿٦٢﴾ هَٰذِهِ

سی خلقت کو گمراہ کر دیا کیا تمہیں عقل نہیں تھی جو اس کے پھندے میں پھنس گئے اچھا تو اب

وقف لازم — وقفہ غفران — وقف منزل — وقف غفران

جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا

یہ جہنم ہے جس کا تم نافرمانوں کو وعدہ دیا گیا تھا آج اپنے کفر کی پاداش میں اس

كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا

میں داخل ہو اور دیکھو آج کے دن ہم تمہارے مونہوں پر مہر لگا دینگے اور جو کچھ تم نے

أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٦٥﴾ وَ

کیا ہوگا اس کی شہادت ہمارے سامنے تمہارے ہاتھ پاؤں بول کر دیں گے اگر

لَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ

ہم چاہتے تو ان کافروں کی دنیا میں ہی آنکھیں پھوڑ دیتے پھر یہ راستہ ڈھونڈنے کے لئے دوڑتے

يُبْصِرُونَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا

مگر نہ پا سکتے اور اگر ہم چاہتے تو یکدم ان کی شکلیں بگاڑ دیتے پھر یہ نہ تو آگے ہی

اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ﴿٦٧﴾

بڑھ سکتے اور نہ پیچھے ہی ہٹ سکتے

ع ۴ ۱۷ ۴

تفسیر

اس رکوع میں قیامت کے قائم ہونے کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح کافر اپنی قبروں سے گھبرائے ہوئے اٹھیں گے اس کے بعد جنتیوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح وہ آرام میں ہونگے ان کی وہاں ہر ایک خواہش پوری کی جائے گی۔ اس کے بعد پھر دوزخیوں سے سوال وجواب کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح ان کے ہاتھ پاؤں ان کے گناہوں کی شہادت دیں گے پھر انہیں نصیحت کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ اس دنیا میں ہی انہیں اندھا کر سکتا ہے ان کی شکلیں بدل سکتا ہے انہیں اُس سے ڈرنا چاہیئے۔ اور نہ اس کی دی ہوئی مہلت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

نُعَمِّرْهُ ہم عمر دیتے ہیں بوڑھا کرتے ہیں نُنَكِّسْهُ ہم اس کو الٹا کرتے ہیں پلٹتے ہیں يَحِقَّ وہ ہیم کرتا ہے۔ پورا کرتا ہے
ذَلَّلْنَا ہم نے ذلیل کیا۔ مطیع کیا رَكُوبُ سواریاں مَشَارِبُ پینا ہے
خَصِيمٌ جھگڑنے والا رَمِيمٌ گلی ہوئی۔ کھوکھلی اَخْضَرِ ہرا۔ سبز

نُوْقِدُوْنَ تم جلاتے ہو خَلّٰقُ بہت پیدا کرنے والا

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾

کیا وہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ ہم دنیا میں جس کو بوڑھا کر دیتے ہیں اس کی ہیئت ہی پلٹ دیتے ہیں

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

اور ہم نے اپنے پیغمبر کو شعر کہنا نہیں سکھایا اور یہ اس کے لئے مناسب بھی نہیں تھا بلکہ اسے جو کچھ سکھایا وہ

وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ

ایک نصیحت کی چیز یعنی بالکل واضح قرآن ہے اور یہ اس لئے کہ جس کا دل زندہ ہو اسے عذاب سے ڈرائے اور

الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا

کافروں پر تو مردہ ہونے کی ہی مثل سچی ہوتی ہے۔ ان کافروں نے کیا اتنا بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے کس طرح ان

عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَذَلَّلْنٰهَا

کے لئے اپنے ہاتھوں سے یہ چوپائے بنائے جن کے اب یہ مالک بنے بیٹھے ہیں۔ پھر ان کو ان کا بالکل مطیع

لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا

کر دیا۔ ان میں سے اکثر پر تو یہ سوار ہوتے ہیں اور ان میں سے کئی ایک کو کھاتے بھی ہیں اور ان میں ان کیلئے

مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ

اور بھی کئی قسم کے فائدے ہیں پھر یہ شکر کیوں نہیں کرتے اور انہوں نے اللہ کو چھوڑ

دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

کر اور معبود بنا رکھے ہیں اس امید پر کہ وہ ان کی مدد کریں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ

نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ

ان کی ذرہ بھر بھی مدد نہیں کر سکتے اور یہ قیامت کے دن انکی فوج بنکر پکڑے ہوئے ہمارے سامنے لائے جائیں گے

قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَلَمْ

اے محمد تجھے ان کی بیہودہ باتوں سے رنجیدہ نہیں ہونا چاہئے ہم سب جانتے ہیں جو یہ چھپ چھپا کر کہتے ہیں اور جو اعلانیہ کہتے ہیں

يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

کیا انسان نے اس بات پر بھی غور نہیں کیا کہ ہم نے ہی تو اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے پھر اب وہ بڑا جھگڑالو بن

مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ

رہا ہے اور ہمارے متعلق ہی مثالیں بیان کر رہا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول ہی چکا ہے اور کہتا ہے کون

وقف لازم

يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝٧٨ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ

ہے جو گلی ہوئی ہڈیوں کو زندہ کر سکتا ہے اے محمد اس سے کہہ دے وہی دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے جس

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۝٧٩ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ

نے پہلی مرتبہ اسکو ہڈی کی شکل دی تھی اور وہ ہر چیز کے پیدا کرنے کو اچھی طرح سے جانتا ہے اور وہ وہی ہے جس نے

مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝٨٠

سبز درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کر دی جسے اب جلا رہے ہو

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ وہ ذات جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اسبات پر بھی قادر نہیں کہ

يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰي ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝٨١ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ

دوبارہ ان جیسے آدمی پیدا کر سکے کیوں نہیں بلکہ وہ تو بہت ہی زبردست پیدا کرنیوالا ہے اور ہر ایک چیز سے واقف ہے اسکا

اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٨٢ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ

کام پیدا کرنا کیا ہے جب وہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اس سے کہتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے دیکھو وہ

بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝٨٣

ذات کس قدر پاک ہے جس کے قبضہ میں تمام آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے اور یاد رکھو تم سب اسی کی طرف لوٹو گے

نصف غفران

ع ۵ / ۴

تفسیر

اس رکوع میں کافروں کو اندھا کر دینے یا شکل بدل ڈالنے کے متعلق دلیل دیکر سمجھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر یہ کتنا آسان ہے۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے ایک بچہ جوان ہوتا ہے پھر بوڑھا ہوتا ہے جوانی میں جہاں اسے ہر طرح کی طاقت حاصل تھی ویسے ہی بڑھاپے میں اسے ہر طرح سے کمزوری محسوس ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ پھر بچہ سے زیادہ کمزور ہو جاتا ہے۔ دانت جھڑ جاتے ہیں۔ آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں تک ہلنے سے رہ جاتے ہیں۔ یہ شکل کا مسخ ہونا نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ قرآن شعر و شاعری نہیں جسے محض دل خوش کرنے کے لئے پڑھا جائے۔ بلکہ اس کو نصیحت حاصل کرنے کے لئے پڑھنا چاہیے۔ اور جو اس سے نصیحت حاصل نہیں کر سکتا وہ حقیقت میں مُردہ ہے۔ اسے زندہ کہنا ہی فضول ہے اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی نشانیاں دکھا کر کافروں کو عبرت دلائی ہے۔ اس کے بعد کافروں کی اسبات کا جواب دیا گیا

ہے کہ انسان کی جب ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو وہ پھر دوبارہ کیسے پیدا ہوگا۔ قرآن بتاتا ہے کہ کیا انہوں نے اپنے پہلی مرتبہ پیدا ہونے پر غور نہیں کیا کہ کس طرح ہم نے معمولی نطفہ سے ہڈیاں گوشت اور سب چیزیں بنا کر انسان کو پیدا کیا۔ جو ایک بار ایک کام کر سکتا ہے تو وہ ضرور دوسری مرتبہ بھی کر سکتا ہے۔ آخیر میں بتایا گیا ہے کہ ہم سب کو اُسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے ہمیں چاہئے کہ ہوشیار رہیں۔ اور اسکی یاد سے غافل نہ ہوں تاکہ کہیں اُس کے پاس جب جائیں تو شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

ایک سو بیاسی آیتیں سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ پانچ رکوع

صٰفّٰت صف باندھکر کھڑے ہونیوالے زٰجِرٰتِ جھڑکنے والے زَجْرًا جھڑکی

تٰلِيٰتِ تلاوت کرنے والا كَوَاكِبِ ستارے جمع کوکب کی مَارِدٍ سرکش

يَسَّمَّعُوْنَ سن سکتے مَلَاِ عالم۔ فرشتے يُقْذَفُوْنَ مارے جاتے ہیں

دُحُوْرًا بھگانے کے لئے وَاصِبٌ دائمی۔ لازم ہوجانیوالا خَطِفَ اچک لے

خَطْفَةَ اڑتی بات اچک لیجانا فَاسْتَفْتِهِمْ پس اُن سے پوچھو لَازِبٍ لیسدار

يَسْتَسْخِرُوْنَ ہنسی اڑاتے ہیں زَجْرَةٌ جھڑکی يَوْمُ الْفَصْلِ فیصلہ کا دن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝١ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝٢ فَالتّٰلِيٰتِ

قسم ہے صف باندھ کر کھڑے ہونیوالوں کی پھر قسم ہے جھڑکنے والوں کی پھر قسم ہے قرآن کی تلاوت

ذِكْرًا ۝٣ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝٤ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کرنے والوں کی کہ یقیناً تمہارا معبود یکتا ہے آسمانوں زمین اور ان کے درمیان کی

وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝٥ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ

چیزوں اور رب سمتوں کا مالک ہے یقیناً ہم نے دنیا کے آسمان

الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ

کو ستاروں سے زینت بخشی اور ہر سرکش شیطان سے حفاظت کرنے

مَّارِدٍ ﴿٧﴾ لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ

کے لئے انہیں نگہبان بنایا اب وہ حاکم بالا کی گفتگو یاں نہیں لے سکتے اور ہر جانب سے انہیں

مِن كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾ دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ﴿٩﴾

مار پڑتی ہے بھگانے کے لئے اور ان کے لئے دائمی عذاب ہے

إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾

ہاں اب کوئی اڑتی سی بات اچک لے تو روشن ستارا اس کا پیچھا کرتا ہے

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا

اے محمد ﷺ ان سے پوچھئے کہ از روئے پیدائش یہ زیادہ مشکل تھے یا ان چیزوں کا پیدا کرنا مشکل ہے

خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿١٢﴾

جو ہم نے پیدا کی ہیں ان کے مقابلے میں انہیں تو ہم نے معمولی لیسدار شے سے پیدا کیا ہے کیا آپ ان کے انکار

وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ﴿١٤﴾

پر تعجب کرتے ہیں حالانکہ وہ ہنسی کر رہے ہیں اور جب انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو نصیحت حاصل نہیں کرتے اور جب انہیں کوئی

وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا

کوئی نشانی دکھائی جاتی ہے تو تمسخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو صاف جادو ہے اور کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور

تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ﴿١٦﴾ أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿١٧﴾

ہماری مٹی اور ہڈیاں ہی رہ جائیں گی تو کیا ہم پھر اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے پہلے آباء و اجداد بھی؟

قُلْ نَعَمْ وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ﴿١٨﴾ فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ

آپ کہہ دیجئے، ہاں اور تم سب انکار کی وجہ سے ذلیل ہو کر آؤ گے وہ تو ایک جھڑکی ہوگی اور بس!

فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا هَٰذَا يَوْمُ

یہ سب فوراً قبروں سے نکل کر ادھر ادھر دیکھنے لگیں گے پھر کہیں گے: ہائے ہماری شامت یہ تو قیامت

الدِّينِ ﴿٢٠﴾ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢١﴾

ع ۱ ۲۱ ۵

کا دن آگیا جواب ملے گا ہاں یہ وہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے

تفسیر

شروع رکوع میں ان فرشتوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں جو صف باندھے ہوئے خدا کی تسبیح میں مشغول

رہتے ہیں۔ اسی لئے اس سورت کا نام بھی صٰفّٰت ہے ؛ جو لوگ مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کا یقین نہیں رکھتے انہیں قائل کیا گیا ہے۔ کہ یہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں جو ہم سے ہو نہ سکے گی اس سے قبل ہم کیسی کیسی مشکل چیزیں پیدا کر چکے ہیں۔

اُحْشُرُوْا	ان کو اکٹھا کرو	اِهْدُوْهُمْ	انکو رستہ بتا دو	قِفُوْهُمْ	ان کو ٹھہرالو
مَسْئُوْلُوْنَ	پوچھے جانے والے	تَنَاصَرُوْنَ	ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں	ذَآئِقُوْنَ	چکھنے والے ہیں
اَغْوَيْنٰكُمْ	ہم نے تمہیں گمراہ کیا	مُشْتَرِكُوْنَ	مل جل کے شریک ہیں	تَارِكُوْا	چھوڑنے والے
فَوَاكِهُ	میوہ جات پھل وغیرہ	مُتَقٰبِلِيْنَ	آمنے سامنے بیٹھے ہوئے	يُطَافُ	طواف کریں گے
كَاْسٍ	پیالہ	مَعِيْنٍ	سفید شراب	شَارِبِيْنَ	پینے والے
غَوْلٌ	جھگڑا	يُنْزَفُوْنَ	مدہوش ہونگے	قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ	نیچی نگاہ والیاں
عِيْنٌ	بڑی آنکھوں والی	بَيْضٌ	انڈے	مَكْنُوْنٌ	حفاظت سے رکھے ہوئے
مُصَدِّقِيْنَ	تصدیق کرنے والے	مَدِيْنُوْنَ	بدلہ دیئے جانے والے	مُطَّلِعُوْنَ	اطلاع پانے والے
اَطَّلَعَ	جھک کر دیکھا	سَوَآءِ	بیچ	كِدْتَّ	قریب تھا کہ تو
تُرْدِيْنِ	مجھے ہلاک کروگے	مُحْضَرِيْنَ	حاضر کئے جانے والے	مَيِّتِيْنَ	مرنے والے
زَقُّوْمِ	تھوہر	اَصْلِ	جڑ۔ گہرائی	رُءُوْسُ	سروں
اٰكِلُوْنَ	کھانے والے	مَالِئُوْنَ	بھرنے والے	شَوْبًا	ملونی۔ ملائی
اَلْفَوْا	پایا	اٰثٰرِهِمْ	ان کے قدم بقدم	يُهْرَعُوْنَ	دوڑتے ہیں

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾

(حکم ہوگا) نافرمانی کرنے والے اور انکی بیویوں اور ان جھوٹے معبودوں کو اکٹھا کرو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوْهُمْ

جنہیں وہ خدا کے علاوہ پکارتے تھے اور جہنم کی راہ دکھا دو (ا) چھا ذرا

اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿٢٤﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿٢٥﴾ بَلْ هُمُ

ٹھہراؤ! کہ ان سے کچھ پوچھا جائے گا۔ کہا جائے گا کیا بات ہے تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ہو ایسا

الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

نہیں ہوگا بلکہ اس دن تو وہ بڑے تابعدار بنے کھڑے ہونگے اور ایک دوسرے سے لوں سوال

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿٢٨﴾

کریں گے کہیں گے! تم ہمارے داہنی طرف سے آتے تھے اور ہمیں گمراہ کرتے تھے

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ

وہ کہیں گے: تم پہلے کب ایماندار تھے کہ ہمارے بہکانے میں آگئے؟ اور ہمارا تم پر زور کیا تھا؟ بات

مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا

یہ نہیں بلکہ تم خود ہی بڑے سرکش لوگ تھے ہم پر تو ہمارے پروردگار کا

قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا

وعدہ پورا ہوگیا کہ ہم عذاب کا مزہ چکھنے والے ہیں ہم تو گمراہ تھے ہی ہم نے تم کو بھی اپنے ساتھ

غٰوِيْنَ ﴿٣٢﴾ فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾

ملالیا! بس آج کے دن یہ سب عذاب میں برابر کا حصہ لیں گے

اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا

ہم گناہگاروں کو یوں ہی سزا دیتے ہیں بے شک یہی ہیں کہ جب اُن سے

قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا

کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو سرکشی کرتے تھے اور کہا کرتے تھے! کہ ہم

لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ

کیا ایک دیوانے شاعر کے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں یقیناً محمد مجنون نہیں ہیں بلکہ وہ ٹھیک

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَمَا

بات کہتے ہیں اور اور رسولوں کی تصدیق کرتے ہیں تم یقیناً دردناک عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو اور تمہیں

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٤٠﴾

ایسی ہی سزا دی جائے گی جو تم کرتے تھے مگر خدا کے خالص بندوں کو نہیں

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿٤١﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٤٢﴾

ان کے لئے تو بڑی عمدہ غذائیں مقرر ہیں یعنی میوے وغیرہ اور ان کی بڑی عزت کی جائے گی

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ

نعمتوں والی جنتوں میں اعلیٰ تختوں پر ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہونگے اور شراب کا

بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ

دور چل رہا ہوگا جو سفید رنگ کی ہوگی اور اس کے پینے والے بڑی لذت پائیں گے نہ خمار

وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ

کی وجہ سے دردِ سر ہوگا اور نہ وہ اس کے سبب بہک جائیں گے اور ان کے پاس بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں نیچی

عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

نگاہیں کئے بیٹھی ہونگی گویا وہ حفاظت سے رکھے ہوئے انڈے ہیں پھر وہ آپس میں بات چیت کرنے

بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّيْ كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾

لگیں گے ان میں سے ایک کہے گا! میرا ایک ہم نشین (دوست) تھا

يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا

وہ کہا کرتا تھا کیا تو بھی تصدیق کرنے والوں میں سے ہوگیا ہے؟ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی

وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾

اور ہڈیاں ہوکر رہ جائیں گے! اسوقت کیا ہم جزا سزا کے لئے دوبارہ اٹھائے جائیں گے پھر وہ کہے گا کیا تم

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ

جھک کر دوزخیوں کا حال دیکھنے والے ہو؟ چنانچہ وہ بھی جھکے گا! اور اسے جہنم کے بیچ میں دیکھے گا اور بول اٹھے گا! "خدا کی قسم!

لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾

تو نے تو مجھے بھی ہلاک کیا تھا" اور اگر میرے پروردگار کا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو مجھے بھی عذاب ہوتا۔ اب

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ

بتا کیا ہمیں کہتا نہیں تھا کہ ہم نہیں مریں گے مگر یہی ہماری پہلی موت! اور نہ ہمیں آخرت میں

بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ

عذاب دیا جائے گا یقیناً یہ بہت بڑی کامیابی ہے اسی کے مثل

هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ

عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے! تو کیا یہ جنتیوں کی مہمانی اچھی ہے یا وہ تھوہڑ کا درخت جو

الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ

دوزخیوں کو کھانے کے لئے دیا جائے گا ہم نے اس درخت کو ظالموں کیلئے موجب امتحان بنایا ہے تحقیق وہ ایک درخت ہے جو

تَخْرُجُ فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ﴿٦٤﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ ﴿٦٥﴾

قعر دوزخ سے نکلتا ہے - اور اس کے شگوفے ایسے ہوں گے جیسے شیطانوں کے سر

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ اِنَّ

پس وہ بھوک میں اسی سے کھائیں گے! اور اسی سے پیٹ بھریں گے ۔ پھر اس پر سے

لَهُمْ عَلَیْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِالَى

ان کو گرم پانی کی ملونی دیجائے گی ۔ پھر یقیناً ان کا اصل ٹھکانا دوزخ ہی

الْجَحِیْمِ ﴿٦٨﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلٰۤى

رہے گا کیونکہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ انہوں نے اپنے باپ دادوں کو غلطی پر پایا! پھر وہ بھی

اٰثٰرِهِمْ یُهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿٧١﴾

انکے نقش قدم پر دوڑتے چلے جا رہے ہیں یقیناً ان سے قبل بہت سے پہلے لوگ گمراہ ہوئے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿٧٢﴾ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

اور ہم نے بلاشبہ ان میں اپنے عذاب سے ڈرانے والے رسول بھیجے پھر انہوں نے تکذیب کی! تو دیکھو کہ جنہیں

الْمُنْذَرِیْنَ ﴿٧٣﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿٧٤﴾

ڈرایا گیا تھا ان پر کیسا سخت عذاب آکر رہا مگر اس سے وہ مستثنیٰ ہیں جو اللہ کے مخلص بندے ہیں

ع ۲ ۵۳ ۶

تفسیر

اس رکوع میں جھوٹے معبودوں کا ذکر اور ان کی بے بسی کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح قیامت میں لوگ ایک دوسرے پر لعن طعن کریں گے! اور سب کو یکساں عذاب دیا جائے گا! وہ سب خدا کے شریک ٹھہراتے تھے اور آنحضرت کو شاعر اور دیوانہ کہنے کی یہی سزا ہو گی! کہ وہ دردناک عذاب کا مزہ چکھیں گے!

اس کے برعکس جنتی جنت میں عیش کریں گے! جو چیز چاہیں گے اس میں ملے گی!

پھر جو دوزخ کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھینچا گیا ہے! کہ کس طرح اس میں وہ لوگ پڑے چیختے چلاتے ہوں گے جنہیں دوبارہ جی اٹھنے کا یقین ہی نہ تھا! اور اسی خیال میں وہ خوب جی کھول کر دنیا میں گناہ کر چکے تھے! اور اپنے باپ دادوں کی غلطی پر اڑے رہے -

مُجِيبُونَ جواب دینے والے فریاد سننے والے | بٰقِينَ باقی رہنے والے | نَظْرَةً ایک نگاہ۔ ایک نظر
نُجُومُ ستارے جمع نجم کی | سَقِيمٌ بیمار | رَاغَ متوجہ ہوا۔ پوشیدہ گیا
يَزِفُّونَ دوڑتے ہوئے | اَبْنُوا بناؤ۔ تعمیر کرو | اَذْبَحُكَ میں تجھے ذبح کرتا ہوں
اِفْعَلْ کر ڈال | تُؤْمَرُ تجھے حکم دیا جاتا ہے | سَتَجِدُنِىْ تو مجھے پائے گا
تَلَّهٗ لٹا دیا اس کو | جَبِيْنِ پیشانی | صَدَّقْتَ تو نے سچا کر دکھایا
فَدَيْنٰهُ ہم نے اس کا فدیہ دیا

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَ
اور بلا شبہ ہمیں نوح نے پکارا تھا! ہم تو سب سے اچھی طرح دعا قبول کرنے والے ہیں اور ہم نے ان کو اور

اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ
ان کے گھر والوں کو سخت تکلیف سے نجات دی اور ہم نے اس کی آل اولاد کو دنیا میں

الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى
باقی رکھی اور ہم نے ان کا ذکر خیر پچھلوں میں قائم رکھا نوح پر تمام

نُوْحٍ فِى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾
عالموں میں سلامتی ہو اور ہم بے شک نیک کام کرنے والوں کو یوں ہی بدلہ دیں گے

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾
وہ یقیناً ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے پھر ہم نے دوسرے سرکشوں کو غرق کر دیا

وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ
اور یقیناً نوح کے پیروں میں سے ایک ابراہیم بھی تھے جب وہ اپنے پروردگار کے حضور میں قلب

سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَئِفْكًا
سلیم لے کر آئے وہ وقت یاد کرو جب انہوں نے اپنے چچا اور اپنی قوم سے کہا تم یہ کن چیزوں کو پوجتے

اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾
ہو کیا تم افترا کر کے اللہ کے سوا دوسروں کے مرید ہوتے ہو پس رب العلمین کی نسبت تمہارا ظن کیا ہے!

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِى النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّىْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا
پھر انہوں نے ستاروں کو ایک نظر دیکھا اور کہا میں بیمار ہونے والا ہوں پس مشرک پیٹھ

وقف لازم

عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾

پیٹھ پھیر کر ان کے پاس سے چلے گئے ۔ پھر ابراہیم ان کے معبودوں کے پاس گئے اور ان سے کہا کیا بات ہے

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾

کہ کھانا پڑا ہے اور تم کھاتے نہیں؟ کچھ تو کہو تمہیں کیا ہوا تم بولتے کیوں نہیں؟ پھر وہ ان پر جھک پڑے

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾

اور دائیں ہاتھ سے لگے ان پر ضربیں لگانے جب لوگوں نے بتوں کا یہ حال دیکھا تو دوڑتے ہوئے ابراہیم کی طرف آئے تو ابراہیم

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا

نے کہا کیا تم ایسی چیزوں کی پوجا کرتے ہو جنہیں تم اپنی ہاتھوں سے تراش کر بنا لیتے ہو؟ حالانکہ اللہ نے تمہیں اور جو بت تم بناتے ہو

فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ

انہیں بھی پیدا کیا ہے وہ بولے ایک عمارت بناؤ اور اس کے اندر آگ میں اسے ڈال دو پس انہوں نے ایک چال چلنا چاہی اور ہم نے ان پر

الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَقَالَ اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿٩٩﴾

پانی پھیر دیا اور وہ ذلیل ہو گئے ۔ وہ بولے: میں اپنے پروردگار کی طرف جانے والا ہوں! وہ یقیناً میری راہبری کرے گا

رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٠﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿١٠١﴾

اے میرے پروردگار مجھے نیک اولاد بھی دے ۔ چنانچہ ہم نے انہیں ایک تحمل والے بیٹے کی خوشخبری دی

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْىَ قَالَ يٰبُنَىَّ اِنِّىْٓ اَرٰى فِى الْمَنَامِ

پھر جب وہ ان کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح

اَنِّىْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۚ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا

کر رہا ہوں تو اس بارے میں کیا کہتا ہے ۔ اسمٰعیل بولے! اے اباجان! آپ کو جیسا حکم دیا

تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّآ

گیا ہے ویسا ہی کیجئے! آپ یقیناً مجھے انشاء اللہ مستقل مزاجوں سے پائیں گے ۔ پھر جب

اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿١٠٣﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿١٠٤﴾

دونوں ہمارے حکم کے آگے جھک گئے اور ابراہیم نے اسمٰعیل کو پیشانی کے بل زمین پر لٹا دیا تو ہم نے آواز دی کہ

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٠٥﴾

اے ابراہیم تم نے تو خواب کو سچ کر دکھایا! یہ کمال اطاعت ہے ہم نیکی کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیں گے!

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿١٠٦﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ

اور یہ تو بالکل ایک کھلی آزمائش ہے ۔ اور ہم نے اس کے بدلے میں ایک بڑا ذبیحہ

عَظِيمٍ ﴿١٠٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٠٨﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿١٠٩﴾

دیا اور اس کا ذکر خیر آنے والی نسلوں کے لئے مقرر کیا ! ابراہیم علیہ السلام پر سلامتی ہو

كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١١٠﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١١﴾

ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیں گے یقیناً ابراہیم ہمارے ایماندار بندوں میں سے ہیں

وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿١١٢﴾ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ

اور ہم نے انہیں اس کے بعد اسحق کی خوشخبری دی جو صالحین میں سے تھے اور ہم نے ان پر

وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِنَفْسِهِ

اور اسحاق پر برکت نازل کی اور ان دونوں کی اولاد میں کوئی نیکی کرنے والے ہیں اور کوئی اپنی ہی

مُبِينٌ ﴿١١٣﴾

جانوں پر گناہ کرکے صریح ظلم کرنے والے ہیں

ع ۳۹

تفسیر

اس رکوع میں پہلے حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر ہے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کے اس فعل کا بیان ہے جو انہوں نے لوگوں کو بتوں کی بےبسی اور بےکسی کا اندازہ کرانے کے لئے کیا تھا اور جس کی وجہ سے انہوں نے غصے میں آکر انہیں جلا ڈالنا چاہا۔ مگر خدا کے حکم سے آگ نے ان پر کوئی اثر نہ کیا پھر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کرنے کا ذکر ہے کہ وہ قربانی کی جگہ پر گئے اور خدا نے پکارا کہ اے ابراہیم تم نے تو خواب کو سچ کر دکھایا اور کمال اطاعت کا اظہار کیا ہے! اس کے بعد اس کی بجائے انہوں نے ایک دنبہ کی قربانی کی اور یہی سنت ابراہیمی آج تک پیروان رسول عربی پر جو استطاعت رکھتے ہوں فرض کر دی گئی ہے!

فائدہ

خدا کی قدرت پر پختہ ایمان رکھنا چاہیے وہ چاہے تو آگ سے پانی کا کام لے اور پانی سے آگ کا کیونکہ جس نے تاثیر بخشی ہے تاثیر کو بدل بھی سکتا ہے۔ عاجز انسان کے سامنے یہ بڑی بات ہو تو ہو خدا کے سامنے کیا بڑی بات ہے ان کی کم بختی ہے جو اپنے محدود علم اور عقل کا اندازہ کرکے خدا کی لامحدود طاقت پر بھی حکم لگا بیٹھتے ہیں۔

مُسْتَبِيْنَ ظاہر کرنیوالی۔ بیان کرنیوالی بَعْلًا بت کا نام تَذَرُوْنَ تم چھوڑتے ہو
تَمُرُّوْنَ تم گذرتے ہو

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا
اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ اور ہارون پر احسان کیا اور ان کو اور ان کی

وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا
قوم کو سخت تکلیف سے نجات دی اور ہم نے ان کی مدد کی بس وہی

هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾
فرعونیوں پر غالب رہے اور انہیں ہم نے واضح کتاب توریت عطا کی

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا
اور ان دونوں کو سیدھی راہ دکھائی اور آنے والی نسلوں میں ان کا

فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا
ذکر خیر چھوڑا موسیٰ اور ہارون پر سلامتی ہو ہم یقیناً

كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا
نیکوکاروں کو یوں ہی بدلہ دیتے ہیں اور یقیناً وہ دونوں ہمارے نیک

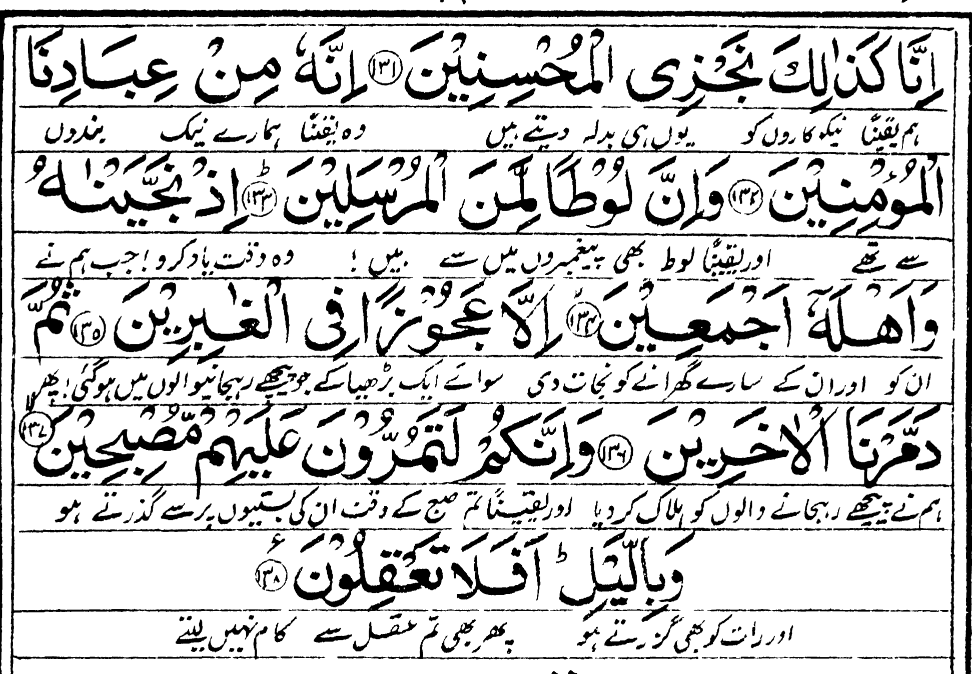
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ
بندوں میں سے تھے اور یقیناً الیاس پیغمبروں میں سے ہیں وہ وقت یاد کرو

لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ
جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم خدا سے ڈرتے نہیں؟ کیا تم ایسے بہتر پیدا کرنے والے خدا کو چھوڑ کر بعل کو

اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾
پکارتے ہو اللہ تمہارا بھی پروردگار ہے اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا بھی پروردگار

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾
مگر انہوں نے الیاس کو جھٹلایا پس وہ یقیناً عذاب میں رکھے جائیں گے مگر وہ نہیں جو اللہ کے مخلص بندے تھے

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾
اور ہم نے آنے والی نسلوں میں ان کا ذکر خیر چھوڑا الیاس پر سلامتی ہو



ع ۲۵ ۸

تفسیر

اس رکوع میں حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السلام کا ذکر ہے اس کے بعد حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر ہے ان کی قوم کا ایک بہت بڑا بت تھا جسے بعل کہتے تھے حضرت الیاس نے اس بت کی پوجا کی بجائے خدا کی عبادت کرنے کا انہیں حکم دیا۔ پھر اس کے بعد لوط علیہ السلام کا ذکر ہے اور ان کی قوم کی تباہی پر رکوع کو ختم کیا گیا ہے۔

فائدہ

خدا کے ان برگذیدہ بندوں کا ذکر انکی پیروی کی کے لئے ہی اور ان کی شریر قوموں کا بیان اس لئے ہے کہ ہم ایسے افعال سے بچیں۔

اَبَقَ	بھاگا	فَسَاهَمَ	قرعہ ڈالا	مُدْحَضِیْنَ	مغلوب ہونے والے
اَلْتَقَمَهُ	اس کا لقمہ بنا لیا	حُوْتُ	مچھلی	مُلِیْمٌ	ملامت میں پڑا ہوا
مُسَبِّحِیْنَ	تسبیح کرنے والے	نَبَذْنٰهُ	ہم نے اسے ڈال دیا	عَرَآءِ	خالی میدان
سَقِیْمٌ	ناتواں۔ بیمار	یَقْطِیْنٍ	کدو۔ بیلدار درخت	مِائَةِ اَلْفٍ	ایک لاکھ

نَسَبًا رشتہ ۔ ناتا فٰتِنِيْنَ بہکانے والے صَالِ جانے والے پہنچنے والے
صَآفُّوْنَ صف باندھنے والے مُسَبِّحُوْنَ تسبیح کرنے والے مَنْصُوْرُوْنَ مدد کئے جانے والے
سَاحَتِ میدان ۔ انگنائی صَبَاحُ صبح ۔ دن

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٩﴾ إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ
اور بلاشبہ یونس رسولوں میں سے تھے جب وہ بھاگ کر ایک بھری ہوئی کشتی کی طرف

الْمَشْحُونِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿١٤١﴾
آئے بس کشتی والوں نے قرعہ ڈالا تو یہ مغلوب رہے

فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ
اچانک بڑی مچھلی نے انہیں لقمہ کی طرح منہ میں لے لیا ۔ اور وہ خود کو ملامت کر رہے تھے اور اگر یہ اس وقت

الْمُسَبِّحِينَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤٤﴾
ہماری تسبیح شروع نہ کئے ہوتے تو مچھلی کے پیٹ ہی میں قیامت تک رہتے

فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً
پھر ہمارے حکم سے مچھلی نے انہیں ایک خالی جگہ میں اگل دیا اور وہ کمزور حالت میں تھے اور ہم نے ان پر اُگا دی

مِنْ يَقْطِينٍ ﴿١٤٦﴾ وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿١٤٧﴾
ایک کدو کی بیل اگا دی اور انہیں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ کی طرف رسول بنا کر بھیجا

فَآمَنُوا فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ
پس وہ عذاب دیکھ کر جو ایمان لائے تو ہم نے ایک وقت مقررتک کے لئے ان کو نفع پہنچایا اے محمد! آپ

الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿١٤٩﴾ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا
ان سے پوچھئے کہ کیا تیرے خدا کے لئے تو بیٹیاں ہیں اور ان کے لئے بیٹے ہیں ؟ یا کیا ہم نے جب فرشتوں کو عورتیں

وَهُمْ شَاهِدُونَ ﴿١٥٠﴾ أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿١٥١﴾
بنایا تھا تو یہ اس وقت موجود تھے ؟ آگاہ رہئے ! کہ یہ ان کا بہتان ہی تو ہے جو کہہ رہے ہیں

وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿١٥٢﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى
کہ خدا کے بھی اولاد ہے ! اور یقیناً یہ لوگ جھوٹے ہیں ! کیا اس نے بیٹے چھوڑ کر بیٹیاں اختیار

الْبَنِينَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿١٥٤﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٥﴾
کریں ! تمہیں کیا ہو گیا ! یہ کیسی بے تکی بات کہتے ہو ؟ کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے

أَمْ لَكُمْ سُلْطَٰنٌ مُّبِينٌ ﴿١٥٦﴾ فَأْتُوا بِكِتَٰبِكُمْ إِن كُنتُمْ

یا تمہارے پاس کوئی کھلی حجت ہے ؟ اچھا اگر تم واقعی سچے ہو تو لاؤ وہ نوشتہ دکھاؤ جو

صَٰدِقِينَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوا بَيْنَهُۥ وَبَيْنَ ٱلْجِنَّةِ نَسَبًا

تمہارے پاس ہے اور انہوں نے خدا اور جنوں کے مابین رشتہ داری قائم کردی حالانکہ

وَلَقَدْ عَلِمَتِ ٱلْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحَٰنَ

جن یہ بات خوب جانتے ہیں کہ وہ ضرور حاضر کئے جانے والے ہیں اور اللہ ان باتوں

ٱللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿١٥٩﴾ إِلَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٠﴾

سے پاک ہے مگر وہ جو اس کے مخلص بندے ہیں عذاب نہیں دیے جائیں گے

فَإِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿١٦١﴾ مَآ أَنتُمْ عَلَيْهِ بِفَٰتِنِينَ ﴿١٦٢﴾

پس اے مشرکو! تم اور جن کی پوجا کرتے ہو وہ کسی کو بھی راہ حق سے بہکا نہیں سکتے ہو مگر ایسے ہی جو پہلے ہی سے

إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ ٱلْجَحِيمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّآ إِلَّا لَهُۥ مَقَامٌ

علم عذاب میں جہنم میں پہنچنے والا ہے اور فرشتے کہتے ہیں" اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا

مَّعْلُومٌ ﴿١٦٤﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ ٱلصَّآفُّونَ ﴿١٦٥﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ ٱلْمُسَبِّحُونَ ﴿١٦٦﴾

ایک معین مقام نہ ہو اور ہم صفیں باندھے ہوئے خدا کی تسبیح کرتے رہتے ہیں

وَإِن كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ أَنَّ عِندَنَا ذِكْرًا مِّنَ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿١٦٨﴾

اور کافر تو بس یہ کہتے تھے کہ اگر ہمارے پاس پہلوں کی کوئی کتاب ہوتی کہ ہم اسے پڑھتے

لَكُنَّا عِبَادَ ٱللَّهِ ٱلْمُخْلَصِينَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوا بِهِۦ فَسَوْفَ

تو ہم ضرور اللہ کے مخلص بندے بنتے پس جب کتاب آگئی تو وہ اس کے انکاری

يَعْلَمُونَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٧١﴾

ہو بیٹھے تو یقیناً انہیں جلد انجام معلوم ہو جائے گا اور یقیناً پہلے سے ہی ہمارا وعدہ اپنے بھیجے ہوئے رسولوں کے لئے کیا جا چکا

إِنَّهُمْ لَهُمُ ٱلْمَنصُورُونَ ﴿١٧٢﴾ وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ ٱلْغَٰلِبُونَ ﴿١٧٣﴾

ہے کہ ان کی یقیناً مدد کی جایا کرے گی اور یہ کہ خدائی فوج ہی ہمیشہ غالب رہا کرے گی

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿١٧٤﴾ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ

اے محمد! آپ ان سے ذرا ہٹ جائیے ایک مدت تک کے لئے اور ان کی حالت دیکھئے۔ اور یہ خود

يُبْصِرُونَ ﴿١٧٥﴾ أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٧٦﴾ فَإِذَا نَزَلَ

بھی دیکھیں گے کیا یہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں ؟ پھر جب وہ ان کے

بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ
گھر کی انگنائیوں میں اتر آئے گا! تو جن لوگوں کو عذاب سے ڈرایا گیا تھا! انکے لئے وہ کتنا بُرا دن ہوگا! آپ

عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾
ایک وقت معین تک کے لئے ان سے علیحدہ ہو جایئے! اور دیکھتے رہیئے اور وہ بھی جلد دیکھیں گے کہ کیسے عذاب

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ
آیا کرتا ہے۔ آپ کا پروردگار جو یہ باتیں بناتے ہیں ان سے پاک ہے! وہ تو صاحب عزت ہے اور تمام

عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾
رسولوں پر سلامتی ہو! اور ہر طرح کی تعریف جہانوں کے پالنے والے خدا ہی کیلئے ہے

ع ۵ ۹

تفسیر

اس رکوع میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر ہے کہ ان پر کیا کیا مصائب نازل ہوئیں، اور اُن پر کیا کیا گذری پھر مشرکین کے غلط عقیدوں اور فاسد خیالات کی تردید کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ہم رسولوں کی مدد کرتے رہتے ہیں! اس لئے اسے محمد آپ کو گھبرانا نہیں چاہیئے! بلکہ آپ موقعہ آنے تک انتظار کریں اور جب ان پر عذاب نازل ہوگا! تو یہ کتنا پشیمان ہونگے!

اخیر میں پیغمبروں پر سلامتی بھیج کر رکوع کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف پر ختم کیا ہے اور دراصل ہے بھی اسی لائق۔

اٹھاسی آئتیں سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ پانچ رکوع

ذِی الذِّکْرِ نصیحت والا عزت والا — لَاتَ نہیں ہے — مَنَاص بھاگنے کا وقت

عُجَابٌ۔ عجیب — اِنْطَلَقَ چل دیئے — اِمْشُوْا۔ چلو

وَاصْبِرُوْا۔ قائم رہو مستقل مزاج رہو۔ — يُرَادُ ارادہ کیا گیا۔ — اِخْتِلَاقٌ گھڑی ہوئی بات۔ جی سے بنائی ہوئی بات۔

فَلْيَرْتَقُوْا چاہیے کہ چڑھ جائیں — اَسْبَاب۔ سیڑھیاں۔ رسیاں — مَهْزُوْمٌ بھگا دیئے جانے والے شکست کھائے

ذُوالْاَوْتَاد۔ میخوں والا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشنے والا بڑا مہربان ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝۱ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ

ص ! قسم ہے نصیحت والے قرآن کی کہ آپ برحق ہیں مگر جو لوگ کافر ہوگئے ہیں وہ سرکشی

عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝۲ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

اور مخالفت میں اندھے ہو رہے ہیں ہم نے ان سے قبل کئی قومیں تباہ کر ڈالیں ! پس جب

فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝۳ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ

وہ چلّائے ! تو کہا گیا . اب بچاؤ کا وقت نہیں ہے ! اسی عذاب میں مرو اور انہیں اس پر حیرانی ہے کہ

مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ؗ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۴

انہیں میں سے ان کے پاس ایک ڈرانے والا آیا ! اور کافر کہتے ہیں ! یہ تو جھوٹا جادوگر ہے

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۝۵

کیا اس نے سب خداؤں کو کانٹ چھانٹ کر ایک ہی خدا بنا دیا ، یقیناً یہ بڑی عجیب بات ہے

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ښ

اور ان کے سردار اٹھ کر چل دیئے ! کہ چلو آؤ ! تم اپنے اپنے معبودوں کی پوجا پر قائم رہو اور اس کا

اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ ۝۶ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ

کہنا کوئی خاص غرض رکھتا ہے اور ہم نے تو پچھلے دین میں ایسی بات سنی ہی

الْاٰخِرَةِ ښ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ

نہیں یہ تو من گھڑت چیز ہے اور کہتے ہیں ، کیا ہم میں سے وحی اسی پر

مِنْۢ بَيْنِنَا ۭ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا

ہی نازل ہونی تھی ؟ اور کوئی نہیں تھا ، اور یہ آپ کو کچھ نہیں کہتے بلکہ یہ کافر میری ہی نصیحت کی طرف سے شک

يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝۸ ؕ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ

میں پڑے ہوئے ہیں اور یہ اس وجہ سے کہ ابھی انہوں نے میرے عذاب کا مزہ نہیں چکھا یا کہیں ان کے پاس آپ کے پروردگار

الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝۹ ۚ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کی رحمت کے خزانے تو نہیں ہیں جو بڑا زبردست اور بہت عطا کرنے والا ہے ! یا کیا آسمان ، زمین اور ان کے

وَمَا بَيْنَهُمَا ۣ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝۱۰ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ

درمیان کی چیزوں پر ان کا تسلط تو نہیں ہو گیا ؟ پس اگر ایسا ہے تو انہیں چاہیئے کہ آسمان کی سیڑھیوں پر چڑھ جائیں ! پھر بھی

مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ⑪ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ

عذاب سے نہیں بچیں گے۔ یہ کافر بھی اور جتھوں کی طرح ایک چھوٹی سی جماعت ہیں جو جلدی ہی بھگا دیے جائیں گے۔ ان سے قبل

فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ⑫ وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ

قوم نوح، اور عاد اور میخوں والے فرعون نے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا۔ اور قوم ثمود، قوم لوط، اور بن والوں نے بھی یہی

اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ⑬ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ

وہ جتھے تھے ان میں سے ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا اور ہمارے عذاب کے مستحق

عِقَابِ ⑭

ہو گئے

تفسیر

اس سورت کے شروع کے حرف ص پر ہی ساری سورت کا نام ص ہے اس میں بھی یٰسین کی طرح قرآن کی قسم کھا کر یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ نبی برحق ہیں۔ اور یہ کافر سرکشی کر رہے ہیں! یہ کہتے ہیں کہ یہ تو عجیب باتیں کہتا ہے کہ سب معبودوں کو چھوڑ کر صرف ایک ہی کی پوجا کرو۔ چلو اس کے پاس نہ ٹھیرو! اور اپنے اپنے بتوں کی پوجا میں لگے رہو۔ چنانچہ ان لوگوں کو اگلے سرکش لوگوں کا حال بتا کر عذاب سے ڈرایا گیا ہے!

فُوَاقٍ دیر۔ مہلت	عَجِّلْ جلدی کر۔ پہلے سے	قِطَّنَا۔ ہمارے عذاب کا حصہ
ذَا الْاَيْدِ قوت والا	اَوَّابٌ رجوع کرنے والا	يُسَبِّحْنَ۔ تسبیح کرتے ہیں
اِشْرَاقِ۔ سورج نکلنے کا وقت	مَحْشُوْرَةً۔ جمع کیے گئے	شَدَدْنَا۔ ہم نے مضبوط کر دیا۔
فَصْلَ الْخِطَابِ۔ فیصلے کی قوت	خَصْمِ۔ جھگڑا کرنے والے	تَسَوَّرُوا۔ انہوں نے دیوار پھاندی
خَصْمٰنِ۔ دو جھگڑنے والے	لَا تُشْطِطْ۔ زیادتی نہ کر۔ ناانصافی نہ کر	تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ۔ ننانوے
نَعْجَةً۔ بھیڑ۔ دنبی	اَكْفِلْنِيْهَا۔ اسے میرے حوالے کر دے!	عَزَّنِيْ۔ زیادتی کی میرے پاس
نِعَاجِهٖ۔ اس کی بھیڑیں	خُلَطَآءِ۔ ساجھی۔ شریک	مَاٰبٍ۔ ٹھکانا۔

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ⑮

اور یہ کفار مکہ تو بس ایک سخت آواز کا انتظار کرتے ہیں جس کے بعد انہیں ایک منٹ کی مہلت نہ ملے گی

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿١٦﴾

اور یہ از راہ تمسخر کہتے ہیں ! اے ہمارے پروردگار قیامت سے پہلے ہی ہمارے اعمال کی جزا ہے وہ ہمیں جلد دیدے

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ

تو اے محمد! آپ ان کی باتوں پر صبر کیجئے! اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو بڑی قوت والے اور رجوع کرنے

اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٧﴾ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ

والے تھے۔ یقیناً ہم نے پہاڑوں کو بھی ان کے تابع کر دیا تھا اور وہ داؤد کے ساتھ شام اور

وَالْاِشْرَاقِ ﴿١٨﴾ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿١٩﴾ وَ

صبح کے وقت تسبیح پڑھتے تھے۔ اور پرندے بھی جمع کر دیئے تھے! وہ سب اس کے فرماں بردار رہتے اور

شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿٢٠﴾

ہم نے ان کی سلطنت کی بنیاد مضبوط کر دیں اور انہیں علم و حکمت اور فیصلے کرنے کی قوت بخشی

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿٢١﴾ اِذْ دَخَلُوْا

اور اے محمد! کیا آپ کو جھگڑا کرنے والوں کی خبر پہنچی ہے؟ جب وہ دیوار پھاند کر عبادت خانے میں گھسے اور داؤد کے

عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى

پاس آئے تو وہ ان سے ڈر گئے! وہ بولے! آپ فکر نہ کیجئے! ہم دونوں ایک جھگڑا لائے ہیں! ہم میں

بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ

سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے! تو ہمارے درمیان آپ ٹھیک ٹھیک ابھی فیصلہ کر دیجئے! اور ناانصافی

وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ ﴿٢٢﴾ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ ۣ لَهٗ تِسْعٌ

نہ کیجئے! اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجئے۔ دیکھئے یہ میرا بھائی ہے! اس کے پاس ننانوے بھیڑیں

وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۣ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا

ہیں اور میرے پاس ایک ہی ہے تو یہ مجھ سے کہتا ہے کہ "وہ بھی میرے حوالے کر دے"! اور بات کرنے میں بھی

وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ ﴿٢٣﴾ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ

مجھے دباتا ہے اس پر داؤد نے کہا! یقیناً اس نے اتنی بھیڑیں رکھتے ہوئے تجھ

اِلٰى نِعَاجِهٖ ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَاۗءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ

سے بھی ایک بھیڑ مانگ لینے میں تجھ پر زیادتی کی ہے اور یقیناً اکثر ساجھی یوں ہی ایک دوسرے پر زیادتی کر جایا

عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

کرتے ہیں سوائے ان کے جو ایمان لائے ہوں اور نیکوکار ہوں! اور ایسے

قَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۭ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ

تو بہت تھوڑے ہیں، اب داؤد علیہ السلام سمجھے کہ اس فیصلہ کے ذریعہ خدا نے ان کی آزمائش کی ہے! اور انہوں نے

وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ۭ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا

اپنے پروردگار سے بخشش مانگی اور وہ سجدے میں گر پڑے۔ اور ہماری طرف رجوع ہوگئے۔ چنانچہ ہم نے ان کی

لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً

لغزش کو بخش دیا اور یقیناً ان کے لئے تو ہمارے ہاں بڑا درجہ اور عمدہ ٹھکانا موجود ہے! ہم نے ان سے کہا اے داؤد ہم

فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى

تمہیں زمین میں اپنا جانشین بنایا ہے تو لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرو۔ اور اپنی خواہشات پر نہ چلو!

فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنْ

کہ وہ اس کی راہ سے تمہیں بہکا دیں گی! اور جو راہِ حق سے بھٹک جاتے ہیں

سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾

ان کے لئے اس سبب سے کہ انہوں نے بدلے کے دن کو بھلا دیا سخت عذاب ہے

تفسیر

بعض لوگوں نے جھوٹی روائتیں مشہور کر دی ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے اوریا کو قتل کرا کے اس کی بیوی کو بھی اپنی بیویوں میں شامل کر لیا تھا اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے ان کو بتانے کے لئے کہ یہ تمہاری آزمائش تھی دو فرشتے بھیجے مگر سچ تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے بارے میں فرماتا ہے۔ کہ وہ ہمارے خالص منتخب کئے ہوئے بندے ہوتے ہیں جنہیں ہم ہی بناتے ہیں؛ اور انہیں قوموں کی ہدایت کے لئے بھیجتے ہیں۔ تو اگر خدا ہی ان کی آزمائش ایسے طریقے سے کرے کہ جو ظاہر میں کھلم کھلا بیحیائی کی طرف لیجائے تو پھر امت کے سدھرنے کا حال معلوم!

اسی لئے حضرت علی رضؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں حکم جاری کر دیا تھا کہ جو شخص داؤد پر یہ بہتان لگائے گا کہ انہوں نے اوریا کو قتل کرا کے ان کی بیوی کو اپنے عقد میں لے لیا تھا، تو میں اس کے ایک سو ساٹھ درے لگاؤں گا!

سبحان اللہ! صحابہ رضؓ کا تو یہ عقیدہ ان کے بارہ میں اور آج کل ہم مسلمان ہیں کہ اپنے انبیاءؑ

پر ایسے بے بنیاد بہتان باندھتے ہیں کہ الاماں والحفیظ، اور یہ سب اپنی شرارتوں کے لئے دلیل پکڑنا ہے کہ فلاں خدا کا نبی تھا! اس نے یہ کام کیا تو ہم کس شمار میں ہیں! بھائی بڑے بڑے لوگ آزمائش میں پھنس گئے ہم تم کس گنتی میں ہیں۔

غرض ان سب باتوں سے بچنا چاہیئے انبیاء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ معصوم تھے! ان سے کوئی صریح گناہ یا ایسا گناہ جس کی وجہ سے ان کی شان رسالت میں فرق آتا ہو۔ نہ ان سے سرزد ہو سکتا تھا اور نہ ہوا۔ باقی جو قرآن میں ہو اس پر ایمان لانا کافی ہے۔

فُجَّارِ۔ جمع فاجر۔ بدکار لوگ — لِيَدَّبَّرُوْا: تاکہ وہ تدبیر کریں غور و فکر کریں — عُرِضَ۔ پیش کئے گئے۔ روبرو لائے

صٰفِنٰتُ۔ گھوڑے — جِيَادُ۔ خاصے کے۔ اچھی نسل کے — تَوَارَتْ۔ وہ چھپ گئے۔

فَطَفِقَ۔ اس نے شروع کیا۔ — سُوْق۔ جمع ساق۔ پنڈلیاں — رُخَآءً۔ دھیمی۔ دھیمی

بَنَّآءٍ۔ عمارتیں بنانے والے معمار — غَوَّاصٍ۔ غوطہ لگانے والے — اَصْفَادِ۔ زنجیریں۔

اَمْنُنْ۔ احسان کر — زُلْفٰى۔ نزدیکی

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۗ ذٰلِكَ

اور ہم نے یہ آسمان اور زمین اور جو کچھ بھی ان کے اندر ہے بیکار نہیں بنایا۔ یہ کافروں

ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾

کا خیال ہے کہ بیکار بنایا ہے سو ان کی بدبختی کی وجہ سے دوزخ ان کے لئے تیار ہے

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ

ان سے پوچھو۔ کیا ہم قیامت کے دن ایمان داروں اور نیک کام کرنے والوں کو زمین میں فساد پھیلانے

فِى الْاَرْضِ ۖ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

والوں کے ساتھ برابر کر دیں گے یا پرہیزگاروں کو فاجروں کی طرح سزا دیں گے ہرگز نہیں اے محمد ہم نے

اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

یہ مبارک کتاب تیری طرف اس لئے اتاری ہے تاکہ لوگ اسکی آیات میں غور و فکر کریں اور عقل رکھنے والے اس سے نصیحت

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ

حاصل کریں۔ اور پھر ہم نے داؤد کو سلیمان سا نیک بیٹا دیا۔ وہ بہت ہی اچھا بندہ تھا اور ہماری طرف بہت متوجہ ہوتا تھا

عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ

چنانچہ جب ایک دفعہ اس کے سامنے عصر کے وقت اصل گھوڑے پیش کئے گئے تو کہنے لگا کہ میں ان

اِنِّیْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّیْ ۚ حَتّٰى

سے اپنے پروردگار کے فرمان کے مطابق ہی محبت کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ گھوڑے

تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ رُدُّوْهَا عَلَیَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًا

اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اس نے حکم دیا کہ ان کو پھر میرے پاس لوٹا کر لاؤ۔ جب وہ لائے

بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا

گئے تو ان کی ڈیل ڈول دیکھنے کے لئے اس نے انکی پنڈلیوں اور گردنوں کو چھونا شروع کیا۔ اور یقیناً ہم نے سلیمان

عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

کو اور بھی آزمایا جب کہ اس کے تخت پر ہم نے ایک بچے کا جسم لا کر ڈال دیا پھر وہ اس کے فیصلہ کرنے میں ہماری طرف متوجہ

وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ

ہوا۔ اور اس نے دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار مجھے خطاؤں سے بچا اور مجھے ایسی بادشاہت دے جو کہ میرے بعد کسی کو حاصل ہو

اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً

اور تو ہی سب کچھ دینے والا ہے۔ چنانچہ ہم نے ہوا کو اس کے قابو میں کر دیا جہاں وہ جانا چاہتا اسی طرف وہ اس کے

حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾

حکم کے مطابق آہستہ آہستہ چلتی اور اسی طرح سب سرکش شیطان اس کے مطیع کر دئے تھے کوئی عمارتی کرتا تھا

وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا

کوئی غوطہ خور تھا۔ اور دوسرے جو زیادہ سرکش تھے وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے رہتے تھے۔ اور ہم نے سلیمان کو

فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَ

اجازت دے رکھی تھی کہ ہماری دی ہوئی بے حساب دولت ہے جس کو تو چاہے اس پر احسان کر اور جس سے چاہے اسے روک رکھ

حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ ع

اور یقیناً ہمارے نزدیک اس کا بہت مرتبہ ہے اور اس کا ٹھکانا بھی بہت اچھا ہے

ع ۳ ۱۴ ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بے کار نہیں بنائی ہر ایک سے

فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے اور سب سے زیادہ فائدہ جس چیز سے حاصل ہو سکتا ہے۔ وہ قرآن مجید ہے۔ اس کے

بعد یہی ظاہر کرنے کے لئے کہ کوئی چیز بے فائدہ نہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ گھوڑا ایک حیوان ہے اگر اس کو جہاد کے کیواسطے پالا جائے جیسا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کرتے تھے تو یہ ایک نیکی بن جاتی ہے اور بیکار چیز نہیں رہتی۔ چنانچہ رسول خدا بھی فرماتے ہیں کہ ایک رات میدان جنگ میں اللہ کے لئے رات بھر پہرہ دینا سال بھر کے تہجد کی نمازوں سے زیادہ ثواب رکھتا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ گھوڑے پالو۔ کیونکہ انکی پیشانی میں برکت ہے اور یہ بالکل سچ ہے۔ آج ریل ہوائی جہاز اور دخانی جہاز موٹریں وغیرہ کی موجودگی کے باوجود جس قدر کام یہ جانور دیتا ہے اور کوئی جانور نہیں دیتا۔ آج کل بھی لڑائیوں میں بہت کام کا جانور سمجھا جاتا ہے۔ اس کے بعد سلیمان علیہ السلام کی مثال دے کر بھی ظاہر کیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جاتا ہے۔ اللہ ہر ایک چیز کو اس کے ماتحت کر دیتا ہے یہاں تک کہ بیجان چیزیں مثلاً ہوا وغیرہ۔ اگر ہم بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح اللہ کے پورے پورے فرمانبردار بن جائیں تو ہمیں بھی وہ انہیں کی پیروی میں حکومت دے سکتا ہے اور کائنات کی ہر چیز ہمارے قبضہ میں کر سکتا ہے اور وہ ہمیں فائدہ دے سکتی ہے۔

نُصُبٍ۔ تکان مصیبت	اُرْكُضْ۔ جلدی چل۔ ایڑ لگا	مُغْتَسَلٌ۔ غسل کرنے کی جگہ۔
بَارِدٌ۔ ٹھنڈا	ضِغْثًا۔ جھاڑو	لَا تَحْنَثْ۔ قسم نہ توڑ
اُولِی الْاَيْدِی۔ ہاتھوں والے۔ قوت والے	مُصْطَفَيْنَ۔ چنے ہوئے	اَخْيَارِ۔ اچھے نیک
قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ۔ نیچی نگاہوں والیاں	اَتْرَابٌ۔ ہم عمر	نَفَادٍ۔ ختم ہونا۔
حَمِيْمٌ۔ گرم پانی	غَسَّاقٌ۔ پیپ	مُقْتَحِمٌ۔ دھنسنے والی

لَا مَرْحَبًا۔ کوئی اچھی آؤ بھگت نہیں نَعُدُّهُمْ۔ ہم انہیں گنتی تھے شمار کرتے تھے تَخَاصُمُ۔ جھگڑیں گے۔

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ

اے محمد اس واقعہ کو یاد کر جبکہ ایوب نے اپنے پروردگار سے التجا کی کہ اے میرے پروردگار مجھے ان شیطانوں نے

الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا

بہت دکھ دیا ہے اور تکلیف دی ہے۔ میری مدد کر تو ہم نے اسے دعی کی کہ یہاں سے جلد نکل چل یہ تیرے

وقف لازم

مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ

نزدیک ہی تیرے آرام کرنے کے لئے نہانے دھونے کے لئے اور پینے کیلئے ٹھنڈا پانی موجود ہے۔ جب وہ وہاں پہنچا تو

مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ

ہم نے اپنی رحمت سے اس کے گھر والوں کو بھی وہیں پہنچا دیا اور اسی طرح اور مسلمانوں کو بھی ایوب کی مدد کیلئے وہاں اکٹھا کر

بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ

دیا یہ عقل والوں کے لئے نصیحت حاصل کرنے کی چیز ہے۔ پھر ہم نے اسے حکم دیا کہ اب کافروں کو سزا دینے میں غفلت نہ کر جھاڑو لیکر ان کا

صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ

صفایا کردے ہم نے اسے بہت ہی صبر کرنیوالا پایا۔ ہمارا بڑا ہی اچھا بندہ تھا ہماری طرف بہت متوجہ رہتا تھا۔ اسی طرح ہمارے بندوں

وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ اِنَّآ

ابرہیم اسحٰق اور یعقوب کے واقعات کو یاد کر جو کہ طاقت ور بھی تھے اور عقل مند بھی ہم نے ان لوگوں

اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا

کو خالص آخرت کی یاد دلانے کے لئے چن لیا تھا۔ اور وہ ہمارے چنے ہوئے بہترین

لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ

بندوں میں سے تھے اسی طرح اسمٰعیل یسع ذوالکفل کے واقعات کو یاد کر

وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ

اور یہ سب کے سب ہمارے بہترین بندے تھے۔ دنیا میں تو ان کے واقعات لوگوں کے لئے نصیحت کا باعث

لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿٥٠﴾

ہیں اور آخرت میں ان پرہیزگاروں کے لئے بہت ہی اچھا ٹھکانا ملے گا سرسبز باغ ہونگے جن کے دروازے انکے لئے ہروقت کھلے رہیں گے

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾

ان باغوں میں وہ تکیہ لگا کر بیٹھے ہونگے اور طرح طرح کے پھلوں اور طرح طرح پینے والی چیزوں سے انکی خاطر تواضع کیجائیگی

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ

اور پھر وہاں ان کے لئے ہم عمر بڑی باحیا عورتیں بھی ہونگی ان سے کہا جائے گا۔ یہی وہ چیز ہے جس کا تمہیں قیامت

لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾

کے دن ملنے کا وعدہ کیا گیا تھا یہ ہمارا دیا ہوا کبھی ختم نہ ہوگا

هٰذَا ؕ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا

ادھر تو یہ ہے۔ ادھر سرکشوں کے لئے بہت برا ٹھکانا ہوگا یعنی جہنم جس میں ڈالے جائیں گے

فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾

اور دیکھو وہ کس قدر بُرا مقام ہوگا ہاں انہیں کہا جائے گا لو یہ گرم پانی اور پیپ چکھو

وَّآخَرُ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ

اور ان کے لئے اسی طرح کے ملتے جلتے اور عذاب ہونگے جب اس میں کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو پہلوں کو کہا جائیگا

لَا مَرْحَبًا بِهِمْ إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ

لو یہ ایک اور فوج ہے جو تمہارے ساتھ ہی دوزخ میں گھسنے والی ہے پس ان کی بھی کوئی آؤ بھگت نہیں ہوگی کیونکہ وہ بھی دوزخ

لَا مَرْحَبًا بِكُمْ أَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾

میں پڑنے والے ہونگے اتباع متبوعین سے کہیں گے تمہیں پر خدا کی مار کیونکہ ہماری مصیبت کے تمہیں باعث ہوئے اور جہنم کتنا بُرا

قَالُوا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا

ٹھکانہ ہے ۔ وہ اندر والے پھر کہیں گے ۔ اے ہمارے پروردگار جس نے بھی ہمارے لئے یہ دوزخ تیار کر دیا ہے اسے اس

فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوا مَا لَنَا لَا نَرَىٰ رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ

دوزخ کی آگ میں دگنا عذاب دے اور وہ کہیں گے کیا بات ہے ہم ان آدمیوں کو یہاں نہیں دیکھتے جن کو ہم سب

مِنَ الْأَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا أَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ

سے زیادہ بُرا سمجھتے تھے ہم تو ان کا ٹھٹھا اڑایا کرتے تھے کہیں ہماری آنکھیں تو ان سے چوک

الْأَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾

نہیں گئیں اور یہ بالکل سچ ہے دوزخی اسی طرح آپس میں جھگڑیں گے

ع ۲۴ ۱۴

تفسیر

اس رکوع میں اول حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر ہے جس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ اگر کسی جگہ تبلیغ میں سخت دقتیں پیش ہوں تو مبلغ کو کچھ عرصہ کے لئے وہ جگہ چھوڑ دینی چاہیئے اور کسی اور جگہ کو تبلیغ کیلئے انتخاب کر لینا چاہیئے۔ پھر جب اسے طاقت حاصل ہو پھر ضرور پہلی جگہ پر جا کر تبلیغ کرے چنانچہ رسول خدا نے بھی ایسا ہی کیا تھا مکہ والوں کے ظلم وستم سے تنگ آکر مکہ کو چھوڑ کر مدینہ چلے گئے اور جب طاقت حاصل ہوئی تو پھر مکہ کو فتح کر کے وہاں اسلام کی تبلیغ کی۔ اس کے بعد اور پیغمبروں کا ذکر ہے۔ اس کے بعد جنت اور دوزخ والوں کی حالت کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور دکھایا گیا ہے کہ جنت والے کس قدر آرام وراحت میں ہونگے اور دوزخ والے کس طرح مصیبت میں گرفتار ہونگے اور ایک دوسرے پر لعن طعن کر رہے ہونگے یہیں دوزخیوں کی

حالت سے آج ہی عبرت حاصل کرنی چاہیے اور اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اس سے ہر وقت اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنی چاہیے تاکہ ہم پر وہ اپنی رحمت کی نظر کرے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے۔

نَبَؤُا - خبر ۔ یَخْتَصِمُوْنَ - وہ جھگڑتے تھے ۔ بِیَدَیَّ - میرے اپنے ہاتھوں سے
عَالِیْنَ - بلند - اعلیٰ مرتبہ والے ۔ لَاَمْلَئَنَّ - میں ضرور بھر دوں گا ۔ مُتَکَلِّفِیْنَ - تکلف کرنے والے

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾

اے محمد ان مشرکوں سے کہدے میں تو اس اللہ کی طرف سے ڈرانیوالا ہوں اور دیکھو سوائے اس زبردست غالب اکیلے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ

اے محمد ان سے کہدے وہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار بہت ہی زبردست اور بہت ہی بخشنے والا

الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾

ہے ۔ اور ان سے کہدے کہ قیامت ایک بہت بڑی خبر ہے ۔ مگر تم اس سے بالکل بے پرواہ ہو رہے ہو

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾

اور ان سے کہدے کہ جب فرشتے حضرت آدم کی پیدائش کے متعلق جھگڑ رہے تھے مجھے اس کا بھی کوئی علم نہیں

اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ

مجھے تو یہی وحی کی گئی ہے کہ میں صرف لوگوں کو صاف صاف ڈراؤں ۔ اے محمد وہ فرشتوں کا جھگڑا یوں ہے

لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ

کہ جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں کیچڑ سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں جب میں اسے بنا سنوار کر اس

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ

میں اپنی طرف سے جان ڈال دوں تو اس کے سامنے اطاعت کرتے ہوئے جھک جانا ۔ چنانچہ سب کے

الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَ

سب فرشتوں نے جھک کر اطاعت کا اظہار کیا ۔ سوائے ابلیس کے کہ اس نے تکبر میں آکر انکار کیا اور

كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ

کافر ہو گیا ۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا ۔ جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے

نَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ

کون سی چیز تجھے اس کی اطاعت سے روکتی ہے تو مغرور ہو گیا یا تو یہ سمجھتا ہے کہ میں اس سے

الْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ

اعلیٰ جنس میں سے ہے اس نے کہا میں اس سے اچھا ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے

مِن طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ

کیچڑ سے اللہ نے غضب میں آکر کہا کہ جا یہاں سے دور ہو جا تو مردود ہے اور قیامت تک تجھ پر

لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ

میری طرف سے پھٹکار رہے ابلیس نے یہ سنکر کہا کہ اے پروردگار مجھے بھی اس دن تک

يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ

جسدن کہ یہ انسان دوبارہ اٹھائے جائیں کچھ کرنے کی مہلت دے۔ اللہ نے کہا جا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ اسدن تک جس کا وقت

الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾ إِلَّا

ہمیں اچھی طرح معلوم ہے ابلیس نے پھر کہا۔ اے پروردگار تیری عزت کی قسم میں ان سب انسانوں کو گمراہ کرونگا۔ تیرے

عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾

مخلص بندوں کے سوا کہ شاید انہیں نہ کر سکوں اللہ نے کہا تو نے سچ کہا ہے میرے خاص بندوں پر تیرا بس نہیں چلیگا

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾

اور میں بھی سچ کہدیتا ہوں کہ میں تجھے اور ان انسانوں میں سے جو بھی تیری پیروی کریں ان سے جہنم بھردوں گا

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ

اے محمد ان سے کہدے میں اس ہدایت دینے کا تم سے کوئی اجر تو نہیں مانگتا اور نہ ہی تکلف کرنیوالا ہوں کہ اپنی عزت

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ﴿٨٨﴾

بڑھانا چاہتا ہوں۔ یہ قرآن تو تمام جہان والوں کے لئے نصیحت ہی۔ مگر تمہیں اس کا پتہ کچھ دیر بعد ہی چلے گا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں

ع ۲۴ ۱۴

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کی خبر سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کسی کو نہیں۔ اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور ابلیس کے سجدہ کرنے سے انکار کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ گو ابلیس ہر ایک کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اس کا بس نہیں چلتا۔ اگر ہم

چاہتے ہیں کہ ہم پر بھی شیطان کا بس نہ چلے تو ہمیں چاہئے کہ خلوص دل سے اللہ کی عبادت کریں اور اسی کی پناہ میں آجائیں۔ ورنہ ہم اس کے پنجے میں پھنس کر اس کے ساتھ دوزخ میں ڈالے جائیں گے معاذ اللہ

پچھتر آیتیں سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ آٹھ رکوع

لِيُقَرِّبُوْنَا تاکہ وہ ہمیں قریب کردیں زُلْفٰى نزدیک يُكَوِّرُ لپیٹتا ہے۔
لَا يَرْضٰى وہ راضی نہیں ہوتا تَمَتَّعْ فائدہ قَانِتٌ بندگی کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے مہربان

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ
یہ کتاب بڑے زبردست حکمت والے اللہ کی طرف سے اتاری گئی ہے۔ اور اے محمد ہم نے بالکل

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿٢﴾
ٹھیک موقعہ پر تیری طرف اتاری ہے۔ بس اب تجھے چاہئے کہ صرف اللہ ہی کا بندہ بن اور اس کا بتایا ہوا مذہب اختیار

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ
اور یاد رکھو سچا مذہب صرف اللہ کا بتایا ہوا ہو سکتا ہے اور جن لوگوں نے اسے چھوڑ کر اور معبود بنا لئے ہیں اور کہہ

اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ
رہے ہیں کہ ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ ہمیں یہ اللہ کے زیادہ قریب کردیں جس بات میں یہ

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
اختلاف کر رہے ہیں قیامت کے دن ہی اللہ ان کے متعلق صحیح فیصلہ کرے گا اور تو انہیں سنادے کہ جو جھوٹا

يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ
بھی ہو اور کفر پر کمر بستہ ہو اللہ اسے کبھی سیدھی راہ نہیں دکھائے گا۔ اور ان سے کہدے اگر خدا کا ارادہ کسی

وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ
کو اپنا بیٹا بنانے کا ہوتا تو وہ اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جس کو چاہتا بیٹا بنا لیتا۔ ان کے مقرر کئے ہوئے

الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ
معبودوں کو کیوں بیٹا بناتا۔ وہ اس صفت سے بالکل پاک ہے وہ اللہ بالکل اکیلا ہے زبردست اور ہر چیز پر غالب ہے۔ اسی نے یہ آسمان اور زمین

وقف لازم

يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ

بڑی مناسبت کے ساتھ بنائے۔ وہی رات کو دن پر لپیٹائے ہوئے ہے اور دن کو رات پر اسی نے سورج اور

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ

چاند کو ایک خاص قاعدہ کا پابند کر رکھا ہے۔ ان میں سے ہر ایک ایک مقرر وقت کے مطابق سفر کر رہا ہے

اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۵﴾ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

یاد رکھو وہی زبردست بخشنے والا ہے اور دیکھو اسی نے تمہیں ایک اکیلی جان سے پیدا کیا اور پھر اسی کی

ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ

جنس سے ہی اس کی بیوی بھی پیدا کی۔ پھر اسی نے تمہارے فائدہ کے لئے آٹھ قسم کے چارپاؤں کے جوڑے پیدا

اَزْوَاجٍ ۭ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ

کئے اور وہی ہے جو تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں کے اندر تہ بر تہ اندھیرے میں ایک حالت کے بعد دوسری

خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ

حالت میں لاتا ہے دیکھو تمہارا اللہ جو تمہارا پروردگار ہے ان صفتوں کا مالک ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿۶﴾ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

ہر قسم کی حکومت اسی کے قبضہ میں ہے تم اسے چھوڑ کر کدھر بہک رہے ہو۔ اگر تم کفر کو اختیار کرو تو وہ تم سے بے نیاز

غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا

ہے مگر وہ اپنے بندوں کے لئے کفر کو پسند نہیں کرتا ہاں اگر تم اس کا شکر ادا کرو تو یہ تمہاری ہی بہتری

يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ

کے لئے ہے اور اسے یہ پسند ہے اور یاد رکھو قیامت کے دن کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ

اور دیکھو تمہیں آخرکار اسی پروردگار کی طرف لوٹنا ہے اور جو کچھ تم نے کیا ہوگا وہ سب تمہیں بتا دیگا کیونکہ وہ تو دلوں

الصُّدُوْرِ ﴿۷﴾ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا

تک کے بھیدوں کو جانتا ہے۔ اور دیکھو جب کبھی انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بڑی عاجزی سے سچے دل سے

اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا

اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو کر دعائیں مانگتا ہے۔ مگر جب اسے اللہ کی طرف سے کوئی نعمت ملتی ہے تو جس کو

اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ

نعمت ملنے سے پہلے پکار رہا ہوتا ہے اسے بالکل بھول جاتا ہے اور اللہ کے شریک بنانے شروع کر دیتا ہے تاکہ اوروں کو بھی گمراہ کرے

قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ﴿٨﴾ أَمَّنْ

اے محمد اس سے کہدے کہ اپنی اس ناشکری کا تھوڑا سا فائدہ اور اٹھالے آخر تو دوزخیوں میں جالے گا کیا یہ کافر

هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو

اس شخص کا ہم پایہ سمجھا جا سکتا ہے جو کہ رات کے وقت اٹھ اٹھ کر اللہ کی عبادت کیلئے کھڑا ہوتا ہے اور سجدے کرتا

رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ

ہے آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے۔ ان سے پوچھ کیا جاننے بوجھنے والے اور ان جان

لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿٩﴾

نادان برابر ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں جو عقل والے ہیں وہ تو ضرور اس سے نصیحت حاصل کریں گے

ع ۱ ۹ ۱۵

تفسیر

اس سورت کا نام سورہ زمر ہے اور زمر کے لفظی معنی گروہ کے ہیں کیونکہ اس میں دوزخیوں و جنتیوں کے گروہوں کا ذکر ہے اس لئے اس سورت کو زمر کہا گیا ہے اس کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی ایک بات کا ذکر کیا ہے جو وہ اکثر شرک کے لئے آڑ بناتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم ان چیزوں کو خدا سمجھ کر نہیں پوجتے بلکہ اسلئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کا قرب حاصل کرنے میں مدد دیں کیونکہ یہ خود مقرب تھے۔ یہ بڑی سخت نادانی ہے خواہ کوئی اللہ کا کتنا ہی مقرب کیوں نہ ہو۔ وہ عبادت کے لائق نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر وہ مقرب ہے تو اپنے لئے۔ کسی کو فائدہ پہنچانا یا نقصان پہنچانا اس کے اختیار میں نہیں۔ فائدہ یا نقصان پہنچانا اللہ ہی کے اختیار میں ہے اس لئے اس کی عبادت کرنی چاہیے اس کے بعد اللہ نے اپنی عنایات بتائی ہیں کہ کس طرح اس نے انسان کو پیدا کیا ہے اور پھر کس طرح اسکے آرام کے لئے دن اور رات بنائے پھر اسکے کام آنے کے لئے چوپائے بنائے۔ مگر انسان کی یہ حالت ہے کہ جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو پھر اسے اللہ یاد آتا ہے ورنہ عام حالتوں میں وہ اسے بالکل بھول جاتا ہے بلکہ جب اسے کوئی نعمت ملتی ہے تو خدا کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے وہ اس نعمت کو اوروں کی طرف منسوب کر کے شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے یہ صریح کفر ہے اور اس کا نتیجہ جہنم کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے ہمیں چاہیئے کہ عقل و انصاف سے کام لیں اور جس کو ہم مصیبت میں پکاریں اور جو ہمیں مصیبتوں سے نجات دے خوشی کی حالت میں بھی اسکو یاد رکھیں اور اسی کا شکریہ ادا کریں اور وہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں ۔

يُوَفَّى - پورا کر دیا جائیگا	أَجْرَهُمْ - ان کی مزدوری	أُمِرْتُ - حکم دیا گیا ہوں
أَنْ أَكُونَ - یہ کہ ہوں میں	ظُلَلٌ - جمع ظلّ - اوڑھنا	مُبَيِّنَةٌ - جڑے ہوئے چسپیدہ
فَسَلَكَهُ - پس بہائے اسکو	يَهِيجُ - زور پر آتی ہے	

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا

اے پیغمبر آپ مسلمانوں سے میری جانب سے کہہ دیجئے کہ اے میرے ایماندار اور اپنے رب سے ڈرنے والے بندو! اس دنیا

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى

میں نیکی کرنے والوں کے لئے آخرت میں بھلائی ہے۔ اور اللہ کی زمین کشادہ ہے صبر کرنے والوں کو ان کے صبر کا

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ

اجر قیامت میں بےحساب دیا جائے گا اور اے پیغمبر! آپ کہہ دیجئے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں

اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾

اللہ کے لئے دین کو خالص کرکے اسی کی بندگی کروں اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں

قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾

یہ بھی کہ میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کرنے میں بڑے دن یعنی قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ

اور یہ بھی کہہ دیجئے کہ میں تو اللہ کے لئے اپنا دین خالص کرکے اسی کی بندگی کرتا ہوں اور تم اس کے سوا جس کی چاہو بندگی کرو

دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ

لیکن کہہ دیجئے کہ یاد رہے نقصان میں وہی لوگ ہیں جو اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ

کو قیامت کے دن نقصان میں ڈالیں گے اور یہی تو صریح گھاٹا ہے ان کے لئے ان کے اوپر آگ

ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ

ہی کا اوڑھنا اور آگ ہی کا بچھونا ہوگا یہی وہ عذاب ہے جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے

عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ

تو اے ہمارے بندو! ہمارا ہی ڈر مانو جو لوگ بت پرستی سے بچتے رہے اور خدا کی طرف رجوع

اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾

ہوئے ان کے لئے جنت کی خوشخبری ہے اے پیغمبر! ہمارے ان بندوں کو سنا دو

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ

جو ہمارے کلام کو گوش دل سے سنتے ہیں اور اس کی ساری اچھی باتوں پر چلتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں

الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ

جنہیں خدا نے ہدایت دی اور یہی لوگ عقل سلیم بھی رکھتے ہیں اے پیغمبر! بھلا جو شخص

حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ﴿١٩﴾

وعید عذاب کا مستحق ہو گیا اسے آپ دوزخ سے نکال سکتے ہیں

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ

نہیں۔ لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بہشت میں بالا خانے اور بالا خانوں

مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ

کے اوپر اور بالا خانے بنے ہوئے ہیں اور نیچے ان کے نہریں جاری ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ وعدہ

الْمِيْعَادَ ﴿٢٠﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى

خلافی بھی نہیں کرتا۔ اے مخاطب تو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس سے زمین میں چشمے

الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

بہائے پھر وہی اس پانی کے ذریعے سے رنگ برنگ کی کھیتی اگاتا ہے جو زوروں پر آ کر پھر سوکھ جاتی ہے اور

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿٢١﴾ ع

زرد پڑ جاتی ہے پھر اسے اللہ ریزہ ریزہ کر دیتا ہے بیشک اس کھیتی کی ابتدا اور انتہا میں عقلمندوں کیلئے بڑی عبرت ہے

ع ١٢ ١٦

تفسیر

اس رکوع میں اللہ والوں کے لئے اجر کا ذکر ہے۔ عذاب دوزخ کا بیان ہے۔ بار بار دوزخ کے عذاب کا ذکر اس لئے ہے کہ بندے اس سے ڈر کر پرہیز گار بنیں۔ شرک کی برائی بیان کی گئی ہے پھر اس کے بعد ہی اچھے لوگوں کا ذکر ہے۔ بت پرستوں کی برائی اور انکے عذاب کا بیان ہے پھر توحید پرستوں اور قرآنی علم پر عمل کرنیوالوں کے انجام خیر کا بیان ہے۔

مُتَشَابِهًا۔ آپس میں ملے ہوئے مَثَانِيَ۔ بار بار دہرائی ہوئی تَلِيْنُ۔ نرم ہو جاتے ہیں
خِزْيَ۔ رسوائی۔ ذلت ذِيْ عِوَجٍ۔ پیچیدگی والا مُتَشَاكِسُوْنَ۔ آپس میں کشمکش کرنیوالا

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

جس کسی کا سینہ اسلام کے لئے اللہ نے کھول رکھا ہے اور وہ اپنے پروردگار کی روشنی پر چلتا ہے

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ

تو افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل یاد خدا سے غافل ہو کر سخت ہو گئے ہیں۔ یہی لوگ تو صریح گمراہی

مُّبِيْنٍ ﴿٢٢﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا

میں ہیں اللہ نے بہت اچھا کلام یعنی یہ کتاب اتاری جس کی باتیں ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں

مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ

اور ایک ہی بات سمجھانے کے لئے بار بار دہرائی گئی ہے۔ اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔ اس کے

تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

سننے سے ان کے بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے جسم اور دل نرم ہوکر یاد خدا کی طرف راغب ہوتے ہیں یہ

يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾

قرآن اللہ کی ہدایت ہے جسے چاہتا ہے وہ اس کے ذریعہ سے ہدایت دیتا ہے۔ اور اللہ ہی جسے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ

پھر اس کا کوئی راہ بتانے والا نہیں ہوتا۔ کیا وہ شخص جو قیامت کے دن اپنے منہ کو بدترین عذاب کی ڈھال بنائے گا

لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ

برابر ہو سکتا ہے اس کے جو اللہ کی امان میں رہے گا دوزخ میں ان ظالموں سے کہا جائیگا جو کچھ تم دنیا میں کرتے رہے اب اس کے

قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ

مزے چکھو۔ جو لوگ ان کے پہلے تھے انہوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا۔ تو ان پر عذاب ایسی طرف سے آیا کہ ان کو گمان بھی نہ تھا تو

اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ

ان کو اسی دنیا کی زندگی میں اللہ نے ذلت اور رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے

كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ

کاش یہ لوگ اتنی بات جانتے ہم نے آدمیوں کے سمجھانے کے لئے ہر قسم کی مثالیں اس قرآن میں بیان کر دی ہیں تاکہ وہ

مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ

نصیحت قبول کریں یہ قرآن صاف اور سلیس عربی زبان میں ہے اس میں کوئی پیچیدگی نہیں

يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ مُتَشٰكِسُوْنَ

اس لئے کہ یہ لوگ اسے سمجھ کر اللہ سے ڈریں اب اللہ ایک مثل بیان فرماتا ہے کہ ایک شخص غلام ہے اور اس کے مالک

وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ

کئی شرکاء ہیں اور وہ باہم جھگڑتے ہیں اور ایک آدمی ایسا ہے جو مسلّم ایک شخص کا غلام ہے کیا ان دونوں کی حالت یکساں

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾

ہو سکتی ہے یہ سن کر یہ لوگ کہیں گے "ہرگز نہیں ہو سکتی" تو اے پیغمبر! یہ جواب پاکر کہو الحمد للہ مگر افسوس ہے کہ ان میں سے اکثر

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

اتنی بات بھی نہیں جانتے۔ اے محمد! تجھے بھی مرنا ہے اور انہیں بھی مرنا ہے۔ پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے سامنے اپنی جھگڑے پیش کروگے اس وقت حق

وقف لازم

ع ۳ ۱۰ ۱۷

تفسیر اس رکوع میں بھی قرآن مقدس کی تعریف ہے اور بتایا گیا ہے کہ اس میں ہر طرح کی مثال انسانی سمجھ کے مطابق بیان کی گئی ہے تاکہ لوگ شرارتوں سے باز آئیں اور خدا اور روز آخرت پر ایمان لاکر دارین کی فلاح حاصل کریں پھر مومن ہونے کی دلیل بیان کی گئی ہے کہ قرآن مقدس کو سن کر اس کا دل کانپ اٹھیگا اب ہر شخص کو اسی معیار کو مدنظر رکھ کر اپنے اپنے دل کو ٹٹولنا چاہیے کہ آیا یہ صفت اس کے اندر ہے یا نہیں۔ موت برحق ہے اور جو پیدا ہوا اس کو مرنا لازمی ہے۔

يُخَوِّفُوْنَكَ ۔ وہ تجھے ڈراتے ہیں كٰشِفٰتُ ۔ کھولنے والا
مُمْسِكٰتُ ۔ روکنے والے حَسْبِيَ ۔ میرے لئے کافی ہے

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ
اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور
وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ
جس نے سچ کو جب اس کے پاس آیا ہو جھٹلا دیا ہو کیا ایسے ناشکروں کے لئے دوزخ میں
مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ
جگہ نہیں ؟ ہے اور ضرور ہے یاد رکھو وہ لوگ جو سچ بات لے کر آئیں اور پھر
وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ لَهُمْ
اس کو عملی طور پر سچ کر بھی دکھائیں وہی پرہیزگار سمجھے جائیں گے ان کو اللہ کی
مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
طرف سے جو بھی وہ چاہیں ملے گا نیکوکاروں کا بدلہ بھی
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ
ہو سکتا ہے کہ اللہ ان کے بُرے کاموں کو جو انہوں نے کیے ہوں
عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ
معاف کر دے اور اُن کے نیک کاموں کا بہت ہی
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ
اچھا بدلا دے کیا اللہ اپنے بندے کی حفاظت کے لئے کافی نہیں
وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ
اے محمدؐ جو یہ کافر تجھے اس کے سوا اور معبودوں سے ڈرا رہے ہیں شاید انہیں یہ معلوم نہیں کہ جس کو
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
اللہ رسوا کر دے اُسے کوئی راہ نہیں سوجھا سکتا اور جس کو اللہ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں
مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾
کر سکتا کیا اللہ زبردست نہیں اور انتقام لینے کے قابل نہیں ؟ ہے اور ضرور ہے

ربع

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اور اے محمدؐ اگر تو ہی ان سے پوچھے کہ یہ آسمان اور زمین کس نے بنائے ہیں تو وہ

لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

ضرور کہیں گے کہ اللہ نے پھر ان سے کہہ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر

اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ

اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو یہ جن کو اس کے سوا تم پکارتے ہو اس کی بھیجی ہوئی

اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ

تکلیف کو کم کر سکتے ہیں یا اگر وہ مجھ پر کوئی مہربانی کرنا چاہے تو یہ اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں۔ اور ان سے کہدے

اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا

کہ میرا اللہ میرے لیئے ہر طرح سے کافی ہے اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اور ان سے کہدے اے میرے

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ مَنْ

ہم قومو! جو کام تم اپنی جگہ پر کر رہے ہو کیئے جاؤ میں اپنا کام کیئے جاؤں گا۔ پس تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر

يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾

عذاب آئے گا جو اس کو رسوا کر دے گا اور پھر اس پر ہمیشہ کا عذاب بھی نازل ہوگا

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ

اے محمدؐ ہم نے یہ کتاب لوگوں کو ہدایت دینے کے لیئے بالکل برحق تم پر اتاری ہے اب جو اس سے

اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ

ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنی ہی جان کا بھلا کرے گا اور جو گمراہ رہے گا اس کا وبال اس کی اپنی جان پر ہوگا

وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ع

اور تو ان کا ذمہ دار نہیں ہے

ع ۱۰

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ سب سے زیادہ ظالم وہ ہے جو اس قرآن کو اللہ کی طرف سے نہ مانے اور اس پر عمل نہ کرے اور پرہیزگار اسی کو کہا جا سکتا ہے جو اس پر ایمان بھی رکھتا ہو اور اس پر عمل بھی کرتا ہو۔ صرف ایمان رکھنے والا پرہیزگار نہیں کہا جا سکتا۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اللہ اپنے بندوں کی حفاظت کے لیئے کافی ہے۔ انہیں کسی اور سے ہرگز نہیں ڈرنا چاہیے۔ کیونکہ دنیا کی کوئی طاقت اس زبردست اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصیبت کو روک نہیں......................

نہیں سکتی۔ اور نہ ہی کوئی طاقت اسے کسی پر مہربانی کرنے سے باز رکھ سکتی ہے پھر یہ بتایا گیا ہے کہ قرآن ہر ایک
کے لئے ہدایت کی کتاب ہے۔ جو چاہے اس سے ہدایت حاصل کرے اور جو ہدایت حاصل کرے گا اس کا اپنا
ہی کچھ فائدہ ہوگا اور جو نہیں کرے گا وہ اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں دے گا اپنا ہی نقصان کرے گا

لَمْ تَمُتْ ۔ نہ مرے۔ اِشْمَاَزَّتْ ۔ متنفر ہو جانا۔ تنگ ہونا۔ بُرا ماننا۔

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ
وہی اللہ ہے جو موت کے وقت کسی جان کو پورے طور پر قبضے میں کر لیتا ہے اور جو نہیں مرتی
فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ
اُس کو نیند کے وقت اپنے قبضہ میں رکھتا ہے جس کی موت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے اُسے روک لیتا ہے اور
يُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
دوسری روح کو ایک خاص وقت تک کے لئے نیا نیا بھیج دیتا ہے سوچ سمجھنے والوں کے لئے اس کام میں بھی
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۭ
اللہ کی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں کیا ان کافروں نے اللہ کو چھوڑ کر اوروں کو اپنا سفارشی بنا رکھا ہے
قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٣﴾ قُلْ
اے محمدؐ ان سے پوچھو اگر انہیں کسی چیز پر بھی اختیار نہ ہو اور کسی چیز کو اچھی طرح جانتے بھی نہ ہوں تب بھی وہ سفارشی بنتے ہیں
لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ
انہیں بتا دو کہ ہر قسم کی سفارش تو اللہ ہی کی جناب میں ہے کیونکہ وہ تمام آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور تم سب کو آخر اسی کی
اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ
طرف لوٹنا ہے جب کبھی اللہ کے اکیلے ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کافروں کے جو آخرت پر
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ
ایمان نہیں رکھتے دل تنگ ہو جاتے ہیں لیکن جب اللہ کے سوا دوسروں کا ذکر
دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ
آتا ہے تو پھر بڑے خوش ہوتے ہیں۔ اے مسلمانو! تم یہ دعا مانگو:۔ اے ہمارے اللہ جس نے
وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ
آسمان اور زمین بنائے اور جو کہ سب چھپی ہوئی اور ظاہر باتوں کو جانتا ہے جس معاملہ میں

عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي

پر میرے بندے اختلاف کرتے ہیں تو ہی اس کے متعلق صحیح صحیح فیصلہ کرے۔ اور دیکھو اگر یہ ظالم مشرک جن کے پاس جو یہ مال

الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ

و دولت زمین میں ہے بلکہ اتنا ہی اور بھی ہوا وہ سب کا سب دے کر اپنے آپ کو قیامت کے عذاب کی سختی سے چھڑانا چاہیں تو ان کو

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿۴۷﴾ وَ

ہرگز نہیں چھوڑا جائے گا۔ اور وہاں ان پر اللہ کی طرف سے وہ کچھ ظاہر ہوگا جس کا کہ وہ گمان بھی نہیں کرتے تھے اور

بَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۴۸﴾

جو بُرے کام انہوں نے کیے ہوں گے ان کے بُرے اثرات بھی اس پر ظاہر ہو جائیں گے اور جس عذاب کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی

فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِنَّا

ان کو گھیر لے گا۔ انسان کی حالت یہ ہے کہ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہمیں مدد کیلئے پکارتا ہے پھر جب ہم اپنی طرف سے کوئی نعمت ا

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

سے دیں تو کہتا ہے یہ مجھے میرے علم کی وجہ سے ملی ہے۔ وہ یہ نہیں جانتا کہ یہ ایک آزمائش ہوتی ہے اور اکثر کو اس بات کا علم نہیں کہ

لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ

ہماری نعمتیں آزمائش کیلئے ہوتی ہیں۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی یہی کہا تھا کہ انہیں نعمتیں ہمارے علم و ہنر کی بدولت مل رہی ہیں مگر جب ان کا

مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۵۰﴾ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۚ وَالَّذِينَ

سو ان پر برے ... ان کے ... علم و ہنر کسی کام نہ آئے ان مشرکوں میں سے بھی جو لوگ ایسا کہتے ہیں ان کو بھی ان کے کیے ہوئے

ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُمْ

کاموں کا برا بدلہ مل کر رہے گا کیونکہ وہ خدا کو اس سے عاجز

بِمُعْجِزِينَ ﴿۵۱﴾ أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ

نہیں کر سکتے۔ کیا ان کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ ہی ہے جو جس پر چاہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس پر چاہے

وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۲﴾

رزق تنگ کر دیتا ہے۔ اس میں ایمان والوں کے لیے اس کی قدرت کی کئی نشانیاں ہیں۔

ع ۵ (۱۱) ۲

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ موت و حیات اللہ کے قبضہ میں ہے اور جس کے قبضہ میں موت و

حیات ہو وہی عبادت کے لائق ہے نہ کہ وہ جس میں اپنے آپ کی حفاظت کی بھی طاقت نہ ہو۔ پھر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ حقیقی شفاعت بھی اُسی اللہ تعالےٰ کے اختیار میں ہے اس لئے اس کے سوا کسی اور کی طرف متوجہ ہونا سخت غلطی اور نادانی ہے۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اگر قیامت کے دن کافر قیامت کے دن کے عذاب سے بچنے کے لئے تمام دنیا کی دولت یا اس سے بھی دگنی دولت دے کر بچنا چاہیں گے تو نہیں بچ سکیں گے۔ اس کے بعد انسان کی ایک بُری صفت کا تذکرہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مصیبت کے وقت تو انسان اللہ کو اپنا مالک اور ہر چیز پر قادر سمجھتا ہے مگر جب کوئی نعمت اُسے ملتی ہے تو اللہ کو عطا کرنے والا نہیں سمجھتا اور اُس کی مہربانی کا شکریہ ادا نہیں کرتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ یہ نعمت مجھے اپنے علم و ہنر کی وجہ سے ملی ہے۔ حالانکہ وہ علم و ہنر بھی اُسی باری تعالےٰ کا دیا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا کہنا اللہ کو ہرگز ہرگز پسند نہیں۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہر نعمت کے ملنے پر اُس کا شکر ادا کریں۔ اور اُس کی مہربانی اور عنایت سمجھیں۔ اور اپنے علم و ہنر پر مغرور نہ ہوں۔

اَسْرَفُوْا ۔ انہوں نے زیادتی کی۔	لَا تَقْنَطُوْا ۔ نا امید نہ ہو۔	اَنِیْبُوْا ۔ رجوع کرو۔ متوجہ ہو۔
فَرَّطْتُّ ۔ میں نے کمی کی	جَنْبِ ۔ جانب۔ بارے میں۔	سَاخِرِیْنَ ۔ ہنسی اڑانے والے۔ تمسخر کرنے والے
مُسْوَدَّۃٌ ۔ سیاہ۔ کالے	بِمَفَازَتِ ۔ کامیابی کے ساتھ	مَقَالِیْدُ ۔ کنجیاں۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ

اے محمد! مسلمانوں کو بتا دو کہ اللہ کہتا ہے کہ اے میرے بندو تم میں سے جنہوں نے اپنی جانوں پر بھول کر کوئی زیادتی کی ہے

اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ

تو اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو یقیناً اللہ تمہارے تمام گناہ معاف کر دے گا کیونکہ وہ بہت بخشنے والا اور

الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ

رحم کرنے والا ہے اور بیشتر اس کے تم پر کوئی عذاب آئے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جا سکے تم اللہ کی طرف متوجہ ہو

يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ

اور اُس کے حکموں کے آگے جھک جاؤ اور بیشتر اس کے کہ تمہیں پتہ بھی نہ چلے

أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ

اور تم پر یکدم عذاب آجائے جو کچھ تمہاری طرف اُتارا گیا ہے اس کی

بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۵۵﴾ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ

اچھی طرح پیروی کرو ایسا نہ ہو کہ پھر کوئی کہے کہ میں نے جو کمی اللہ کی

مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ﴿۵۶﴾ أَوْ

اطاعت کے بارے میں کی تھی مجھے اب اس پر بہت افسوس ہے اور میں تو اس کو ہنسی ہی سمجھتا رہا یا

تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿۵۷﴾ أَوْ تَقُولَ

عذاب دیکھنے کے بعد کوئی یہ کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگار بن جاتا یا جب عذاب

حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾

دیکھے تو کہے کہ اگر مجھے واپس لوٹنے کی اجازت مل جائے تو میں اب ضرور نیک کام کروں گا

بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ

اب افسوس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس سے پہلے دنیا میں تیرے پاس بہتیری نشانیاں آتی رہیں مگر تو نے اُن کو جھٹلایا

الْكَافِرِينَ ۝ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ

اور تو نے تکبر کیا اور کافروں کا ساتھی بنا۔ اے مسلمانو! جن لوگوں نے دنیا میں اللہ پر جھوٹ باندھا ہوگا تم قیامت کے دن

وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۶۰﴾

دیکھو گے کہ اُن کے چہرے سیاہ ہو رہے ہوں گے۔ کیا اُنہیں معلوم نہیں تھا کہ تکبر کرنیوالوں کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا

وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ

اور اللہ ایمانداروں کو کامیابی کے ساتھ بامراد بنا کر عذاب سے بچالے گا انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچیگی

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۶۱﴾ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

اور اُنہیں کوئی غم بھی نہیں ہوگا دیکھو وہی اللہ ہر ایک چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر ایک چیز کا

وَكِيلٌ ﴿۶۲﴾ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا

نگہبان ہے۔ اُسی کے پاس زمین اور آسمانوں کے خزانوں کی کنجیاں ہیں اور یاد رکھو جو اللہ تعالے کی نشانیوں

بِآيَاتِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۶۳﴾

کو جھٹلاتے ہیں وہی سب سے زیادہ نقصان میں رہیں گے

ع ۶ ۱۱ ۳

تفسیر اس رکوع میں اللہ تعالے نے بیان کیا ہے کہ انسان کو اللہ تعالے کی رحمت سے کبھی

نا اُمید نہیں ہونا چاہیے۔ اور جب بھی اُسے اپنے کیئے پر ندامت ہو فوراً اللہ کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرکے آئندہ سے اپنے آپ کو اُس کا فرمانبردار بندہ بنانے کی کوشش کرے اور پھر یہ بتایا ہے کہ بے وقت کی ندامت انسان کے کسی کام نہیں آسکتی جیساکہ قیامت کے دن گنہگار کئی طرح سے اپنے گناہوں پر نادم ہوگا مگر اُس کی ندامت اُسے پھر عذاب سے نہیں بچاسکے گی اس لئے ہمیں چاہیئے کہ کبھی بھی یادِ اللہ سے غافل نہ ہوں اور جب کبھی بھی بھول کر کوئی غلطی ہم سے ہوجائے تو فوراً توبہ کریں کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا عذاب نازل ہو یا ہمیں موت آجائے اور اُس غلطی کی وجہ سے ہم دوزخ میں ڈالے جائیں۔

تَاْمُرُوْٓنِّیْ تم مجھے حکم دیتے ہو مجھے کہتے ہو۔ مَطْوِیّٰتٌ۔ لپیٹے ہوئے۔ اَشْرَقَتْ۔ روشن ہوجائے گی۔

قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِیَ

اے محمد ان مشرکوں سے کہہ۔ اے جاہلو کیا مجھے یہ کہتے ہو کہ میں اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کروں؟ اور یقیناً

اِلَیْكَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ

تیری طرف اور جو تجھ سے پہلے نبی گذرے ہیں سب کی طرف یہ وحی کر دیا گیا تھا کہ اے میرے بندے تو اگر شرک کرے گا

وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۶۵﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۶۶﴾

تو تیرے سب پہلے نیک کام ضائع کر دیئے جائیں گے اور تو سراسر نقصان میں رہ جائے گا اور تجھے چاہیئے کہ صرف اسی اللہ کی عبادت کر اور اسی کا شکرگزار ہو

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ

اور انہوں نے اللہ کی طاقت وقدرت کا جیسا کہ حق تھا اندازہ ہی نہیں لگایا اور اُس کی قدرت کا یہ حال ہے کہ قیامت کے

الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا

دن زمین سب اُس کے قبضے میں ہوگی اور یہ آسمان اُس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہونگے۔ دیکھو اللہ اُن چیزوں سے جن کو یہ اُس کا

یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

شریک بناتے ہیں کس قدر بلند ہے اور شرک سے کتنا پاک ہے۔ اور پھر جب اللہ کے حکم سے بگل بجایا جائے گا تو سوائے اُس کے

فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ

جس پر اللہ کی خاص مہربانی ہو سب آسمان اور زمین کے رہنے والے بیہوش ہوجائیں گے پھر دوسری بار بگل بجایا جائے گا تو سب کے

قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ

سب اُٹھ کھڑے ہونگے اور ادھر ادھر دیکھتے ہونگے اور تیرے پروردگار کے نور سے زمین بالکل روشن ہوجائے گی اور لوگوں کے

الۡكِتٰبُ وَجِایۡٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیۡنَهُمۡ

اعمال ناموں کی کتاب اُن کے سامنے کھول کر رکھ دی جائے گی پھر سب نبی اور گواہی دینے والے آحاضر ہونگے اور سب لوگوں

بِالۡحَقِّ وَهُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّیَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ وَهُوَ

کا انصاف سے فیصلہ کر دیا جائیگا اور اُن کے ساتھ کوئی بے انصافی یا ظلم نہیں کیا جائے گا۔ جو کچھ کسی نے کیا ہوگا اُسے اُس کا پورا پورا بدلہ

اَعۡلَمُ بِمَا یَفۡعَلُوۡنَ ﴿۷۰﴾

دیدیا جائے گا۔ کیونکہ دینے والا وہ اللہ ہوگا جو کہ جانتا ہی جو کچھ کہ اُنہوں نے کیا ہوگا

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا جو اوروں کو اُس کا شریک بنا رہے ہیں پھر اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنی قدرت کا کچھ حال بتایا ہے تاکہ انہیں کچھ اندازہ ہو اور وہ شرک سے باز آئیں۔ اس کے بعد قیامت کے دن کا نقشہ کھینچ کر بتایا گیا ہے کہ کس طرح ایک شاہی دربار کی طرح دربار لگے گا جس میں ہر کسی کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔ اور ہر ایک امت کے اعمال کی جانچ کے لئے اُسی امت کے نبیوں سے پوچھا جائے گا۔ ہمیں اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے کہ کہیں ہمارے کام اللہ کے حکم کے خلاف تو نہیں۔ اگر ایسا ہوا تو رسولِ خدا صاف کہہ دیں گے کہ ان کے اعمال میری اُمت کے اعمال نہیں اور ہم اُن کی شفاعت سے محروم رہ کر دوزخ میں ڈالے جائیں۔ ہمیں ہر وقت اپنے اعمال کو قرآن کے مطابق بنانا چاہیئے۔

سِیۡقَ۔ ہنکائے جائیں گے ـــ زُمَرًا۔ گروہ ـــ فُتِحَتۡ۔ کھولا جائیگا۔ کھولے جائیں گے۔

خَزَنَتۡ۔ چوکیدار۔ پاسبان۔ ـــ طِبۡتُمۡ۔ تم پاک ہوئے۔ ـــ نَتَبَوَّاُ۔ ہم جگہ بنائیں گے

حَآفِّیۡنَ۔ گھیرے ہوئے۔

وَسِیۡقَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡۤا اِلٰی جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡهَا

اور پھر کافر ٹولی ٹولی بناکر جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے یہاں تک کہ جب وہ اُس کے پاس پہنچیں گے اور اُس کے

فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ

دروازے اُن کے لیئے کھول دیئے جائیں گے تو دوزخ کے نگہبان اُن سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم میں سے ہی کوئی ایسے

عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا۟ بَلَىٰ

اللہ رسول نہیں پہنچے تھے جو تم کو اس دن کے پیش آنے سے ڈراتے وہ کہیں گے ہاں آئے تو تھے ۔ مگر ہم

وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ ٱلْعَذَابِ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧١﴾ قِيلَ ٱدْخُلُوٓا۟

نے نہ مانا اور یہ کافروں کے متعلق عذاب کی پیشین گوئی پوری ہو کر رہی انہیں کہا جائے گا اچھا تو اب

أَبْوَٰبَ جَهَنَّمَ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى ٱلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٢﴾ وَ

جہنم کے دروازوں سے اس میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ اس میں رہو دیکھو جہنم تکبر کرنے والوں کے لیئے کتنا بُرا ٹھکانا ہے ۔ اور

سِيقَ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَوْا۟ رَبَّهُمْ إِلَى ٱلْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءُوهَا

دوسری طرف وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے ڈرتے رہے ہیں ٹولے بنا بنا کر جنت کی طرف لے جائے جائیں گے تو

وَفُتِحَتْ أَبْوَٰبُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَٱدْخُلُوهَا

جنت کے نگہبان اُن کو سلام علیکم کہیں گے اور کہیں گے تم اب گناہوں سے پاک ہو بس اب جنت میں داخل ہو جاؤ اور

خَٰلِدِينَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا۟ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِى صَدَقَنَا وَعْدَهُۥ وَأَوْرَثَنَا

اس میں ہمیشہ رہو وہ جنتی یہ سنکر کہیں گے اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس جنت

ٱلْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ ٱلْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ ٱلْعَٰمِلِينَ ﴿٧٤﴾

کی سرزمین کا وارث بنایا اب ہم جہاں چاہیں اس میں گھر بنا سکتے ہیں دیکھو اچھے کام کرنے والوں کا کتنا اچھا اجر ملے گا ۔

وَتَرَى ٱلْمَلَٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ ٱلْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ

اے محمدؐ تو اُس دن دیکھے گا کہ فرشتے اپنے پروردگار کے عرش کو اردگرد سے گھیرے ہونگے

رَبِّهِمْ ۖ وَقُضِىَ بَيْنَهُم بِٱلْحَقِّ وَقِيلَ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٧٥﴾

پھر اُن کے درمیان بھی انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا کہ سب تعریف اُس اللہ کے لیئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۔

ع ۵ ۱۵

تفسیر

اِس رکوع میں جنت اور جہنم میں جانے والوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح وہ ٹولیاں بنا بنا کر جنت اور دوزخ میں لے جائے جائیں گے ۔ اگر ہم قیامت میں دوزخ کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ اللہ کے حکم کی نافرمانی نہ کریں اور اُس سے ڈرتے رہیں تاکہ ہم بھی جنت والے گروہ میں شامل کئے جائیں

اس سورت کے اخیر میں الحمدللہ کہہ کر ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم بھی ہر کام کے ختم کرنے کے بعد الحمدللہ کہا کریں یعنی اس خالق کا شکریہ ادا کریں جس نے ہمیں اچھی طرح کام ختم کرنے کی توفیق دی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

پچاسی ۸۵ آیتیں سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ نو ۹ رکوع

قَابِلِ - قبول کرنے والا قَابِلِ التَّوْبِ - توبہ قبول کرنے والا - ذِي الطَّوْلِ - فضل والا

يَغْرُرْكَ - تجھے دھوکہ میں ڈال دے - لِيُدْحِضُوْا - تاکہ نیچا دکھا دیں وَقِهِمْ - اور ان کو بچا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ① تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ② غَافِرِ الذَّنْبِ

حٰمٓ یہ قرآن خدا کی طرف سے جو زبردست اور علم والا ہے نازل کیا گیا ہے وہ گناہ بخشنے والا،

وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

توبہ قبول کرنے والا، سخت سزا دینے والا اور بڑا فضل کرنے والا ہے۔

اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا

اسی کی طرف سب کو جزا سزا کیلئے لوٹنا ہے۔ اے محمد خدا کی آیتوں پر تو وہ ہی جھگڑتے ہیں جو کافر ہوگئے ہیں۔ تو

يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ④ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ

کہیں ان کافروں کی ظاہری شان و شوکت سے تجارت کیلئے چلنا پھرنا آپ کو دھوکہ میں نہ ڈال دے کہ شاید یہ عذاب سے بچ رہیں گے

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ

نہیں بلکہ ان کافروں سے پہلے قوم نوح اور ان کے آنے والی جماعتوں نے تکذیب کی، اور ہر ایک رسول کی امت نے

لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ

اپنے پیغمبر کو پکڑ کر مار ڈالنا چاہا۔ اور جھوٹی دلیلوں کے ساتھ حق کو نیچا دکھانے کے لئے انہوں نے جھگڑے بھی کئے، پھر میں نے

فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ⑤ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى

انہیں دھر پکڑا۔ پھر دیکھا کہ میرا عذاب کیسا سخت تھا۔ اور اسی طرح آپ کے پروردگار کا وعدہ ان کافروں کے لئے بھی ہو چکا

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ⑥ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ

کہ ان پر عذاب آئے گا۔ کیونکہ وہ دوزخی ہیں۔ اور جن فرشتوں نے عرش اٹھایا ہوا ہے

وقف النبی ۲ وقف لازم

وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

اور جو اُس کے اردگرد ہیں سب اپنے پروردگار کی تسبیح کرتے ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمانداروں کے لئے

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ

بخشش مانگتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار تیری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے اور تیرا علم بھی۔ پس

لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۷ رَبَّنَا

جو لوگ توبہ کرتے ہیں اور تیری سیدھی راہ پر چلتے ہیں، اُن کو بخشش دے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے اے

وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ

اے ہمارے پروردگار ہمیشہ رہنے والے باغوں میں جن کا تونے اُن سے وعدہ کیا ہے انہیں داخل کر اور جو بھی اُن کے باپ دادوں،

وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ

اُن کی بیبیوں اور اُن کی اولاد میں سے نیک ہوں انہیں بھی۔ یقیناً تو زبردست اور حکمت والا ہے اور اُن کو قیامت کی

السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ

تکلیفوں سے بچا، اور جسے تونے اُس دن تکلیفوں سے بچالیا، تو گویا تونے اُس پر بہت رحم کیا) اور یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹

سب سے بڑی کامیابی ہے۔

ع ۱ ۹ ۶

تفسیر

اِس سورت کا نام مومن اس وجہ سے ہے کہ قوم فرعون میں ایک شخص موسیٰ پر ایمان لایا تھا لیکن وہ فرعونیوں کے ڈر سے ظاہر نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ اُس نے فرعونیوں کو موسیٰ کی باتیں ماننے کے لئے وعظ نصیحت کی۔ چونکہ اس سورت میں اس کا آگے چل کر ذکر آئے گا، اس لیئے اس کا نام سورۂ مومن ہی رکھ دیا گیا۔

اس رکوع میں خدا کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ اور بتایا گیا ہے، کہ کافروں کی ظاہری شان و شوکت سے دھوکے میں نہیں آجانا چاہیئے کہ شاید یہ عذاب سے بچ رہیں گے، ہاں اگر دنیا میں بچ بھی رہے تو آخرت میں نہیں چھوٹ سکیں گے۔ پھر فرشتوں کا ذکر ہے اور ایمان داروں کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ ایسے ہیں کہ ان کے لیئے فرشتے بھی بخشش کی دعا مانگتے ہیں اور اُن کے باپ دادوں، بیویوں اور اولاد کے لیئے

بھی جنت میں داخل کر دینے کی دعا کرتے ہیں ؛ اور قیامت کی تکلیفیں جو بہت سخت ہوں گی، اُن سے بچانے کی التجا کرتے ہیں۔

فائدہ

ایماندار کی بھی کیا شان ہے کہ فرشتوں جیسی مخلوق بھی اُن کے لیئے دست بدعا ہوتی ہے۔

فائدہ

قیامت کے دن جو سختیوں سے بچ رہا تو وہ واقعی کامیاب ہوگیا۔ حدیث میں ہے کہ اس دن لوگ اپنے اعمالِ سیئہ کی مناسبت سے پسینے میں شرابور ہونگے پسینہ کسی کے گھٹنوں تک ہوگا کسی کی کمر تک کسی کے گلے تک۔ الحدیث۔

يُنَادَوْنَ پکارے جائیں گے	مَقْتِكُمْ۔ تمہاری بیزاری۔ تمہارا غصہ۔	تُدْعَوْنَ۔ تم بلائے جاتے تھے۔
أَمَتَّنَا۔ تو نے ہمیں موت دی	أَحْيَيْتَنَا۔ تو نے ہمیں زندگی دی۔	اعْتَرَفْنَا۔ ہم نے اقرار کرلیا۔
يُنِيبُ۔ رجوع کرتا ہے۔	رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ۔ بلند درجوں والا۔	ذُو الْعَرْشِ۔ سلطنت کا مالک
تَلَاقِ۔ ملاقات۔	بَارِزُونَ۔ نکلنے والے	الْآزِفَةِ۔ نزدیک آنے والا۔
حَنَاجِرِ۔ گلے۔	يُطَاعُ۔ اس کی اطاعت کی جائے گی۔	خَائِنَةَ۔ خیانت۔
	لَا يَقْضُونَ۔ نہیں فیصلہ کرتے۔	

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ

قیامت کے دن کافروں کو پکارا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تم سے اللہ کی بیزاری تمہاری آج کے دن اپنی جانوں کی بیزاری سے

إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ﴿١٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ

بڑھی ہوئی تھی کہ جب دنیا میں ہمیں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی اور تم کفر پہ اڑے رہتے تھے۔ وہ کہیں گے، اے ہمارے پروردگار تو نے

وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن

دو بار ہمیں موت دی اور دو بار زندہ کیا اب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تو کیا یہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل نہیں

سَبِيلٍ ﴿١١﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ وَإِن يُشْرَكْ

ہوسکتی؟ کہا جائے گا نہیں، اس لیئے کہ جب صرف ایک خدا کی عبادت کی جاتی تھی تو تم اُس کا انکار کرتے تھے اور

بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ⑫ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَ

جب اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تو تم اُسے مان لیتے تھے۔ پس آج تو اسی ایک خدا کی جو بڑا بلند مرتبت ہی بادشاہت ہے۔ اے لوگو!

يُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ⑬ فَادْعُوا

خدا وہی ہے جو تمہیں ہر وقت اپنی قدرت کے کرشمے دکھاتا رہتا ہے اور آسمان سے تمہارے لیے روزی اتارتا ہے اور نصیحت تو وہی حاصل کرتا ہے

اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ⑭ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ

جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تو تم خالص اسی کی عبادت کرو چاہیں کافر اُسے بُرا ہی مانا ئیں وہ بلند درجے والا

ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

اور عرش کا مالک ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے انہیں قیامت کے دن سے ڈرانے کے لیے وحی

لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ⑮ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ

نازل کرتا ہے جس دن یہ لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے تو اللہ سے اُن کی کوئی بات چھپی

شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ⑯ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ

نہ ہوگی۔ کہا جائے گا آج کے دن کس کا راج ہے؟ جواب ملے گا یکتا اور زبردست خدا کا اس دن ہر شخص کو ان کے

نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ⑰ وَ

اعمال کا بدلہ دیا جائے گا اس دن کوئی ظلم نہ ہوگا۔ اللہ یقیناً بہت جلد حساب کر ڈالنے والا ہے اور

اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ مَا

اے محمدؐ آپ انہیں اس دن سے ڈرایئے جو نزدیک ہی آگیا ہے کہ جب مارے ہیبت کے دل گھٹ کر گلوں کے پاس آجائیں گے۔ اس

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ⑱ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ

دن نہ ظالموں کے لیے کوئی سچا دوست ہوگا اور نہ ایسا سفارشی کہ اس کی بات سنی جائے۔ اللہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے۔

وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ⑲ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ

اور اُسے جو دل چھپائے ہوتے ہیں اور اللہ بے شک اس دن انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا اور جن چیزوں کو وہ اللہ

مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ⑳

کے علاوہ پکارتے تھے وہ کوئی فیصلہ ہی نہیں کر سکیں گے۔ یقیناً اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

۲ ع ۱۱ ۷

تفسیر

اس رکوع میں کافروں پر جو قیامت کے دن گذرے گی، اس کا بیان ہے، اس دن وہ بھاگ جاتا

جائیں گے، مگر کوئی راستہ نہ ملے گا۔

پھر بتایا ہے کہ ڈر کے مارے دل گلوں تک آجائیں گے۔ اور اس دن کوئی سفارشی کسی کی سفارش نہ کر سکے گا۔

نبیوں کے بھیجنے کی ایک غرض یہ بھی بتائی ہے کہ وہ انہیں قیامت کے دن سے ڈرائیں اور بتائیں کہ اس دن نیک عمل کام آئیں گے، اور نیکوکار ہی اس دن کی مصیبتوں سے نجات پا سکیں گے۔

وَاقٍ۔ بچانے والا۔ اِسْتَحْيُوا۔ زندہ رکھو۔ ذَرُوْنِیْ۔ مجھے چھوڑو۔

عُذْتُ۔ پناہ لیتا ہوں۔ مُتَكَبِّرٍ۔ غرور کرنے والا

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

کیا یہ کفار زمین پر چل پھر کر دیکھتے نہیں کہ ان سے پہلوں کا کیا

كَانُوا مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ

حال ہوا، جو ان سے قوت میں کہیں بڑھ کر تھے اور روئے زمین پر اُن کے آثار بھی ان سے

فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٢١﴾ ذَٰلِكَ

زیادہ موجود ہیں پس اللہ نے انہیں گناہوں کے سبب عذاب میں دھر لیا، پس انہیں کوئی بچانے والا نہ ملا اور ہلاک ہوگئے

بِأَنَّهُمْ كَانَت تَّأْتِيهِمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ ۚ

اس وجہ سے کہ ان کے پاس رسول نشانیاں لے کر آتے تھے۔ پس اللہ نے انہیں تکذیب کی وجہ سے پکڑ لیا

إِنَّهُ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَ

وہ یقیناً سخت عذاب دینے والا ہے اور بے شک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو معجزے اور

سُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٢٣﴾ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَارُونَ فَقَالُوا سَاحِرٌ

کھلا غلبہ دے کر بھیجا فرعون، ہامان اور قارون کی طرف تو انہوں نے کہہ دیا کہ جھوٹا

كَذَّابٌ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ

جادوگر ہے پھر جب وہ سچا دین لے کر ہماری طرف سے اُن کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اس کے ساتھ جو ایمان لے

آمَنُوا مَعَهُ وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ ﴿٢٥﴾

آئے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالو اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دو حالانکہ انہیں یہ پتہ نہیں تھا کہ کافروں ہی کی چالیں غلط ہوتی ہیں

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ

اور فرعون بولا چھوڑ دو مجھے کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور دیکھوں تو یہ کون سے اپنے رب کو بلاتا ہے۔ مجھے تو یہ

اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى

ڈر ہے کہ کہیں یہ تمہارا آبائی دین نہ بدل دے یا زمین پر فساد نہ پھیلا دے اور موسیٰ علیہ السلام نے کہا

اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾

یقیناً میں اپنے رب اور تمہارے رب کی ہر ایسے متکبر سے پناہ مانگتا ہوں جو حساب کے دن پر ایمان نہ رکھتا ہو

ع ۳
۸

تفسیر

اس رکوع میں پہلے لوگوں کے حالات کا ذکر ہے کہ جب عذاب آیا تو انہیں کوئی نہ بچا سکا۔

پھر موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے کہ انہیں تین سرکش یعنی فرعون ہامان اور قارون کے پاس بھیجا۔ مگر انہوں نے اُن کی باتوں پر کان نہ دھرا۔ اس لیئے فرعون، ہامان اور اس کا لشکر تو نیل میں غرق ہوا۔ اور قارون کو خدا نے زمین میں دھنسا دیا۔

فائدہ

خدا متکبر شخص کو پسند نہیں کرتا۔

فائدہ

متکبروں سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیئے۔

مُسْرِفٌ ۔ زیادتی کرنے والا۔	يُصِبْكُمْ ۔ تمہیں پہنچے گا۔	اِنْ يَّكُ ۔ اگر وہ ہو
رَشَادِ ۔ بہتری	اُرِيْكُمْ ۔ تمہیں میں سمجھاتا ہوں۔	ظٰهِرِيْنَ غلبے والے
تُمَا زِلْتُمْ ۔ تم رہے۔	تَنَادِ ۔ پکار	دَاْبِ ۔ حال۔
	تَبَابٍ ۔ تباہی ۔ بربادی ۔	مُّرْتَابٌ ۔ شکی شک کرنیوالا۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ

اور فرعون کی برادری میں سے ایک ایماندار شخص نے جو اپنا ایمان چھپاتا تھا کہا بھلا یہ کون انصاف ہے کہ تم ایک شخص

رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ

کو صرف اتنی سی بات پر کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے مار ڈالو گے حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار

كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ

کی طرف سے نشانیاں بھی لایا ہے، اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کی سزا اسے ملے گی اور اگر وہ سچا ہے تو پھر وہ عذاب جس کا وعدہ

يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ

وہ تم سے کرتا ہے، تم پر آکر رہے گا کیونکہ اللہ حد سے گذرنے والے اور جھوٹے کو ہدایت نہیں کرتا اے میری قوم آج

الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ

تمہاری بادشاہی ہے اور زمین پر تمہارا غلبہ ہے۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ اگر اللہ کا عذاب ہم پر آپڑا تو ہماری کون مدد کرے گا؟

جَآءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ

تو فرعون بولا میں تو تمہیں وہ سمجھاتا ہوں جسے خود ٹھیک سمجھتا ہوں اور میں تو تم کو بہتر راہ

الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ

بتاتا ہوں اور اس ایمان لانے والے نے کہا مجھے تو اندیشہ ہے کہ کہیں پہلی قوموں کی طرح تم پر بھی عذاب کا

الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ

دن نہ آجائے جیسے قوم نوح، عاد اور ثمود کی حالت ہوئی اور جو ان کے بعد سرکش ہوئے

وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿٣١﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ

اور اللہ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا اور اے میری قوم مجھے اس قیامت کے دن سے تمہارے بارے

التَّنَادِ ﴿٣٢﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَ

میں ڈر معلوم ہوتا ہے جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے اور اس دن خدا کے عذاب سے تمہیں کوئی بچانے والا نہیں ہوگا

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ

اور اللہ ہی جسے گمراہ کر دے اسے کوئی راہ پر نہیں لا سکتا اور تمہارے پاس موسیٰ سے قبل یوسف علیہ السلام بھی

بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ

نشانیاں لے کر آئے تھے اور ان کی باتوں کے بارے میں بھی تم شک ہی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ جب وہ مر گئے تو تم نے

لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ

کہہ دیا چلو چھٹی ہوئی اب اللہ ان کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا اللہ تو اسی طرح ہر زیادتی کرنے والے شک میں پڑنے والے کو

مُّرْتَابُۨ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ

راہ ہدایت سے بھٹکا دیتا ہے اور وہ ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کی آیتوں کے بارے میں بغیر کسی ایسی دلیل کے جو انہیں دی گئی ہو لڑتے ہیں ○

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى

اللہ تعالیٰ اور ایماندار وں کے نزدیک یہ باتیں بری ہیں! اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر متکبر اور جبار کے دل پر مہر کر دیتا ہے! اور فرعون

كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا

نے ہامان سے کہا کہ میرے لیے ایک اونچا محل بنوا شاید اس میں ان رستوں

لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ

تک جا پہنچوں یعنی آسمان کے رستے! اور پھر موسیٰ کے خدا کو ایک نظر جھانک کر دیکھ

مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ

لوں! حالانکہ میں اسے جھوٹا ہی سمجھتا ہوں! اور اسی طرح فرعون کے برے کام اسے بھلے کر دکھائے تھے

عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾

اور وہ سیدھی راہ سے روک دیا گیا تھا۔ اور فرعون کی چال تو برباد ہی ہونے والی تھی!

تفسیر

اس رکوع میں آل فرعون میں سے ایک مومن کا ذکر ہے جس نے اپنا ایمان چھپاتے ہوئے انہیں موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی طرح طرح سے ترغیب دی۔ اس سارے رکوع میں اسی کی تقریر کا ذکر ہے۔

دَارُ الْقَرَارِ۔ ہمیشہ رہنے والا گھر۔ اَدْعُوْكُمْ۔ میں تمہیں بلاتا ہوں۔ تَدْعُوْنَنِيْ۔ تم مجھے بلاتے ہو۔

مَرَدَّنَا۔ ہمارا لوٹنا۔ سَتَذْكُرُوْنَ۔ تم عنقریب یاد کرو گے۔ اُفَوِّضُ۔ میں سپرد کرتا ہوں۔

يُعْرَضُوْنَ۔ پیش کیے جاتے ہیں۔ تَبَعًا۔ تابعدار۔ مُغْنُوْنَ۔ ہٹانے والے۔

خَزَنَةٌ۔ داروغے۔ يُخَفِّفْ۔ ہلکا کرے۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ ج

اور وہ شخص جو ایمان لایا تھا کہنے لگا! اے میری قوم! میری بات مان کہ میں تمہیں سیدھی راہ دکھاؤں!

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ؗ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ

اے میری قوم! یہ دنیا کی چند روزہ زندگی کا نفع ہے، جو تمہیں مل رہا ہے، مگر ہمیشہ رہنے والا تو گھر وہی

دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ

آخرت ہی ہے جو کوئی برا کام کرے گا اسے ویسا ہی بدلہ ملے گا اور جو کوئی مرد یا عورت ایمان کی

عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ

حالت میں نیک عمل کرے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو بہشت میں داخل کئے جائیں گے، اسے وہاں

الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ

بے حساب کھانا ہی کو دیا جائے گا اور اے میری قوم! یہ کیا بات ہے کہ میں تو

اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ

تجھے نجات کی طرف دعوت دیتا ہوں! اور تو مجھے دوزخ کی طرف کھینچنا چاہتی ہے۔ تو اسی بات پر مصر ہے کہ

وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ

میں اللہ تعالیٰ کا انکار کردوں اور بغیر علم کے اس کے ساتھ اوروں کو شریک ٹھیرالوں! جو کچھ طاقت نہیں رکھتے اور میں

الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي

تجھ کو اس خدا کی طرف بلاتا ہوں کہ جو بڑا زبردست اور بخشنے والا ہے! بے شک تو مجھے جھوٹے خدا کی طرف بلاتی ہے! جو

الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ

نہ دنیا میں کسی کو بلا سکتا ہے اور نہ آخرت میں! اور بے شک ہمیں خدا کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور بیباک حد سے بڑھ

هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ

جانے والے ہی دوزخی ہیں جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں، تم آگے چل کر اسے یاد کروگے اور میں تو اپنا معاملہ

اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ

اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں اللہ بندوں کے حال کا نگہبان ہے پس اللہ نے اس مومن کو ان کی

مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ

چالوں سے بچا لیا! اور فرعونیوں پر برا عذاب آن پڑا یعنی غرق نیل ہوئے اب انہیں صبح و شام دوزخ

عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ

کی آگ پر پیش کیا جاتا ہے! اور جس دن قیامت ہوگی تو کہا جائے گا! فرعونیوں کو

فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ

بہت سخت عذاب میں لے جاؤ اے محمد! اس دن سے انہیں ڈرائیے کہ جب دوزخی ایک دوسرے

الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ

سے آگ میں پڑے جھگڑ رہے ہوں گے! کمزور آدمی بڑوں سے کہیں گے! ہم تو دنیا میں تمہارے تابعدار تھے!

مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا

تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ ہٹا سکتے ہو . بڑے آدمی کہیں گے! ہم خود سارے آگ میں پڑے ہیں!

كُلٌّ فِيْهَآ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ

اب تو جو فیصلہ کرنا تھا خدا نے کر دیا اور آگ میں پڑے ہوئے جہنم کے داروغوں

لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾

سے کہیں گے کہ ذرا اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ ایک دن کے لئے ہم پر سے عذاب ہلکا کر دے!

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا

وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر نہ آئے تھے؟ وہ کہیں گے! ہاں آئے تھے! تو داروغے

فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾

کہیں گے! ایسا ہے تو خود ہی پکارو! اور کافروں کی پکار بے کار جاتی ہے۔

۵ ع ۱۲ ۱۰

تفسیر

اس میں اس ایمان والے کا بیان ختم کر دیا۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ آلِ فرعون پر سخت عذاب آیا اور اب وہ عالمِ برزخ میں ہیں اور انہیں صبح و شام آگ دکھائی جاتی ہے کہ انہیں اس دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

پھر بتایا گیا ہے کہ عذاب میں سب ڈالے جائیں گے۔ چاہے بڑے لوگ ہوں یا وہ چھوٹے لوگ جو اُن کی پیروی کرتے تھے۔ اور کوئی کسی کی سزا سے کچھ حصہ بھی نہ ہٹا سکے گا۔

اَشْهَادُ۔ جمع شہید۔ گواہ۔ اِبْكَار۔ صبح کے وقت۔ كِبْرٌ۔ غرور۔

مُسِيْءُ۔ بدکار۔ گنہگار۔ اَسْتَجِبْ۔ میں قبول کروں گا۔ دَاخِرِيْنَ۔ ذلیل۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ

ہم یقیناً دنیا کی زندگی میں بھی رسولوں اور ان کے بعد ایمانداروں کی مدد کرتے ہیں گے اور اس دن بھی کہ جب

يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ

گواہ کھڑے کئے جائیں گے اس دن نافرمانوں کا کوئی عذر فائدہ مند نہ ہوگا۔ ان کے لئے لعنت ہے! اور رہنے

اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى

کے لئے برا گھر یعنی دوزخ اور ہم نے موسٰی علیہ السلام کو نبوت عطا کی! اور ان کے ذریعے

وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى

بنی اسرائیل کو توریت کا وارث بنایا وہ کتاب عقل والوں کے لئے ہدایت اور

لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ

نصیحت ہے اے محمد! آپ صبر سے کام لیجئے اور اپنے کو خطاؤں سے محفوظ رکھنے کی دعا کیجئے!

لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ

اور اپنے پروردگار کی صبح و شام تعریف کے ساتھ پاکی بیان کیجئے! جو لوگ

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ

بغیر کسی دلیل کے جو انہیں پہنچی ہو خدا کی آیتوں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں ان کے دلوں

فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ

میں بس بڑائی سما گئی ہے جسے وہ حاصل نہیں کر سکتے! تو آپ ایسی باتوں سے خدا کی پناہ مانگئے

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وہ یقیناً سننے والا اور دیکھنے والا ہے بیشک آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا تمہارے پیدا

اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا

کرنے کی نسبت کہیں زیادہ مشکل تھا! لیکن ہم نے یہ کام بھی کیا! مگر اکثر لوگ جانتے ہی

يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۥ وَالَّذِيْنَ

نہیں اور اندھا اور بینا برابر نہیں ہو سکتے! اور نہ وہ لوگ جو ایمان لاکر

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾

اچھے کام کریں اور بدکار برابر ہو سکتے ہیں! بات یہ ہے کہ تم بہت کم سوچتے ہو

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

یقیناً قیامت ضرور آئے گی جس کے بارے میں کچھ شبہ نہیں! لیکن اکثر لوگ ہیں کہ اس پر بھی

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

ایمان نہیں لاتے اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے! مجھ سے دعا کرو! میں تمہاری دعا قبول

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ

کروں گا! یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت سے غرور کی وجہ سے منہ موڑتے ہیں مرنے کے بعد جہنم

جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾

میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے

تفسیر

شروع رکوع میں بتایا گیا ہے کہ خدا ایمان والوں کی ضرور دنیا میں مدد کرے گا، اور یہی وعدہ اُس کا رسولوں سے بھی رہا۔ پھر قیامت کے دن سے ڈرایا گیا ہے اور نافرمانوں کا کوئی عذر اُس دن قبول نہیں کیا جائے گا۔ پھر آپ کو حکم ہے کہ حفظ ما تقدم کے طور پر ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہیے کہ خدا آپ کو گناہوں سے بچائے۔ بعض لوگ اس سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ بھی گنہگار تھے، تو اول تو ذنب کے معنے ہی ایسے گناہ کے نہیں جو نبی کی شان کے خلاف ہو درست نہیں۔ پھر ویسے بھی لغات عرب سے معلوم ہوتا ہے کہ ذنب معمولی خطا کو بھی کہتے ہیں اور اسی طرح غفر کا مطلب ڈھانپنا ہے۔ اور استغفر کا مطلب یہ ہوا کہ بچاؤ کی کوشش کر۔ مغفر خود کو کہتے ہیں کہ سر کو بچاتی ہے یا ڈھانپ لیتی ہے۔

پھر بتایا گیا ہے کہ شیطانی خیالات سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیے اور حکم دیا گیا ہے کہ خدا سے دعا کرو! سبحان اللہ، کیسا مہربان خدا ہے کہ حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں۔

يُؤْفَكُ ۔ بہکتا ہے۔ صَوَّرَكُمْ ۔ تمہاری شکلیں بنائیں۔ صُوَرَكُمْ ۔ تمہاری صورتیں۔

نُهِيْتُ ۔ منع کیا گیا ہوں۔ لِتَبْلُغُوْٓا ۔ تاکہ تم پہنچو۔ شُيُوْخًا ۔ جمع شیخ بوڑھے

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ

اللہ وہی ہے! جس نے رات کو تمہارے آرام کے لیئے اور دن کو چیزیں دکھلانے والا بنایا، بے شک

اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾

اللہ لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ اس کے فضل کا شکر نہیں کرتے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۡ فَاَنّٰى

یہی تو تمہارا اللہ ہے! جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے! پھر تم کہاں

ع ۱۰ / ۱۱ — وقف لازم

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

بہکے جا رہے ہو؟ اسی طرح وہ بہکتے ہیں جو خدا کی آیتوں کو نہیں مانتے

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ

اللہ وہی ہے کہ جس نے تمہارے لئے زمین کو رہنے کے لئے فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور اسی نے

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ښ

تمہاری شکلیں بنائیں اور انہیں بہت خوبصورت بنایا اور پاکیزہ چیزیں تمہیں کھانے کو عطا کیں

فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ

یہی تمہارا اللہ ہے۔ پس برکت والا ہی اللہ جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔ اس کے

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ

علاوہ کوئی معبود نہیں۔ پس اسی کو خالص طور پر پکارو کہ سب تعریفیں اسی رب العلمین کے لئے ہیں۔ آپ کہہ

اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا

آپ ان سے کہہ دیجئے! اس حال میں کہ میرے پروردگار کی طرف سے صاف دلیلیں میرے پاس آچکیں

جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾

میں ان چیزوں کی پوجا سے روک دیا گیا ہوں جن کی تم اللہ کے علاوہ پوجا کرتے ہو اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ

جہانوں کے پالنے والے کے آگے سرتسلیم خم کردوں۔ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا! پھر نطفے سے پھر خون کے

ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا

لوتھڑے سے پھر وہی ہے جو تمہیں ماں کے پیٹ سے بچہ کی حالت میں نکالتا اور پرورش کرتا ہے تاکہ تم اپنی

شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا

اپنی جوانی کی عمر کو پہنچو، پھر تمہیں زندہ رکھتا ہے کہ تم بوڑھے ہو جاؤ! اور تم میں سے بعض ایسے ہیں کہ ان وقتوں

مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ

سے پہلے ہی مر جاتے ہیں اور یہ سب اس لئے ہے تاکہ اپنی زندگی کے دن پورے کر لو! اور تاکہ تم عقل و فکر سے کام لو

فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ ع

خدا وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے! پھر جب کسی کام کا کرنا منظور ہوتا ہے تو کہہ دیتا ہے ہو جا! اور وہ ہو جاتا ہے

ع ۱۲

تفسیر ۔ اس سارے رکوع میں خدا کی تعریف اور اس کے قدرت کے مناظر اور اس کی قوت کا

کا بیان ہے۔

پھر انسان کی پیدائش اور اس کی غرض و غایت اور اس کا مقصد بتایا گیا ہے۔ اور سب مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ خدا کے علاوہ کسی کی پوجا نہ کریں اور خدا ہی کے لیئے اسلام پہ قائم ہو جائیں۔

فائدہ

انسان کو عبث پیدا نہیں کیا گیا۔ یہاں اس کی ایک غرض یہ بیان کی لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ یعنی عقل سے کام لو تو اس میں سب طرح کی اور باتیں بھی آگئیں اور یہ بھی کہ تم جو اسلام جیسے سچے دین کو چھوڑے جا رہے ہو۔ اسے اپنے عقل کی کسوٹی پر ہی پرکھ دیکھو۔ اور جنہیں تم خدا کے علاوہ پوجتے ہو۔ اُن کے بارے میں عقل سے کام لو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم پہلے لوگوں کے حالات یا اپنے سے بڑوں کے مرنے جینے کو دیکھ چکے ہو۔ اب اُن کے واقعات سے عبرت پکڑو اور عقل سے کام لو۔ وہ باتیں کرو جن سے وہ خوش ہو اور انہیں چھوڑ دو جن سے وہ ناراض ہو۔

يُصْرَفُوْنَ۔ پھیرے جاتے ہیں۔ يُسْحَبُوْنَ۔ گھسیٹے جائیں گے۔ يُسْجَرُوْنَ۔ جھونک دیئے جائیں گے۔

ضَلُّوْا۔ گم ہو گئے۔ تَمْرَحُوْنَ۔ تم اکڑتے تھے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾

اے محمد! کیا آپ نے ان لوگوں کا حال نہیں دیکھا جو ہماری آیتوں پر جھگڑتے ہیں کہ کدھر پھیرے جا رہے ہیں!

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ۫ فَسَوْفَ

وہ لوگ جنہوں نے قرآن کو جھٹلایا اور ان باتوں کو بھی جھٹلایا جو ہم نے اور رسولوں کے ذریعہ نازل کیں۔

يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾

جلد انجام معلوم کرلیں گے کہ جب ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں پڑی ہونگی اور وہ کھولتے پانی میں گھسیٹے

فِى الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِى النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا

جائیں گے! پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے پھر ان سے کہا جائے گا "کہاں ہیں جنہیں تم خدا کے سوا

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ

شریک ٹھہراتے تھے۔ تو کہیں گے! ہم سے گم ہو گئے! بلکہ ہم تو اس سے پہلے کسی کو کم نہیں ہوتے۔

نَّكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾

پکارتے ہی نہ تھے! اللہ تعالیٰ کافروں کو ایسے ہی بھٹکا دے گا!

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ

یہ اس کی سزا ہے کہ تم دنیا میں ناحق اتراتے تھے اور یہ اس لئے بھی کہ تم اکڑتے

تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ

تھے! جہنم کے دروازوں سے اندر داخل ہو جاؤ! اور اس میں ہمیشہ رہو! تکبر کرنے والوں

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا

کا یہ کتنا بُرا ٹھکانا ہے! اے محمد! آپ ذرا صبر کیجئے! ہم نے جو ان سے وعدہ کیا ہے! عذاب

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا

یا تسلّی کا! اگر آپ کو اس کا کچھ حصہ دکھا بھی دیں یا اس کے وقت سے قبل ہی آپ کو دنیا سے اٹھا

يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ

لیں تو بھی انہیں عذاب تو ہو گا ہی پھر انہیں ہماری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ اور ہم نے آپ سے قبل بہت سے

قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا

رسول بھیجے ہیں! ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ ہم نے ان کا ذکر آپ کو سنایا! اور بعض ایسے ہیں کہ ہم نے آپ

كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ

کو ان کا حال نہیں سنایا! اور کسی بھی رسول کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ وہ بغیر خدا کے حکم کے کوئی نشانی

اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع

لے آئے! پھر جب خدا کا حکم آ پہنچے گا: تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا اور اس وقت جھوٹے لوگ ہی گھاٹے میں پہنچے

ع ۱۳

تفسیر

اس میں اُن لوگوں کا انجام بتایا گیا ہے جو خدا کی آیتوں کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں کہ وہ انہیں دوزخ میں کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دیا جائے گا۔ اور کتوں کی طرح اُن کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ڈال دی جائیں گی اور دوزخ میں پھینک دیئے جائیں گے۔ اس دن ان کا کوئی سفارشی بھی نہ ہوگا جو اُن کی مدد کر سکے۔

کفار پر وعدۂ عذاب ضرور پورا ہونے کا ذکر ہے۔ جو واقعی پورا ہو کر رہا۔ اور پھر قیامت کے دن جو عذاب ہوگا وہ علیحدہ ہے۔

کسی نبی میں یہ طاقت نہیں کہ بغیر خدا کے حکم کے کوئی معجزہ دکھائے۔

فائدہ

جب نبی کی یہ شان ہونے کے باوجود بھی اسے از خود کوئی کسی قسم کا معجزہ دکھانے کا مقدور نہیں سوائے اس حال کے کہ خدا ہی کا حکم ہو جائے اور معجزہ ظاہر ہو تو پھر جھوٹے پیروں فقیروں کا حال اسی سے پرکھ لینا چاہیے جو آئے دن مخلوقات کو جھوٹی کرامتیں دکھا کر اس فریب کاری سے بہکاتے ہیں، کہ انہیں کب یہ طاقت نصیب ہو سکتی ہے۔

فائدہ

قرآن میں صرف عرب کے گرد و نواح کے انبیاء کا ذکر ہوا ہے۔ ورنہ نبی ہر قوم اور ہر ملک میں آئے ہیں جن کا بیان کرنا یہاں مقصود نہیں ہے۔ جو شخص بھی نبی کی شان رکھتا ہوگا اس کی تعلیم سے ظاہر ہو جائے گا کہ وہ کہاں تک قرآنی تعلیم سے ملتی جلتی ہے۔ کیونکہ انبیا کی تعلیم کا نچوڑ قرآن میں موجود ہے۔

اَیَّ ۔ کونسی۔ تُنْكِرُوْنَ ۔ تم انکار کرتے ہو۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾

تمہارا اللہ وہی ہے کہ جس نے تمہارے لیے چوپایے بنائے اس لئے کہ تم ان میں سے بعض پر سواری بھی کرو اور ان میں سے

وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ

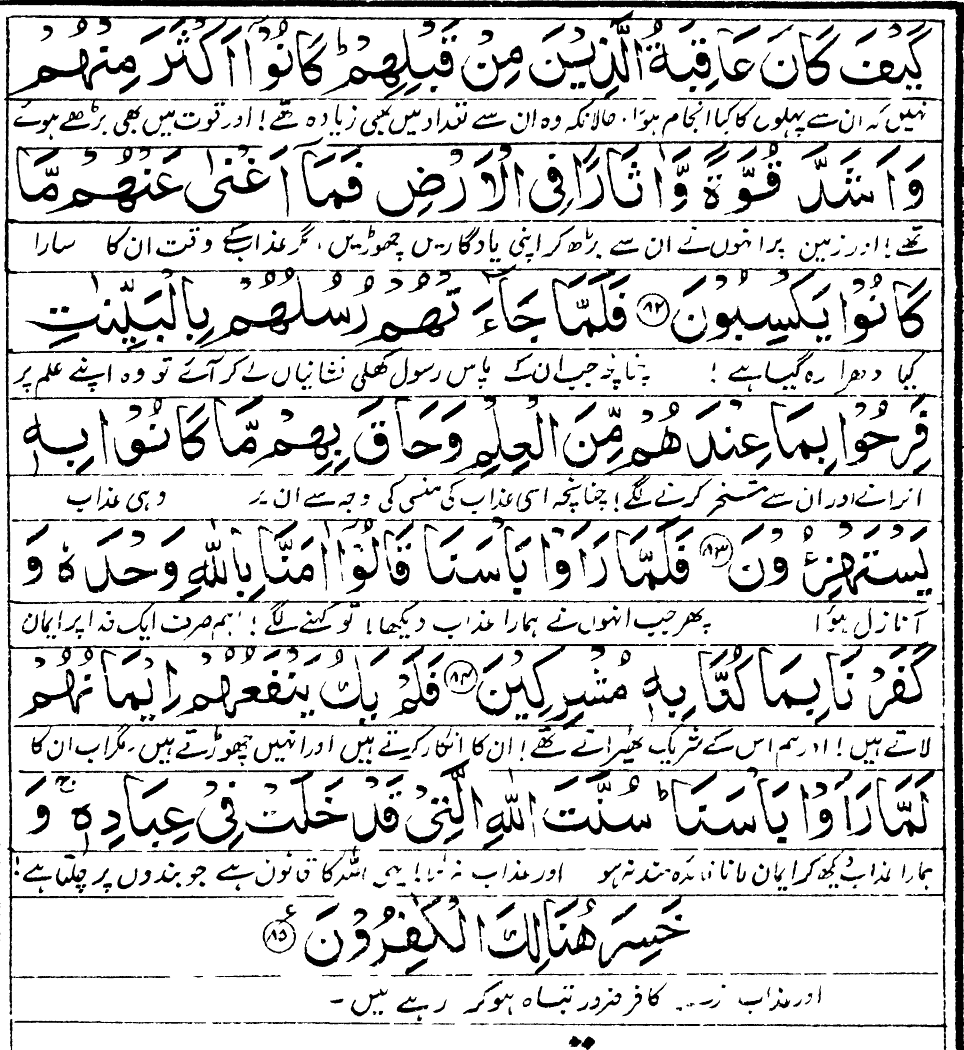
بعض کا گوشت کھاؤ۔ اور ان جانوروں میں تمہارے لیے اور بھی فائدے ہیں اور وہ اس لئے بھی ہیں کہ جہاں

وَعَلَیْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ ۖ فَاَیَّ

تمہارا دل چاہے ان پر چڑھ کر وہاں پہنچ جاؤ اور سمندر میں تم جہاز پر لادے جاتے ہو! اور وہ تمہیں اپنی قدرت کے کرشمے

اٰیٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا

دکھاتا ہے تو تم اس کی کون کون سی نشانی کا انکار کرو گے۔ اے محمد! کیا ان کافروں نے زمین پر سیر نہیں کی! اور یہ دیکھتے



كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ

نہیں کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا ، حالانکہ وہ ان سے تعداد میں بھی زیادہ تھے ! اور قوت میں بھی بڑھے ہوئے

وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا

تھے ! اور زمین پر انہوں نے ان سے بڑھ کر اپنی یادگاریں چھوڑیں ، مگر عذاب کے وقت ان کا سارا

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

کیا دھرا رہ گیا ہے ! چنانچہ جب ان کے پاس رسول کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ اپنے علم پر

فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

اترانے اور ان سے مسخر کرنے لگے ! چنانچہ اسی عذاب کی ہنسی کی وجہ سے ان پر وہی عذاب

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ

آنازل ہوا پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھا ! تو کہنے لگے ! ہم صرف ایک خدا پر ایمان

كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ

لاتے ہیں ! اور ہم اس کے شریک ٹھیراتے تھے ! ان کا انکار کرتے ہیں اور انہیں چھوڑتے ہیں ، مگر اب ان کا

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَ

ہمارا عذاب دیکھ کر ایمان لانا فائدہ مند نہ ہو اور عذاب نہ ٹلا ! یہی اللہ کا قانون ہے جو بندوں پر چلتا ہے !

خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

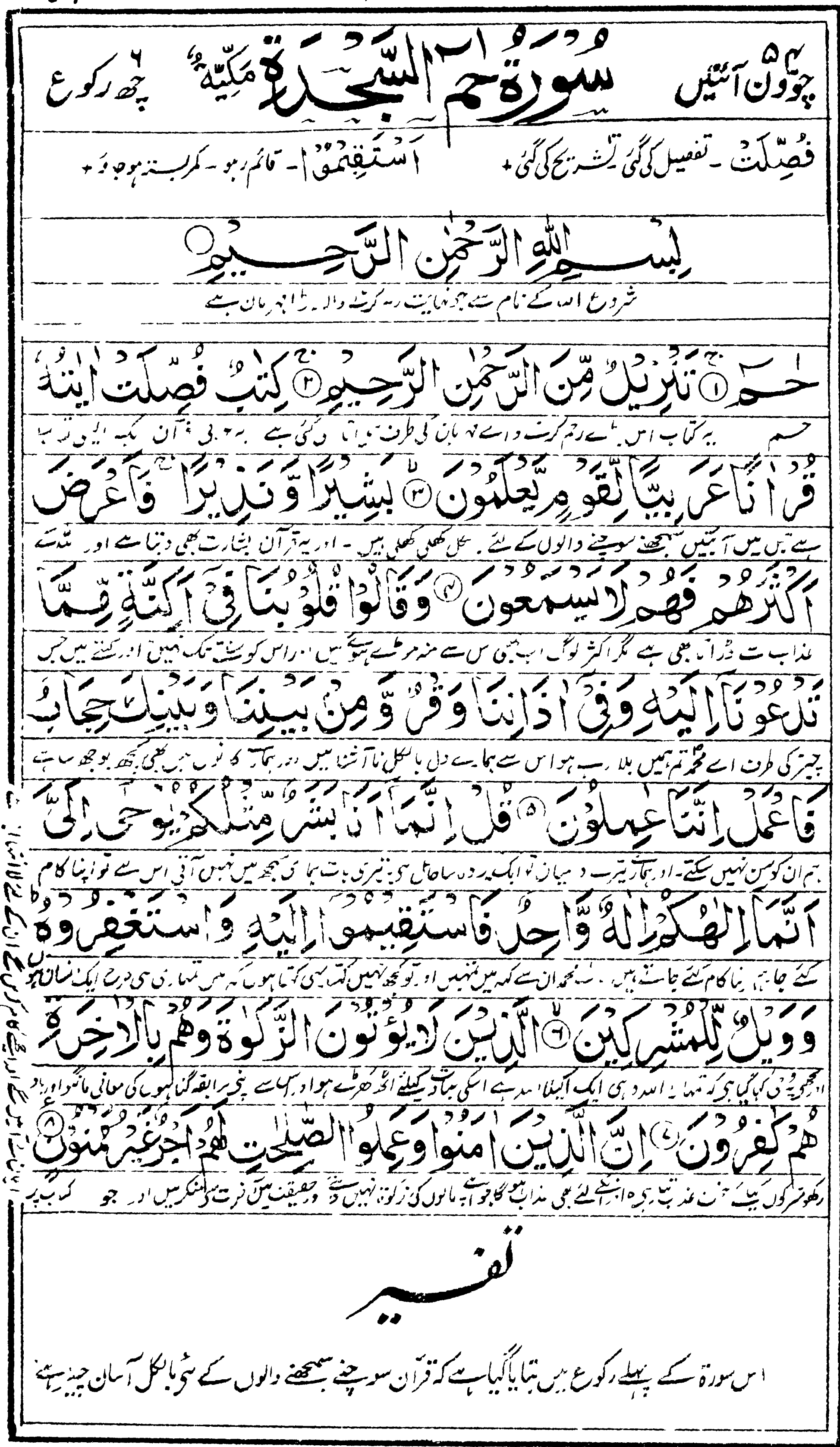
اور عذاب نے کافر ضرور تباہ ہو کر رہتے ہیں ۔

ع ۹ ۲۴

تفسیر

شروع رکوع میں خدا نے اپنے انعامات میں سے ایک انعام یعنی حیوانوں کا ذکر کیا ہے اور ان کے فائدے بتائے ہیں ۔ پھر اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ جس طرح یہ خشکی پر تمہارے کام کی چیزیں ہیں اسی طرح جہاز ہیں کہ ان میں تم خود سوار ہوتے ہو اور اپنا مال اسباب بھی تجارت کی غرض سے لادتے ہو۔

پھر مشرکین و کفار کو پہلی امتوں کے عذاب کا حال سنایا ہے جو ان سے تہذیب و تمدن ، زور بازو ، شجاعت اور تعداد میں کہیں بڑھے ہوئے تھے ۔ پھر جب وہ عذاب آئے بعد ہلاک ہو کر رہے تو یہ کب بچ سکتے ہیں ۔



چوون آیتیں ۵۴ — سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ ۴۱ — چھ رکوع ۶

فُصِّلَتْ ۔ تفصیل کی گئی تشریح کی گئی ۔ اِسْتَقِیْمُوْا ۔ قائم رہو ۔ کمربستہ ہوجاؤ ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے

حٰمٓ ۞۱ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞۲ کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ

حٰمٓ ۔ یہ کتاب اس بڑے رحم کرنے والے مہربان کی طرف سے اتاری گئی ہے یہ عربی قرآن ایک ایسی کتاب

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۞۳ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا فَاَعْرَضَ

ہے جس میں آیتیں سمجھنے سوچنے والوں کے لئے بالکل کھلی کھلی ہیں ۔ اور یہ قرآن بشارت بھی دیتا ہے اور

اَکْثَرُہُمْ فَہُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ۞۴ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْٓ اَکِنَّۃٍ مِّمَّا

عذاب سے ڈراتا بھی ہے مگر اکثر لوگ اب بھی اس سے منہ موڑے ہوئے ہیں اور اس کو سنتے تک نہیں اور کہتے ہیں جس

تَدْعُوْنَآ اِلَیْہِ وَفِیْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَیْنِنَا وَبَیْنِکَ حِجَابٌ

چیز کی طرف اے محمد تم ہمیں بلاتے ہو اس سے ہمارے دل بالکل ناآشنا ہیں اور ہمارے کانوں میں بھی کچھ بوجھ سا ہے

فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۞۵ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ

ہم ان کو سن نہیں سکتے ۔ اور ہمارے تیرے درمیان تو ایک پردہ سا حائل ہے تیری بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی اس سے تو اپنا کام

اَنَّمَآ اِلٰـہُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْٓا اِلَیْہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ

کئے جا ہم اپنا کام کئے جاتے ہیں ۔ اے محمد ان سے کہہ میں نہیں اور تو کچھ نہیں کہتا یہی کہتا ہوں کہ میں تمہاری ہی طرح ایک انسان ہوں

وَوَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ ۞۶ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَہُمْ بِالْاٰخِرَۃِ

اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ تمہارا اللہ وہی ایک اکیلا اللہ ہے اسکی عبادت کیلئے اٹھ کھڑے ہو اور اس سے اپنے سابقہ گناہوں کی معافی مانگو اور یاد

ہُمْ کٰفِرُوْنَ ۞۷ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَہُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۞۸

رکھو مشرکوں کیلئے عذاب ہے اور ان کے لئے بھی عذاب ہوگا جو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہیں دیتے اور حقیقت میں آخرت کے منکر ہیں اور جو

تفسیر

اس سورۃ کے پہلے رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قرآن سوچنے سمجھنے والوں کے لئے بالکل آسان چیز ہے

اس کے احکام بالکل صاف صاف ہیں اور سب سے بڑی بات اور اصل بات جس کی طرف قرآن میں دعوت دی گئی ہے وہ اللہ کو اپنا معبود ماننا ہے ۔ اور شرک سے بچنا ہے ۔ یہ ہر ایک کی سمجھ میں آسکتا ہے کہ دو خدا ایک ہی وقت میں نہیں ہو سکتے ۔ اس لیئے خدا کے ساتھ کوئی شریک نہیں ۔ اس رکوع کی آخری آیتوں میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کو بھی عذاب سے ڈرایا گیا ہے ۔ حقیقت میں خُدا کے کسی حکم کو اپنی مرضی سے ٹال دینا بھی ایک قسم کا شرک ہے ۔ اس لیئے ہمیں اللہ کے حکموں کے سامنے بالکل جھک جانا چاہیئے ۔

اَقْوَات ۔ جمع قوت طاقتیں ۔ قوتیں ۔ دُخَان ۔ دھواں ۔ اِئْتِیَا ۔ تم دونوں آؤ ۔

طَوْعًا اَوْ کَرْهًا ۔ چاروناچار ۔ خوشی سے یا مجبوراً ۔ طَآئِعِیْنَ ۔ خوشی خوشی سے کوئی کام کرنے والے ۔ مَصَابِیْحَ ۔ جمع مصباح ۔ چراغ ۔

صَرْصَرًا ۔ تیز ہوا ۔ آندھی ۔ نَحِسَات ۔ منحوس ۔ بُرے ۔ اَخْزٰی ۔ زیادہ رسوا کرنے والا ۔

عَمٰی ۔ اندھاپن ۔

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ

اے محمد ان سے کہہ کیا اس اللہ سے انکار کرتے ہو جس نے دو دن میں یہ زمین بنائی اور پھر اس کے شریک بنا رہے

وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۟ۚ ⑨ وَجَعَلَ فِیْهَا

ہو تمام جہانوں کا پالنے والا تو وہی ہے ۔ پھر اسی اللہ نے اس

رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِیْهَا وَقَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ

زمین پر چار دن میں پہاڑ بنائے اور اسی زمین پر برکت دی اور اس میں سب قسم کی قوتیں دیں اور یہ چھ دن کا

اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ۟ ⑩ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ

حساب پوچھنے والوں کے لئے پورا پورا حساب ہے ۔ پھر وہ آسمان کی طرف جو ایک دھواں سا ہے

وَهِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ

متوجہ ہوا اور اس کو اور زمین کو کہا کہ دونوں یا تو خوشی یا میرے حکم سے مجبور ہو کر میری

قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ۟ ⑪ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ

اطاعت میں آجاؤ دونوں نے کہا ہم بخوشی حاضر ہوتے ہیں ۔ پھر اس نے دو دن میں ان کو سات آسمان بنا دئے اور ہر

وَاَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖۗ

ایک آسمان کو اس کا کام سمجھا دیا اور انہیں بتا دے کہ ہم نے ہی سب سے نزدیک کے آسمان کو چراغوں سے سجایا

وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ

اور انہیں ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رکھا دیکھو یہ اس زبردست جاننے والے کا مقرر کیا ہوا انتظام ہے۔ اگر یہ پھر بھی اللہ پر

اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ

ایمان لانے سے منہ موڑیں تو انہیں کہدے کہ میں نے تمہیں ایسی بجلی سے تنبیہ کی ہے جیسی کہ عاد اور ثمود پر گری تھی ڈرایا ہے۔ ان کے پاس بھی

الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ

آگے پیچھے رسول آتے رہے اور انہیں کہتے رہے کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرو اور وہ یہ جواب دیتے

قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

رہے کہ اگر اللہ کو ہمیں مسلمان بنانا ہوتا تو وہ ہماری ہدایت کے لئے آسمان سے فرشتے بھیجتا تمہیں کیوں بھیجا۔ تم جو کچھ ہمارے پاس

كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَ

لے کر آئے ہو ہم (اس سے منکر نہیں) اسکو نہیں مانتے۔ پس عاد نے ناحق ملک میں تکبر کیا اور کہا کہ ہم سے زیادہ طاقتور اور کون ہے

قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ

کیا انہوں نے اتنا بھی غور نہیں کیا تھا کہ جس اللہ نے انہیں پیدا کیا تھا وہ ان سے زیادہ طاقتور ہے اور

خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

اسی طرح ہماری نشانیوں کو جھٹلاتا ہے

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِىْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ

آخر پھر ہم نے ان کو دنیا میں ہی رسوائی کا عذاب چکھانے کے لئے بڑے منحوس دنوں میں ان پر سخت تیز آندھی بھیجی اور

عَذَابَ الْخِزْىِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى

آخرت میں ان کے لئے اس بھی زیادہ رسواکن عذاب ہوگا اور وہ وہاں کسی قسم کی مدد نہیں

وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى

دئے جائیں گے لیکن ثمود کو ہم نے ہدایت دی مگر انہوں نے اندھے ہونے کو ہی ہدایت پر

عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا

ترجیح دی اور پھر ان کو بھی ذلت کے عذاب کی بجلی نے بدکاریوں کی وجہ سے

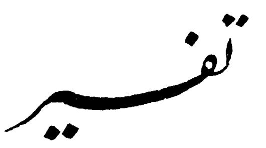
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ ج وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا

آ پکڑا تو ہم نے ان میں سے بھی جو لوگ ایمان دار تھے اور ہم سے ڈرتے تھے

يَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع

انہیں اس عذاب سے بچا یا۔

ع ۲ / ۱۶



اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مشرکوں اور تکبر کرنے والوں کو عبرت دلانے کے لیئے پہلے تو اپنی قدرت کے کاموں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پھر عاد اور ثمود کی ہلاکت کا واقعہ بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ مشرک اور کافر اُن سے زیادہ سخت اور زیادہ طاقت والے نہیں۔ اللہ اُن سے زیادہ طاقت والا ہے وہ ان کو بھی عاد اور ثمود کی طرح ہلاک کر سکتا ہے۔ اور آخری آیت میں ایمان داروں کو تسلی دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو ایسے عذابوں سے ہر طرح محفوظ رکھے گا۔

يُوزَعُونَ صف باندھ کر کھڑا ہونا۔ — أَنْطَقَنَا۔ ہمیں بلایا۔ ہمیں اُس نے بلایا۔ — أَنْطَقَ۔ اُس نے بلایا۔

تَسْتَتِرُونَ۔ تم چھپاتے تھے۔ — أَرْدَاكُمْ۔ تمہیں تباہ کر دیا۔ — يَسْتَعْتِبُوا۔ وہ عذر پیش کریں۔ / وہ توبہ کریں۔

مُعْتَبِينَ۔ جن کی توبہ قبول کی جائے۔ — قَيَّضْنَا۔ ہم نے مقرر کر دیئے۔ — قُرَنَاءَ۔ قرین۔ ہمنشین۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿۱۹﴾ حَتَّىٰ

اور جس دن اللہ سے دشمنی رکھنے والے دوزخ کی آگ کی طرف صفیں باندھ کر لے جائے جائیں گے تو جب وہ

إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ

دوزخ کے قریب پہنچیں گے تو اُن کے کان آنکھیں اور کھالیں اُن کے بُرے کاموں کی شہادتیں دیں گی

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا

جو اُنہوں نے کیئے ہوں گے وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی

قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ

وہ کہیں گے ہمارا اس میں کوئی قصور نہیں ہمیں تو اس اللہ نے جس نے سب چیزوں کو بولنے کی طاقت دی بولنے کی طاقت دی ہے

أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ

تمہیں معلوم نہیں تھا کہ اسی اللہ نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا اور وہ اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ اور جو بُرے کام تم چھپا چھپا کر

أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ

کرتے تھے تو تمہارا یہ گمان تھا کہ تم پر تمہارے کان تمہاری آنکھیں تمہاری کھالیں گواہی نہیں دیں گی

وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ

نہیں بلکہ تمہارا تو یہ گمان تھا کہ کہ جو کچھ تم کرتے ہو اُس میں اکثر کا اللہ کو بھی پتہ نہیں اور

ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

یہی بُرا گمان تھا جس میں تم اپنے پروردگار کے متعلق مبتلا تھے۔ اسی نے تمہیں تباہ کیا اور تم سراسر

مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ

خسارے میں رہے پس اگر وہ اب صبر کریں تو بھی اُن کا ٹھکانا دوزخ کی آگ ہے اور اگر وہ

يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ

عذر پیش کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں تو وہ قبول نہیں کی جائے گی ہم نے اُن بدکاروں کے بدکار ہمنشین مقرر

فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ

کر دیئے تھے جو اُن کے سب اگلے پچھلے کاموں کو انہیں اچھا کرکے دکھا رہے تھے۔ چنانچہ ہماری یہ پیشین گوئی جیسا کہ

الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ

پہلی امتوں کے متعلق خواہ وہ جن تھے یا انسان پوری ہوئی ان کے متعلق بھی پوری ہو کر رہی کہ وہ ضرور

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع

نقصان اُٹھائیں گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ قیامت کے دن بدکاروں کے اعضا مثلاً ہاتھ پاؤں۔ آنکھیں کان حتےٰ کہ کھال تک اُن کی بدکاری کی شہادت دے گی۔ اور وہ حیران ہوکر ان چیزوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی ہے۔ یہ چیزیں ان سے کہیں گی کہ ہم تو خدا کے حکم سے مجبور تھیں۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے اور اپنے جسم کے ہر حصہ کو بدی سے روکنا چاہیئے۔ کان سے کسی کی چغلی یا بُرائی نہ سننی چاہیئے۔ زبان سے کسی کی چغلی یا غیبت نہیں کرنی چاہیئے۔ اسی طرح آنکھوں سے کسی چیز کی طرف بُرے ارادے سے دیکھنا نہیں چاہیئے ورنہ قیامت کے دن یہی چیزیں شہادت دے کر ہمیں عذاب

میں گرفتار کرا دیں گی۔

نَجْزِيَنَّهُمْ۔ بدلہ دیں گے ہم۔ اَرِنَا۔ دکھا دے ہم کو۔ تَتَنَزَّلُ۔ اترتا ہے۔

اَوْلِيٰٓؤُكُمْ۔ تمہارے مددگار۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا

یہ کفار لوگوں سے کہتے ہیں۔ تم لوگ یہ قرآن مت سنا کرو۔ اور جب وہ پڑھا جائے تو غل مچا دیا کرو

فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

شاید تم اس تدبیر سے تم مسلمانوں سے بازی لے جاؤ ہم کفار کو ضرور عذاب شدید کا مزہ

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا

چکھائیں گے اور انہیں ان کے برے اعمال کی سزا

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا

دیں گے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ یہی دوزخ ہے یہ لوگ اس میں ہمیشہ

دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

رہیں گے ہماری آیتوں سے انکار کرنے کا بدلہ یہی ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا

کفار قیامت میں کہیں گے اے ہمارے رب جنوں اور آدمیوں کو جنہوں نے ہمیں کو بہکایا تھا ہمیں دکھا

مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا

کہ ہم انہیں پاؤں کے تلے روندیں تاکہ وہ بدبخت اور ذلیل

مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ

ہو جائیں۔ بیشک جن لوگوں نے اقرار کیا کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے اور

اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا

پھر وہ اسی عقیدہ پر جمے رہے تو مرتے وقت ان پر رحمت کے فرشتے نازل ہوں گے اور کہیں گے کسی قسم کا

وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

خوف و رنج نہ کرو اور اس جنت کی خوشی مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

دنیاوی زندگی میں بھی ہم تمہارے مددگار تھے اور آخرت میں بھی مددگار ہوں گے وہاں تم کو وہ ہر شے

وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا

جسے تمہارا دل چاہے گا موجود ملے گی وہاں جو تم مانگو گے

تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾

پاؤ گے بخشش کرنے والے اور مہربانی کرنے والے خدا کی طرف سے یہ تمہاری ضیافت ہوگی۔

تفسیر

اس رکوع میں تلاوت قرآن مجید میں گڑبڑ کرنے والوں کی برائی بیان کی گئی ہے۔ اور ان کی سزا کا ذکر ہے۔ اور جو لوگ اخیر سانس تک اس بات پہ قائم رہتے ہیں کہ اللہ ہی ہمارا پروردگار ہے۔ ان کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جنت کی امید ایسے ہی شخص کو رکھنا چاہیئے۔ اور صاف صاف بیان کر دیا گیا ہے کہ جنت کسی خاص قوم یا فرد کے لیئے نہیں ہے۔ بلکہ قرآنی اصولوں کے مطابق جو بھی کرے گا۔ وہ جنت کا مستحق ہے

خَاشِعَةً۔ سنسان۔ اِهْتَزَّتْ۔ لہلہاتی ہے۔ رَبَتْ۔ ابھرتی ہے

اَحْيَاهَا۔ زندہ کر دیا اس کو۔ يُلْحِدُوْنَ۔ کجی کرتے ہیں۔ شِئْتُمْ۔ چاہتے ہو تم۔

قِيْلَ۔ کہا گیا۔ شِفَآءٌ۔ ہدایت۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

اے لوگو اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو لوگوں کو خدا کی طرف بلائے اور نیکوکار بھی ہو

وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ

اور لوگوں سے کہے کہ میں بھی خدا کے فرمانبردار بندوں میں ہوں اے پیغمبر بھلائی اور برائی برابر

وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ

نہیں ہو سکتی برائی کا دفیعہ ایسے برتاؤ سے کرو جو بہت ہی اچھا ہو کیونکہ ایسا کرنے سے

بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا

تیرا دشمن ہے بھی تیرا جانی دوست ہو جائے گا اور

يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ

حسن مدارات کی توفیق صبر کرنے والوں کو ہی عطا کی جاتی ہے اور جو بڑے خوش نصیب ہیں وہی اسے

عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ

پاتے بھی ہیں اگر آپ کو کوئی شیطانی چھیڑ چھاڑ پہنچے تو اللہ سے پناہ مانگ لیا

بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَ

کیجیے کیونکہ وہی سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے رات اور دن سورج اور

النَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا

چاند سب کے سب اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں لوگو! نہ تم لوگ سورج کو سجدہ کرو نہ

لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ

چاند کو سجدہ کرو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے اُن کو پیدا کیا اگر تم خاص

تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ

بندے بننا چاہتے ہو اے پیغمبر اگر یہ لوگ سرکشی کریں گے تو اللہ کے پاس عبادت کرنے والوں کی

يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدۃ

کمی نہیں ہے۔ کیونکہ آپ کے رب کے پاس جتنے فرشتے ہیں وہ سب رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تھکتے بھی نہیں

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ

اور اے پیغمبر! یہ بھی اس کی نشانی ہے کہ آپ زمین کو پژمردہ دیکھتے ہیں۔ اور جب ہم

اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ

اس پر پانی برساتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور ابھر چلتی ہے۔ جس نے اس زمین کو

اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

جلا دیا وہی خدا تو قیامت کے دن مردوں کو جلانے والا ہے کیونکہ وہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ

جو ہماری آیتوں میں کجی پیدا کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔

اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ

بھلا جو شخص قیامت کے دن آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا وہ شخص جو قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

بے خوف و خطر آئے لوگو جو چاہو سو کرو مگر یاد رہے کہ تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اُسے

بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ

دیکھ رہا ہے۔ جن لوگوں کے پاس قرآن جیسی نصیحت آئی اور اُنھوں نے نہ مانا وہ ناری ہیں

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ

کیونکہ یہ قرآن تو بڑے پائے کی کتاب ہے کہ جھوٹ نہ اس کے آگے ہی کی طرف سے اس کے پاس پھٹکنے پاتا

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾

ہے اور نہ اس کے پیچھے کی طرف سے کیونکہ حکمت والے سزاوارِ حمد و ثنا خدا کی اُتاری ہوئی ہے۔

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ

اے پیغمبر آپ سے بھی وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو آپ سے پہلے اور پیغمبروں سے کہی جا چکی ہیں

اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ

بے شک آپ کا پروردگار بخشنے والا بھی ہے اور دردناک عذاب کرنے والا بھی ہے۔ اے پیغمبر

جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ

اگر ہم قرآن کو غیر عربی زبان میں اُتارتے تو یہ کفار کہتے کہ "اس کی آیتیں کیوں نہ مفصل ہماری زبان میں بیان کی گئیں

ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ

قرآن عجمی ہے اور ہماری زبان تو عربی ہے اے پیغمبر آپ فرما دیجئے کہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کیلئے

شِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ

یہ قرآن تو سراپا ہدایت اور امراضِ روحانی کے لیئے شفا ہے مگر جو لوگ بے ایمان ہیں اُن کے کانوں کے حق میں گرانی

وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ

اور اُن کی آنکھوں کے حق میں نابینائی ہے یہ لوگ قرآن کی طرف سے ایسی بے پروائی ظاہر کرتے ہیں کہ گویا دور سے

بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾

انہیں کوئی پکار رہا ہے اور یہ کچھ بھی نہیں سنتے۔

ع ۵ ۱۲ ۱۹

تفسیر

اس شخص سے بہتر کوئی بھی نہیں جو لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے۔ اور خود بھی نیک عمل کرے۔

یعنی رب العزت کے حکموں یعنی قرآن کے بتائے ہوئے اصول سے ایک بال برابر بھی کمی بیشی نہ کرے۔ بھلائی اور برائی دونوں برابر نہیں ہو سکتیں۔ برائی کو بھلائی کی ڈھال بنا کر ٹال دینے کی تعلیم ہے۔ اگر شیطان کسی طرح کا کوئی وسوسہ ڈالے تو فوراً اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیئے۔ سورج اور چاند کی پرستش سے باز رکھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں تو انسان کے فائدے کے لئے ہیں۔ اور انسان ہی کے لئے مسخر ہیں ان کے سامنے سر عبودیت خم کرنا ہو تو وہی مثال رکھتا ہے۔ جیسا کہ ایک آقا ایک غلام کو اپنی خدمت کرنے کے لئے رکھے اور کچھ دنوں بعد وہ خود غلام ہی کی خدمت کرنے لگے۔

ساری خدائی کا خاص خدا ہے اگر سب کچھ ہوتا اور خدا نہ ہوتا تو اہل دل کے لئے موت تھی کائنات کی مثال جسد بے روح دی جاتی ہے۔ بلکہ ان سب سے بدتر۔ پس جو کچھ ہے خدا ہے۔ خدا ہی سے سب کچھ ہے اور خدا ہی کے لئے سب کچھ ہے اس لئے اگر ایک شخص خدا والا بن جائے تو اس نے سب کچھ کر لیا۔ اس کو سب کچھ مل گیا لیکن قرآن نے ابھی اس کی تکمیل کے لئے ایک درجہ باقی اور رکھا ہے وہ یہ کہ دوسروں کو بھی خدا والا بنائے۔ اس لئے قرآن مذہب اسلام قطعاً تبلیغی مذہب ہے اور اس کا ہر نام لیوا نوع انسانی کے ہر فرد کو خدا والا بنانے کے لئے بقدر حیثیت معلم و مبلغ۔ خدا کے نزدیک ایسا شخص سب سے زیادہ پیارا ہے اور سب سے زیادہ محبوب۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا

اور یقیناً ہم نے ہی موسیٰ کو تورات جیسی کتاب دی تھی پھر اس میں بھی ختلاف کیا گیا اے محمد اگر

كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ

تیرے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو اختلاف کرنے والوں کا جھگڑا ہی پاک کر دیا جاتا۔ وہ ایک

شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ

اس کے متعلق شبہ میں مبتلا ہیں جو نیک کام کرتا ہے وہ اپنے لئے کرتا ہے

وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

اور جو برا کرتا ہے اس کا وبال اسی کی جان پر ہوگا کیونکہ تیرا پروردگار تو حقیقت میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا

لفظ	معنی لفظ	لفظ	معنی لفظ	لفظ	معنی لفظ
یُرَدُّ	لوٹتا ہے	اَکْمَامٌ	غلاف	اٰذَنَّا	ہم نے جتلا دیا۔ بتلا دیا۔
مَحِیْصٌ	بچاؤ کی جگہ	لَا یَسْئَمُ	نہیں تھکتا۔ نہیں اکتاتا	یَئُوْسٌ	مایوس ہونے والا
قَنُوْطٌ	ناامید ہونے والا	عَرِیْضٌ	چوڑی۔ لمبی۔ بڑی	اٰفَاقٌ	آسمان۔ چاروں طرف

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ

ہر گھڑی کا علم اسی اللہ کو ہے جو پھل اپنے پردوں سے نکلتے ہیں وہ بھی اور جو کچھ کوئی

مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى

عورت پیٹ میں اٹھائے ہوئے ہے وہ بھی اسے معلوم ہے۔ اور کوئی عورت ایسا بچہ نہیں جنتی

وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ

کہ جس کا اسے علم نہ ہو اور جس دن اللہ مشرکوں کو آواز دے گا کہ کہاں ہیں جنہیں تم میرا شریک ٹھیراتے

شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ۝ۚ47

تھے، وہ کہیں گے: ہم تو بتا چکے ہیں: کہ ہم میں کوئی ان کا قائل نہیں

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَ

اور جنہیں وہ دنیا میں پکارتے تھے سب غائب غلہ ہو جائیں گے! اور انہیں یقین ہو جائے گا

ظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝48 لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ

کہ اب بھاگنے کی کوئی سبیل نہیں انسان کا بھی عجب حال ہے کہ مال کے لئے دعا

مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ

کرنے میں تھکتا نہیں! اور رحمت کی امید رکھتا ہے اور جب کبھی اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ آس توڑ کر

قَنُوْطٌ ۝49 وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ

کی رحمت سے ناامید ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہم کسی تکلیف پہنچانے کے بعد انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے

ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ اَظُنُّ

ہیں تو وہ ضرور کہتا ہے: یہ میرے لئے تھی ہی! اور مجھے تو یقین نہیں کہ قیامت کبھی ہوگی! اور

السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ

بفرض محال ایسا ہو بھی! تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر گیا تو وہاں میرے لئے بھلائی ہی

لِیْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِمَا

ہو گی ہاں! ہم کافروں کو ان کی سب کرتوتیں جتا دیں گے اور انہیں بھلائی

عَمِلُوْا ۫ وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۰﴾ وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا

کی جگہ سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ اور جب ہم انسان پر

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

اپنی نعمت نازل کرتے ہیں تو وہ ہماری طرف سے رخ پھیر لیتا ہے! اور جب! اسے تکلیف پہنچتی ہے!

فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ

تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے! اے محمد! ان سے کہہ دیجئے! کہ دیکھو! اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو

اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍۭ

اور پھر تم اس کا انکار کرو تو پھر تم ہی بتاؤ کہ اس سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہو سکتا ہے کہ جو ضد کی وجہ سے یوں

بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى

مخالفت پر اڑ گیا ہو۔ ہم ان کافروں کو جلد روئے زمین پر اور خود ان ہی کی ذات میں سے اپنی نشانیاں دکھائینگے

یَتَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَ لَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ

یہاں تک ان پر کھل جائے گا کہ یہ قرآن واقعی خدا کی جانب سے ہے: کیا آپ کے لئے یہی کافی نہیں ہے

شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ

کہ آپ کا پروردگار ہر چیز کو جانتا ہے۔ آگاہ ہو جائیے! کہ یہ لوگ اپنے پروردگار سے ملنے ہی سے شک میں پڑے

اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾

ہوئے ہیں! سن لیجئے! کہ وہ سب چیزوں کو گھیرے ہوئے ہے!

ع ۱۰

تفسیر

اس رکوع کے شروع میں موسٰی علیہ السلام کے ذکر کے بعد بتایا گیا ہے کہ جو نیک عمل کرتا ہے اپنے فائدے کے لئے کرتا ہے! اور جو برائی کرتا ہے وہ خود اس کی سزا بھگتے گا! پھر خدا کے علم کا بیان ہے! اس کے بعد مشرکوں کی بے بسی اور لاجوابی کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

پھر انسان کی دو مختلف حالتوں کا عین صحیح نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ کہ وہ مصیبت میں تو گھبرا اٹھتا ہے اور ہر طرح کی آس توڑ بیٹھتا ہے! لیکن خوشحالی کے زمانے میں جب اس پر خدا کی رحمت

نازل ہوتی ہے تو اور دعائیں مانگتا ہے تھکتا ہی نہیں! اس وقت ناامیدی غائب ہو جاتی ہے۔ پھر ایک دوسرے گروہ کا ذکر ہے کہ جب انہیں نعمت دی جاتی ہے تو خدا ہی کو بھول جاتے ہیں۔

پھر قرآن کا انکار کرنے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے! کہ اگر یہ سچ ہے تو تم عذاب کے لئے تیار رہو! کہ وہ ہر مکذب قوم پر اپنا عذاب نازل کرتا ہے۔

ترپن آیتیں ۵۳ سورۃ الشوریٰ مکیۃ ۱۱ پانچ رکوع ۵

یَتَفَطَّرْنَ ۔ وہ پھٹ پڑیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے

حٰمٓ ۝۱ عٓسٓقٓ ۝۲ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ

حٰمٓ عٓسٓقٓ اے محمد جس طرح تجھ سے پہلے پیغمبروں پر وحی بھیجی گئی تھی اسی طرح اس زبردست

قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۳ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

حکمت والے اللہ نے تیری طرف بھی اس قرآن کو وحی کیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی

الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۴ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ

کا ہے اور وہ اللہ بہت ہی عالیشان اور عظمت کا مالک ہے۔ قریب ہے کہ اوپر سے آسمان پھٹ پڑیں اور

مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ

فرشتے اس اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف کرتے ہوئے تمام اہل دنیا کی بخشش کی

يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ

دعائیں مانگتے ہوئے نظر آئیں دیکھو یقیناً اللہ ہی بخشنے والا اور

الرَّحِيْمُ ۝۵ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ

مہربان ہے اور اے محمد جن لوگوں نے اسے چھوڑ کر اوروں کو اپنا سرپرست بنا رکھا ہے

عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝۶ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ

اللہ ہی ان کا نگہبان ہے تو ان کا ذمہ دار نہیں۔ اور دیکھو یہ عربی قرآن ہم نے

اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا

تمہاری طرف اس لئے وحی کیا کہ تو مکہ اور اس کے اردگرد رہنے والوں کو عذاب سے ڈرائے اور ان کو اس

وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ

دن سے ڈرائے جس دن کہ سب کے سب اللہ کے سامنے اکٹھے ہونگے۔ پھر اس دن کچھ تو جنت

فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۞ وَلَوْ شَاۤءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

میں جائیں گے اور کچھ دوزخ میں اگر اللہ چاہتا تو زبردستی ان سب کو ایک امت بنا دیتا مگر وہ اسی

وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۤءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا

کو اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے جو اس کی رحمت میں داخل ہونا چاہتا ہے اور ظالموں کے لئے

لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۞ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَاۤءَ

کوئی دوست مددگار نہیں بن سکتا کیا وجہ ہے کہ انہوں نے اس کو چھوڑ کر اوروں کو اپنا

فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞

مالک بنا لیا ہے۔ انہیں بتا دو کہ وہی اللہ اصلی مالک ہے اور وہی ہے جو مُردوں کو زندہ کریگا اور ہر کام کرنے کی طاقت رکھتا ہے

ع ۲

تفسیر

اس سورت کا نام سورۂ شوریٰ اس لئے ہے کہ اس میں مسلمانوں کی ایک صفت شوریٰ کا بیان ہے اور شوریٰ کے معنی مشورہ کے ہیں۔ یعنی مسلمان جو اپنے کام مشورہ سے کرتے ہیں۔

اس سورت کے پہلے رکوع میں بتایا گیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اس قدر اعلیٰ شان و شوکت کا مالک ہے کہ کوئی اندازہ بھی نہیں کر سکتا مگر اس کے باوجود وہ اس قدر رحم کرنے والا بھی ہے کہ اس نے فرشتوں کو سب دُنیا والوں کے لئے بخشش مانگنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے۔ انسان کا اصلی سرپرست اور پالنے والا وہی اللہ ہے کیونکہ وہ زندگی دیتا ہے اور وہی مار بھی سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کو اپنا مالک بنانا ظلم اور شرک ہے۔

يَذْرَؤُكُمْ ۔ وہ تمہیں بکھیرتا ہے پھیلاتا ہے شَرَعَ ۔ اس نے شریعت بنائی اسْتَقِمْ ۔ کھڑا رہ۔ قائم رہ
لِاَعْدِلَ ۔ تاکہ میں عدل کروں۔ انصاف کروں۔ اسْتُجِيْبَ ۔ قبول کیا گیا۔ مان لیا گیا۔ دَاحِضَةٌ ۔ پھسپھسی

یُمَارُوْنَ ۔ وہ شک کرتے ہیں لَطِیْفٌ ۔ لطف کرنیوالا مہربان قَوِیٌّ ۔ طاقت ور ۔ قوت والا

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ

اے محمد انہیں سنادے کہ جس چیز میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ کرنا اللہ کے اختیار میں ہے دیکھو یہ

اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ڰ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ

یہ ہے وہ اللہ جو میرا پروردگار ہے میں اسی پر بھروسا کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔ وہی آسمانوں اور

وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ

زمین کا پیدا کرنیوالا ہے جس نے تمہاری جنس سے ہی تمہاری بیویاں پیدا کیں اور جانوروں کے جوڑے بھی انہیں

اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ

کی جنس سے پیدا کئے پھر اسی طریقہ سے پھیلاتا چلا جاتا ہے ۔ اور دیکھو وہ ایسا سننے والا اور دیکھنے والا ہے کہ

الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

جس کی کوئی مثال نہیں ہو سکتی ۔ اسی کے ہاتھ میں آسمانوں اور زمین کے خزانے کی کنجیاں ہیں ۔ وہی جس کے لئے مناسب

لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ

سمجھتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور ہر ایک بات کو اچھی طرح جانتا ہے اسی نے تمہارے لئے وہ شریعت

مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ

مقرر کی ہے جس کی اس نے نوح کو وصیت کی تھی ۔ اور اے محمد جو تجھے دی گئی ہے اسی کی وصیت ابراہیم موسیٰ

وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا

اور عیسیٰ کو بھی ہم نے کی تھی کہ اللہ کے دین کو دنیا میں قائم کرو اور اس میں

الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا

آپس میں تفرقہ پیدا نہ کرو ۔ اے محمد ہمیں معلوم ہے کہ جس مذہب اور شریعت کی طرف تو ان مشرکوں کو بلاتا

تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ

ہے وہ انہیں بہت ناگوار گزرتی ہے انہیں سنادے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے نبوت کے لئے چن لیتا ہے اور پھر جو

مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ

اسکی طرف جھکتا ہے وہ اس کو ہدایت دیتا ہے ۔ اور پہلی امتوں نے جو اختلاف پیدا کئے تو وہ مذہب کو اچھی طرح سمجھنے

بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى

کے بعد آپس میں ضد کی بنا پر کئے اور اگر پہلے ہی سے ایک مقررہ مدت کی مہلت کا وعدہ تیرے پروردگار کی طرف سے

اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا

نہ کر دیا گیا ہوتا تو ان کا قصہ ہی پاک کر دیا جاتا اور پھر ان کے بعد جو ان کتابوں کے وارث بنے

الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿١٤﴾ فَلِذَٰلِكَ

وہ بھی آج تک انہی شکوک میں مبتلا ہیں بس اے محمد تو

فَادْعُ ۖ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۖ

ان کے اختلافات کو دور کرنے کے لئے انہیں اسلام کی دعوت دے اور جیسا کہ تجھے حکم دیا گیا ہے - اپنے مذہب

وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ

اسلام پر مضبوطی سے قائم رہ اور انکی خواہشات کی پیروی نہ کر اور انہیں سنا دے کہ میں جو کچھ بھی اللہ نے کتاب کی صورت

بَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۖ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۖ

میں اتارا ہے اس پر ایمان رکھتا ہوں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ پھر انہیں یہ بھی

لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۖ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ

بتا دے کہ ہمارا اور تمہارا پروردگار وہی اللہ ہے ہمارے اعمال ہمارے کام آئیں گے تمہارے تمہارے کام آئیں گے ہمارے تمہارے درمیان تو کوئی جھگڑا ہی نہیں

الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ

اگر کوئی جھگڑا ہی تو اس کے فیصلہ کے لئے ایک دن اللہ ضرور ہم سب کو اکٹھا کریگا اور یاد رکھو آخر اسکی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے - اور وہ لوگ

لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ

جو اللہ کو مان لینے کے بعد پھر اسی اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں ان کے پروردگار کے نزدیک انکے جھگڑنے اور ان کی دلیلیں بھی

عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿١٦﴾ اللَّهُ الَّذِي أَنزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَ

ہیں وہ یاد رکھیں انہیں بہت سخت عذاب ہوگا - اور دیکھو اللہ وہی ہے جس نے یہ برحق کتاب اتاری ہے جو کہ جھگڑوں کے

الْمِيزَانَ ۗ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿١٧﴾ يَسْتَعْجِلُ

فیصلہ کیلئے ایک ترازو ہے - اور اے محمد تجھے کیا پتہ ہے کہ ایسے جھگڑنے والوں کے عذاب کی گھڑی بالکل قریب آ چکی ہو۔ جو

بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ

اس پر یقین نہیں رکھتے وہی اس کے لئے جلدی کر رہے ہیں اور جو ایمان رکھتے ہیں اس سے ڈرتے ہیں اور وہ جانتے

مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۗ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ

ہیں کہ یہ بالکل صحیح ہے یقیناً وہ لوگ جو قیامت کے متعلق شک میں پڑے ہوئے

فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿١٨﴾ اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ

ہیں بہت بڑی گمراہی میں ہیں دیکھو اللہ اپنے بندوں پر کس قدر مہربان ہے

ع ۲ / ۱۰ / ۲

يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ⑲

جس کو چاہتا ہے بےحساب رزق دیتا ہے اور وہ بہت طاقت کا مالک اور زبردست ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اسی ایک دین اسلام کی اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں کو وحی کی تھی۔ ان کی امتوں نے اپنے ذاتی جھگڑوں کی وجہ سے اس میں اختلاف کیا۔ اور کوئی یہودی بن گیا۔ کوئی عیسائی کہلایا ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہئے اور اپنے ذاتی جھگڑوں کی بنا پر مذہب میں اختلاف نہیں کرنا چاہئے۔ اور فرقہ بندی سے توبہ کرنی چاہئے کیونکہ اللہ کو یہ ہرگز ہرگز پسند نہیں۔ اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کو ماننے کے بعد پھر اس کے متعلق فضول جھگڑے پیدا کرتے ہیں انہیں بہت سخت عذاب ملے گا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ خواہ مخواہ کے فضول جھگڑوں سے بچے رہیں جن سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہ ہو۔ بلکہ الٹا ہمارا وقت ضائع ہو۔ اور کہیں ایسا بھی نہ ہو کہ ان جھگڑوں میں ہم اپنا ایمان کھو بیٹھیں۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ جو عذاب کے آنے سے یا قیامت سے نہیں ڈرتا وہ مسلمان نہیں کہا جا سکتا اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہر وقت اللہ کے عذاب سے ڈریں اور بڑے کاموں سے بچیں۔

شَرَعُوا۔ انہوں نے شریعت بنائی۔ شریعت مقرر کی   رَوْضٰتِ۔ جمع روضہ۔ باغوں۔   الْمَوَدَّةَ۔ دوستی۔ نیک برتاؤ۔

يَقْتَرِفْ۔ کمائے گا   يَعْفُوا۔ وہ معاف کرتا ہے   يَبْسُطُ۔ وہ کھولے دے۔ فراخ کر دے

لَبَغَوْا۔ وہ ضرور بغاوت کریں۔ سرکشی کریں۔   قَنَطُوا۔ وہ ناامید ہو گئے۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۖ وَمَنْ

یاد رکھو جو اپنے اعمال کا پھل آخرت میں لینا چاہے گا ہم اس کے اعمال کے پھل اسے آخرت میں بہت زیادہ دینگے

كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ

اور جو اس دنیا میں ہی اپنے اعمال کا پھل   لینا چاہے   ہم اسے یہیں دیدیں گے مگر پھر اس کے

مِنْ نَصِيبٍ ⑳ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ

لئے آخرت میں کچھ نہیں ہوگا اے محمد کیا ان مشرکوں نے جو اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں انہوں نے ان کے لئے ایسی شریعت

مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ

مقرر کر دی ہے جس کا اللہ نے کوئی حکم نہیں دیا۔ یا یہ خود ہی ایک شریعت بنا بیٹھے ہیں۔ اگر ہماری طرف سے ان کو

بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى

مہلت دیے جانے کا پہلے ہی فیصلہ نہ ہو چکا ہوتا تو ان کا جھگڑا ابھی نمٹا دیا جاتا یقیناً ایسے ظالموں کے لئے سخت دردناک

الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ۗ

عذاب تیار رہے گا۔ تو قیامت کے دن ان ظالموں کو دیکھے گا کہ کس طرح یہ اپنے کئے کا بدلہ پانے سے ڈر رہے ہونگے اور وہ

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ

انہیں ضرور مل کے رہے گا اور دوسری طرف جو اللہ پر ایمان لائے ہونگے اور انہوں نے نیک کام بھی کئے ہونگے وہ جنتوں کے

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾

باغوں میں ہونگے اور وہاں انہیں جو بھی وہ چاہیں گے انکے پروردگار کی طرف سے مل جائے گا اور یہی اللہ کا کتنا بڑا فضل ہے

ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

ایمان لانے والے اور اچھے کام کرنے والوں کو اللہ اسی فضل کی بشارت دیتا ہے اور انہیں سنا دے کہ میں تم سے کوئی اجر

الصَّالِحَاتِ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي

نہیں مانگتا۔ مگر یہی کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ محبت سے پیش آؤ۔ اور یاد رکھو جو نیک کام کرے گا

الْقُرْبَىٰ ۗ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ

اور نیکیوں کی بخشنے والا کیونکہ اللہ اور بڑھا دیں گے ہم اس کی خوبی

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٢٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ

قدر کرنے والا ہے اے محمد کیا یہ کافر کہتے ہیں کہ اس نے اللہ پر جھوٹ باندھ

كَذِبًا ۖ فَإِنْ يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ

لیا ہے اگر تو جھوٹا ہوتا تو اللہ ہرگز تجھے وحی نہ کرتا بلکہ تیرے دل پر مہر کر دیتا۔ اور اللہ تو اس وحی کئے ہوئے

وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٤﴾

کلام کے ذریعے باطل کو مٹا رہا ہے اور حق کو واضح کر رہا ہے۔ یقیناً اللہ دلوں کے بھیدوں تک کو جانتا ہے

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ

اور دیکھو وہی اللہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہوں سے درگذر کرتا ہے اور

السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ

وہ جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔ اور وہی ہے جو کہ ایمانداروں اور اچھے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ

کام کرنے والوں کی دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں مانگنے سے بھی زیادہ دیتا ہے اور منکروں کو

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۲۶﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا

سنا دو کہ ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اگر اللہ اپنے سب بندوں پر رزق فراخ کر دیتا تو یقیناً وہ زمین پر

فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ

سرکش ہو جاتے لیکن اسی لئے اللہ جو کچھ چاہتا ہے ایک اندازہ سے نازل کرتا ہے کیونکہ وہ اپنے بندوں

خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ

کے حالات سے واقف ہے اور انہیں دیکھتا رہتا ہے اور وہی اللہ ہے کہ جب لوگ ناامید ہو جاتے ہیں تو مینہ برساتا ہے

مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾ وَمِنْ

اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے وہی تعریف کے قابل اصلی مالک ہے اور اس کی قدرت

اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ

کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا پیدا کرنا اور پھر اس میں ہر طرح کے جانوروں کا پھیلا دینا ہے اور وہ

دَآبَّةٍ ؕ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾

پھر وہ جب چاہے ان کے اکٹھا کرنے پر طاقت رکھتا ہے

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو لوگ اسلامی شریعت کو چھوڑ کر اپنی طرف سے کوئی اور شریعت بنا لیں ان کے لئے آخرت میں دردناک عذاب ہوگا۔ اور یہ بڑی سخت نادانی اور بدنصیبی ہے کہ انسان ایک بنی بنائی چیز کو جو مفت مل رہی ہو نہ لے اور اس کے مقابلہ میں بڑی محنت سے ایک ناقص چیز کو خود بنائے۔ اللہ کی بنائی ہوئی شریعت ہر طرح سے مکمل ہے۔ لہٰذا اس کو چھوڑنا اور اپنی شریعت بنانا اسی طرح کی حماقت اور نادانی ہے ہمیں اس سے بچنا چاہیئے اس کے علاوہ یہ بھی بتایا ہے کہ جو شخص اپنے اعمال کا پھل دنیا میں ہی لینا چاہیگا اسے دنیا ہی میں دے دیا جائے گا۔ مگر آخرت میں پھر اس کے لئے کچھ نہیں ہوگا۔ ہمیں چاہیئے کہ بالکل دنیا ہی کی زندگی کا خیال نہ کریں بلکہ آخرت کا خیال بھی رکھیں اور وہاں اجر پانے کے لئے نیک کام کریں۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو کس طرح جنّت میں جگہ دے گا۔ اور وہ دنیا میں بھی ان پر

مہربانیاں کرے گا۔ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔ اوروں کی نیکیوں کو بڑھا دے گا۔ ہمیں اس کی رحمت سے نا امید نہیں ہونا چاہیئے اور اس کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کر کے اس سے ہی اپنی حاجات بیان کرنی چاہیئیں۔

جَوَارِ ۔ جہاز　اَعْلَامِ ۔ پہاڑ　یُسْکِنِ ۔ وہ ساکن کر دے۔ بند کر دے

یَظْلَلْنَ ۔ وہ رہ جائیں　رَوَاكِدَ ۔ کھڑے ۔ تھمے ہوئے　ظَهْرِ ۔ پیٹھ

یُوْبِقْهُنَّ ۔ انہیں تباہ کر دے　غَضِبُوْا ۔ وہ غصہ میں آتے ہیں　شُوْرٰی ۔ مشورہ، صلاح

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ

اے انسانو! تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے اپنے ہاتھوں سے کئے ہوئے بُرے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے

يَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۰﴾ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ

لیکن وہ اللہ تمہارے بہت سے بُرے کاموں سے درگزر بھی کرتا ہے دیکھو تم اس کو زمین کے اندر عاجز نہیں کر سکتے اور اس کے سوا

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۳۱﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهِ

تمہارا کوئی مالک یا مدد دینے والا بھی نہیں اس کی قدرت کی

الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ

نشانیوں میں سے پہاڑوں جیسے جہاز ہیں اگر وہ چاہے تو ہوا کو بند کر دے اور

فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ۚ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ

جہاز پانی کی سطح پر ہی کھڑے کے کھڑے رہ جائیں اس میں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لئے اس

صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ

کی قدرت کی نشانیاں ہیں اور اگر وہ چاہے تو انسانوں کی بدکاریوں کی وجہ سے ان جہازوں کو تباہ کر دے مگر وہ

كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ

بہت سے گناہوں سے درگزر کرتا ہی اور ہماری نشانیوں کے متعلق خواہ مخواہ کے جھگڑے پیدا کرنے والے جان لیں کہ ان کے

مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾ فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

لئے ہمارے عذاب سے بھاگ کر بچ جانے کے لئے کوئی جگہ نہیں اے انسانو! جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہی یہ دنیا کی زندگی میں ہی فائدہ دینے

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ

والا ہے اور یاد رکھو ایمانداروں اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرنیوالوں کے لئے اللہ کے ہاں اس سے کہیں بہتر اور کہیں زیادہ

يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ

دیرپا ثواب ہے اور وہ جو کہ بڑے بڑے گناہوں اور بیحیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں اور جب کبھی غصہ میں

وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ

آتے ہیں تو فوراً جس پر غصہ آئے معاف کر دیتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز

وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

پابندی سے ادا کرتے ہیں اور ان کے کام آپس میں صلاح مشورہ سے طے پاتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اُسے

يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

ہمارے راستے میں خرچ کرتے ہیں اور ایماندار وہ لوگ ہیں جن پر اگر کوئی زیادتی ہوتی ہے تو اس کا بدلہ لیتے ہیں ان سب کے لئے بھی

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى

بہت بہتر اور دیرپا اجر ہے ۔ اور یاد رکھو برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہوگی ۔ ہاں مگر جو معاف کرے اور صلح سے کام لے اس کا اجر اسے

اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ

اللہ کے ہاں سے ملے گا دیکھو اللہ ظالموں سے کبھی محبت سے پیش نہیں آئے گا اگر کسی پر ظلم کیا گیا ہو اور پھر وہ اس کا بدلہ لے

فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ

تو اس پر کوئی الزام نہیں الزام اور جرم ان لوگوں پر ہے جو کہ ناحق لوگوں

يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰٓئِكَ

ظلم کرتے ہیں اور خواہ مخواہ زمین پر سرکشی کرتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ ایسوں ہی کے لئے دردناک

لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ

عذاب ہے اور دیکھو صبر کرنا اور معاف کر دینا بڑی ہمت کا

عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ ع

کام ہے

تفسیر

سب سے پہلے اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انسانوں پر جو مصیبتیں آتی ہیں وہ اُن کے اپنے اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اس کے بعد اپنی قدرت اور رحمت کا حال بتایا ہے اور جتایا ہے کہ اگر اللہ رحم نہ

کرے اور انسانوں کے ہر بُرے کام کی سزا انہیں دے تو ہر وقت اُن پر مصیبتیں نازل ہوتی رہیں مگر پھر بھی وہ ان کے بہت سے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اس کے بعد اُن نیک ایماندار بندوں کی صفتیں بیان کی ہیں جن کے لیے آخرت میں بہت بھاری اجر ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ وہ صفتیں اپنے اندر پیدا کریں اور اور اپنے کاموں میں ایک دوسرے سے مشورہ لے لیا کریں۔ کسی پر خواہ مخواہ ظلم نہ کریں تاکہ ہم بھی اُن نیک بندوں میں شمار کیے جائیں۔

مَرَدٍّ لوٹ جانا — ذُلّ ذلت — طَرْفٍ خَفِيٍّ کنکھیوں۔ آنکھ کی گوشہ سے

اسْتَجِيبُوا قبول کرو۔ مانو — مَلْجَإٍ پناہ لینے کی جگہ — نَكِيرٍ انکار کرنا۔

عَقِيمًا بانجھ۔ بے اولاد — وَحْيًا وحی کرنا۔ دل میں ڈال دینا — تَصِيرُ لوٹتے ہیں۔

وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَلِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ ۗ وَتَرَى الظَّالِمِينَ

جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد اس کا کوئی مددگار نہیں بن سکتا اور اے محمد تو دیکھے گا کہ جب یہ ظالم دوزخ

لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٤﴾ وَتَرَاهُمْ

کی آگ کو دیکھیں گے تو پوچھیں گے کیا اب دنیا میں لوٹ جانے کا کوئی راستہ ہے اور تو دیکھیگا کہ کس طرح

يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَاشِعِينَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۗ

وہ ذلت سے سر جھکائے ہوئے اسی دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے اور وہ کنکھیوں سے اسے دیکھیں گے

وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ

تب جو لوگ کہ ایمان والے تھے کہیں گے حقیقت میں گھاٹے میں وہی لوگ رہے کہ جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو

وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُقِيمٍ ﴿٤٥﴾

مع اپنے اہل و عیال گھاٹے میں ڈالا۔ یاد رکھو ظالم ہمیشہ قائم رہنے والے عذاب میں ڈالے جائیں گے

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ

اور وہاں کوئی ایسا سرپرست ان کا نہیں ہوگا جو اللہ کے سوا ان کی مدد کرے یاد رکھو جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ

يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيلٍ ﴿٤٦﴾ اسْتَجِيبُوا لِرَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ

دے پھر اسے کوئی راستہ نہیں سوجھتا سوائے لوگو تم اس دن کے آنے سے پہلے ہی جس دن

أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ مَا لَكُمْ مِنْ مَلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَ

کہ اللہ کی طرف سے واپس لوٹنے کی اجازت نہ ہوگی اپنے رب کی دعوت کو قبول کرو اور یاد رکھو اس دن تمہارے لئے کوئی جائے پناہ

مَا لَكُمْ مِنْ نَكِيرٍ ﴿٤٧﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا

نہیں ہوگی اور نہ تمہیں انکار سے کچھ فائدہ ہوگا اے محمد اگر وہ یہ باتیں سن کر بھی اسلام سے منہ موڑیں تو تجھ پر اس کا کوئی الزام

إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ

نہیں تجھے ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا جو تو زبردستی کرے۔ بس تیرا فرض تو میرا پیغام کھول کر ان تک پہنچا دینا تھا سو

بِهَا وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ

تو نے پہنچا دیا اور انسان کی تو حالت ہی یہی ہے کہ جب ہم انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ خوشی سے پھولا پڑتا ہے اور جب

كَفُورٌ ﴿٤٨﴾ لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ

اس کے اپنی ہی بُرے کام کی وجہ سے اسے کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو انسان فوراً ناشکرا بنتا ہے اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے

لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ﴿٤٩﴾ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ

جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے یا جس کو چاہتا ہے لڑکے اور

ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ﴿٥٠﴾

لڑکیاں دونوں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے یقیناً وہ بہت علم کا اور قدرت کا مالک ہے

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ

اور یہ کسی انسان کی طاقت میں نہیں کہ اللہ اس سے روبرو باتیں کرے۔ ہاں اس طرح ضرور ہو سکتا ہے کہ اس کے دل میں

أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٥١﴾

کوئی چیز ڈال دے یا اسے کسی پردے سے کوئی آواز سنائی دے یا وہ کوئی فرشتہ بھیج دے جو اس کے حکم کے مطابق اسے وحی کر دے

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي

بیشک وہ اللہ بہت عالیشان اور حکمت والا ہے اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے یہ قرآن تیری طرف وحی کیا اور تجھے تو معلوم بھی نہیں تھا کہ

مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ

کتاب کس بلا کا نام ہے اور ایمان کیا چیز ہے لیکن ہم نے اسے نور بنا کر بھیجا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہیں

نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾

ہدایت کرتے ہیں اور یقیناً تو بھی اسی قرآن کی مدد سے لوگوں کو سیدھے رستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے

صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

اور وہ سیدھا رستہ اسی کا مقرر کیا ہوا ہے جس کا سب کچھ ہے یعنی جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے اور

أَلَآ إِلَى اللّٰهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿۵۳﴾

یاد رکھو سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

تفسیر

اس رکوع میں لوگوں کو قیامت کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اُن کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ قیامت کے آنے سے پہلے پہلے ایمان لے آئیں۔ اس کے بعد آخری آیتوں میں قرآن کو نور کہا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن سے ہی ہمیں حلال و حرام۔ کفر و اسلام۔ جھوٹ سچ وغیرہ کی صحیح صحیح تمیز حاصل ہوتی ہے۔ نیز ہم اسی کی مدد سے اپنے لیے دنیا اور آخرت میں کامیاب ہونے کے لیے سیدھا راستہ ڈھونڈھ سکتے ہیں۔ مگر یہ چیزیں ہمیں اُسی وقت حاصل ہوسکتی ہیں جب کہ ہم قرآن کو سوچ سمجھ کر پڑھیں اور اس پر عمل کریں ورنہ جس طرح اندھے کے ہاتھ میں لیمپ ہے اور وہ اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا اسی طرح ہم قرآن سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرسکیں گے۔

۹۸ اٹھاون آیتیں سُورَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ سات رکوع

أُمِّ الْكِتٰبِ | لفظی ترجمہ کتابوں کی ماں مراد لوح محفوظ
كَمْ | کتنے ہی
أَنْشَرْنَا | ہم نے زندہ کردیا
لِتَسْتَوُا | تاکہ تم اچھی طرح بیٹھ جاؤ۔
مُقْرِنِيْنَ | قابو میں لانے والے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ إِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ

حٰمٓ واضح کتاب کی قسم یقیناً ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اتارا ہے تاکہ تم خوب

تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَإِنَّهُ فِيْٓ أُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۴﴾

سمجھ سکو اور بلاشبہ وہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے وہ ضرور عالی شان اور حکمت ہے

أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ

کیا ہم اس وجہ سے کہ تم حد سے بڑھے ہوئے ہو اپنی نصیحت کو تم سے روک لیں ؟ اور ہم نے پہلی قوموں

أَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ﴿٦﴾ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ إِلَّا
ہیں کتنے ہی نبی بھیجے اور جب بھی کوئی نبی ان کے پاس آیا، وُہ ہنسی
كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٧﴾ فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضَىٰ
اڑانے لگتے چنانچہ ہم نے چن چن کر ان کو ہلاک کیا جو قوت میں بہت بڑھے ہوئے تھے! اور
مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ
تکبر کرنے لگے تھے اور اب پہلوں کی مثال جاری ہو چکی! اور اے محمد! اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے
لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٩﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ
پیدا کیا، تو جھٹ بول اٹھیں گے، بڑے زبردست اور صاحب علم خدا نے انہیں پیدا کیا ہے۔ تو آپ کہہ دیجئے کہ وہی ہے جس نے
مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾ وَالَّذِي
تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں راستے بنادئے تاکہ تم بھٹکو نہیں اور وہی ہے جس نے
نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا
آسمان سے پانی برسایا ایک خاص مقدار میں، پھر اس سے مُردہ زمین میں جان ڈال دی! تو اے منکرو!
كَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾ وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ
اسی طرح تم بھی قبروں سے زندہ کر کے نکالے جاؤ گے اور خدا وہی ہے جس نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا اور بعض چوپائے
لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾ لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ
اور اسٹیمر ایسے بنائے ہیں کہ تم ان پر سوار ہوتے ہو تاکہ تم ٹھیک ہو کر جب ان پر بیٹھ جاؤ
ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ
تو خدا کی نعمت کا شکر کرو اور یہ کہو کہ ہر طرح کی پاکیزگی خدا کے لئے ہے جس نے ان کو ہمارے کام میں لگا دیا
تَقُولُوا سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾
حالانکہ اس کی دی ہوئی قوتوں کے بغیر ہم ان سے کچھ کام نہ لے سکتے تھے
وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴿١٤﴾ وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا
اور یقیناً ہم سب کو اپنے پروردگار کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہو! پھر بھی یہ لوگ اس کے بندوں میں سے بعض کو اس
إِنَّ الْإِنْسَانَ لَكَفُورٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ ع
کی اولاد قرار دیتے ہیں! دیکھو تو! انسان کتنا کھلا ناشکر گزار ہے!

ع ۱ / ۱۵ / ۷

تفسیر ۔ اس سورت میں زخرف یعنی سونے کا ذکر ہے اور دنیاوی سازوسامان کے ساتھ آتا ہے

اس لیے اس کا نام ہی زخرف رکھدیا۔

اس رکوع میں قرآن کے عربی زبان میں نازل ہونے کا سبب یہ بتایا ہے کہ لوگ سمجھ سکیں چونکہ عربوں کی زبان ہی عربی تھی اس لیے قرآن کا اس زبان میں نازل ہونا ضروری بھی تھا۔ لیکن جو وجہ بتائی گئی ہے یعنی اس کے احکام کا سمجھنا، اس پر غور کرنا چاہیے، کیا قرآن ہمارے لیے سمجھنے کی چیز نہیں؟ کیا یہ قرآن ہم سب کی طرف نہیں ہے جو عربی زبان نہیں جانتے؟ اور پھر کیا ہم سب بھی خدا کے اس مقصد کو "کہ تم سمجھو" پورا کر رہے ہیں۔ نہیں تو پھر ضروری ہوا کہ قرآن کا ہر زبان میں ایسے طریقے سے ترجمہ ہو کہ پڑھنے والا اسے سمجھ سکے یا وہ خود اس قدر عربی کا جاننے والا ہو کہ عربی کو سمجھ سکے، چونکہ ہر کسی کے لیے ضروری نہیں ہے کہ عربی پڑھے اس لیے اس مادری زبان میں قرآن کا سمجھانا از حد ضروری ہے۔

اس کے بعد خدا کی نعمتوں کا ذکر ہے اور کفار منکرین قیامت کو مثال کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے کہ وہ کس طرح دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔

مسئلہ

جانور۔ ریل گاڑی، ہوائی جہاز یا اسٹیمر یا اگن بوٹ وغیرہ پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی مسنون ہے اور خود قرآن میں بھی اس کا ذکر ہے۔ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ۔

فائدہ

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کشتی یا پانی پر چلنے والی چیزوں کے لیے بھی مذکور ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰىهَا اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔

ظَلَّ ہوجاتا ہے۔ مُسۡوَدًّا سیاہ كَظِيۡمٌ غصہ والا

يُنَشَّؤُا پرورش کیا جاتا ہے۔ خصام لڑائی۔ حجت اِنَاثًا عورتیں۔ بیٹیاں۔

مُسۡتَمۡسِكُوۡنَ پکڑنے والے مُتۡرَفُوۡهَا اس کے خوش حال لوگ مُقۡتَدُوۡنَ اقتدا کرنے والے۔ قدم بقدم چلنے والے۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخۡلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصۡفٰىكُمۡ بِالۡبَنِيۡنَ ﴿۱۶﴾ وَاِذَا بُشِّرَ

چہ خوب! کہ اس نے جو مخلوق پیدا کی اس میں سے بیٹیاں خود لے لیں! اور تمہیں بیٹے دے دئیے؟ حالانکہ جب ان میں

أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَ

سے کسی کافر کو بیٹی کی بشارت دی جاتی ہے تو مارے غصے کے اس کا چہرہ سیاہ

هُوَ كَظِيمٌ ﴿١٧﴾ أَوَمَن يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ

ہو جاتا ہے کیا وہ جو زیوروں میں پلے اور جھگڑوں میں بات نہ کر سکے ! اسے خدا نے اپنی اولاد

مُبِينٍ ﴿١٨﴾ وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ إِنَاثًا

بنا لیا ؛ پھر غضب یہ ! کہ انہوں نے فرشتوں کو جو خدائے رحمٰن کے بندے ہیں لڑکیاں بنا دیا ، تو

أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ ﴿١٩﴾ وَقَالُوا

کیا وہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ؟ اچھا ! ہم ان کی یہ گواہی لکھے لیتے ہیں ! پھر قیامت کے دن ان سے پوچھا جائیگا

لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَاهُم مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ

اور یہ کفار کہتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم ان کے بتوں کی عبادت نہ کرتے ! انہیں علم ہی نہیں ! اٹکل پچو باتیں کر

إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِّن قَبْلِهِ فَهُم بِهِ

رہے ہیں بتائیں تو بھلا ، کیا ہم نے اس قرآن سے پہلے کوئی کتاب دی تھی کہ جس پر یہ چل رہے

مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ

ہوں ؟ نہیں کتاب و علم تو ملا نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک

وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن

طریقے پر پایا اور ہم بھی انہیں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور اے محمد ! اسی طرح ہم نے آپ سے قبل کسی بستی

قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا

میں کوئی ڈرانے والا ایسا نہیں بھیجا ، کہ اس کے خوشحال لوگوں نے اسے یہ نہ کہا ہو کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے

آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾ قَالَ أَوَلَوْ

پر عبادت کرتے پایا ! ہم بھی انہیں کی اقتدار کر رہے ہیں تو وہ ڈرانے والا کہتا تھا

جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا

کہ کیا تم اس پر بھی نہ مانوگے کہ میں تمہیں اس سے زیادہ اچھا طریقہ بتا دوں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا

أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٢٤﴾ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانظُرْ كَيْفَ

تھا ؟ تو سے کہہ دیا ! تمہیں جو کچھ بھی دیکر بھیجا گیا ہے ! ہم اس کو ماننے والے نہیں ہیں ۔ پس ہم نے ان سے اس کا انتقام

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٥﴾

لیا ! پھر دیکھ لو ! کہ ان جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ؟

تفسیر

اِس سورۃ میں کفار و مشرکین کے عقائدِ باطلہ کی تردید کی گئی ہے اور پہلے لوگوں کا ذکر ہے کہ وہ اپنے باپ دادوں کی رسموں کو اس وجہ سے نہ چھوڑتے تھے کہ انہیں خدا کے عذاب کا ڈر نہ ہوتا تھا۔ اور اسی لیے باوجود اس کے کہ پیغمبر اور ڈرانے والے رسول اُن سے کہتے کہ یہ طریقہ جو ہم پیش کر رہے ہیں تمہارے لیے بہتر ہے، مگر وہ جھٹ کہہ دیتے کہ ہم تو تمہاری کوئی بھی بات نہیں ماننے کے۔ اس وجہ سے اُن پر اکثر عذاب نازل ہوتا۔

فائدہ

اپنے باپ دادا کو کسی غلطی پر پانا اور پھر اسے باوجود غلطی سمجھ لینے کے کرتے چلے جانا صریح حماقت ہے اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ بزرگوں کی تعظیم اور چیز ہے، وہ کرنی ہر ایک پر فرض ہے۔ مگر اُن کی غلطی پر بھی اُن کی پیروی کرتے چلے جانا دوسری چیز ہے اور یہ فرض نہیں بلکہ بہت سی نقصانات کی موجب اس لیے انسان کو چاہیے کہ جب خدا نے اسے عقل سمجھ دی ہے تو وہ سوچے کہ کون کون سی رسم، کون کون سا رواج، کون سی بات ہمارے باپ دادا ایسی کرتے آئے ہیں کہ جسے ہم نہ کریں گے تو ہمارا فائدہ ہی ہوگا اور کرنے سے نقصان، تو جب یہ اتنی سی بات سمجھ آجائے تو فوراً اُسے چھوڑ دے آجکل بیاہ شادی، موت، ختنہ وغیرہ کی رسمیں سب بند کر دینے کی ہیں۔ کیونکہ ان میں فائدہ نہیں نقصان ہیں۔

بَرَآءٌ	بری	بَاقِيَةً	باقی رہنے والا	عَقِبِهٖ	اس کی اولاد
قَرْيَتَيْنِ	دو شہر	قَسَمْنَا	ہم نے تقسیم کر دی	مَعِيْشَتَهُمْ	اُن کی روزی۔ اُن کی معیشت۔
سُخْرِيًّا	ماتحت	سُقُفًا	چھتیں۔	فِضَّةً	چاندی
مَعَارِجَ	سیڑھیاں۔ زینے۔	يَظْهَرُوْنَ	چڑھتے ہیں۔	سُرُرًا	تخت

زُخْرُف ۔ سونا

وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦٓ إِنَّنِى بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾

اور اس وقت کو یاد کرو! جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے چچا اور اپنی قوم سے کہا یقیناً میں ان تمام سے بیزار (بری) ہوں جن کی

إِلَّا ٱلَّذِى فَطَرَنِى فَإِنَّهُۥ سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً

تم پوجا کرتے ہو۔ مگر اس کو پوجتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا، پھر یقیناً وہی مجھے ہدایت بھی دے گا۔ اور ہم نے اسبات کو اس کی اولاد

فِى عَقِبِهِۦ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَءَابَآءَهُمْ

میں ایک یادگار بنا دیا کہ وہ ہماری طرف رجوع کریں۔ پھر میں ان کو اور ان کے باپ دادوں کو نفع پہنچاتا رہا۔

حَتّٰى جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمُ ٱلْحَقُّ قَالُوا۟

یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور اس کو بیان کرنے والا رسول آپہنچا۔ چنانچہ جب ان کے پاس حق بات پہنچ گئی تو کہنے لگے

هٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِۦ كٰفِرُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوا۟ لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا ٱلْقُرْءَانُ

او ہو! یہ تو جادو ہے! ہم تو اسے نہیں مانیں گے! اور کہتے ہیں! کہ یہ قرآن بھلا دو شہروں یعنی مکہ و طائف کے کسی

عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ ٱلْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ

بڑے آدمی پر کیوں نہ نازل ہوا؟ اے محمد! آپ ان سے پوچھئے! "کیا وہ اپنے پروردگار کی رحمت تقسیم

رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا

کرتے پھرتے ہیں۔ کہ جسے دل چاہا دے دی! نہیں بلکہ ہم ہی ہیں کہ ہم نے ان کے درمیان اس دنیا میں ان کی روزی

بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ

تقسیم کر دی اور بعض کو بعض پر درجہ دے دیا! تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لیں پھر بھی تمہارے پروردگار کی رحمت

وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَآ أَن يَكُونَ ٱلنَّاسُ

ان چیزوں سے جو یہ جمع کرتے ہیں کہیں بہتر ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی جماعت ہو جائے

أُمَّةً وٰحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِٱلرَّحْمٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا

یعنی سب کافر ہی ہو جاتے! تو ہم ضرور ان کے لئے جو خدائے رحمٰن کا انکار کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں

مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوٰبًا وَ

چاندی کی بنا دیتے اور زینے بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی جن پر وہ

سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔونَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا ۚ وَإِن كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتٰعُ

تکیہ لگاتے ہیں چاندی کے بنا دیتے اور سونے کا سامان بھی دیتے! مگر یہ سب اس چند روزہ دنیوی زندگی ہی کی

ع ۳ ۱۰ ۹

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾

پونجی ہوتی اور بس! آخرت تو اس کے مقابلے میں جو آپ کے پروردگار کے نزدیک متقیوں کے لئے بدرجہا بہتر ہے

تفسیر

اس رکوع کے اول میں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مشرکانہ عقائد سے اعراض کرنے کا بیان ہے اور اُن کے عقیدہ کو اُن کی اولاد میں بھی جاری کر دیے جانے کا بیان ہے۔ اس کے بعد کفار مکہ کی سرکشی کا بیان ہے کہ جو یہ چاہتے تھے کہ ہم میں سے کسی بڑے آدمی پر قرآن کیوں نازل نہ ہوا۔ یعنی یا مکہ کے کسی رئیس پر نازل ہوتا یا طائف کے کسی رئیس پر۔ اتنا محمد پر کیوں نازل ہوا۔ اس کا پہلے بھی ایک جواب گذر چکا کہ اسے خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی پیغام بری کے لیے چنے اب یہ جواب دیا گیا ہے کہ یہ تو خدا کی رحمت ہے وہ جسے چاہے عطا کر دے۔ کیا وہ اُس کی رحمت بانٹ رہے ہیں جو اس پر یوں اعتراض کر رہے ہیں۔

پھر یہ بتایا ہے کہ اگر سب لوگوں کا لالچ کی وجہ سے کفر پر اڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا، تو ہم کافروں کو اور بھی اپنی طرف سے زینت دیدیتے۔ پھر آخرت میں انہیں عذاب ہوگا اور اس کے مقابلے میں متقی جنت میں جائیں گے یہ چند روزہ سامان اُن کے کسی کام کا نہیں

قَرِيْنٌ - ساتھی - پاس رہنے والا۔	نُقَيِّضْ - مقرر کر دیتے ہیں۔	یعش - غفلت برتتا ہے آنکھیں بند کر لیتا ہو۔
مُنْتَقِمُوْنَ بدلہ لینے والے	نَذْهَبَنَّ ہم لے جائیں	بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ! مشرق و مغرب کا فاصلہ یا بہت دوری۔
يُعْبَدُوْنَ پرستش کی جاتی ہے۔	اِسْتَمْسِكْ مضبوطی سے پکڑلے	مُقْتَدُوْنَ اختیار رکھنے والے

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ

اور جو خدا کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں وہ اس کے ساتھ ساتھ لگا رہتا

قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ

ہے اور یہ شیاطین یقیناً انہیں راہ ہدایت سے روک دیتے ہیں اور یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم

اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ

ہدایت پر ہیں یہاں تک کہ جب ہمارے پاس ایسا آدمی آئے گا تو کہے گا! اے شیطان! کاش میرے

بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ

اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کی دُوری ہوتی کہ تو بہت بُرا ساتھی ہے اور اب جبکہ تم خوب گناہ کر چکے! یہ پشیمانی

ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ

تمہارے کام نہیں آئے گی! اب عذاب میں بھی تم ایک دوسرے کے شریک رہو گے۔ اے محمدؐ! کیا آپ بہروں کو سنا ئیں گے

اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ

یا اندھوں کو راہ دکھائیں گے؟ اور ان کو جو کھلی گمراہی میں ہیں؟ پھر اگر ہم آپ کو وفات دے دیں

بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ

تو بھی ہم ان سے ضرور بدلہ لے کر رہیں گے! یا ہم اگر آپ کو وہ عذاب جس کا وعدہ ان سے کیا ہے

فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ

دکھلا دیں تب بھی ہم ان پر پوری قدرت رکھتے ہیں! کہ جب چاہیں عذاب دے دیں گے۔ پس آپ کی طرف جو کچھ وحی کی جاتی

اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ

ہے آپ اس پر اچھی طرح عمل کیجئے! یقیناً آپ راہ راست پر ہیں اور بلاشبہ یہ قرآن آپ اور آپ کی قوم کے لئے

وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ

سراپا نصیحت ہے! اور ان سے اس کے انکار کی وجہ پوچھی جائے گی اور جو رسول ہم نے آپ سے قبل بھیجے ہیں ان سے

رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾

بارے میں ان سے پوچھئے کہ کیا ان کے ذریعے ہم نے سوائے خدا کے اور معبود بنا دیئے تھے کہ جن کی لوگ پوجا کرتے تھے! نہیں ایسا نہیں ہوا۔

ع ۴ / ۱۰

تفسیر

اس رکوع میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو یادِ خدا سے غافل ہو جاتا ہے اس کی وجہ سے شیطان اُس پر قابو پا لیتا ہے اور اُسے راہِ ہدایت سے بہکا کر بُری بُری باتوں میں لگا دیتا ہے۔

پھر اس کا انجام بھی بتا دیا۔ کہ جب قیامت کے دن عذاب کا وقت آئے گا تو وہ شخص کہے گا میں جو شیطان کی باتوں پر چلتا رہا یہ میرا کتنا بُرا ساتھی تھا۔ کہ مجھے اس نے گمراہ کر دیا اور اب عذاب ہونے والا ہے۔ اُس وقت وہ چاہے گا کہ شیطان سے کوسوں کی دوری ہو جائے۔ مگر اب کیا فائدہ ہو گا۔ اسے اور اس کے شیطان کو عذاب دیا جائے گا۔

پھر قرآن کا ذکر ہے کہ یہ سب کے لئے نصیحت ہے! اور اسی پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

پھر یہ بتایا ہے کہ ہم نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جس نے توحید کی بجائے بت پرستی کی تعلیم دی ہو! بلکہ سب ایک ہی خدا کی عبادت کی تعلیم دیتے تھے!

فائدة

خدا کا ذکر ہمیشہ زبان پر جاری رکھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ دو کلمے ہیں جو رحمان کو بہت پیارے ہیں۔ زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو میں وزنی ہیں یعنی ان کا بہت ثواب ہے۔ وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ہیں۔ (بخاری کتاب التوحید)

نُرِيْهِمْ۔ ہم نے انہیں دکھائی — يَنْكُثُوْنَ۔ وعدہ خلافی کرتے ہیں — مَهِيْنٌ۔ ذلیل

مُقْتَرِنِيْنَ۔ پرا باندھے ہوئے — اٰسَفُوْنَا۔ ہمیں انہوں نے غصہ دلایا — سَلَفًا۔ گذرا ہوا واقعہ

مَثَلًا۔ عبرت — اٰخِرِيْنَ۔ آئندہ آنے والی نسلیں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ

اور بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا پس انہوں نے وہاں

اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا

آکر کہا میں رب العلمین کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں پھر وہ جب ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس پہنچے تو وہ لگے

يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۚ

ان کی ہنسی اڑانے! اور ہم کوئی نشانی ایسی نہ دکھاتے کہ وہ پہلی سے بڑی اور زبردست نہ ہو! اور ہم نے

وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ

انہیں سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا کہ شاید وہ ہماری طرف رجوع کریں اور وہ کہنے لگے! اے جادوگر! تو ہمارے

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا

لئے اپنے پروردگار سے اس چیز کی دعا کر جس کا اس نے تجھ سے وعدہ کیا ہے! کہ پھر ہم ضرور راہ پر آجائیں گے! چنانچہ

عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِيْ قَوْمِهٖ

جب ہم نے وہ مصیبت ان پر سے ہٹالی تو وہ یکدم اقرار سے پھر گئے! اور فرعون نے اپنی قوم میں منادی کر دی کہ اے

قَالَ يٰقَوْمِ اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِيْ مِنْ

میری قوم! کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ مصر کی سلطنت میری ہے! اور میرے محل کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں

تَحْتِيْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ

کیا تم دیکھتے نہیں ہو تو پھر کیا پیروی کے لئے میں اچھا ہوں یا موسٰی! جو ذلیل آدمی ہے!

مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ

اور صاف طور پر بول بھی نہیں سکتا اگر یہ واقعی رسول ہی ہے تو اس کو سونے کے کنگن پہننے

ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ

کے لئے کیوں نہ دے گئے "یا فرشتے اس کے ساتھ پرا باندھے کیوں نہ آگئے؟ تو یقیناً یہ قابل اطاعت نہیں اور نہ

فَاَطَاعُوْهُ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا

رسول ہی۔ پس اس طرح اس نے اپنی قوم کو بیوقوف بنالیا! اور انہوں نے اسی کی اطاعت کرلی! وہ یقیناً بڑے بدکار

مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ ع ۱۱ ۵

لوگ تھے۔ پھر جب انہوں نے ہمیں بہت ہی غصہ دلایا! تو ہم نے ان سے انتقام لیا! یعنی کہ ان سب کو دریائے نیل میں غرق کردیا اور انکو گیا گزرا اور آنیوالوں کے لئے

تفسیر

اس میں حضرت موسٰی علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ بیان کیا ہے۔ فرعون نے جو اعلان اپنی قوم میں کیا، اس پر جو اس کی قوم نے اسے سچا سمجھ لیا، ان کی حماقت کا اظہار ہوتا ہے۔ فرعون نے خدا کی سلطنت کے مقابلے میں جو آسمانوں اور زمینوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے اپنی چھوٹی سی سلطنت پیش کی! پھر اس نے ایسے شخص کو ذلیل کہا جسے خود خدا نے اپنے کلام سے نوازا اور شرف رسالت بخشا! اور جو خدا کے نزدیک بڑے قابل قدر تھے! حالانکہ خدا کے نزدیک وہی درحقیقت ذلیل تھا! پھر فرعون نے ان پر یہ الزام لگایا کہ وہ بول نہیں سکتے! حالانکہ جتنا وہ بول سکتے اس سے مطلب برآمد ہوجاتا تھا تو اور کس بات کی ضرورت تھی؟ اگر وہ بول نہیں سکتے تھے تو اسے اتنا ڈر کیوں ان سے محسوس ہوتا تھا اور قوم میں ان کے خلاف منادی کیوں کرتا تھا اور یہ کیوں کہتا تھا کہ مجھے ڈر ہے کہ موسٰی تمہارا دین ہی نہ بدل دیں، تو معلوم ہوا کہ کسی کا اچھی طرح بول نہ سکنا اس کی شان میں فرق نہیں ڈالتا۔ پھر اس نے کہا کہ اس کے سونے کے کنگن نہیں ہیں جو اس کے ماننے میں بڑی عظمت کی نشانی تھی دوسرے یہ کہ اس کے ساتھ فرشتے نہیں آئے جو بڑی تقدس کی بات خیال کی جاتی تھی! تو اس کا جواب یہی ہے کہ سونے کے کنگن اور فرشتوں کی تو اس وقت ضرورت ہوئی کہ موسٰی تو نشانیاں بلکر نہ آئے ہوتے تو جب تم نے تو نشانیاں بھی دیکھ کر انکار کردیا تو کیا تعجب ہے، کہ فرشتوں وغیرہ کو دیکھ کر بھی انکار کر ڈالتے اور جادو ہی بتلاتے مگر اس کی قوم نے تنی بات نہ سمجھی! چنانچہ فرعون نے ان احمقوں کو اپنے پیچھے لگالیا! کہ اگر عقل والے ہوتے تو یہ باتیں خود سوچتے اور موسٰی کی پیروی کرتے

یَصِدُّوْنَ - چلاتے ہیں جَدَلًا - جھگڑنے کی غرض سے خَصِمُوْنَ - جھگڑا کرنے والے
یَخْلُفُوْنَ - جانشین بنتے عِلْمٌ - نشانی لَا تَمْتَرُنَّ - شک میں نہ پڑو
لِاُبَیِّنَ - تاکہ میں بیان کروں اَلْاَخِلَّاءُ - جمع خلیل کی - دوست

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿٥٧﴾
اور جب مسیح ابن مریم کا قصہ بیان کیا جاتا ہے! تو آپ کی قوم چلا اٹھتی ہے اور وہ
وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ
کہنے لگتے ہیں! کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ؟ تو اے محمدؐ. یہ باتیں آپ سے جھگڑا کرنے کے لئے کہتے ہیں!
هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ
یہ ہی نہیں بلکہ قوم ہی جھگڑالو ہے! مسیح علیہ السلام نے تو بس ہمارے ایک بندے تھے! جن پر ہم نے انعام کیا اور
مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٥٩﴾ وَلَوْ نَشَاۗءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰۗىِٕكَةً فِي
انہیں بنی اسرائیل کیلئے اپنی قدرت کی نشانی قرار دیا! اور اگر ہم چاہتے تو تمہیں میں سے فرشتے بنا دیتے جو تمہارے بعد زمین
الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا
پر جانشین بنتے اور اے محمدؐ، آپ کہہ دیجئے! کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت کی ایک نشانی ہیں! تو تم اس
وَاتَّبِعُوْنِ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ
کے بارے میں شک نہ کرو اور میری پیروی کرو! یہی سیدھا راستہ ہے اور کہیں شیطان تمہیں بہکا نہ دے وہ
الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٢﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
تو تمہارا کھلا دشمن ہے اور جب عیسیٰ علیہ السلام کھلی دلیلیں لے کر آئے تھے
قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ
تو انہوں نے کہا تھا، یقیناً میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور اس لئے کہ جن باتوں میں تم
تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
اختلاف کرتے رہے ہو اب میں ان کو خوب واضح کر دوں! تم اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو یقیناً اللہ ہی میرا
رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦٤﴾ فَاخْتَلَفَ
اور تمہارا پروردگار ہے! پس اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے مگر بنی اسرائیل میں
الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ
مختلف گروہ ہوگئے۔ پس ظالموں کی دردناک عذاب کے دن بڑی شامت آئی

يَوْمِ الْيَوْمِ ﴿۶۵﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّ

ہوگی کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ قیامت انہیں یکدم آلے اور انہیں

هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ

خبر بھی نہ ہو اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے متقیوں کے

اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾

کہ وہ دوست ہی رہیں گے

تفسیر

اس رکوع میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ تم جو عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنائے بیٹھے ہو وہ غلط وہ تو ہمارے ایک بندے تھے اور بس! اور وہ خود یہی تعلیم دیتے تھے کہ اے لوگو! خدا میرا اور تمہارا پروردگار ہے اسی کی پرستش کرو۔ انہوں نے یہ کبھی تعلیم نہیں دی کہ تم انہیں خدا کا بیٹا بنالو! اور لگو انہیں پوجنے۔

پھر بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد لوگ کئی گروہوں میں منقسم ہو گئے۔ اس کی تفصیل عیسائی مذہب کی تاریخ سے بخوبی مل سکتی ہے یعنی بعض عیسیٰ کو خدا کا بیٹا مانتے تھے، اور بعض صرف نبی مانتے تھے اور بعض ان کے بارے میں طرح طرح کے عقاید رکھتے تھے۔

تُحْبَرُوْنَ - تمہاری آؤ بھگت ہوگی | صِحَافٍ - رکابیاں - پیالے | اَكْوَابٍ - آبخورے

تَشْتَهِي - چاہتے ہیں | تَلَذُّ - لذت پاتی ہیں | لَا يُفَتَّرُ - نہیں کم کیا جاوے گا

يَقْضِ - البتہ خاتمہ کرے | مَاكِثُوْنَ - رہنے والے | اَبْرَمُوْا - ارادہ کرلیا ہے۔

مُبْرِمُوْنَ - ارادہ کرنے والے

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ

کہا جائیگا! اے میرے بندو! آج کے دن نہ تمہیں کسی بات کا خوف ہوگا اور نہ تم غمگین ہوگے یہی ہیں جو ہماری

اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ

آیتوں پر ایمان لائے تھے اور مسلمان تھے کہا جائے گا! تم اور تمہاری بیبیاں جنت میں داخل

اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ

ہو جاؤ کہ خوب تمہاری آؤ بھگت کی جائے گی۔ ان کے سامنے سونے کی پیالیاں اور آبخورے بھر بھر کر لائے جائیں گے!

وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ

وہاں جو تمہارا دل چاہے گا ملے گا ! اور جو تمہاری آنکھیں پسند کریں گی وہ دیکھو گے ! اور تم ان میں ہمیشہ

اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا

ہمیشہ رہو گے اور یہ وہ جنتیں ہیں جن کے تم اپنے نیک اعمال کی وجہ سے وارث

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾

بنائے جا رہے ہو ان میں تمہارے لئے بہت میوے ہوں گے ان میں سے خوب کھاتے رہو گے

اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ

اور اس کے برعکس : گنہگار یقیناً جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے عذاب میں کمی نہ کی جائے گی

وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ

اور وہ بالکل مایوس ہو کر رہ جائیں گے اور ہم نے ان پر ذرا ظلم نہیں کیا لیکن یہ خود

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ

ظالم تھے وہ چلائیں گے : اے مالک ! کاش تیرا پروردگار ہمارا خاتمہ ہی کر دے ! تو وہ کہے گا ! انہیں بلکہ

مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ

تم اسی حالت میں رہو گے اے کفار مکہ ! یقیناً ہم تمہارے پاس حق لائے ہیں لیکن تم میں سے اکثر حق سے

كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ

نفرت کرتے ہیں کیا انہوں نے انکار کرتے رہنے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے ؟ تو ہم بھی عذاب ہی کا پختہ ارادہ کرتے ہیں یا کیا

اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ

انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ ہم ان کے بھیدوں اور خفیہ باتوں کو سن نہیں رہے ؟ ہم ضرور سن رہے ہیں بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے

يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ڰ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

فرشتے ان کے پاس بیٹھے لکھتے رہتے ہیں - اے محمد ! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر خدا کا کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے میں لت ہو جاتا

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾

ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں آسمانوں اور زمین کا پروردگار اور عرش کا مالک بہت پاک ہے !

فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾

اے محمد ! آپ انہیں چھوڑ دیجئے ! کہ پڑے باتیں بنائیں اور ہنسی کھیل کریں ! یہاں تک کہ انہیں وہ دن آئے جس کا ان سے وعدہ

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۗءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ

کیا جاتا ہے - اور وہی خدا آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہ بڑا باحکمت اور صاحب

الْعَلِيمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا

علم ہے۔ وہ بڑا برکت والا ہے کہ جس کے ہاتھ میں آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کی بادشاہی

بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ

ہے، اور قیامت کے دن کا اسے ہی علم ہے! اور سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہوگا اور جن کو یہ خدا کے

الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ

سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا بالکل اختیار نہیں رکھتے، سوائے اس کے کہ وہ کوئی سچی گواہی دیں اور وہ

وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ

اس حال میں کہ وہ اس بات کو جانتے ہوں! اور اے محمد اگر آپ ان سے پوچھیں کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے تو کہیں گے

فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ ﴿۸۷﴾ وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۸۸﴾

اللہ نے۔ پھر یہ کدھر بہکے چلے جاتے ہیں؛ اور رسول کے "یارب" کہنے کی قسم! کہ یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں!

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۸۹﴾

پس آپ ان سے ہٹ جائیے! اور کہہ دیجئے! بس میرا سلام ہے! پھر یہ آگے چل کر خود ہی انجام کو معلوم کر لیں گے

رکوع ۱۲ ع ۷

تفسیر

اس رکوع میں اولاً جنتوں کا ذکر ہے اور اس کی نعمتوں کا بیان ہے، اس کے بعد جہنمیوں کا بیان ہے پھر اس بات کی طرف اشارہ ہے! کہ خدا ان سب باتوں سے واقف ہے: پھر خدا کی قدرت اور سلطنت کا بیان ہے، اور اخیر میں ان سے اعراض کرنے کا بیان ہے۔

اُنسٹھ ۵۹ آیتیں سُوْرَۃُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ تین ۳ رکوع

يُفْرَقُ ۔ فیصلہ کیا جاتا ہے ارْتَقِبْ ۔ انتظار کرو دُخَانٌ ۔ دھواں ۔

مُعَلَّمٌ ۔ سکھایا ہوا كَاشِفُوا ۔ ہٹانے والے عَائِدُونَ پھر عود کرنے والے

نَبْطِشُ ۔ پکڑیں گے ہم بَطْشَةَ ۔ پکڑ أَدُّوا ۔ حوالے کر دو ۔ دیدو ۔ ادا کر دو

اعْتَزِلُونِ ۔ مجھے چھوڑ دو مجھ سے جدا ہو جاؤ رَهْوًا ۔ ساکن ٹھہرا ہوا ۔ زُرُوعٍ ۔ جمع زرع کی ۔ کھیتیاں ۔

فَكِهِينَ لطف اٹھانے والے بَكَتْ ۔ رویا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رحمٰن و رحیم خدا کے نام سے شروع

حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

حٰمٓ واضح کتاب کی قسم کہ ہم نے اس قرآن کو مبارک رات میں نازل کیا! اور اس کے

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿٣﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿٤﴾ اَمْرًا مِّنْ

ذریعے ہم تمہیں ڈرانے والے ہیں اس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے یہ حکم ہماری طرف سے

عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ

ہے! ہم ہی رسول بنا کر بھیجنے والے ہیں اے محمد! یہ آپ کے پروردگار کی رحمت ہے! یقیناً وہ سننے والا اور جاننے

الْعَلِيْمُ ﴿٦﴾ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ

والا ہے وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک ہی! اگر تم یقین رکھنے

وقف لازم

مُّوْقِنِيْنَ ﴿٧﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ

والے ہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی جلاتا ہی اور مارتا ہے! وہی تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا

الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي

پروردگار ہے! اس پر بھی وہ شک میں پڑے ہوتے ہیں پس آپ اس دن کا انتظار کیجیے جس دن

السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾

کہ آسمان سے ایک صاف دھواں ظاہر ہوگا وہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا! کہا جائے گا! یہی دردناک عذاب ہے

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى

وہ کہیں گے! اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذاب ہٹالے ہم ضرور ایمان لانے والے ہیں۔ اب نصیحت کہاں حاصل ہوگی

وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ

حالانکہ ان کے پاس بیان کردینے والا رسول آچکا! پھر وہ اس سے منہ پھیر کر چل دئے تھے! اور انہوں نے کہدیا

مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ﴿١٥﴾

تھا کہ یہ تو سکھایا ہوا دیوانہ ہے جواب دیا جائے گا! ہم تھوڑے عرصے کے لئے عذاب ہٹا دیتے ہیں۔ لیکن تم پھر وہی کروگے!

وقف غفران وقف لازم

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا

اور جس دن ہم بڑی سخت گرفت کریں گے! اس دن ہم انتقام لیں گے اور یقیناً ہم نے ان سے

قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿١٧﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ

قبل قوم فرعون کو آزمایا اللہ ان کی طرف ایک عزت والا رسول بھیجا کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ کردو

عِبَادَ اللّٰهِ ۖ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ

میں ایک امانت دار رسول ہوں اور یہ کہ اللہ کے خلاف سرکشی نہ کرو

اِنِّیْۤ اٰتِیْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹﴾ وَ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ

میں تمہارے پاس کھلے غلبے کے ساتھ آیا ہوں اور میں اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار کی اس

اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾ وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ

بات سے پناہ لیتا ہوں کہ کہیں تم مجھے سنگسار نہ کر دو۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے ہو تو مجھ سے جدا ہو جاؤ پھر انہوں نے

اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا اِنَّكُمْ

اپنے پروردگار سے دعا کی کہ اے میرے پروردگار یہ تمام گنہگار لوگ ہیں! ان سے ہمیں بچا۔ حکم ہوا کہ میرے بندوں کو

مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ اتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ

راتوں رات لیکر نکل جاؤ کہ تمہارا پیچھا کیا جائیگا۔ اور دریا کو سکون کی حالت میں پار کر جاؤ یقیناً وہ لشکر ڈوبنے والا ہے کتنے

تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ

باغات اور چشموں اور کھیتوں اور اچھے مکانوں کو انہوں نے چھوڑا اور ان نعمتوں کو جن کا

كَانُوْا فِیْهَا فٰكِهِیْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ﴿۲۸﴾

وہ لطف اٹھایا کرتے تھے نافرمانوں کا یہی انجام ہوتا ہے! اور ان چیزوں کا ہم نے دوسروں کو وارث بنا دیا

فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ ﴿۲۹﴾

بس نہ ان پر آسمان نے آنسو بہائے نہ زمین نے! اور نہ انہیں مہلت دی گئی

ع ۲۹ / ۱۴

تفسیر

اس سورت میں قیامت کی ایک نشانی یعنی آسمان سے دھواں ظاہر ہونے کا بیان ہے۔ چونکہ دھوئیں کو عربی میں دخان کہتے ہیں اس لئے اس سورہ کا نام سورۂ دخان ہے۔ شروع میں قرآن نازل ہونے اور شب قدر کی فضیلت کا بیان ہے۔ پھر عذاب کا ذکر ہے اور اس کے بعد موسیٰ اور فرعون کا واقعہ دہرایا اور بتایا کہ وہ جن باغات اور اچھے مکانوں میں رہتے تھے ان سب کا وارث ہم نے بنی اسرائیل کو بنا دیا۔

اَخْتَرْنٰهُمْ۔ ہم نے انہیں برگزیدہ کر لیا۔ مُنْشَرِیْنَ۔ دوبارہ اٹھائے جانے والے

لٰعِبِیْنَ۔ کھیلنے والے۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ

اور ہم نے بلاشبہ بنی اسرائیل کو بڑے ذلت کے عذاب سے نجات دی! یعنی فرعون کے

فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ

ہاتھ سے! جو زیادتی کرنیوالوں میں بڑا متکبر تھا اور ہم نے بنی اسرائیل کو خوب جانچ کر

عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰۗـؤٌا

سارے جہان پر فضیلت دی تھی اور ہم نے انہیں اپنی وہ نشانیاں دیں جن میں کھلی

مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِىَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى

آزمائش تھی اور یہ کفار تو یہی کہتے ہیں کہ بس ہمیں ایک ہی دفعہ مرنا ہے اور پھر کبھی مبعوث

وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾

نہیں کیے جائیں گے! اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادوں کو بلا کر دکھا دو!

اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ

کیا وہ اچھے ہیں یا قوم تبع؟ اور جو ان سے پہلے تھے! جنہیں ہم نے ہلاک کیا کہ وہ یقیناً گنہگار

كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا

لوگ تھے اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور اس کے درمیان جو کچھ ہے اسے کھیل

لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

کے طور پر پیدا نہیں کیا ہم نے انہیں ایک خاص مصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے! لیکن ان میں سے اکثر ہیں کہ جانتے

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى

ہی نہیں۔ یقیناً فیصلہ کا دن ان کا مقرر وقت ہے کہ جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئیگا!

عَنْ مَّوْلًى شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾

اور نہ وہ ان کی مدد کر سکیں گے۔ سوائے ان کے جن پر اللہ رحم کرے! بیشک وہ زبردست اور رحم کرنے والا ہے

ع ۱۳ ۱۵

تفسیر

اس رکوع میں اول بنی اسرائیل کو عذاب سے نجات دینے کا بیان ہے پھر قیامت کے منکرین کے بیہودہ اعتراض کا بیان ہے پھر اس کے بعد ان سب کو انہیں ڈرایا گیا ہے

زَقُّوْمِ - تھوہر اَثِيْم - گنہگار مُهْلِ - پگھلا ہوا تانبا يَغْلِيْ - ابلے گا

غَلْي - اُبلنا خُذُوْهُ - اس کو پکڑو اعْتِلُوْهُ - اسکو کھینچ لے جاؤ صُبُّوْا - ڈال دو۔

ذُقْ ۔ چکھ ! — سُندُس ۔ ریشمی کپڑے — اِستَبرَق ۔ ریشم کا موٹا کپڑا۔
زَوَّجنٰھُم ۔ ہم ان کی شادی کردینگے — مُرتَقِبُون ۔ انتظار کرنے والے

إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ الْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ

یقیناً تھوہر کا درخت گنہگاروں کا کھانا ہوگا جو پگھلے تانبے کی طرح ہوگا! پیٹوں میں جاکر کھولے گا!

كَغَلْيِ الْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَاعْتِلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ

جیسے گرم پانی کھولتا ہے حکم ہوگا - اسے پکڑو! اور کھینچ کر جہنم کے بیچ ڈال دو پھر ڈالو

صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ

اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب اور کہا جائیگا اب مزہ لے۔ تو تو دنیا میں بڑا

الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ هَٰذَا مَا كُنتُم بِهِ تَمْتَرُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ

غالب اور عزت والا تھا یہی ہے وہ عذاب جس کے بارے میں تمہیں شک تھا۔ اس میں شک نہیں کہ متقی لوگ امن

فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ﴿٥١﴾ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٥٢﴾ يَلْبَسُونَ مِن

والے مقام میں ہوں گے یعنی باغوں اور چشموں میں وہ باریک اور موٹے ریشمی

سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿٥٣﴾ كَذَٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُم

کپڑے پہنے ہوئے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے ایسا ہی ہوگا! اور ہم انہیں بڑی بڑی آنکھوں

بِحُورٍ عِينٍ ﴿٥٤﴾ يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿٥٥﴾ لَا يَذُوقُونَ

والی حوروں سے بیاہ دینگے وہ ہر طرح کے میووں کو بےخوف وخطر پکار کر طلب کیا کرینگے وہ پہلی موت کے علاوہ

فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿٥٦﴾

اس میں اور موت کا مزہ نہ چکھیں گے! اور خدا انہیں جہنم کے عذاب سے بچائے گا

فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٥٧﴾ فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ

ان پر یہ آپ کے پروردگار کا فضل ہوگا اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے بات یہ ہے کہ ہم نے اس

بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾ فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾

ع ۱۷ ۱۶

قرآن کو آپ کی زبان میں آسان کردیا تاکہ یہ لوگ نصیحت پکڑیں۔ آپ انتظار کیجئے! اور یہ بھی انتظار میں ہیں۔

تفسیر

اس رکوع میں گنہگاروں پر جو عذاب دوزخ میں ہوگا اس کا بیان ہے پھر اس کے بعد پرہیزگاروں کو جو آرام وہاں ملے گا اس کا ذکر ہے!

قرآن عربی زبان میں اس لئے نازل ہوا کہ وہ لوگ اس سے نصیحت پکڑیں جن کی زبان عربی ہے، مگر دوسری جگہ یہ ہے کہ یہ تمام عالموں کے لئے ہدایت ہے! لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس کا ہر زبان میں پہنچانا فرض ہے تاکہ تمام عالموں کے لوگ نصیحت حاصل کرسکیں جو اس کی اصل غرض و غایت ہے۔

سینتیس ۳۷ آیتیں سُورَۃُ الْجَاثِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ چار ۴ رکوع

یَبُثُّ - پھیلاتے ہیں تَصْرِیْفِ - پھیرنا

یَسْمَعُ - سنتا ہے یُصِرُّ - ہیکڑی کرتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رحمٰن و رحیم اللہ کے نام سے شروع

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ

حٰمٓ یہ قرآن زبردست حکمت والے اللہ کی طرف سے اترا ہے آسمانوں اور زمین میں

وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ

ایمان والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں لوگو! تمہارے پیدا کرنے اور روئے زمین پر جانوروں کے

اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

پھیلانے میں یقین کرنے والوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں اور رات و دن کے ردّ و بدل اور سرمایہ رزق

مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ

یعنی پانی جس کو اللہ تعالیٰ آسمان سے برساتا ہے اور اسی کے ذریعے مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے اور ہواؤں کے بدلنے

الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٥﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ

میں بھی قدرت الٰہی کی بیشمار نشانیاں ہیں مگر انہیں لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔ اے پیغمبر! یہ اللہ کی آیتیں ہیں جنہیں

بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ

ہم ٹھیک ٹھیک تجھے پڑھ کر سناتے ہیں اب یہ لوگ اللہ اور اللہ کی آیتوں کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے ہر ایک جھوٹے

اَثِيْمٍ ﴿٧﴾ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ

بدکار پر افسوس ہے کہ جب خدا کی آیتیں اس کے روبرو پڑھی جاتی ہیں اور وہ اس کو سنتا بھی ہے مگر پھر بھی مارے غرور کے کفر

يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٨﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا

پر اس طرح اڑا رہتا ہے کہ گویا بالکل سنا ہی نہیں تو لے پیغمبر! آپ ایسے نالائقوں کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ کفر پر اڑے رہنے کے

اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۹ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ

علاوہ جب وہ ہماری آیتوں کی خبر پاتا ہی تو ان سے مسخراپن کرتا ہی ایسے ہی لوگوں کے لئے ذلیل کرنیوالا عذاب ہے۔ آخرت میں ان کے لئے

جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـــًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ

جہنم ہے اور دنیا میں جو کچھ بھی انہوں نے کمایا۔ اس دن ذرا بھی ان کے کام نہ آئیں گی اور نہ وہ معبود کام آئیں گے جنہیں

اللّٰهِ اَوْلِيَاۗءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۱۰ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اللہ کے سوا انہوں نے کارساز ٹھہرا رکھا تھا ان پر بڑا عذاب ہوگا یہ قرآن سراپا ہدایت ہی اور جو لوگ اپنے

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۱۱

پروردگار کی آیتوں کے منکر ہیں ان کو عذاب دردناک کی سزا ہونے والی ہے

تفسیر

قرآن مجید کی تعریف ہی۔ پھر اس ذات کی جس نے ایسی زبردست کتاب نازل فرمائی اور کافروں سے پوچھا گیا ہے کہ خدا کے بات کے بعد اب کس چیز پر ایمان لاؤ گے گویا قرآن مجید آخری چیز ہے جس سے روگردانی کے بعد حجت تمام ہوجاتی ہے اور ہدایت کے سارے راستے بند ہوجاتے ہیں۔ زمین اور آسمان اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے بھرے پڑے ہیں مگر انہیں کیلئے جن کو چشم بصیرت حاصل ہو۔

يُغْنُوْا - کفایت کرینگے بَصَاۗىِٕرُ - جمع بصیرۃ - کھلی ہوئی چیز اجْتَرَحُوا - مرتکب ہوئے -

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ

لوگو اللہ وہ قادر مطلق ہی جس نے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا تاکہ خدا کے حکم سے اس میں جہاز چلیں اور تم لوگ اس کے فضل سے

فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۱۲ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

روزی کی تلاش کرو اور شکر گذار بندے بن جاؤ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب اس

فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۱۳

نے اپنے فضل سے تمہارے لئے مسخر کر دیا ہی غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بھی قدرت حق کی نشانیاں ہیں

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا

اے پیغمبر! آپ مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ جو لوگ خدا کے کارناموں سے نہیں ڈرتے ان سے درگذر کریں اور خدا پر چھوڑ دیں

بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۱۴ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۡ

تاکہ اللہ ان لوگوں کو ان کے کئے کا بدلہ دے جس نے بھلائی کی اپنے لئے کی اور جو برائی کرتا ہی تو اس کا وبال اسی کے اوپر ہے

ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۱۵ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ وَ

اور آخر کار تم سب کو اپنے پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہی۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور

ع ۱۱ ۱۴

الْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ⑯

پیغمبری عنایت فرمائی تھی اور اچھی روزی عطا کی تھی اور تمام عالم پر انہیں فضیلت دی تھی

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ

اور دین کے کھلے کھلے احکام بتا دیے باایں ہمہ آگاہی حاصل ہونے کے بعد انہوں نے صرف آپس کی ضد سے

الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

باہم اختلاف کیا۔ اے پیغمبر! جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں۔ قیامت کے دن تمہارا پروردگار ان

كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ⑰ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ

میں ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا اے پیغمبر! ہم نے آپ کو دین کی ایک شریعت پر مامور کر دیا ہے۔ اب آپ

فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ⑱ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا

اسی کی پیروی کریں ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کریں جنہیں ان باتوں کا علم نہیں ہے اللہ کے مقابلے میں یہ لوگ

عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ

تمہارے کچھ کام بھی نہیں آ سکتے۔ نافرمان لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اللہ پرہیزگاروں

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ⑲ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ

کا دوست ہے یہ قرآن لوگوں کے لئے بینائی ہے اور یقین کرنے والوں کے لئے ہدایت

لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ⑳ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ

اور رحمت ہے جو لوگ بدکاریوں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں کیا انہوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ ہم انہیں

كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ㉑

انہیں لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کیا ان سب کا مرنا اور جینا ایک ہی طرح کا ہو گا اور یہ لوگ کیا ہی برا حکم لگایا کرتے ہیں

ع ۱۰ ۱۸

تفسیر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا بیان ہے۔ اور جو لوگ اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں۔ ان کی خرابی بیان کی گئی ہے۔ پھر اس امر کو واضح کر کے دہریت کی تردید کی گئی ہے کہ ایک مقررہ وقت تک دن رہتا ہے اور سورج جلوہ افروز ہوتا ہے اور پھر رات آتی ہے تاکہ تم دن میں معاش تلاش کر کے شام لوٹ آؤ کر بیند سو جاؤ۔ اور پھر چاند بھی اپنے مقررہ وقت تک غائب ہو کر ظاہر ہوتا ہے۔ تو تم ہی غور کرو کہ ان تمام نظام ربوبیت کا کوئی ناظم ہو گا۔ یا نہیں۔

دھر۔ زمانہ کی گردش

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا

اور اسی اللہ نے سب آسمانوں اور زمین کو بالکل ٹھیک موقع کے مطابق بنایا اور دیکھو ہم نے سب کو اس لئے بنایا ہے کہ ہر ایک

كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ㉒ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰــهَهٗ هَوٰىهُ وَ

جان کو جو کچھ وہ اس دنیا کر کرے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں ہو گا اے پیغمبر! تم نے اس شخص کی حالت پر بھی غور کیا ہے

أَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ

جس نے اپنی خواہش کو ہی اپنا معبود بنا رکھا ہو اسکو اللہ نے بھی گمراہ جانتے ہوئے یوں ہی چھوڑ دیا اور اسکے کانوں اور دل پر مہر لگا دی

غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَقَالُوْا مَا

اور اسکی آنکھوں پر غفلت کا پردہ ڈال دیا پھر اللہ کے بعد ایسے شخص کو کون سیدھا رستہ دکھا سکتا ہے اے محمد ان کافروں سے کہدے کیا تم اس

هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا

سے بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور یہ کہتے ہیں بس سوائے ہماری اس دنیا کی زندگی کے اور کچھ نہیں ہم یوں ہی مرتے اور زندہ ہوتے ہیں بس

لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

اور ہمیں زمانہ ہی جو مارتا یا زندہ کرتا ہے حقیقت میں اس بات کا انہیں یقینی علم نہیں مگر گمان ہی ہے کہ زمانہ ایسا کرتا ہے۔ اور جب ایسی لوگوں

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ إِنْ كُنْتُمْ

کے سامنے ہماری واضح نشانیاں بیان کی جاتی ہیں تو ان کی اور کوئی دلیل نہیں ہوتی بس یہ کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے مردہ باپ

صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلٰى يَوْمِ

دادوں کو زندہ کر لاؤ۔ اے محمد ان سے کہدے کہ ہم میں مارنے یا جلانے کی طاقت نہیں اللہ ہی ہے جو تمہیں زندگی دیتا ہے پھر تمہیں

الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

ماریگا اور پھر تمہیں قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شک نہیں اکٹھا کرے گا۔ مگر اکثر لوگوں کو اس بات کا بھی علم نہیں

تفسیر اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو شخص اپنی خواہشات کا بندہ بنجاتا ہے اس سے ہدایت حاصل کرنے کی قوت ہی سلب کر لی جاتی ہے۔ وہ کسی طرح ہدایت حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اپنی خواہشات کی پیروی کرنا بھی ایک قسم کا شرک ہے۔ کیونکہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اور جسکی بھی تابعداری کی جائیگی گویا اسے ایک طرح سے اللہ کا شریک بنایا جائیگا۔ ہمیں شرک سے بچنا چاہیے۔ اور صرف خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنا چاہیئے۔ اور اپنی خواہشات کا ہرگز ہرگز بندہ نہیں بننا چاہیئے۔

يَخْسَرُ۔ خسارے میں ہوگا۔ نقصان اٹھائیگا	جَاثِيَةً۔ گھٹنوں کے بل ہونا	تُدْعٰى۔ وہ بلائی جائیں گی
نَسْتَنْسِخُ۔ ہم لکھتے تھے۔	مَا نَدْرِيْ۔ ہم نہیں جانتے	مُسْتَيْقِنِيْنَ۔ یقین کرنے والے۔ اعتبار کرنے والے
نَنْسٰكُمْ۔ ہم تمہیں بھول جائینگے	نَسِيْتُمْ۔ تم بھول گئے	كِبْرِيَآءُ۔ بڑائی بزرگی۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ؕ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّخْسَرُ

یاد رکھو سب آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اللہ کے قبضہ میں ہے۔ اور جس دن قیامت قایم ہوگی اس دن ان جھٹلانیوالوں کو

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعٰٓى إِلٰى كِتٰبِهَا ۖ الْيَوْمَ

پتہ چلے گا کہ وہ گھاٹے میں رہے۔ اور اے محمد تو دیکھے گا کہ ہر ایک امت اللہ کے سامنے گھٹنے ٹیکے ہوئی ہر ایک امت اپنی اعمالنامے کی

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ إِنَّا

طرف بلائی جائیگی اور انہیں سنا دیا جائے گا کہ آج تمہیں اسی کا بدلہ ملیگا جو تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔ اور دیکھو ہماری یہ کتاب بالکل سچ سچ

ع ۳ / ۵ / ۱

كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

تمہارے حالات بتا رہی ہے اور تم جو کچھ دنیا میں کرتے تھے ہم اس میں لکھتے جاتے تھے ۔ پس جن لوگوں نے دنیا میں ایمان لانے کے بعد اچھے کام کئے

فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ

ہونگے انہیں ان کا پروردگار اپنی رحمت کے سایہ میں داخل کریگا اور یہ بڑی بھاری کامیابی ہے اور جن لوگوں نے کفر کو

كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا

اختیار کیا ہوگا ان سے کہا جائے گا کیا تمہارے سامنے میری نشانیاں بیان نہیں کی گئیں تھیں ہاں تو تم نے تکبر کیا اور یقیناً تم

مُجْرِمِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا

سب مجرم ہو اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شبہ نہیں ہونا چاہیے تو تم کہتے تھے

قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿٣٢﴾

کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کس بلا کا نام ہے ہمیں کچھ گمان سا ہی ہمیں کبھی اس پر یقین نہیں آسکتا

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٣﴾

جو کام انہوں نے دنیا میں کئے ہونگے انکے برُے اثرات ان کے سامنے آجاویں گے اور جس چیز کا وہ ٹھٹھا اڑایا کرتے تھے وہی انکے

وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَ

سامنے آجائیگی ۔ اور ان سے کہا جائیگا کہ جس طرح تم اس دن کے سامنے آنے کو بھولے ہوئے تھے ہم بھی اسی طرح آج تمہیں بھلا دینگے سو

مَا لَكُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٣٤﴾ ذَٰلِكُمْ بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ

اب تمہارا ٹھکانہ دوزخ ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ہوگا ۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ تم نے میری آیات کا مذاق اڑایا تھا اور تمہیں دنیا کی زندگی نے

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾

دھوکے میں ڈال رکھا تھا ۔ چنانچہ وہ آج کے دن اس دوزخ سے نہ تو نکل ہی سکیں گے نہ انکو عذر پیش کرنے کی اجازت دی جائے گی

فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٦﴾ وَ

پس سب تعریف اسی اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں کا زمین اور تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور

لَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾

ع ۱۱ / ۲۰

آسمانوں اور زمین میں بڑائی اور بزرگی اسی کو سجتی ہے اور وہ بڑا زبردست اور حکمت کا مالک ہے

تفسیر اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کا نقشہ کھینچ کر دکھایا ہے کہ کس طرح ہر ایک امت اللہ کے سامنے حاضر ہوگی اور اس امت کی کتاب کے مطابق اس کے اعمال کو دیکھ کر فیصلہ کیا جائے گا ہمیں اس سے نصیحت حاصل کرنا چاہیے ۔ اور اپنے اعمال کو کتاب اللہ یعنی قرآن کے مطابق بنانا چاہیئے ۔ جن کاموں کا یہ حکم دے انہیں کریں اور جن سے یہ منع کرے اس سے بچیں کہ فلاح ونجات کی صرف یہی ایک چیز ہے



۳۵ پنتیس آیتیں

سُورَةُ الْاَحْقَافِ

مَكِّيَّةٌ چار رکوع

الفاظ	معنے الفاظ	الفاظ	معنے الفاظ
تُفِيضُونَ	ہم باتوں میں لگ رہے تھے	بِدْعًا	نیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع ساتھ نام اللہ کے جو نہایت بخشش والا اور بڑا مہربان ہے

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ

حٰمٓ یہ کتاب اس عزت والے زبردست حکمت والے اللہ کی

الْحَكِيْمِ ۝٢ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا

طرف سے اتاری گئی ہے اے محمد ان کو سنا دو کہ ہم نے یہ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے اندر

بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

ہے ایک مصلحت کے مطابق اور خاص وقت تک کے لئے بنایا ہے اور یہ کافر ابھی تک جس چیز سے ڈرائے

عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝٣ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

جاتے ہیں منہ موڑتے ہوتے ہیں اے محمد ان مشرکوں سے دریافت کرو کہ کبھی تم نے ان کی حالت پر

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ

غور کیا ہے جس کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو۔ ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ کہ زمین میں سے انہوں نے کیا کچھ پیدا کیا

لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۭ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ

ہے یا آسمان کے بنانے میں انہوں نے خدا کے ساتھ شرکت کی ہے اور اس کے ثبوت کے لئے اس سے

هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤ وَ

پہلے کی کوئی کتاب یا کوئی علمی روایت اگر تم سچے ہو تو لاؤ۔ اور

مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا

اس شخص سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہو سکتا ہے جو کہ اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو مدد کے لئے پکارے

يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَاۗىِٕهِمْ

جو قیامت تک اس کی دعا کا جواب نہ دے سکے اور وہ بھی اس کو کیونکہ وہ

غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا

تو اسکے پکارنے کو جانتا ہی نہیں اور جب قیامت کے دن سب لوگ اکٹھے کئے جائیں گے تو وہی جن کو یہ پکارتے ہیں ان کے دشمن ثابت

بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ

ہونگے کیونکہ وہ انکی عبادت کرنیسے صاف انکار کر دینگے کہ انہوں نے کبھی ہماری عبادت نہیں کی۔ جب ان کافروں کے سامنے ہماری نشانیاں بیان کی جاتی ہیں تو اپنی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ اَمْ

عادت کے مطابق کہ ہر ایک حق بات کو جب وہ انکے سامنے آتی ہے تو کہدیتے ہیں کہ یہ تو صریح جادو کا کھیل ہے اے محمد کیا یہ کافر

يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ

کہتے ہیں کہ اس پیغمبر نے اپنی طرف سے یہ جھوٹ گھڑ لیا ہے۔ لہذا تو ان سے کہدے کہ اگر میں نے ایسا ہی کیا ہے جیسا کہ تم کہتے ہو

شَيْـًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ

تو پھر تمہیں اس سے کیا۔ اللہ کی طرف سے تمہیں میرے متعلق کوئی اختیار تو نہیں دیا گیا۔ جن باتوں میں تم پڑے ہو وہ اچھی طرح

وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸ قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ

جانتا ہے تمہارے اور میرے درمیان وہی گواہ کافی ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور ان سے کہدے میں کوئی نیا رسول نہیں

الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۭ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا

اور مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ کل میرے ساتھ کیا ہوگا یا تمہارے ساتھ کیا ہوگا میں تو جو کچھ مجھے دی کیا جاتا ہے اسکی پیروی

يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ

کرتا ہوں اور میں سوائے ایک صاف صاف ڈرانیوالے کے ہوں کیا ان سے پوچھ کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ اگر یہ کتاب

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس سے انکار کرو تو تمہارا کیا انجام ہوگا اور دیکھو بنی اسرائیل میں سے کیا گواہ ایسی ہی

عَلٰي مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰

ع ۱

کتاب اتنے کی شہادت دے چکا ہے۔ یاد رکھو گمراہی کو قبول کرنے والی قوم کو اللہ ہدایت نہیں کرے گا۔

تفسیر

اس سورت کا نام سورۂ احقاف اس لیے ہے کہ اس میں احقاف کا ذکر آتا ہے اور احقاف ایک مقام کا بھی نام ہے اور ریتلے میدان کو بھی کہتے ہیں۔

اس رکوع میں پہلے یہ بیان کرنے کے بعد کہ یہ کتاب اللہ کی طرف سے اُتاری گئی ہے۔ کافروں اور

مشرکوں کو اس میں غور و فکر کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور انہیں سمجھایا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے سوا اور کوئی زمین و آسمان بنانے والا نہیں اور اس کے سوا اور کسی طرف سے انسانوں کی ہدایات کے لیے کوئی کتاب نہیں اتاری گئی تو پھر اس کا شریک کوئی کیسے ہو سکتا ہے۔ اور پھر انہیں بتایا گیا ہے کہ جن کو وہ خدا کا شریک سمجھ کر پوج رہے ہیں قیامت کے دن وہ ان کے عبادت کرنے سے انکار کر دیں گے۔ کیونکہ انہیں تو پتہ ہی نہیں کہ ہماری کوئی عبادت کر رہا ہے یا ہمیں کوئی پکار رہا ہے اور اس کے علاوہ معبود دوست کے بجائے انسان کے دشمن ثابت ہوں گے۔ اس سبب سے انہیں چاہیے کہ ان سے بچیں اور اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن نہ بنائیں۔

سَبَقُوْنَا۔ ہم سبقت کرتے ہیں۔ اَوْزِعْنِیْ۔ مجھے توفیق دے نَتَجَاوَزُ۔ ہم تجاوز کریں گے۔ درگذر کریں گے۔

اَتَعِدَانِنِیْ۔ کیا تم مجھے وعدہ دیتے ہو اُخْرَجَ۔ میں نکالا جاؤں۔ یَسْتَغِیْثٰنِ۔ وہ دونوں فریاد کرتے ہیں

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَا

کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ قرآن میں کچھ اچھائی ہوتی تو ہم ہی پہل نہ کرتے۔ حالانکہ جب خود اس سے ہدایت حاصل کرنا نہیں

اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾

چاہتے تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو وہی من گھڑت باتیں ہیں جو بہت پہلے سے چلی آرہی ہیں اور

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ

اگر وہ ہدایت حاصل کرنا چاہتے تو اس قرآن سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی جو کہ انسان کی رہبری کر سکتی ہے اور انسان کے لیے

لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾

رحمت ثابت ہو سکتی ہے اور اسی کے بعد یہ عربی زبان میں قرآن ہے جو موسیٰ کی کتاب کی تصدیق کر رہا ہے اور جس کا پیغام ہی یہ ہے کہ ظالموں

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

کو عذاب سے ڈرایا جائے اور اچھے نیک کام کرنیوالوں کو خوشخبری دی جائے۔ اور یاد رکھو وہ لوگ جو کہ اس بات کا اقرار کریں کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اور پھر اسکے بعد وہ اس پر مرتے دم تک قائم رہیں۔ تو انہیں کسی عذاب کا خوف نہیں ہونا چاہیے اور نہ انہیں کوئی غم ہونا چاہیے۔ کیونکہ وہی تو جنتی ہونگے

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

اور اس جنت میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ سب انکے کئے کاموں کا بدلہ ہوگا اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک برتاؤ کرنیکی

إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَ

نصیحت کی ہے کیونکہ اس کی ماں بڑی تکلیف سے اسے پیٹ میں لئے رہی ہے پھر اس نے اسے سخت تکلیف سے جنا پھر اس کا یہ

فِصٰلُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۖ حَتّٰىٓ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِيْنَ

حمل اور اس کے بعد دودھ چھڑانے تک کے تیس مہینہ کا عرصہ ہیں اس نے تکلیف اٹھائی۔ تو اب اس کا فرض ہے کہ جب وہ جوان ہو

سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيْٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتَ

یعنی چالیس برس کا ہو تو کہے کہ اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں ان مہربانیوں کا جو تو مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہیں ان کا شکر

عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَأَصْلِحْ لِيْ

ادا کروں اور مجھے توفیق دے کہ میں ایسے نیک کام کروں جو تجھے پسند ہوں اور میری اولاد کو بھی نیک کاموں کی صلاحیت دے میں

فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ إِنِّيْ تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ أُولٰٓئِكَ

تیری طرف ہی متوجہ ہوتا ہوں اور میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں یاد رکھو ایسا

الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ

کرنے والوں کے ضرور ہی اچھے عمل ہم قبول کریں گے اور ہم ان کی برائیوں سے درگذر کریں اور بہشت والوں کے

فِيْٓ أَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۖ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

لئے یہ بالکل سچا وعدہ ہے جو کہ انہیں دیا جاتا ہے

وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ أُفٍّ لَّكُمَآ أَتَعِدَانِنِيْٓ أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ

اور وہ شخص جس نے اپنے والدین سے کہا ہو کہ افسوس ہے تمہیں۔ کیا تم مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ میں مرنے کے بعد

خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ

دوبارہ زندہ کرکے نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی قومیں گذر چکی ہیں جب وہ نہیں نکالی گئیں تو میں کیسے نکالا جاؤں گا اور

إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ إِلَّآ أَسَاطِيْرُ الْأَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾

ایسے والدین کی حالت یہ ہو کہ وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہوں اور وہ اس سے کہہ رہے ہوں کہ قیامت پر ایمان لا دیکھو اللہ کا یہ وعدہ بالکل سچا ہی اور وہ یہ جواب دیتا

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ

ہو کہ یہ کیا ہے سوائے پہلے لوگوں کی بنائی ہوئی کہانیاں ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اور ان سے پہلے گذری ہوئی جنوں اور انسانوں کی قوموں پر یہ بات

قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَلِكُلٍّ

پوری ہو کر رہی کہ وہ ضرور نقصان میں ہیں جو کچھ کسی نے کیا ہوگا

دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

اسی کے مطابق اس کے لئے درجے ہوں گے اور ہر ایک کو اسی کے اعمال کا بدلا پورا پورا دیا جائے گا اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ

اور جب ظالم لوگ قیامت کے دن دوزخ کی آگ کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کیا تم ہی وہ ہو جو کہ اپنی

فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ

نیکیوں کو دنیا میں فائدہ اٹھا چکے ہو اور نیکیوں کو دنیا میں ہی ضائع کر چکے ہو پس آج تمہیں اس ناحق تکبر کے بدلے جو کہ تم

الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

دنیا میں کرتے تھے اور تمہارے فسق یعنی نافرمانی کے بدلے ذلیل کرنے والے عذاب

وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾

میں گرفتار کیا جائے گا

ع ۲ - ۱۰

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ کافر جب کسی الہامی کتاب سے ہدایت حاصل کرنا نہیں چاہتے تو کہہ دیتے ہیں کہ اس کتاب میں تو کوئی اچھی بات ہی نہیں۔ پھر اُن سے کہا گیا ہے کہ اگر اس کتاب میں اچھی بات نہیں تو سہی موسیٰ کی کتاب کو تم نے کیوں مانا جو اس سے پہلے تھی۔ وہی تمہاری رہبری کے لیے کافی تھی اور اس کتاب میں اچھائی کی باتیں کیوں نہیں۔ کیونکہ یہ بھی اُس موسیٰ والی کتاب کی تصدیق کرتی ہے جب وہ سچی تھی تو یہ بھی سچی ہے۔ اس کے بعد انسان کو والدین کے ساتھ احسان کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم دی ہے۔ . . . . اور بتایا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کرنے والے کو بہشت میں داخل کرے گا اور والدین کی نافرمانی کرنے والے کو دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ والدین سے احسان اور نیکی سے پیش آئیں اور دوزخ سے ڈریں۔

أَحْقَاف — ریتلا میدان ایک مقام کا نام ہے۔ لِتَأْفِكَنَا — تو ہمیں ہٹا دے پھیر دے۔ مُسْتَقْبِلَ — پھیلا ہوا۔ امنڈا ہوا۔

أَوْدِيَة — وادی۔ میدان عَارِضٌ — بادل۔ مُمْطِرُنَا — وہ ہم پر مینہ برسائیگا۔

تُدَمِّرُ ہلاک کرتی یا برباد کرتی۔

وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَخَلَتِ النُّذُرُ

اور اے محمد وہ وقت یاد کرو جبکہ عاد کے بھائی ہود نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا اور اس سے پہلے اور اس کے سامنے

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللّٰهَ إِنِّي أَخَافُ

کئی پیغمبر گذر چکے تھے اور اس نے کہا اے میرے ہم قومو! سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کرو اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۲۱﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ

تم پر کسی دن سخت عذاب نہ آجائے۔ انہوں نے جواب دیا۔ اے ہود کیا تو ہمارے پاس ڈراوا لے کر اسلئے

آلِهَتِنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ

آیا ہے کہ ہمیں اس سے ہمارے معبودوں سے پھیر دے۔ اگر تو سچا ہے تو جس عذاب کا تو وعدہ ہمیں دے رہا ہے وہ لے آ۔ ہود نے کہا

إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلٰكِنِّي أَرٰىكُمْ

اس عذاب کے آنے کے وقت کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ مگر میں تمہیں وہ سنا رہا ہوں جو میں دیکر بھیجا گیا ہوں اور ہاں میں

قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ

دیکھ رہا ہوں کہ تم جاہلوں کی سی باتیں کر رہے ہو۔ چنانچہ جب انہوں نے میدانوں میں بادل کو چھائے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ

قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ رِيحٌ

یہ بادل ہم پر خوب مینہ برسائے گا۔ حالانکہ وہ وہی عذاب تھا جس کے لئے وہ جلدی کر رہے تھے وہ تو ایک ایسی

فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا

آندھی تھی جس میں دردناک عذاب تھا۔ اس آندھی نے اپنے پروردگار کے حکم سے ہر ایک شے کو برباد کر دیا۔ چنانچہ وہ

يُرٰى إِلَّا مَسٰكِنُهُمْ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ

ایسے برباد ہوئے کہ سوائے انکے گھروں کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ دیکھو ہم گنہگار مجرموں کو یونہی سزا دیا کرتے ہیں اور دیکھو

مَكَّنّٰهُمْ فِيمَا إِنْ مَكَّنّٰكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا

ہم نے انہیں وہ طاقت دے رکھی تھی جو ہم نے تمہیں نہیں دی ہم نے انہیں کان۔ آنکھیں اور دل دے رکھے تھے مگر

وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ وَلَا

جب انہوں نے ہماری ہی نشانیوں کا انکار کرنا شروع کر دیا تو ان کے کان آنکھیں اور دل ان کے کسی کام

أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ

نہ آسکے اور جس بات کا وہ مذاق اڑاتے تھے وہی ان کے ساتھ پوری

بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾

ہو کر رہی



اس رکوع میں عاد کی قوم کی ہلاکت کا حال بیان کر کے بتایا گیا ہے کہ جب کوئی قوم کسی پیغمبر کو جھٹلاتی ہے تو اس کا کیا انجام ہوتا ہے ۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہی چیز جو کہ رحمت ہو ۔ بُری انسان کی بُرائی کی وجہ سے زحمت بن جاتی ہے ۔ جیسے کہ وہ بادل جو کہ انسان کے لیئے رحمت کا سامان ہوتا ہے ۔ نافرمان قوم کی ہلاکت کا سامان بنا ۔ اور پھر یہ بتایا ہے کہ خُدا کے عذاب سے انسان کی تدبیر سے بچ نہیں سکتا ۔ اُس کی عقل اُس کے کسی کام نہیں آ سکتی ۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنی عقل کے بھروسے پر خدا کے کاموں میں نقص یا عیب نہ نکالا کریں ۔ بلکہ صدق دل سے اُن پر ایمان لا کر اُن پر عمل کریں ۔ تاکہ اللہ کے فرمانبردار بندوں میں شامل ہوں اور اُس کے عذاب سے محفوظ رہیں ۔

قُرْبَانًا قریب کرنے والے نَفَرًا ایک جماعت حَضَرُوْهُ وہ اُس کے سامنے آئے

يُجِرْكُمْ وہ نہیں بچائے گا لَمْ يَعْیَ وہ نہیں تھکا ۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ

اور اے کافرو اور مشرکو ہم نے تمہارے ارد گرد کی ایک بستیوں کو ہلاک کیا ہے ۔ اور ہم نے اُنکے سامنے بھی اپنی نشانیاں پھیر پھیر کر بیان کیں تاکہ وہ کفر سے

يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

موڑیں ۔ مگر انہوں نے نہ موڑا پس پھر جب ہماری طرف سے عذاب آیا تو جن کو وہ اللہ کو چھوڑ کر قربت کا ذریعہ سمجھتے ہے نہتے کیوں اُنکی کوئی مدد نہ کی بلکہ

قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا

اُسنے پردہ انہیں بالکل ہی بھول گئے کیونکہ ان کا انہیں اللہ کا شریک سمجھنا یہ تو ایک صریح جھوٹ اور افترا تھا اور اسے

يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ

گھڑ وہ وقت یاد کر جب کہ جنوں میں سے ہم نے ایک جماعت کو تیری طرف متوجہ کیا اور وہ قرآن سنتے تھے

الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا

چنانچہ جب وہ اس کے قریب آپہنچے تو آپس میں کہنے لگے کہ چپ رہو اور قرآن کو سنو۔ پھر جب قرآن کا پڑھنا ختم ہوچکا تو اپنی

اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

قوم کو ڈرانے کے لئے واپس چلے گئے اور جاکر اپنی قوم سے کہنے لگے اے ہماری قوم ہم نے ایک ایسی کتاب سنی ہے

اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ

جو کہ موسیٰ کے بعد اتاری گئی ہے اور جو اس سے پہلے کتابیں نازل ہوچکی ہیں وہ کتاب ان سب کی تصدیق کرتی وہ کتاب

اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ

بالکل سچے دین کی طرف ہدایت کرتی ہے اور انسان کو سیدھی راہ بتلاتی ہے۔ اے ہماری قوم اسی اللہ کی طرف دعوت دینے والے

اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

کی دعوت کو قبول کرو اور اس پر ایمان لاؤ اللہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے

اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ وَ

بچائے گا اور یاد رکھو جو اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت کو قبول نہیں کرے گا وہ اللہ کو عاجز نہیں کرسکتا اور اس

لَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۚ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۲﴾

اللہ کے سوا اس کا کوئی حمایتی بھی نہیں ہوسکتا ایسا آدمی حقیقت میں سراسر گمراہی میں ہے

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ

کیا ان کافروں نے کبھی غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور ان کے بنانے سے نہیں تھکا وہ اس

يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى

بات پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ مردہ کو زندہ کرسکے بلکہ وہ تو ہر ایک بات کرنے کی طاقت رکھتا ہے

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ

اور جس دن یہ کافر دوزخ کی آگے پر لاکھڑے کیئے جائیں گے تو ان سے پوچھا

اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

جائے گا کیا یہ ہمارا وعدہ سچا نہیں تھا تو کہیں گے اللہ کی قسم سچ تھا تو اللہ پر ان سے کہے گا اب تم اس کفر کا جو دنیا

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ

میں کرتے تھے عذاب چکھو اے محمد تو بھی ویسے ہی صبر سے کام لے جیسا کہ بڑے باہمت پیغمبر دکھلا گیا اور ان

وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا

کے عذاب کے لئے جلدی نہ کر اور یہ تو جب بھی اس کو عذاب کو جس کا یہ وعدہ دیئے جاتے ہیں دیکھیں گے تو انہیں ایسا معلوم ہوگا کہ وہ دنیا

إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

میں سوائے گھڑی بھر دن کے زیادہ دیر رہے ہی نہیں تیرا کام ان تک پیغام پہنچا دینا ہی کہ جب بھی عذاب آئیگا تو سوائے نافرمانوں کے اور کوئی ہلاک نہیں ہوگا

تفسیر

اس رکوع میں اوّل تو کافروں کو بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان سے پہلے کئی بت پرستوں اور مشرکوں کی بستیوں کو ہلاک کیا ہے جب اُن کے جھوٹے معبود اُن کے کسی کام نہیں آسکے تو تمہارے کیسے کام آئیں گے۔ اس کے بعد جنوں کا قرآن سن کر ایمان لانے کا واقعہ بیان کر کے انسان کو شرم دلائی ہے کہ جن تو اس کو سن کر اس پر ایمان لے آئے اور اس کے بعد انہوں نے بغیر کسی کے کہے کے اس کی تبلیغ بھی شروع کر دی مگر تم سراسر انکار کر رہے ہو۔ تمہارا بھی فرض ہے کہ اس پر ایمان لاؤ اور اس کی تبلیغ کرو۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اگر اس سے انکار ہی کرتے رہو گے تو دوزخ میں ڈالے جاؤ گے۔ اس کے بعد رسول اللہ کو صبر سے قرآن کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ حکم حقیقت میں اب ہمارے لیے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ خود قرآن پر عمل کریں اور اس کی تبلیغ کریں۔

اڑتیس ۳۸ آیتیں سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ چار ۴ رکوع

أَضَلَّ اکارت کر برباد ہوئے۔ بَالَهُمْ ان کا حال۔ ان کا کام رِقَابٌ گردنیں۔ جمع رقبہ کی

فَشُدُّوا مضبوط کرو۔ بند کرو کسو۔ الْوَثَاقَ مشکیں۔ أَوْزَارَهَا اپنا بوجھ۔ ہتھیار

عَرَّفَ تیار کیا ہے۔ تَعْسًا تباہی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللّٰهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾

جو قرآن سے انکار کرتے ہیں اور لوگوں کو سیدھے رستے پر چلنے سے روکتے ہیں ان کے اعمال برباد ہو جائیں گے

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ

اور جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں گے اور اچھے کام کرینگے اور جو کچھ محمد پر اتارا گیا ہے جو کہ انکے پروردگار کی طرف سے ہی

هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿٢﴾

برحق پیبر ہے اس پر بھی ایمان لائیں گے۔ ان کے گناہ معاف کردئے جاہیں گے اور انکی حالت بہتر کردی جائے گی

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنھوں نے انکار کیا انہوں نے باطل کی پیروی کی اور جو ایمان لائے انہوں نے اپنے پروردگار کی طرف سے

اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿٣﴾

حق کی پیروی کی اور دیکھو اللہ تعالیٰ لوگوں کو سمجھانے کے لئے ان کے سامنے ان کی ہی مثالیں بیان کر رہا ہے

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰٓى اِذَآ

اگر یہ کافر اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں تو اے مسلمانوں جب تمہارا ان سے مقابلہ ہو تو ان کی خوب گردنیں مارو پھر جب ان کو

اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً

خوب قتل کر چکو تو خوب کس کے ان کی مشکیں باندھ لو پھر تمہیں حق ہے کہ ان پر احسان رکھتے ہوئے چھوڑ دو یا ان سے فدیہ لے کر

حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ

چھوڑ دو۔ غلام نہ بناؤ یہ کام اسوقت تک جاری رکھو جب تک ان کا لڑائی کا جوش ٹھنڈا نہ پڑ جائے اور اگر اللہ چاہتا تو کسی اور طریقہ

مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ

سے ان کافروں سے بدلے سکتا تھا مگر یہ حکم تمہیں اس لئے دیا ہے کہ وہ تمہیں ایک دوسرے سے لڑا کر آزمائے۔ اور سنو! جو لوگ اللہ کے راستے

اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿٤﴾ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿٥﴾ وَ

میں لڑتے ہوئے مارے جائینگے ان کے اعمال بالکل ضائع نہیں کئے جائیں گے اللہ انکو جنت کا رستہ بتائے گا اور انکی حالت کو بہت بہتر بنا دے گا۔ اور ان کو

يُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا

ایسی جنت میں داخل کرے گا جو کہ انکے لئے ہی تیار کی گئی ہوگی۔ اے مسلمانو اگر تم اللہ کے دین کے پھیلانے میں اس کی مدد کروگے تو وہ بھی

اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴿٧﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ

تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں میدان جنگ میں جما دے گا اور کافروں کے لئے ہلاکت ہوگی اور انکے سب کئے دھرے

وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ

کو برباد کر دیا جائے گا۔ کیونکہ انہوں نے جو کچھ اللہ نے اتارا تھا اس کو ناپسند کیا اس لئے ان کے اعمال ضائع سمجھے

اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

جائیں گے کیا ان کافروں نے زمین پر چل پھر کر غور نہیں کیا کہ جو ان سے پہلے کافر تھے ان کا کیا

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾

انجام ہوا اللہ نے ان پر ہلاکت نازل کی تھی ان کے لئے بھی ایسی ہی ہلاکت سمجھو

منزل ٦

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾

اور ان کے ہلاک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا مالک تو اللہ ہے مگر کافروں کا کوئی مالک نہیں جو انکو عذاب سے بچا سکے



اس سورت کا نام آنحضرت کے نام پر سورۂ محمد رکھا گیا ہے۔

اس سورت کے پہلے رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہوئی کتاب پر ایمان لائیں گے اور اس کے مطابق کام کریں گے وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب رہیں گے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو جہاد کی تعلیم دی گئی ہے اور انہیں بتایا گیا ہے کہ اگر وہ اسلام پھیلانے میں کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو زمین کی بادشاہت دے گا اور اگر وہ جنگ کرتے ہوئے مارے جائیں گے تو بھی انہیں کوئی فکر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ انہیں جنت ملے گی۔ پھر یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو کسی سے نہیں ڈرنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ ان کا مالک ہے جو سب کچھ کر سکتا ہے اور سب سے زیادہ طاقتور ہے اور ان کی مدد کرے گا اور ان کے مقابلے میں کافروں کو رسوا کرے گا۔

نَاصِرَ	مدد کرنے والا	غَيْرِ اٰسِنٍ	بے بو نہ بگڑنے والا	لَمْ يَتَغَيَّرْ	نہیں بگڑتا
طَعْمُهٗ	اس کا مزہ	شٰرِبِيْنَ	پینے والے	عَسَلٍ	شہد
سُقُوْا	وہ پلائے جائیں گے	اَمْعَآءَ	انتڑیاں	اٰنِفًا	ابھی
اَشْرَاطُهَا	اس کی نشانیاں	ذنب	گناہ، خطا، ساتھی، حصہ		

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

اللہ بالضرور ان ایمانداروں کو جنہوں نے نیک کام کئے ہونگے ایسے جنت میں داخل کرے گا جس میں نہریں بہ رہی ہونگی

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا

اور جو کافر اس دنیا میں فائدہ حاصل کر رہے ہیں اور بے فکری سے جانوروں کی طرح سے کھا پی

تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ

رہے ہیں ان کا ٹھکانا دوزخ کی آگ ہوگا اے محمد ہم نے اس بستی سے پہلے کئی بستیوں کو ہلاک کیا

أَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيٓ أَخْرَجَتْكَ ۚ أَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ

سے جو اس بستی سے زیادہ طاقت رکھتی تھیں جس نے تجھے نکالا ہے اور ہمارے مقابلے میں کوئی ان کی مدد نہ کر سکا تو اب ان کی کون مدد

لَهُمْ ﴿۱۳﴾ أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوٓءُ عَمَلِهٖ

کر سکے گا ان سے پوچھو کیا وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے عطا کی ہوئی روشن دلیلوں کے مطابق چل رہے ہوں ان کے برابر کیے

وَاتَّبَعُوٓا أَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۖ فِيْهَآ

جا سکتے ہیں جن کے برے کام ہی ان کو اچھے دکھائی دے رہے ہوں اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں اور جس جنت کا وعدہ پرہیزگاروں

أَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ

کو دیا جاتا ہے وہ تو ایسی ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں ہیں جس میں کبھی کوئی سڑاند یا بو نہیں پیدا ہوگی اور اس میں ایسے دودھ کی نہریں

أَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَ

ہوں گی جو کبھی نہیں بگڑے گا اور پینے والوں کے لئے مزہ دار شراب کی بھی نہریں ہوں اور وہیں صاف شہد کی نہریں بھی ہوں گی اور اس

لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ هُوَ

کے علاوہ جنتیوں کے لئے ہر قسم کے پھل ہوں گے اور سب سے بڑھ کر اللہ کی طرف ان کے گناہوں کی معافی ہے کیا وہ شخص جو ہمیشہ

خٰلِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

آگ میں رہنے والا ہو اور اسے کھولتا ہوا گرم پانی پینے کو ملنے والا ہو جو کہ اس کی انتڑیوں کو کاٹتا جائیگا ان جنتیوں کے برابر ہو سکتا ہے

يَّسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ حَتّٰىٓ إِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ أُوْتُوا

اے محمد ان کافروں میں سے ایسے بھی ہیں جو تیری باتیں بیٹھے سنتے رہتے ہیں مگر جب تیرے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو ان سے

الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۟ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

جن کو اللہ نے کچھ علم دے رکھا ہے پوچھتے ہیں کہ اس رسول نے ابھی کیا کہا تھا جیسا کہ خود انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ

وَاتَّبَعُوٓا أَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ

وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے کیونکہ وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ اور جو لوگ ہدایت کو قبول کر چکے ہیں

اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ

ان کو تیرا سنانا زیادہ ہدایت بنا دیتا ہے اور وہ زیادہ پرہیزگاری حاصل کرتے ہیں۔ تو پھر یہ کافر اب اور کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں سوائے قیامت

بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنّٰى لَهُمْ إِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾

کا جو کہ ان کو یکدم آ پکڑے گی اس کے آنے کی نشانیاں تو ان کے پاس آ چکی ہیں اگر وہ آ گئی تو ان کو پھر نصیحت حاصل کرنے کی مہلت کب ملے گی

فَاعْلَمْ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ

اے محمد پس تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ سوائے اس اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور تجھے چاہیے اپنے آپ کو اور مسلمان مردوں اور عورتوں

الْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾

کو گناہ ہوئے محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرے اور وہ اللہ جانتا ہے کہ تمہیں کہاں لوٹ کر جانا ہے اور تمہارا آخری ٹھکانا کہاں ہوگا

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے جنتیوں اور دوزخیوں کا مقابلہ کرکے کافروں کو عبرت دلائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ جو شخص محض اپنے کھانے پینے کی فکر میں لگا رہتا ہے وہ ایک قسم کا حیوان ہے۔ کیونکہ انسان کا کام تو آئندہ کی فکر کرنا ہے۔ جسے یہی نہیں وہ انسان ہی کیسا۔ ہمیں چاہیئے کہ محض حیوانوں کی طرح کھانے پینے میں نہ لگے رہیں بلکہ اپنے فرض کو پہچانیں اور اُسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔

أَوْلٰى افسوس فَاَصَمَّهُمْ اُن کو اُنسے بہرا کر دیا۔ اَقْفَالُ۔ جمع قفل تالے

سَوَّلَ بُتّا دیا۔ جُل دیا۔ اَمْلٰى اُس نے امید دلائی۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ

اے محمد یہ مسلمان کہتے ہیں جہاد کے متعلق کوئی سورت کیوں نہیں اترتی مگر جب کوئی اٹل سورت اترے گی اور اس میں لڑائی کا حکم

مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

ہوگا تو تو دیکھے گا کہ جن کے دلوں میں بزدلی کا مرض ہے وہ اس طرح تیری طرف دیکھیں گے جیسے کہ مرتے وقت کوئی بیہوشی میں

يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۗ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾

کسی کو دیکھتا ہے سخت افسوس ہے ان پر

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ

جب کسی کام کا پختہ ارادہ ہو چکے تو اطاعت کرنا اور صاف صاف بات کہہ دینا سب سے بہتر ہے اگر یہ بزدل لوگ خدا کے حکم کو سچ کر دکھاتے

خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ

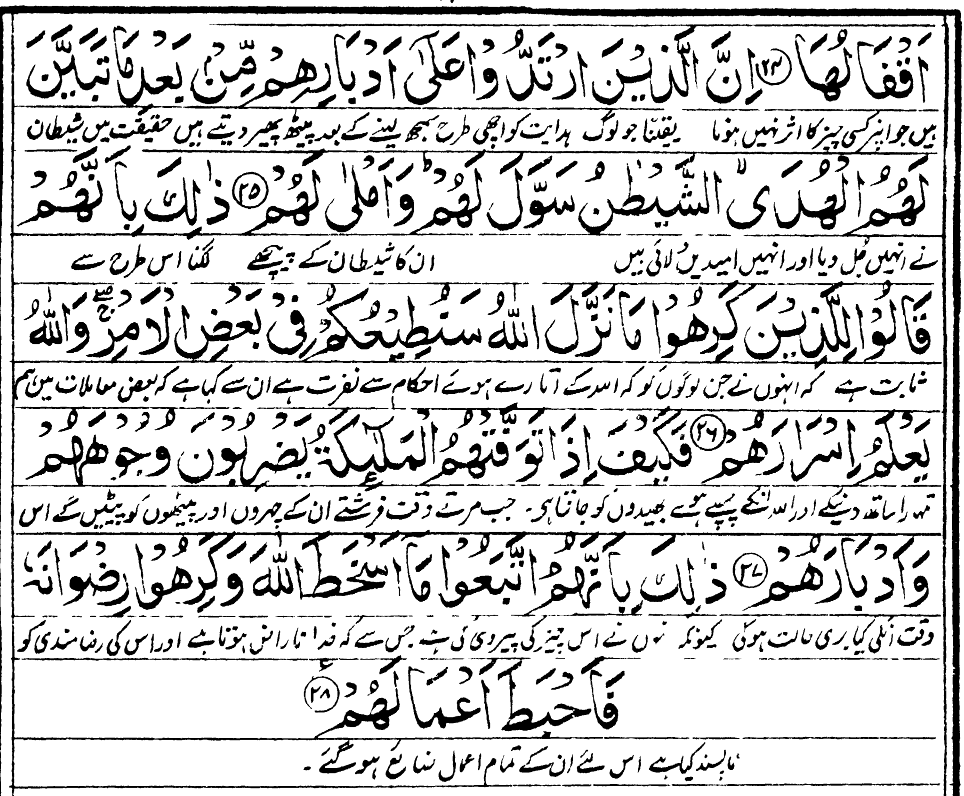
تو یہ انہی کے لئے بہتر تھا۔ اے مسلمانو کیا تم بھی یہی کرنے والے ہو کہ پیٹھ پھیر دو اور پھر اس کے بعد دنیا میں فساد پھیلاؤ اور رشتے

وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ

ناطے توڑ دو ایسے لوگوں پر تو اللہ نے لعنت کی ہے اور انہیں بہرا اور آنکھوں سے اندھا

اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ

کر دیا ہے کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے



أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

ہیں جو انپر کسی چیز کا اثر نہیں ہوتا　یقیناً جو لوگ　ہدایت کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد پیٹھ پھیر دیتے ہیں حقیقت میں شیطان

لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ

نے انہیں گمل دیا اور انہیں امیدیں لائی ہیں　ان کا شیطان کے پیچھے　لگنا اس طرح سے

قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ

ثابت ہے　کہ انہوں نے جن لوگوں کو کہ اللہ کے اتارے ہوئے احکام سے نفرت ہے ان سے کہا ہے کہ بعض معاملات میں ہم

يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ

تمہارا ساتھ دینگے اور اللہ انکے چھپے ہوئے بھیدوں کو جانتا ہے۔ جب مرتے وقت فرشتے ان کے چہروں اور پیٹھوں کو پیٹیں گے اس

وَأَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ

وقت انکی کیا بری حالت ہوگی　کیونکہ انہوں نے اس چیز کی پیروی کی ہے جس سے کہ خدا ناراض ہوتا ہے اور اس کی رضامندی کو

فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾

ناپسند کیا ہے اس لئے ان کے تمام اعمال ضائع ہوگئے۔



تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے لڑائی سے یعنی جہاد سے ڈرنے والے بزدلوں کی مذمت کی ہے اور بتایا ہے کہ کس طرح مرتے وقت انہیں فرشتے عذاب دیں گے۔ جب موت اور زندگی اللہ کے اختیار میں ہے تو پھر موت سے ڈرنا بڑی سخت غلطی ہے اور اس کے علاوہ جب یہ جان اسی کی دی ہوئی ہے تو پھر کیوں نہ اسی کے رستہ میں خرچ ہو۔ صحیح مسلمان وہی ہے جو اللہ کے احکام کے سامنے بلا چون و چرا گردن جھکا دے اور جو کسی حکم کو مانے کسی کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔ ہمیں اس سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور ہر وقت اس کی فرمانبرداری کے لیے کمربستہ رہنا چاہیے۔

اَضْغَانَ	کینہ۔	لَاَرَيْنٰكَ	ہم تجھے دکھاتے	عَرَفْتَهُمْ	تو اُن کو پہچانتا
سِيْمَا	نشانی	لَتَعْرِفَنَّ	تو ضرور اُن کو پہچانے گا	لَحْنِ الْقَوْلِ	طرزِ گفتگو۔

لَنْ يَّتِرَ — وہ نہیں گھٹائے گا۔ يُحْفِكُمْ — وہ تمہیں تنگ کرے۔ تم سے وہ مانگے۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿۲۹﴾

کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں نفاق کا مرض ہے یہ گمان کر رکھا ہے کہ اللہ ان کے کینوں کو ظاہر نہیں ہونے دے گا

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۭ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ

اے محمد اگر ہم چاہتے تو انہیں تجھ کو دکھا دیتے اور تو ان کو ان کی پیشانیوں سے پہچان لیتا اور اب بھی تو ان کو ان کے طرز گفتگو

الْقَوْلِ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ

سے پہچان لے گا اور آپ کہدے کہ اللہ تمہارے کاموں کو اچھی طرح جانتا ہے اور اے مسلمانوں ہم تم کو اسی وقت تک آزمائیں گے جب

مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا

تک کہ ہم تم میں سے مجاہدین اور صبر کرنے والوں کو صاف صاف نہ جان لیں اور ہم تمہاری ہر ایک بات کو آزمائیں گے۔ یقیناً وہ لوگ جو

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَاۗقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ

کہ ہدایت کا پتہ چل جانے کے بعد کو خلاف اختیار کرتے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے راستے پر چلنے سے روکتے ہیں کہ وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ

لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

سکتے بلکہ الٹا ان کے ہی اعمال ضائع جائیں گے — اے مسلمانو تم اللہ کے حکموں کی تابعداری کرو اور رسول

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

کے کہے پر چلو۔ خواہ مخواہ رسول کی نافرمانی کر کے اپنے اعمال کو ملیامیٹ نہ کرو — جن لوگوں نے کفر ہی کو اختیار کیا

كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ

اور لوگوں کو اللہ کی راہ پر چلنے سے روکا اگر وہ کفر کی ہی حالت میں مر جائیں گے تو یقیناً اللہ کبھی ان کو معاف نہیں

اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ڰ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ڰ وَاللّٰهُ

کرے گا — اور اے مسلمانو تم ہرگز ہمت نہ ہارو اور خواہ مخواہ صلح کی دعوت نہ دو تم ہی غالب ہو گے کیونکہ اللہ تمہارے

مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۵﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَ

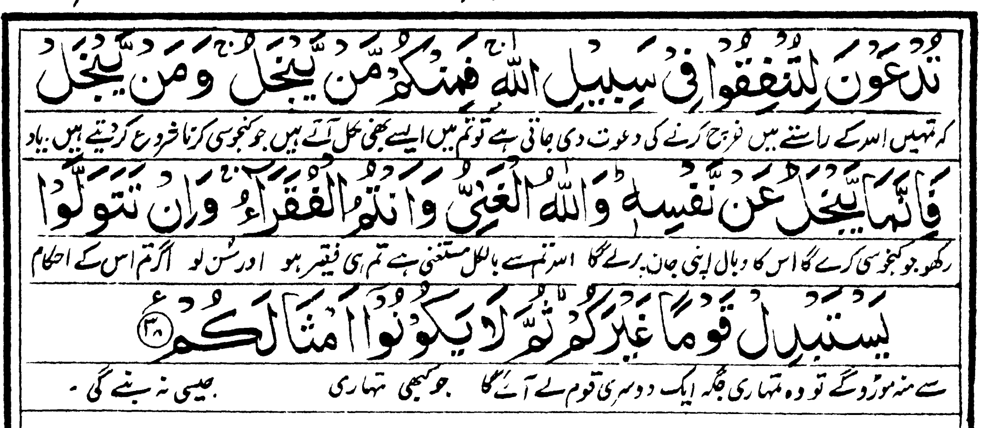
ساتھ ہے وہ تمہاری کوششوں کو بے سود نہیں ہونے دیگا۔ یہ دنیا کی زندگی ہے کیا کھیل تماشا سا تو ہے سو اگر تم

اِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْــَٔــلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿۳۶﴾ اِنْ

ایمان لے آؤ گے اور پرہیزگاری کو اختیار کرو گے تو تمہیں اللہ اس کا اجر دے گا اور وہ تم سے تمہارا مال تو نہیں مانگتا۔ اور

يَّسْــَٔــلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿۳۷﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ

اگر کہیں وہ تم سے تنگ کر کے تمہارا مال مانگے تو تم کنجوسی کرنے لگو گے اور تمہارا دل کا کھوٹ صاف ظاہر ہو جائیگا۔ کیا تم ایسے ہی ہو گئے ہو



تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ وَمَنْ يَّبْخَلْ

کہ تمہیں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم میں ایسے بھی نکل آتے ہیں جو کنجوسی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یاد

فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا

رکھو جو کنجوسی کرے گا اس کا وبال اپنی جان پر لے گا اللہ تم سے بالکل مستغنی ہے تم ہی فقیر ہو اور سن لو اگر تم اس کے احکام

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾

سے منہ موڑو گے تو وہ تمہاری جگہ ایک دوسری قوم لے آئے گا جو کبھی تمہاری جیسی نہ بنے گی۔

ع

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے منافقوں کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ان کی باتوں سے ہی ان کی منافقت کا پتہ چل جاتا ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو کہا گیا ہے کہ جب تک انہیں خود صاف صاف منافقوں کا پتہ نہیں چل جائے گا ہم انہیں آزماتے رہیں گے اور اس کے بعد مسلمانوں کو رسول کی تابعداری میں کام کرنے کی ہدایت کرنے کے بعد بخیلی سے منع کیا ہے اور انہیں بتایا ہے کہ بخیلی کا انجام ان کے حق میں ہی برا ہوگا اور پھر انہیں سمجھایا گیا ہے کہ اگر وہ رسول کی تابعداری سے منہ موڑیں گے تو اللہ میں اتنی قدرت ہے کہ وہ ان کی بجائے رسول خدا کی تابعداری کے لیے کوئی اور قوم پیدا کر دے اور انہیں اپنی رحمت سے محروم کر دے۔ ہمیں اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور پیشتر اس کے ایسا ہو ہمیں اللہ کے بندے بن جانا چاہیے۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ

انتیس ۲۹ آیتیں — چار ۴ رکوع

فَتَحْنَا	ہم نے فتح عطا کی	لِيَزْدَادُوْٓا	تاکہ بڑھا دے	ظَآنِّيْنَ	ظن رکھنے والے
دَآئِرَةُ	پھیر۔ دائرہ۔ گھیرا	تُعَزِّرُوْهُ	اس کی مدد کرو	تُوَقِّرُوْهُ	اس کی عزت کرو
تُسَبِّحُوْهُ	خدا کی تسبیح کرو	اَصِيْلًا	شام	يُبَايِعُوْنَكَ	تم سے بیعت کرتے ہیں
نَّكَثَ	توڑ دیا۔	اَوْفٰى	پورا کیا		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۱ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ

اے محمد! یقیناً ہم نے آپ کو کھلی فتح عنایت کی یہ اس لئے تاکہ خدا آپ کی پہلی خطائیں جو کافروں کے زعم میں ہیں اور

وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲ وَّيَنْصُرَكَ

جو آئندہ ہونے کا امکان ہے انہیں بھی بخش دے! اور آپ پر اپنی نعمت پوری کر دے اور آپ کو سیدھا رستہ دکھائے اور یہ اس لئے

اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝۳ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ

بھی کہ خدا آپ کی بڑی زبردست مدد کرے گا وہ خدا جس نے ایمان داروں کے دلوں میں تسکین ڈال دی تاکہ ان کے ایمان میں

لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَ

اور بھی زیادتی کر دے اور آسمان اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ بڑا

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۴ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ

صاحب علم و صاحب حکمت ہے اور یہ فتح اس لئے بھی ہے وہ مسلمان مرد اور عورتوں کو ایسے باغات میں داخل

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ

کرے جن کے پاس نہریں بہہ رہی ہوں! اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور اسلئے بھی کہ اللہ ان سے ان کی برائیاں دور

ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۵ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

کر دے اور اللہ کے نزدیک تو یہ بڑی کامیابی کی بات ہے اور تاکہ اس کے برعکس منافق مرد اور عورتوں اور مشرک مرد

وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ عَلَيْهِمْ

اور عورتوں کو جو اللہ کی نسبت برے خیال رکھتے تھے۔ انہیں عذاب دے اور بدیاں انہیں پر لوٹ آئیں گی! ان پر

دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَ

اللہ کا غضب اور اس کی لعنت! اور ان کے لئے جہنم تیار ہے اور وہ کتنا برا

سَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝۶ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا

ٹھکانا ہے! اور آسمانوں اور زمین کے لشکر اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور اللہ بڑا زبردست

حَكِيْمًا ۝۷ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۸ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

اور صاحب حکمت ہے! اے محمد! بیشک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری پہنچانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ایسے

رَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۭ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ

لوگو! یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ! اور اس کی مدد کرو! اور اس کی عزت کرو! اور صبح و شام خدا کی تسبیح بیان کرو

يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ

اے محمد! جو لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں وہ یقیناً خدا سے بیعت کر رہے ہیں ان کے ہاتھوں پر درحقیقت اللہ کا ہاتھ ہے! تو جو بھی

فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ

بیعت توڑے گا اپنی ذات کا نقصان کرے گا! اور جس نے اس عہد کو نبھایا جو اس نے اللہ سے باندھ لیا! تو جلد ایسے

اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾

شخص کو اللہ اجر عظیم دے گا!

ع ۹

تفسیر

یہ سورہ صلح حدیبیہ کے بعد نازل ہوئی جو بظاہر بڑی دبتی صلح تھی، لیکن اللہ نے اُسے فتح قرار دیا مطلب یہ تھا کہ اس صلح کے بعد آپ کو عنقریب بڑی فتح حاصل ہوگی۔ اس وجہ سے اس سورہ کا نام بھی سورۃ الفتح ہے۔

صلح حدیبیہ کا مختصر واقعہ

یوں ہے کہ آں حضرت موجودہ سو اصحاب کے ساتھ مدینہ سے مکہ بغرض ادائیگی عمرہ آئے۔ لیکن مکہ والوں نے انہیں ہی شہر سے باہر روک دیا اور گفت وشنید شروع ہوئی۔ آپ نے حضرت عثمانؓ کو بھیجا کہ ہم لڑائی کے لیے نہیں آئے عمرہ کریں گے اور چلے جائیں گے۔ چنانچہ حضرت عثمان کے مکہ معظمہ پہنچنے کے بعد کسی نے یہ افواہ اڑا دی کہ حضرت عثمان کو قتل کر دیا گیا۔ آپ نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر تمام اصحاب سے بیعت لی کہ ہم رسولِ خدا کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ اور خون کا آخری قطرہ بھی خدا کی راہ میں بہا دیں گے۔ اسی بیعت کا نام "بیعتِ رضوان" ہے۔ خدا نے اُن اصحاب کا ذکر اس رکوع میں بھی کیا ہے اور دوسری سورت میں بھی ان کا ذکر ہو چکا۔ بعد میں خبر غلط نکلی تو صلح کی شرائط لکھی گئیں۔ مفصل دیکھو سیرۃ النبی حصہ اوّل۔

شَغَلَتْنَآ ہم کو مشغول رکھا	اَهْلُوْنَا ہمارے اہل وعیال	ظَنَنْتُمْ ہم نے گمان کیا۔
لَّنْ يَّنْقَلِبَ نہیں لوٹے گا	انْطَلَقْتُمْ تم چلو گے جانے لگو گے	لِتَاْخُذُوْهَا تاکہ تم اُسے پکڑو۔ حاصل کرو
ذَرُوْنَا ہمیں چھوڑو ہمیں اجازت دو	نَتَّبِعْكُمْ ہم تمہاری پیروی کریں	تَحْسُدُوْنَنَا تم ہم سے حسد کرتے ہو

يُسْلِمُوْنَ وہ اسلام لائیں گے۔ اَعْرَجَ لنگڑا۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا

اے محمد گنواروں میں سے جو لوگ جہاد پر جانے سے پیچھے رہ گئے تھے بہت جلد آکر کہیں گے کہ ہمارے اموال واہل وعیال ، گھر بار نے ہمیں مشغول

فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ

رکھا اس اب تو اللہ سے ہمارے لئے معافی مانگ یہ اپنے منہ سے ایسی باتیں کہیں گے جو ان کے دل میں نہیں ۔ اے محمد ان سے کہدے

يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ

اگر اللہ تمہیں نقصان یا نفع پہنچانا چاہے تو اللہ کے مقابلہ میں کسی کی کیا چل سکے گی وہ خود تمہارے

كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ

سب کاموں سے خبردار ہے تمہیں گھر بار نے مشغول کیا رکھا تھا بلکہ تمہارا تو یہ گمان تھا کہ اللہ کا رسول

وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ

اور مسلمان اب اپنے گھروں کو واپس لوٹ کر ہی نہیں آئیں گے اور تمہیں دل میں یہ بہت بھلا معلوم ہو رہا تھا وہ تمہارا یہ

ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًا ۢ بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

گمان بہت ہی برا گمان تھا اور تم تو ہو ہی تباہ ہونے کے لایق ۔ اور سن لو جو ٹھیک طور پر اللہ اور اس کے رسول پر ایمان

فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

نہیں لاینگے ایسے کافروں کے لیے ہمنے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی اور دیکھو اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾

ہے اور وہی جس کو مناسب سمجھے گا معاف کرے گا جس کو چاہے گا عذاب دے گا اور وہ حقیقت میں بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا

اے محمد جب کبھی تم مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے جانے لگو گے تو یہ پیچھے رہجانے والے فوراً کہنے لگیں گے کہ ہمیں بھی اپنے ساتھ چلنے کی

نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ

اجازت دو ان سے کہدو کہ اللہ نے یہ فیصلہ پہلے سے ہی کر دیا ہے کہ تم ہمارے ساتھ نہیں جا سکو گے وہ پھر کہیں گے کہ تم ہم سے

قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا

حسد کرتے ہو جو ہمیں ساتھ نہیں لے جاتے حقیقت میں بات کو بہت کم سوچتے سمجھتے ہیں

يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ

جواب کرتے ہیں ان پیچھے رہجانے والوں سے کہدے کہ بہت جلد تمہیں ایک بہت سخت لڑاکی قوم

اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا

کی طرف لڑنے کے لئے بلایا جائے گا یا تو تم ان سے لڑو گے یا وہ بے لڑے مسلمان ہو جائیں گے سو اگر تم اب اللہ کے رسول

يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ

کی اطاعت کرو گے تو اللہ تمہیں اس کا بہت اچھا اجر دے گا لیکن اگر تم جیسا کہ تم نے پہلے اطاعت سے منہ موڑا تھا اب بھی منہ

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ

موڑو گے تو اللہ تمہیں سخت دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔ ہاں اندھے لنگڑے یا مریض پر جنگ سے پیچھے رہ جانے پر کوئی گناہ

وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ

نہیں یاد رکھو جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اس کو ایسے جنت میں داخل کرے گا جس کے اندر نہریں

تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۷﴾ ع

چل رہی ہوں گی | اور جو پیٹھ پھیرے گا | اللہ اس کو | سخت دردناک | عذاب دے گا

النصف ۲ ع ۱۰

تفسیر

اِس رکوع میں جہاد سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کا ذکر ہے اور اُن کے نفاق کا پول کھولا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد ان لوگوں کو جو واقعی معذور تھے اُن سے مستثنیٰ کیا گیا ہے منافقوں کو سخت عذاب ہوگا۔ جو لوگ خدا اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اُن کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔

اَثَابَهُمْ انعام کیا اُنہیں بھیجا اُن پر۔ مَغَانِمَ غنیمتیں يَاْخُذُوْنَهَا وہ لیں گے
تَاْخُذُوْنَهَا تم لوگے لَمْ تَقْدِرُوْا نہیں تم نے قدرت پائی بَطْن۔ پیٹ یہاں مراد شہر
اَظْفَرَكُمْ تمہیں فتح دی مَعْكُوْفًا روکے ہوئے تَطَـُٔوْهُمْ تم اُن کو کچل ڈالتے
مَعَرَّةٌ نقصان۔ تَزَيَّلُوْا ہٹ جاتے۔ حَمِيَّةَ حمیت۔ ضد
اَلْزَمَهُمْ اُن کو جمادیا اَهْلَهَا اس کے اہل اس کے سزاوار

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ

بلاشبہ خدا ان لوگوں سے راضی ہو گیا جنہوں نے درخت کے نیچے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی! اللہ نے ان کے دلوں کی

مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾

بات جان لی تھی اکہ وہ بات پر جمے رہیں گے! پس اس نے بھی ان پر بےخوفی کا جذبہ طاری کر دیا! اور انہیں نزدیک ہی یعنی خیبر

وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ

کی فتح دی۔ اور بہت سی غنیمتیں جو انہوں نے حاصل کیں! اور اللہ یقیناً سب پر زبردست! اور صاحب حکمت ہے! اے مسلمانو! اللہ

اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ

اور بھی غنیمتوں کا تم سے وعدہ کرتا ہے! جو تم حاصل کروگے! اب تو اس نے جلدی سے تمہیں یہ فتح خیبر دی! اور مکہ والوں کے

النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا

ہاتھوں سے تم کو روک لیا! اور یہ اس لئے کہ تم مومنوں کے لئے یہ خدا کی ایک نشانی قرار پائے! اور خدا تمہیں سیدھے رستے

مُسْتَقِيمًا ﴿٢٠﴾ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ

پر قائم رکھے اور دوسری وہ فتح ہے جو ابھی تمہیں نہیں ملی! اللہ کو اس کا اختیار ہے کہ وہ تمہیں وہ فتح عطا کرے

اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿٢١﴾ وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوُا

اور اللہ تو ہر بات پر قدرت رکھتا ہے اور یہ کفار مکہ اگر تم سے لڑنے پر ہی تل ہو جاتے: تو کیا تھا! پیٹھ پھیر

الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ

کر بھاگ جاتے! اور پھر نہ کوئی ان کا حامی ہوتا اور نہ کوئی مددگار! یہ تو اللہ کا قانون ہے جو پہلے سے جاری ہو

خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِي

چکا ہے! اور یقیناً اس کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی خدا وہی ہے جس نے مکہ والوں کو

كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ

تم سے اور تمہیں مکہ والوں سے لڑنے سے روک لیا! مکہ کی سرحد پر جبکہ تم تقریباً ان پر غالب ہی آچکے تھے

أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِينَ

اور جو کچھ تم کر رہے تھے اللہ اسے دیکھ رہا تھا کافر وہی تو ہیں جنہوں نے

كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ

تمہیں مسجد حرام سے روک دیا: اور قربانی کے جانوروں کو بھی اسباب سے روک لیا کہ وہ حرم میں پہنچ جائیں

يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ

تو اگر مکہ میں چند ایسے مسلمان مرد اور عورتیں نہ ہوتیں کہ جن کا حال تمہیں معلوم نہ تھا کہ جنہیں تم

أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي

کافروں کے ساتھ ہی لڑائی میں کچل ڈالتے! اور اس سے تمہیں غفلت میں نقصان پہنچتا! تو خدا ضرور تمہیں جنگ کی اجازت دیدیتا! اللہ



رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

یہ اسلیے بھی کہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے! اور ہلاکت سے بچا لیتا ہے! تو اگر وہ مسلمان ان میں سے نکل گئے ہوتے!

عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ

تو ضرور ہم تمہارے ہاتھوں ان کافروں کو بہت تکلیف دہ عذاب دیتے۔ اور اے محمد! اس وقت کو یاد کرو! جب کافروں نے اپنے

الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ

دلوں میں جاہلیت کی ضد ڈال لی تو اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومنوں پر تسکین اتاری! کہ وہ

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْا اَحَقَّ بِهَا وَ

ان سے بیخوف ہوگئے! اور انہیں پرہیزگاری بات پر جما دیا! اور وہ اس بات کے واقعی زیادہ مستحق اور اہل تھے! کہ خدا یوں

اَهْلَهَا ۚ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۲۶﴾

ان کے دلوں کو بڑھاتا! اور اللہ ہر بات کو خوب جانتا اور بوجھتا ہے

تفسیر

اس میں اول تو بیعتِ رضوان کا ذکر ہے۔ اس کے بعد فتح خیبر کی پیش گوئی ہے اور بتایا ہے کہ خدا مسلمانوں کو بہت سی غنیمتیں دے گا۔

اس کے بعد اس وقت کا ذکر ہے کہ جب حضرت عمرؓ وغیرہ لڑائی کے لیے بالکل تیار ہو گئے تھے۔ لیکن آپ نے منع فرما دیا اور اس کی بجائے صلح کر لی۔ اس صلح میں جو مصلحت اس وقت بعض لوگوں اور خود حضرت عمرؓ کو بھی معلوم نہ ہوئی۔ وہ بعد میں ظاہر ہوئی۔ اس رکوع میں یہ بھی مصلحت بتائی ہے کہ بہت سے مسلمان مرد اور عورتیں جو مکہ میں رہتے تھے۔ وہ مفت میں مارے جاتے۔ کیونکہ وہ مکہ والوں کے ڈر سے ایمان چھپاتے تھے۔ اور ان سے دبے رہتے تھے۔

لَتَدْخُلُنَّ تم ضرور داخل ہوگے مُحَلِّقِيْنَ سر منڈائے ہوئے مُقَصِّرِيْنَ بال کترانے والے

لَا تَخَافُوْنَ تم نہیں ڈروگے لِيُظْهِرَهٗ کہ غالب کردے اس کو اَشِدَّآءُ سخت

رُحَمَآءُ۔ جمع رحیم۔ رحم دل۔ شَطْاَهٗ اس کی کھیتی اٰزَرَهٗ اس کی سوئی نکالی۔ کونپل نکلی۔

اِسْتَغْلَظَ مضبوط کر دیا۔ سُوق ڈنٹھل۔ نال۔ يُعْجِبُ اچھی معلوم ہوتی ہے
زُرَّاع کسان۔ کھیتی کرنے والے لِيَغِيظَ تاکہ غصے سے جل مریں۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

بیشک خداتعالیٰ نے اپنے رسول محمد کی خواب سچی کر دکھائی! کہ ضرور اگر اللہ کو منظور ہوا تو تم مسجد حرام میں بیخوف وخطر داخل

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ

ہوؤگے سر منڈاؤگے اور یا کتراؤگے! اور کوئی خوف نہ کھاؤگے! تو اسے وہ بات معلوم ہے جو تم نہیں جانتے! اور اس

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِيْٓ

فتح مکہ کی بجائے سردست اس نے تمہیں یہ فتح دے دی اور اللہ وہ ہے کہ اس

اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَكَفٰى

نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا کہ وہ اس کو سب دینوں پر غالب کر دکھائے! اور اس دین کے سچا

بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ

ہونے کے لئے خدا کی گواہی بس ہی۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی کافروں پر سختی کرنے والے اور آپس میں

رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا

ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں اے دیکھنے والے! تو دیکھے گا کہ وہ رکوع اور سجود بجا لاتے ہیں! اور اپنے پروردگار کے فضل

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

کے خواہاں رہتے ہیں! اور اس کی رضامندی کے! ان کی نشانی یہی ہے کہ ان کے چہروں پر سجدوں کا نشان ہی! یہ مثال تو ان کی توریت

وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ

میں بھی ہی! اور انجیل میں ان کا بیان یوں ہے کہ کوئی کسان اپنی کھیتی اگائے! پھر اس میں سے بیج پھوٹ کر ایک شاخ نکلی

فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ

پھر وہ اور مضبوط ہوئی! اب وہ کھیتی ہے ڈنٹھل پر کھڑی ہے! اور کسانوں کو بڑی بھلی معلوم ہوتی ہے! تو خداتعالیٰ نے

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

مسلمانوں کے ایمان کی یہی صورت بنائی ہے کہ اس سے کفار بڑے غصے میں پیچ وتاب کھائیں انہیں سے ایمان والے اور نیک عمل کرنیوالونکو خدانے اجرعظیم دیگا

ع ۴ / ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں آنحضرت صلعم کے اس خواب کا بیان ہے جو آپ نے مدینہ میں دیکھا، یعنی مسلمان ہیں کہ

بے خوف وخطر مکہ میں گئے ہیں اور حج وعمرہ کے ارکان بجالا رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے سچ ہونے کا بیان فرمایا ہے۔

پہلے سال جب کہ مسلمانوں کو کافروں نے روک دیا اور صلح حدیبیہ ہو چکی تو بعض لوگ جو منافق تھے لگے کہنے کہ رسول اللہ کا خواب غلط نکلا مگر سالِ صلح کی رو سے مسلمان عین اسی طرح امن وامان سے مکہ میں داخل ہوئے جیسا کہ آپ نے خواب میں دیکھا تھا۔

اس کے بعد یہ بتایا ہے کہ اسلام ہر مذہب پر غالب آنے کے لیے آیا ہے۔ پھر مسلمانوں کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اُن کے جو خواص انجیل اور توراۃ میں مذکور ہوئے ہیں اُن کا ذکر ہے۔

اٹھارہ آئتیں سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِیَّةٌ دو رکوع

لَا تُقَدِّمُوْا } مت بڑھو۔ بڑھ کر بات نہ کرو	لَا تَرْفَعُوْا ۔ مت اونچی کرو	لَا تَجْهَرُوْا مت پکار کر بات کرو
يَغُضُّوْنَ } دبا لیتے ہیں۔ آہستہ بات کرتے ہیں	اِمْتَحَنَ امتحان کر لیا۔	يُنَادُوْنَكَ آپ کو پکارتے ہیں۔
حُجُرٰتِ ۔ حجرے	فَتَبَيَّنُوْا پس خوب تحقیق کر لو	فَتُصْبِحُوْا پس تم ہو جاؤ۔
نٰدِمِيْنَ نادم ہونے والے	عَنِتُّمْ تم تکلیف میں پڑ جاؤ	حَبَّبَ محبوب بنا دیا اچھا دکھایا
كَرَّهَ نفرت دلا دی	عِصْيَانَ ۔ نافرمانی	رَّاشِدُوْنَ ٹھیک راہ پر چلنے والے
اَصْلِحُوْا صلح کرا دو	بَغَتْ زیادتی کرے	تَبْغِيْ زیادتی کرتی ہے۔
تَفِيْٓءَ لوٹ آئے وہ	فَآءَتْ وہ لوٹ آئی۔	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے باتیں نہ بنایا کرو! اور اللہ سے ڈرتے رہو! بے شک وہ سننے والا

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ① يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ

اور جاننے والا ہے اے ایمان والو! اپنی آوازیں محمدؐ کی آواز سے زیادہ بلند نہ کرو! اور نہ ان کو ایسے

فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ

پکارو کہ جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو! تاکہ ایسا نہ ہو تمہارے اعمال ہی اکارت جائیں

لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ② إِنَّ الَّذِينَ

اور تمہیں پتہ بھی نہ ہو یقیناً وہ لوگ کہ اپنی آوازیں

يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ

رسول اللہ کے سامنے پست رکھتے ہیں! خدا نے ان کے دلوں کی پرہیزگاری کا امتحان لے لیا

اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ③ إِنَّ الَّذِينَ

ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے! بلاشبہ وہ لوگ جو آپ

يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ④ وَلَوْ أَنَّهُمْ

کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں اکثر عقل سے بے بہرہ ہیں اور اگر وہ آپ کے

صَبَرُوا حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ⑤

نکلنے تک صبر سے انتظار کرتے تو ان کے لئے یہ بہت بہتر ہوتا! اور اللہ غفور رحیم ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا

اے ایمان والو! اگر کوئی بدکار تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو پہلے اس کی خوب تحقیق کر لو! کہ کہیں نا سمجھی میں

قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ ⑥ وَاعْلَمُوا أَنَّ

تم کسی کو مصیبت میں ڈال دو اور پھر خود ہی اپنے کئے پر پشیمان ہونے لگو! اور خوب سمجھو کہ تمہارے

فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ

درمیان خدا کا رسول موجود ہے! اور اگر وہ بہت سی باتوں میں تمہارا ہی کہا مان لیا کرتا! تو تم مصیبت میں پڑ جاتے!

اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ

مگر بات تو یہ ہے کہ اللہ نے عموماً تمہارے دلوں میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور تمہارے دلوں میں اسے اچھا کر دکھایا

الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ⑦

ہے! اور کفر نافرمانی اور گناہ سے تمہیں نفرت دلا دی ہے! ایسے ہی لوگ ہدایت پر ہیں

فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ⑧ وَإِنْ طَائِفَتَانِ

یہ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت ہے! اور اللہ صاحب علم و حکمت ہے اور اگر مسلمانوں کے دو گروہوں میں

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا

لڑائی ہو جائے تو ان کے درمیاں صلح کرادو۔ پھر اگر ایک ان میں سے دوسرے پر زیادتی کرے ! تو جو زیادتی کرے اس سے

عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِىْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ

لڑو ! یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کو مان لے

فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تو اگر وہ اس پر تیار ہو جائے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرادو ! اور انصاف کرو ! کہ اللہ انصاف

يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ

کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے یقیناً تمام ایمان والے بھائی بھائی ہیں ! پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلح

اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰

کرا دیا کرو ! اور اللہ سے ڈرتے رہو ! تاکہ تم پر رحم کرے !

ع ۱ النصف ۱۲

تفسیر

اس سورہ میں حجرات کا ذکر ہے یعنی آں حضرت کو باہر سے پکارنے والوں سے ناراضگی کا اظہار ہے کہ اس میں بے ادبی ہوتی ہے اور رسول کی شان کم ہوتی ہے، اس لیے اس سورہ کا نام سورۃ الحجرات ہے۔

اس رکوع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ رسول کے سامنے اونچے سے بولنا بھی گستاخی ہے اور ایسے پکارنا بھی۔

پھر ایمان والوں کو یہ سبق دیا ہے کہ ہر خبر کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کریں۔ بغیر تحقیق کے بہت سے فسادات پھیلنے اور نقصانات کا احتمال ہے۔ پھر مسلمانوں میں صلح و صفائی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے اور عدل و انصاف کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

لَا يَسْخَرْ	ٹھٹھا نہ کرے	لَا تَلْمِزُوْٓا	طعنے نہ دو	لَا تَنَابَزُوْا	نہ پکارو
بِالْاَلْقَابِ	برے ناموں سے	اِجْتَنِبُوْا	بچو	لَا تَجَسَّسُوْا	نہ کھوج نکالو
لَا يَغْتَبْ	مت غیبت کرو	كَرِهْتُمُوْهُ	اس سے تم نفرت کرتے ہو	شُعُوْبًا	شاخیں۔ برادریاں

لِتَعَارَفُوْا تاکہ تم پہچانو آپس میں — اَكْرَمَكُمْ تم میں سے زیادہ عزت والا — اَتْقٰكُمْ تم میں سے زیادہ متقی، پرہیزگار۔

لَا يَلِتْ نہیں کمی کرے گا — لَمْ يَرْتَابُوْا نہیں شک کیا ہے — يَمُنُّوْنَ احسان جتاتے ہیں۔

لَا تَمُنُّوْا احسان نہ جتاؤ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا

اے مسلمانو! تم میں سے ایک قبیلے کے مرد دوسرے سے تمسخر نہ کریں شاید کہ وہ اللہ کے نزدیک تم سے زیادہ بہتر ہے

خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ

اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے تمسخر کریں! شاید کہ وہ اللہ کے نزدیک ان سے بہتر ہوں!

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ

اور آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کو چڑاؤ۔ ایمان لانے کے بعد بدزبانی کرنا بری

الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑪

بات ہے! جو ایسی ترکتوں سے توبہ نہ کریں گے! تو وہ بڑے زیادتی کرنے والے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ

اے ایمان والو! بدظنی سے بہت بچو! کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتا ہے اور نہ ایک دوسرے کا کھوج نکالو،

الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ

اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کرو! کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا

اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا

ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے! تم اس سے نفرت کرتے ہو! پھر اس بات کو کیسے پسند کرتے ہو! اور اللہ سے ڈرو

اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ⑫ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ

یقیناً اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور

ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ

تمہاری برادریاں اور تمہارے قبیلے مقرر کردئے کہ تم آپس میں نیکی کرو بلاشبہ تم میں سے

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ⑬ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا

زیادہ پرہیزگار ہی خدا کے نزدیک تم میں سے زیادہ باعزت ہے! یقیناً اللہ جاننے والا اور خبردار ہے گنوار لوگ آکر کہتے ہیں

قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ

کہ ہم ایمان لائے! اے محمد! آپ کہہ دیجئے! تم ابھی ایمان کہاں لائے ہو! بلکہ یوں کہو کہ ہم برائے نام مسلمان ہوگئے ہیں! ابھی

فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ

تک ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل بھی نہیں ہوا ! اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی پیروی کرو گے ! تو وہ تمہارے کاموں میں

شَیْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

سے کسی کا ثواب کم نہیں کرے گا ! بلاشبہ وہ غفور الرحیم ہے اصل ایمان دار تو وہ ہیں جو اللہ اس کے رسول پر ایمان لائے

بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰہَدُوْا بِاَمْوَالِہِمْ وَ اَنْفُسِہِمْ

اور پھر کسی شک و شبہ میں نہ پڑے ! اور اپنے مالوں اور جانوں سے خدا کی

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ

راہ میں جہاد کیا ! تو یہی سچے ایماندار ہیں اے محمد آپ ان سے کہہ دیجئے ! کیا تم اللہ کو

بِدِیْنِکُمْ ؕ وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰہُ

اپنی دینداری جتاتے ہو ! حالانکہ وہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے ! اور اللہ سب کچھ

بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۱۶﴾ یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا

جانتا ہے اے محمد ! یہ لوگ اسلام لا کر آپ پر احسان جتاتے ہیں ! آپ کہہ دیجئے ! کہ مجھ پر اپنے

عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ ۚ بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ اَنْ ہَدٰىکُمْ لِلْاِیْمَانِ

اسلام لانے کا احسان نہ دھرو ! بلکہ یہ تو اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان لانے کی توفیق دی

اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

اگر تم واقعی فرمانبردار ہو اللہ تو آسمانوں اور زمین کی چھپی باتوں کو جانتا ہے اور جو تم کرتے ہو

وَ اللّٰہُ بَصِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع

اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے !

ع ۲ ۱۴



اس رکوع میں بہت اچھے احکام مندرج ہیں - جو یہ ہیں :-

(۱) ایک دوسرے سے ٹھٹھا مخول نہ کرو -

(۲) ایک دوسرے کو طعنے نہ دو -

(۳) بُرے ناموں سے نہ پکارو -

(۴) بد ظنی سے بچو ۔

(۵) جاسوسی نہ کرو ۔

(۶) غیبت نہ کرو

اس کے بعد بتایا ہے کہ گنوار لوگ کہتے تھے کہ ہم نے بڑا احسان کیا ہے جو اسلام قبول کیا۔ اس پر خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ اے محمد یہ آپ پر کیا احسان دھرتے ہیں یہ تو خدا کا فضل تھا کہ اس نے انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیا۔ اور مسلمان ہونے کی توفیق دی۔

پینتالیس ۴۵ آئتیں سُوْرَۃُ قٓ ۵۰ مَکِّیَّۃٌ تین ۳ رکوع

عَجِبُوْٓا	تعجب کرتے ہیں۔	رَجْعٌ	لوٹ ۔ واپسی ۔	مَّرِيْجٍ	بے قرار ۔ مختلف ۔
فُرُوْجٍ	درز ۔ شگاف ۔	بَهِيْجٍ	خوشنما ۔	حَصِيْدِ	غلہ کھیتی کا ۔
نَّضِيْدٌ	گتھے ہوئے ۔	رَّسِّ	خندق ۔		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ① بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ

قٓ اے پیغمبر! قسم ہے قرآن مجید کی کہ آپ ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں ۔ مگر جب ان کافروں کے پاس انہیں میں کا ایک ڈرانے

مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ② ءَاِذَا مِتْنَا

والا پیغمبر بن کر آیا تو یہ کافر کہنے لگے کہ یہ تو ایک عجیب بات ہے کیا جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے

وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ③ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ

تو پھر ہم زندہ کو جائینگے یہ زندہ ہونا تو عقل سے بالکل خلاف معلوم ہوتا ہے ان کافروں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہم کو تو معلوم ہوتا

مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ④ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا

رہتا ہے کہ زمین نے مردوں کو کس قدر کھایا اسکے علاوہ ہمارے پاس کتاب لوح محفوظ بھی تو ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ان کے

جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ⑤ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ

پاس امر حق پہنچا تو بغیر سمجھے بوجھے انہوں نے اس کو جھٹلا دیا اب اسی وجہ سے شک کر رہے ہیں یعنی کبھی رسول اللہ کو مجنون کہتے ہیں



فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ⑥ وَالْاَرْضَ

اور کبھی شاعر وغیرہ . کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر آسمان نہیں دیکھا کہ ہم نے اسکو کس طرح بنایا اور اسے کیسی زینت دی ہے اور اس میں

مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ

کوئی شگاف کا نام بھی نہیں - اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں پہاڑ قائم کئے اور ہر قسم کی خوشنما چیزیں اس میں اگائیں

بَهِيْجٍ ⑦ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ⑧ وَنَزَّلْنَا

ہیں تاکہ رجوع کرنے والے بندے یہ باتیں دیکھیں اور نصیحت پکڑیں اور ہم نے آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ⑨

برکت کا پانی اتارا اور اپنے بندوں کو روزی دینے کے لئے اس پانی کے ذریعے سے باغ اگائے اور کھیتی کا اناج

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ⑩ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا

اور لمبی لمبی کھجوریں جن کی گیلیں خوب گتھی ہوتی ہیں اور نیز ہم نے مینہ کے ذریعہ مری ہوئی بستی کو جلا

بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ⑪ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ

اٹھایا اسی طرح قیامت کے دن لوگوں کو قبر سے نکلنا ہوگا ان لوگوں سے پہلے نوح کی قوم نے پیغمبروں کو

نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ⑫ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ

جھٹلایا اور خندق والوں نے اور قوم ثمود نے اور عاد نے اور فرعون نے اور قوم لوط نے اور

لُوْطٍ ⑬ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ

بن کے رہنے والوں نے اور تبع کے رہنے والوں نے ان سب نے اپنے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا

فَحَقَّ وَعِيْدِ ⑭ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِيْ

تو ہمارا وعدہ عذاب انکے حق میں پورا ہو کر رہا اور کیا ہم اول بار پیدا کرنے میں تھک گئے کہ قیامت میں دوبارہ پیدا نہ کر

لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ⑮

سکیں گے نہیں نہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ قیامت کی پیدائش میں بیوجہ شک کرتے ہیں

ع ١٥ ١٥

تفسیر

اس رکوع میں قرآن مجید کی تعریف ہے اس تعجب کو کہ انسان کے لیے انسان ہی نذیر بنا کر بھیجا گیا رد کی گئی ہے کہ تعجب تو اس کے برعکس ہونا چاہیے - اور بتایا گیا ہے کہ یہاں جو کچھ بھی کرتے ہو ان سب کا

تم کو حساب و کتاب دینا ہوگا۔ کیونکہ اگر نہ کیا جائے تو ہزاروں مظلوموں کا انصاف باقی رہ جائے۔ اس کے بعد رجوع کرنے والے بندوں کی تعریف ہے اور نافرمان قوموں کے ہلاک ہونے کا بیان ہے۔

تُوَسْوِسُ دل میں ڈالتی ہیں حَبْل رسی وَرِيد شاہ رگ
قَعِيد بیٹھا ہوا۔ عَتِيد سرکشی کرتا رہا تَحِيد گریز کرتا رہا۔ بھاگتا رہا
حَدِيد تیز۔ أَطْغَيْتُهُ گمراہ کیا میں نے اس کو

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ ۖ وَ
اور بیشک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اس کے دلی خیال تک سے واقف ہیں اور ہم اس کے

نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ﴿١٦﴾ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ
رشتۂ رگ یعنی جان سے بھی زیادہ قریب ہیں اور دو قلم بند کرنے والے یعنی کراماً کاتبین فرشتے

عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ ﴿١٧﴾ مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ
اس کی باتیں قلم بند کرتے جاتے ہیں ایک داہنی طرف بیٹھا ہوا ہے اور ایک بائیں طرف انسان کوئی ایسی بات نہیں بولتا

إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ
جس کے لئے کوئی نگہبان لکھنے کو حاضر نہ ہو اور موت کی بیہوشی تو ضرور آکر رہے گی تو

بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكَ مَا كُنتَ مِنْهُ تَحِيدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَٰلِكَ
اس وقت ہم آدمی کو جتا دینگے کہ یہی وہ حالت ہے جس سے تو گریز کرتا تھا قیامت کے دن صور پھونکا جائیگا

يَوْمُ الْوَعِيدِ ﴿٢٠﴾ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ ﴿٢١﴾
یہی وہ دن ہے جس سے لوگ ڈرائے جاتے ہیں پھر ہر ایک آدمی اعمال کے جوابدہی کے لئے اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ

لَّقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ
ایک فرشتہ ہانکنے والا ہوگا اور ایک فرشتہ گواہ ہوگا۔ ہم اسے کہینگے کہ اے شخص! تو اس دن سے غافل تھا ہم نے تیری

فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ قَرِينُهُ هَٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ ﴿٢٣﴾
آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹا دیا آج تو تیری بینائی بڑی تیز ہے اور اس کا ساتھی گواہی کہے گا کہ اس کا نامۂ اعمال یہ میرے پاس

أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٢٤﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ
موجود ہے ہم فرشتوں کو حکم دینگے کہ جتنے کافر سرکش نیکی سے روکنے والے حد عبودیت سے بڑھنے والے

مُّرِيبٍ ﴿۲۵﴾ الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ فِي

دین میں شک پیدا کرتے تھے۔ اور اللہ کے ساتھ جنہوں نے دوسرا معبود قرار دیا تھا ان سب کو پکڑ کر جہنم میں جھونک

الْعَذَابِ الشَّدِيدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن

دو۔ اور اس مجرم کو بھی پکڑ کر عذاب سخت میں ڈالدو اس کا ساتھی شیطان کہیگا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے تو اسے سرکش

كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ

نہیں بنایا تھا بلکہ یہ خود پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کہیگا تم لوگ ہمارے حضور میں جھگڑا نہ کرو۔ عذاب

إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿۲۹﴾

کا ڈر ہم تمہیں پہلے ہی سنا چکے ہیں ہمارے یہاں بات بدلی نہیں جاتی اور نہ بندوں پر ہم کچھ ظلم کرتے ہیں

ع ۲ ۱۴ ۱۶

تفسیر

اگر ہوش و گوش والا انسان ہو تو اس کے نیک بننے کے لیے صرف خدا کی ذات کا یقین کافی ہے۔ اس آیہ شریفہ کا ایک ٹکڑا کہ۔ اللہ تعالیٰ انسان کی رگ گردن سے بھی زیادہ قریب ہے اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ مگر حسرت و افسوس تو اس پر ہے۔ خداوند کریم ہم سے اتنا نزدیک ہے اور ہم اُس سے کس قدر دور پڑے ہوئے ہیں۔ انسان کے ساتھ ہمیشہ دو فرشتے نیکی اور بدی لکھنے کے واسطے رہتے ہیں۔ آج جدید تحقیقات نے جس بات کو ثابت کیا ہے کہ جو بات آدمی کے مُنہ سے نکلتی ہے وہ فضائے آسمان میں ہمیشہ کے لیے محفوظ رہتی ہے۔ اور دیکھو ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر سے قرآن مجید پکار کر کہہ رہا ہے۔ انسان کے منہ سے کوئی لفظ نکلنے نہیں پاتا کہ ایک نگہبان لکھنے کو تیار رہتا ہے۔

امْتَلَأْتِ بھر گئی تو — أَوَّاب رجوع لانے والے — فَنَقَّبُوا پس چھان مارا

حَشْرٌ اجتماع

يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ ﴿۳۰﴾

اس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کیا تو دوزخیوں سے بھر گئی۔ وہ کہیگی کچھ اور بھی ہے

وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿۳۱﴾ هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ

اور بہشت اس قدر پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی کہ کچھ بھی فاصلہ نہ ہوگا۔ یہی وہ جنت ہے جس کا وعدہ تم میں سے

لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ

ہر ایک اللہ کی طرف رجوع کرنیوالے محافظ حقوق سے کیا جاتا ہے جو اللہ سے بے دیکھے دنیا میں ڈرتا تھا اور دل گرویدہ

مُنِيبٍ ﴿٣٣﴾ ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ۖ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ

لے کر قیامت میں حاضر ہوگا تو ہم اس سے کہیں گے۔ اس جنت میں سلامتی سے داخل ہو یہی تو ہمیشہ رہنے کا دن ہے بہشت

فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ

میں ان لوگوں کو جو چاہیں گے ملے گا کیونکہ ہماری سرکار میں تو کسی چیز کی کمی نہیں ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتیں ہلاک کر دیں

مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذٰلِكَ

جو ان سے قوت میں سخت تر تھیں۔ اور انہوں نے نزول عذاب کے وقت تمام شہروں کو چھان مارا کہ کہیں بھاگنے کا بھی ٹھکانا ہے

لَذِكْرَىٰ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ

جو شخص دل رکھتا ہے یا کان لگا کر توجہ سے ان باتوں کو سنتا ہے اس کے لئے ان باتوں میں کافی نصیحت ہے اور ہم نے

خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ۖ وَمَا

آسمان اور زمین اور ان کی درمیانی چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور ہم کو ذرا سا

مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ ﴿٣٨﴾ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

تھکان بھی نہ معلوم ہوئی اے پیغمبر! آپ ان کافروں کی باتوں پر صبر کیجئے اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور

قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿٣٩﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ

اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح و تقدیس کیا کیجئے اور رات کو بھی تسبیح و

وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿٤٠﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٤١﴾

تقدیس کیا کیجئے اور نمازوں کے بعد بھی اور اے پیغمبر! سن رکھیئے کہ جس دن پکارنے والا یعنی فرشتہ اسرافیل قریب سے پکاریگا

يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿٤٢﴾ إِنَّا نَحْنُ

اور لوگ اس کی سخت آواز کو اس دن بخوبی سن لیں گے یہی دن قبر سے نکلنے کا ہوگا ہم ہی جلاتے ہیں اور

نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿٤٣﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ

ہم ہی مارتے ہیں اور سب کو ہمارے ہی طرف لوٹ کر آنا ہے جس دن زمین پھٹ جائے گی اور مردے جلدی سے

سِرَاعًا ۚ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ ۖ وَ

نکل پڑیں گے۔ یہی روز حشر ہوگا جو ہمارے لئے آسان ہی اے پیغمبر! ان لوگوں کی باتیں ہم بخوبی جانتے ہیں

مَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ ﴿٤٥﴾

آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں۔ بلکہ جو شخص ہمارے عذاب سے ڈرتا ہے ان کو قرآن پڑھ پڑھ نصیحت کیجئے



جنت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ آدمی جو چاہے گا سو ملے گا۔ لوگ دنیا کی زندگی کو بہت کچھ سمجھتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے نزدیک لہو ولعب ہے۔ اگر اب بھی کوئی جنت کی چاہت نہ کرے اور اس کے لیے کوشش نہ کرے تو بڑی بھاری بدبختی ہے۔ جاننا چاہیے کہ قرآن سراپا نعمت ہی نعمت ہے مگر اس سے وہی شخص فائدہ اُٹھاتا ہے جس کو اللہ نے عقل سلیم عطا فرمائی ہے۔

ساٹھ آیتیں ۶۰ سُوْرَةُ الذّٰرِیٰتِ مَکِّیَّةٌ تین رکوع ۳

ذَارِیٰتِ } اُٹھانے والی ہوائیں۔ یا پھیلانے والی جماعت	ذَرْوًا اُڑانا۔ پھیلانا	حٰمِلٰتِ اٹھانے والیاں
وِقْرًا بوجھ	جٰرِیٰتِ چلنے والی	مُقَسِّمٰتِ تقسیم کرنے والے تقسیم کرنیوالیاں
ذَاتِ الْحُبُکِ راستے یا جالی	یُؤْفَکُ باز رہتا ہے	اُفِکَ باز رکھا گیا
خَرّٰاصُوْنَ اٹکل سے کام لینے والے	سَاھُوْنَ بھولے ہوئے۔ بیخبر	یُفْتَنُوْنَ } وہ فتنہ میں ڈالے جائیں گے، تپائے جائیں گے۔
یَهْجَعُوْنَ وہ سوتے تھے۔		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ﴿۳﴾

اس قرآن کے احکام کو پھیلانے والی جماعت اسبات پر گواہ ہے اور وہ جماعت جو اس کے احکام کا بوجھ اٹھاتی ہے وہ بھی اسبات پر گواہ ہے اور وہ

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّیْنَ

جماعت جو اس کے احکام کو بڑی آسانی سے پورا کرتی ہے۔ اور وہ جماعت جو کہ ہر کام کو بانٹ کر کرتی ہے اسبات پر گواہ ہے کہ جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ بالکل سچا ہے اور

لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُکِ ﴿۷﴾ اِنَّکُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾

اعمال کا بدلہ ضرور ملکر رہے گا۔ اور یہ آسمان جس میں ستاروں کا جال بچھا ہوا ہے اسبات کی گواہی دے رہا ہے کہ تم اس قیامت کے متعلق طرح طرح کی باتیں بناتے

یُؤْفَکُ عَنْهُ مَنْ اُفِکَ ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ

یاد رکھو اس کا خیال کرنے سے وہی باز رہے گا جو کہ اپنی نفس کی خواہشوں کی وجہ سے ایمان لانے سے باز رکھا گیا ہو۔ ہلاک ہو جائیں کرنیوالے اٹکل

غَمْرَةٍ سَاهُونَ ﴿١١﴾ يَسْـَٔلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ﴿١٢﴾ يَوْمَ هُمْ

ہوں جو کہ غفلت میں آخرت سے بیخبر ہو رہے ہیں پوچھ رہے ہیں کہ حساب کتاب کس دن ہوگا ان سے کہدو اس دن ہوگا

عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ﴿١٣﴾ ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ

جس دن کہ یہ آگ پر تپائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اب اپنی شرارت کا مزہ چکھو۔ یہی وہ چیز ہے جس کے

تَسْتَعْجِلُونَ ﴿١٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٥﴾ آخِذِينَ مَا

لئے تم بہت بیتاب ہو رہے تھے۔ اس دن پرہیزگار جنت کے باغوں میں چشموں کے پاس ہونگے۔ جو کچھ انہیں ان کے

آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ ﴿١٦﴾ كَانُوا قَلِيلًا

پروردگار کی طرف سے ملے گا وہ اس کو لئے جائیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اس سے پہلے دنیا میں نیک کام کرتے رہے ہیں رات

مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿١٨﴾ وَفِي

کے وقت بھی وہ بہت کم سوتے تھے اور سحری کے وقت وہ اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کرتے تھے اور ان

أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿١٩﴾ وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ ﴿٢٠﴾

کے مالوں میں مانگنے والے اور محروم کا حصہ ہوتا تھا اور دیکھو اگر کوئی یقین کرنے والا ہو تو اسکو یقین دلانے کے لئے زمین

وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿٢١﴾ وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴿٢٢﴾

کے اندر ہی خدا کی قدرت کی بہت سی نشانیاں موجود ہیں اور تمہاری اپنی ذات میں بھی اسکی قدرت کی نشانیاں ہیں کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا۔ اور دیکھو تمہارا

فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ ﴿٢٣﴾

ع ۱ ۲۳ ۱۸

رزق کا سامان آسمان میں ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم وہ ایسا ہی سچا ہے جیسا کہ تمہاری آپس کی دنیا کے متعلق بات چیت سچی ہے

تفسیر

اِس سورہ کا نام اس کے پہلے رکوع کے پہلے لفظ کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اور اس کے پہلے رکوع میں کافروں کو مخاطب کر کے بتایا گیا ہے کہ جب تمام ایماندار اس بات پر گواہی دے رہے ہیں کہ قیامت آ کے رہے گی اور پھر جب اسلام کے احکام پر عمل کرنا بھی مشکل نہیں تو انہیں کچھ عقل سے کام لینا چاہیے۔ اور اسلام کو قبول کر لینا چاہیے۔ پھر انہیں عذاب قیامت سے ڈرایا اور سمجھایا ہے کہ وہ اس سوال کے پیچھے نہ پڑیں رہیں کہ قیامت کب ہوگی۔ اس کے بعد انہیں اسلام کی رغبت دلانے کے لیئے جنتیوں کا حال بتایا گیا ہے اور نیز مسلمانوں کی صفتیں بیان کی گئی ہیں۔ پھر انہیں یہ سمجھایا

گیا ہے کہ اگر وہ غور سے کام لیں تو انہیں خدا پر ایمان لانے میں کوئی شبہ نہ ہو۔ کیونکہ زمین میں ہی اُس کی قدرت کی بہت سی نشانیاں ہیں مثلاً اس میں سے پانی کے چشموں کا پھوٹنا۔ اس میں ذرہ سے بیج کا درخت بن کر نکلنا۔ اور انہیں بتایا گیا ہے کہ انسان کی اپنی ہستی ہی خدا کی قدرت کی بڑی زبردست نشانی ہے کس طرح وہ ایک نطفہ سے بچہ بنتا ہے۔ اس کے ہاتھ پاؤں معدہ دل دماغ کس طرح کام کرنے لگتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ جب ایک مٹی کا کھلونا بھی بغیر بنانے والے کے نہیں بن سکتا تو یہ تمام انسان کا جسم کیسے بن گیا۔ ضرور اس کا بنانے والا کوئی ہے اور وہی ذاتِ باری تعالےٰ ہے۔ جب اُنہیں یہ معلوم ہو جائے تو انہیں قیامت کے آنے میں شک نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ یہ اس کا کہا ہوا ہے جس نے ایک معمولی نطفہ سے انہیں پیدا کیا ہے۔ اس رکوع میں ہمارے لیے نصیحت حاصل کرنے کی یہ ہے کہ جب اللہ نے مسلمانوں کی صفتیں بیان کر کے کافروں کو اسلام لانے کی ترغیب دی ہے تو ہمیں مسلمان ہوتے ہوئے اپنے اندر وہ صفتیں پیدا کرنی چاہییں۔ تاکہ کہیں کافر یہ طعنہ نہ دیں کہ مسلمان ایسے ہی ہیں جن کی اللہ اس قدر تعریف کر رہا ہے۔

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ﴿۲۴﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ

اے محمد کیا تجھے ابراہیم کے عزت دار مہمانوں کا حال معلوم ہے جب وہ اسکے پاس پہنچے

فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ

تو انہوں نے کہا سلام علیکم ابراہیم نے جواب میں وعلیکم السلام کہنے کے بعد کہا تم تو اجنبی معلوم ہوتے ہو۔ پھر اپنے گھر جا کر ایک موٹا تازہ

بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿۲۷﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ

بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔ اور اسے انکے سامنے رکھا مگر وہ کچھ خاموش رہے تو ابراہیم نے کہا کیا بات ہے تم کھاتے کیوں نہیں۔ اور دل میں کچھ اُن سے

خِيفَةً ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿۲۸﴾ فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ

ڈرا۔ انہوں نے کہا ڈرو نہیں اور اسے ایک ہوشیار اور سمجھدار لڑکا پیدا ہونے کی خوشخبری دی۔ ابراہیم کی بیوی یہ خوشخبری سنتے ہی تعجب سے چیخ کر آگے

وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوا كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۳۰﴾

بڑھی اور اپنے منہ پر دو ہتڑ مار کر کہنے لگی کیا مجھ بانجھ بڑھیا کو اب بچہ ہوگا۔ وہ مہمان کہنے لگے تجھے تعجب کیسا یہی تیرے پروردگار کا کہا ہے ہو کر رہیگا وہ بڑا حکمت والا

وقف غفران



لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
مُسَوَّمَةً	نشان شدہ	بِرُكْنِهٖ	اُس کے لشکر ارکان سلطنت	عَقِيْمٌ	بانجھ بے نفع
مَا تَذَرُ	نہیں چھوڑتی				

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْٓا اِنَّآ

اس کے بعد ابراہیمؑ نے اُن سے کہا۔ کہ تمہارا کام کیا ہے جس کیلئے تمہیں بھیجا گیا ہے۔ اونہوں نے کہا ہمیں

اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً

مجرموں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ تاکہ ہم اُن پر کھنگرالے پتھر

مِّنْ طِيْنٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣٤﴾ فَاَخْرَجْنَا

برسائیں۔ اور یہ پتھر خاص کر ان حد سے بڑھ جانے والوں کیلئے نشان شدہ ہیں۔ چنانچہ ہم نے

مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ

جو جو بھی مسلمان تھا۔ اس کو اُس بستی سے نکال لیا۔ اور ہم نے سوائے ایک گھر کے دوسرا

بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ

گھر مسلمانوں کا دیکھا بھی نہیں۔ اور ہم نے اُس تباہ شدہ بستی میں دردناک عذاب سے

يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ

ڈرنے والوں کیلئے اب بھی کافی نشانیاں باقی رکھی ہیں۔ اور موسٰیؑ کے قصہ میں بھی ہماری قدرت کی اور

اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلّٰى

اور دردناک عذاب دینے کی نشانیاں موجود ہیں چنانچہ جب ہم نے اُسے واضح دلیلیں دے کر فرعون کی طرف بھیجا

بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ

مگر فرعون نے اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ موسٰیؑ سے منہ موڑا اور الٹا اُسے جادوگر اور دیوانہ کہا۔ چنانچہ پھر ہم نے بھی

وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾

اُس کو اور اس کے لشکر کو پکڑا۔ اور سب کو دریا میں دے مارا۔ اور فرعون ملامت کے قابل تھا ہی۔

وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾

اسی طرح عاد کے قصہ میں بھی نشانیاں ہیں۔ جب کہ ہم نے اُن پر تباہ کرنے والی آندھی بھیجی۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ

وہ جس شے پر بھی گذرتی تھی اُسے پیس ڈالتی تھی۔

كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾ وَفِي ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾

پھر اسی طرح ثمود کے حق میں بھی عبرت کا سامان ہے جب کہ ان سے کہا گیا کہ دنیا کی زندگی سے ٹھیک کچھ فائدہ اٹھاؤ

فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿٤٤﴾

جب انہوں نے اپنے پروردگار کے حکم سے نافرمانی کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے انہیں بجلی نے آ پکڑا۔

فَمَا اسْتَطَاعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا مُنتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ

پھر انہیں اتنی بھی مہلت نہ ملی۔ کہ کھڑے ہو سکتے اور وہ ایک دوسرے کی مدد بھی نہ کر سکے۔ اور ان سے پہلے

مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٤٦﴾

نوح کی قوم کا واقعہ ہے۔ وہ بھی یقیناً نافرمان قوم تھی تو اسے بھی ہم نے ہلاک کیا۔

ع ۲۳ ۲ ۱

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی نافرمانی کی وجہ سے ان کی ہلاکت کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد بتایا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہے۔ تو اس کے لئے ان قوموں کی ہلاکت کے واقعات عبرت کے لئے کافی ہیں اور خصوصاً نافرمانوں کو سمجھایا گیا ہے۔ کہ وہ نافرمانی سے باز آئیں۔ ورنہ اُن پر بھی ایسا ہی عذاب نازل کیا جائے گا۔ جیسا کہ پہلے نافرمانوں کو ہلاک کیا گیا۔ ہمیں بھی اللہ کے عذاب سے ڈرایا چاہیئے۔ اور اوروں کو بھی ڈرانا چاہیئے۔ اور ان واقعات سے عبرت حاصل کرکے خدا کی نافرمانی سے بچنا چاہیئے:۔

مُوْسِعُوْنَ۔ وسعت رکھنے والے۔ زیادہ طاقت رکھنے والے۔ فَرَشْنٰا۔ ہم نے فرش بنایا۔
مَاهِدُوْنَ بچھانے والے۔ اَتَوَاصَوْا۔ کیا ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہیں۔ ذَنُوْبًا۔ حصہ۔ ڈول

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا

اور دیکھو ہم نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ اور ہم اس سے بھی زیادہ طاقت رکھ سکتے ہیں۔ اور اس زمین کو بھی

فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ

ہم نے ہی فرش کی طرح بچھایا ہے۔ اور دیکھو ہم کتنا اچھا فرش بچھانے والے ہیں۔ اور تمہاری نصیحت حاصل کرنے کے لئے ہم نے ہر ایک چیز کو

تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾ فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾

جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ اے محمدؐ انہیں کہدے جلد اللہ کی طرف دوڑو۔ دیکھو میں اُس کی طرف سے صاف صاف ڈرانے والا ہوں

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۭ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿٥١﴾

اور دیکھو میں تمہیں اس سے صاف صاف ڈرانا ہوں۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بناؤ۔ ان کافروں سے پہلے بھی کافروں

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ

کے پاس۔ اور اس سے پہلے جب کبھی کوئی رسول آیا۔ اُسے انہوں نے بس یونہی جادوگر یا دیوانہ کہا

اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾

یہ بھی یہی کہتے ہیں۔ شاید یہ ایک دوسرے کو کہنے کی وصیت کر جاتے ہیں۔ بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہیں ہی بہت

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ

سرکش۔ اے محمدؐ تو ان کا خیال نہ کر ان کے اسلام نہ لانے سے تجھے کوئی ملامت نہیں ہوگی۔ تو نصیحت کرتا جا کیونکہ

الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ

نصیحت سے مسلمانوں کو تو فائدہ ہو رہا ہے۔ اور دیکھو میں نے جنوں اور انسانوں کو سوائے اپنی بندگی کیلئے اور کسی کام کیلئے

مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ﴿٥٧﴾

نہیں پیدا کیا۔ اور میں ان سے کوئی رزق تو نہیں مانگتا۔ اور نہ میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ﴿٥٨﴾ فَاِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

انہیں معلوم ہو جانا چاہیئے۔ کہ اللہ خود بہت بڑا رزق دینے والا اور زبردست قوت کا مالک ہے۔ اور یاد رکھو ان ظالموں

ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا یَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٥٩﴾ فَوَیْلٌ

کے حصہ میں بھی وہی کچھ ہے۔ جو ان کے پہلے ساتھیوں کے حصہ میں تھا۔ یہ جلدی نہ کریں۔ ان کافروں کو اس دن

لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ یَّوْمِهِمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ﴿٦٠﴾

کا وعدہ دیا جاتا ہے۔ وہ اِن کی بدبختی کا دن ہوگا۔

تفسیر

اس رکوع میں اول تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کی ہیں اس کے بعد رسول خداؐ کو لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور آپ کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر آپ کو کافر مجنون یا جادوگر کہیں تو اس بات کا خیال نہ کریں۔ بلکہ تبلیغ کئے جائیں۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق کو اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ اس کی مرضی کے مطابق چلیں اس کی عبرت اور معرفت حاصل کریں اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ ان کو عذاب میں مبتلا کریگا۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنے آپ کو صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ بنالیں یعنی اُس کی مرضی پر چلیں اور اپنی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ عبودیت کے جادہ سے باہر قدم نہ نکالیں خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں۔ اور اس سے محبت پیدا کریں۔

ع ۳

انچاس آیتیں سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ دو رکوع

رَقٍّ - ورق۔ مَنْشُوْرٍ - کھلی ہوئی۔ مَعْمُوْرِ - آباد بھرا ہوا۔
بَیْتُ الْمَعْمُوْرِ - کعبہ۔ مَرْفُوْعِ - اونچی بلند۔ مَسْجُوْرِ - اُبلتا ہوا۔ جوش والا
تَمُوْرُ - ہچکولے کھائے۔ پھٹ پڑے۔ مَوْرًا - پھٹ پڑنا۔ دَعًّا - دھکے دیتے ہوئے۔
فٰكِهِیْنَ - مزے اڑاتے والے۔ سُرُرٍ - جمع سریر۔ تخت۔ مَصْفُوْفَةٍ - صف بصف رکھے ہوئے
عِیْنٍ - بڑی بڑی آنکھوں والی۔ مَآ اَلَتْنٰا - ہم نے کم نہیں کیا۔ کم نہیں کریں گے۔ یَتَنَازَعُوْنَ - وہ چھین لیں گے
كَاْسًا - پیالہ۔ تَاْثِیْمٌ - لغو بکنا۔ بیہودہ بکنا۔ یَطُوْفُ - پھرتے ہوں گے۔ غِلْمَانٌ - لڑکے۔ نوکر
مَكْنُوْنٌ - چھپائے ہوئے۔ سَمُوْمٌ - گرم ہوا۔ لُو۔ بَرُّ - احسان کرنے والا۔ نیکی کرنے والا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَیْتِ

طور کی قسم اور لکھی ہوئی کتاب کی قسم۔ جو کہ کھلے ورقوں پر لکھی ہوئی ہے۔ اور اللہ کے آباد کئے ہوئے

الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾

گھر بیت المعمور کی قسم۔ اور آسمان کے چھت بلند کی قسم۔ اور انڈے ہوئے دریا کی قسم۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾ یَّوْمَ تَمُوْرُ

بیشک تیرے پروردگار کی طرف سے جس عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔ کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ جس دن

السَّمَآءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ﴿۱۰﴾ فَوَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ

آسمان چکر میں آ جائے گا۔ اور پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اُڑتے پھریں گے۔ اُس دن

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ یُدَعُّوْنَ

ان جھٹلانے والوں کی شامت آئے گی۔ جو کہ اُس وقت اپنے بیہودہ خیالوں میں مست ہیں۔ جس دن یہ دھکے دیکر

اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا

جہنم کی آگ کی طرف لیجائے جائیں گے۔ اور اُن سے کہا جائے گا۔ کہ یہی وہ آگ ہے۔ جس کو

تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

تم جھٹلاتے تھے۔ اب دیکھو کہیں یہ بھی تو جادو نہیں۔ یا تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ کیا ہے۔

وقف لازم

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ

بس اس میں اب گھس جاؤ۔ اور اب تم صبر کرو۔ یا نہ صبر کرو۔ تمہارے لئے برابر ہے۔ کیونکہ تمہیں اسی کام کا بدلہ مل رہا

مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۶) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ (۱۷)

جو تم دنیا میں کرتے رہے تھے۔ اور یقینا پرہیز گار۔ اس دن چین سے جنت میں ہوں گے۔ اپنے پروردگار

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ (۱۸)

کی عنائت سے بہت مزے میں ہوں گے۔ کیونکہ اُن کا پروردگار انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْۗئًۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۱۹) مُتَّكِـــِٕيْنَ عَلٰي سُرُرٍ

اور انہیں کہا جائے گا۔ خوب کھاؤ پیو۔ یہ اسی کام کا بدلہ ہی تو ہے جو تم دنیا میں کرتے رہے ہو۔ وہ جنتی اُس جنت میں

مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ (۲۰) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ

قطاروں میں بچھے ہوئے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ اور ہم بڑی موٹی آنکھوں والی حوروں کو اُن کا ساتھی بناویں گے

ذُرِّيَّـتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَـقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ

جو لوگ بھی ایمان لائیں گے۔ اور ان کی اولاد میں سے بھی جو ایمان کے ساتھ اُن کی پیروی کریں گے۔ اُس کو ان ایمانداروں

مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیٴٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ (۲۱)

میں ملادیں گے۔ اور ان کے اعمال کے اجر میں ہم کوئی کمی نہیں کریں گے۔ اور یاد رکھو ہر آدمی اپنے کام کے ہاتھوں گروی

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ (۲۲) يَتَنَازَعُوْنَ

اور ہم جنتیوں کو طرح طرح کے پھل۔ اور جو گوشت وہ چاہیں گے دے کر اُن کی عزت بڑھائیں گے۔ وہ اس جنت

فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ (۲۳) وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ

میں ایک دوسرے سے پیالے چھین رہے ہوں گے۔ مگر اس میں بھی کوئی لغو یا بیہودگی والی نہ ہوگی۔ وہاں اُن کے

غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ (۲۴) وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰي بَعْضٍ

پاس ایسے خوبصورت جوان لڑکے اُن کی خدمت کیلئے حاضر ہوں گے جیسے کہ وہ چھپائے ہوئے موتی ہیں۔ اور وہ آگے بڑھ کر

يَّتَسَاۗءَلُوْنَ (۲۵) قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ (۲۶)

ایک دوسرے کا حال دریافت کریں گے۔ جن سے وہ حال پوچھیں گے وہ کہیں گے بھائی ہم تو اس سے پہلے دنیا میں اپنے گھر بار والوں میں قیامت سے

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ (۲۷) اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ

بہت ڈر رہا تھا۔ سو اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے۔ کہ ہمیں دوزخ کے شعلوں کی لو کے عذاب سے بچالیا۔ ہم تو اس سے پہلے

نَدْعُوْهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ (۲۸)

دنیا میں اسی کو پکارا کرتے تھے۔ کیونکہ ہمیں معلوم تھا۔ کہ وہ بہت ہی مہربان رحم کرنے والا ہے

ع ۲۸ ۳

تفسیر

اس رکوع میں مکہ کے کافروں کو بتلایا گیا ہے۔ کہ رسول خدا سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو کتاب دی تھی۔ اس میں بھی ہم نے یہی حکم دیا تھا۔ کہ سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کی جاوے۔ پھر یہ قرآن بھی یہی کہہ رہا ہے۔ اور تم نے اس کے برخلاف بیت اللہ یعنی کعبہ کو بتوں سے بھر رکھا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم پر عذاب آئے گا۔ جسے کوئی ٹال نہیں سکے گا۔ اور اگر تم اس بت پرستی سے باز آ جاؤ۔ اور ایمان لے آؤ تو تمہارا حال قیامت کے دن اُن ایمانداروں کا سا ہوگا۔ جو کہ تم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور پھر بتایا گیا ہے کہ اللہ بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ جو اس سے ڈرے گا۔ اور نیک کام کرے گا۔ وہ ضرور اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور جو اس سے نہیں ڈرے گا۔ بلکہ الٹا مسلمانوں کا دشمن بن جائے گا۔ اُسے دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اللہ ہمیں اپنے نیک بندوں کے راستے پر چلنے کی توفیق دے اور دوزخ سے بچائے ؛۔

کَاهِنٍ جھاڑ پھونک کرنے والا۔ نَتَرَبَّصُ ہم انتظار کرتے ہیں یا کریں گے۔ رَیْبَ الْمَنُوْنِ۔ زمانہ کی گردش نَقَوَّلَہٗ۔ اُس نے اُسے جھوٹ موٹ بنالیا ہے۔ خُلِقُوْا۔ پیدا کئے گئے۔ مُصَیْطِرُوْنَ۔ وہ داروغہ ہیں۔ مُسْتَمِعُ۔ سننے والا۔ مَكِیْدُوْنَ۔ داؤں میں آجانے والے۔ سَاقِطًا۔ گرتا ہوا۔ مَرْكُوْمٌ۔ جما ہوا۔ یُصْعَقُوْنَ۔ وہ بیہوش کئے جائیں گے یا اُن پر بجلی گرائی جاوے گی۔ اَدْبَارَ۔ پیچھے۔ بعد

فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿۲۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

اے محمدؐ تو اپنے پروردگار کے فضل سے کاہن یا مجنون نہیں۔ ان کافروں کو نصیحت کئے جا۔ کیا یہ کافر کہہ رہے ہیں۔

شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ

کہ یہ شاعر ہے۔ ہم اس کے لئے زمانہ کی گردش کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان سے کہدے۔ ہاں انتظار کرو۔ میں بھی

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿۳۱﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ

تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ کہ کب تم پر عذاب آئے۔ کیا یہ خواب کی باتیں کر رہے ہیں۔ یا سچ مچ ہی سرکشی پر کمربستہ ہیں۔

طَاغُوْنَ ﴿۳۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا

کیا یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ قرآن اُس نے اپنی طرف سے جھوٹ موٹھ گھڑ لیا ہے حقیقت میں ایمان لانے کو ان کا جی نہیں چاہتا جو آپ

بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ

کر رہے ہیں۔ اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسی یہ بھی کوئی بات بنالائیں۔ ان سے پوچھو تو کیا کسی اور کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔

اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۞٣٥ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۞٣٦

یا خود ہی اپنے پیدا کرنے والے ہیں ۔ کیا اُنہوں نے آسمان اور زمینوں کو بنایا ہے ۔ جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے ۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ ۞٣٧ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں ۔ کیا یہ خدائی فوجدار ہیں ۔ کیا اُن کے پاس کوئی سیڑھی

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۞٣٨ اَمْ لَهُ

ہے جس سے یہ آسمان کی باتیں سنتے ہیں ۔ اگر ایسا ہے تو ان میں سے سنکر آتا ہے وہ کوئی صاف دلیل پیش کرے ۔ اے محمدؐ

الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۞٣٩ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ

ان سے پوچھو کہ اے منکرو بتاؤ ۔ کیا اس اللہ کے لئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں ۔ اے محمدؐ کیا تو ان سے کوئی مزدوری مانگتا

مُّثْقَلُوْنَ ۞٤٠ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۞٤١ اَمْ يُرِيْدُوْنَ

ہے جس کے بوجھ سے یہ دبے جا رہے ہیں ۔ کیا ان کو خود ہی غیب کی باتیں معلوم ہیں جن کو یہ لکھتے رہتے ہیں ۔ اے محمدؐ کیا یہ تیرے

كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۞٤٢ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ۚ

ساتھ کوئی فریب کرنا چاہتے ہیں ۔ انہیں سنا دے کہ یہ کافر خود فریب میں گرفتار ہوں گے ۔ کیا ان کا اللہ کے سوا کوئی اور

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۞٤٣ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ

بھی پروردگار ہے ۔ اللہ کی ذات جس کو اُس کا شریک بناتے ہیں ۔ اس سے بہت بلند ہے ۔ ان کی عقلوں پر اس قدر پردہ پڑ

سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۞٤٤ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا

گیا ہے ۔ کہ اگر یہ کوئی آسمان کا ٹکڑا اپنے اوپر گرتا ہوا دیکھیں گے ۔ تو بھی کہیں گے ۔ یہ تو جما ہوا بادل ہے ۔ اے محمدؐ ان کو چھوڑ

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۞٤٥ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ

دے یہانتک کہ یہ اس دن سے جا ملیں جس دن کہ ان پر بجلی گرائی جائے گی ۔ اُس دن ان کے مکروفریب کسی کام نہیں آسکیں گے

شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۞٤٦ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ

اور نہ ہی کسی طرف سے انہیں مدد مل سکے گی ۔ اور یقیناً ظالموں کیلئے ان کے علاوہ اور بھی عذاب ہے مگر ان میں

ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۞٤٧ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

سے اکثر کو ان کا پتہ ہی نہیں ۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ تو اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق صبر سے

فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۞٤٨

کام لے ۔ کیونکہ تو ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہے ۔ اور جب بھی تو اس کی عبادت کیلئے کھڑا ہو ۔ تو

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ۞٤٩

اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف کیا کر ۔ اسی طرح رات کو بھی اور جب تارے چھپنے لگیں اپنے پروردگار کی تسبیح کیا کر

ع ٢

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی دی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ جو کافر آپ کو دیوانہ یا جادوگر کہہ رہے ہیں۔ ان کی بکواس ہے۔ آپ ان کے بکنے کی پرواہ نہ کریں۔ تبلیغ کئے جائیں۔ ہمیں بھی چاہیئے۔ کہ رسول خداؐ کی پیروی کرتے ہوئے اسلام کی تبلیغ سے باز نہ آئیں خواہ دنیا ہمیں دیوانہ ہی کہتی رہے۔ اس کے بعد کافروں کو مخاطب کرکے سمجھایا گیا ہے۔ کہ جب وہ خود بخود نہیں بن گئے اور انہوں نے زمین و آسمان کو نہیں بنایا۔ نہ اُنہیں غیب کی باتیں معلوم ہیں۔ تو پھر وہ انہیں چاہیئے کہ شرک سے توبہ کرکے اپنے خالق و رازق پر ایمان لائیں۔ اور انہیں بتایا گیا ہے۔ کہ اگر وہ باز نہ آئے تو اللہ کا عذاب ان پر نازل ہوگا جس سے انہیں کوئی نہیں بچا سکے گا۔ آخر میں رسول خداؐ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ حکم ہمارے لئے بھی ہے۔ ہمیں بھی اللہ تعالے کی عبادت سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ جو وقت بھی ملے اس کی تسبیح اور تعریف کرتے رہنا چاہیئے

فائدہ

انسان خود بخود نہیں پیدا ہوا۔ اور نہ اپنی مرضی کے مطابق پیدا ہوا ہے۔ اس لئے بھی اس کو خودی سے باز آنا چاہیئے۔ اس کا پیدا کرنے والا خدا ہے۔ اور خدا ہی اس کے پیدا ہونے کے مصرف کو بہتر جانتا ہے۔ لہٰذا اوسی مقصد کو جاننا اور اُس کو پورا کرنا انسان کا اصلی کام ہے:۔

باسٹھ ۶۲ آیتیں سُوْرَۃُ النَّجْمِ مَکِّیَّۃٌ تین ۳ رکوع

هَوٰی۔ وہ نیچے کو جائے اور گرے۔ غَوٰی۔ وہ بھٹکا۔ یَنْطِقُ۔ وہ بات کرتا ہے۔ بولتا ہے۔
ذُوْ مِرَّۃٍ۔ بڑے جگر والا صاحب قوۃ۔ اِسْتَوٰی۔ اوپر چڑھ گیا یا نظر آیا۔ اُفُق کنارہ وہ بلندی جہاں کہ نگاہ کی حد ہوجائے
دَنٰی۔ وہ قریب ہوا۔ تَدَلّٰی۔ وہ پاس آیا۔ قَاب۔ درمیانی فاصلہ۔ قدر۔
قَوْسَیْنِ۔ دو کمان یا کمان کے گوشے۔ رَاٰی۔ اُس نے دیکھا۔ مَا کَذَبَ۔ جھوٹ نہیں بولا۔
تُمٰرُوْنَہٗ۔ تم اس سے جھگڑتے ہو۔ نَزْلَۃً اُخْرٰی۔ ایک مرتبہ اور۔ سِدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی۔ ایک خاص حد انتہا۔
مَا زَاغَ۔ نہیں چوکی۔ لَات ایک بت کا نام ہے جس کی قریش پرستش کرتے تھے۔ عُزّٰی یہ بھی قریش کے ایک بت کا نام ہے

مَنٰوۃ - یہ بھی ایک بت کا نام ہے۔ ضِیْزٰی - بھونڈی ناانصافی کی۔ تَمَنّٰی وہ آرزو کرے۔ آرزو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نہایت مہربان اللہ رحم کرنے والے کے نام سے شروع کیا گیا۔

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝١ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝٢ وَمَا يَنْطِقُ

ستاروں کا زوال میں آ جانا اس بات پر گواہ ہے۔ کہ تمہارا ساتھی محمد تمہارے ساتھ رہتے ہوئے نہ کبھی بہکا ہے نہ بھٹکا ہے

عَنِ الْهَوٰى ۝٣ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى ۝٤ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ

اور جب تک اسے وحی نہ کی جائے وہ اپنی مرضی سے کوئی بات نہیں کہتا ہے۔ اور قرآن کا علم اسے ایک زبردست

الْقُوٰى ۝٥ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۝٦ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝٧

طاقت والی ہستی نے سکھایا ہے۔ وہ رسول بڑی ہمت کا مالک ہے۔ چنانچہ جب وہ اس ہستی کی طرف متوجہ ہوا۔ اور وہ ہستی

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝٨ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝٩ فَاَوْحٰى

اس وقت اعلیٰ ترین مقام پر تھی پھر وہ ہستی اُس کے قریب آئی۔ اور بالکل اس کے پاس آ گئی۔ چنانچہ کمان کے گوشوں جتنے فاصلے

اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۝١٠ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝١١ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ

پر یا اس سے بھی زیادہ قریب تھی پھر اُس نے اُس اللہ کے بندے کو جو وحی کرنا تھی وہ کی اُس نے جو کچھ دیکھا ہے اُس میں اپنے دل سے کوئی جھوٹ نہیں ملا۔ ملایا

عَلٰى مَا یَرٰى ۝١٢ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝١٣ عِنْدَ سِدْرَةِ

جو کچھ اس نے دیکھا اُس کے متعلق اس سے جھگڑتے ہو۔ یقیناً اُس نے اُسے ایک مرتبہ اور بھی دیکھا ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب

الْمُنْتَهٰى ۝١٤ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝١٥ اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ

جس کے پاس جنت ہے جو کہ جنتیوں کا ٹھکانا ہے۔ اور اس وقت اس سدرہ پر جو کچھ چھایا ہوا تھا وہ

مَا یَغْشٰى ۝١٦ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝١٧ لَقَدْ رَاٰى مِنْ

اُسے بھی معلوم ہے۔ خدا کی قدرت کی نشانیاں دیکھنے میں اُس پیغمبر کی نگاہ نہ تو چوکی۔ اور نہ حد سے بڑھی۔ اور یقیناً

اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۝١٨ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝١٩

اُس نے اپنے پروردگار کی قدرت کی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ اے کافرو۔ کیا تم نے کبھی لات عزیٰ کی حالت پر بھی

وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝٢٠ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝٢١

غور کیا ہے۔ اور تیسرے اُس منوۃ کی حالت پر بھی۔ کہ آخر ان کو کیا طاقت حاصل ہے۔ کیا تم نے غور کیا ہے۔ کہ اگر تمہارے

تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ۝٢٢ اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ

حصہ میں مرد ہوں۔ اور اُس اللہ کے حصہ میں عورتیں۔ جب تو یہ تقسیم بہت بھونڈی ہو گی۔ اور یہ بت تو محض نام کے ہیں۔

سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَّا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ

جو تمہارے باپ دادوں نے اور تم نے رکھ لئے۔ اللہ نے ان کے حق ہونے کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ اور یہ کافر

سُلْطَانٍ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى

سوائے ایک گمان یا اپنے نفس کی خواہشات کے۔ اور کسی چیز کے پیچھے نہیں لگتے۔ حالانکہ ان کے پروردگار

الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ ﴿۲۳﴾

کی طرف سے اُن کے لئے ہدایت آچکی ہے۔ اوس کی پیروی نہیں کرتے۔ ان سے پوچھو۔ کہ کیا انسان جو

أَمْ لِلْإِنْسَانِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿۲۴﴾ فَلِلَّهِ الْآخِرَةُ وَالْأُولَىٰ ﴿۲۵﴾

آرزو کرے اس کی سب کی سب پوری ہو سکتی ہے۔ جب کہ دنیا اور آخرت سب اللہ کے اختیار میں ہے۔

ع ۵

تفسیر

اس سورہ کا نام اس کے پہلے لفظ کے نام پر النجم ہے۔ اور اس کے پہلے رکوع میں کافروں کو بتایا گیا ہے۔ کہ جس طرح سورج یا چاند نکلنے کے بعد ستاروں کا کہیں پتہ نہیں چلتا۔ اسی طرح رسول خدا کے سامنے تمہارے تمام جھوٹے معبود۔ اور پچھلے پیشوا ماند پڑ جاویں گے۔ اور انہیں بتایا گیا ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بڑے جری اور دل گردے کے آدمی ہیں ۔ وہ تمہارے درمیان رہتے ہوئے بھی شرک اور کفر میں کبھی مبتلا نہیں ہوئے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے فرشتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور یہ ایسی زبردست بات ہے۔ کہ تم میں سے کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔ اور پھر تم لات و عزیٰ کی پرستش کر رہے ہو جو محض بت ہیں۔ اور وہ اپنے پروردگار کے فضل سے اللہ کے بتائے ہوئے سچے دین کی پیروی کر رہا ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ ان باتوں سے نصیحت حاصل کرو۔ اور اس کی دعوت کو قبول کرو۔ یہ صرف مکہ کے کافروں کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے کافروں کیلئے ہے۔ کہ وہ رسول خدا کی زندگی پر غور کریں اور اسلام قبول کریں۔ خداوند کریم ہر ایک کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے آمین

مَلَكٍ۔ فرشتہ۔	يَأْذَنَ۔ وہ حکم کرے۔	لَيُسَمُّونَ۔ وہ ضرور نام رکھتے ہیں
تَسْمِيَةَ۔ نام رکھنا نام زد۔	مَبْلَغُ۔ پونجی رسائی۔	أَسَاءُوا۔ انہوں نے برے کام کئے۔
لَمَمَ ہلکا گناہ۔ گناہ کے قریب	أَجِنَّةٌ۔ چھوٹے بچے۔	تُزَكُّوا۔ تم اپنی پاکیزگی نہ جتلاؤ۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ

اور ان بہتوں کا کیا کہنا آسمان میں کئی فرشتے ہیں۔ جن کی شفاعت کسی کام نہیں آسکتی۔ مگر ہاں اللہ جس کو چاہے، اس سے

بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

راضی ہو کر اسے سفارش کرنے کی اجازت دے تو اس کی سفارش کسی کام آسکتی ہے۔ اور یہ کافر جن کو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾

آخرت کا یقین نہیں۔ وہ فرشتوں کو زنانہ ناموں سے پکارتے ہیں۔

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ

اور ایک گمان کے پیچھے پڑ کر یہ کہہ رہے ہیں۔ انہیں اس کا علم تھوڑا ہی ہے۔ کہ فرشتے عورتیں ہیں۔ اور گمان بھی

لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا

بات کے متعلق کسی کام نہیں آسکتا۔ اے محمدؐ جو ہماری اس نصیحت سے منہ موڑے۔ اور سوائے دنیا کی زندگی

وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ؕ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ

کے اور کسی چیز کو نہ چاہے۔ تو بھی اس سے منہ پھیر لے۔ ایسے دنیا پرستوں کے علم کی انتہا تو یہ ہے۔ کہ فرشتوں

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ

کو عورتیں بنا رہے ہیں۔ تیرا پروردگار تو اس کو بھی جانتا ہے۔ جو اس کے رستہ سے بھٹکا ہوا ہو۔ اور اس کو بھی جو ہدایت

اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِيَ

پر آگیا ہو۔ اچھی طرح جانتا ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ سب اللہ کے قبضہ میں ہے۔ تاکہ وہ جن لوگوں

الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾

نے برے کام کئے ہیں۔ ان کو ان کی بدکاریوں کا بدلہ دے۔ اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ دے۔

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

اور اچھے لوگ وہ ہیں۔ جو کہ بڑے گناہوں سے اور فاحش کاموں سے بچے رہتے ہیں۔ اور اگر بھول چوک سے ان سے

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ

کوئی چھوٹا موٹا گناہ ہو بھی گیا۔ تو اے محمدؐ تیرا پروردگار بہت بخشش کا مالک ہے ضرور انہیں معاف کر دے گا۔ اور ان

اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ

لوگوں کو سنا دے۔ کہ وہ اللہ تمہیں اس وقت سے اچھی طرح جانتا ہے جب اس نے تمہیں زمین سے نکالا۔ پھر جب تم

اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ ع

اپنی ماؤں کے پیٹوں میں ننھے۔ اس وقت بھی تمہیں جانتا تھا۔ اب اسے اپنی پرہیزگاری نہ جتاؤ۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ کون پرہیزگار ہے۔

الربع

ع ۷
۲
۶

تفسیر

اس رکوع میں کافروں کو اسی باطل خیال سے باز رکھا گیا ہے۔ کہ بت خدا کے سامنے ان کی شفاعت کریں گے اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس کے سامنے تو فرشتوں تک کی مجال نہیں کہ بغیر اس کی اجازت اور مرضی کے کسی کی سفارش کر سکیں۔ پھر ان بتوں کو کون پوچھتا ہے۔ پھر یہ ذکر ہے کہ کافر جو فرشتوں کو عورتوں کے سے نام دے رہے ہیں۔ یہ بھی اُن کی غلطی ہے۔ اس کے بعد یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اللہ ہی سب کو ان کے کئے کا بدلہ دے سکتا ہے۔ کیونکہ سب آسمان و زمین اس کے قبضہ میں ہیں۔ اور کسی میں یہ طاقت نہیں اور نہ ہو بھی کیسے جبکہ کسی کے قبضہ میں آسمان اور زمین میں سے ذرہ بھر بھی نہیں۔ اس کے بعد بتایا ہے کہ پرہیزگار وہ ہیں جو کبیرہ گناہوں سے بچیں نہ کہ وہ جو اپنے آپ کو خواہ مخواہ پرہیزگار جتلائیں۔ ہم بھی اگر پرہیزگار بننا چاہیں تو ہمیں گناہوں سے بچنا چاہیں تو ہمیں گناہوں سے بچنا چاہیئے۔ ورنہ ہم کبھی پرہیزگار نہیں بن سکتے اور نہ ہی اللہ تعالے کی مغفرت کے حقدار بن سکتے ہیں :۔

اَکْدٰی۔ اس نے ہاتھ روک لیا۔ لَمْ یُنَبَّاْ۔ وہ خبر نہیں دیا گیا نہیں بتایا گیا۔ وَفّٰی۔ اس نے پورا کیا۔

یُرٰی۔ وہ دکھایا جائے گا۔ اَضْحَکَ۔ وہ ہنساتا ہے۔ اَبْکٰی۔ وہ رلاتا ہے۔
اَمَاتَ۔ وہ مارتا ہے۔ تُمْنٰی۔ وہ جاتا ہے ڈالا جاتا ہے۔ نَشْاَۃَ۔ پیدائش۔ اَقْنٰی۔ وہ محتاج ہے۔
شِعْرٰی۔ ایک ستارے کا نام ہے۔ اَطْغٰی۔ زیادہ سرکش۔ اَھْوٰی۔ اس نے الٹ مارا۔ دے مارا۔
تَتَمَارٰی۔ تو شبہ کریگا جھگڑا کریگا۔ اٰزِفَۃُ۔ نزدیک آ پہنچی۔ اَلْاٰزِفَۃُ۔ قریب آنے والی قیامت
تَضْحَکُوْنَ۔ تم ہنستے ہو۔ لَا تَبْکُوْنَ۔ تم روتے نہیں۔ سَامِدُوْنَ۔ غفلت میں پڑے ہوئے

اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَکْدٰی ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ

اے محمدؐ کیا تو نے اس شخص کی حالت پر غور کیا ہے جس نے اسلام سے منہ پھیرا۔ اور وہ اس طرح کہ تھوڑا سا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے

عِلْمُ الْغَیْبِ فَهُوَ یَرٰی ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی ﴿۳۶﴾

بعد ہاتھ کھینچ لیا۔ کیا اُس کو غیب کا علم حاصل ہے جسے وہ دیکھ رہا ہے۔ کیا جو کچھ حضرت موسٰیؑ کے صحیفوں میں لکھا ہوا ہے اُس

وَاِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ﴿۳۸﴾

اسے پتہ نہیں دیا گیا۔ اور حضرت ابراہیمؑ کے صحیفہ میں ہے کہ جس نے اسلام کے عہد کو پوری طرح نبا ہا تھا۔ اس کا اسے پتہ نہیں کہ کوئی بوجھ اٹھانے



وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (٣٩) وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ (٤٠)

اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا- اور انسان کیلئے سوا کوشش کرنے کے اور کچھ نہیں- اور اسے اُس کی کوشش یقیناً بہت جلد

ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ (٤١) وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنتَهَىٰ (٤٢)

دکھائی جائے گی- پھر اُسے اُس کی کوشش کی پوری پوری جزا دی جائیگی- اور یقیناً سب کام کا انجام تیرے پروردگار کے پاس

وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ (٤٣) وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا (٤٤) وَأَنَّهُ

جا کر ہوگا- اور وہی ہے ہنساتا ہے- اور رُلاتا ہے- اور وہی ہے جو مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے- وہی ہے جس نے نر اور

خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ (٤٥) مِن نُّطْفَةٍ إِذَا تُمْنَىٰ (٤٦)

مادہ مرد اور عورت کا جوڑا پیدا کیا ہے- اور اوس کو منی سے جب وہ رحم میں ڈالی جاتی ہے پیدا کیا-

وَأَنَّ عَلَيْهِ النَّشْأَةَ الْأُخْرَىٰ (٤٧) وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ (٤٨)

اور دوسری بار بھی پیدا کرنا اسی کے ہاتھ میں ہے- اور یقیناً وہی ہے- جو امیر یا غریب کرتا ہے-

وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ (٤٩) وَأَنَّهُ أَهْلَكَ عَادًا الْأُولَىٰ (٥٠)

اور وہی ہے جو شعری تارے تک کا پروردگار ہے- اور یقیناً اسی نے عاد کی پہلی قوم کو تباہ کیا-

وَثَمُودَ فَمَا أَبْقَىٰ (٥١) وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا

اور ثمود کو بھی جن میں سے ایک بھی باقی نہ رکھا- اور ان سے پہلے نوحؑ کی قوم جو کہ سب سے بڑھ کر ظالم اور حد

هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ (٥٢) وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَىٰ (٥٣) فَغَشَّاهَا مَا

سے زیادہ سرکش تھے- اور اسی طرح موتفکہ والوں کو الٹا دیا- پھر اُن پر جو تباہی آئی تھی سو آئی-

غَشَّىٰ (٥٤) فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ (٥٥) هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ

اے انسان تو اپنے پروردگار کی کس کس نعمت کے متعلق شک کرتا رہے گا- دیکھ یہ قرآن بھی پہلے ڈرانے والی

النُّذُرِ الْأُولَىٰ (٥٦) أَزِفَتِ الْآزِفَةُ (٥٧) لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ

کتابوں کی طرح ایک ڈرانے والی کتاب ہے- دیکھو قریب آنے والی قریب تر ہوتی چلی جا رہی ہے- اور سوا اللہ کے اور کوئی

اللَّهِ كَاشِفَةٌ (٥٨) أَفَمِنْ هَٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ (٥٩)

اس کو ٹالنے والا نہیں- قیامت کے آنے سے تعجب کر رہے ہو-

وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ (٦٠) وَأَنتُمْ سَامِدُونَ (٦١)

اور ہنس رہے ہو- اور تمہیں اپنی حالت پر رونا نہیں آتا- کیونکہ تم بالکل غفلت میں گھرے ہوئے ہو-

فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا ۩ (٦٢)

جلدی اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے جھک جاؤ- اور اسی کی عبادت کرو-

ع ٣ ٧

تفسیر

اس رکوع میں اول یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کسی کا بوجھ قیامت کے دن کوئی دوسرا نہیں اٹھا سکتا۔ اس لئے کسی کے باپ دادا کی خیرات کسی کے کام نہیں آسکتی ہر ایک کو اپنے لئے خود خیرات کرنا چاہئیے۔ اور نیک کام کرنے چاہئیں۔ اور پھر اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد سرکش قوموں کی ہلاکت کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ قیامت سے اور اللہ کے عذاب سے ہر وقت ڈرنا چاہئیے۔ اور اللہ کے سامنے رونا چاہئیے۔ تاکہ وہ رحم کرے۔ اور اس کی سختی سے محفوظ رکھے آخری آیت میں سجدہ کرنے اور اللہ کی عبادت کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اس لئے جو بھی اس آیت کو پڑھے۔ اُسے چاہیے۔ کہ ضرور اللہ کے سامنے سجدہ کرے:۔

پچپن ۵۵ آیتیں سورة القمر مكّيّة تین ۳ رکوع

اِنْشَقَّ۔ پھٹ گیا مُسْتَمِرٌّ۔ زوردار ہمیشہ جاری رہنے والا مُسْتَقِرٌّ۔ ٹھیرا ہوا مقرر۔
مُزْدَجَرٌ۔ جھڑکیاں اور ڈرانے کی باتیں نُذُرُ۔ ڈرانے والی باتیں نُكُرٍ۔ عجیب۔ ناگوار۔
خُشَّعًا۔ جھکی ہوئی اَجْدَاثٌ۔ قبریں۔ جَرَادٌ۔ ٹڈیاں۔
مُنْتَشِرٌ۔ بکھری ہوئی۔ مُهْطِعِيْنَ۔ دوڑنے آنے والے۔ اُزْدُجِرَ۔ جھڑکا گیا۔
مُنْهَمِرٍ۔ زور کا مینہ برسنے والا دُسُرٍ۔ کیلیں میخیں۔ مُدَّكِرٍ۔ نصیحت ماننے والا۔
اَعْجَازُ۔ تنے۔ مُنْقَعِرٍ۔ اکھڑا ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ تعالیٰ مہربان نہایت رحم والے کے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝۱ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا

قیامت قریب آگئی چاند پھٹ گیا۔ اور یہ کفار اگر کوئی نشانی دیکھتے بھی ہیں۔ تو منہ موڑ لیتے ہیں۔

وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ

اور کہتے ہیں یہ بڑا بھاری جادو ہے۔ اچھا ان کے والوں نے تکذیب کی۔ اور اپنی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے

وقف لازم

وَكُلُّ أَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّنَ الْأَنۢبَآءِ مَا فِيهِ

اور ہر بات کا ایک مقرر وقت ہے۔ اسی طرح ان کے عذاب کا بھی۔ اور یقینا انہیں وہ خبریں مل چکیں جن میں عذاب سے

مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ حِكْمَةٌۢ بَٰلِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

دھمکایا گیا تھا۔ یعنی بڑی اعلےٰ حکمت کی باتیں۔ اور پھر ڈرانے والی باتوں سے بھی ان پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ تو اے

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾ خُشَّعًا أَبْصَٰرُهُمْ

محمدؐ آپ ان سے کچھ عرصہ کیلئے ہٹ جائیے کہ جس دن بلانے والا ایک ناگوار چیز یعنی سزا و جزاء کے لئے بلائے گا۔

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ﴿٧﴾

اُس دن ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی۔ اور قبروں سے ایسے نکلتے ہوں گے۔ جیسے بکھری ٹڈیاں ہوتی ہیں

مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ يَقُولُ الْكَٰفِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾

اور پکارنے والے کی طرف طوعًا و کرہًا چل پڑیں گے۔ اور یہ کافر اس دن پکار اٹھیں گے۔ یہ دن تو بڑا سخت ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ

ان سے پہلے قوم نوحؑ نے بھی تکذیب کی۔ یعنی ہمارے بندے نوحؑ کو انہوں نے جھٹلایا۔ اور کہنے لگے اسے تو

وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾ فَدَعَا رَبَّهُۥٓ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَآ

جھڑکیاں ملی ہیں۔ پس انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ اے پروردگار میں مغلوب ہوں میری مدد کر۔ تو ہم

أَبْوَٰبَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا

نے ان پر آسمان سے زوردار پانی کے دروازے کھول دیئے۔ اور زمین سے چشمے جاری کر دیئے۔ پس ہر طرف

فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلَىٰٓ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَٰهُ عَلَىٰ ذَاتِ

سے پانی کفار کو غرق کرنے کیلئے جمع ہو گیا۔ کیونکہ اسی لئے اس کو مقرر کیا تھا۔ اور ہم نے نوحؑ کو تختوں اور کیلوں سے

أَلْوَٰحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَآءً لِّمَن كَانَ

بنی ہوئی کشتی پر سوار کیا۔ کہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔ اور جس خدا کا انکار کفار نے کیا۔ یہ اس

كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَد تَّرَكْنَٰهَآ ءَايَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ

کی طرف سے جزاء تھی۔ اور بے شک ہم نے اس واقعہ کو عبرت بنا دیا۔ تو کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے۔ پھر میرا عذاب اور

كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

ڈرانے کی باتیں کیسی سچی نکلیں۔ اور یقینا ہم نے اس قرآن کو لوگوں کے نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان

مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾

کر دیا۔ تو کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے۔ قوم عاد نے بھی رسولوں کو جھٹلایا پھر میرا عذاب اور ڈرانے کی کیسی سچی باتیں نکلیں۔

إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِى يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنزِعُ

بلا شبہ ہم نے اُن پر ایک نہایت ہی تیز ہوا - ایک بڑے منحوس دنوں میں بھیج دی - جس نے لوگوں کو زمین سے

ٱلنَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِى

ایسا اکھیڑ پھینکا جس طرح اکھڑے ہوئے کھجور کے درخت کے تنے ہوں - پھر میرا عذاب اور ڈرانے کی باتیں کیسی

وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا ٱلْقُرْءَانَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾

سچی نکلیں - اور یقیناً ہم نے اس قرآن کو لوگوں کے نصیحت حاصل کرنے کیلئے آسان کر دیا تو کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے

ع ۲۲ ۸

تفسیر

اس سورہ میں شق القمر کا واقعہ ہے - اسی لئے اس کا نام قمر ہے اس میں مشرکوں کی ضد اور ہٹ دھرمی کا نقشہ کھینچا ہے - اور انہیں قیامت کے دن سے ڈرایا ہے - پھر قوم پر جو عذاب آیا - اس کا ذکر کیا - تاکہ وہ نصیحت پکڑیں - پھر قوم عاد کا بیان ہے -

ان سب واقعات کے بیان کرنے کا ماحصل صرف یہی ہے کہ لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے حالات سن کر عبرت پکڑیں - اور صرف اُسی کی عبدیت میں آ جائیں -

قرآن کو بہت آسان بنایا گیا ہے اس لحاظ سے کہ جو کوئی چاہے اس سے نصیحت کی باتیں حاصل کر سکے -

سُعُرٍ - دیوانگی - أَشِرٌ - زیادہ شریر - مُرْسِلُوا - بھیجنے والے -

اَرْتَقِبْهُمْ - اُن کا حال دیکھ - اِصْطَبِرْ - صبر کر - قِسْمَةٌ - بٹا ہوا تقسیم کیا ہوا -

مُّحْتَضَرٌ - حاضر کیا ہوا - تَعَاطَىٰ - ہاتھ چلایا - عَقَرَ - اس نے کونچیں کاٹ ڈالیں -

هشیم - پھونس - مُحْتَظِرِ - اوندھا ہوا - ٹوٹا ہوا - تَمَارَوْا - انہوں نے شک کیا -

صَبَّحَهُم - .... انہوں نے صبح کی -

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِٱلنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوٓا۟ أَبَشَرًا مِّنَّا وَٰحِدًا نَّتَّبِعُهُۥٓ إِنَّآ

قوم ثمود نے بھی ڈرانے والوں کو جھٹلایا - وہ کہنے لگے - کیا ہم اپنے ہی میں سے ایک آدمی کے پیچھے لگ جائیں - یہ تو

إِذًا لَّفِى ضَلَٰلٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَءُلْقِىَ ٱلذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنۢ بَيْنِنَا

ہماری بڑی گمراہی اور دیوانگی ہے - کیا ہمارے درمیان اس پر وحی نازل ہوئی تھی - نہیں - بلکہ یہ تو

بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ ٱلْكَذَّابُ ٱلْأَشِرُ ﴿٢٦﴾

جھوٹا شریر آدمی ہے - ہم نے کہا کہ یہ ابھی جان لیں گے کل تک کہ جھوٹا شریر کون ہے -

إِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾

ہم ان کی طرف آزمائش کے لئے ایک اونٹنی بھیجتے ہیں۔ پس آپ ان کا انجام دیکھئے۔ کیا ہوتا ہے۔ اور ان کی باتوں

وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾

پر صبر کیجئے۔ اور انہیں کہہ دیجئے۔ کہ پانی ان کے اور اونٹنی کے درمیان بانٹا ہوا ہے۔ ہر ایک کو برابر کا حصہ پہنچنے والا ہے

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي

پس انہوں نے اپنے ساتھی کو آواز دی۔ اس نے تلوار چلائی اور اس کی کونچیں کاٹ کر اسے مار ڈالا۔ پھر میرا عذاب کا وعدہ

وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا

اور ڈرانے والی باتیں کیسی سچی نکلیں۔ بلاشبہ ہم نے ان پر ایک سخت آواز بھیجی پس وہ روندے ہوئے تنکوں کی طرح

كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن

ہوکر رہ گئے ہیں۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے۔ کیا کوئی نصیحت حاصل

مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

کرنے والا ہے۔ قوم لوطؑ نے ڈراوے کی باتیں نہ مانیں۔ بلاشبہ ہم نے اُن پر پتھراؤ کرنے والی

حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ ﴿٣٤﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا

آندھی بھیج دی۔ سوائے آل لوطؑ کے۔ کہ اُن کو ہم نے صبح ہی کے وقت بچا لیا۔ یہ ہماری طرف سے اُن پر احسان تھا

كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَن شَكَرَ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ أَنذَرَهُم بَطْشَتَنَا

اور ہم ہر شکر کرنے والے کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک لوطؑ نے انہیں ہمارے عذاب سے ڈرایا تھا۔ مگر

فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا

وہ ان ڈراوے کی باتوں سے شک ہی کرتے رہے۔ اور انہوں نے لوطؑ سے اُن کے مہمانوں کے پھسلانے کی بات کی

أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ صَبَّحَهُم بُكْرَةً

پس ہم نے اُنہیں اندھا کر دیا۔ پس اب میرے عذاب اور ڈراوے کی باتوں کے نتیجہ کا مزہ چکھو۔ اور بلاشبہ انہوں نے

عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣٨﴾ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٩﴾ وَلَقَدْ

صبح کی۔ تو انہیں ایک مقرر عذاب نے آ لیا۔ پس اب چکھو میرے عذاب اور میرے ڈراوے کی باتوں کی تکذیب کا مزہ۔ اور

يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٤٠﴾ ع

یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے آسان کر دیا ہے۔ تو کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے۔

ع ٢ ١٨ ٩

تفسیر

اس رکوع میں قوم ثمود کی سرکشی اور نافرمانی کا ذکر ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اونٹنی کے مار دینے سے

ان پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوا کہ سب اپنے اپنے گھروں میں جہاں تھے۔ وہیں دم بخود ہوئے اور چل بسے۔ اس کے بعد قوم لوطؑ کی بدکاریوں کا نقشہ کھینچا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کے مہمانوں سے بھی بدکاری کرنی چاہی۔ مگر خدا تعالیٰ نے صبح ہوتے ہوتے ہی انہیں مع گھر والوں کے نجات دی۔ اور اُن کی بدکار قوم پر آسمان سے پتھراؤ ہوا۔

قرآن ایسے آسان پیرایہ میں اگلی قوموں کی تباہی کا ذکر کرتا ہے کہ ہر کوئی مقصد تک پہنچ سکے اور اسی لئے کہا گیا ہے۔ کہ ہم نے نصیحت پکڑنے والوں کے لئے اسے آسان کر دیا ہے:۔

مُقْتَدِرٌ۔ قدرت والا۔ بَرَآءَةٌ۔ براءت چھٹکارا۔ سَیُهْزَمُ۔ جلد بھگا دی جائے گی۔
جَمْعٌ۔ جمعیت۔ جماعت۔ اَدْهٰی۔ سخت۔ اَمَرُّ۔ تلخ۔
مَسَّ۔ چھونا۔ لَمْحٌ۔ آنکھوں کی جھلک۔ رفتار۔ لمحہ۔ اَشْیَاعَ۔ جمع شیعہ گروہ۔
مُسْتَطَرٌ۔ لکھا ہوا۔ مَقْعَدٌ۔ بیٹھنے کی جگہ۔ مَلِیْكٌ۔ بادشاہ۔

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ
اور یقیناً آل فرعون کے پاس بھی ڈرانے والے پیغمبر پہنچے۔ تو انہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلایا۔ پس ہم نے

اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ
انہیں ایسا پکڑ لیا۔ جیسے زبردست قدرت والا پکڑتا ہے۔ تو اے اہل مکہ۔ کیا تمہارے زمانے کے یہ کافر ان کافروں سے

فِى الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ
اچھے ہیں یا کیا عذاب سے بچ رہنے کی ان کیلئے آسمانی کتابوں میں براءت کر دی گئی ہے۔ یا وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم سب بدلہ لینے والے

وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى
ہیں۔ ایسا نہیں ہو سکے گا۔ بلکہ عنقریب یہ جتھے سب بھگا دیئے جائیں گے۔ اور وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں گے۔ ان کے عذاب کا وقت تو دراصل

وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِىْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ
قیامت ہے۔ اور قیامت بڑی سخت اور ناگوار چیز ہے۔ بے شک گنہگار لوگ غلطی اور جہالت میں مبتلا ہیں۔ اس دن ان کا کیا حال ہو گا

فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَىْءٍ
کہ جب انہیں آگ میں گھسیٹتے لے جائیں گے۔ اور کہا جائے گا ذرا دوزخ کی آگ کا مزہ چکھو۔ یقیناً ہم نے سب

خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾
چیزوں کو اندازہ سے پیدا کیا ہے۔ اور ہمارا حکم تو ایک بار ہوتا ہے۔ بعد ایک بار پلک جھپکنے کے اندر ظاہر ہو جاتا ہے۔

وقف لازم

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ

اور اے کفار مکہ یقیناً ہم تمہارے جیسے کئی گروہ ہلاک کر چکے تو کیا تم میں کوئی نصیحت پکڑنے والا نہیں؟ اور ان کا ہر کام اُن کے اعمال

فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

ناموں میں درج ہو رہا ہے۔ اور ہر چھوٹی بڑی بات لکھی جا رہی ہے۔ اسی کے مطابق انہیں عذاب ہوگا۔ بلاشبہ پرہیزگار قیامت

فِي جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾

کے دن جنتوں اور نہروں کا لطف اٹھاتے ہوں گے۔ ایک صاحب قدرت بادشاہ کے پاس عزت و اکرام کے مقام پر بیٹھے ہوں گے۔

ع ۱۵ ۱۰

تفسیر

شروع میں فرعونیوں کی تکذیب اور معجزات کے انکار کا بیان ہے۔ پھر کفار مکہ کو خطاب کیا گیا ہے۔ اور ایک زبردست پیشین گوئی کی گئی ہے۔ جو حرف بحرف پوری ہو کر رہی۔ یعنی یہ کفار کے جتھے جو جمع ہو کر سنا رہے ہیں۔ آخر ایک دن سب کو بھگا دیا جائے گا۔ چنانچہ جنگ بدر میں ایسا ہی ہوا۔ اور کفار شکست کھا کر بھاگ گئے۔ پھر بتایا ہے کہ گنہگاروں کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اور بہشتوں میں جنتیوں کو بڑی عزت سے رکھا جائے گا۔

اٹھتر آیتیں — سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ — تین رکوع

اَلرَّحْمٰنُ۔ اللہ کے ناموں سے ایک نام بہت ہی رحم کرنے والا۔ عَلَّمَ۔ اس نے سکھایا۔

اَلْبَيَانُ۔ بولنا بیان کرنا۔ بِحُسْبَانٍ۔ حساب کے ساتھ۔ يَسْجُدَانِ۔ وہ سجدہ کرتے ہیں۔

لَا تَطْغَوْا۔ تجاوز نہ کرو۔ سرکشی نہ کرو۔ لَا تُخْسِرُوا۔ تم کمی نہ کرو۔ مِيْزَانَ۔ تولنے کی چیز۔ ترازو۔

اَنَامٌ۔ آدمی۔ ذَاتُ الْاَكْمَامِ۔ غلافوں والے جن پر پردے ہیں۔ ذُو الْعَصْفِ۔ بھوسی والے جن پر چھلکا ہو۔

اَلرَّيْحَانُ۔ خوشبودار پھول۔ رَبِّكُمَا۔ تم دونوں کا پروردگار۔ تُكَذِّبٰنِ۔ تم دو جھٹلاؤ گے۔

فَخَّارٍ۔ ٹھیکری۔ مَارِجٍ۔ شعلہ۔ يَلْتَقِيٰنِ۔ دو ملتے ہوئے۔

لَا يَبْغِيٰنِ۔ وہ دونوں بڑھتے نہیں۔ بغاوت نہیں کرتے۔ مَرْجَانُ۔ مونگا۔

مُنْشَئٰتُ۔ بنائی ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نہایت مہربان رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

اَلرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿٤﴾

رحمٰن وہ ہے۔ جس نے یہ قرآن سکھایا۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور پھر اُسے اپنا مطلب بیان کرنے کی قوت دے کر بولنا سکھایا

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾

یہ سورج اور چاند جو ایک حساب سے نکلتے چھپتے رہتے ہیں اُسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ بوٹے بیلیں اور درخت بھی اُسی کے آگے سر جھکائے ہوئے سجدہ

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾

کرتے ہیں۔ اُسی رحمٰن نے آسمان کو بلند کیا۔ اور اسی نے ترازو کو قائم کیا۔ تاکہ تم تولنے میں کمی بیشی نہ کرو۔ اور اُسی نے حکم دے

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا

رکھا ہے۔ کہ پورے پورے انصاف کے ساتھ تولا کرو۔ اور تولنے میں کمی نہ کرو۔ اسی نے اپنے بندوں کیلئے یہ زمین بچھا

لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ

رکھی ہے۔ جس میں طرح طرح کے پھل اور کھجور جس کے اوپر چھلکا ہوتا ہے پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی نے ایسے اناج پیدا

ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾

کئے ہیں۔ جن پر چھلکا ہوتا ہے۔ اور اسی نے خوشبودار پھول پیدا کئے۔ اے انسانو اور جنو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ

کا انکار کرتے چلے جاؤ گے۔ اُسی نے انسان کو ٹھیکری کی مانند خشک مٹی سے پیدا کیا۔ اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے

مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾ رَبُّ

پیدا کیا۔ اے انسانوں اور جنوں تم بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کا انکار کرو گے۔ وہی رحمٰن ہے

الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾

جو دونوں مشرقوں اور مغربوں کا پروردگار ہے۔ سو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ

اُسی نے بالکل آپس میں ملتے ہوئے دو دریا بنائے ہیں۔ پھر اُن دونوں کے درمیان ایک آڑ بنا دی جس سے وہ بڑھتے نہیں۔ ہاں

اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾

بتاؤ تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ اور پھر دیکھو ان دونوں میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ

بتاؤ تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے اور دیکھو اُسی کے بنائے ہوئے جہاز ہیں۔ جو سمندر میں پہاڑوں

فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٥﴾

کی طرح کھڑے نظر آ رہے ہیں۔ پھر بتاؤ تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔

النصف ع ١٥ ١٣٠ ١١

تفسیر

اس سورت کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رحمان ہونے کی دلیلیں پیش کی ہیں۔ اور بتایا ہے۔ کہ کس طرح اس نے اپنی مہربانی سے انسان کو پیدا کیا۔ اسے عقل و ہوش دی۔ اسے بولنا سکھایا۔ پھر اس کی ہدائت کے لئے۔ قرآن مجید کو نازل کیا۔ اور اس کے بعد انسان کی راحت کے لئے۔ زمین میں طرح طرح کے پھل اور خوشبودار پھول اور اناج اُگائے۔ پھر اس کے علاوہ اس کی زیب و زینت کے کیلئے سمندر میں موتی اور مونگا پیدا کیا اور پھر اسی کے دیئے ہوئے ہاتھوں سے اُسی کی دی ہوئی چیزوں سے انسان بڑے بڑے جہاز بناتا ہے۔ جس میں وہ سمندر کی سیر کرتا ہے۔ ایک ملک کی جنس دوسرے ملک میں لاتا ہے نفع حاصل کرتا ہے۔ اب اگر اس پر بھی انسان اُس کی نعمتوں کا شکریہ ادا نہ کرے۔ تو اس پر بہت ہی افسوس ہے۔ ہمیں ان نعمتوں کا خیال کرتے ہوئے کبھی بھی کفر کے کلمات زبان سے نہیں نکالنے چاہئیں اور ہر وقت اس کا شکر ادا کرنا چاہئیے۔

فَانٍ۔ فنا۔ مٹنا۔ یَبْقٰی۔ باقی رہے گا۔ یا باقی رہیں۔ وَجْهُ۔ ذات۔ ہستی۔

ذُوالْجَلٰلِ۔ جلال والا۔ عزت والا۔ ذُوالْاِکْرَامِ۔ بزرگی والا۔ یَسْئَلُهٗ۔ وہ اس سے مانگتا ہے سوال کرتا ہے۔

شَاْنٍ۔ کام۔ سَنَفْرُغُ۔ ہم بہت جلد فارغ ہوں گے۔ متوجہ ہوں گے۔ ثَقَلٰنِ۔ دو گروہ

یٰمَعْشَرَ۔ اے جماعت۔ تَنْفُذُوْا۔ تم نکل بھاگتے۔ اَقْطَار۔ کنارے۔ حد۔

فَانْفُذُوْا۔ پس تم نکل بھاگو۔ شُوَاظٌ۔ شعلے۔ نُحَاسٌ۔ دھوواں

لَا تَنْتَصِرٰنِ۔ تم نہیں روک سکتے۔ وَرْدَةً۔ سرخ۔ دِهَانِ۔ تیل۔

نَوَاصِیْ۔ جمع ناصیہ پیشانیاں۔ اَقْدَام۔ جمع قدم۔ پاؤں۔ اٰنٍ۔ گرم پانی۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

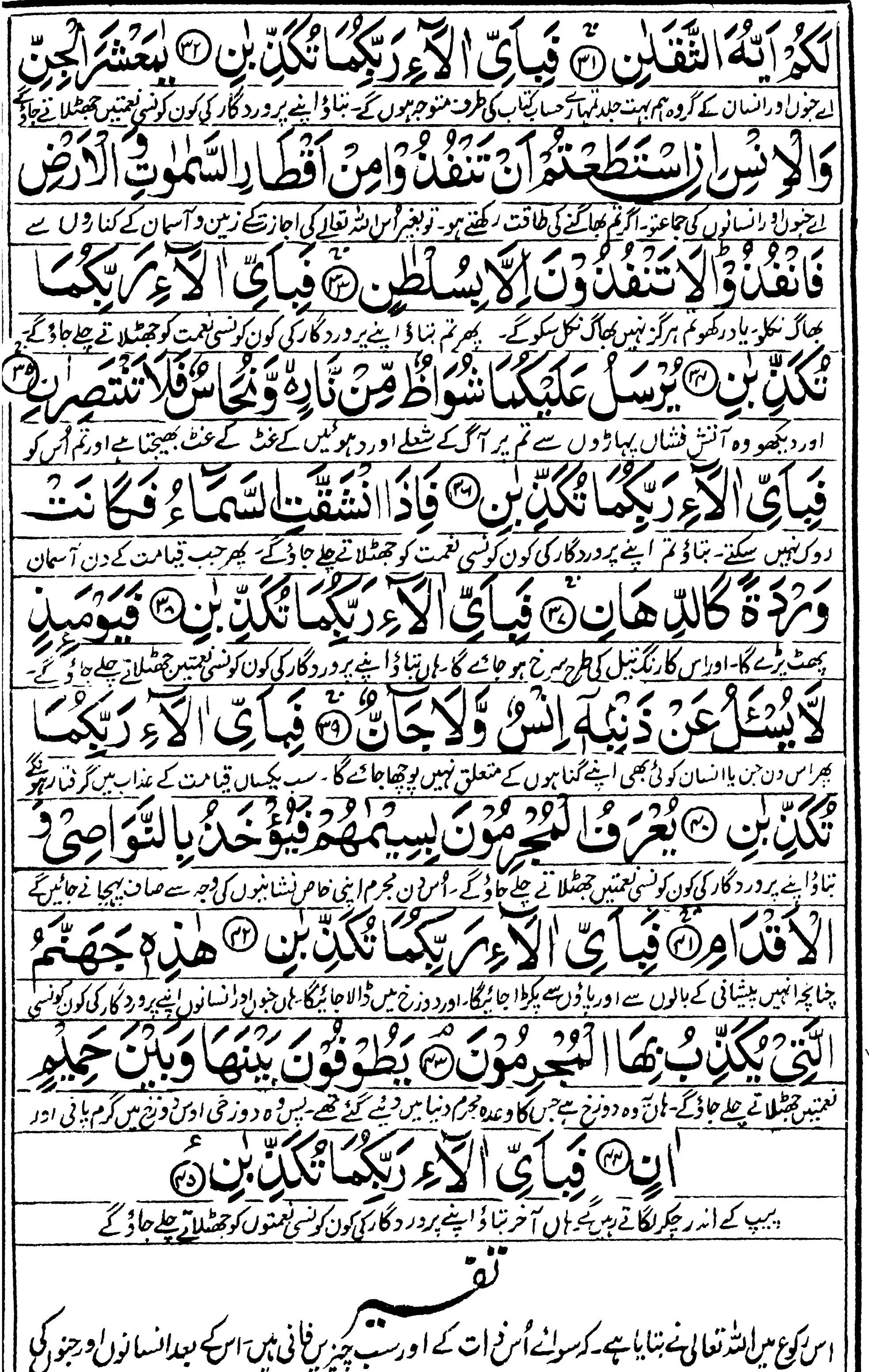
دنیا میں جو کچھ بھی ہے مٹنے والا ہے۔ صرف تیری عزت اور بزرگی والے پروردگار کی ذات رہ جائے گی۔ اے جن

فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢٨﴾ يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

اور انسانوں۔ بتاؤ۔ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلانے چلے جاؤ گے۔ دیکھو جو بھی اس زمین و آسمان میں ہیں۔

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِاَىِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٠﴾ سَنَفْرُغُ

سب اُسی سے مانگتے ہیں اور وہ ہر وقت ایک کام میں لگا رہتا ہے۔ آخر بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔



لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴿٣١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٢﴾ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ

اے جنوں اور انسان کے گروہ ہم بہت جلد تمہارے حساب کتاب کی طرف متوجہ ہوں گے۔ بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلانے جاؤ گے

وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اے جنوں اور انسانوں کی جماعتو۔ اگر تم بھاگنے کی طاقت رکھتے ہو۔ تو بغیر اس اللہ تعالیٰ کی اجازت کے زمین و آسمان کے کناروں سے

فَانْفُذُوا ۚ لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ﴿٣٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

بھاگ نکلو۔ یاد رکھو تم ہرگز نہیں بھاگ نکل سکو گے۔ پھر تم بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔

تُكَذِّبَانِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ﴿٣٥﴾

اور دیکھو وہ آتش فشاں پہاڑوں سے تم پر آگ کے شعلے اور دھوئیں کے غٹ کے غٹ بھیجتا ہے اور تم اس کو

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٦﴾ فَإِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ

روک نہیں سکتے۔ بتاؤ تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ پھر جب قیامت کے دن آسمان

وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ

پھٹ پڑے گا۔ اور اس کا رنگ نیل کی طرح سرخ ہو جائے گا۔ ہاں بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔

لَا يُسْأَلُ عَنْ ذَنْبِهِ إِنْسٌ وَلَا جَانٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

پھر اس دن جن یا انسان کوئی بھی اپنے گناہوں کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔ سب یکساں قیامت کے عذاب میں گرفتار ہوں گے

تُكَذِّبَانِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَ

بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ اس دن مجرم اپنی خاص نشانیوں کی وجہ سے صاف پہچانے جائیں گے

الْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ

چنانچہ انہیں پیشانی کے بالوں سے اور پاؤں سے پکڑا جائے گا۔ اور دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ ہاں جنو اور انسانوں اپنے پروردگار کی کون کونسی

الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ

نعمتیں جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ ہاں یہ وہ دوزخ ہے جس کا وعدہ مجرم دنیا میں دیئے گئے تھے۔ بس وہ دوزخ اور اس دوزخ میں گرم پانی اور

آنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٥﴾

پیپ کے اندر چکر لگاتے رہیں گے۔ ہاں آخر بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاتے چلے جاؤ گے

نصف ع ۲ / ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ سوائے اس ذات کے اور سب چیزیں فانی ہیں۔ اس کے بعد انسانوں اور جنوں کی مجبوری اور بے بسی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور انہیں بتایا گیا ہے۔ کہ وہ اس دنیا میں ہی جب آتش فشاں پہاڑ

پھٹتے نہیں۔ اور اُن میں سے آگ اور دھواں نکلتا ہے۔ تو کچھ نہیں کر سکتے۔ تو آخرت میں اللہ کے عذاب سے بھاگ کر کہاں جائیں گے۔ پھر قیامت کے دن کا نقشہ کھینچ کر بتایا گیا ہے۔ کہ مجرموں اور گنہگاروں کو کس طرح رسوا کیا جائے گا۔ اس رسوائی سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ اس دنیا میں ہی اُس پروردگار کی نعمتوں کا انکار نہ کیا جائے بلکہ شکریہ ادا کیا جائے۔

مَقَامَ ۔ کھڑا ہونا۔ جَنَّتٰنِ ۔ دو باغ دو جنتیں۔ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۔ وہ دونوں ٹہنیوں والے
عَیْنٰنِ ۔ دو چشمے۔ تَجْرِیٰنِ ۔ وہ دونوں جاری ہوں گے۔ زَوْجٰنِ ۔ دو قسمیں جوڑے۔
بَطَآئِنُ اِسْتَبْرَقٍ ۔ اندر کی چیزیں۔ جَنَا ۔ میوے۔ دَانٍ ۔ جھکے ہوئے۔
لَمْ یَطْمِثْ ۔ نہیں چھوا ہوا۔ مُدْهَآمَّتٰنِ ۔ دو سر سبز باغ جو سبزی کی وجہ سے سیاہ ہو گئے ہوں
نَضَّاخَتٰنِ ۔ دونوں اُبل رہے۔ رُمَّانٌ ۔ انار۔ خَیْرٰتٌ ۔ عورتیں۔
حِسَانٌ ۔ خوبصورت۔ مَقْصُوْرٰتٌ ۔ گھری ہوئی بند کی گئی۔ خِیَامِ ۔ جمع خیمہ خیموں۔
رَفْرَفٍ ۔ غالیچے۔ عَبْقَرِیٍّ ۔ نفیس فرش۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور یاد رکھو جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہوگا اس کے لئے دو باغ ہوں گے۔ بتاؤ تم اپنے پروردگار کی کون کونسی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾
نعمتیں جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ وہ دونوں باغ سرسبز ٹہنیوں والے ہوں گے۔ ہاں بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی باتیں جھٹلاتے چلے جاؤ گے

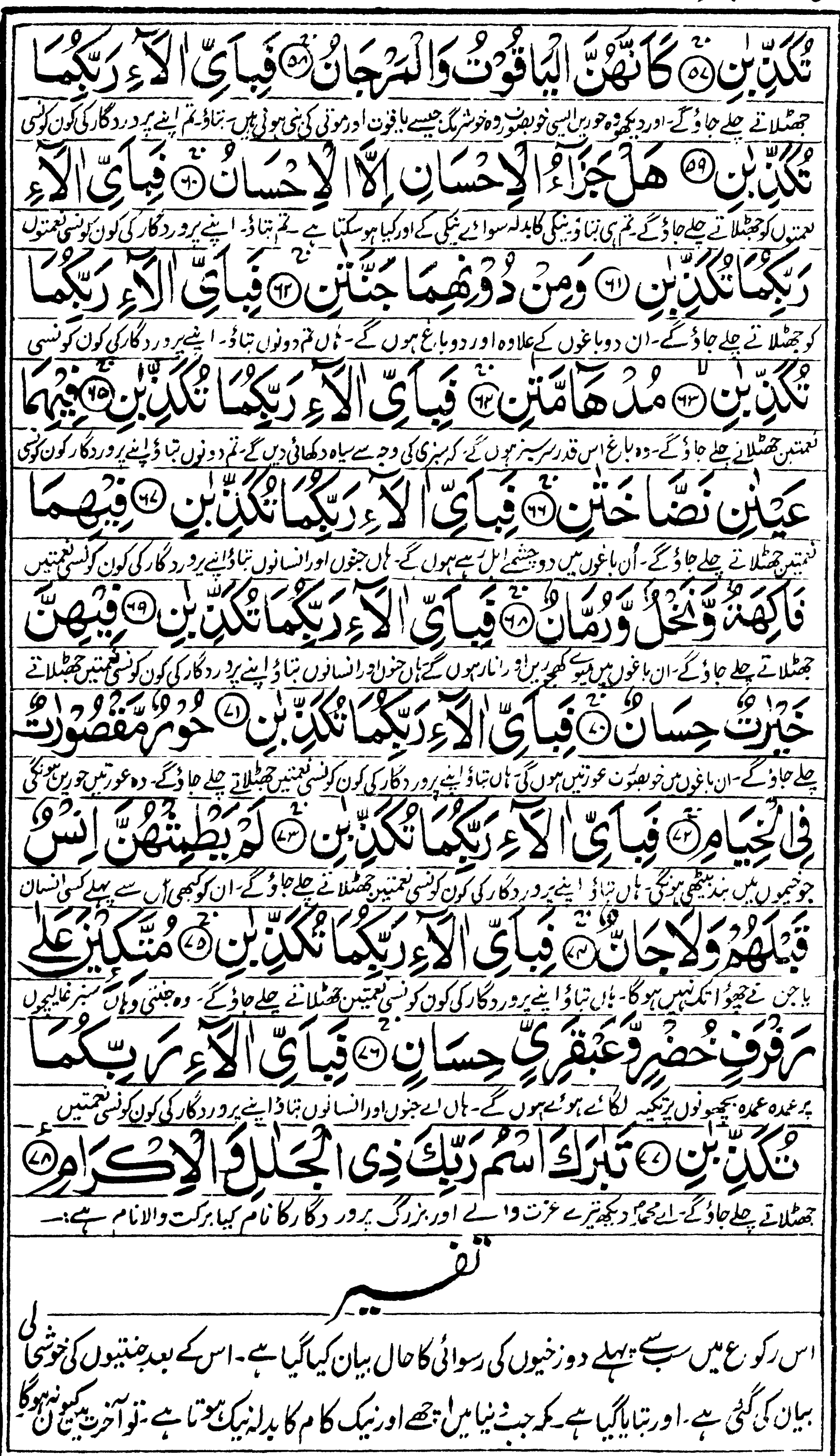
فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْهِمَا
اُن دونوں باغوں میں دو چشمے بھی جاری ہوں گے۔ ہاں بتاؤ تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ پھر اُن

مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ
دونوں باغوں میں ہر میوے کی دو دو قسمیں ہوں گی۔ ہاں بتاؤ تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ اور وہ جنتی

عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾
اس جنت میں ایسے فرش پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر نفیس ریشمی تافتے کے ہوں گے۔ اور دونوں باغوں کے میوے اُن پر جھکے رہے ہوں گے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ
تم دونوں بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ اُن دونوں باغوں میں ایسی شرمیلی آنکھوں والی حوریں ہوں گی

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
جنہیں کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہیں ہوگا۔ اے جنوں اور انسانوں بتاؤ آخر اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو



تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

جھٹلانے چلے جاؤ گے۔ اور دیکھو وہ حوریں ایسی خوبصورت وہ خوشرنگ جیسے یاقوت اور موتی کی بنی ہوئی ہیں۔ بتاؤ۔ تم اپنے پروردگار کی کون کونسی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

نعمتوں کو جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ تم ہی بتاؤ۔ نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ تم بتاؤ۔ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿٦٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

کو جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ ان دو باغوں کے علاوہ اور دو باغ ہوں گے۔ ہاں تم دونوں بتاؤ۔ اپنے پروردگار کی کون کونسی

تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿٦٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا

نعمتیں جھٹلانے چلے جاؤ گے۔ وہ باغ اس قدر سرسبز ہوں گے۔ کہ سبزی کی وجہ سے سیاہ دکھائی دیں گے۔ تم دونوں بتاؤ اپنے پروردگار کون کونسی

عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿٦٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا

نعمتیں جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ اُن باغوں میں دو چشمے ابل رہے ہوں گے۔ ہاں جنوں اور انسانوں بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں

فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ

جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ ان باغوں میں میوے کھجوریں اور انار ہوں گے ہاں جنوں اور انسانوں بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاتے

خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧١﴾ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ

چلے جاؤ گے۔ ان باغوں میں خوبصورت عورتیں ہوں گی ہاں بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ وہ عورتیں حوریں ہونگی

فِي الْخِيَامِ ﴿٧٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٣﴾ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ

جو خیموں میں بند بیٹھی ہونگی۔ ہاں بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلانے چلے جاؤ گے۔ ان کو کبھی اُن سے پہلے کسی انسان

قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿٧٤﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٥﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى

یا جن نے چھوا تک نہیں ہو گا۔ ہاں بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں جھٹلانے چلے جاؤ گے۔ وہ جنتی وہاں سبز غالیچوں

رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

پر عمدہ عمدہ بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے۔ ہاں اے جنوں اور انسانوں بتاؤ اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتیں

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

جھٹلاتے چلے جاؤ گے۔ اے محمدؐ! دیکھ تیرے عزت والے اور بزرگ پروردگار کا نام کیا برکت والا نام ہے:۔

تفسیر

اس رکوع میں سب سے پہلے دوزخیوں کی رسوائی کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جنتیوں کی خوشحالی بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ جب دنیا میں اچھے اور نیک کام کا بدلہ نیک ہوتا ہے۔ تو آخرت میں کیوں نہ ہو گا

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ اپنی نعمتوں کے جھٹلانے والوں اور اُن کا شکریہ ادا کرنے والوں دونوں کا حال بیان کر کے انسانوں اور جنوں کو پوچھا ہے۔ کہ آخر وہ کب تک اور کیوں اُس کی دی ہوئی نعمتوں کا انکار کرتے چلے جائیں گے دوزخیوں کے بُرے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ اور جنتی بننے کی کوشش کریں۔ اور آخر میں تبلایا گیا ھے۔ کہ اللہ کا نام بڑا برکت والا نام ہے اور جو اس کا نام لے گا اسے برکت حاصل ہو گی :۔

چھیانوے ۹۶ آیتیں — سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ — تین ۳ رکوع

وَقَعَتْ۔ ہو پڑے گی۔ اَلْوَاقِعَةُ واقع ہو کر رہنے والی قیامت۔ لِوَقْعَتِهَا۔ اس کے واقع ہونے میں۔
خَافِضَةٌ۔ نیچا دکھانے والی نیچا کرنے والی رَافِعَةٌ۔ بلند کرنے والی اونچا کرنے والی رُجَّتْ۔ وہ ہچکولے کھائے گی۔
رَجًّا۔ ہچکولے کھانا۔ بُسَّتْ۔ چکنا چور ہو جائیں گے۔ بَسًّا۔ چکنا چور ہو جانا۔
هَبَآءً۔ گرد و غبار۔ مُنْبَثًّا۔ پھیلا ہوا بکھرا ہوا۔ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ۔ داہنے ہاتھ والے
اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ۔ بائیں ہاتھ والے مَوْضُوْنَةٍ جواہرات سے جڑے ہوئے۔ مُتَقٰبِلِيْنَ۔ آمنے سامنے۔
مُخَلَّدُوْنَ۔ ہمیشہ رہنے والے۔ اَكْوَابٍ۔ صراحیاں۔ اَبَارِيْقَ۔ گلاس۔
لَا يُصَدَّعُوْنَ۔ انہیں سر درد نہیں ہو گا لَا يُنْزِفُوْنَ۔ وہ بیہودہ نہیں بکیں گے يَتَخَيَّرُوْنَ۔ وہ پسند کریں گے
مَخْضُوْدٍ۔ بے خار۔ طَلْحٍ۔ کیلے۔ مَنْضُوْدٍ۔ لدے ہوئے۔
مَمْدُوْدٍ۔ پھیلا ہوا۔ مَسْكُوْبٍ۔ بہتا ہوا۔ چلتا ہوا۔ مَقْطُوْعَةٍ۔ کاٹا ہوا۔
مَمْنُوْعَةٍ۔ منع کیا گیا۔ روکا گیا۔ مَرْفُوْعَةٍ۔ اونچا کیا گیا۔ اِنْشَآءً۔ اٹھانا۔ اٹھانا۔
اَبْكَارًا۔ کنواریاں۔ عُرُبًا۔ خاوند کی عاشق عورت۔ اَتْرَابًا۔ ہم عمر۔
ثُلَّةٌ۔ جماعت گروہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ تعالیٰ نہایت رحم والے مہربان کے۔

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ

جب ہو کر رہنے والی ہو پڑے گی ۔ اس کے ہو پڑنے میں کوئی شبہ نہیں ۔ کئی ایک کو نیچا کرنے والی ہے ۔

وقف لازم

رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾

اور کسی ایک کو بلند کر دینے والی ہے۔ جبکہ زمین ہچکولے کھائے گی۔ اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ کر چکنا چور ہو جائیں گے۔

فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنْبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ

اور غبار کی طرح پھیل جائیں گے۔ اُس وقت تم تین گروہ ہو جاؤ گے۔ ایک تو داہنے ہاتھ والے ہوں گے اور

مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿٩﴾

وہ کیسے ہوں گے۔ تمہیں معلوم نہیں۔ اور کچھ بائیں ہاتھ پر ہوں گے۔ اور کسی کو معلوم نہیں کہ بائیں ہاتھ والے کیسے ہوں گے۔

وَالسّٰبِقُونَ السّٰبِقُونَ ﴿١٠﴾ أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿١١﴾ فِي جَنّٰتِ

تیسرا گروہ وہ آگے بڑھنے والوں کا ہے۔ اور وہ ان دونوں سے آگے بڑھے ہوں گے۔ اور وہ ہمارے مقرب بندے ہوں گے۔

النَّعِيمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْاٰخِرِينَ ﴿١٤﴾ عَلٰى

یہ لوگ بڑی نعمتوں والے باغوں میں ہوں گے۔ یہ لوگ اکثر پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہوں گے۔ اور بعد میں اسلام لانے والوں میں

سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِينَ ﴿١٦﴾ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ

بہت کم ہوں گے۔ جواہرات سے جڑے ہوئے تختوں پر۔ آمنے سامنے تکئے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ اُن کی خدمت کے لیے ہمیشہ

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ﴿١٨﴾

جوان رہنے والے لڑکے آتے جاتے رہیں گے۔ صراحیاں اور گلاس لئے ہوئے اور ستھری ہوئی شراب کے پیالے لئے ہوئے پھرتے

لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾

ہوں گے۔ اُس شراب سے نہ تو انہیں درد سر ہوگا۔ نہ وہ اس سے بدمست ہو کر بیہودہ باتیں کریں گے۔ اور جو پھل انہیں پسند

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾ وَحُورٌ عِينٌ ﴿٢٢﴾ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

ہوں گے وہ انہیں مل جائیں گے۔ اور جس قسم کے پرندوں کے گوشت کی انہیں خواہش ہوگی انہیں مل جائے گا۔ اور بڑی بڑی آنکھوں

الْمَكْنُونِ ﴿٢٣﴾ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا

والی حوریں ہوں گی۔ جیسا کہ چھپے ہوئے موتی ہوں۔ یہ اُن کے اپنے کئے ہوئے نیک کاموں کا بدلہ ہوگا۔ وہاں نہ کوئی بیہودہ نہ فاحش بات ہوگی

لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيمًا ﴿٢٥﴾ إِلَّا قِيلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَأَصْحٰبُ الْيَمِينِ

سوائے السلام علیکم و علیکم السلام کے۔ اور جو داہنے ہاتھ پر ہوں گے اُن کی حالت

مَا أَصْحٰبُ الْيَمِينِ ﴿٢٧﴾ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ﴿٢٩﴾

کیا ہوگی۔ بے خار بیریوں کی چھاؤں میں ہوں گے۔ اور پھل سے بھرے ہوئے کیلوں کے درمیان اور

وَّظِلٍّ مَّمْدُودٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ﴿٣١﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ﴿٣٢﴾

گہری پھیلی ہوئی چھاؤں میں ہوں گے۔ اُن کے سامنے پانی چل رہا ہوگا۔ اور ان کے لئے طرح طرح کے بے حد پھل ہوں گے

لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ

نہ جن کے لئے کٹنے کا ڈر ہوگا۔ نہ کوئی انہیں ان کے کھانے سے منع کرے گا۔ اور بلند فرشوں پر بیٹھے ہونگے۔ ہم نے ان کے جو حوریں

اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾

بنائی ہیں۔ انہیں اس طرح پیدا کیا ہے کہ انہیں کنواری بنا دیا ہے۔ وہ اپنے شوہروں کی چہیتی ہوں گی اور ہم عمر بھی ہونگی۔ یہ سب کچھ دا ہنے ہاتھ والوں کے لئے ہوگا۔

ع ٣٤ ١ ١٢

تفسیر

اس سورۃ کا نام سورۃ واقعہ اس لئے ہے۔ کہ اس میں قیامت کے آنے کا ذکر ہے۔ اس کے پہلے رکوع میں بتایا گیا۔ کہ کس طرح قیامت کے دن زمین کو زلزلہ آئے گا۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق تین درجوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک وہ جو کہ سب سے اعلیٰ دوسرے درمیانہ درجے والے تیسرے آخری درجہ والے بدکار۔ پھر اس کے بعد پہلے دو درجوں والوں کا کچھ حال بیان کیا گیا۔ اور یہ بھی بتایا ہے۔ کہ پہلے درجہ میں وہ لوگ ہوں گے جو سب سے پہلے رسول خدا پر ایمان لائے ہیں۔ ہمیں اللہ سے دعا کرنی چاہیے۔ کہ ہمیں اللہ تیسرے درجے والوں میں سے نہ بنائے اور خود بھی ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ پہلے درجے والوں کے کام کریں۔

اَصْحٰبُ الشِّمَالِ۔ بائیں ہاتھ والے۔ يَحْمُوْمٍ۔ کالا دھواں۔ كَرِيْمٍ۔ بھلا۔ اچھا۔
يُصِرُّوْنَ۔ وہ اصرار کرتے رہے۔ حِنْث۔ گناہ۔ سخت گناہ مَجْمُوْعُوْنَ۔ جمع ہونے والے اکٹھے کئے جانے والے
اٰكِلُوْنَ۔ کھانے والے۔ مَالِئُوْنَ۔ صبر کرنے والے۔ شَارِبُوْنَ۔ پینے والے
شُرْبَ۔ پینا۔ هِيْم۔ پیاسے اونٹ۔ لَا تُصَدِّقُوْنَ۔ تم تصدیق نہیں کرتے سچا نہیں سمجھتے
تُمْنُوْنَ۔ تم منی ڈالتے ہو۔ مَسْبُوْقِيْنَ۔ عاجز رہنے والے پیچھے رہنے والے۔ نُبَدِّلَ۔ ہم تبدیل کر دیں۔
وَنُنْشِئَكُمْ۔ ہم تمہیں اٹھائیں یا پیدا کریں۔ نَشْاَةَ۔ پیدا ہونا اٹھنا۔ تَحْرُثُوْنَ۔ تم بوتے ہو کھیتی باڑی کرتے ہو
تَزْرَعُوْنَ۔ تم بوتے ہو تم اگاتے ہو۔ زَارِعُوْنَ۔ اگانے والے۔ حُطَامًا۔ چورا۔ ریزہ۔ ریزہ۔
ظَلْتُمْ۔ تم ہو جاؤ گے۔ تم رہ جاؤ گے۔ تَفَكَّهُوْنَ۔ باتیں بنانے۔ مُغْرَمُوْنَ جن پر تاوان ڈالا گیا ہو۔
مَحْرُوْمُوْنَ۔ محروم کئے گئے بے نصیب۔ اَنْزَلْتُمُوْهُ۔ تم نے اسے اتارا۔ مُنْزِلُوْنَ۔ اتارنے والے۔
مُزْنِ۔ بادل۔ تُوْرُوْنَ۔ تم روشن کرتے ہو سلگاتے ہو۔ اَنْشَاْتُمْ۔ تم نے پیدا کیا۔
مُنْشِئُوْنَ۔ پیدا کرنے والے۔ مُقْوِيْنَ۔ مسافر۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۵

اور وہ داہنے ہاتھ والے ایک جماعت پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہوگی۔ اور ایک جماعت بعد اسلام لانے والوں میں سے۔ اور جو بائیں ہاتھ

مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾

ہیں گے۔ اُن بائیں ہاتھ والوں کا کیا حال ہوگا۔ وہ جھلستی ہوئی لو اور گرم کھولتے ہوئے پانی کے اندر ہوں گے۔ اور اُن پر دھواں سایہ کئے

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا

ہوگا۔ اور وہاں کوئی ٹھنڈی چیز یا آرام دینے کی چیز نہ ہوگی۔ اور یہ بائیں ہاتھ والے تو اس سے پہلے دنیا میں بہت ہی مزے اڑاتے ہو رہے

يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۵ اَئِذَا مِتْنَا

اور سخت سے سخت گناہ پر قسمیں کھا کھا کر جمے ہوئے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ کیا جب ہمارا گوشت گل سڑ کر مٹی ہو جائیگا

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾

اور ہم ہڈیاں رہ جائیں گی۔ تو ہم دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ یا ہمارے پہلے گذرے ہوئے باپ دادا زندہ کئے

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۵ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ

جاویں گے۔ اے محمدؐ ان کافروں سے کہدے۔ کہ یقیناً اگلے پچھلے سب ایک مقرر دن کے وقت اکٹھے کئے جائیں گے۔

مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ

پھر اے جھٹلانے والے گمراہو۔ یقیناً تم تھوہر کے درخت کو کھانے والے ہو گے۔

مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ

تم بس اسی سے پیٹ بھرو گے۔ اور اس پر پیاس کے وقت

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ

کھولتا ہوا پانی پیو گے۔ اور اسے ایسا پیو گے جیسے کہ پیاسا اونٹ پیتا ہے۔ قیامت کے دن اُن کی ایسی ہی

الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾

مہمانی کی جائے گی۔ اے انسانو! آخر ہم نے ہی تمکو پیدا کیا ہے۔ آخر اس کی تصدیق کیوں نہیں کرتے۔ تم جو صحبت کے وقت

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ

منی ڈالتے ہو کبھی اس پر غور بھی کیا ہے۔ تم خود ہی بتاؤ کیا تم اسے پیدا کرتے ہو۔ یا ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔ پھر ہم نے تمہارے

الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ

لئے موت کا وقت اور اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ اور ہم اس سے بھی عاجز نہیں۔ کہ تمہیں بدل کر کے اوروں کو تمہاری جگہ لے آئیں

وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى

اور تمہیں ایسی حالت میں لے جائیں جس کا تمہیں کوئی پتہ نہیں۔ اب جب کہ تم نے پہلی بار پیدا ہونے کو معلوم کر لیا ہے۔

فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ

تو پھر کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے - یہ جو تم کھیتی باڑی کرتے ہو۔ کبھی اس پر بھی تم نے غور کیا ہے - ذرا خود ہی بتاؤ - تم اسے

نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾

اُگاتے ہو۔ یا ہم اُگانے والے ہیں - اگر ہم چاہیں تو اُسے کوڑا کرکٹ کردیں پھر تم بس باتیں بناتے ہی رہ جاؤ گے -

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ

کہ ہم تو ڈوب گئے - بلکہ ہم تو بدنصیب رہ گئے - اچھا تم نے اس پانی کے متعلق بھی کبھی غور کیا ہے جو تم روزانہ

تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾

پیتے ہو۔ بتاؤ تم اسے بادلوں سے برساتے ہو یا ہم برساتے ہیں - اگر ہم چاہتے -

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ

اگر ہم چاہتے تو اسے کھارا کردیتے - تم اس پر شکرگزار کیوں نہیں ہوتے - کہ ہم نے اسے میٹھا بنایا - اچھا آگ جو جلاتے ہو

تُوْرُوْنَ ﴿٧١﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿٧٢﴾

اس پر بھی کبھی غور کیا ہے - بتاؤ تم نے لکڑی کے لئے درخت پیدا کئے تھے - یا ہم نے ہی پیدا کئے ہیں - اور دیکھو

نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ

ہم نے یہ آگ تمہیں دوزخ کی آگ یاد دلانے کے لئے - اور مسافروں کے فائدہ حاصل کرنے کیلئے بنائی ہے -

رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٧٤﴾

اے انسان اب تو اپنے بڑے عزت و شان والے پروردگار کے نام کی تسبیح کر -

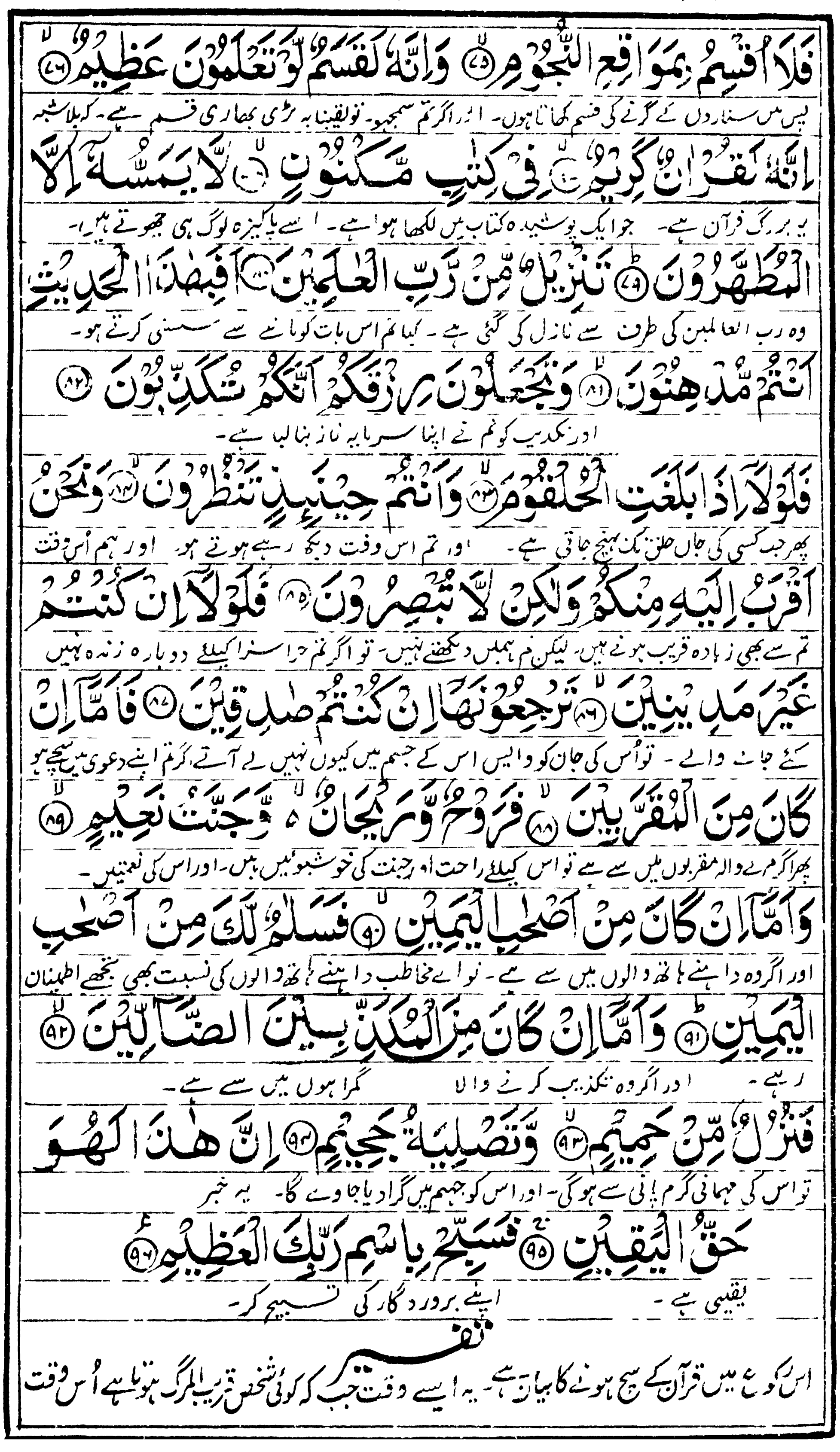
تفسیر

اس رکوع میں اول دوزخیوں کی بُری حالت بیان کی گئی ہے - پھر اس کے بعد انسانوں کو عبرت دلانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان پر اپنے احسانات جتلائے ہیں - اور اس کے احسانات سب پر عام ہیں مثلاً آگ پانی ہوا ہر ایک استعمال کرتا ہے ان میں سے کوئی چیز بھی انسان اپنے ہاتھ سے نہیں بنا سکتا - اگر انسان اس پر بھی ناشکرا رہے تو یہ بہت بڑی بُری بات ہے - ہمیں چاہیئے - کہ ہر وقت اس کی تسبیح کیا کریں - تاکہ اس کی نعمتوں کا کچھ تو حق ادا ہو -

مَوَاقِع - ٹوٹنا - گرنا - ‏ مُدْهِنُوْنَ - انکار کرنے والے - ‏ حُلْقُوْم - حلق -

حِيْنَئِذٍ - اس وقت - ‏ مَدِيْنِيْنَ - محکوم ‏ رَوْحٌ - راحت -

رَيْحَان - خوشبو - ‏ تَصْلِيَةٌ - گرا دیا جانا -



فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿٧٥﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿٧٦﴾

پس میں ستاروں کے گرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اور اگر تم سمجھو۔ تو یقیناً یہ بڑی بھاری قسم ہے۔ کہ بلاشبہ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٧﴾ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا

یہ بزرگ قرآن ہے۔ جو ایک پوشیدہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اسے پاکیزہ لوگ ہی چھوتے ہیں۔

الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿٧٩﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٠﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ

وہ رب العالمین کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ کیا تم اس بات کو ماننے سے سستی کرتے ہو۔

اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾

اور تکذیب کو تم نے اپنا سرمایہ ناز بنا لیا ہے۔

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ

پھر جب کسی کی جان حلق تک پہنچ جاتی ہے۔ اور تم اس وقت دیکھ رہے ہوتے ہو۔ اور ہم اس وقت

اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ

تم سے بھی زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ لیکن تم ہمیں دیکھتے نہیں۔ تو اگر تم جزا سزا کیلئے دوبارہ زندہ نہیں

غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ

کئے جانے والے۔ تو اس کی جان کو واپس اس کے جسم میں کیوں نہیں لے آتے اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو

كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾

پھر اگر مرنے والا مقربوں میں سے ہے تو اس کیلئے راحت اور جنت کی خوشبوئیں ہیں۔ اور اس کی نعمتیں۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ

اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے۔ تو اے مخاطب داہنے ہاتھ والوں کی نسبت بھی تجھے اطمینان

الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾

رہے۔ اور اگر وہ تکذیب کرنے والا گمراہوں میں سے ہے۔

فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

تو اس کی مہمانی گرم پانی سے ہوگی۔ اور اس کو جہنم میں گرا دیا جاوے گا۔ یہ خبر

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

یقینی ہے۔ اپنے پروردگار کی تسبیح کر۔

تفسیر

اس رکوع میں قرآن کے سچ ہونے کا بیان ہے۔ یہ ایسے وقت جب کہ کوئی شخص قریب المرگ ہوتا ہے اس وقت

خدا کا حاضر ہونا بیان ہوا ہے۔ اور انسان کی بے بسی کا ذکر ہے۔ کہ وہ مرنے کے بعد اس میں دوبارہ جان نہیں ڈال سکتا اس کے بعد مرنے والوں کے تین گروہ قرار دیئے ہیں مقربین تو عیش و عشرت میں ہوں گے اور جھٹلانے والے گمراہ لوگ مصیبتوں میں ہیں :-

انتیس ٢٩ آیتیں — سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ — چار رکوع

يَلِجُ داخل ہوتا ہے — يَعْرُجُ چڑھتا ہے — مُسْتَخْلَفِيْنَ پیچھے آنے والے نائب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① لَهٗ

آسمانوں اور زمین کی ہر چیز خدا کی پاکی بیان کرتی ہے۔ اور وہ بڑا غالب حکمت والا ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ②

وہی مالک ہے۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ③

وہی اول ہے وہی آخر تک رہے گا۔ وہی ظاہر ہے اور وہی پوشیدہ ہے اور وہ ہر چیز سے واقف ہے

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

اسی نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر

عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ

جلوہ گر ہوا۔ وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے۔ اور جو اس سے نکلتا ہے۔ اور جو آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا

اترتا ہے۔ اور جو اس طرف چڑھتا ہے۔ اور تم جہاں کہیں بھی ہو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تمہارے

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ④ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

کاموں کو بھی دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے۔ اور سب کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے

الْاُمُوْرُ ⑤ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ

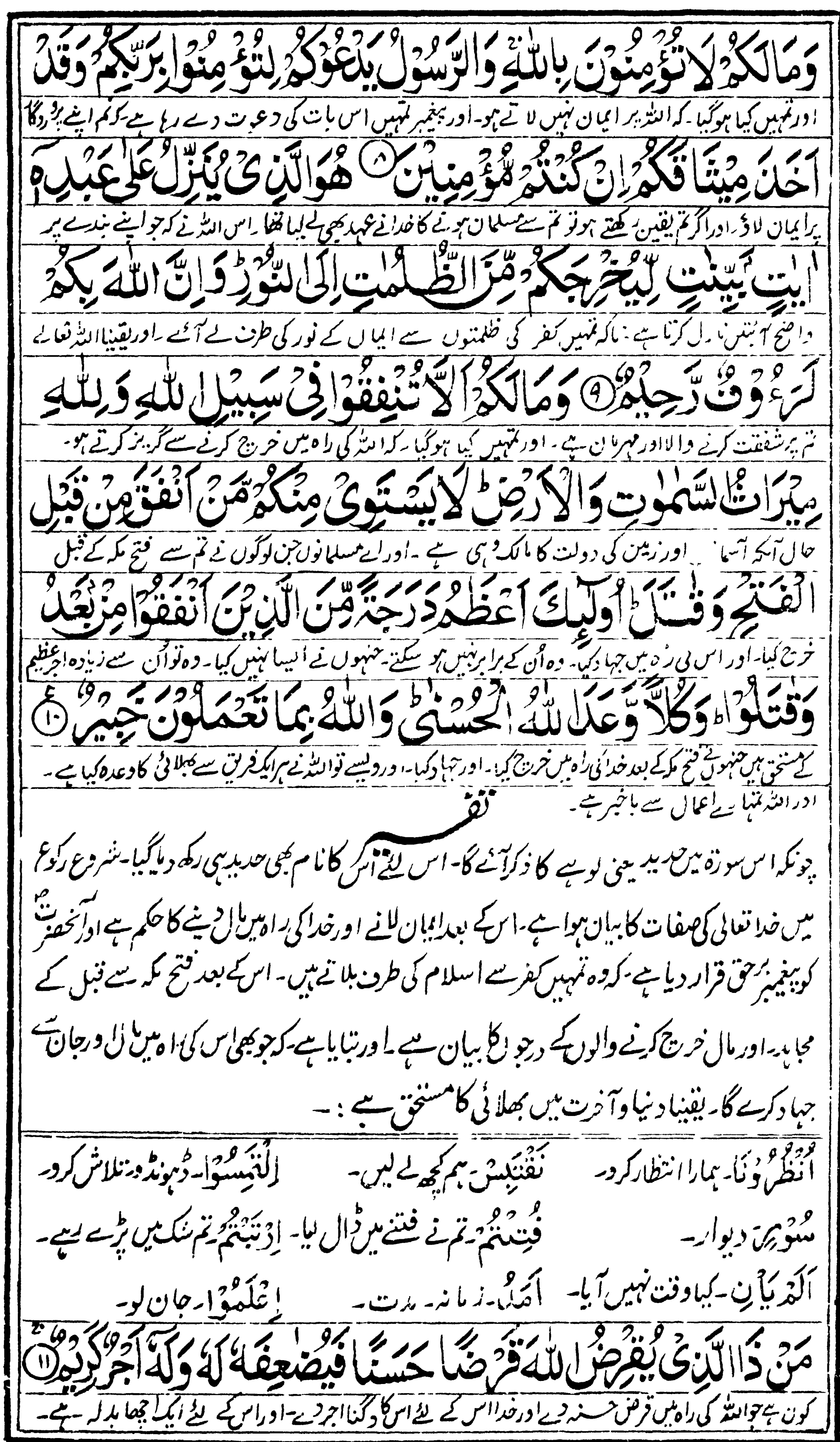
ہیں۔ وہی رات کو دن میں۔ اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور وہ دلوں کے بھید سے

عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑥ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ

واقف ہے۔ لوگو۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور جس مال میں اس نے تمہیں اپنا نائب بنایا ہے

مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ⑦

اس میں سے خرچ بھی کرو۔ تو جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے بڑا اجر ہے۔



وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ

اور تمہیں کیا ہو گیا۔ کہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے ہو۔ اور پیغمبر تمہیں اس بات کی دعوت دے رہا ہے۔ کہ تم اپنے پروردگار

أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ

پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم یقین رکھتے ہو تو تم سے مسلمان ہوتے کا خدا نے عہد بھی لے لیا تھا۔ اس اللہ نے کہ جو اپنے بندے پر

آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ

واضح آیتیں نازل کرتا ہے۔ تاکہ تمہیں کفر کی ظلمتوں سے ایمان کے نور کی طرف لے آئے۔ اور یقیناً اللہ تعالے

لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٩﴾ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ

تم پر شفقت کرنے والا اور مہربان ہے۔ اور تمہیں کیا ہو گیا۔ کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز کرتے ہو۔

مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ

حالانکہ آسمان اور زمین کی دولت کا مالک وہی ہے۔ اور اے مسلمانو جن لوگوں نے تم سے فتح مکہ کے قبل

الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ

خرچ کیا۔ اور اس کی راہ میں جہاد کیا۔ وہ اُن کے برابر نہیں ہو سکتے۔ جنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ وہ تو اُن سے زیادہ اجر عظیم

وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾ ع

ع ۱ / ۱۰ / ۱۷

کے مستحق ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خدا کی راہ میں خرچ کیا۔ اور جہاد کیا۔ ورویسے تو اللہ نے ہر ایک فریق سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔

اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

تفسیر

چونکہ اس سورۃ میں حدید یعنی لوہے کا ذکر آئے گا۔ اس لئے اس کا نام بھی حدید ہی رکھ دیا گیا۔ شروع رکوع میں خدا تعالیٰ کی صفات کا بیان ہوا ہے۔ اس کے بعد ایمان لانے اور خدا کی راہ میں مال دینے کا حکم ہے اور آنحضرتؐ کو پیغمبر برحق قرار دیا ہے۔ کہ وہ تمہیں کفر سے اسلام کی طرف بلاتے ہیں۔ اس کے بعد فتح مکہ سے قبل کے مجاہد۔ اور مال خرچ کرنے والوں کے درجوں کا بیان ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ جو بھی اس کی راہ میں مال و جان سے جہاد کرے گا۔ یقیناً دنیا و آخرت میں بھلائی کا مستحق ہے :۔

أُنْظُرُونَا۔ ہمارا انتظار کرو۔ نَقْتَبِسْ۔ ہم کچھ لے لیں۔ اِلْتَمِسُوا۔ ڈھونڈو۔ تلاش کرو۔

سُورٍ۔ دیوار۔ فَتَنْتُمْ۔ تم نے فتنے میں ڈال لیا۔ اِرْتَبْتُمْ۔ تم شک میں پڑے رہے۔

أَلَمْ يَأْنِ۔ کیا وقت نہیں آیا۔ أَمَدُ۔ زمانہ۔ مدت۔ اِعْلَمُوا۔ جان لو۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١١﴾

کون ہے جو اللہ کی راہ میں قرض حسنہ دے اور خدا اس کے لئے اس کا دگنا اجر دے۔ اور اس کے لئے ایک اچھا بدلہ ہے۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

اس دن کہ دیکھنے والے دیکھیں گے۔ کہ مومن مرد اور عورتوں کے ایمان کی روشنی اُن کے آگے۔ اور داہنی طرف چل رہی ہوگی

وَبِأَيْمٰنِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ

اور آواز آئے گی۔ آج کے دن خوش ہو جاؤ۔ کہ تمہارے لئے باغات ہیں۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہوگے۔

خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ

اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ اس دن منافق مرد۔

وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ

اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے۔ ذرا ہمارا انتظار کرلو۔ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ فیض اٹھالیں کہا

ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۖ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ ۖ

جائیگا۔ پیچھے مڑ جاؤ۔ اور روشنی تلاش کرلاؤ۔ پھر ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی۔ کہ اس میں

بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظٰهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ

ایک دروازہ ہوگا۔ دروازے کے اندر کی طرف رحمت برس رہی ہوگی۔ اور اس کے باہر کی طرف عذاب ہوگا۔ منافق باہر سے مومن کو

نَكُنْ مَعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ أَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ

کہیں گے۔ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے۔ وہ کہیں گے۔ تھے کیوں نہیں۔ مگر تم نے خود کو مصیبت میں ڈال لیا۔ اور

وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتّٰى جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾

انتظار اور شک میں پڑے رہے۔ اور تمہاری آرزوؤں نے تمہیں دھوکھے میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ خدا کا حکم آپہنچا۔

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوٰىكُمُ

اور تمکو شیطان نے خدا کے بارے میں فریب دیا۔ تو بس آج نہ تم سے نہ کافروں سے کوئی فدیہ قبول کیا جاویگا۔ اور تم سبکا ٹھکانا

النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا أَنْ

دوزخ ہے۔ اور وہی تمہاری سرپرست ہے۔ اور وہ کتنا برا ٹھکانہ ہے۔ کیا ایمان والوں کے لئے وقت نہیں آیا۔ کہ ان کے

تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ

دل خدا کی یاد کیلئے جھک جائیں اور اس سچے دین کے لئے جو خدا نے نازل کیا۔ اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہوجائیں۔ کہ ان

أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ

سے پہلے جنہیں کتاب دی گئی تھی۔ پھر اُن پر ایک مدت گزرگئی۔ اور اُن کے دل پتھر ہو گئے۔ اور ایسے لوگوں میں سے

مِنْهُمْ فٰسِقُونَ ﴿١٦﴾ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ

اکثر بدکار ہیں۔ اے لوگو سمجھ لو۔ کہ خدا ہی زمین کو اس کے مرجانے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ ہم نے یقیناً

بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ

ایسی آیات عقل رکھنے والوں کیلئے کھول کر بیان کر دی ہیں۔ بلاشبہ صدقہ دینے والے مرد اور عورتوں کو۔ اور جنہوں نے اللہ کی

وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ

راہ میں قرض حسنہ دیا۔ سب کو دوگنا اجر دیا جائے گا۔ اور ان کے لئے بہت اچھا بدلہ ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ

پر ایمان لائے۔ تو اپنے پروردگار کے نزدیک وہی صدیق اور شہید کا درجہ رکھتے ہیں۔ اُن کے لئے ان کے لئے اُن کا بدلہ

لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٩﴾

اور اُن کا نور ایمان بس ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا۔ اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا۔ تو وہی لوگ دوزخی ہیں۔

ع ٢ ‏ ١٩ ‏ ١٨

تفسیر

اس رکوع میں خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو دوگنا اجر دیئے جانے کا وعدہ ہے۔ اور بتایا ہے کہ قیامت کے دن ایمانداروں کا نور ایمان انہیں جنت کی طرف ہدایت کریگا لیکن منافق لوگوں کو کچھ سجھائی نہ دے گا۔ اس کے بعد مسلمانوں کو قرآن اور اسلام کی طرف متوجہ کیا ہے۔ اور پہلی قوموں کے حالات سے عبرت دلائی ہے۔ کہ کہیں تم بھی ان جیسے ہو جانا

تَفَاخُرٌ۔ آپس میں فخر کرنا۔ تَكَاثُرٌ۔ آپس میں مال و اولاد کی زیادتی چاہنا۔ يَهِيْجُ۔ زور پکڑنا۔ مُصْفَرًّا۔ زرد۔ عَرْض۔ چوڑائی۔ نَبْرَاَهَا۔ اسے ظاہر کریں۔ لِكَيْلَا تَاْسَوْا۔ افسوس کر۔ مُخْتَالٍ۔ غرور کرنے والا۔ فَخُوْرٍ۔ فخر کرنے والا۔ حَدِيْد۔ لوہا۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ

اے لوگو۔ کہ سمجھ لو کہ یہ دنیا کی زندگانی صرف کھیل کود اور زینت کی چیز ہے۔ اور باہم فخر کرنا۔ اور مال اولاد کی حرص کرنا ہے۔

فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ

اور اس کی مثال بارش کی سی ہے۔ کہ اس کے سبزہ اُگانے سے کسانوں کو خوش کر دیا۔ اس پر وہ بڑا ہی پھر دیکھنے والا

مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ

دیکھتا ہے۔ کہ وہ زرد پڑتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بھس ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں کی چند روزہ عیش کے بعد لوگوں کو

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوْٓا

آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔ اور مصیبت اٹھانے والے ایمان والوں کو خدا کی مغفرت اور رضامندی حاصل ہو گی۔ اور یہ دنیاوی

اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ

زندگی تو بس ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ تو اے لوگو۔ اپنے رب کی مغفرت کی اور اس جنت کی طرف لپکو کہ جس کا عرض آسمان و زمین کی چوڑائی

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

کے برابر ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اور یہ اللہ کا فضل کہ جسے چاہے دیتا ہے۔

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (۲۱) مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ

اور وہ بڑا فضل والا ہے - اور روئے زمین اور تمہاری ذات پر کوئی مصیبت نہیں پڑتی - کہ جسے ایک کتاب میں

اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ (۲۲)

لکھا ہوا نہ ہو پیشتر اس کے - کہ ہم اس مصیبت کو ظاہر کریں - اور یہ بات خدا کے نزدیک بہت آسان ہے -

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ

یہ اس لئے بتایا جاتا ہے - تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے اس پر حد سے زیادہ رنج نہ کرو - اور جو تمہیں دیا جائے

مُخْتَالٍ فَخُوْرِ (۲۳) الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۭ وَمَنْ

اس پر اترائے نہ پھرو - اور خدا کسی فخر کرنے والے مغرور انسان کو دوست نہیں رکھتا - وہ جو خود بھی بخل کرتے ہیں - اور لوگوں

يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ (۲۴) لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ

کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں - تو جو بھی ہماری راہ میں خرچ کرنے سے منہ موڑے گا - تو خدا کا کیا بگاڑتا ہے - اللہ بے نیاز اور قابل تعریف ہستی ہے - اور یقیناً ہم نے

وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ وَاَنْزَلْنَا

پیغمبروں کو واضح نشانیاں دے کر بھیجا - اور ان کے ساتھ کتاب اور انصاف کی ترازو بھی اتاری تاکہ لوگ انصاف کرنے لگیں - اور ہم نے

الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ

لوہا پیدا کیا - کہ اس میں سخت معرکوں کے سامان اور لوگوں کیلئے دوسرے منافع بھی ہیں - تاکہ اللہ اس شخص کو معلوم کرے - کہ جو اس

وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (۲۵)

کی - اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے مدد کرتا ہے - اور اللہ کو تو مدد کی ضرورت ہی نہیں ہے وہ بلاشبہ بڑی قوت والا اور غالب ہے

ع ۳ ۱۹

تفسیر

اس رکوع میں بڑے دلنشین پیرایہ میں بتایا گیا ہے - کہ یہ دنیاوی زندگی جس پر تم پھولے نہیں سماتے - ہو صرف چند روزہ عیش کی چیز ہے اس کے بعد یہ سب عیش و آرام ختم ہو جاویگا - اور اپنے کئے پر پچھتاؤ گے - اس لئے اس سے دل نہ لگاؤ - یہاں اتنا جتنا کہ ضروری ہے اور نیک کام کرو - کہ وہی آگے کام آنے والے ہیں - پھر بتایا ہے - کہ مصیبت پر حد سے زیادہ رنج کرنا - یا کسی چیز کے ملنے سے حد سے زیادہ خوش ہونا - کہ خدا ہی بھول جائے - دونوں باتیں ٹھیک نہیں ہیں بلکہ خدا کی مرضی کے ماتحت خود کو کر لینا چاہیئے کہ جس طرح اُسے منظور تھا ہوا - ہم اسی کے لئے ہیں - اور اسی کی مرضی کے مطابق چلیں گے - پھر بتایا ہے کہ ہر نبی کو ایک کتاب دی گئی اخیر میں لوہے کے فوائد بیان کئے ہیں کہ تم اُس سے آلات حرب کے علاوہ اور بھی فائدے حاصل کر سکتے ہو -

رَاْفَةً - رافت - نرمی - رَهْبَانِيَّةً - رہبانیت، ترک دنیا - اِبْتَدَعُوْهَا - اسے انہوں نے گھڑ لیا -

مَا كَتَبْنٰهَا - ہم نے اُن پر اسے فرض نہیں کیا تھا - رَعَوْهَا - انہوں نے رعایت کی اس کی - كِفْلَيْنِ - دو حصے -

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِیْمَ وَجَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ

اور بے شک ہم نے نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو رسول بنایا۔ اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا دیا جانا مقرر کر دیا۔

فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا

تو بعض ان میں سے ہدایت پر آئے۔ اور اکثر حصہ نافرمانوں کا رہا۔ پھر ہم نے ان کے بعد پے در پے اور رسول بھیجے۔ اور ان کے

وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ

پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا۔ اور انہیں انجیل عطا کی۔ اور اُن لوگوں کے دلوں میں جو ان پر ایمان لائے۔ نرمی اور

اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَرَهْبَانِیَّةَ ا۟بْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَیْهِمْ اِلَّا

رحمدلی کوٹ کر بھر دی۔ اور انہوں نے رہبانیت کو ازخود نکال لیا۔ کہ ہم نے ان پر ایسے فرض نہیں کیا تھا۔ ہاں یہ تھا

ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَایَتِهَا ۚ فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ

کہ وہ خدا کی رضامندی چاہیں۔ پس انہوں نے اس کا پورا حق ادا نہ کیا۔ تو ہم نے ان میں سے ایمان لانے والوں کو

اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اچھا اجر دیا۔ اور ان میں سے اکثر تو بدکار رکھے۔ اے ایمان دارو۔

اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ

اللہ سے ڈرو۔ اور اس کے رسول پر سچے دل سے ایمان لاؤ۔ وہ اپنی رحمت کے دو حصے تمہیں دے گا۔ اور تمہیں ایک

نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا یَعْلَمَ

ایسا نور دے گا کہ جس کی روشنی میں تم چلو گے۔ دنیا و آخرت میں۔ اور وہ تمہیں بخش دے گا۔ اور اللہ بڑا غفور رحیم ہے

اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْفَضْلَ

یہ اس لئے کہا جاتا ہے۔ تاکہ اہل کتاب جان لیں۔ کہ وہ اللہ کے فضل میں سے کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے۔

بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۲۹﴾

اور یہ کہ فضل کرنا تو اُسی کے اختیار میں ہے۔ کہ وہ جسے چاہتا ہے اُسے نواز تا ہے۔ اور وہ بڑا صاحب فضل کرم ہے۔

ع ۴

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہم نے لوگوں کی ہدایت کیلئے روز اول ہی سے رسولوں کا سلسلہ جاری کر دیا تھا۔ اور ان میں سے نوح اور ابراہیم علیہما السلام کا ذکر کیا پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے متبعین کا ذکر ہے۔ اور رہبانیت کو ان کی ایجاد کہا ہے۔ کہ وہ خدا نے فرض نہیں کی تھی۔ بلکہ حکم صرف یہی تھا۔ کہ خدا کی رضا ڈھونڈو اس کے کہنے کے مطابق عمل کرو۔ لیکن وہ اتنا زیادہ حد سے گذر گئے کہ ترک دنیا اختیار کر لی اور پھر اسے اچھی طرح نباہ بھی نہ سکے۔ اس کے بعد ایمان والوں کو خطاب ہے۔ کہ محمد صلعم پر پوری طرح ایمان لاؤ۔ اور اس کے بدلہ میں اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اسی بات پر سورہ کو ختم کیا ہے



بائیس آیتیں — سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ — تین رکوع

سَمِعَ ۔ اُس نے سُنا ۔ — تَشْتَكِيٓ ۔ وہ گلہ کرتی ہے شکایت کرتی ہے

تَحَاوُرَ ۔ سوال و جواب ۔ — وَلَدْنَ ۔ اُنہوں نے جنا ۔

يَتَمَآسَّا ۔ وہ ایکدوسرے سے ملیں چھوئیں ۔ — شَهْرَيْنِ ۔ دو مہینے ۔

مُتَتَابِعَيْنِ ۔ پے درپے ۔ ایک کے بعد دوسرا — سِتِّيْنَ ۔ ساٹھ ۔

يُحَآدُّوْنَ ۔ مخالفت کرتے ہیں ۔ — كُبِتُوْا ۔ وہ ہلاک کئے گئے

كُبِتَ ۔ وہ ہلاک کیا گیا ۔ — اَحْصٰى ۔ اُنہوں نے گھیر لیا ۔ شمار کرلیا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کیا جاتا ہے اللہ کے نام سے جو بہت مہربان اور رحم کرنے والا ہے

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۚ

یقیناً اے محمدؐ تیرے پروردگار نے اُس عورت کی بات سُن لی ہے جو کہ اپنے شوہر کے بارے میں تجھ سے گلہ کر رہی تھی اور اُس نے تم دونوں کے سوال و جواب بھی سُنے

اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ① اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۖ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ

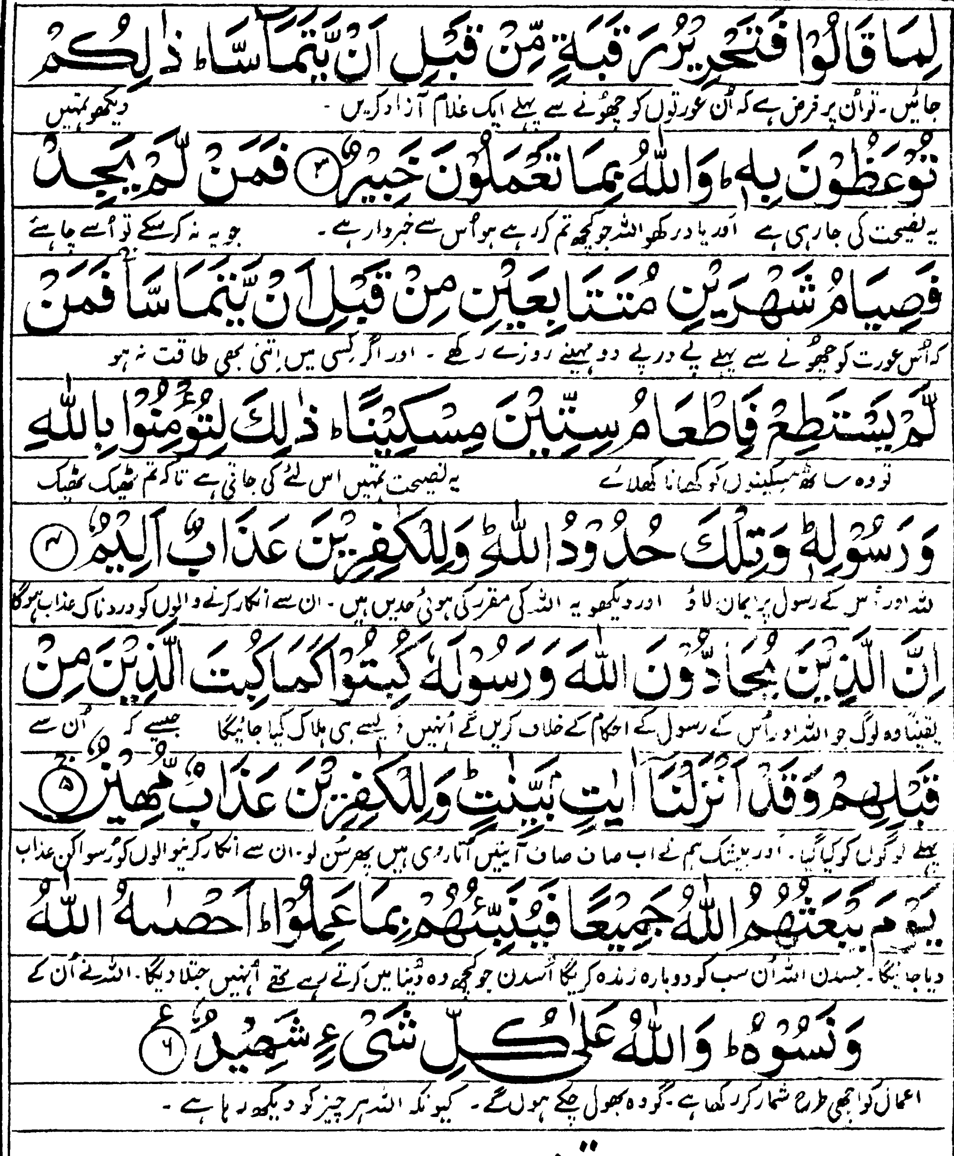
یقیناً اللہ سُننے والا اور دیکھنے والا ہے ۔ اے محمدؐ ان مسلمانوں کو سُنا دے تم میں سے جو اپنی عورتوں سے علیحدگی کے لئے اُنہیں ماں بہن کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں کبھی نہیں

اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۚ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ②

بن سکتیں اُن کی مائیں وہی ہیں جنہوں نے اُنہیں جنا ہے گرد ان عورتوں کو ماں کہتے ہیں تو یہ ایک نازیبا حرکت ہے اور جھوٹ بکتے ہیں ۔ اور دیکھو یقیناً اللہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ

اور سُنو تم جو اپنی بیویوں کو ماں بہن کہہ کر اُن سے علیحدہ ہونا چاہیں اور بار بار یہی کہتے



لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ

جائیں۔ تو اُن پر فرض ہے کہ اُن عورتوں کو چھُونے سے پہلے ایک غلام آزاد کریں۔ دیکھو تمہیں

تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۳﴾ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

یہ نصیحت کی جا رہی ہے اور یاد رکھو اللہ جو کچھ تم کر رہے ہو اُس سے خبردار ہے۔ جو یہ نہ کرسکے تو اُسے چاہئے

فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ

کہ اُس عورت کو چھُونے سے پہلے پے در پے دو مہینے روزے رکھے۔ اور اگر کسی میں اتنی بھی طاقت نہ ہو

لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ

تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ نصیحت تمہیں اس لئے کی جاتی ہے تاکہ تم ٹھیک ٹھیک

وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴﴾

اللہ اور اُس کے رسول پر ایمان لاؤ اور دیکھو یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں۔ ان سے انکار کرنے والوں کو دردناک عذاب ہوگا

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ

یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسول کے احکام کے خلاف کریں گے انہیں ویسے ہی ہلاک کیا جائیگا جیسے کہ اُن سے

قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵﴾

پہلے لوگوں کو کیا گیا۔ اور بیشک ہم نے اب صاف صاف آیتیں اتاری ہیں پھر سن لو۔ ان سے انکار کرنیوالوں کو رسوا کن عذاب

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ

دیا جائیگا۔ جس دن اللہ اُن سب کو دوبارہ زندہ کریگا اُس دن جو کچھ وہ دنیا میں کرتے رہے تھے اُنہیں جتلا دیگا۔ اللہ نے اُن کے

وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۶﴾ ع

اعمال کو اچھی طرح شمار کر رکھا ہے۔ گو وہ بھول چکے ہوں گے۔ کیونکہ اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔

تفسیر

اس سورت کا نام سورہ مجادلہ اس لئے ہے کہ اس میں ایک عورت کے جھگڑے کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ اس کے پہلے رکوع میں اسی کا بیان ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اپنی عورتوں کو ماں بہن یا ایسے الفاظ کہنا گناہ ہے اور اللہ کو پسند نہیں۔ جو بھی ایسا کرے تو اُس کی سزا یہ ہے کہ وہ اپنی عورت سے میل جول سے پہلے یا تو ایک غلام آزاد کریں۔ یا دو مہینے روزے رکھیں۔ یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔ یہ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ جو اللہ کی اِن حدوں کو توڑے گا۔ اُس کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہر ایک کام کرنے سے

پہلے سوچ لیا کریں۔ تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے ۔

نُهُوْا۔ وہ روکے گئے۔ منع کیے گئے۔ يَتَنٰجَوْنَ۔ وہ چوری چوری مشورے کرتے ہیں۔ مَعْصِيَتِ۔ نافرمانی۔

حَيَّوْكَ۔ وہ تجھے سلام کہتے ہیں۔ لَمْ يُحَيِّكَ۔ وہ تجھے سلام نہیں کرتا۔ تَنَاجَيْتُمْ۔ تم مشورہ کرو۔

لَا تَتَنَاجَوْا۔ تم مشورہ نہ کرو۔ تَنَاجَوْا۔ تم مشورہ کرو۔ تَفَسَّحُوْا۔ تم کھل جاؤ۔ کھل کر بیٹھو۔

افْسَحُوْا۔ کھلے ہو جاؤ۔ يَفْسَحِ۔ وہ کھلا کر دیگا۔ فراخ کر دے گا۔ انْشُزُوْا۔ تم اٹھ جاؤ۔

فَقَدِّمُوْا۔ تم آگے رکھ لیا کرو۔ آگے بھیجو۔ ءَاَشْفَقْتُمْ۔ تم ڈر گئے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ

اے محمدؐ کیا تونے غور نہیں کیا کہ وہ اللہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ اچھی طرح جانتا ہے اور جہاں

مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ

کہیں بھی تین آدمی چوری چھپے مشورہ کرتے ہیں وہ اُن میں چوتھا ہوتا ہے جو اُنکی باتوں کو سنتا ہے اسی طرح اگر پانچ ہوں

وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ

تو وہ چھٹا ہوتا ہے اور اس سے کم ہوں یا زیادہ وہ جہاں بھی ہوں اللہ اُن کے ساتھ ساتھ ہوتا ہے پھر

يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑦

قیامت کے دن جو کچھ انہوں نے کیا ہوگا انہیں جتلا دیگا۔ یقیناً اللہ ہر بات کو جانتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ

اور تونے اُن کی حالت پر بھی غور کیا ہے۔ جنہیں کہ چوری چھپے مشورے کرنے سے روکا گیا ہے۔ مگر پھر بھی وہ بار بار جس سے

وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۡ وَاِذَا

روکے گئے ہیں وہی کرتے ہیں اور مشورہ بھی کرتے ہیں تو گناہ اور ظلم اور اللہ کے رسول کی نافرمانی کے متعلق۔ اور پھر

جَاۗءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

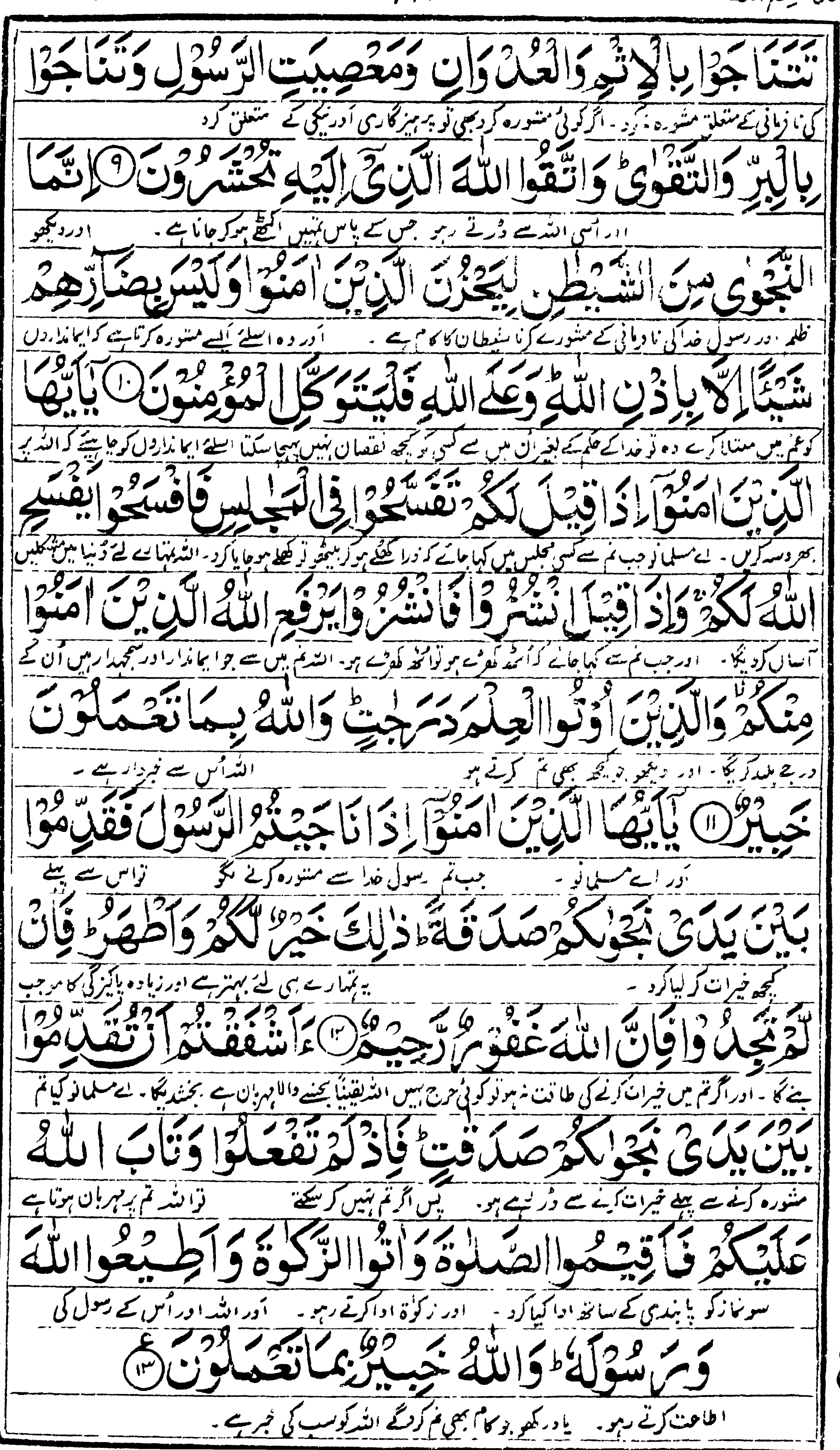
جب کبھی تیرے پاس آتے ہیں تو تجھے ایسے طریقہ سے سلام کہتے ہیں جیسے طریقہ سے سلام کہنا اللہ کبھی نہیں چاہتا۔ اور دل

لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ

میں کہتے ہیں کہ اگر اللہ کا رسول سچا تو ہم پر ہمارے اس کہنے پر اللہ ہمیں عذاب کیوں نہیں دیتا۔ اُن کے عذاب کیلیے جہنم ہی کافی

فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ⑧ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا

ہے۔ اور کتنا بُرا ٹھکانا ہے۔ اے مسلمانو جب تم آپس میں مشورہ کرو تو تم بھی گناہ گاری یا ظلم یا رسول خدا



تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا

کی نافرمانی کے متعلق مشورہ نہ کرو۔ اگر کوئی مشورہ کرو بھی تو پرہیزگاری اور نیکی کے متعلق کرو

بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝٩ اِنَّمَا

اور اسی اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تمہیں اکٹھے ہو کر جانا ہے۔ اور دیکھو

النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيْسَ بِضَاۗرِّهِمْ

ظلم اور رسول خدا کی نافرمانی کے مشورے کرنا شیطان کا کام ہے۔ اور وہ اسلئے ایسے مشورہ کرتا ہے کہ ایماندار دل

شَيْـــًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٠ يٰٓاَيُّهَا

کو غم میں مبتلا کرے وہ تو خدا کے حکم کے بغیر ان میں سے کسی کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا اسلئے ایمانداروں کو چاہیے کہ اللہ پر

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ

بھروسہ کریں۔ اے مسلمانو جب تم سے کسی مجلس میں کہا جائے کہ ذرا کھل کر بیٹھو تو کھلے ہو جایا کرو۔ اللہ تمہارے لئے دنیا میں مشکلیں

اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

آساں کردیگا۔ اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو۔ اللہ تم میں سے جو ایماندار اور سمجھدار ہیں ان کے

مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

درجے بلند کریگا۔ اور دیکھو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔

خَبِيْرٌ ۝١١ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا

اور اے مسلمانو۔ جب تم رسول خدا سے مشورہ کرنے لگو تو اس سے پہلے

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۭ فَاِنْ

کچھ خیرات کرلیا کرو۔ یہ تمہارے ہی لئے بہتر ہے اور زیادہ پاکیزگی کا موجب

لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا

بنے گا۔ اور اگر تم میں خیرات کرنے کی طاقت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں اللہ یقیناً بخشنے والا مہربان ہے بخشدیگا۔ اے مسلمانو کیا تم

بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ

مشورہ کرنے سے پہلے خیرات کرنے سے ڈر رہے ہو۔ پس اگر تم نہیں کرسکتے تو اللہ تم پر مہربان ہوتا ہے

عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

سو نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کیا کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی

وَرَسُوْلَهٗ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١٣ ع

اطاعت کرتے رہو۔ یاد رکھو جو کام بھی تم کروگے اللہ کو سب کی خبر ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ اللہ ہر وقت انسان کے ساتھ ہے اور اُسے کوئی بُری حرکت کرتے وقت یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ اکیلا ہے اور اُسکی اس حرکت کی کسی کو خبر نہیں ہوگی۔ اسکے بعد منافقوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ رسول خدا کی نافرمانی کے متعلق مشورے کرتے ہیں مسلمانوں کو اس سے منع کیا گیا ہے۔ اور سمجھایا گیا ہے کہ اگر تم کوئی مشورہ کرو تو نیکی کے متعلق کیا کرو۔ اسکے بعد مسلمانوں کو مجلس میں اُٹھنے بیٹھنے کے آداب سکھائے گئے ہیں۔ یہ سب باتیں انسان کو انسان بنانے کیلئے ضروری ہیں۔ اسلئے قرآن انہیں بیان کر رہا ہے۔ سب سے اخیر خیرات کرنے۔ نماز پڑھنے زکوٰۃ دینے اور رسول اللہ کی تابعداری کا حکم دیا گیا ہے۔

تَوَلَّوْا۔ وہ دوست رکھتے ہیں۔ جُنَّۃً۔ ڈھال۔ بچاؤ کا سامان۔ اوٹ۔ اِسْتَحْوَذَ۔ چڑھ بیٹھا۔ مسلط ہو گیا۔ اَذَلِّیْنَ۔ ذلیل سے ذلیل۔ لَاَغْلِبَنَّ۔ میں ضرور غالب ہونگا۔ یُوَادُّوْنَ۔ وہ دوست رکھیں۔ حَادَّ۔ اُسنے مخالفت کی۔

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ ؕ مَا ہُمْ مِّنْکُمْ

اے محمدؐ کیا تو کبھی ان لوگوں کی حالت پر بھی غور کیا ہے جو اُس قوم سے جس پر اللہ نے غضب کیا ہو۔ دوستی رکھتے ہیں۔

وَلَا مِنْہُمْ ۙ وَیَحْلِفُوْنَ عَلَی الْکَذِبِ وَہُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰہُ

نہ تو وہ لوگ تم میں سے گنے جا سکتے ہیں اور نہ وہ اُن میں شامل ہیں۔ اور اس جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں۔ حالانکہ وہ

لَہُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ اِنَّہُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْٓا

جانتے ہیں کہ ہم جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ اللہ نے انکے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ یہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں بہت ہی بُرا ہے۔

اَیْمَانَہُمْ جُنَّۃً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَلَہُمْ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ ﴿۱۶﴾

اپنی قسموں کو انہوں نے آڑ بنا رکھا ہے اور لوگوں کو بھی اللہ کے راستہ پر چلنے سے روکا وہ یاد رکھیں انکے لئے رُسوا کُن

لَنْ تُغْنِیَ عَنْہُمْ اَمْوَالُہُمْ وَلَآ اَوْلَادُہُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْـًٔا ؕ

عذاب ہوگا۔ اللہ کے مقابلہ میں انکے مال اور انکی اولاد ان کے کسی کام نہیں آ سکیگی۔

اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ یَوْمَ یَبْعَثُہُمُ

یہی وہ دوزخی ہیں۔ جو اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جب قیامت کے دن اللہ

اللّٰہُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَہٗ کَمَا یَحْلِفُوْنَ لَکُمْ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ

ان سب کو دوبارہ زندہ کریگا اُٹھائیگا تو اُسکے سامنے بھی قسمیں کھانا شروع کریں گے۔ جیسے کہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں

عَلٰی شَیْءٍ ؕ اَلَآ اِنَّہُمْ ہُمُ الْکٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْہِمُ الشَّیْطٰنُ

اور سمجھیں گے کہ اس سے کچھ حاصل ہوگا۔ ہرگز۔ یاد رکھو یہی سراسر جھوٹے ہیں۔ شیطان نے ان پر غلبہ پا لیا ہے۔ چنانچہ اس نے

فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ

انہیں اللہ کی یاد سے غافل کردیا ہے ۔ بس اب یہ شیطان کی فوج میں شامل ہوگئے ہیں ۔ اور انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ

الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ

شیطان کا ساتھ دینے والے ہی سراسر نقصان میں رہیں گے ۔ اور یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اُسکے رسول کے احکام کے خلاف

اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

کریں وہی ذلیل تر ہوں گے ۔ اللہ نے یہ لکھدیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے ۔ یقیناً اللہ بہت

قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

طاقت کا مالک اور زبردست ہے ۔ اے محمدؐ تو ایسا کبھی نہ دیکھیگا کہ ایک قوم کے لوگ اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہوں اور قیامت

يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ

پر بھی اُن کا ایمان ہو ۔ پھر وہ اُن کو دوست رکھیں جو اللہ اور اُسکے رسول کے احکام کے خلاف چل رہے ہوں ۔ خواہ وہ اُنکے

اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ

باپ ہوں بیٹے ہوں بھائی ہوں ۔ رشتے دار ہوں ۔ ہاں ایسے ہی لوگوں کے متعلق یقین سے کہا جاسکتا ہے انکے دل میں

وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

ایمان کی قوت ہے ۔ اللہ ایسوں کی دنیا میں روح القدس سے مدد کریگا ۔ اور آخرت میں اُنہیں ایسے جنت میں داخل کریگا

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ

جسکے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی ۔ اور وہ اس بہشت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا ۔ اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہونگے

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾

ہاں یہی لوگ اللہ کے لشکر میں شامل ہیں ۔ یاد رکھو یقیناً اللہ کے لشکر میں شامل ہونے والے ہی کامیاب ہوں گے ۔

ع ۳ / ۹ / ۳

تفسیر

اس رکوع میں اول منافقوں کی حالت بیان کی ہے ۔ اسکے بعد بتایا گیا ہے کہ اللہ کے سامنے بھی قیامت کے دن یہ جھوٹی قسمیں کھائیں گے ۔ مگر انکو کوئی فائدہ ان قسموں کے کھانے سے نہ ہوگا ۔ اللہ ان کو جہنم میں ڈالے گا ۔

اس کے بعد بتایا ہے کہ صحیح مومن اور ایماندار وہ ہیں جو کہ ہر ایک ایسے آدمی سے قطع تعلق کرلیں ۔ جو اللہ کا اور اُس کے رسُول کا دشمن ہو ۔ خواہ وہ اُن کا سگا باپ یا بھائی یا بیٹا کیوں نہ ہو ۔ اور ایسے مومنوں کو اللہ تعالےٰ نے خوشخبری دی ہے کہ وہ دُنیا اور آخرت میں کامیاب رہیں گے ۔ ہمیں بھی اس اللہ والے گروہ میں شامل ہونے کیلئے خود اللہ کے حکموں کی تابعداری کرنی چاہیئے ۔ اور اُس کے حکموں کی نافرمانی کرنیوالوں سے قطع تعلق کرلینا چاہیئے ۔

چوبیس ۲۴ آیتیں **سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ** تین رکوع

حَشْر - جلا وطن کرنا۔ نکالنا۔ مَانِعَتُ - روکنے والے۔ بچانے والے۔ حُصُوْن - جمع حصن۔ قلعے۔

يُخْرِبُوْنَ - اُجاڑتے ہیں خراب کرتے ہیں۔ اِعْتَبِرُوْا - عبرت حاصل کرو۔ جَلَاءَ - جلا وطنی۔

قَطَعْتُمْ - تم نے کاٹا۔ لِيْنَةٍ - کھجور کا درخت۔ تَرَكْتُمُوْا - تم نے چھوڑا۔

اُصُوْلِ - جمع اصل۔ جڑیں۔ لِيُخْزِيَ - تاکہ وہ رسوا کرے۔ اَوْجَفْتُمْ - تم نے دوڑائے۔

رِكَابٍ - اونٹ۔ دُوْلَةً - پھرنیوالا۔ ہاتھوں ہاتھ جانیوالا۔ تَبَوَّؤُا - انہوں نے گھر بنایا۔ ٹھکانا بنایا۔

يُؤْثِرُوْنَ - وہ ایثار کرتے ہیں۔ خَصَاصَةٌ - تنگی۔ يُوْقَ - بچایا گیا۔

سَبَقُوْنَا - ہم سے پہلے ہوئے۔ غِلًّا - کینہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ تعالےٰ کے جو بخشش کرنے والا نہایت مہربان رحم والا ہے۔

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

جو چیزیں بھی آسمان اور زمین میں ہیں سب اللہ کی تسبیح کر رہی ہیں اور یہ ظاہر کر رہی ہیں کہ وہ اللہ بہت زبردست اور

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ

حکمت والا ہے۔ وہی اللہ ہے پہلے حشر کے وقت ہی اہل کتاب میں سے کفر کرنیوالوں کو اُن کے گھروں سے نکال باہر کیا۔

لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ

اور تمہیں بھی یہ گمان نہ تھا کہ وہ اس طرح اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ اور انہیں بھی یہ گمان نہ تھا کہ وہ

وقف النبی علیہ السلام

حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ

اس طرح اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ اور انہیں بھی یہ خیال تھا کہ انکے قلعے انہیں اللہ کے ہاتھوں سے بچا لیں گے۔ مگر اللہ کا وار

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ

اُن پر ایسی جگہ سے پڑا جسکا انہیں گمان بھی نہ تھا۔ اور اُسنے اُنکے دل میں مسلمانوں کا ایسا رعب ڈالدیا۔ کہ اب وہ اپنے ہاتھوں سے

فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ

خود اپنے گھروں کو اجاڑ رہے ہیں اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی انہیں اجڑوا رہے ہیں عقل و ہوش رکھنے والو ان سے عبرت حاصل کرو۔ اور اگر

لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

اللہ تعالےٰ نے جلا وطنی کا فیصلہ نہ کر دیا ہوتا تو انہیں اس دنیا میں اس سے بھی سخت عذاب دیتا۔ اور آخرت میں تو انکے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ اسکی

شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ

ساری وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ اور اُسکے رسول سے دشمنی کی ہے۔ اور جو بھی اللہ سے دشمنی رکھیگا اُسے معلوم ہو جانا چاہیئے کہ

الْعِقَابِ ④ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى

اللہ بہت سخت پکڑنیوالا ہے۔ اور اے مسلمانو تم نے جو کھجور کے درخت کاٹے ہیں یا کھڑے رہنے دیئے ہیں وہ عین منشا خداوندی

اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ⑤ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى

کے مطابق ہوا کیونکہ وہ بھی چاہتا تھا کہ بدکار ذلیل ہوں۔ اے مسلمانو اُن کے مالوں میں سے جو مال تمہارے

رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ

گھوڑا یا اونٹ دوڑائے بغیر اللہ اپنے رسول کو سونپ دے وہ اسی کا ہے

اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ⑥

اور اللہ جس پر چاہے اپنے رسول کا قبضہ کرا دے۔ اور یاد رکھو ہر بات کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي

جو مال بھی بستی والوں کے مال میں سے بے مشقت اللہ اپنے رسول کو سونپ دے۔ سو وہ اللہ کے راستے میں اُسکے رسول کے

الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً

ہاتھوں اسکے قرابت داروں یتیموں مسکینوں مسافروں پر خرچ کیا جائیگا۔ اور یہ اسلئے کہ کہیں یہ مال بھی تم میں سے مالداروں

بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۤ وَمَا

کے ہاتھ میں آکر میراث نہ بن جائے۔ اور دیکھو جو مال تمہیں رسول دے اُسے لے لو۔

نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ⑦

اور جس سے روکے اُس سے رُک جاؤ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو یاد رکھو وہ بہت سخت پکڑتا ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ

اور وہ مال اُن مفلس مہاجرین پر بھی خرچ کیا جائیگا جو کہ اپنے گھروں سے زبردستی نکال دیئے گئے اور اُن کے مال چھین

يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ

لئے گئے اور اب وہ اللہ کی رضامندی اور اُسکے فضل کی تلاش میں اللہ اور اسکے رسول کی مدد کر رہے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ⑧ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ

اور حقیقت میں یہی سچے مسلمان ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ایمان قبول کیا اور مدینہ میں اپنا گھر بنا لیا

قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ

وہ بھی جب اُنکے پاس کوئی ہجرت کرکے آتا ہے تو اُس سے محبت سے پیش آتے ہیں۔ اگر وہ اس مال کی جو ان مہاجروں کو دیا جاتا ہے

وقف لازم

حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

اپنے لئے کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ اور اگرچہ خود تنگی میں کیوں نہ ہوں مہاجرین کے معاملہ میں ایثار سے کام لیتے ہیں

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٩﴾ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ

اور یاد رکھو جو شخص اپنے نفس کی خواہش سے بچا لیا گیا وہ یقیناً دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگا۔ اور وہ لوگ جو اُن کے بعد اسلام

بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

میں آتے ہیں وہ بھی یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں

وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾

الربع ع ۱/۱۰

معاف کر اور ہمارے دل میں ایمانداروں کے متعلق کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے پروردگار یقیناً تو بہت ہی مہربان ہے اور رحم کرنے والا ہے

تفسیر

اس سورۃ میں چونکہ یہودیوں کے مدینہ سے جلاوطن کئے جانے کا ذکر ہے اور جلاوطنی کو عربی میں حشر بھی کہتے ہیں اس لئے اس سورت کا نام بھی سورت حشر رکھا گیا ہے۔ اس کے پہلے رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جب اللہ کا عذاب آجائے تو کوئی طاقت انسان کو اس سے نہیں بچا سکتی۔ جیسا کہ یہود کو اُن کے قلعے وغیرہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے نہ بچا سکے۔ اسکے بعد غنیمت کے مال کے متعلق احکام درج ہیں۔ اس کے بعد مہاجرین اور انصار کی تعریف بیان کی گئی۔ اور آخیر میں مسلمانوں کی زبانی ایک دعا بیان کی گئی ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنے لئے اور اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے یہی دعا مانگا کریں۔

نَافَقُوْا۔ انہوں نے منافقت کی۔ اُخْرِجْتُمْ۔ تم نکالے گئے۔ نَخْرُجَنَّ۔ ہم ضرور نکلیں گے۔

لَا نُطِيْعُ۔ ہم تابعداری نہیں کرینگے۔ قُوْتِلْتُمْ۔ تم سے لڑائی کی گئی۔ قُوْتِلُوْا۔ اُن سے لڑائی کی گئی۔

مُحَصَّنَةٍ۔ گھرا ہوا۔ قلعہ بند۔ جُدُرٍ۔ جمع جدار۔ دیواریں۔ شَتّٰى۔ پھٹے ہوئے۔

اُكْفُرْ۔ کفر کر۔ ناشکری کر۔ انکار کر۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ

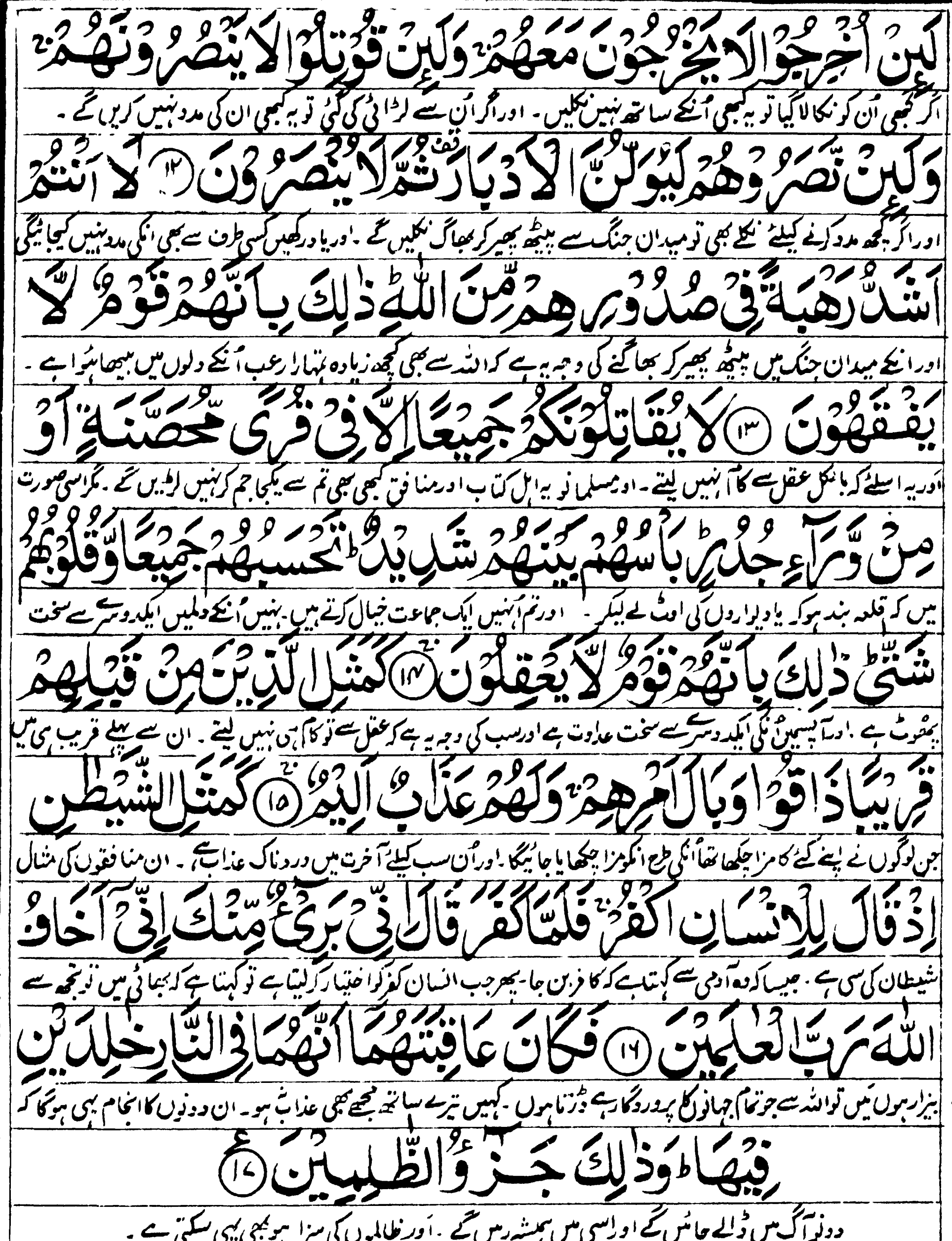
اے محمدؐ کیا تو نے ان منافقوں کی حالت نہیں دیکھی جو کہ اہل کتاب میں سے اپنے کافر بھائی بندوں کو کہتے پھرتے ہیں

اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ

کہ فکر نہ کرو۔ اگر تمہیں مدینہ سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہونگے اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کی بات

اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١١﴾

نہیں مانیں گے۔ اور اگر تمہارے ساتھ لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کرینگے۔ اور اللہ علانیہ کہہ رہا ہے کہ یہ بالکل جھوٹ بک رہے ہیں



لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ

اگر کبھی اُن کو نکالا گیا تو یہ کبھی اُنکے ساتھ نہیں نکلیں۔ اور اگر اُن سے لڑائی کی گئی تو یہ کبھی ان کی مدد نہیں کریں گے۔

وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٢﴾ لَأَنْتُمْ

اور اگر کچھ مدد کرنے کیلئے نکلے بھی تو میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلیں گے۔ اور یاد رکھیں کسی طرف سے بھی انکی مدد نہیں کیجائیگی

أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا

اور انکے میدان جنگ میں پیٹھ پھیر کر بھاگنے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ سے بھی کچھ زیادہ تمہارا رعب اُنکے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے۔

يَفْقَهُونَ ﴿١٣﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ

اور یہ اسلئے کہ بالکل عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور مسلمانو یہ اہل کتاب اور منافق کبھی بھی تم سے یکجا جمع کر نہیں لڑیں گے۔ مگر اسی صورت

مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ

میں کہ قلعہ بند ہو کر یا دیواروں کی اوٹ لے لیکر۔ اور تم انہیں ایک جماعت خیال کرتے ہیں۔ نہیں انکے دلمیں ایکدوسرے سے سخت

شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ﴿١٤﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

پھوٹ ہے۔ اور آپسمیں انکی ایکدوسرے سے سخت عداوت ہے اور سب کی وجہ یہ ہے کہ عقل سے تو کام ہی نہیں لیتے۔ ان سے پہلے قریب ہی میں

قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٥﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ

جن لوگوں نے اپنے کئے کا مزا چکھا تھا اُنکی طرح انکو مزا چکھایا جائیگا۔ اور اُن سب کیلئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ ان منافقوں کی مثال

إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ

شیطان کی سی ہے۔ جیسا کہ وہ آدمی سے کہتا ہے کہ کافر بن جا۔ پھر جب انسان کفر اختیار کرلیتا ہے تو کہتا ہے کہ بھائی میں تو تجھ سے

اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ

بیزار ہوں میں تو اللہ سے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ڈرتا ہوں۔ کہیں تیرے ساتھ مجھے بھی عذاب ہو۔ ان دونوں کا انجام یہی ہوگا کہ

فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ﴿١٧﴾ ع

ع ۵

دونوں آگ میں ڈالے جائیں گے اور اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ظالموں کی سزا ہو بھی یہی سکتی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ منافق اور مشرک گو بظاہر متحد نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں وہ ایکدوسرے کے دشمن ہیں۔ اور وہ کبھی ایکدوسرے کی مدد نہیں کرینگے۔ اسکے بعد منافق کی مثال شیطان کی مثال بیان کی ہے۔ ہمیں خود ہی سوچنا چاہیئے کہ وہ شخص جو ایک دوست کی باتیں آج ہمیں کہہ رہا ہے ہماری باتیں کسی اور کو سنائیگا۔ اسلئے ہمیں کبھی کسی منافق پر اعتبار نہ کرنا چاہیئے۔ اور نہ ہی اُسے دوست بنانا چاہیئے۔

لتنظر ۔ وہ ضرور دیکھے ۔ منصدعا ۔ پھٹ رہا ۔ القدوس تمام برائیوں سے پاک

السلم ۔ بے عیب ۔ مؤمن ۔ امن دینے والا ۔ مھیمن ۔ وعدہ کو سچا کرنیوالا ۔ وعدہ وفا

جبار ۔ جبر کرنیوالا ۔ طاقت والا ۔ باریٔ ۔ درست کرنے والا ۔ مصور ۔ تصویر بنانیوالا شکل دینے والا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ

اے مسلمانو اللہ سے ڈرتے رہو ۔ اور ہر ایک انسان کو چاہیئے کہ وہ غور کرے کہ کل قیامت کیلئے اُس نے کیا سامان تیار کیا ہے

وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ

اور دیکھو اللہ سے ڈرو کیونکہ جو کچھ تم کرتے ہو اُسے سب پتہ ہے ۔ اور دیکھو اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا

نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِي

جو کہ اللہ ہی کو بھول گئے ۔ اللہ نے انکو آپ بھلا دیا ۔ وہی حقیقت میں بدکار ہیں ۔ اور دیکھو دوزخی اور جنتی

أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾

کبھی برابر نہیں ہو سکتے ۔ جنتی ہر حال میں اُن سے بلند ہیں کیونکہ وہ کامیاب ہوں گے ۔

لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ

اے محمدؐ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تو دیکھتا کہ وہ اللہ کے ڈر سے دب جاتا اور پھٹ جاتا ۔

خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾

اور ہم یہی مثالیں لوگوں کے سامنے بیان کر رہے ہیں تاکہ وہ بھی کچھ غور و فکر کریں ۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَٰنُ

اور اللہ وہی ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ۔ چھپے اور ظاہر کو جاننے والا اور نہایت ہی مہربان رحم کرنے والا

الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ

ہے ۔ اللہ وہی ہے جسکے سوا اور کوئی معبود نہیں ۔ تمام کائنات کا مالک ہے ۔ تمام برائیوں سے

السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ

پاک بے عیب ہے اور انسانوں کو امن دینے والا بھی وہی ہے ۔ اپنے وعدہ پر قائم رہتا ہے ۔ بہت زبردست جبر کرنیوالا اور بہت بزرگی والا

عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ

ہے ۔ جنکو یہ مشرک اسکا شریک بناتے ہیں اُن سے وہ اللہ بالکل اعلیٰ ہے ۔ وہ اللہ وہی ہے جو خالق ہے ہر چیز کو درست کرنیوالا اور ہر ایک

يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

چیز کو اُسکی شکل دینے والا سب اچھے اچھے نام اُسکے ہیں ۔ جو چیزیں بھی آسمان و زمین میں ہیں اُسکی تسبیح کر رہی ہیں ۔ وہ بہت زبردست اور حکمت کا مالک ہے

ع ۳ ۷ ۸

تفسیر

اِس رکوع میں مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے کہ وہ اور لوگوں کی طرح دُنیا میں ہی نہ اُلجھ کے رہ جائیں اُنہیں آخرت کیلئے کچھ کرنا چاہیئے۔ اور پھر یہ بتایا ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ جنّتی اور دوزخی برابر ہونگے ہرگز ہرگز نہیں جنّتی تو اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہونگے۔ اور کافر ناکامیاب رہیں گے۔ اسکے بعد بیان کیا گیا ہے کہ جسقدر صفتیں اللہ تعالےٰ نے قرآن میں اپنی بیان کی ہیں اگر کسی پہاڑ کے سامنے یہ صفتیں بیان کی جائیں تو وہ اللہ کے ڈر سے پھٹ جاتا مگر انسان کے دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اسکے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنی چند صفتیں بیان کی ہیں۔ اور بتایا ہے کہ ہر ایک چیز اُس کی تسبیح کر رہی ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اُس کی تسبیح کیا کریں ۔

سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ

تیرہ آیتیں ۱۳ — مدنیۃ ۹۱ — دو رکوع ۲

تُلْقُوْنَ۔ تم ملاقات کرتے ہو۔ ملتے ہو۔ تُسِرُّوْنَ تم چھپا چھپا کر اُنسے بات کرتے ہو۔ اَخْفَیْتُمْ۔ تم نے چھپایا۔
اَعْلَنْتُمْ۔ تم نے اعلان کیا۔ ظاہر کیا۔ یَثْقَفُوْا۔ وہ پائیں۔ یَفْصِلُ۔ وہ جدا کردیگا۔ بُرَءٰٓؤُا۔ اسکے سب بیزار
لَاَسْتَغْفِرَنَّ میں ضرور بخشش مانگونگا۔ اَنَبْنَا۔ ہم رجوع ہوئے۔ یَرْجُوْا۔ وہ امید رکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ

اے مسلمانو دیکھو میرے اور اپنے دشمنوں کو ہرگز ہرگز دوست نہ بناؤ۔ اور تم اُن سے دوستی کیلئے ملتے

اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ

جُلتے ہو حالانکہ انہوں نے جو سچا کلام تمہارے پاس آچکا ہو اُن سے انکار کیا ہے۔ اور صرف اس بات پر کہ تم اللہ پر جو تمہارا

وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ

پروردگار ہے ایمان لے آئے ہو تمہیں اور تمہارے رسول کو نکالدیتے ہیں مگر تم اگر میرے راستہ میں جہاد کیلئے اور میری

وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ

رضامندی حاصل کرنے کیلئے نکلتے ہو۔ تو چوری چوری آنکو محبت جتانے کیلئے اُنہیں خبریں پہنچاتے رہو۔ یاد رکھو جو تم نے

وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ①

چھپایا یا علانیہ ایسا کام کیا ہے میں اُسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور دیکھو تم میں سے جو بھی ایسا کریگا وہ سیدھی راہ بھٹک جائیگا

إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ

وہ تو جہاں کہیں بھی تمہیں پائیں گے تمہارے ساتھ دشمنوں کا سا برتاؤ ہی کریں گے اور تمہیں نقصان پہنچانے کیلئے دست

وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ ۝٢ لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ

درازی اور زبان درازی دونوں کرینگے اور اُنکی تو مرضی یہی ہے کہ کسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ۔ یاد رکھو قیامت کے دن تمہاری

وَلَا أَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

اولادیں یا رشتہ داریاں تمہیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔ کیونکہ اللہ تم سب کے درمیان بالکل جدائی ڈالدیگا۔ اور اللہ جو کچھ تم

بَصِيرٌ ۝٣ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ

کرتے ہو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اور تمہارے لئے تو ابراہیم اور اُسکے ساتھیوں میں پیروی کیلئے ایک اچھا نمونہ ملسکتا ہے۔ جبکہ انہوں

إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ

نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور اُن سے جنکو تم اللہ کو چھوڑ کر پوج رہے ہو بیزار ہیں۔ ہم تمہارے دین سے منکر ہیں۔

اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ

جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لے آؤ۔ ہمارے اور تمہارے درمیان کھلم کھلا دشمنی اور بغض رہیگا۔ ہاں مگر ابراہیم کی

تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ

اپنے باپ کے متعلق بات کہنا وہ یہ کہ میں تیرے گناہوں کی معافی کے لئے اللہ سے دعا کروں گا۔ اور مجھے تیرے متعلق

وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ

اللہ کے سامنے کوئی اور اختیار حاصل نہیں۔ اور انہوں نے دعا مانگی اے ہمارے پروردگار ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری

أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝٤ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا

طرف متوجہ ہوئے۔ اور ہمارا ٹھکانا آخر تیرے ہی پاس ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں کافروں کے ہاتھوں آزمائش میں نہ ڈال

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝٥ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ

ہمیں معاف کر۔ اے ہمارے پروردگار تو ہی زبردست اور حکمت والا ہے۔ تم میں سے جو بھی اللہ تعالے کے

أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ

سامنے قیامت کے دن سُرخرو ہونے کی خواہش رکھتا ہو۔ اُسکے لئے ان لوگوں میں پیروی کرنے کیلئے بڑا اچھا نمونہ مِلسکتا ہے

وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝٦ ع

اور اگر کوئی اس سے منہ موڑے گا تو اللہ کو کوئی اُس کی پرواہ نہیں کیونکہ اللہ بے پرواہ ہے اور بہت سی خوبیوں کا مالک ہے۔

تفسیر

اس سورت کا نام سُورت ممتحنہ اس لئے ہے کہ اسکے اخیر میں نو مسلم عورتوں کے امتحان لینے کا ذکر ہے۔

السماء والنصف ۱۲ / ع ۱

اس سورت کے پہلے رکوع میں مسلمانوں کو ہر ایسے انسان سے جو قرآن اور رسول اللہ صلعم کی رسالت کا انکاری ہو اُس سے دوستی رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص حقیقت میں اللہ کا دشمن ہے اور جب کبھی اُسے موقع ملے گا دشمنی سے باز نہیں آئے گا۔ اور یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ کبھی بھی اپنی باتیں ایسے آدمیوں کو نہ بتائی جائیں۔ اگر کوئی ایسا کرے گا۔ اُسے گمراہ سمجھا جائے گا۔ اور آخرت میں اُس کے ساتھ گمراہوں کا سا سلوک ہوگا۔

اِسکے بعد ابراہیمؑ اور اُنکے ساتھیوں کی مثال کی پیروی کرنیکا حکم دیا گیا۔ کہ جس طرح اُنہوں نے کافروں سے قطع تعلق کیا تھا تم بھی کرو

عَادَيْتُمْ۔ تم دشمنی رکھتے ہو۔ تَبَرُّوْهُمْ۔ اُن سے نیکی کرو۔ تَوَلَّوْهُمْ۔ تم اُن کو دوست رکھتے ہو۔
اَمْتَحِنُوْهُنَّ۔ اُنکا امتحان لو۔ اُن عورتوں کو آزماؤ۔ لَا تَرْجِعُوْهُنَّ۔ اُنہیں لوٹاؤ۔ اُن عورتوں کو واپس کرو۔ عِصَمِ۔ عورتیں۔
كَوَافِرِ۔ جمع کافر۔ يُبَايِعْنَكَ۔ وہ عورتیں تجھ سے بیعت کریں۔ لَا يَسْرِقْنَ۔ وہ عورتیں چوری کریں۔ لَا يَزْنِيْنَ۔ وہ عورتیں زنا نہ کریں
لَا يَعْصِيْنَكَ۔ وہ عورتیں تیری نافرمانی کریں۔ بَايِعْهُنَّ۔ تو اُن سے بیعت کر۔ يَئِسُوْا۔ وہ نا امید ہوگئے۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ
ہو سکتا ہے کہ تمہارے اور جن کے درمیان عداوت ہے اُن میں دوستی پیدا کرے کیونکہ اس اللہ میں اتنی طاقت ہے۔ اور اللہ بہت
مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ⑦ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ
ہی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ اور جو لوگ مذہبی معاملات میں تم سے نہ لڑیں اور تمہیں تمہارے
لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ
گھروں سے نہ نکالیں اللہ تمہیں اس سے منع نہیں کرتا کہ تم اُن سے نیکی کرو اور اُنکے ساتھ انصاف سے پیش آؤ
وَتُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ⑧ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ
یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو بہت پسند کرتا ہے۔ جن لوگوں سے ملنے سے
اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ
تمہیں روکا گیا ہے وہ تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے مذہبی معاملات میں تم سے جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا۔
ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ
اور تمہارے نکالنے میں تمہارے دشمنوں کی مدد کی ان سے دوستی نہ رکھو۔ دیکھو جو اُن سے دوستی رکھیں گے وہی
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ⑨ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
سب سے بڑھ کر ظالم ہوں گے۔ اے مسلمانو جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کرکے آئیں

مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ

تو انہیں آزما لیا کرو۔ اللہ ہی اُن کے ایمان کو اچھی طرح جانتا ہے کہ کیا ہے۔ پھر اگر تمہیں وہ ٹھیک

مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا

ایماندار معلوم ہوں تو انہیں کافروں کے پاس واپس نہ بھیجو۔ وہ اب کافروں کے لئے حلال نہیں ورنہ کافر مردوں سے

هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ

نکاح کرنا ان عورتوں کیلئے جائز ہے۔ اور کافروں کا جو کچھ اُن عورتوں پر خرچ کیا ہو اُنہیں دیدو۔ اور تمہارے لئے کوئی بڑی بات

تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ

نہیں اگر تم اُن کو حق مہر دیکر اُنسے نکاح کر لو۔ اور دیکھو اب کافر عورتوں کو تم بھی نکاح میں نہ

الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ

رکھو اور جو کچھ تمہارا اُن پر خرچ ہوا ہو وہ اُنکے کافر رشتہ داروں سے وصول کر لو۔ اس طرح وہ بھی عورت کے

اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ

مسلمان ہو جانے پر تم سے وصول کر سکتے ہیں۔ یہ وہ فیصلہ ہے جو اللہ تمہارے درمیان کر رہا ہے۔ کیونکہ اللہ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے

اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ

اور اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی کفار کی طرف چلی جائے تو اُسکا بدلہ اُنسے ضرور لو۔ اور جو بدلہ اُنسے ملے اُس میں اتنا ہی انکو دیدو اور جتنا کہ

مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝١١ يٰۤاَيُّهَا

اُنہوں نے خرچ کیا ہو جنکی بیویاں کفار کی طرف چلی گئی ہوں اور جس اللہ پر تم ایمان لاتے ہو اُس سے ڈرتے رہو۔ اے نبی جب

النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا

تیرے پاس مسلمان عورتیں آئیں اور اس بات پر بیعت کرنا چاہیں کہ وہ اللہ کے شریک نہیں بنائیں گے۔

وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ

چوری نہیں کریں گی۔ زنا نہیں کریں گی۔ اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی۔ اور کوئی ایسا بہتان نہ

بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ

باندھیں گی۔ جس کو انہوں نے اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے گھڑ لیا ہو اور کسی اچھے کام میں تیری

فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

نافرمانی نہیں کریں گی۔ تو اُن سے بیعت لے لے اور اُن کیلئے اللہ سے معافی مانگ یقیناً اللہ معاف کرنیوالا اور رحم کرنیوالا ہے

رَّحِيْمٌ ۝١٢ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

اے مسلمانو۔ کبھی بھی ایسی قوم سے دوستی نہ رکھو جن پر اللہ ناراض ہو۔

النصف ع ۲

قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

وہ تو آخرت سے ایسے ہی ناامید ہو چکے ہیں جس طرح کہ کافر مُردوں سے نااُمید ہو جاتے ہیں۔

تفسیر

اِس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جو کافر اعلانیہ مسلمانوں کی مخالفت نہ کریں اور مسلمانوں کے مخالفوں کی مدد وغیرہ بھی نہ کریں۔ اُن سے مسلمانوں کو انصاف سے کام لینا چاہیئے۔ اور اُن سے نیک برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اسکے بعد اُن عورتوں کے متعلق احکام درج ہیں جو کفر چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوں۔ یا اسلام چھوڑ کر کافروں میں جا ملیں۔ اور مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ جب کوئی اُنکے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرے تو انہیں چاہیئے کہ اُسے اچھی طرح آزمالیں کہیں وہ کسی دُنیاوی مطلب کیلئے یا جاسوسی وغیرہ کیلئے تو مسلمان نہیں ہو رہا۔ اسکے بعد رسول خدا کو عورتوں سے نیک عملی کی بیعت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جس طرح مردوں پر رسول خدا صلعم کی اطاعت واجب ہے۔ اسی طرح عورتوں پر بھی۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنی عورتوں کو جاہل نہ رہنے دیں۔ اور انہیں بتائیں کہ اللہ نے اُن پر کون کون سے فرض عائد کئے ہیں۔

اخیر میں پھر ایسی قوم سے دوستی رکھنے سے منع کیا گیا ہے جو اللہ کی مرضی کے خلاف چلتی ہو۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایسے آدمیوں کی صحبت سے اپنا ایمان بھی جانے کا خطرہ ہے۔

چودہ ۱۴ آیتیں — **سُوْرَةُ الصَّفِّ** — مَدَنِيَّةٌ دو ۲ رکوع

لِمَ تَقُوْلُوْنَ ۔ تم کیوں کہتے ہو۔	لَا تَفْعَلُوْنَ ۔ تم نہیں کرتے۔	مَرْصُوْصٌ ۔ پلائی گئی۔
تُؤْذُوْنَنِيْ ۔ تم مجھے تکلیف دیتے ہو۔	زَاغُوْا ۔ وہ ٹیڑھے راستہ چلے۔	اَزَاغَ ۔ اُس نے ٹیڑھا کر دیا۔
بَعْدِيْ ۔ میرے بعد۔	اَحْمَدُ ۔ تعریف کے قابل رسول خدا صلعم کا نام۔	يُدْعٰى ۔ وہ بلایا جاتا ہو۔
لِيُطْفِئُوْا ۔ تاکہ وہ بجھائیں۔	مُتِمٌّ ۔ پورا کرنے والا۔	كَرِهَ ۔ بُرا مانا ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

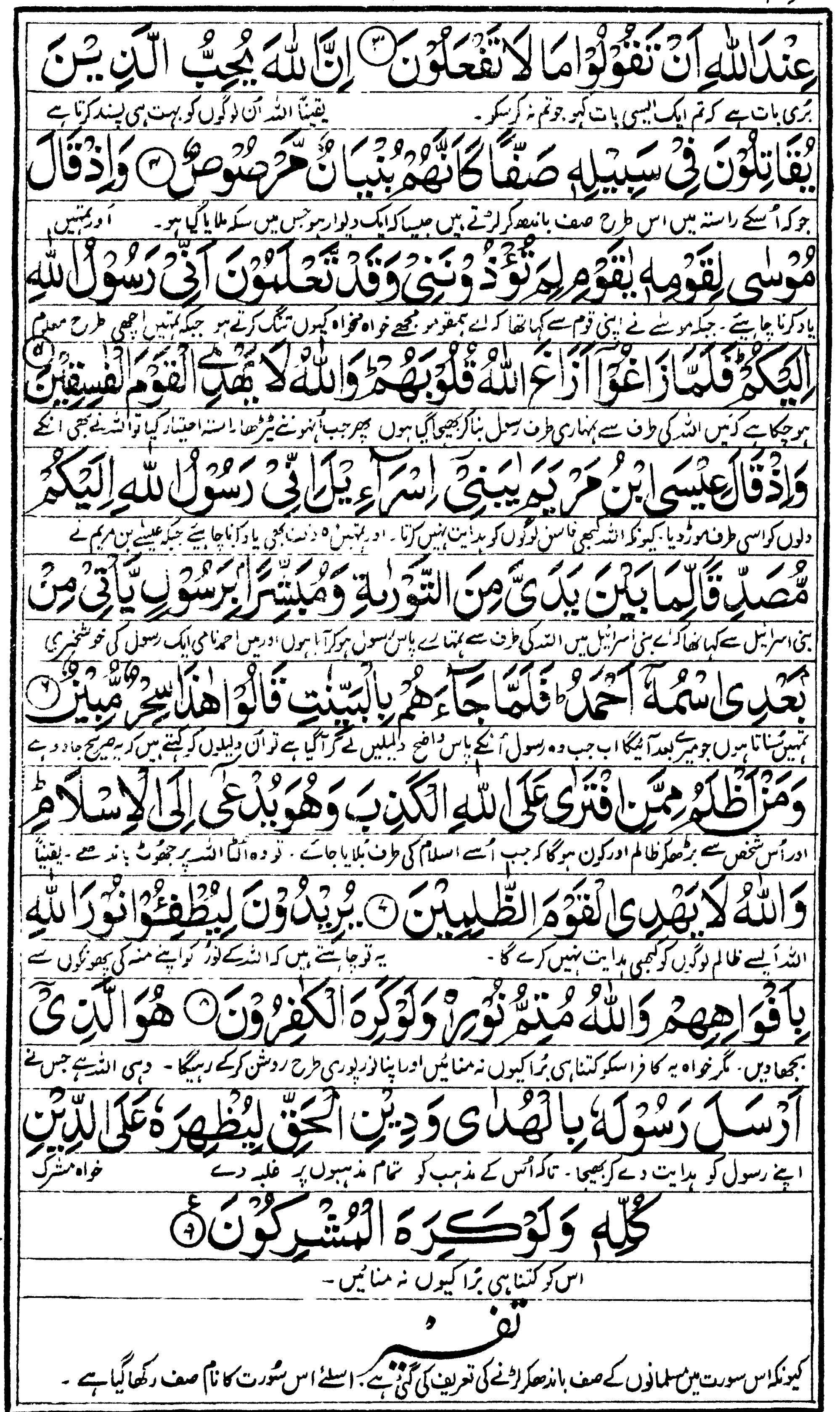
شروع کیا۔ اللہ کے نام سے بڑے مہربان اور رحم کرنے والے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾

جو چیزیں بھی آسمان اور زمین میں ہیں سب اللہ کی تسبیح کرتی ہیں۔ اور وہ اللہ بہت زبردست اور حکمت والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا

اے مسلمانو۔ تم وہ بات کہتے ہی کیوں ہو جو کر کے نہیں دکھاتے۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت



عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ

بُری بات ہے کہ تم ایک ایسی بات کہو جو تم نہ کرسکو۔ یقیناً اللہ اُن لوگوں کو بہت ہی پسند کرتا ہے

يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾ وَاِذْ قَالَ

جو کہ اُسکے راستہ میں اس طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں جیسا کہ ایک دیوار ہو جس میں سکہ ملایا گیا ہو۔ اور تمہیں

مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

یاد کرنا چاہیئے۔ جبکہ موسےٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے ہمقومو مجھے خواہ مخواہ کیوں تنگ کرتے ہو جبکہ تمہیں اچھی طرح معلوم

اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾

ہو چکا ہے کہ میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں پھر جب انہوں نے ٹیڑھا راستہ اختیار کیا تو اللہ نے بھی انکے

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ

دلوں کو اسی طرف موڑ دیا۔ کیونکہ اللہ کبھی فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔ اور تمہیں وہ زمانہ بھی یاد کرنا چاہیئے جبکہ عیسےٰ بن مریم نے

مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ

بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس رسول ہو کر آیا ہوں اور میں احمد نامی ایک رسول کی خوشخبری

بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶﴾

تمہیں سناتا ہوں جو میرے بعد آئیگا اب جب وہ رسول اُنکے پاس واضح دلیلیں لے کر آگیا ہے تو ان دلیلوں کو کہتے ہیں کہ یہ صریح جادو ہے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ

اور اُس شخص سے بڑھکر ظالم اور کون ہوگا کہ جب اُسے اسلام کی طرف بلایا جائے۔ تو وہ اُلٹا اللہ پر جھوٹ باندھے۔ یقیناً

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ

اللہ ایسے ظالم لوگوں کو کبھی ہدایت نہیں کرے گا۔ یہ تو چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے

بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِيْۤ

بجھا دیں۔ مگر خواہ یہ کافر اسکو کتنا ہی برا کیوں نہ منائیں اور اپنا نور پوری طرح روشن کر کے رہیگا۔ وہی اللہ ہے جس نے

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ

اپنے رسول کو ہدایت دے کر بھیجا۔ تاکہ اُس کے مذہب کو تمام مذہبوں پر غلبہ دے خواہ مشرک

كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ ع

اس کو کتنا ہی برا کیوں نہ منائیں۔

تفسیر

کیونکہ اس سورت میں مسلمانوں کے صف باندھکر لڑنے کی تعریف کی گئی ہے۔ اسلئے اس سورت کا نام صف رکھا گیا ہے۔

ع ۱ ۹ ۹

اس سورت کے پہلے رکوع میں اوّل تو مسلمانوں کو ایسی بات کہنے سے روکا گیا ہے۔ جو وہ کہیں اور کریں نہیں۔ اللہ چاہتا ہے کہ مسلمان جو کچھ کہیں وہ کر دکھائیں۔ تاکہ دُنیا میں اُن کی عزت قائم رہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اول ہم تو بات سوچ سمجھکر کریں۔ اور جب بات منہ سے نکالیں تو اُس کو پُورا کریں۔ جب ایک بار رسول خدا صلعم کی تابعداری کا اقرار کریں۔ تو اُس کو پھر نباہ کر دکھادیں۔ یہی مسلمان کی شان ہے۔

اسکے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کی زبانی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے آنیکی پیشگوئی بیان کیگئی ہے۔ اور پھر اہل کتاب اور کافروں کو مخاطب کرکے بتایا گیاہے۔ کہ خواہ وہ کچھ کریں۔ کتنا بُرا منائیں۔ اسلام انشاء اللہ بہت مذہبوں پر غالب آئیگا۔ ہمیں اس پیشگوئی سے خوش ہونا چاہیئے۔ اور اسلام کی تبلیغ میں خوب کوشش کرنی چاہیئے۔

تُنْجِيْكُمْ۔ وہ تمہیں بچائے نجات دے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ

اے مسلمانو کیا میں تمہیں ایسی تجارت کا پتہ بتاؤں جو کہ تمہیں دردناک عذاب سے بچا دے۔

اَلِيْمٍ ﴿۱۰﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ پر اور اُسکے رسول پر ایمان لاکر اپنے جان و مال سے اللہ کے راستہ میں

بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾

جہاد کرو۔ اگر تمہیں کچھ عقل ہے تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ تمہارے لئے بہت بہتر سودا ہے۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

تمہارے ایسا کرنے سے وہ اللہ تمہارے گناہ معاف کردیگا۔ اور آخرت میں تمہیں ایسے جنّت میں داخل کریگا جن کے

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

بیچ نہریں بہ رہی ہونگی۔ سرسبز باغوں کے اندر پاکیزہ مقام تمہیں ملیں گے۔ اور یہ بڑی بھاری کامیابی ہے۔

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

اور دوسری چیز جس کو تم پسند کروگے وہ اللہ کی امداد اور جلد فتح کا حاصل ہونا ہے۔ اور اے محمد مسلمانوں کو اسکی بشارت دیدے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ

اے مسلمانو اللہ کے مددگار بن جاؤ۔ جیسا کہ وہ لوگ اللہ کے مددگار بنے تھے جبکہ عیسٰےؑ بن مریمؑ نے اپنے ساتھیوں

مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ

سے کہا تھا کہ کون اللہ کے راستے میں میرا مددگار بنتا ہے۔ اُس کے ساتھیوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَكَفَرَتْ

سو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو حضرت عیسےٰ پر ایمان لے آیا۔ بنتے ہیں۔

طَّآئِفَةٌ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ﴿۱۴﴾

اور ایک گروہ نے انکار کیا پھر ہم نے ایماندروں کی مدد کی اور وہ اپنے دشمنوں پر غالب آ گئے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ دُنیاوی عیش و عشرت کو چھوڑ کر اگر انسان اللہ پر ایمان لا کر اُسکے راستہ میں کام کرے تو یہ اُسکے لئے بہت بہتر ہے۔ اس سے اُسے دین بھی حاصل ہوگا دُنیا بھی۔ دین اس طرح کہ اللہ تعالےٰ اُسکے گناہ معاف کر دینگے اور دُنیا اس طرح کہ اُسے ہر معاملہ میں اللہ کیطرف سے مدد ملیگی۔ اور وہ کامیاب ہوگا۔ اسکے بعد حضرت عیسےٰ کے حالات بیان کر کے سمجھایا گیا ہے۔ کس طرح اللہ اپنے دین کی مدد کرنیوالوں کی مدد کرتا ہے۔ اور اُنہیں دُنیا میں ہی غالب اور کامیاب کرتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ اُسکے دین کے مددگار بن جائیں پھر ہمیں بھی انشاءاللہ وہ اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں دونوں میں کامیاب کرے گا۔

گیارہ آیتیں سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ دو رکوع

یَلْحَقُوْا۔ وہ ملے۔ حُمِّلُوْا۔ وہ اُٹھوائے گئے۔ لَمْ یَحْمِلُوْا۔ اُنہوں نے نہیں اُٹھایا۔

اَسْفَارًا۔ کتابیں۔ تَمَنَّوُا۔ تم تمنا کرو۔ لَا یَتَمَنَّوْنَهٗ۔ وہ اُسکی تمنا نہیں کریں گے۔

تَفِرُّوْنَ۔ تم بھاگتے ہو۔ مُلٰقِیْكُمْ۔ تم سے ملیگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع کیا گیا۔ اللہ کے نام سے نہایت مہربان اور رحم کرنے والے

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

ہر ایک چیز جو آسمانوں اور زمین کے اندر ہے اللہ کی تسبیح کر رہی ہے۔ جو کہ تمام جہانوں کا مالک ہے۔ تمام عیبوں سے

الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ﴿۱﴾ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

پاک اور زبردست حکمت والا ہے۔ وہی اللہ ہے جس نے اَن پڑھوں میں سے ایک اُن ہی میں ایک رسول پیدا کیا جو کہ اُنکے سامنے

یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ

اُسکی بھیجی ہوئی آیتیں پڑھتا ہے۔ اور اِنہیں گناہ سے پاک کرتا ہے۔ اِنہیں کتاب اور حکمت کی باتیں سکھلاتا ہے۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲﴾ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ

حالانکہ اس سے پہلے وہ سب کے سب صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔ اور وہی رسول اُنکے لئے بھی ہے

ع ۲ ۵ / ۱۰

لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ

جو ابھی تک اِن اَن پڑھوں سے ملے تک نہیں۔ اور وہ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔ یہ نبوت اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے

يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿۴﴾ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ

یہ عزت دیتا ہے۔ اور یاد رکھو اللہ بہت بڑے فضل و کرم والا ہے۔ اُن لوگوں کی مثال جنکو توریت کی فرمانبرداری کے لئے

لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا

کہا گیا تھا ایسی ہے جیسے کہ ایک گدھا ہو جس پر کتابیں لدی ہوں۔ دیکھو جو لوگ اللہ کی آیات کو جھٹلائیں اُنکی کتنی

بِآيَاتِ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿۵﴾ قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا

بُری مثال ہے۔ اور یقیناً اللہ ایسے ظالم لوگوں کو کبھی ہدایت نہیں کرے گا۔ اے محمدؐ کہدے اے یہودیو اگر اور لوگوں کو

إِنْ زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلّٰهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ

چھوڑ کر خاص تم ہی اللہ کے چہیتے ہو اور اگر تم یہ سچ کہہ رہے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ اور ان ظالموں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ یہ

صٰدِقِينَ ﴿۶﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ

اپنے ان بُرے اعمال کی وجہ سے جو اپنے ہاتھوں پر کرچکے ہیں۔ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔

بِالظّٰلِمِينَ ﴿۷﴾ قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ

ان سے کہدے اے یہودیو وہ موت جس سے تم اِتنا بھاگ رہے ہو۔ وہ تم آکے رہیگی۔

ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۸﴾ ع ۸ ۱

پھر اُسکے بعد تم اُس چھپے اور ظاہر سب کچھ جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤگے۔ پس وہی تمہیں ٹھیک ٹھیک بتائیگا کہ تم کیا کرتے ہو

تفسیر

اس سورت کا نام سورت جمعہ اسلئے ہے کہ اسمیں جمعہ کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔ اس سورت کے پہلے رکوع میں اللہ تعالےٰ نے اہل عرب پر اپنی مہربانی جتلائی ہے۔ کہ اُس نے اپنی مہربانی سے اُن میں ہی ایک ایسا رسول بھیجا جو کہ اُنکو کفر و شرک سے پاک کرتا ہے اور اسکے علاوہ اُنہیں کتاب اللہ کی تعلیم دیتا ہے۔ اور پھر یہ بتلایا ہے کہ اب جو بھی انسان اس دنیا میں پیدا ہونگے سب پر واجب ہے کہ رسول خدا صلعم کی نبوت پر ایمان لائیں کیونکہ اُنکی نجات کا ذریعہ بھی قرآن کریم ہی ہوگا جو کہ نبی آخرالزمان لیکر آئے ہیں۔ اسکے بعد یہودیوں سے جو کہ اپنے آپ کو اللہ کے چہیتے سمجھتے تھے کہا گیا ہے۔ یہ ایسے بیوقوف ہیں کہ توریت کے احکام کو نہیں مانتے مگر اسکو سروں پر اُٹھائے ہوئے ہیں جیسے کہ گدھے پر کتابیں لدی ہوتی ہوں۔ نہ گدھے کو کتابوں سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے نہ ان کو حقیقت میں اللہ کی بھیجی ہوئی کتاب کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ ہم اس پر عمل کریں نہ کہ ہم اُسے اونچے مقام پر رکھ چھوڑیں اور اس کو کبھی ہاتھ بھی نہ لگائیں اللہ مسلمانوں کو توفیق دے۔ کہ وہ اللہ کی کتاب کو سوچ سمجھ کر پڑھیں اور اس پر عمل کریں اور یہودیوں کی طرح نہ کریں۔



نُوْدِیَ - پکارا جائے۔ قُضِيَتِ - پوری ہو جائے۔ فَانْتَشِرُوْا - پس تم پھیل جاؤ۔
تَرَكُوْكَ - تجھے وہ چھوڑ دیتے ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

اے مسلمانو۔ جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کی عبادت

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩﴾

کیلئے تجارت وغیرہ کو چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہو۔ اگر تم ذرا غور کرو تو یہ تمہارے لئے ہی بہتر ہے۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ

اور پھر جب نماز پوری ہو چکے۔ تو پھر زمین میں پھیل جایا کرو۔ اور اللہ کا فضل ڈھونڈھا کرو۔

اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠﴾ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً

اور اللہ کو بہت کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم دین و دنیا میں کامیاب رہو۔ اے محمدؐ جب بھی یہ لوگ کوئی تجارت کا کاروبار

اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ

یا کھیل تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو تجھے اکیلا کھڑا چھوڑ کر اُس کی طرف بھاگ جاتے ہیں۔ ان سے کہدے اگر تم صبر سے کام لو اور نماز کو چھوڑ کر

اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿١١﴾ ع

ع ٢ ١٢

نہ جاؤ۔ تو جو تمہیں اسکا اجر اللہ کی طرف سے ملنے والا ہے وہ اس تجارت سے اور کھیل تماشہ سے کہیں بڑھ کر ہے اور یاد رکھو سب روزی دینے والوں میں سے بہتر روزی دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جمعہ کی نماز کیلئے تمام کاروبار چھوڑنے کی نصیحت کی ہے۔ اور اللہ کی عبادت کا حق بھی یہی ہے کہ اُسکی عبادت کیلئے تمام کاروبار چھوڑ دیئے جائیں۔ اور پھر یہ تعلیم دی گئی ہے کہ نماز کے بعد ہاتھ پہ ہاتھ دھر کے نہ بیٹھ جاؤ۔ اپنی روزی کمانے کیلئے چلو پھرو۔ تجارت کرو۔ محنت مزدوری کرو۔ لیکن یہ سب کچھ ہو مگر اللہ تعالیٰ کو نہ بھولو۔ ہر کام اُس کا خیال رہے۔ اس کے بعد جو لوگ نماز میں غفلت برتیں یا جلدی کریں اُنہیں نصیحت کی گئی ہے کہ اگر تمہیں رزق کا فکر ہے تو رازق خدا ہے۔ وہ تمہیں بہتر رزق دے گا۔ اُس کی عبادت کو چھوڑ کر اور کسی کام کی طرف مشغول نہ ہو۔ یہ باتیں سب عمل کرنے کی ہیں۔ اللہ ہمیں ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

گیارہ آیتیں | سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ | دو رکوع

نَشْهَدُ - ہم گواہی دیتے ہیں۔ تَسْمَعْ - تو سنتا ہے۔ تو سنے۔ خُشُبٌ - لکڑیاں۔
مُسَنَّدَةٌ - دیوار سے لگی ہوئی۔ فَاحْذَرْهُمْ - تو اُن سے ڈر۔ لَوَّوْا - وہ پھیرتے ہیں۔
رَجَعْنَا - ہم لوٹیں۔ لَيُخْرِجَنَّ - ضرور نکال دے گا۔ اَلْاَعَزُّ - زیادہ عزت والا۔ اَذَلَّ - زیادہ ذلیل۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ منافق تیرے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں۔ کہ ہم تو دل سے گواہی دیتے ہیں۔ کہ تم اللہ کے رسول ہو۔ اور اللہ بھی اچھی

اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْۤا

طرح جانتا ہے۔ کہ تو اس کا رسول ہے۔ مگر اللہ اس بات کی بھی شہادت دیتا ہے کہ منافق بالکل جھوٹ بکتے ہیں۔ دل سے تمہیں رسول نہیں جانتے۔

اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

اپنی قسموں کو انہوں نے آڑ بنا رکھا ہے۔ اور اوروں کو بھی اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو کچھ بھی یہ کر رہے ہیں۔ بہت ہی برا ہے۔

يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ

اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پہلے تو ایمان لائے۔ پھر بعد میں کفر کو اختیار کر لیا۔ اور وہ کفر ان کے دلوں پر چھا گیا ہے۔ بس اب یہ کچھ سوچتے

لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ

سمجھتے ہی نہیں۔ اے محمدؐ جب تو انہیں دیکھتا ہے۔ تو تجھے ان کا ظاہری ڈیل ڈول بہت بھلا معلوم ہوا۔ اور اگر کوئی بات کرتے ہیں

لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ

تو تو اچھی طرح سنتا ہے۔ یہ کسی کام کے نہیں۔ یہ تو ایسے ہیں جیسے لکڑیاں دیوار کے ساتھ کھڑی کر دی گئی ہوں۔ جہاں کہیں زور کی

هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ

آواز ہوئی۔ انہوں نے سمجھا۔ کہ ہم پر بجلی گری۔ تو یہ تیرے دشمن ہیں ان سے بچ۔ اللہ ان کو تباہ کرے۔ کدھر بہکے جا رہے ہیں۔ جب ان سے کہا

تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ

جاتا ہے۔ کہ رسول اللہ کی طرف آؤ تا کہ وہ تمہارے لئے بخشش طلب کرے۔ تو فوراً سر پھیر لیتے ہیں۔ اور تکبر میں آ کر رسول

وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۵﴾ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ

اللہ کی طرف آنے سے رک جاتے ہیں۔ اے محمدؐ تو ان کیلئے اللہ سے بخشش طلب کرے یا نہ کرے۔ ان کیلئے برابر ہے۔

لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۶﴾ هُمُ

اللہ ان کو کبھی نہیں بخشے گا۔ یقیناً اللہ ایسے فاسق لوگوں کو ہدایت پر نہیں لائے گا۔ یہ تو وہی لوگ ہیں۔ جو کہ اپنے

الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ

بھائی بندوں سے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا کے ساتھیوں پر کوئی پیسہ خرچ نہ کرو۔ جب تک کہ وہ یہاں سے بھاگ نہ جائیں۔

وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۷﴾

حالانکہ یہ منافق یہ نہیں سوچتے۔ کہ اللہ کے پاس تو آسمانوں اور زمین کے خزانے ہیں۔ وہ مسلمانوں کی مدد کر سکتا ہے

وقف لازم

يَقُولُونَ لَئِن رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۚ

اور کہہ رہے ہیں اگر ہم مدینہ میں واپس لوٹے۔ تو وہاں جاکر سب عزت والے مشورہ کر ان ذلیلوں کو نکال دیں گے۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۸﴾

ع ۸ / ۱۳

ان منافقوں کو یہ معلوم نہیں۔ کہ عزت تو حقیقت میں اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہی ہے۔

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ منافق کسی کے بھی دوست نہیں ہوتے اور کچھ کر بھی نہیں سکتے۔ عموماً بزدل ہوتے ہیں مسلمانوں کو ان سے ڈرنا چاہیئے اور ان سے پرے رہنا چاہیئے۔ اور اخیر میں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ انجام کار مسلمان باعزت ہوں گے۔ اور منافق رسوا ہوں گے۔

لَا تُلْهِكُمْ۔ تمہیں غافل نہ کر دے۔ أَخَّرْتَنِي۔ تو نے مجھے مہلت دی۔ أَصَّدَّقَ۔ میں صدقہ کرتا خیرات کرتا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ۚ

اے ایمان والو۔ دیکھو کہیں تمہارے مال اور اولاد اللہ کی اس نصیحت سے غافل نہ کر دیں۔ دیکھو جو بھی مال اور اولاد

وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿۹﴾ وَأَنفِقُوا مِن مَّا رَزَقْنَاكُم

میں پڑ اس سے غافل ہو جائے گا۔ وہ سراسر نقصان میں رہے گا۔ اور دیکھو پیشتر اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت

مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ

آجائے۔ اور وہ یہ کہے۔ کہ اے میرے مالک اگر تو مجھے تھوڑی سی مہلت دیتا۔ تو میں کچھ خیرات کرتا۔ اور نیک بندوں سا ہو جاتا

أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۰﴾ وَلَن يُؤَخِّرَ

جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے۔ اس میں سے اللہ کے رستہ میں خرچ کرو۔ اور یاد رکھو جب کبھی کسی کی موت

اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۱﴾

ع / ۱۴

آجاتی ہے۔ تو پھر اُسے ایک لمحہ کی بھی مہلت نہیں دیتا۔ کیونکہ اللہ جانتا ہے۔ کہ مہلت ملنے کے بعد ہم تم کیا کرو گے۔

تفسیر

اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آگاہ کیا ہے۔ کہ وہ مال اور اولاد سے اتنی محبت نہ رکھیں کہ اللہ کو بھی بھول جائیں اور جب موت آنے لگے تو پھر اللہ سے دعائیں کریں۔ اور اپنے کئے پر پشیمان ہوں نہیں چاہیئے۔ کہ اللہ کی راہ میں ہر طرح سے ہر وقت کمربستہ رہیں۔ اور جہاں موقعہ ملے اللہ کی راہ میں مال و دولت خرچ کریں۔ اور اسلام کا مطلب بھی یہی ہے۔ کہ مسلمان جب بھی اللہ کا حکم ملے۔ اس کے سامنے جھک جائے۔ اور ہم سب کو پورے پورے مسلمان بننے کی توفیق دے۔

سُورَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ

اٹھارہ آیتیں | دو رکوع

صَوَّرَكُمْ۔ تصویریں شکلیں۔ لَتُبْعَثُنَّ۔ تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔ تَغَابُن۔ ہار جیت۔ غبن۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کیا گیا۔ پروردگار کے نام سے نہایت مہربان اور رحم کرنے والے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

ہر ایک چیز جو اس آسمان اور زمین کے اندر ہے۔ اللہ کی تسبیح کر رہی ہے۔ بادشاہت بھی اسی اللہ کے لئے ہے۔ اور سب

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ

تعریف بھی اسی کے لئے ہے۔ اور وہ ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا۔ پھر تم میں سے کوئی تو ایسا ہے منکر ہے

مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ② خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اور کوئی ایماندار ہے۔ اور یاد رکھو جو کچھ تم کرتے ہو۔ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ اسی نے آسمانوں اور زمین کو عین مصلحت کے مطابق

بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ③ يَعْلَمُ

بنایا ہے۔ اور اسی نے تمہیں یہ شکلیں دیں۔ یاد رکھو پھر سب کو اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ جو کچھ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ

آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم چھپا چھپا کر کرتے ہو۔ یا جو تم اعلانیہ کرتے ہو۔ وہ سب جانتا ہے۔

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

کیونکہ وہ دلوں تک کے بھیدوں کو جاننے والا ہے۔ اے انسانو۔ کیا تمہارے پاس ان پہلے کافروں کے حالات نہیں پہنچے۔

مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ

جنہوں نے کفر کیا تھا۔ اور پھر اپنے کئے کا وبال انہوں نے چکھا۔ اور آخرت میں ان کے لئے اور بھی دردناک عذاب ہے۔ اور ان پر

كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا

وبال آنے کی وجہ یہ تھی۔ کہ ان کے پاس ان کی طرف بھیجے ہوئے رسول واضح دلیلیں لے کر پہنچے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ کیا یہ انسان

وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ⑥ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا

ہمیں ہدایت دیں چنانچہ انکار کرتے ہوئے انہوں نے منہ پھیر لیا۔ اللہ نے بھی ان سے بے پرواہی اختیار کی کیونکہ وہ تو ہے بے پرواہ اور ہر طرح کی

اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ

خوبیوں کا مالک ہے۔ اے محمد ان کافروں نے گمان کر رکھا ہے کہ یہ دوبارہ نہیں اٹھائے جائیں ان سے کہدے میرے پروردگار کی قسم تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے۔ اور پھر تمہیں بتایا

وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑦ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ

جائے۔ کہ تم نے دنیا میں کیا کیا تھا۔ اور یہ دوبارہ اٹھانا تو اللہ کیلئے بالکل آسان ہے۔ اے لوگو اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جو نور ہم نے اتارا ہے اس پر ایمان لاؤ

وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑧ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ

اور جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اللہ اس کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور دیکھو جس دن وہ تمہیں حشر کے وقت سب کو اکٹھا کرے گا۔ اور وہی دن تمہاری ہار جیت کا دن ہے

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ

پس جو اللہ پر ایمان لایا ہوگا۔ اور اس نے اچھے کام کئے ہوں گے۔ اللہ اس کی بُرائیاں دور کردے گا۔ اور اُس کو ایسی جنت میں

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ

جس کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہی ایک

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ

بڑی بھاری کامیابی ہے۔ اوس کے برخلاف جنہوں نے کفر کو اختیار کیا ہوگا۔ اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا بھی ہوگا۔

اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۰ ع

وہ دوزخی ہوں گے۔ اور اس دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ کتنا بُرا ٹھکانا ہوگا۔

تفسیر

اس سورہ کا نام تغابن اس لئے ہے کہ اس میں قیامت کے دن کو تغابن کے نام سے پکارا گیا ہے اور تغابن کے معنے ہیں ہارنا یا جیتنا کیونکہ قیامت کے دن اصلی پتہ چلے گا۔ کہ کون کامیاب ہوا ہے۔ اور کون ناکامیاب اس لئے قیامت کے دن کو یوم التغابن کہا گیا ہے۔ اور پھر اسی رکوع میں بتا دیا ہے۔ کہ کامیاب کون ہوں گے اور ناکامیاب کون ہوں گے۔

اور پھر کامیابی کا رستہ دیکھنے کے لئے اللہ نے انسان کو قرآن جیسا نور دیدیا۔ اب انسان کا فرض ہے۔ کہ رسول خدا پر ایمان لا کر اس قرآن سے ہدایت حاصل کرے۔ اور خواہ مخواہ قیامت کے دن نقصان میں نہ رہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ

اے انسانو دیکھو جو بھی مصیبت آتی ہے وہ اللہ ہی کے حکم سے آتی ہے مگر جو اللہ پر ایمان لے آئے۔ اللہ اس کے دل کو مصیبت میں صبر کی ہدایت کردیتا ہے۔

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۱ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ

اور اللہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔ اور اللہ کی اطاعت کرو۔ اور رسول کے حکموں کی اطاعت کرو۔ اگر تم اس سے منہ موڑو گے۔ تو رسول کا کچھ نہیں

فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۱۲ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

بگاڑو گے۔ ہمارے رسول پر تو صرف اللہ کے پیغام کو کھول کر پہنچا دینا فرض ہے۔ اور سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں مسلمانوں کو صرف اسی پر بھروسہ کرنا

الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۳ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا

چاہیئے۔ اے مسلمانو۔ تمہاری بیویوں اور اولادوں سے ہی اکثر تمہارے دشمن ہیں۔ ان سے ڈرو۔ اگر تم انہیں معاف کردو ان سے

لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

درگذر کرو۔ اور ان کے قصور بخش دو۔ تو اللہ بھی تمہیں معاف کردے گا۔ یقیناً وہ بھی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

رَّحِيْمٌ ۝۱۴ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ

یقیناً یہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہاری آزمائش کا سبب ہیں۔ اگر تم اس آزمائش میں کامیاب رہے تو اللہ کے نزدیک اس کا بڑا اجر ہے

عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا

اور دیکھو جہاں تک بھی تم سے ہو سکے۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اس کے احکام سن کر۔ ان کی تابعداری کرو۔ اور اس کے رستہ میں

خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

خرچ کرو۔ یہ تمہارے لئے ہی بہتر ہو گا۔ اور جو اپنے نفس کی بخیلی عادت سے بچا لیا گیا۔ یقیناً بس وہی کامیاب ہو گا۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ

اور اگر تم اللہ کے رستہ میں بہتر طریقہ سے قرض دو گے تو وہ اس کو دگنا کر کے تمہیں دے گا۔ وہ تمہارے گناہ بھی معاف بھی کر دے گا۔ کیونکہ

شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۙ ﴿۱۷﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ع ۲ ۸ ۱۶

وہ اللہ تو بہت ہی قدر دان اور بردبار ہے۔ اور وہ سب چھپی ہوئی باتوں اور ظاہر باتوں کو جاننے والا۔ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ مال اولاد اور بیویاں وغیرہ سب انسان کی آزمائش کا سبب بنتی ہیں چنانچہ ہو سکتا ہے کہ انسان ان کی محبت میں پھنس کر اللہ کے احکام کو پس پشت ڈال دے۔ یا ان میں سے کسی ایک سے زیادہ محبت کرتے ہوئے دوسرے کا حق ادا نہ کرے ہمیں اس آزمائش میں کامیاب ہونے کیلئے۔ اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہیئے۔ اس کے بعد کہا گیا ہے کہ جہاں تک بھی انسان سے ہو سکے اللہ کے حکموں کی اطاعت کرے۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرے کیونکہ یہی نیک کام آخرت میں اس کے کام آئیں گے بیوی بچے یا مال و دولت کام نہیں آئیں گے

بارہ آیتیں ۱۲	سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ	دو رکوع ۲

اَحْصُوْا۔ تم شمار کرو۔ فَارِقُوْهُنَّ۔ ان عورتوں کو جدا کر دو۔ مَخْرَجًا۔ نکلنے کا راستہ۔
لَا يَحْتَسِبُ۔ وہ گمان نہیں کرتا۔ يَئِسْنَ۔ وہ عورتیں ناامید ہو جائیں۔ لَمْ يَحِضْنَ۔ انہیں حیض نہ آئے۔
اُولَاتُ الْاَحْمَالِ حمل والیاں۔ يَضَعْنَ۔ وہ وضع کریں پورا کریں جنین۔ اَسْكِنُوْهُنَّ۔ ان عورتوں کو رکھو۔
سَكَنْتُمْ۔ تم رہو۔ وُجْدِكُمْ۔ تمہارے مقدور کے مطابق۔ اْتَمِرُوْا۔ ٹھیرالو۔
تَعَاسَرْتُمْ۔ ایک دوسرے کو تنگ کرو۔ عُسْرٍ۔ تنگی۔ يُسْرًا۔ فراخی۔ يُحَدِّثُ۔ بیان کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا

اے نبی ان مسلمانوں کو سنا دے۔ کہ جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو۔ تو مقررہ عدت کیلئے طلاق دو۔ اور اس عدت کو شمار کرو۔

الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ

اور دیکھو اس اللہ سے ڈرتے رہو جو تمہارا پروردگار ہے۔ ان طلاق دی ہوئی عورتوں کو ہرگز گھر سے بھی نہ نکال دو۔ مگر سوا اس

أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ

حالت کے وہ صریح بے حیائی کے مرتکب ہوں۔ اور انہیں بھی چاہیئے۔ کہ عدت سے پہلے خود وہ گھر سے نہ نکلیں یہ اللہ کی مقرر کی ہوئی حدیں ہیں جو بھی ان

اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا ①

حدوں کو توڑے گا۔ یقیناً وہ اپنی جان پر ظلم کریگا۔ اور اے نبی تجھے معلوم نہیں۔ کہ اللہ اس کے بعد کیا حکم دے گا۔ ہاں تو جب وہ عورتیں اپنی

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا

عدت کی مدت کے قریب پہنچ جائیں۔ تو پھر یا تو انہیں اچھے طریقہ سے گھر میں رکھ لو۔ یا پھر انہیں اچھے طریقہ سے جدا کر دو۔ اور ہر معاملہ میں

ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ يُؤْمِنُ

اپنے میں سے دو انصاف پسند آدمیوں کو گواہ بنا لو۔ اور اللہ کے لئے گواہی پر قائم رہو۔ تم میں سے جو بھی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا ② وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

رکھے گا۔ وہ ذرے دار ہے اوس کو نصیحت کی جاتی ہے۔ اور دیکھو جو بھی اللہ سے ڈرے گا۔ ضرور اللہ اس کی آسانی کیلئے کوئی راہ نکال دے گا۔ اور اُسے

لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ ۚ قَدْ جَعَلَ

ایسی جگہ سے روزی دے گا۔ جہاں سے روزی ملنے کا اُسے گمان بھی نہ ہوگا۔ اور جو بھی اللہ پر بھروسہ کرے اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ یقیناً اللہ اپنا حکم پورا کر کے رہتا ہے

اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ③ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ

اور ضرور اُس نے ہر ایک شے کیلئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔ دیکھو تمہاری بیویوں سے جو نا امید ہو چکی ہوں۔ اور تمہیں عدت شمار کرنے میں کچھ شبہ ہو۔

فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ ۚ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن

تو ان کی عدت تین مہینہ شمار کی جائے۔ اور جن کو حیض نہیں آتا اُن کی بھی عدت یہی ہے۔ اور حمل والی عورتوں کی مدت عدت اس وقت تک ہے جب کہ

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا ④ ذَٰلِكَ أَمْرُ اللَّهِ

وہ بچہ جن لیں۔ اور یاد رکھو جو بھی اللہ سے ڈرے گا۔ اللہ اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔ دیکھو یہ اللہ کا حکم ہے۔

أَنزَلَهُ إِلَيْكُمْ ۚ وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا ⑤

جو تمہیں دیا گیا ہے۔ اور جو اللہ سے ڈرے گا۔ اس کی برائیاں اس سے دور کر دے گا۔ اور اس کے اجر کو بڑھا دے گا۔

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا

اے مسلمانو۔ تمہیں چاہیئے۔ کہ اپنے مقدور کے مطابق جہاں تم خود رہو۔ اُن طلاق دی ہوئی عورتوں کو بھی وہیں رکھو۔ اور ان کو ستانے کیلئے

عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ

تنگ نہ کرو۔ اور اگر وہ بچہ جننے والی ہوں۔ تو بچہ جننے تک اُن کے اخراجات کو برداشت کرو۔ پھر اگر وہ تمہارے لئے

فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن

تمہارے بچہ کو دودھ بھی پلائیں۔ کہ دستور کے موافق آپس میں مزدوری ٹھہرا کر انہیں وہ مزدوری بھی دیدو۔ اگر تم آپس میں

تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ﴿٦﴾ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ

ایک دوسرے کو تنگ کرو تو اس سے بہتر ہے۔ کہ کوئی اور اُس بچے کو دودھ پلاوے۔ مالدار اپنی وسعت کے مطابق اس بچہ کو دودھ

قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ

پلائی پر خرچ کرے۔ اور جس کی آمدن کچھ کم ہو۔ وہ جو کچھ بھی اللہ نے اُسے دے رکھا ہو۔ اس میں سے اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرے

اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿٧﴾

اور دیکھو اللہ کسی کو بھی جس قدر کہ اس کی ہمت دے رکھی ہے۔ اس سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اگر رزق کی تنگی ہو تو فکر نہ کرو۔ اللہ بہت تنگی کے بعد فراخی کر دے گا۔

ع ۷ / ١٧

تفسیر

چونکہ اس سورت میں طلاق کے چند خاص احکام بیان کئے گئے ہیں۔ اس لئے اس سورت کا نام بھی سورۃ طلاق رکھا گیا ہے۔ اس کے پہلے رکوع میں صرف طلاق کے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ طلاق دینے کے بعد عورت کو فوراً گھر سے نہیں نکال دینا چاہیئے۔ بلکہ اس کی عدت پوری ہونے تک اس کے سب اخراجات برداشت کرنے چاہئیں اور پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جن عورتوں کو حیض نہ آتا ہو۔ اُن کی عدت کی مدت تین ماہ سمجھی جائے۔ پھر یہ بتایا ہے۔ کہ احکام جو بیان کئے گئے ہیں یہ فرض ہیں۔ ان سے منہ موڑنا کفر کے قریب ہے اور جو ان کی پوری پوری پیروی کریگا اُسے بہت بھاری اجر ملنے کی خوشخبری دی گئی ہے۔ عورتوں کے ساتھ بے انصافی اور انہیں خواہ مخواہ طلاق دینا اللہ کو ہرگز پسند نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی تعلیم دی ہے

عَتَتْ۔ اس نے سرکشی کی۔ حَاسَبْنَا۔ ہم نے حساب لیا۔ نُكْرًا۔ بہت ناپسندیدہ۔ بہت برا۔

ذَاقَتْ۔ اس نے چکھا۔ مِثْلَهُنَّ۔ اُن جیسی۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا

اور بہت سی ایسی بستیاں ہو چکی ہیں۔ جنہوں نے اپنے پروردگار کے احکام سے۔ اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی۔ چنانچہ ہم نے اُن کا بہت

شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ

سخت حساب لیا۔ اور انہیں بہت بری طرح سے عذاب دیا۔ اونہوں نے اپنے کئے کے وبال کا مزا چکھا۔ اور ان کا انجام آخر یہی ہوا

عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

کہ تباہ ہو گئیں۔ قیامت میں بھی اللہ نے اُن کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے عقل و ہوش والو تم اللہ سے ڈرو۔ اور اسی پر ایمان

يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ڕ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ڟ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَّسُوْلًا

ربع

لے آو۔ یقیناً اُس نے تمہاری نصیحت کا سامان کر دیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ تمہاری

يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

طرف اُس نے ایک ایسا رسول بھیج دیا ہے۔ جو کہ ایمان لانے۔ اور اچھے کام کرنے والوں کو کفر کے اندھیرے سے ایمان کی روشنی میں

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا

لانے کیلئے تمہارے سامنے اللہ کی کھلی کھلی آئتیں پڑھ پڑھ سناتا ہے۔ اور دیکھو جو بھی اللہ پر ایمان لائیگا۔ اور اچھے کام کریگا۔

يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ

تو وہ اس کو ایسی جنت میں داخل کرے گا۔ جس میں نہریں بہ رہی ہوں گی۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ

دیکھو اللہ نے ان کے رزق کا کیا اچھا سامان کر دیا ہے۔ اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے ہیں۔ اور زمین کو بھی

مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى

اُسی نے آسمانوں کی طرح پیدا کیا ہے۔ ان آسمانوں اور زمین کے درمیان اُس کے حکم اُترتے رہتے ہیں۔ تاکہ تمہیں معلوم

كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَىْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع ۵ ۲ ۱۸

ہو جائے۔ کہ وہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اُس نے ہر ایک شے کو اپنے علم میں گھیرا ہوا ہے۔

تفسیر

پہلے رکوع میں اللہ نے اپنے احکام بیان کئے تھے۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے۔ کہ جو اس کے احکام کو نہیں مانے گا۔ اسکا انجام ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ اُن بستیوں کا ہوا جنہوں نے اس سے پہلے۔ اللہ کے احکام کی نافرمانی کی۔ اور سمجھایا گیا ہے۔ کہ عقل و ہوش والوں کا کام یہی ہونا چاہیئے۔ کہ ان بستیوں کی ہلاکت سے عبرت حاصل کرتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کریں۔ اور کفر کے اندھیرے سے نکل کر ایمان کی روشنی میں آجائیں اس کے بعد اپنی قدرت بیان کر کے جتلایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کام کر سکتا ہے۔ اور ہر ایک چیز کو اچھی طرح جانتا ہے۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ

بارہ ۱۲ آئتیں — دو ۲ رکوع

تُحَرِّمُ۔ تو حرام کرتا ہے۔ تَبْتَغِىْ۔ تو چاہتا ہے ڈھونڈتا ہے۔ تَحِلَّةَ۔ توڑ ڈالنا کھولنا۔

اَسَرَّ۔ اُس نے راز کی بات کی۔ نَبَّاَتْ۔ اس عورت نے بتادی۔ نَبَّاَنِىْ۔ مجھے اُس نے بتایا۔

تَتُوْبَاۤ۔ تم دونوں توبہ کرو۔ صَغَتْ جھک پڑے۔ تَظٰهَرَا۔ تم دونوں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

طَلَّقَكُنَّ۔ وہ تمہیں طلاق دیدے۔ تٰٓئِبٰتٍ۔ توبہ کرنے والی عورتیں۔ عٰبِدٰتٍ۔ عبادت کرنے والی عورتیں

سٰٓئِحٰتٍ۔ روزہ رکھنے والی عورتیں۔ ثَيِّبٰتٍ۔ بیاہی ہوئی۔ قُوْۤا۔ تم بچاؤ۔

غِلَاظٌ۔ تندخو۔ اکھڑ۔ شِدَادٌ۔ سخت گیر۔ لَا يَعْصُوْنَ۔ وہ نافرمانی نہیں کرتے۔ يُؤْمَرُوْنَ۔ وہ حکم دیئے جاتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

نہایت مہربان اور نہایت رحم والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ

اے نبیؐ تو کیوں اپنی بیویوں کو راضی کرنے کے لئے۔ وہ چیز جو اللہ نے تجھ پر حلال کر رکھی ہے اسے حرام کر رہا ہے۔

اَزْوَاجِكَ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ

اور اللہ تو بہت ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ایسی قسموں کو کھول دینے کا حکم تمہیں دیا ہے

اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ

یاد رکھو۔ وہی اللہ تمہارا مالک ہے۔ اور وہ سب کچھ جانتا ہے اور حکمت والا ہے۔ چنانچہ جب نبیؐ نے اپنی

اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

بعض بیویوں سے کوئی راز کی بات کی۔ تو اُن میں سے ایک نے وہ بات دوسروں تک پہنچادی۔ اللہ نے اس بات کو پیغمبرؐ پر

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ

ظاہر کر دیا۔ پیغمبرؐ نے کچھ بات تو اسے جتلا دی۔ اور کچھ نہ جتلائی۔ جب اس بیوی کو اس کا پتہ چلا۔ تو کہنے لگی آپ کو یہ کس نے بتایا

هٰذَا ۗ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ

کہ میں نے بات کی تھی۔ تو نبیؐ نے کہا۔ مجھے اس سب کچھ جاننے والے نے بتایا تھا۔ اے نبیؐ کی بیویو اگر تم دونو توبہ کرو۔ تو بہتر ہے

صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ

ورنہ تمہارے دل تو کچھ پھر ہی گئے ہیں۔ اگر تم ایک دوسری کے ساتھ نبیؐ پر کچھ جبر کرنا چاہو۔ تو تم کچھ نہیں بگاڑ سکو گی۔ کیونکہ

جِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ④

اس کا مالک تو وہ اللہ ہے۔ اور اس کے جبریل اور تمام نیک مسلمان۔ اور تمام فرشتے اُس کے مددگار ہیں۔

عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ

اگر وہ تمہیں طلاق دیدے۔ تو اللہ ایسا کر سکتا ہے۔ کہ تمہارے بدلے۔ اسے تم سے بہتر مسلمان۔

مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤

مومن نماز گذار۔ توبہ کرنے والی۔ اللہ کی عبادت کرنے والی۔ روزہ دار۔ بیاہی۔ اور کنواری بیویاں لادے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا

اے مسلمانو۔ اپنے آپ کو اپنے اہل عیال کو۔ اس آگ سے بچاؤ۔ جس کا ایندھن

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ

آدمی اور پتھر ہیں۔ اُس آگ پر ایسے فرشتے ہیں۔ جو کہ تند خو اور سخت گیر ہیں۔ وہ اللہ کے حکم کی ذرا بھر نافرمانی

اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

نہیں کرتے۔ اور جو کچھ انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔ اُس دن کافروں سے کہا جائے گا۔

لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷﴾ ع

کہ اب عذر پیش نہ کرو۔ تم جو کچھ دنیا میں کرتے رہے ہو۔ تمہیں بس اُسی کا بدلہ ملے گا۔

ع ۱ ۷ ۱۹

تفسیر

اس سورت میں چونکہ کسی حلال چیز کے حرام نہ کرنے کے متعلق حکم دیا گیا ہے۔ اس لئے اس سورت کا نام سورت تحریم رکھا ہے۔
اس سورت کے پہلے رکوع میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مثال دے کر مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے۔ کہ وہ بھی اپنی بیویوں وغیرہ کے کہنے میں آکر کسی حلال چیز کو حرام نہ ٹھہرائیں۔ اور دوسرا اپنے خاص راز عورتوں کو نہ بتائیں۔ کیونکہ عورتیں اکثر راز کو پوشیدہ نہیں رکھ سکتیں۔ اس کے بعد مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ سے بچائیں۔ اور وہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ ہر مسلمان خود قرآن پڑھے۔ اُس پر عمل کرے۔ اور پھر اس قرآن کو اپنے بیوی بچوں کو بھی پڑھائے۔ اور صرف پڑھنے سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ قرآن کو سمجھا نہ جائے۔ اس لئے اس آیت نے ہر ایک مسلمان پر فرض کر دیا ہے۔ کہ وہ خود قرآن کو سوچ سمجھ کر پڑھے۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی پڑھائے:۔

نَصُوْحًا۔	اَتْمِمْ۔ تو پورا کر۔	اَغْلُظْ۔ سختی کر۔
عَبْدَيْنِ۔ دو بندے۔	صَالِحَيْنِ۔ وہ نیک کام کرنے والے	خَانَتَا۔ اُن دونوں نے خیانت کی۔
يُغْنِيَا۔ اُن دونوں کے کچھ کام نہ آیا۔	ابْنِ۔ تو بنا۔	

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ

اے مسلمانو۔ اللہ کی درگاہ میں سچی سچی توبہ کرو۔ ہو سکتا ہے۔ کہ تمہارا پروردگار تمہاری سچی توبہ کی وجہ سے قیامت میں تمہاری برائیاں

يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ

تم سے دور کر دے۔ اور تمہیں ایسی جنت میں داخل کرے جس میں نہریں بہ رہی ہوں۔ اور دیکھو اس دن اللہ اپنے نبی اور جو

لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ

اس کے ساتھ ایماندار رہوں گے۔ انہیں ہرگز ہرگز رسوا نہیں کریگا۔ ان کے ایمان کا نور اُن کے آگے آگے اور داہنی طرف

بِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

دوڑتا جائے گا۔ اور دعا کریں گے۔ کہ اے ہمارے پروردگار ہمارے اس نور کو ہمارے لئے پورا پورا روشن کر دے۔ اور ہم

قَدِيْرٌ ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ

کو بخش دے۔ یقیناً تو ہر ایک کام پر قدرت رکھتا ہے۔ اے نبی کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرو اور اُن پر سختی کر۔

وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۹﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا
ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ کافروں کو سمجھانے کیلئے اللہ نوح اور لوط کی بیوی کی مثال

امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا
بیان کرتا ہے۔ دونوں میرے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں۔ مگر دونوں نے

صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَّقِیْلَ ادْخُلَا
جب خیانت کی۔ تو اُن کے خاوند بھی خدا کے سامنے اُن کے کچھ کام نہ آ سکے۔ اور اُنہیں کہا گیا کہ اور داخل

النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ
ہونے والوں کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ اور مومنوں کو سمجھانے کیلئے۔ اللہ فرعون کی بیوی کی مثال دیتا ہے۔

فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ
جب کہ اُس نے فرعون کے پاس ہوتے ہوئے کہا تھا۔ کہ اے میرے پروردگار تو میرے لئے جنت میں اپنے پاس مکان بنا۔

مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾ وَمَرْیَمَ
اور مجھے فرعون اور اُس کے کاموں سے نجات دے۔ اور مجھے ان ظالم لوگوں سے بھی نجات دے۔ دوسری

ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا
مثال عمران کی بیٹی مریم کی ہے۔ جس نے اپنے نفس کو روکے رکھا۔ جس میں ہم نے اپنی بنائی ہوئی روح پھونکی۔

وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴿۱۲﴾
اور اس مریم نے اپنے پروردگار کے کلمات اور کتابوں کی تصدیق کی۔ اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔

وقف لازم

ع ۲ ۲۰

تفسیر

اس رکوع میں مسلمانوں کو کہا گیا ہے۔ کہ وہ اگر توبہ کریں۔ تو سچے دل سے توبہ کریں۔ اور سچے دل سے توبہ کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ آدمی دوبارہ کبھی بھی اُس کام کو نہ کرے جس سے ایک بار توبہ کرلے۔

اس کے بعد کافروں اور منافقوں کے ساتھ جنگ کرنے کی ہدائیت کی گئی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کافر اور منافق اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ اور سچے دل سے توبہ نہیں کرتے۔

پھر دو مثالیں دے کر کافروں کو یہ سمجھایا گیا ہے۔ کہ کسی کا اعلے خاندان میں سے ہونا۔ اس کو اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ پھر مسلمانوں کو مثال دے کر سمجھایا گیا ہے کہ اگر وہ کوئی نیک کام کریں گے۔ تو اُن کے باپ دادوں کے کافر ہونے کی وجہ سے اُسے ضائع نہیں کیا جائیگا۔ ہمیں ان دونوں مثالوں سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اپنی عالی خاندانی پر مغرور نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اپنے خاندان کی رسموں کے پیچھے پڑ کر اسلام کو قبول کرنے سے نہیں رکنا چاہیئے۔ اور بُرے کاموں سے سچے دل کے ساتھ توبہ کرنا چاہیئے۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم سچے دل سے توبہ کرکے اس کے نیک بندے بن جائیں۔



تینتیس ۳۳ آیتیں　سُوْرَۃُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ　۲ دو رکوع

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
طِبَاقًا	اوپر تلے۔	تَفٰوُتٍ	خلل۔ چوک۔	فُطُوْرٍ	شگاف۔ رخنہ۔
كَرَّتَيْنِ	دوبارہ۔	حَسِيْرٌ	ماندہ۔ تھکی ہوئی	اُلْقُوْا	ڈالے جائیں گے۔
شَهِيْقًا	چلانا۔ زور کی آواز	تَفُوْرُ	جوش زن۔ جوش مارتی	تَمَيَّزُ	غصہ کے مارے پھٹ جانے گی
فَاعْتَرَفُوْا	اعتراف کریں۔ اقرار کریں گے	سُحْقًا	لعنت۔ پھٹکار۔	ذَاتِ الصُّدُوْرِ	دلوں کی بات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى

مبارک ہے اللہ ہے جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور ہر شے پر وہ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُنِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ

قادر ہے اسی نے موت اور حیات کو پیدا کیا ہے۔ تاکہ تمہیں وہ آزمائے کہ

اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْ

تم میں کس کا کام اچھا ہے۔ وہ غالب بخشنے والا ہے اسی نے

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

تہ بہ تہ سات آسمان بنائے ہیں۔ دیکھنے والے! کیا تو اللہ کی صنعت میں

مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾

کوئی تفاوت دیکھتا ہے۔ پھر دیکھ کوئی شگاف نظر آتا ہے۔

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ

پھر دوبارہ دیکھ۔ تیری نظر تیری طرف چوندھیا کر اور تھک کر تجھ تک

خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿۴﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا

واپس آجائے گی۔ ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کے چراغوں سے

منزل ۷ ۲۹

بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُومًا لِّلشَّيٰطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ

مزین کیا ہے اور ان چراغوں کو شیاطین کی سنگساری کے لئے بنایا ہے۔ اور شیاطین کے لئے

السَّعِيرِ ۝۵ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ

آگ کا عذاب تیار کیا ہے۔ جو لوگ اپنے رب سے کفر کرتے ہیں اُن کے لیے عذاب دوزخ ہے اور وہ بُری

الْمَصِيرُ ۝۶ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝۷

جگہ ہے۔ اس میں جب وہ ڈالے جائیں گے تو اس میں اُنہیں شور سنائی دے گا۔ اور وہ ایسا جوش مارتی ہوگی

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا

گویا غیظ سے پھٹا چاہتی ہے۔ جب اس میں کافروں کا کوئی گروہ ڈالا جائے گا تو محافظان دوزخ ان سے پوچھیں گے

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ۝۸ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا

کیا کوئی ڈرانے والا پیغمبر تمہارے پاس نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے ڈرانے والا تو آیا تھا لیکن ہم نے اُسے جھٹلایا ۝۹

وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ

اور اُس سے کہا" اللہ نے تو کوئی کتاب نہیں اُتاری تم خود بڑی غلطی میں ہو"۔

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝۱۰

اور وہ یہ بھی کہیں گے" اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو دوزخی نہ ہوتے"۔ غرض کہ

فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝۱۱ إِنَّ الَّذِينَ

وہ دوزخی اپنے گناہ کا اقرار کریں گے دوزخی رحمت سے دور ہوں۔ بے شک جو

يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۱۲ وَ

اپنے رب سے بے دیکھے ڈرتے ہیں اُن کے لئے بخشش اور ثواب عظیم ہے۔ لوگو!

أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۱۳

تم اپنی باتیں چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ اللہ دل کے خیالات جانتا ہے۔

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝۱۴ ع

کیا جس نے پیدا کیا وہی نہ جانے گا؟ وہ لطیف ہے اور باخبر ہے۔

ع ۱/۱۴

تفسیر

زندگی اور موت کے فلسفہ کو چند لفظوں میں بیان کر دیا گیا ہے۔ اور جس نے بیان کیا ہے دراصل وہی اس کا حق دار بھی ہے کہ وہ انسانوں کے پیدا کرنے کے بعد اُن کے زندگی کے مقصد کو متعین کرے اور

ان کی زندگی اور اُن کی موت کی غرض وغایت کو بیان کرے۔ اس پر دلائل ہیں اور پھر انہیں باتوں کو دُہرایا گیا ہے جو خلاف ورزی کی شکل میں پیش کرنی ضرور ہیں۔

ذَلُوْلًا۔ فرش، مسخر۔ تابع۔ مَنَاكِبِهَا۔ اس کے راستے۔ يَخْسِفَ۔ دھسا دے۔

تَمُوْرُ۔ پھٹ جائے گی۔ اُلٹ پلٹ ہو جائے گی۔ حَاصِبًا۔ پتھروں کی بارش۔ نَكِيْرِ۔ میرا عذاب۔

صٰٓفّٰتٍ۔ پر کھولے ہوئے۔ يَقْبِضْنَ۔ پر سمیٹے ہوئے۔ لَجُّوْا۔ جم رہے ہیں۔

عُتُوٍّ۔ سرکشی۔ نُفُوْرٍ۔ نفرت۔ بھاگنے۔ مُكِبًّا۔ گرا ہوا۔ مُنہ کے بل۔

ذَرَاَ۔ پھیلایا۔ زُلْفَةً۔ نزدیک ہوتے۔ پاس آتا۔ تَدَّعُوْنَ۔ مانگتے۔ مانگا کرتے

يُجِيْرُ۔ پناہ دے۔ غَوْرًا۔ خشک۔ نیچے کو غائب ہو جائے۔ مَآءٍ مَّعِيْنٍ۔ پانی کی سوت۔ پانی جاری

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا

لوگو! اُسی نے تمہارے لئے زمین کو نرم بنایا ہے کہ تم اس کے اطراف میں چلو

وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ

اور اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ۔ اسی کی طرف تم کو پھر جانا ہے۔ کیا تم اللہ سے جو آسمان میں ہے ڈرتے نہیں کہ

اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ

وہ تمہیں زمین میں اس طرح دھنسا دے کہ یکایک زمین ہلنے لگے؟۔ کیا تم اس اللہ سے جو آسمان

فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ

میں ہے ڈرتے نہیں کہ وہ تم پر پتھر برسائے؟ عنقریب تم جان لوگے کہ

كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ

ہمارا ڈرانا کیسا تھا۔ اُن سے پہلے جو لوگوں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تھا اُن کے حق میں

كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؔۘ

ناخوشی کیسی ہوئی؟۔ کیا یہ لوگ اپنے اوپر پرندوں کو پر کھولے ہوئے اور سمیٹے ہوئے نہیں دیکھتے؟۔

مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ

رحمٰن (اللہ) کے سوا کون انہیں ہوا میں یوں قائم رکھ سکتا ہے؟۔ وہ ہر شے کا نگراں ہے لوگو! ایسا

هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ

کونسا لشکر تمہارے پاس ہے جو اللہ کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا؟ کفار

وقف لازم اختلافی
وقف غفران
وقف منزل

الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِىْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِىْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ

محض دھوکے میں ہیں۔ اگر اللہ رزق پہنچانا بند کر دے تو پھر کون ایسا ہے

اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِىْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِىْ مُكِبًّا

جو تمہیں رزق پہنچائے گا؟ کفار محض سرکشی اور گریز پر اڑے ہوئے ہیں۔ بھلا ایسا شخص جو اپنے منہ کے

عَلٰى وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤى اَمَّنْ يَّمْشِىْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾

بھل چلتا ہے راہ پائے گا۔ یا وہ راہ پائے گا جو راہ راست پر سیدھا چلا جا رہا ہے؟

قُلْ هُوَ الَّذِىْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ

اے محمدؐ! تو لوگوں سے کہہ "اللہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور کان، آنکھیں اور دل تمہیں

الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِىْ ذَرَاَكُمْ فِى

عطا کئے۔ لیکن تم لوگ شکر کم کرتے ہو۔" تو یہ بھی کہہ "اللہ وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا

الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

ہے اور اسی کے پاس تمہیں پھر جمع ہونا ہے۔" کفار مسلمانوں سے پوچھتے ہیں "تم سچے ہو تو بتاؤ

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا

وعدۂ قیامت کب پورا ہو گا؟" اے محمدؐ! تو کہہ "اس کا علم اللہ کو ہے۔ میں تو صاف طور پر

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ

ڈرانے والا ہوں۔" پھر جب کفار قیامت کو دیکھیں گے تو ان کے منہ فق ہو جائیں گے

كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ

اور ان سے کہا جائے گا۔ "یہی وہ دن ہے جس کا تقاضا کرتے تھے۔" اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے کہہ

اِنْ اَهْلَكَنِىَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِىَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ

"بھلا دیکھو تو اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کرے خواہ ان پر رحم کرے یہ تو بتاؤ کہ کافروں کو عذاب

عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

دردناک سے کون بچائے گا۔؟ اے محمدؐ! تو کہہ "وہی اللہ جو رحم کرنے والا ہے۔ ہم اسی پر ایمان لائے ہیں اور اسی

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ

بھروسہ رکھتے ہیں۔ عنقریب تم جان لوگے کہ صریح گمراہ کون ہے۔ اے محمدؐ! تو ان لوگوں سے پوچھ "بھلا دیکھو

اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

تو اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو آب جاری تمہیں کون دے گا۔

ع ٢

تفسیر

انسان کی ضروریات زندگی جس کے بغیر اس کا چند لمحے بھی بسر کرنا ناممکن ہے درحقیقت نہ اُس کی پیدا کردہ ہیں نہ اُس کے اختیار کی ہیں اس لئے اس میں چند کا ذکر ہے پر غور کرنے سے خدا پر ایمان لانے کے سوا چارہ نہیں۔

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ

باون ۵۲ آیتیں — دو ۲ رکوع

يَسْطُرُونَ۔ لکھتے ہیں۔ بِنِعْمَةِ۔ اپنے رب کے فضل سے۔ خُلُقٍ۔ اخلاق۔ سیرت۔

مَفْتُونُ۔ جنون۔ فتنہ تُدْهِنُ۔ ڈھیلے ہو جائیں سستی کریں حَلَّافٍ۔ قسم کھانے والے۔

مَهِينٍ۔ ذلیل۔ بیوقوف۔ هَمَّازٍ۔ عیب جو۔ طعنہ زن۔ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ۔ ادھر اُدھر لگانے والا۔ چغلخور۔

مَنَّاعٍ۔ منع کرنے والا۔ عُتُلٍّ۔ گردن کش۔ تندمزاج۔ زَنِيمٍ۔ بے نصیب۔ حرامزادہ۔

نَسِمُهُ۔ ہم داغ لگائیں گے۔ خُرْطُومِ۔ سونڈ۔ ناک۔ بَلَوْنَا۔ ہم نے آزمایا۔

لَيَصْرِمُنَّ۔ کاٹ لیں گے۔ توڑ لیں گے۔ يَسْتَثْنُونَ۔ انشاء اللہ۔ صَرِيمِ۔ جڑ سے کٹا کھیت۔

حَرْدٍ۔ بخیلی۔ صَارِمِينَ۔ پھل توڑنا ہے کاٹنے والے ہو يَتَخَافَتُونَ۔ چپکے چپکے باتیں کرتے۔

يَتَلَاوَمُونَ۔ ملامت کرتے ہوئے۔ رَاغِبُونَ۔ رغبت کرنے والے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝۱ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۝۲

اے محمدؐ قسم ہے قلم کی اور لوگوں کی تحریر کی تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ نہیں ہے۔

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝۳ وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝۴

اور تیری تبلیغ رسالت کا اجر کم ہونے والا نہیں ہے۔ تو صاحب اخلاق عظیم ہے۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ۝۵ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝۶ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ

پس اے محمدؐ! عنقریب تو دیکھے گا۔ اور وہ (تیرے دشمن بھی) دیکھیں گے کہ کون تم میں دیوانہ ہے۔ تیرا رب

أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝۷ فَلَا

خوب جانتا ہے کہ اُس کی راہ سے کون بہکا ہوا ہے۔ اور کون راہ پر ہے۔ جھٹلانے والے

تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٨﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ

مشرکین کا کہنا نہ ماننا وہ چاہتے ہیں کہ تو نرمی کرے تو وہ بھی نرمی کریں۔ تو کسی ایسے

كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿١١﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

شخص کا کہنا کبھی نہ ماننا۔ جو قسمیں کھاتا ہے۔ ذلیل ہے۔ طعنہ زن ہے۔ چغلخور ہے۔ نیکی سے رُکنے والا ہے۔ حد سے بڑھا ہوا ہے

اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿١٣﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١٤﴾

گنہگار ہے۔ بدخو ہے۔ اس کے علاوہ حرامزادہ ہے۔ اس لئے کہ وہ صاحب مال اور صاحب اولاد ہے۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى

جب اس کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ کہتا ہے "یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں"۔ عنقریب ہم اس کے ناک پر

الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا

داغ لگائیں گے۔ ہم نے ان کافروں کو ویسا ہی آزمایا ہے جیسا کہ صاحب باغ کو آزمایا تھا۔ انہوں نے یہ قسم کھائی تھی

لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا

کہ ہم کل صبح کو اس کا پھل توڑیں گے" اور انشاء اللہ نہ کہا تھا۔ تیرے رب کی طرف سے ایک

طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾

بلا اس باغ پر پھر گئی وہ سوتے ہی رہے اور باغ ڈھیر ہو کر رہ گیا۔

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

صبح ہوتے ہوتے ایک نے دوسرے کو پکارا کہ پھل توڑنے ہیں تو باغ پر علی الصباح

صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا

پہنچو۔ وہ چھپتے ہوئے یہ کہتے چلے کہ کوئی مسکین آج تمہارے باغ میں

الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿٢٤﴾ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا

داخل نہ ہونے پائے۔ اور وہاں سویرے وہ اس طرح پہنچے گویا اپنے ارادہ پر انہیں قدرت حاصل ہے۔ پھر جب

رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٢٧﴾ قَالَ

باغ کو دیکھا تو کہنے لگے "ہم راہ بھول گئے ہیں۔ بلکہ راہ نہیں بھولے ہیں ہم بدنصیب ہیں۔ اُن میں جو بہتر

اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ

آدمی تھا اس نے کہا "کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا اللہ کی تسبیح کیوں نہیں کرتے ؟" پھر سب نے کہا "ہمارا رب پاک ہے۔

اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿٣٠﴾

اور ہم قصوروار ہیں"۔ اور ایک نے دوسرے کو ملامت شروع کی

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا

اور پھر سب نے کہا "ہلاکی ہو ہماری کہ ہم ہی حد سے بڑھ گئے تھے۔ عجب نہیں کہ ہمارا رب ہم کو اس سے بہتر باغ دے۔

مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ

اب ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اے محمدؐ! ناشکروں پر اسی طرح دنیا میں عذاب ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھیں تو

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع

عذاب آخرت اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔

ع ۴ ۳ وقف لازم

تفسیر

قسم اور جواب قسم سے علم کی عزت ظاہر ہے۔ یہ عجیب ہے کہ دنیا کے سب سے زیادہ عقلمند کو دنیا کے بیوقوف دیوانہ کہیں۔ مگر جب اپنے کو آزاد سمجھ لیا جائے اور خدا کی بندگی سے منہ موڑ لیا جائے تو پھر یہ سب آسان ہو جاتا ہے یہاں تک بہی انسان فرعون و نمرود بن جاتا ہے اسی سلسلے میں بدخلقی کی چند باتوں سے بھی آگاہ کر دیا گیا ہے جس سے انسان ابنائے جنس میں ذلیل ہو جاتا ہے اور ان کے لئے مضر ثابت ہوتا ہے۔ پھر ایک ایمان والے اور ایک بے ایمان کی حکایت بیان کی گئی ہے۔

فائدہ۔

جب کوئی وعدہ کرنا ہو یا کسی کام کے کرنے کا ارادہ کیا جائے تو انشاء اللہ کہنا چاہیے۔

تَدْرُسُوْنَ۔ پڑھتے ہو۔ تَخَيَّرُوْنَ۔ اختیار کرتے ہو۔ پسند کرتے ہو۔ زَعِيْمٌ۔ ذمہ دار۔ ضامن۔

مَغْرَمٍ۔ تاوان۔ مُثْقَلُوْنَ۔ بوجھل میں دبے جاتے ہیں۔ صَاحِبِ الْحُوْتِ۔ {مچھلی والے حضرت یونس ع}

مَكْظُوْمٌ۔ غمزدہ۔ تَدَارَكَ۔ پالیا۔ نُبِذَ۔ ڈالا جاتا۔

عَرَآءِ۔ بنجر زمین۔ مَذْمُوْمٌ۔ ملامت کیا گیا۔ بدحالی۔ يُزْلِقُوْنَ۔ پھسلا دیں۔ پھسلا دیں۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ

پرہیزگاروں کے لئے اُن کے رب کے پاس نعمت والے باغ ہیں۔ کیا ہم فرمانبرداروں کو

كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ

گنہگاروں کی طرح کر دیں گے؟ لوگو تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسی باتیں کرتے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے جس میں

تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ

تم پڑھتے ہو؟ کہ جو پسند کرو گے وہی پاؤ گے؟ کیا تم نے ہم سے قسمیں

عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ سَلْهُمْ

لے رکھی ہیں جو قیامت تک قائم رہیں گی کہ جو تم چاہو گے وہی تمہیں قیامت میں ملے گا؟ اے محمدؐ! تو ان مشرکین سے پوچھ

اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ

کہ کوئی ان میں سے اس کا ذمہ لیتا ہے۔ یا جو شریک اللہ کے انہوں نے ٹھہرا رکھے ہیں وہ ذمہ دار ہیں؟۔ اگر یہ سچے ہیں تو

اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ

اپنے ان شریکوں کو پیش کریں جس دن پردہ اٹھے گا اور لوگ سجدہ کے لئے طلب

اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

کئے جائیں گے تو سجدے نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں ندامت سے نیچی ہوں گی اور رسوائی انہیں

ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

گھیرے ہوئے ہوگی۔ وہ دنیا میں سجدے کے لئے بلائے جاتے تھے تو تندرست تھے اور معذرت کرتے تھے۔

فَذَرْنِىْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ

پس اے محمدؐ! تو مجھے اور ان لوگوں کو جو میرے اس کلام (قرآن) کو جھٹلاتے ہیں ہمارے حال پر چھوڑ دے ہم انہیں اس طرح

حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاُمْلِىْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِىْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ

کہ انہیں خبر بھی نہیں ہے بتدریج دوزخ میں گھسیٹتے اور انہیں ڈھیل دیتے چلے جا رہے ہیں۔ ہمارا داؤں مضبوط ہے۔ اے

اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ

محمدؐ! کیا تو ان سے کوئی مزدوری مانگتا ہے کہ یہ اس تاوان سے گراں بار ہو گئے ہیں۔ یا ان کے پاس علم غیب ہے جسے

يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ

انہوں نے لکھ رکھا ہے؟۔ اے محمدؐ! تو اپنے رب کے حکم پر صبر کر اور صاحب حوت (حضرت یونس) کی طرح نہ ہو۔ کہ غمگین

اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ

ہو کر اپنے رب کو پکارنے لگا تھا۔ اس کے رب کا فضل اگر اس کی دستگیری نہ کرتا تو وہ چٹیل میدانوں میں بُرے

بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾

حالوں پھینک دیا گیا ہوتا۔ لیکن اس کے رب نے اسے نوازا اور صالحین میں اسے شامل کیا۔

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا

اے محمدؐ! کفار جب قرآن سنتے ہیں تو تجھے ایسا گھورتے ہیں کہ تجھے کھا جائیں گے

الذِّكْرِ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿۵۱﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ ﴿۵۲﴾

اور مجھے مجنون کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ قرآن تمام عالم کے لئے نصیحت ہے۔

تفسیر

انسان جو کچھ چاہے وہی ہو جائے یہ ممکن نہیں کیونکہ اس کے لئے تو ایک حد ہے اور جو چاہے وہ ہو جانا خدائی حد کی چیز ہے پس خدا خدا ہے اور بندہ بندہ اُس کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ قیامت تو جزا کا دن ہے عمل کا نہیں اس لئے وہاں کچھ بھی نہ ٹھیرے عمل کی جگہ تو دنیا ہے۔

جس طرح ہر پیغمبر کے لئے ہے کہ اُنہوں نے تبلیغ حق پر انسانوں سے کوئی اجرت نہیں طلب کی اسی طرح اب بھی ہر مذہب کی خدمت انجام دینے والے کا شیوہ ہونا چاہئے۔

قرآن مقدس ہر حال میں اللہ سے اُمیدوار رہنے کی تلقین کرتا ہے اسی لئے حضرت یونسؑ کا ذکر فرما کر اس سبق کو یاد دلایا گیا ہے۔

سُورَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ

باون ۵۲ آیتیں — دو ۲ رکوع

اَلْحَاقَّةُ ۔ حق ہونے والی۔	قَارِعَةٌ ۔ ٹھوکنے والی۔	صَرْصَرٍ ۔ بادِ تند۔ تیز ہوا۔
عَاتِيَةٍ ۔ حد سے نکل جانے والی۔	حُسُومًا ۔ جڑ کاٹنے والی۔	صَرْعٰى ۔ گری ہوئی۔
اَعْجَازُ ۔ لکڑی۔	خَاوِيَةٍ ۔ کھوکلی۔	مُؤْتَفِكٰتُ ۔ اُلٹ جانے۔ اُلٹی ہوئی
رَّابِيَةً ۔ سخت بلند۔	جَارِيَةِ ۔ کشتی۔	تَعِيَ ۔ یاد رکھے۔
وَّاعِيَةٌ ۔ گوش شنوا۔ یاد رکھنے والا کان۔	وَاهِيَةٌ ۔ سست۔ بودا۔	اَرْجَآءِ ۔ کناروں۔
هَاؤُمُ ۔ آؤ۔ لو۔	قُطُوفُ ۔ میوے	دَانِيَةٌ ۔ نزدیک۔
هَنِيْٓئًا ۔ مزے کے ساتھ باطمینان۔	اَسْلَفْتُمْ ۔ تم کر چکے۔	اَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۔ گزرے ہوئے دن۔
قَاضِيَةَ ۔ تمام کرنے والی۔ خاتمہ کر چکتی	غُلُّوْهُ ۔ اس کو طوق پہناؤ۔	صَلُّوْهُ ۔ اُس کو داخل کرو۔
سِلْسِلَةٍ ۔ زنجیر	ذَرْعُ ۔ پیمائش۔ گز	فَاسْلُكُوْهُ ۔ جکڑ دو۔
يَحُضُّ ۔ رغبت دلاتا۔	حَمِيْمٌ ۔ دوست۔ مددگار۔	غِسْلِيْنٍ ۔ زخموں کے دھوؤں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلۡحَآقَّۃُ ۙ﴿۱﴾ مَا الۡحَآقَّۃُ ۚ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحَآقَّۃُ ﴿ؕ۳﴾ کَذَّبَتۡ

قیامت ۔ قیامت کیا ہے؟ ۔ اے محمدؐ! تو کیا سمجھا کہ قیامت کیا ہے؟ ۔ ثمود اور عاد نے

ثَمُوۡدُ وَ عَادٌۢ بِالۡقَارِعَۃِ ﴿۴﴾ فَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَاُہۡلِکُوۡا بِالطَّاغِیَۃِ ﴿۵﴾

قیامت کو جھٹلایا تھا ۔ ثمود تو آواز سخت سے ہلاک ہوئے ۔

وَ اَمَّا عَادٌ فَاُہۡلِکُوۡا بِرِیۡحٍ صَرۡصَرٍ عَاتِیَۃٍ ﴿ۙ۶﴾ سَخَّرَہَا عَلَیۡہِمۡ

اور عاد ہوائے تند سے ہلاک ہوئے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اُن پر سات

سَبۡعَ لَیَالٍ وَّ ثَمٰنِیَۃَ اَیَّامٍ ۙ حُسُوۡمًا ۙ فَتَرَی الۡقَوۡمَ فِیۡہَا صَرۡعٰی ۙ

راتیں اور آٹھ دن لگاتار قائم رکھی تھی۔ اے مخاطب! اگر تو اس وقت ہوتا تو دیکھتا کہ وہ

کَاَنَّہُمۡ اَعۡجَازُ نَخۡلٍ خَاوِیَۃٍ ﴿ۚ۷﴾ فَہَلۡ تَرٰی لَہُمۡ مِّنۡۢ بَاقِیَۃٍ ﴿۸﴾

مرکر ایسے ہوگئے تھے جیسے کہ کھوکھلے درخت کی جڑیں ۔ کیا اب اُن میں کا کوئی بھی تجھے باقی نظر آتا ہے؟ ۔

وَ جَآءَ فِرۡعَوۡنُ وَ مَنۡ قَبۡلَہٗ وَ الۡمُؤۡتَفِکٰتُ بِالۡخَاطِئَۃِ ﴿ۚ۹﴾

فرعون نے اور اس سے اگلے لوگوں نے اور الٹی بستی والوں (قوم لوط) نے خطائیں کیں تھیں ۔

فَعَصَوۡا رَسُوۡلَ رَبِّہِمۡ فَاَخَذَہُمۡ اَخۡذَۃً رَّابِیَۃً ﴿۱۰﴾ اِنَّا

اور اپنے رب کے رسول کی نافرمانیاں کی تھیں ۔ پھر اللہ نے بھی انہیں بہت سخت پکڑا ۔ لوگو! جب نوحؑ

لَمَّا طَغَا الۡمَآءُ حَمَلۡنٰکُمۡ فِی الۡجَارِیَۃِ ﴿ۙ۱۱﴾ لِنَجۡعَلَہَا لَکُمۡ

کے زمانہ میں طغیانی ہوئی تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کیا کہ تمہارے لئے ہم یہ واقعہ یادگار

تَذۡکِرَۃً وَّ تَعِیَہَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ

بنادیں ۔ اور جن کے کانوں میں یاد رکھنے کی صلاحیت ہے وہ یاد رکھیں ۔ اے محمدؐ! جب ایک مرتبہ صور

نَفۡخَۃٌ وَّاحِدَۃٌ ﴿ۙ۱۳﴾ وَّ حُمِلَتِ الۡاَرۡضُ وَ الۡجِبَالُ فَدُکَّتَا

پھونکا جائے گا اور زمین اور پہاڑ دونوں اُٹھائے جائیں گے اور ایک ہی

دَکَّۃً وَّاحِدَۃً ﴿ۙ۱۴﴾ فَیَوۡمَئِذٍ وَّقَعَتِ الۡوَاقِعَۃُ ﴿ۙ۱۵﴾ وَ انۡشَقَّتِ

بار ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں گے ۔ تو اس دن قیامت آجائے گی ۔ آسمان پھٹ کر

السَّمَآءُ فَہِیَ یَوۡمَئِذٍ وَّاہِیَۃٌ ﴿ۙ۱۶﴾ وَّ الۡمَلَکُ عَلٰۤی اَرۡجَآئِہَا ؕ

اُس دن سست ہو جائے گا ۔ فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے ۔

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ يَوْمَئِذٍ

اور آٹھ فرشتے تیرے رب کا عرش اپنے اوپر اُس دن اُٹھائے ہوں گے۔ لوگو! تم اُس دن اللہ کے

تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ

سامنے پیش کئے جاؤ گے۔ کوئی راز تمہارا مخفی نہ رہے جس کے داہنے ہاتھ میں اس کا نامۂ اعمال

بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿۱۹﴾ اِنِّىْ ظَنَنْتُ

دیا جائے گا وہ لوگوں سے کہے گا۔ "میرا نامۂ اعمال پڑھو۔ میں سمجھتا تھا کہ ایک دن

اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿۲۰﴾ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۲۱﴾ فِىْ جَنَّةٍ

مجھے میرا حساب (نامۂ اعمال) ملے گا"۔ پھر وہ خاطر خواہ عیش ہو گا۔ یعنے جنت عالی میں

عَالِيَةٍ ﴿۲۲﴾ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿۲۳﴾ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ

ہو گا۔ جس کے میوے جھکے ہوں گے۔ جنتیوں سے کہا جائے گا۔ کھاؤ پیو تمہیں گوارہ ہو۔ گذشتہ دنوں

فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ

(دنیا) کے کاموں کا یہ انعام ہے۔ اور جسے اُس کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا۔

يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿۲۵﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿۲۶﴾ يٰلَيْتَهَا

کاش مجھے میرا نامۂ اعمال نہ دیا جاتا۔ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ کاش میری موت

كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿۲۷﴾ مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ﴿۲۸﴾ هَلَكَ عَنِّىْ

دنیا میں میری ہستی کا خاتمہ کر دیتی۔ میرا مال میرے کام نہ آیا۔ میری دلیلیں بے کار

سُلْطٰنِيَهْ ﴿۲۹﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ فِىْ

ہو گئیں۔ حکم ہو گا۔ "اسے پکڑو اور قید کرو اور دوزخ میں ڈال دو۔ پھر

سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ لَا

ستر گز کی لمبی زنجیر میں اسے جکڑ دو۔ یہ اللہ بزرگ

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿۳۳﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿۳۴﴾

پر ایمان نہیں لاتا تھا۔ اور محتاجوں کے کھانا کھلانے پر ترغیب بھی نہیں دیتا تھا۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ

آج اس کا کوئی مددگار یہاں نہیں ہے۔ اور نہ اس کے لئے زخموں کے غسالہ

غِسْلِيْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾

(دھوؤں) کے سوا کوئی کھانا ہے۔ خطا کاروں ہی کا یہ کھانا ہے۔

ع ۱ ۳۴ ۵

تفسیر

اس رکوع کے اخیر میں بڑی عبرت انگیز آیتیں ہیں۔ ایک بزرگ کے سامنے یہ آیتیں تلاوت کی گئیں تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ سبب دریافت کیا گیا تو بولے۔ میں نے سمجھا کہ قیامت قائم ہو گئی۔ اور گویا مجھ کو پکڑنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اس لئے مجھ پر یہ حالت طاری ہوئی۔

كَاهِنٍ۔ سیانہ۔ تَقَوَّلَ۔ باندھ لیوے۔ ذمہ لگاوے۔ اَقَاوِيلِ۔ باتیں۔

وَتِينَ۔ دل کی رگ۔ حَاجِزِينَ۔ باز رکھنے والا۔ بچانے والا۔ حَقُّ الْيَقِينِ۔ تحقیقی یقینی۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ

لوگو! میں قسم کھاتا ہوں اُن تمام چیزوں کی جو تمہیں نظر آتی ہیں۔ اور اُن چیزوں کی تمہیں نظر نہیں آتیں کہ یہ قرآن ایک

رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾

رسول (فرشتہ) بزرگ کا کلام ہے کسی شاعر کا قول نہیں مگر تم لوگ کم یقین کرتے ہو۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ

یہ کسی کاہن کا بھی کلام نہیں ہے مگر تم لوگ کم غور کرتے ہو۔ یہ پروردگار عالم کے یہاں سے اُتر

الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا

ہے اگر محمدؐ کوئی بات ہم پر افترا کرتا تو ہم اُس کو داہنے ہاتھ

مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ

(مضبوطی) سے پکڑتے اور اُس کی رگ جان کٹ دیتے اور کوئی بھی تم میں سے ہم کو

اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ

اُس سے روک نہ سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ قرآن پرہیزگاروں کے لئے نصیحت ہے۔ ہمیں

اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِنَّهٗ

یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ اسے جھٹلاتے ہیں۔ بے شک یہ قرآن کافروں کے لئے موجب حسرت ہوگا۔ یہ قرآن

لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾

عین یقین ہے۔ اے محمدؐ! تو اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کر۔

ع ۲ ۱۵ ۶

تفسیر

قرآن کی حقانیت پر یقین دلایا گیا ہے۔ اور ان سب کا ایک ہی مطلب ہے تا کہ انسان اُس کے حکموں کو قطعی سمجھ کر

اس پر ایمان لائے اور عمل کرکے اپنے دین و دنیا کو آراستہ کرے۔

چوالیس آیتیں سُوْرَۃُ الْمَعَارِجِ مَکِّیَّۃٌ دو رکوع

ذِی الْمَعَارِجِ۔ سیڑھیوں والا آسمان تَعْرُجُ۔ چڑھتے ہیں۔ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ۔ پچاس ہزار برس

مُھْلِ۔ تیل کی تلچھٹ۔ عِھْنِ۔ دھنکی ہوئی اون۔ روئی۔ فَصِیْلَۃِ۔ کنبے۔

تُؤْوِیْہِ۔ اس کو دیتے ہیں۔ لَظٰی۔ شعلے والی آگ۔ نَزَّاعَۃً۔ ادھیڑنے والی۔

لِلشَّوٰی۔ منہ کی کھال فَاَوْعٰی۔ بند رکھا۔ ھَلُوْعًا۔ بے صبر۔

جَزُوْعًا۔ جزع فزع۔ اضطراب۔ مَحْرُوْمِ۔ بن منگے۔ مُشْفِقُوْنَ۔ ڈرتے ہیں۔

مَاْمُوْنٍ۔ بے خوف۔ نڈر کیا گیا۔ رٰعُوْنَ۔ خیال رکھنے والے۔ مُکْرَمُوْنَ۔ عزت کئے گئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْکٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾

ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کی درخواست کی۔ جو کافروں پر ہونے والا ہے۔ اور کوئی اس کا دفع کرنے والا نہیں ہے

مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ

اللہ صاحب مدارج کی طرف سے وہ عذاب ہوگا۔ اس کی طرف فرشتے اور روح (جبرئیل) ایک دن میں

یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا

جس کی مقدار دنیا کے سالوں سے پچاس ہزار سال کی ہے پہنچتے ہیں۔ اے محمدؐ! تو اچھی طرح سے صبر

جَمِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِیْبًا ﴿۷﴾ یَوْمَ تَکُوْنُ

کئے رہ۔ یہ لوگ قیامت کو بعید از قیاس سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک قریب الوقوع ہے۔ اس دن آسمان پگھلے ہوئے

السَّمَآءُ کَالْمُهْلِ ﴿۸﴾ وَتَکُوْنُ الْجِبَالُ کَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا یَسْـَٔلُ

تانبے کی طرح ہو جائے گا۔ اور پہاڑ دھنکے ہوئے رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے۔ کوئی شخص اپنے قرابتی کو

حَمِیْمٌ حَمِیْمًا ﴿۱۰﴾ یُّبَصَّرُوْنَهُمْ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ

وہ دکھائے بھی جائیں گے تو نہ پوچھے گا۔ گنہگار تمنا کرے گا کہ کاش آج میں عذاب سے اپنے بیٹے

عَذَابِ یَوْمِئِذٍۭ بِبَنِیْهِ ﴿۱۱﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِیْلَتِهِ

بی بی۔ بھائی اور اپنے رشتہ داروں کو جو اسے پناہ

الَّتِیْ تُؤْوِیْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ ﴿۱۴﴾ کَلَّا

دیا کرتے تھے۔ اور تمام ان چیزوں کو جو زمین پر ہیں فدیہ دے کر عذاب سے نجات پانا۔ لیکن ایسا ہرگز نہ ہوگا۔

إِنَّهَا لَظَىٰ ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ﴿۱۶﴾ تَدْعُوا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ﴿۱۷﴾

وہ دھکتی ہوئی آگ کھال کی کھینچنے والی ہوگی حکم الٰہی سے پیٹھ پھیرنے والوں کو ارشادِ نبی سے اعراض کرنے والو

وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴿۱۸﴾ إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿۱۹﴾ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

کو اور مال کو جمع کرکے حفاظت سے رکھنے والوں کو وہ بلاتی ہے۔ بیشک انسان حریص بنایا گیا ہے۔ جب اُسے نقصان پہنچتا ہے

جَزُوعًا ﴿۲۰﴾ وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿۲۱﴾ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿۲۲﴾

بیتاب ہوجاتا ہے۔ اور جب نفع پہنچتا ہے تو بخیل ہوجاتا ہے۔ مگر ایسے لوگ

الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿۲۳﴾ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ

وہ نہیں ہیں جو ہمیشہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور جن کے مالوں میں مانگنے والوں اور نہ مانگنے والوں

حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿۲۵﴾ وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ

کے حصے معین ہیں۔ اور جو روز جزا کی تصدیق

بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿۲۷﴾

کرتے ہیں اور اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿۲۸﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ

ان کے رب کا عذاب نہ ڈرنے کی چیز نہیں ہے۔ اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی

حَافِظُونَ ﴿۲۹﴾ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ

حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی ازواج یا اپنی لونڈیوں پر تصرف کرتے ہیں اُن پر کچھ

غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿۳۰﴾ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ

الزام نہیں ہے اور جو لوگ ان کے علاوہ اور کی خواہش کرتے ہیں وہ حد سے

الْعَادُونَ ﴿۳۱﴾ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿۳۲﴾

بڑھنے والے ہیں وہ لوگ جو اپنی امانتوں کا اور اپنے وعدوں کا پاس کرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿۳۳﴾ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ

اور وہ لوگ جو اپنی گواہیوں پر قائم رہتے ہیں اور وہ لوگ جو اپنی

صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿۳۴﴾ أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿۳۵﴾ ع ۵

نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ سب جنتوں میں عزت کے ساتھ رہیں گے۔

تفسیر

اگر قیامت کے دن گنہگار کو ایک لمحہ کی بھی رخصت دنیا میں دوبارہ آنے کی ملے تو اُس کو وہ سارے جہان کی دولت دے کر بھی

حاصل کرنے کو غنیمت سمجھے گا لیکن ایسا نہیں ہو سکے گا۔ اور کوئی کسی کے کچھ کام نہ آئے گا۔ اپنے بیگانے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک اپنے حال میں ایسا مبتلا ہو گا کہ کسی کی خبر نہ ہوگی۔ اُس کے دوزخ کے بے پناہ عذاب سے آج بچنے کی کوشش لازمی ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

اس رکوع میں انسانی فطرت کا بیان کر کے جو تقسیم کی گئی ہے اور اعمال کے لحاظ سے جو درجے مقرر کئے گئے ہیں صد درجہ قابل لحاظ ہیں۔

قِبَلَکَ۔ تیرے سامنے۔ مُهْطِعِيْنَ۔ دوڑتے ہیں۔ عِزِيْنَ۔ جماعت جماعت۔
مَسْبُوْقِيْنَ۔ عاجز کئے گئے۔ اَجْدَاثِ۔ قبروں۔ سِرَاعًا۔ دوڑیں گے۔
نُصُبٍ۔ بتوں کے تھان۔ پرستشگاہ۔ يُوْفِضُوْنَ۔ دوڑتے ہیں۔ تَرْهَقُ۔ چھائی ہوئی۔

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ
اے محمدؐ! کافروں کو کیا ہو گیا ہے جو تیری طرف دوڑ کر آتے ہیں اور داہنے بائیں حلقہ

عَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ
کر کے بیٹھتے ہیں۔ کیا اُن کو یہ امید ہے کہ اُن میں کا ہر ایک نعمت والی جنت میں

جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ
داخل کیا جائے گا؟ ہرگز ایسا نہ ہو گا یہ جانتے ہیں کہ ہم نے انہیں کس گندی چیز سے پیدا کیا ہے۔ میں قسم

بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ
کھاتا ہوں مشارق اور مغارب کے پروردگار یعنے اپنی ذات کی کہ مجھے یہ قدرت ہے کہ ان کافروں سے اچھے لوگ

خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا
لاکر بسائیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔ اے محمدؐ! تو ان کو چھوڑ دے کہ یہ باتیں بنائیں

وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ
کھیلیں یہاں تک کہ وہ دن آخرت کا آئے جس کا وعدہ اُن سے کیا جاتا ہے اُس روز

يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ
قبروں سے یہ اس طرح نکل کر دوڑیں گے گویا یہ کسی نشان کی طرف

يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ
جا رہے ہیں۔ آنکھیں اُن کی نیچی ہوں گی اور ذلت اُن پر چھائی ہوگی۔ اس وقت ارشاد ہو گا۔ وہی

اَلۡيَوۡمُ الَّذِيۡ كَانُوۡا يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۴۴﴾

وہ دن ہے جس کا وعدہ ان سے کیا جاتا تھا۔"

تفسیر

قرآن مجید جس انداز میں اپنی حقانیت اور اپنے احکامات کی قطعیت کا اظہار کرتا ہے، پتھر کا دل بھی اس سے پاش پاش ہو جائے تو تعجب نہیں اور جس رنگ میں افہام اور تفہیم کو کام میں لاتا ہے مہربان سے مہربان باپ شفیق سے شفیق استاد اور بہتر سے بہتر حکمران بھی اس کے سامنے ہیچ ہیں پس اس رکوع میں بھی جو کچھ ہے اسی غرض کے لئے ہے۔

اٹھائیس ۲۸ آیتیں سُوۡرَةُ نُوۡحٍ مَّكِّيَّةٌ دو ۲ رکوع

اَجَلُ۔ وعدہ۔ دَعۡوَتُ۔ تبلیغ کی۔ بلایا۔ اِسۡتَغۡشَوۡا۔ اوڑھ لئے۔

مِدۡرَارًا۔ بارش۔ بہت برسنے والا۔ وَقَارًا۔ معتقد۔ اعتقاد۔ اَطۡوَارًا۔ طرح طرح۔

بِسَاطًا۔ بچھونا۔ لِتَسۡلُكُوۡا۔ تو کہ چلو۔ فِجَاجًا۔ کشادہ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَكَ مِنۡ قَبۡلِ

ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ عذاب آنے کے پہلے

اَنۡ يَّاۡتِيَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۱﴾ قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ

اپنی قوم کو ڈرا۔ اس نے کہا" بھائیو! میں تمہارے لئے ڈرانے والا

مُّبِيۡنٌ ﴿۲﴾ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوۡهُ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿۳﴾ يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ

ہوں۔ اللہ کی عبادت کرو۔ اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ اللہ تمہارے

مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرۡكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ

گناہ بخش دے گا۔ اور تم کو موت کے وقت تک دنیا میں بسنے کی مہلت دے گا۔ اگر تم جانتے ہو تو

اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ لَوۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ

اللہ کا ٹھہرایا ہوا وقت جب آجاتا ہے تو پھر نہیں ٹلتا۔ نوحؑ نے پھر اللہ سے کہا" اے میرے رب

وقف لازم

دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ﴿۵﴾ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾

میں نے اپنی قوم کو رات اور دن بلایا۔ میرے بلانے سے وہ اور بھاگنے لگی۔

وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ

میں نے جب اُنہیں بُلایا کہ یہ رجوع ہوں اور تاکہ تو اُنہیں بخشے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں

اٰذَانِهِمْ وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿۷﴾

رکھ لیں اور کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لئے کہ میں اُنہیں نہ دیکھ لوں اور اپنے اصرار اور برائی پر قائم رہے۔

ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ اَسْرَرْتُ

پھر میں نے اُنہیں چلا چلا کر پکارا اور پھر باعلان اور باخفا اُن سے

لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿۹﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۱۰﴾

باتیں کیں اور سمجھایا کہ اپنے رب سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنے والا ہے۔

یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾ وَّ یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ

تم پر برسنے والا بادل وہ بھیجے گا تمہارے مال اور اولاد

بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾

بڑھائے گا۔ تمہارے باغ درست کر دے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کر دے گا۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾

تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہ اللہ سے توقیر افزائی کے امیدوار نہیں ہو۔ حالانکہ اسی نے تم کو مختلف اطوار پر پیدا کیا ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَعَلَ

تم دیکھتے نہیں کہ اللہ نے تلے اوپر سات آسمان کیونکر بنائے ہیں۔ اور اُن میں

الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ

چاند کو روشن اور سورج کو چراغ بنا دیا ہے۔ اُسی نے تمہیں زمین سے

مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا وَ یُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾

اُگایا ہے پھر تمہیں وہ اس میں لے جائے گا اور پھر بروز قیامت نکالے گا۔ ع

وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾

اللہ نے زمین کو تمہارا فرش کر دیا ہے۔ کہ کشادگی کے ساتھ اُس میں راستہ چلو۔

ع ۱ ۲۰ ۹

تفسیر

فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی اور پیام حق کے پہنچانے کے طریق اور اس راہ میں مصیبتیں جھیلنے کا اظہار ہے

جس سے بہت کچھ خدا کی کتاب کے علم و عمل کے عام اور لازمی کرنے اور دین حق کو غالب رکھنے اور زمین پر آسمانی بادشاہت کے قیام کے لئے زندگی بسر کرنے والوں کے لئے سبق ہے۔

کُبَّارًا۔ بڑا۔ تَذَرُنَّ۔ چھوڑو۔ وَدًّا۔ وَدّ۔ بت کا نام۔

سُوَاعًا۔ سواع بت کا نام۔ یَغُوْثَ۔ بت کا نام۔ یَعُوْقَ۔ بت کا نام۔

نَسْرًا۔ بت کا نام۔ دَیَّارًا۔ رہتا سہتا۔ بستا۔ تَبَارًا۔ ہلاک کرنا۔

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ

نوحؑ نے کہا۔ "اے میرے ربّ انہوں نے میری نافرمانی کی ہے اور ایسے لوگوں کی اطاعت کی ہے جن کے مال

وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ

اور اولاد انہیں نقصان کے سوا کچھ فائدہ نہیں دیتے۔ اور میرے ساتھ انہوں نے بڑا مکر کیا ہے۔ اور باہم ایک دوسرے سے کہتے ہیں

اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ

کہ "اپنے معبودوں کو یعنے وَدّ۔ سُوَاعْ۔ یَغُوْث۔ یَعُوْق

وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

اور نسر کو نہ چھوڑو۔" ان لوگوں نے بہتوں کو بہکایا ہے۔ اے میرے پروردگار! تو ان ظالموں کی گمراہی

مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ

بڑھا۔" بسبب اپنے گناہوں کے وہ ڈبو دئے گئے اور پھر دوزخ میں داخل کئے گئے اور اللہ کے سوا کسی کو انہوں نے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى

اپنا مددگار نہ پایا۔ نوحؑ نے یہ بھی دعا کی "اے میرے رب! ان کافروں میں سے کسی کو

الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا

زندہ چلتا پھرتا نہ چھوڑ۔ اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو

عِبَادَكَ وَلَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

بہکائیں گے۔ اور اُن کی اولاد بھی بدکار اور کافر ہوگی۔ اے میرے رب! مجھے بخش

وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ

اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور اُسے بھی بخش جو میرے گھر میں با ایمان داخل ہو۔ اور تمام مؤمنین اور

الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

اور مؤمنات کو بھی بخش دے۔ اور ظالمین کی تباہی بڑھاتا جا۔"

النصف ع ۲

تفسیر

اس رکوع میں بھی حضرت نوح علیہ السلام کے اسی جذبہ حق پرستی کا اظہار ہے جس کا اوپر کے رکوع میں ذکر ہے۔

اٹھائیس ۲۸ آیتیں سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ دو ۲ رکوع

نَفَرٌ۔ جماعت۔ رُشْدِ۔ بھلائی۔ جَدُّ۔ عزت۔ شان۔

سَفِيْهُ۔ بے وقوف۔ شَطَطًا۔ زیادتی۔ بڑھی ہوئی باتیں يَعُوْذُوْنَ۔ پناہ پکڑتے ہیں۔

رَهَقًا۔ تکبر۔ لَمَسْنَا۔ تلاش لینا چاہی۔ ٹٹولا۔ حَرَسًا۔ چوکیدار۔ پہرے دار۔

شُهُبًا۔ شعلوں۔ رَصَدًا۔ گھات لگائے۔ تیار نگہبان لَا نَدْرِيْ۔ ہم نہیں جانتے۔

رَشَدًا۔ بھلائی۔ ہدایت۔ قِدَدًا۔ متفرق۔ نُعْجِزَهُ۔ ہم عاجز کریں گے۔

هَرَبًا۔ بھاگ کر۔ بَخْسًا۔ کمی۔ کم۔ رَهَقًا۔ زیادتی۔ زیادہ۔

قَاسِطُوْنَ۔ ظالم۔ تَحَرَّوْا۔ انہوں نے قصد کیا۔ حَطَبًا۔ لکڑیاں۔ جلاون۔

غَدَقًا۔ پانی وافر۔ صَعَدًا۔ سخت لِبَدًا۔ حلقہ حلقہ۔ بھیڑ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا

اے محمدؐ! تو لوگوں سے کہہ "مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ چند جنوں نے مجھے قرآن پڑھتے ہوئے سن کر کہا" ہم نے عجیب

قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ

قرآن سنا۔ جو نیک راہ دکھاتا ہے اور ہم اس پر ایمان لائے۔ ہم کسی کو اپنے رب کا

بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿۲﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا

شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ ہمارے رب کی شان برتر ہے نہ اس نے کسی کو اپنی بی بی بنایا ہے اور نہ کسی کو

وَلَدًا ﴿۳﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿۴﴾ وَّاَنَّا

لڑکا بنایا ہے ہماری قوم کے بے وقوف البتہ اللہ کی نسبت بیہودہ باتیں کہتے ہیں۔ ہم سمجھتے تھے کہ

ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۙ﴿۵﴾ وَّاَنَّهٗ

آدمی اور جن اللہ کے حق میں جھوٹ باتیں نہ بنائیں گے بے شک بعض

كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ

بنی آدم بعض جنوں سے پناہ مانگا کرتے تھے اور اس لئے آدمیوں نے جنوں کا

رَهَقًا ۙ﴿۶﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ﴿۷﴾

تکبر بڑھا دیا تھا۔ اور جیسا تم نے خیال کیا تھا ویسا ہی اُنہوں نے بھی خیال کیا تھا کہ اللہ کسی کو پیغمبر بنا کر مبعوث نہ کرے گا

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّ

اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اُسے سخت نگہبانوں سے اور شہابوں کے انگاروں سے بھرا ہوا

شُهُبًا ۙ﴿۸﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ

پایا۔ ہم سننے کے لئے پہلے آسمان کی نشستگاہوں میں بیٹھے تھے اب جو سننے جائے گا تو

الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ

دیکھے گا کہ انگارے تاک لگائے ہوئے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اس انتظام سے زمین

فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ

والوں کو ان کے پروردگار نے کوئی نقصان پہنچانا چاہا تھا یا بھلائی کرنا چاہی تھی۔ ہم میں نیک بھی ہیں

وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ

اور بد بھی ہیں۔ ہمارے فرقے مختلف رہے ہیں۔ اب ہم سمجھ گئے کہ ہم زمین میں

نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا

اللہ کو ہرا نہیں سکتے اور نہ بھاگ کر اسے ہرا سکتے ہیں۔ ہم نے ہدایت کی بات سُنی

الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا

اس پر ایمان لائے۔ جو شخص اپنے رب پر ایمان لاتا ہے وہ کسی نقصان اور ظلم سے

رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ

نہیں ڈرتا ہم بعض مسلم ہیں اور بعض سرکش ہیں۔ جو اسلام لائے ہیں

فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ

اُنہوں نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور سرکشوں کو جہنم کا ایندھن ہونا

حَطَبًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً

ہے۔ اے محمدؐ! تو لوگوں سے کہہ کہ اللہ کہتا ہے کہ اگر یہ اہل مکہ راہ پر قائم رہتے تو ہم انہیں پانی کی کثرت سے

غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۚ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ

خوب سیراب کرتے اور اس میں اُن کی شکر گذاری کا امتحان کرتے جو کوئی اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرے گا اللہ اُسے

عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ

عذاب سخت میں داخل کرے گا۔ مسجدیں تو اللہ کی عبادت کے لئے مخصوص ہیں۔ لوگو! وہاں اُس کے ساتھ کسی

اَحَدًا ﴿١٨﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا

اور کو نہ پکارو۔ جب اللہ کا بندہ محمدؐ اللہ کی عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو لوگ

يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾ ع

اُس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔

ع ١٩/١١

تفسیر

اس رکوع میں دو خاص بیان ہیں ایک تو جنوں کے قرآن پر ایمان لانے اور اُن کے عقائد کے متعلق دوسرے مساجد کے بارے میں کہ ان کا مصرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے نہ کہ اور کچھ۔

مُلْتَحَدًا۔ جائے پناہ۔ اَمَدًا۔ مدت۔ زمانہ۔ يُظْهِرُ۔ خبردار کرتا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ

اے محمدؐ! تو کہہ دے" میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں کرتا" اور یہ بھی کہہ دے" کہ میں تمہیں

اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ

ضرر یا نفع نہیں پہنچا سکتا" "یہ بھی کہہ مجھے اللہ کے غضب سے کوئی پناہ

اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ اِلَّا بَلٰغًا

نہیں دے سکتا۔ اور نہ میں اُس کے سوا کوئی ٹھکانا پاتا ہوں میں صرف اللہ تعالیٰ کے

مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ

پیغام پہنچاتا ہوں اور اُس کی پیغام رسانی کرتا ہوں۔ اللہ اور اُس کے رسول کی جو نافرمانی کرے گا۔

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ

اُس کے لئے دوزخ کی آگ ہے جس میں اُنہیں ہمیشہ رہنا ہوگا" جب یہ کفار دیکھیں گے عذاب موعود کو تو

فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ

جان لیں گے کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کی تعداد قلیل ہے۔ اے محمدؐ تو کہہ دے



اَدۡرِیۡۤ اَقَرِیۡبٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ اَمۡ یَجۡعَلُ لَہٗ رَبِّیۡۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ

"مجھے معلوم نہیں کہ عذاب موعود قریب ہے یا میرا رب اُسے ملتوی رکھے گا۔ وہی

الۡغَیۡبِ فَلَا یُظۡہِرُ عَلٰی غَیۡبِہٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ

غیب کا جاننے والا ہے۔ اپنے غیب پر وہ کسی کو اطلاع نہیں دیتا مگر برگزیدہ پیغمبروں کو اور وہ بھی اس طرح کہ

رَّسُوۡلٍ فَاِنَّہٗ یَسۡلُکُ مِنۡۢ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَ مِنۡ خَلۡفِہٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

اُن کے آگے اور اُن کے پیچھے وہ فرشتوں کا پہرہ رکھتا ہے

لِّیَعۡلَمَ اَنۡ قَدۡ اَبۡلَغُوۡا رِسٰلٰتِ رَبِّہِمۡ وَ اَحَاطَ بِمَا لَدَیۡہِمۡ

تاکہ اُسے معلوم ہوتا رہے کہ پیغمبروں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دئے۔ پیغمبروں کے تمام حالات اللہ

وَ اَحۡصٰی کُلَّ شَیۡءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع

کے علم میں ہیں۔ ہر شے کو اللہ نے شمار کر رکھا ہے۔

ع ۲ / ۹ / ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں بات بتلائی گئی ہے کہ ہر چیز کا پورا علم صرف اللہ بزرگ و برتر کو ہے (انبیاء علیہم السلام کو بھی اسی قدر علم دیا جاتا ہے جس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور پھر اصل مدعا کی طرف دعوت ہے جو قرآن مجید کی غرض ہے۔

بیس ۲۰ ایتیں — سُوۡرَۃُ الۡمُزَّمِّلِ مَکِّیَّۃٌ — دو ۲ رکوع

مُزَّمِّلُ۔ کپڑا اوڑھنے والے۔ رَتِّلِ۔ واضح پڑھ۔ صاف صاف پڑھ۔ تَرۡتِیۡلًا۔ آہستہ پڑھنا۔ واضح پڑھنا۔

سَنُلۡقِیۡ۔ ہم اب ڈالیں گے۔ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا۔ بات بھاری۔ قرآن۔ نَاشِئَۃَ۔ رات کا اُٹھنا۔

وَطۡاً۔ نفس کا کچلنا۔ اَقۡوَمُ۔ سیدھا کرنے والا۔ اَقۡوَمُ قِیۡلًا۔ بات ٹھیک نکلتی ہے۔

سَبۡحًا۔ شغل۔ کام۔ تَبَتَّلۡ۔ لپٹ۔ متوجہ ہو۔ هَجۡرًا۔ چھوڑ دینا۔

مَهِّلۡ۔ ڈھیل دے۔ لَدَیۡنَا۔ ہمارے نزدیک۔ اَنۡکَالًا۔ بیڑیاں۔

ذَا غُصَّۃٍ۔ {اٹکنے والا۔ پھنس جانے والا} تَرۡجُفُ۔ کانپے گی۔ کَثِیۡبًا۔ ٹیلے۔

مَهِیۡلًا۔ بھربھرے۔ ریگ رواں۔ وَبِیۡلًا۔ بھاری سخت۔ شِیۡبًا۔ بوڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ

اے محمدؐ! اوڑھنے والے چادر کے! رات کو نماز کے لئے قیام کیا کر۔ لیکن ساری رات سے کم۔ نصف شب یا اُس سے

مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿۳﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا

کچھ کم۔ یا اُس سے زیادہ اور قرآن کو ٹھہر کر پڑھا کر۔ عنقریب

سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ

ہم تجھ پر ایک بڑے بھاری حکم تبلیغ رسالت کا بوجھ ڈالنے والے ہیں۔ بیشک رات کا اُٹھنا نفس کو خوب

وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿۷﴾

دباتا ہے۔ اور اُس وقت دعا خوب نکلتی ہے دن میں تجھے وعظ اور نصیحت کے مشاغل طویل رہیں گے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ

اپنے رب کا نام یاد کر اور سب سے الگ ہو کر اسی اللہ سے مل۔ وہ مشرق اور مغرب

وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى

(تمام جہان) کا مالک ہے سوا اس کے اور کوئی معبود نہیں ہے اسی کو کارساز بنا۔ کفار کے کہنے پر

مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ

صبر کر اور خوبی کے ساتھ ان سے کنارہ کشی کر۔ مجھے اور ان جھٹلانے والے

اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَيْنَاۤ اَنْكَالًا وَّ

دولتمندوں کو اپنے اپنے حال پر چھوڑ دے۔ ہمارے پاس اُن کے لئے بیڑیاں ہیں اور

جَحِيْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ

دوزخ ہے۔ گلے میں اٹکنے والا کھانا ہے اور دردناک عذاب ہے۔ یہ سب اس دن کے لئے ہیں

الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ

جب زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے۔ اور پہاڑ ریت کے ٹیلوں کی طرح ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ لوگو!

اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى

ہم نے پیغمبر (محمدؐ) کو اسی طرح تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے۔ جیسا کہ فرعون کی طرف ہم نے پیغمبر

فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ

(موسیٰؑ) کو بھیجا تھا۔ فرعون نے اس پیغمبر کی نافرمانی کی تو ہم نے اُسے سخت پکڑا

أَخْذًا وَّبِيلًا ﴿۱۶﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ

اگر تم لوگ دنیا میں کافر رہے تو اس دن کے عذاب سے کیونکر بچاؤ گے جس کا

الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾

ہول بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور اُس دن عذاب پھٹ جائے گا اللہ کا وعدہ ہو کر رہے گا۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾

یہ قرآن نصیحت ہے اپنی رب کی طرف راہ اختیار کرے۔

ع ۱۹ ۱۳

تفسیر

پیغمبر اسلام خاتم النبیین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی کا بیان ہے جو ان کی عبادت کے سلسلے میں بیان ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ حقیقی تعلیم ہے جس کی انسان کو ضرورت ہے۔

ثُلُثَيِ - دو تہائی۔ ثُلُث - تہائی لَنْ تُحْصُوْهُ - نہ نباہ سکو گے۔

تَيَسَّرَ - میسر ہو - آسانی مَرْضٰى - بیمار۔ تُقَدِّمُوْا - آگے بھیجو گے۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ

اے محمدؐ! تیرے رب کو معلوم ہے کہ تو اور چند تیرے ساتھی تقریباً دو ثلث شب کبھی نصف شب

وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَ

کبھی ثلث شب کھڑے رہتے ہیں اللہ رات اور دن کا اندازہ

النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ

کرتا ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ تم مسلمانو! وقت کا اندازہ نہیں کر سکتے اُس نے تمہارے حال پر رحم کیا اب تہجد

مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ

میں جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جاوے پڑھو۔ اللہ جانتا ہے کہ تم میں کچھ لوگ بیمار بھی ہوں گے اور کچھ لوگ

يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ

اللہ کے فضل (معاش) کی تلاش میں ملک میں سفر کریں گے اور بعض ایسے بھی ہوں گے

يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا

جو اللہ کی راہ میں لڑائی لڑیں گے۔ پھر جتنا قرآن تہجد میں پڑھا جاوے پڑھو۔ پنجگانہ نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا

پڑھا کرو زکوٰۃ دو اور علاوہ زکوٰۃ کے اللہ کو خوش دلی سے بھی قرض دیا کرو۔ اپنے لیے

تُقَدِّمُوا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ
پہلے سے جو بھلائی تم کر رکھو گے اُسے اللہ کے یہاں پاؤ گے۔ یہ بہتر ہے اور

اَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰
اس کا اجر بڑا ہے۔ اللہ سے مغفرت مانگو اللہ غفور ورحیم ہے۔

ع ۲ ۱ ۱۴

تفسیر

اس رکوع میں بھی عبادت کی ادائیگی اور اُن کی تقسیم بیان کی گئی ہے۔ قرآن مجید کیا ہے اور اس کا علم کیسے حاصل کرنا چاہئے اس کا بھی بیان ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انسانوں کو ابنائے جنس کے ساتھ مالی سلوک کرکے اعلےٰ تعلیم پرکھ کردی ہے کہ گویا جو کچھ تم اس راہ میں کروگے وہ اللہ پر فرض ہے یعنے اس کا بدلہ ضرور ملے گا۔

چھپن ۵۶ آیتیں سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ ۷۴ دو ۲ رکوع

مُدَّثِّرُ۔ کپڑے میں لپٹنے والے۔ رُجْزَ۔ پلیدی۔ تَمْنُنْ۔ مت دے۔
تَسْتَكْثِرُ۔ زیادہ لینے کو۔ نُقِرَ۔ پھونکا جائے گا۔ نَاقُوْسِ۔ صور۔
عَسِيْرٌ۔ بھاری سخت۔ يَسِيْرٍ۔ آسانی۔ مَمْدُوْدًا۔ بکثرت پھیلا ہوا۔
شُهُوْدًا۔ حاضر ہونے والے۔ مَهَّدْتُّ۔ میں نے بچھایا۔ تَمْهِيْدًا۔ بچھونا۔
عَنِيْدًا۔ دشمنی کرنے والا سَاُرْهِقُهٗ۔ میں اُس کو عنقریب چڑھاؤں گا۔ صَعُوْدًا۔ دوزخ کے ایک پہاڑ کا نام۔
فَكَّرَ۔ فکر کی۔ عَبَسَ۔ تیوڑی چڑھائی بَسَرَ۔ منہ تھتھایا۔
يُؤْثَرُ۔ نقل کیا جاتا ہے۔ منقول ہے تُبْقِيْ۔ باقی رکھی۔ تَذَرُ۔ چھوڑی۔
لَوَّاحَةٌ۔ جھلس دینے والی چمڑے کو تِسْعَةَ عَشَرَ۔ انیس ۱۹۔ يَسْتَيْقِنَ۔ یقین کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝۱ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝۲ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴
اے محمدؐ! چادر اوڑھنے والے! اُٹھ لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرا۔ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔ اپنے کپڑے پاک رکھ۔ اور بچا

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷
گناہ سے دور رہ۔ کار رسالت کو بڑا سمجھ کر لوگوں پر احسان نہ رکھ۔ اور مشکلات رسالت پر اپنے رب کے لئے صبر کر۔

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ﴿۹﴾ عَلَى

جب صور پھونکا جائے گا وہ دن تنگی کا ہوگا۔ تو کافروں کے لئے آسانی کا

الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ﴿۱۰﴾ ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَّجَعَلْتُ

نہ ہوگا۔ اے محمدؐ! میرے لئے تو چھوڑ دے اسے جسے میں نے تنہا پیدا کیا ہے۔ اور جسے میں نے

لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾

بہت سے مال دیئے۔ اور اولاد موجود کر دی اور سامان دنیا ہر طرح کا مہیا کر دیا۔

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾ سَاُرْهِقُهٗ

اس پر بھی تو توقع رکھتا ہے کہ آخرت میں اُسے میں کچھ اور دوں گا۔ لیکن یہ ہرگز نہ ہوگا کیونکہ وہ میری آیتوں کا مخالف تھا

صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿۱۸﴾ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ

عنقریب ہم اسے صعود پر چڑھائیں گے۔ بے شک اُس نے قرآن کی نسبت سوچا اور اٹکل دوڑائی۔ وہ ہلاک ہو کیسی اٹکل دوڑائی

قَدَّرَ ﴿۲۰﴾ ثُمَّ نَظَرَ ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ

پھر وہ ہلاک ہو کیسی اٹکل دوڑائی۔ پھر دیکھا اُس نے تو تیوری چڑھائی۔ اور برا سا منہ بنایا۔ پھر پیٹھ پھیری اور اپنے آپ کو بڑا سمجھا

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾ سَاُصْلِيْهِ

اور کہنے لگا "یہ قرآن جادو ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے۔ یہ قرآن آدمی کا کلام ہے"۔ عنقریب میں اُسے سقر میں

سَقَرَ ﴿۲۶﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾

ڈالوں گا اے محمدؐ! تجھے معلوم ہے کہ سقر کیا ہے؟ وہ باقی نہیں رکھتی اور نہ چھوڑتی ہے۔ آدمی کی وہ جھلسانے والی ہے

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰۗىِٕكَةً ۠ وَّمَا

اس پر انیس پاسبان تعینات ہیں فرشتوں ہی کو ہم نے آگ کا پاسبان بنایا ہے۔ ہم نے اُن کی

جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

تعداد اس لئے ٹھہرائی ہے کہ منکرین قیامت کو پریشانی ہو۔ اور اہل کتاب یقین کر لیں

الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا

اور مؤمنوں کے ایمان بڑھ جائیں اور اہل کتاب اور مؤمنین شک نہ کریں

الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ

اور جن کے دلوں میں مرض نفاق ہے اور جو کافر ہیں وہ

الْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ

کہیں "اس بیان کرنے سے اللہ کا کیا مطلب ہے"؟ اے محمدؐ! اسی طرح اللہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے۔

يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ

اور جسے چاہتا ہے راہ راست دکھاتا ہے۔ تیرا رب ہی اپنے لشکروں کو جانتا ہے۔

وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ ع

یہ آیتیں محض نصیحت کے لئے ہیں۔

ع ۱ / ۳۱ / ۱۵

تفسیر

اس سورہ شریف کے پہلے رکوع میں بھی شروع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آداب تعلیم کئے گئے ہیں اور پھر نافرمانوں کی کیفیت بیان کرکے اُن کو روز قیامت سے ڈرایا گیا ہے اور اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں جو کچھ فرمایا ہے اُس پر بے چون چرا ایمان لانا چاہئے اور کسی چیز کو فتنہ بنا کر تباہ نہیں ہونا چاہئے۔

اِحْدَى الْكُبَرِ۔ ایک بڑی چیز۔ رَهِيْنَةٌ۔ گرو۔ لَمْ نَكُ۔ ہم نہ تھے۔

نَخُوْضُ۔ ہم بحث کرتے۔ حُمُرٌ۔ گدھے۔ مُسْتَنْفِرَةٌ۔ بدکے ہوئے۔

فَرَّتْ۔ بھاگتے ہیں۔ قَسْوَرَةٍ۔ شیر۔ مُنَشَّرَةً۔ کھلے ہوئے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهَا

کچھ نہیں۔ قسم ہے چاندنی اور قسم ہے رات کی جب دن کے بعد آئے اور قسم ہے صبح کی جب روشن ہو جائے کہ دوزخ

لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّتَقَدَّمَ

بھی بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے اور اُس آدمی کی ڈرانے والی ہے جو تم میں سے آگے بڑھے

اَوْ يَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ﴿۳۹﴾

یا پیچھے ہٹنا چاہتا ہے ہر ایک اپنے کئے میں گرفتار ہوگا۔ مگر داہنے ہاتھ والے

فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ

جنتوں میں ہوں گے اور گنہگاروں سے سوال کریں گے۔ "تمہیں دوزخ میں کون چیز

سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ

لائی ؟" دوزخی کہیں گے۔ "ہم نہ نماز پڑھتے تھے نہ محتاجوں کو کھانا

الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَكُنَّا نُكَذِّبُ

کھلاتے تھے۔ باتیں بنانے والوں کے ساتھ امور دینی میں باتیں بنایا کرتے تھے۔ اور روز جزا کو



يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿٤٦﴾ حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿٤٧﴾ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ

جھٹلاتے تھے ۔ یہاں تک کہ مرکر ہمیں یقین آیا ۔ اس وقت اُن لوگوں کو شفاعت

الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾ كَاَنَّهُمْ

(سفارش کرنے والوں کی شفاعت سے نفع نہ پہنچے گا۔ ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ نصیحت سے اس طرح منہ پھیرتے ہیں

حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ

گو یا گدھے ہیں کہ شیر سے دبک کر بھاگے جاتے ہیں؟ بلکہ اُن میں سے ہر ایک شخص یہی چاہتا ہے

امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ

کہ اس کے پاس کھلے ہوئے آسمانی صحیفے آئیں ۔ یہ تو ہونا نہیں ۔ بلکہ بات یہ ہے کہ آخرت کا ڈر اُنہیں

الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَنْ شَاۗءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾ وَمَا

نہیں ہے ۔ کچھ نہیں یہ قرآن نصیحت ہے جو چاہے اسے سوچے اور اسے

يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ع

سوچیں گے وہی جنہیں اللہ چاہے گا ۔ اسی سے ڈرنا چاہئے وہی گناہ معاف کرتا ہے ۔

ع ۲ ۱۶

تفسیر

قرآن مجید کی شان اور اس کے مصرف کا بیان ہے اور ان کا جو اس پر ایمان لاکر کامیاب ہوئے اور انکار کرکے برباد ہوئے ہیں

چالیس آیتیں سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ دو رکوع

لَآ اُقْسِمُ ۔ میں قسم کھاتا ہوں	لَوَّامَةِ ۔ ملامت کرنے والی	اَمَامَهٗ ۔ اپنے آگے
بَرِقَ ۔ پتھرا جائے ۔	خَسَفَ ۔ گہنا جائے ۔	وَزَرَ ۔ پناہ کی جگہ ۔
مُسْتَقَرُّ ۔ ٹھکانا ۔	يُنَبَّؤُا ۔ خبر دیا جائے گا ۔	مَعَاذِيْرَهٗ ۔ عذر ۔
عَاجِلَةَ ۔ جلدی ۔ دنیا ۔	نَاضِرَةٌ ۔ تازہ ۔ بارونق ۔	بَاسِرَةٌ ۔ بدرونق ۔ برے
فَاقِرَةٌ ۔ توڑنے والی ۔	تَرَاقِيَ ۔ ہنسلی ۔ حلق ۔	رَاقٍ ۔ جھاڑ پھونک والا ۔
الْتَفَّتِ ۔ لپٹ جائے ۔	مَسَاقُ ۔ چلنا ۔	

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝١ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۝٢

میں قسم کھاتا ہوں روز قیامت کی اور قسم کھاتا ہوں انسان کے نفس ملامت گر کی کہ روز قیامت لوگ زندہ کئے جائیں گے

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝٣ بَلٰى قٰدِرِيْنَ

کیا انسان سمجھتا ہے کہ ہم اُس کی ہڈیاں جمع نہیں کر سکتے۔ ہاں ہمیں یہ قدرت ہے کہ

عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝٤ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ

ہم اس کی انگلیوں کے پور پور جوڑ دیں۔ بلکہ انسان چاہتا ہے کہ بحث اور حساب کو جو اُسے پیش آنے والا

اَمَامَهٗ ۝٥ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝٦ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝٧

ہے جھٹلائے۔ وہ پوچھتا ہے کہ "روز قیامت کب ہے؟" جب آنکھیں پتھرا جائیں گی۔

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝٨ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝٩ يَقُوْلُ

چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور آفتاب اور ماہتاب یک جا کئے جائیں گے۔ اس دن انسان پوچھے گا۔

الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝١٠ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝١١ اِلٰى رَبِّكَ

"آج کہیں جائے گریز ہے؟" ہرگز جائے گریز نہ ہوگی۔ اور نہ کافروں کو پناہ ہوگی۔ اے مخاطب! اس دن

يَوْمَئِذِ الْمُسْتَقَرُّ ۝١٢ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۢ بِمَا قَدَّمَ وَ

تیرے رب کے پاس جائے قرار ہوگی۔ اور اس دن آدمی کو بتا دیا جائے گا کہ کیسے اعمال اُس نے زادِ آخرت بنا کر پہلے

اَخَّرَ ۝١٣ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝١٤ وَّلَوْ اَلْقٰى

سے بھیجے ہیں۔ اور کیسے اعمال دنیا میں وہ چھوڑ آیا ہے۔ آدمی خود اپنے آپ پر شاہد ہے اگرچہ اپنے عذر

مَعَاذِيْرَهٗ ۝١٥ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝١٦ اِنَّ عَلَيْنَا

پیش کیا کرے۔ اے محمدؐ! جب تک وحی تمام نہ ہو تو الفاظ قرآن زبان پر جاری نہ کرو کہ بعجلت وہ یاد ہو جائے۔ اُس کا

جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝١٧ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝١٨ ثُمَّ اِنَّ

ذہن نشین کرانا اور پڑھانا ہمارا کام ہے۔ جب ہم قرآن بذریعہ جبرئیل پڑھا چکیں تو اس کے پڑھنے کی تو پیروی کر۔ پھر

عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝١٩ كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ۝٢٠ وَتَذَرُوْنَ

اُس کا سمجھا دینا ہمارا کام ہے۔ لوگو! ہرگز ہرگز جلدی نہ کرو بلکہ تم لوگ پسند کرتے ہو دنیا کو جو جلدی کرتی ہے اور چھوڑے ہوئے ہو

الْاٰخِرَةَ ۝٢١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝٢٢ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝٢٣

آخرت کو جو قائم رہنے والی ہے۔ کتنے چہرے اُس دن بشاش ہوں گے۔ اور اپنے رب کی رحمت کی طرف دیکھتے ہوں گے

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا

اور کتنے چہرے سوکھے ہوئے ہوں گے۔ اور یقین کرتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ برتاؤ کیا جائے گا

فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيْلَ مَنْ سكته

جو جوڑ جوڑ ڈھیلے کردے گا۔ کچھ نہیں جب جان حلقوم پر پہنچے گی اور بیمار دار کہیں گے "کوئی جھاڑ پھونک

رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ

کرنے والا ہے؟" اور مرنے والے کو دنیا کی مفارقت کا یقین ہو جائے گا۔ اور تکلیف جان کنی سے پنڈلی

بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ ع

پنڈلی سے چمٹ جائے گی۔ اے شخص اس دن تجھے اپنے رب کے پاس چلنا ہوگا۔

ع ۱ ۱۷

تفسیر

نفس لوّامہ وہ ہے جو انسان کو بری بات کے کرنے پر ملامت کرتا ہے۔ پھر قیامت کے وقوع پر دلیل ہے اور انسان کی نفسانیت پر بحث کی گئی ہے اور اس سلسلے میں ایسی چیز بیان کی گئی ہے جو بڑی لاجواب ہے پھر تعلیم قرآن کے لئے خود ذات باریتعالیٰ کے محکم ہو جانے کی طرف اشارہ ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ جس کی یہ کتاب ہے وہی اس کا حقیقی معلم ہے بھی۔ اخیر میں سکرات الموت کا عبرت انگیز نظارہ پیش کیا گیا ہے۔

يَتَمَطّٰى۔ اکڑتا۔ نازکرتا۔ اَوْلٰى۔ کمبختی۔ وائے۔ سُدًى۔ بے کار۔ يُمْنٰى۔ ڈالی جاتی ہے۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾

جس نے جیتے جی نہ تو کلام الٰہی کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ سمجھانے پر اس نے جھٹلایا اور منہ پھیرا۔

ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾

اور پھر اپنے گھر اکڑتا ہوا چلا گیا۔ بروز قیامت اس سے کہا جائے گا مرگ سخت تیرے لئے مناسب تھی اور عذاب قبر

ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٥﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ

تیرے لئے مناسب تھا۔ پھر ہول قیامت تیرے لئے مناسب ہے اور دوزخ میں رہنا تیرے لئے مناسب ہے۔ کیا انسان سمجھتا

سُدًى ﴿٣٦﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ

ہے کہ یونہی بے بازپرس وہ چھوڑ دیا جائے گا؟۔ کیا انسان ایک قطرہ منی نہ تھا جو رحم میں ڈالا گیا۔ پھر وہ خون بستہ ہوا۔

عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ

پھر اللہ نے اسے دوسری صورت کا بنایا۔ پھر اس کے جوڑ بند درست کئے پھر اس نے نر و ماده دو قسمیں

ع ۲ ۱۰ ۱۸

وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾

پیدا کیں۔ کیا وہ قیامت میں مردوں کے جلانے پر قادر نہیں ہو سکتا۔

تفسیر

اس رکوع میں مغرور اور غفلت شعاروں کی جن خصلتوں کا بیان ہے وہ صد درجہ قابل لحاظ ہیں۔ اس لئے جزائے اعمال پر مستحق کے ساتھ یقین کرنا چاہئے اور بعث بعد الموت کا خیال کرکے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ بنا چاہئے

اکتیس ۳۱ آیتیں سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ دو ۲ رکوع

اَمْشَاجٍ۔ مخلوط۔ ملا ہوا۔ نَّبْتَلِيْهِ۔ ہم آزمائش کریں۔ تکلیف میں رکھیں۔ تَفْجِيْرًا۔ بہا لیجائیں۔

مُسْتَطِيْرًا۔ پھیل جائے۔ عام ہو جائے۔ عَبُوْسًا۔ ہنہنانے والا سخت۔ قَمْطَرِيْرًا۔ تیوری چڑھانے والا۔ تلخ۔

وَقٰى۔ بچا لیا۔ دَانِيَةً۔ جھکے ہوئے نزدیک ہو جائے۔ ذُلِّلَتْ۔ نزدیک کئے گئے۔ اختیار میں ہو جائے

قُطُوْفٌ۔ میوے۔ اٰنِيَةٍ۔ باسن۔ برتن۔ فِضَّةٍ۔ چاندی۔

قَوَارِيْرًا۔ شیشہ۔ زَنْجَبِيْلًا۔ سونٹھ۔ لُؤْلُؤًا۔ موتی۔

مَنْثُوْرًا۔ بکھرے ہوئے سُنْدُسٍ۔ باریک ریشم۔ لاہی۔ خُضْرٌ۔ سبز۔

اِسْتَبْرَقٌ۔ تافتے۔ دبیز ریشم۔ حُلُّوْٓا۔ پہنائے جائیں گے۔ اَسَاوِرَ۔ کنگن۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾

ضرور انسان پر اتنے وسیع میں ایک وقت ایسا بھی تھا۔ کہ وہ قابل تذکرہ نہ تھا۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ

ہم نے نطفہ مخلوط سے آدمی کو پیدا کیا کہ ہم اُسے آزمائیں پھر ہم نے اُسے

سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا

کان اور آنکھیں دیں۔ پھر ہم نے اُسے دین کا راستہ بتایا۔ اب وہ یا تو شکر گزار (مسلمان ہیں) یا

كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿۴﴾

ناشکرے (کافر) ہیں۔ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں طوق اور آگ مہیا کی ہیں۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ⑤ عَيْنًا

نیک بندے آخرت میں ایسی شراب پئیں گے جس کا مزاج کافوری ہوگا۔ ایک چشمہ ہی ایسا ہوگا

يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ⑥ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَ

جس سے خاص اللہ کے بندے پئیں گے اور جس طرف چاہیں گے اُسے بہالے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی نذریں

يَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ⑦ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ

پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت پھیلی ہوئی ہوگی اور مسکین یتیم

عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ⑧ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ

اور قیدی کو اللہ کی محبت پر کھانا کھلاتے ہیں اور ان سے کہدیتے ہیں کہ ہم تمہیں اللہ کے

لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ⑨ إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا

لئے کھلاتے ہیں۔ تم سے کوئی بدلہ یا شکر گذاری نہیں چاہتے۔ ہم اس دن کے عذاب سے جو اداسی اور پریشانی

عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ⑩ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ

کا ہوگا اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اللہ انہیں اس دن کے عذاب سے بچالے گا۔ اور تازگی

نَضْرَةً وَسُرُورًا ⑪ وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ⑫

اور خوشی میں اُن کو رکھے گا۔ اور اُن کے صبر کے بدلے اُنہیں جنت اور ریشمی پوشاک دے گا۔

مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا

جنت میں وہ تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے رہیں گے۔ نہ اُنہیں تپش معلوم ہوگی نہ سردی

زَمْهَرِيرًا ⑬ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ⑭

معلوم ہوگی درختوں کے سائے ان کے اوپر جھکے ہوں گے اور اُنکے پھل اُن کے اختیار میں ہوں گے۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ⑮

چاندی کے برتن اور شیشے کے آبخورے اور

قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا ⑯ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا

شیشے بھی چاندی کے کارکنان قضا و قدر کے ٹھیک بنائے ہوئے اُن کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ بہشت میں

كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ⑰ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ⑱ وَ

ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں زنجبیل کی آمیزش ہوگی۔ ایک چشمہ اُس کا جنت میں ہے نام اس کا سلسبیل ہے

يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا

ہمیشہ رہنے والے غلمان خدمت کے لئے جنتیوں کے گرد پھرتے رہیں گے۔ اے مخاطب! تو اُنہیں دیکھے تو سمجھے کہ بکھرے ہوئے

قرء حفص بغیر الالف فی الوصل فیہما و وقف علی الاول بالالف و علی الثانی بغیر الالف ١٢

مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِیَهُمْ

موتی ہیں۔ اور جب تو بہشت پر نظر کرے گا تو وہاں بڑی نعمت اور بڑی بادشاہت نظر آئے گی۔ جنتیوں کے

ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ؗ وَّحُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ

کپڑے سبز ریشمی۔ باریک اور دبیز ہوں گے۔ اور وہ چاندی کے کنگن پہنے ہوئے ہوں گے۔

وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً

اللہ انہیں شراب طاہر پلائے گا۔ اور ان سے کہا جائے گا۔ جنتیو! بے شک یہ تمہاری جزا ہے

وَّكَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع

اور تمہاری کوشش کی قدر ہے۔

ع ۱ ۲۲ ۱۹

تفسیر

قرآن کا موضوع انسان ہے اس لئے اس نے ہر گوشہ پر بحث کی ہے اور ان باتوں کو ظاہر کیا ہے جو آج یا اور کبھی معرض ظہور میں آسکتی ہیں چنانچہ اس سورہ کے شروع پر بھی اسی کے لئے دلائل ہیں۔ پھر جو لوگ اس پر عمل پیرا ہوں گے ان کے لئے جو انعامات ہیں وہ مذکور ہوئے ہیں۔

بُكْرَةً۔ صبح۔ اَصِیْلًا۔ شام۔ اَسْرَ۔ بندھن۔ جوڑ بند۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ

اے محمدؐ! ہم نے تجھ پر وقتاً فوقتاً قرآن اتارا ہے اپنے رب کے حکم پر

رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ ۚ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً

تو صبر کر۔ اور ان میں سے کسی گنہگار اور ناشکر گزار کا کہا نہ ماننا۔ صبح اور شام اپنے رب کا نام لیتا

وَّاَصِیْلًا ﴿۲۵﴾ ۚ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾

رہ۔ رات میں اللہ کو سجدہ کر اور شب دراز میں اس کی تسبیح کر۔

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَیَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ یَوْمًا

یہ بے دین لوگ تو دنیا کو دوست رکھتے ہیں جو سر دست موجود ہے اور روز سخت قیامت کو

ثَقِیْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ

چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم نے انہیں پیدا کیا ہے اور ان کے جوڑ بند مستحکم کئے ہیں۔ اور جب ہم چاہیں ان کے بدلے انہیں کے سے

اَمْثَالَهُمْ تَبْدِیْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى

آدمی اور لا بسائیں۔ یہ نصیحتیں ہیں جو چاہے اپنے رب کی راہ اختیار

رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

کرے۔ جب تک اللہ نہ چاہے تم لوگ کچھ چاہ نہیں سکتے۔ بے شک اللہ

عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٣٠﴾ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ

دانا اور پختہ کار ہے جسے وہ چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لئے

اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾

اُس نے دردناک عذاب تیار کیا ہے۔

ع ۲ ۹ ۲

تفسیر

آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اخلاق فاضلہ کی تعلیم ہے جو تمام دنیا کے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت و تعلیم کے طریقے بیان ہوئے ہیں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا واحد ذریعہ اُس کو قرار دیا گیا ہے۔

پچاس آیتیں سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ دو رکوع

مُرْسَلٰتِ۔ بھیجی گئی۔ عُرْفًا۔ نفع پہنچانے والی ہوا۔ عٰصِفٰتِ۔ زور کرنے والی ہوا۔ باد تند

فٰرِقٰتِ۔ فرق کرنے والی۔ مُلْقِيٰتِ۔ ڈالنے والی ہیں۔ عُذْرًا۔ الزام دینے کو۔

نُذْرًا۔ ڈرانے کو۔ طُمِسَتْ۔ مٹائے جائیں بے نور ہوں فُرِجَتْ۔ کھولا جائے۔

نُسِفَتْ۔ اُڑائے جاویں۔ اُقِّتَتْ۔ وقت مقرر پر لائے جائیں اُجِّلَتْ۔ وعدے دئے گئے یعنی ملتوی کیا گیا

قَرَارٍ مَّكِيْنٍ۔ مقام محفوظ۔ كِفَاتًا۔ سمیٹنے والی۔ شٰمِخٰتٍ۔ بلند۔ اونچے۔

فُرَاتًا۔ پیاس بجھانے والا۔ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ۔ تین شاخوں والی ظَلِيْلٍ۔ سایہ دینے والا۔

جِمٰلَتٌ۔ اونٹوں۔ صُفْرٌ۔ زرد۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ

قسم ہے اُن ہواؤں کی جو معمولی طور پر بھیجی جاتی ہیں پھر تیزی سے چلتی ہیں اور بادلوں کو منتشر

نَشْرًا ﴿٣﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾

کر دیتی ہیں پھر انہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیتی ہیں پھر دلوں میں اللہ کا خیال ڈالتی ہیں تاکہ حجت تمام ہو اور ڈر پیدا ہو۔

إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَإِذَا السَّمَاءُ

کہ وعدہ قیامت جو تم سے کیا گیا ہے ہو کر رہے گا۔ اُس وقت ستارے بے نور ہو جائیں گے۔ آسمان

فُرِجَتْ ﴿٩﴾ وَإِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ ﴿١١﴾

پھٹ جائے گا پہاڑ پراگندہ ہو جائیں گے۔ تمام پیغمبر اپنی اُمتوں کے حساب کے لئے جمع کئے جائیں گے۔

لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ ﴿١٢﴾ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾

یہ باتیں کس دن کے لئے ملتوی ہیں؟ فیصلے کے دن کے لئے ملتوی ہیں۔ اے محمدؐ! تجھے خبر ہے کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٥﴾ أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ

اُس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ کیا ہم نے اگلے لوگوں کو تباہ نہیں کیا؟ اسی طرح ہم پچھلے لوگوں کو بھی اُن کے

الْآخِرِينَ ﴿١٧﴾ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿١٨﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٩﴾

پیچھے لگا دیں گے۔ گنہگاروں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے

أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿٢١﴾ إِلَىٰ

لوگو! کیا ہم نے تمہیں ذلیل پانی (نطفے) سے پیدا نہیں کیا؟ پھر ہم نے اُسے ایک محفوظ جگہ (رحم مادر) میں ایک وقت

قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴿٢٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ

معلوم تک رکھا۔ پھر ہم نے اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔ ہم کیسے اچھے اندازہ ٹھہرانے والے ہیں۔ اس دن (قیامت

لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٤﴾ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٥﴾ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿٢٦﴾

میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ کیا ہم نے زمین کو مُردوں اور زندوں کے لئے کافی نہیں بنایا ہے؟

وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ وَيْلٌ

ہم نے اس میں بلند پہاڑ کھڑے کئے ہیں اور تمہیں میٹھا پانی پلاتے ہیں۔ اُس دن (قیامت میں) ج

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٨﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٩﴾

جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ منکروں سے اُس دن کہا جائے گا کہ جس دوزخ کو تم جھٹلاتے تھے اُس کی طرف چلو۔

انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي

تین شاخوں والے سائے (دھوئیں) کی طرف چلو جس میں ٹھنڈک نہیں ہے اور نہ گرمی سے

مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ

وہ بچاتا ہے۔ اس میں بڑے بڑے محلوں کے برابر انگارے برس رہے ہیں۔ گویا کہ وہ زرد رنگ کے

صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾ هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنطِقُونَ ﴿٣٥﴾

اونٹ ہیں۔ اس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ یہ وہ دن ہوگا کہ گنہگار بات نہ کر سکیں گے۔

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ﴿٣٦﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٧﴾

اور نہ عذر پیش کرنے کی اُنہیں اجازت ملے گی۔ اُس دن (قیامت میں جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔

هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۖ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ فَإِن كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ

اُس دن ہم اُن سے کہیں گے۔ یہی فیصلہ کا دن ہے تم کو اور اگلوں کو حساب کے لئے ہم نے جمع کیا ہے۔ اگر تم کو حیلہ کرسکتے ہو

فَكِيدُونِ ﴿٣٩﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٠﴾

تو کرو۔ اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔

ع ۲ ۲۱

تفسیر

دراصل آسمان وزمین میں جو چیزیں بھی ہیں عجیب ہیں اور خدا کی قدرت پر دلالت کرنے والی ہیں۔ لیکن اس بے بصری کو کیا کیا جائے کہ دل کی آنکھیں بھی اندھی ہوگئی ہیں۔ یا یہ کہ ہر وقت اُن میں گھرے ہوئے ہونے کی وجہ سے اُن کی اہمیت کم ہوگئی ہے جیسا کہ ہواؤں کے ذکر سے ظاہر ہے

يَشْتَهُونَ۔ مرغوب خاطر۔ هَنِيئًا۔ مزے سے۔ تَمَتَّعُوا۔ فائدے اُٹھالو۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ﴿٤١﴾ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٤٢﴾ كُلُوا وَ

بے شک پرہیزگار باغوں کے سایوں میں چشموں میں اور مرغوب خاطر میووں میں ہوں گے۔ ہم اُن سے کہیں گے

اشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٤٣﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٤٤﴾

اپنے اعمال کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو۔ نیک بندوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٥﴾ كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾

اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ کافرو! تم بھی دنیا میں چند سے کھاپی لو اور فائدے اُٹھا لو تم گنہگار ہو

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾

اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے نماز میں اللہ کے آگے جھکو! تو نہیں جھکتے

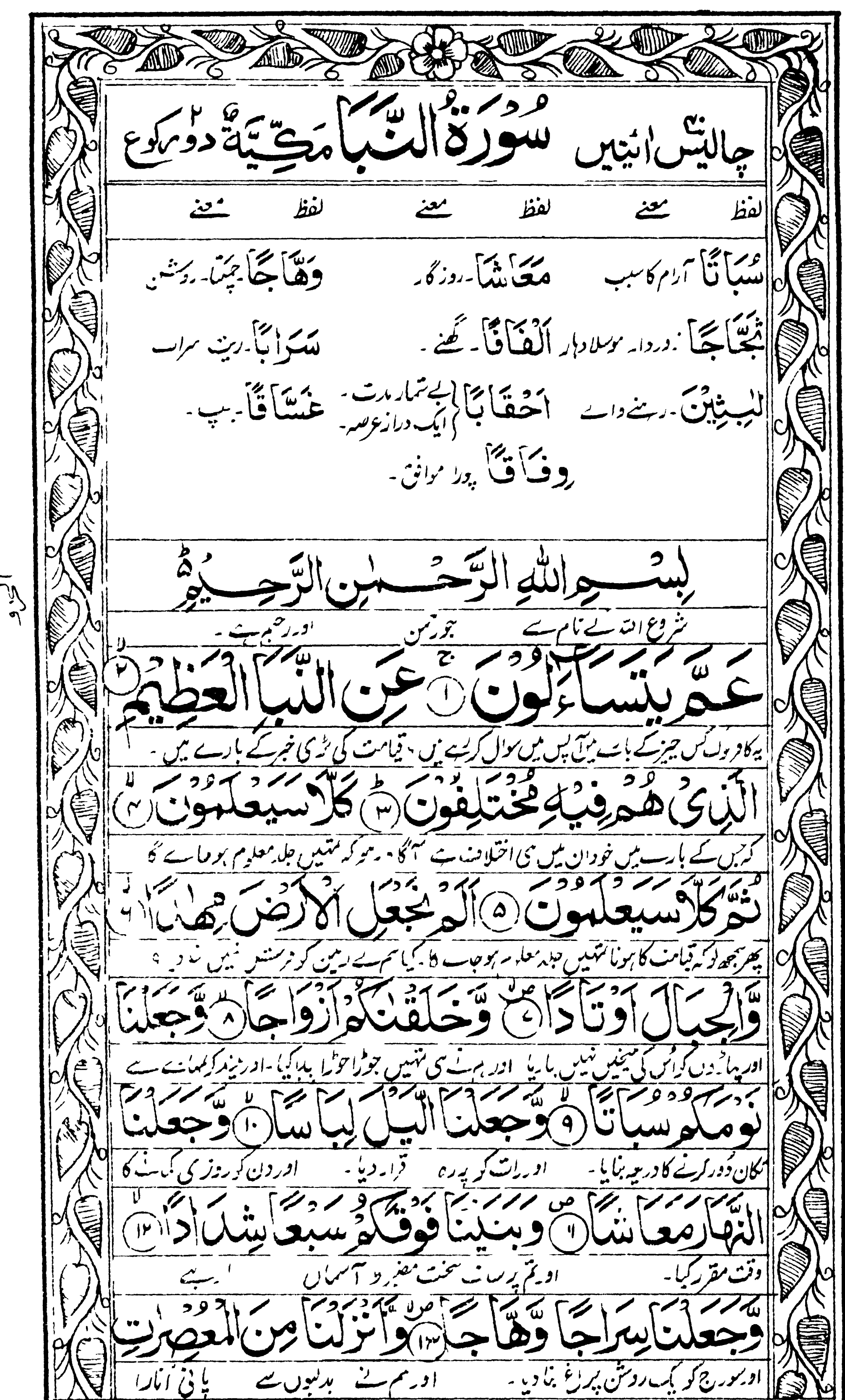
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾

اُس دن (قیامت میں) جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔ اب اس کے بعد کون سی بات ہے جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

ع ۲ ۱۲

تفسیر

اس رکوع میں بھی پہلے رکوع کی طرح سے قیامت کے دن سے ڈرایا گیا ہے۔ اور طرح طرح کے عذاب خوف دلا کر انسان کو انسان بننے پر آمادہ کیا گیا ہے۔ جو حد درجہ ضروری ہے۔ اور پوری سورہ میں ایک ہی آیت بار بار ذکر کرکے مجرمین کو لرزا دیا گیا ہے۔ اللھم احفظنا۔



سُورَةُ النَّبَا مَكِّيَّةٌ

چالیس آیتیں — دو رکوع

لفظ	معنے	لفظ	معنے	لفظ	معنے
سُبَاتًا	آرام کا سبب	مَعَاشًا	روزگار	وَهَّاجًا	چمکتا۔ روشن
ثَجَّاجًا	زوردار۔ موسلادھار	اَلْفَافًا	گھنے۔	سَرَابًا	ریت سراب
لٰبِثِیْنَ	رہنے والے	اَحْقَابًا	بے شمار مدت۔ ایک دراز عرصہ۔	غَسَّاقًا	پیپ۔
وِفَاقًا	پورا موافق۔				

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے۔

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ① عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ②

یہ کافر لوگ کس چیز کے بارے میں آپس میں سوال کر رہے ہیں۔ قیامت کی بڑی خبر کے بارے میں۔

الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ③ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ④

کہ جس کے بارے میں خود ان میں ہی اختلاف ہے ہاں۔ دیکھو کہ تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا

ثُمَّ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ⑤ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ⑥

پھر سمجھ لو کہ قیامت کا ہونا تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا۔ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ⑦ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ⑧ وَّجَعَلْنَا

اور پہاڑوں کو اس کی میخیں نہیں بنایا اور ہم نے ہی تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ اور نیند کو تھکان سے

نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ⑨ وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا ⑩ وَّجَعَلْنَا

تکان دور کرنے کا ذریعہ بنایا۔ اور رات کو پردہ قرار دیا۔ اور دن کو روزی کمانے کا

النَّهَارَ مَعَاشًا ⑪ وَّبَنَیْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ⑫

وقت مقرر کیا۔ اور تم پر سات سخت مضبوط آسمان بنائے

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ⑬ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ

اور سورج کو ایک روشن چراغ بنا دیا۔ اور ہم نے بدلیوں سے پانی اتارا



مَاۗءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾

تاکہ اس کے ذریعے سے دانے اور نباتات ۔ اور گھنے گھنے درختوں والے باغات پیدا کریں

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ

تو اے لوگو! یاد رکھو کہ فیصلے کا ایک دن مقرر ہے ۔ کہ جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم گروہ کے گروہ قبروں سے

اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَاۗءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾ وَّسُيِّرَتِ

نکل کر بھاگے چلے آؤ گے ۔ اور آسمان کھول دیا جائے گا اور اس میں دروازے بن جائیں گے ۔ اور پہاڑ چلائے جائینگے

الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾

اور وہ ریت کی طرح چور چور ہو جائیں گے ۔ بلاشبہ جہنم دوزخیوں کی گھات میں ہے ۔ کہ کب آئیں اور انہیں

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ

جلا ڈالے ۔ وہ سرکشوں کے رہنے کی جگہ ہے جس میں وہ مدتوں رہیں گے ۔ اس میں نہ ٹھنڈک کا مزہ پائیں گے

فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَاۗءً

اور نہ کسی پینے کی چیز کا ۔ سوائے گرم پانی اور بہتی پیپ کے ۔ اور یہ ان کے اعمال کا

وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

بالکل پورا بدلہ ہوگا ۔ کہا جائے گا! یہی لوگ تھے کہ انہیں جزا و سزا کی کوئی امید نہ تھی ۔ چنانچہ انہوں نے خوب جی کھول کر ہماری

كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ

آیتوں کو جھٹلایا ۔ حالانکہ ہم نے ہر چیز لکھ رکھی ہے ۔ چنانچہ انہیں دوزخ میں ڈال کر کہا جائے گا! لو اب چکھو عذاب

نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾

جہنم! اور ہم کوئی چیز تمہیں نہیں دیں گے ۔

ع ۱

تفسیر

اس سورت کا نام نبأ اس لئے ہے کہ اس میں قیامت کی خبر دی گئی ہے۔ اس رکوع میں کافر جو منکر تھے اُن کے قول کی تردید کی گئی ہے اور اپنی طرح طرح کی قدرتوں کا اظہار کر کے قیامت ہونے کی یہ دلیل دی کہ ہم پانی سے مُردہ زمین کو زندہ کر دیتے ہیں۔ تو تمہارا زندہ کرنا ہمارے لئے کیا مشکل ہے، اور اس دن کا ہونا ضروری ہے جس میں تمہارے اعمال کا انصاف سے فیصلہ کیا جائے۔

پھر بتایا ہے کہ قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا۔ اور پہاڑ روئی کی طرح اُڑیں گے۔ تو جب ایسی سخت

چیزوں کا یہ حال ہوگا تو اَور چیزیں کس شمار میں ہیں۔ یہ بڑے بڑے مکان، یہ بڑی بڑی عمارتیں، یہ لوہے کی کلیں، غرض سب چیزیں فنا ہو جائیں گی۔ تمہیں کہیں پناہ نہ مل سکے گی۔

پھر ایسے منکروں کا حال بیان کیا گیا ہے جو حساب کتاب کے لئے دوبارہ اُٹھنے کے قائل ہی نہ تھے۔ اُن کے لئے جہنم ہے۔ اور اس کی سزاؤں کا نمونہ بھی پیش کر دیا گیا +

كَوَاعِبَ۔ نوجوان عورتیں۔ **دِهَاقًا**۔ بھرا ہوا۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَكَوَاعِبَ

اُس کے برعکس پرہیزگاروں کے لئے یقیناً بڑی کامیابی ہے۔ یعنی باغات اور انگور۔ اور نوجوان ہم سن

أَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَكَأْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا

عورتیں اور شراب کے چھلکتے جام۔ اس میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور نہ

كِذَّابًا ﴿٣٥﴾ جَزَاءً مِنْ رَبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾ رَبِّ السَّمَاوَاتِ

جھوٹ۔ اے مخاطب! یہ تیرے پروردگار کی طرف سے بدلا ہوگا اور اُن کے اعمال کے مطابق پورا انعام اُس پروردگار

وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾

کی طرف سے جو آسمانوں، زمین اور جو اُن کے درمیان ہے سب کا رحمٰن ہے قیامت کے دن اس سے بات کرنے کی کسی کو جرأت

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا

نہ ہوگی۔ جس دن رُوح اور فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے۔ اُس وقت سوائے اس کے کوئی نہ

مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ

بول سکے گا جسے خود ہی خدا اجازت دیدے اور وہ بھی ٹھیک بات کہے گا۔ یہ قیامت کا دن ہونا برحق ہے۔

فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا ﴿٣٩﴾ إِنَّا أَنْذَرْنَاكُمْ

تو جو بھی چاہے نیک عمل کر کے اپنے پروردگار کے پاس اپنا ٹھکانا بنالے۔ اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں ایک جلد آنے والے

عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَ

عذاب سے ڈرا دیا۔ جس دن کہ ہر شخص اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہوئے عملوں کو دیکھ لے گا۔ اور کافر تو حسرت سے

يَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ﴿٤٠﴾

یہی کہے گا اے کاش کہ میں مٹی ہوتا۔ اور دوبارہ زندہ نہ کیا جاتا۔

ع ۲ ۱۰ ۲

تفسیر

پہلے رکوع میں دوزخیوں کا حال تھا۔ اس میں جنتیوں کا حال بیان کیا ہے۔ اور پھر اس کے بعد حشر کے دن خدا تعالےٰ کے قہر و جلال اور رُعب کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور بتایا ہے کہ اس دن کا ہونا بہت ضروری ہے۔ ہم سب کو اپنے اعمال کے مطابق سزا و جزا ملے گی۔ اس لئے اُس دن کے آنے سے پہلے ہی نیک عمل کر لینے چاہئیں۔ کہ وہاں کف افسوس نہ ملنا پڑے +

چھیالیس آیتیں سُورَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ دو رکوع

نٰزِعٰتِ۔ کھینچنے والے۔ غَرْقًا ڈوب کر۔ سختی سے۔ نٰشِطٰتِ۔ آسانی سے نکالنے والے
نَشْطًا۔ آہستہ کھولنا۔ سٰبِحٰتِ۔ تیرنے والے۔ سَبْحًا۔ تیرنا۔
رَاجِفَة۔ کانپنے والی۔ رَادِفَة۔ بعد میں آنے والی۔ وَاجِفَة۔ دھڑکنے والے
مَرْدُوْدُوْنَ۔ پھیرے جانے والے۔ حَافِرَہ۔ پہلی حالت نَخِرَةً۔ کھوکھلی۔
خَاسِرَةٌ۔ نقصان والی۔ سَاهِرَه۔ میدان حشر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝١ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝٢ وَّ
قسم ہے اُن فرشتوں کی جو کافروں کی جان سختی سے نکالتے ہیں۔ اور قسم ہے اُن فرشتوں کی جو مومنوں کی جان آسانی سے نکالتے ہیں

السّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝٣ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝٤ فَالْمُدَبِّرٰتِ
اور اُن کی جو فضا میں تیرتے پھرتے ہیں اور اُن کی جو خدا کا حکم سننے میں سبقت کرتے ہیں اور پھر اس کے مطابق دنیا کا انتظام

اَمْرًا ۝٥ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝٦ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝٧
چلاتے ہیں۔ کہ جس دن زمین پے در پے کانپے گی اور اُسے زلزلے پر زلزلہ آئے گا۔

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝٨ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝٩
اُس دن مارے خوف کے دل لرز جائیں گے اور آنکھیں جھک جائیں گی۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ ۝١٠ ءَاِذَا كُنَّا
یہ کافر کہتے ہیں کہ کیا ہم مرنے کے بعد پھر اسی حالت میں لوٹائے جائیں گے۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ ہم

وقف لازم
وقف لازم

عِظَامًا نَّخِرَةً ﴿۱۱﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِنَّمَا

کھوکھلی ہڈیاں رہ جائیں گے۔ کہتے ہیں، ایسا ہوا تو یہ دوبارہ اُٹھایا جانا تو بڑے نقصان کی بات ہے۔ اے محمدؐ! آپ

هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾ هَلْ

ان سے کہہ دیجیے کہ وہ تو صرف خدا کی طرف سے ایک جھڑک ہی ہوگی اور بس! آناً فاناً میں سب میدان حشر میں آکھڑے ہونگے

اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ

یہ مشکل ہی کیا ہے۔ اے محمدؐ! کیا آپ کو موسیٰ کا بھی حال معلوم ہے؟ کہ جب اُن کے پروردگار نے اُنہیں طویٰ کی مقدس وادی

طُوًى ﴿۱۶﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾ فَقُلْ هَلْ

میں پکار کر کہا: "فرعون کی طرف جاؤ۔ کہ وہ بہت سرکشی کر رہا ہے۔ پھر اُس سے کہو کہ کیا تو یہ چاہتا ہے

لَّكَ اِلٰى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾

کہ گناہوں سے پاک ہو جائے؟ اور میں تجھے تیرے پروردگار کا راستہ بتا دوں اور تو اُس سے ڈرے۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ

چنانچہ موسےؑ نے اُسے بڑی سے بڑی نشانی دکھائی مگر اُس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی۔ پھر منہ پھیر لیا اور کوشش کرنے

يَسْعٰى ﴿۲۲﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾

لگا کہ کس طرح انہیں نیچا دکھائے۔ پھر اُس نے سب کو جمع کیا اور منادی کر دی۔ اور کہہ دیا کہ میں ہی تم سب کا اعلےٰ رب ہوں

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ اِنَّ فِيْ

پس اللہ نے اُسے آخرت اور دنیا کے عذاب میں دھر لیا۔ بلاشبہ اس واقعہ میں خدا سے

ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۲۶﴾

ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے۔

تفسیر

اس سورت میں لفظ نزعٰت آتا ہے۔ اس لئے اس سورۃ کا نام نزعٰت ہے۔ شروع سورۃ میں فرشتوں کی قسمیں کھائی ہیں۔ اور اُنہیں اس بات کی دلیل بنایا ہے۔ کہ قیامت ضرور ہوگی۔ اور اس دن زلزلہ پہ زلزلہ آئے گا۔ سخت پکار ہوگی۔ اور آواز سنتے ہی فوراً تمام لوگ قبروں سے نکل کر میدان حشر میں آجمع ہونگے اس کے بعد حضرت موسےؑ اور فرعون کا قصہ مختصر الفاظ میں دُھرایا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اسے

کفارِ مکہ! تم سے پہلے فرعونیوں نے ہمارے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام جھٹلایا تھا۔ تو دیکھ لو اُن کا کیا حشر ہوا۔ تم بھی ڈرتے رہو کہ تمہارا بھی یہی حشر نہ ہو۔ پہلی قوموں کی تباہی کے واقعات میں سب لوگوں کے لئے بڑی نصیحت اور عبرت ہے ◆

سَمْكَ۔ بلندی۔ اَغْطَشَ۔ ڈھانک دیا دَحٰی۔ بچھا۔
اَرْسٰی۔ گاڑ دیا۔ طَآمَّة۔ بلائے عام۔ عام آفت۔ بُرِّزَتْ۔ ظاہر کی گئی۔
اٰثَرَ۔ اُس نے ترجیح دی۔ مُرْسٰی۔ وقوع۔ قیام۔ فِیْمَ۔ کس بات میں۔
مُنْتَهٰی۔ انتہا۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا
اے لوگو! کیا تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا جسے ہم نے بنایا۔ پھر اسے بلند کیا اور اُسے درست

فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾ وَالْاَرْضَ
بنایا۔ اس کی رات کو اندھیری اور دن کو روشن بنایا۔ اور اس کے بعد زمین کو

بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾
بچھا دیا۔ اور اس سے پانی اور چراگاہیں نکالیں۔ اور پہاڑوں کو

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا
مضبوطی سے گاڑ دیا۔ یہ سب چیزیں تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے فائدے کی ہیں۔ پھر جب

جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ
بڑی سخت قیامت کی آفت آئے گی۔ تو اس دن انسان اپنی کرتوتوں کو

مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾ فَاَمَّا مَنْ
یاد کرے گا۔ اور دوزخ دیکھنے والوں کے لئے ظاہر کر دی جائے گی۔ پھر جس نے تو سرکشی

طَغٰى ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ
کی ہوگی۔ اور دنیا ہی کی زندگی کو سب کچھ سمجھ لیا ہوگا۔ تو یہ جہنم تو اُس کا ٹھکانا ہوگا۔

الْمَاْوٰى ﴿۳۹﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ
اور جو اپنے پروردگار کے سامنے جواب دہی کے لئے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اور اس اور اس طرح اپنے نفس کو بری



عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾ يَسْــَٔلُوْنَكَ

خواہشوں سے روکتا رہا۔ تو جنت میں اُس کا ٹھکانا ہوگا۔ اے محمدؐ! یہ لوگ آپ سے قیامت

عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى

کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی۔ آپ کو اس سے کیا تعلق؟ یقیناً اس کا علم تو بس

رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ

آپ کے پروردگار ہی کو ہے۔ آپ تو صرف ایک ڈرانے والے ہیں اور وہ بھی اُسے جو اُس دن کا خوف دل میں

يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾

رکھتا ہو۔ اور جس دن قیامت آئے گی اور یہ اُسے دیکھ لیں گے تو یوں سمجھیں گے گویا دنیا میں یک شام یا ایک صبح ہی رہے تھے

ع ۲ ۲۰ ۴

تفسیر

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ لوگوں کا پیدا کرنا اور انہیں دوبارہ زندہ کرنا اتنا مشکل کام نہیں جتنا کہ آسمان بنانے کا تھا۔ جب ہم نے ایسی سخت اور لمبی چوڑی چیز کہ جس کا تمہاری نظر احاطہ ہی نہیں کرسکتی، بنائی ہے۔ تو تمہارا دوبارہ پیدا کر دینا ہمارے لئے کونسا مشکل امر ہے؟ اس کے بعد زمین، پہاڑ، چراگاہیں، ان سب چیزوں کو بنایا۔ تاکہ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے کام آئیں۔

پھر بتایا ہے۔ کہ جس دن قیامت آجائے گی اُس دن ہر شخص اپنے کئے ہوئے اعمال پر کفِ افسوس ملے گا کہ کاش میں اچھے عمل کرتا تو آج آرام میں رہتا۔

اس کے بعد بتایا گیا ہے۔ کہ قیامت کے آنے کا کسی کو علم نہیں سوائے خدا کے۔ اور اب تو یہ لوگ اسے بڑی دراز مدّت اور صبر آزمانہ سمجھ رہے ہیں۔ لیکن جب واقعی قیامت آجائے گی تو یہ سمجھیں گے۔ گویا دنیا میں ایک دن یا ایک صبح ہی رہے تھے ٭

بیالیس[۴۲] ایتیں سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ ایک[۱] رکوع

تَصَدّٰى۔ توجہ کی تو نے۔ تَلَهّٰى۔ تو نے بے پروائی کی۔ سَفَرَةٍ۔ لکھنے والے۔

بَرَرَةٍ۔ نیک کام کرنے والے۔ اَقْبَرَ۔ قبر میں رکھا۔ اَنْشَرَ۔ دوبارہ زندہ کیا۔

قَضْبًا۔ ترکاری سبزی۔ حَدَآئِقَ۔ بہت سے باغ۔ غُلْبًا۔ گھنے باغ۔

صَاخَّةٌ - سخت آواز۔ مُسْفِرَةٌ - روشن۔ ضَاحِكَةٌ - ہنسنے والے۔
مُسْتَبْشِرَةٌ - خوش خوش۔ غَبَرَةٌ - گرد۔ كَفَرَةٌ - کافر لوگ۔
فَجَرَةٌ - فاجر لوگ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰىٓ ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ
اس نے تیوری چڑھائی اور منہ موڑ لیا۔ اس لئے کہ اس کے پاس اندھا آیا۔ اے محمدؐ! آپ کو کیا خبر تھی کہ شاید وہ
لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰىٓ ﴿٣﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا مَنِ
پاکیزگی اختیار کرتا۔ یا نصیحت سنتا اور وہ اُسے نفع دیتی۔ ہاں جو تو
اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا
بے پرواہ ہے۔ آپ اس کی ہدایت کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس کے پاکیزہ نہ ہونے کا آپ پر
يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَاَنْتَ
کوئی گناہ نہیں۔ اور رہا وہ جو آپ کے پاس خلوص دل سے بھاگا آتا ہے۔ اور وہ خدا سے ڈرتا ہے۔ تو آپ اُس سے
عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾
بے پروائی برتتے ہیں۔ آگاہ رہو! قرآن معمولی چیز نہیں! یہ تو ایک نصیحت ہے۔ جس کا جی چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے
فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ
یہ بڑے مقدس اوراق ہیں۔ جو بلند مرتبہ اور پاکیزہ ہیں۔ ایسے لکھنے والوں کے ہاتھوں
سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾
لکھا گیا ہے جو بڑے بزرگ اور نیکوکار ہیں۔ انسان پر خدا کی مار! یہ کتنا ناشکر گذار ہے۔
مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾
سوچتا نہیں کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ نطفہ سے خدا نے اُسے پیدا کیا اور پھر اُس کا اندازہ ٹھیرایا۔
ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ
پھر اُسے زندگی کی راہ میں آسانی بہم پہنچائی۔ پھر اُسے خدا نے موت دی اور قبر میں لایا۔ پھر وہ جب چاہے گا اُسے
اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ
دوبارہ زندہ کرے گا۔ پھر بھی خدا نے انسان کو جو حکم دیتے ہیں وہ پوری طرح بجا نہیں لاتا۔ پس چاہیئے کہ انسان ذرا اپنے

إِلَىٰ طَعَامِهِۦٓ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا ٱلْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا

کھانے ہی پر غور کرے کہ کس طرح ہم نے پانی برسایا۔ پھر زمین کو

ٱلْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنۢبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾

پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں سے دانے اُگائے۔ اور انگور اور ترکاریاں

وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَٰكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾

اور زیتون اور چھوہارے اور گھنے گھنے باغ۔ اور میوہ جات اور چارہ! یہ سب چیزیں پیدا کیں

مَّتَٰعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَٰمِكُمْ ﴿٣٢﴾ فَإِذَا جَآءَتِ ٱلصَّآخَّةُ ﴿٣٣﴾

جو تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدے کے لئے ہیں۔ پھر جب کانوں کو بہرہ کر دینے والا شور قیامت برپا ہو گا۔

يَوْمَ يَفِرُّ ٱلْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿٣٤﴾ وَأُمِّهِۦ وَأَبِيهِ ﴿٣٥﴾ وَصَٰحِبَتِهِۦ

جس دن کہ آدمی اپنے بھائی سے، اور ماں اور باپ سے، اور بیوی اور بیٹوں سے

وَبَنِيهِ ﴿٣٦﴾ لِكُلِّ ٱمْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿٣٧﴾

بھاگے گا۔ اس دن ان میں سے ہر ایک کی حالت ایسی ہو گی کہ وہ دوسرے کی طرف سے اُسے بے پروا کر دے گی

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿٣٨﴾ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿٣٩﴾

کچھ چہرے تو اُس دن چمک رہے ہوں گے۔ ہنستے ہوں گے اور خوش خوش ہوں گے۔

وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿٤٠﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿٤١﴾

اور کچھ چہرے غبار آلود ہوں گے۔ ان پر سیاہی چھائی ہو گی۔

أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَفَرَةُ ٱلْفَجَرَةُ ﴿٤٢﴾

یہی دنیا میں کافر و بدکار تھے۔

ع ۱ ۴۲

تفسیر

اس سورۃ کے پہلے لفظ سے ہی اس کا نام رکھا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ جو شخص خلوص دل سے کوئی دین کی بات پوچھنے آئے تو اُسے شافی جواب دینا چاہیئے اور اعراض نہ کرنا چاہیئے۔ واعظوں کے لئے اس میں بڑی نصیحت ہے۔ پھر قرآن کا سراپا نصیحت ہونا مذکور ہے اور بتایا ہے کہ وہ کس پایہ کی کتاب ہے۔ اور اس کے بعد خدا کی قدرت کا بیان ہے اور بتایا ہے کہ یہ سب چیزیں جو تمہارے کام آ رہی ہیں۔ خدا ہی نے پیدا کی ہیں +

اخیر میں قیامت کا ذکر ہے۔ اور اس دن لوگوں کے دو گروہ ہوں گے۔ ایک جنتی اور دوسرے بدکار جنتی خوش ہوں گے۔ اور بے فکر۔ اور دوزخی لوگ بڑے غمگین اور اُداس ہوں گے۔ اور خوف خدا کے مارے اُن کی جان نکلی جا رہی ہوگی ۔

اُنتیس ۲۹ اٰیتیں سُوْرَةُ التَّكْوِيْر مَكِّيَّةٌ ایک ۱ رکوع

كُوِّرَتْ۔ لپیٹا جائے۔ اِنْكَدَرَتْ۔ مکدر ہو جائیں۔ عِشَارُ۔ دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں۔
عُطِّلَتْ۔ چھوڑی جائیں۔ وُحُوْشُ۔ وحشی جانور۔ سُجِّرَتْ۔ مشتعل کی جائے
زُوِّجَتْ۔ ملائے جائیں۔ مَوْءٗدَةُ۔ زندہ گاڑی ہوئی بچی۔ سُئِلَتْ۔ پوچھی جائے۔
قُتِلَتْ۔ قتل کی گئی۔ نُشِرَتْ۔ کھولی جائے۔ كُشِطَتْ۔ کھال کھینچی جائے۔
سُعِّرَتْ۔ دھکائی جائے۔ اُحْضِرَتْ۔ حاضر کیا جائے۔ خُنَّسِ۔ پیچھے ہٹ جانے والا۔
كُنَّسِ۔ چھپنے والا۔ عَسْعَسَ۔ جانے لگے۔ تَنَفَّسَ۔ دم لے۔
مُطَاعٍ۔ جس کی اطاعت کی جائے۔ ضَنِيْنٍ۔ بخیل۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَ
جب سورج کو لپیٹ لیا جائے گا۔ اور جب ستارے دھندلے پڑ جائیں گے۔ اور

اِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝۳ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَاِذَا
جب پہاڑوں کو چلا دیا جائے گا۔ اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں چھوٹی پھریں اور کوئی ان کا پوچھنے والا نہ ہوگا۔

الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَاِذَا النُّفُوْسُ
اور جب وحشی جانور بستیوں میں خوف کے مارے آ جمع ہونگے۔ اور جب سمندر جھونک دیئے جائیں گے۔ اور جب روحیں

زُوِّجَتْ ۝۷ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝۸ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝۹
جسموں میں ڈال دی جائیں گی۔ اور جب زندہ گاڑی ہوئی بچی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی۔

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝۱۰ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝۱۱ وَاِذَا
اور جب اعمال نامے کھول کر سب کے سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔ اور جب آسمان کی کھال کھینچ دی جائے گی۔ اور جب

الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ

دوزخ دھکا دی جائے گی اور جب جنت جنتیوں کے پاس لائی جائے گی۔ تو اس دن ہر شخص اپنے کئے ہوئے

مَّا أَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾

اعمال کو جان لے گا قسم ہے پیچھے ہٹ جانے والے۔ سیدھے چلنے والے اور غائب ہو جانے والے تاروں کی

وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ

اور رات کی قسم جب وہ ختم ہونے کو آئے۔ اور صبح کی قسم جب وہ آنے لگے۔ کہ بلاشبہ یہ قرآن ایک بزرگ

رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿۱۹﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿۲۰﴾

فرشتے کا قول ہے جو بڑا صاحب قوت اور عرش والے کے نزدیک عزت والا ہے۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ

اور اس کی اطاعت کی جاتی ہے اور وہ وہاں معتبر بھی ہے۔ اور اے کفار کہ۔ تمہارے ساتھی محمدؐ دیوانہ نہیں ہیں

رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿۲۴﴾

اور بلاشبہ انہوں نے جبرائیل کو آسمان کے صاف مطلع میں دیکھا ہے۔ اور وہ علم غیب جو ان پر آیات نازل کی جاتی ہیں ان کے ظاہر کرنے میں

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿۲۵﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿۲۶﴾

اور یقیناً یہ شیطان کا کلام نہیں ہے۔ پھر تم کہاں بھاگے جا رہے ہو؟

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿۲۷﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن

یہ تو تمام جہانوں کے لئے سراپا نصیحت ہے۔ جو بھی چاہے کہ سیدھا راستہ اختیار کرے

يَسْتَقِيمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۲۹﴾

تو اس پر چلے۔ اور تم کیا چاہو گے؟ جب تک کہ رب العالمین ہی تمہیں سیدھے راہ پر چلانا نہ چاہے۔

ع ۱ ۲۹

تفسیر

اس سورۃ میں چونکہ سورج کے لپیٹ لئے جانے کا ذکر ہے۔ اس لئے اس کا نام تکویر ہے۔ اس سورۃ میں خدا تعالٰے نے وہ نقشہ کھینچا ہے کہ جو قیامت کے قریب سب کی نظروں کے سامنے ہو گا۔

پھر بتایا ہے کہ یہ قرآن معمولی کلام نہیں ہے۔ بلکہ بڑے معتبر فرشتے کی زبانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ اور یہ تو سارے جہان کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ پھر لوگ پتہ نہیں کیوں دوسری طرف جاتے ہیں۔ قرآن کی طرف آؤ۔ اور دیکھو کہ قرآن تمہیں کہاں سے کہاں لے جاتا ہے تمہاری

مصیبتوں میں سے نہیں نکالے گا۔ تمہیں اوج ترقی پر پہنچا دے۔ اخیر میں بتایا ہے کہ جو کچھ ہے اللہ ہی کی مرضی ہے۔ کسی کی مرضی نہیں چل سکتی اس کی مرضی ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں ۔

۱۹ اُنیس آیتیں سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ ۱ ایک رکوع

اِنْفَطَرَتْ۔ پھٹ گئی کَوَاکِبُ۔ تارے۔ اِنْتَثَرَتْ۔ جھڑ پڑے۔
فُجِّرَتْ۔ بہائے جائیں گے بُعْثِرَتْ۔ زندہ کئے جائیں گے۔ عَدَلَ۔ معتدل بنایا۔
رَكَّبَ۔ ترکیب دی۔ ملایا۔ کَاتِبِیْنَ۔ لکھنے والے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا
جب آسمان پھٹ جائے۔ اور جب تارے جھڑ پڑیں۔ اور جب

الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ
دریا ابل پڑیں۔ اور جب قبریں پھاڑ کر مُردے نکالے جائیں۔ تو اس دن ہر شخص اپنے

مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ
اگلے اور پچھلے اعمال کو جان لے گا۔ اے انسان! تجھے اپنے ایسے کرم کرنے والے خدا سے

الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾ فِيْۤ اَيِّ
کس نے غافل کر دیا۔ وہ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھے درست کیا اور تیرے اعضا کو مناسب طور پر بنایا۔ پھر جس

صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ﴿۹﴾
صورت میں چاہا تجھے ڈھال دیا۔ غافل تو نہیں ہو بلکہ تم لوگ جزا کے دن کو جھٹلاتے ہو۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا
حالانکہ تم پر یقیناً دو نگہبان موجود ہیں۔ جو بڑے بزرگ لکھنے والے ہیں۔ وہ جانتے ہیں جو کچھ بھی

تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾
تم کرتے ہو۔ یقیناً نکوکار نعمتوں کی جگہ میں ہوں گے۔ اور بدکار لوگ بلاشبہ دوزخ میں ہوں گے۔

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَمَآ
جس میں قیامت کے دن داخل ہوں گے۔ اور اس میں نکل کر غائب نہیں ہو سکیں گے۔ اور تجھے

اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾

کیا معلوم کہ بدلے کا دن کیا ہے؟ پھر تمہیں کیا معلوم ہے بدلے کا دن کیا ہے؟

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

جس دن کوئی کسی کے ذرہ بھر کام نہ آئے گا۔ اور اُس دن حکم صرف خدا کا چلے گا۔

ع ۱ ۱۹ ۷

تفسیر

اس سورۃ میں آسمان کے پھٹنے کا بیان ہے۔ اس لئے اس کا نام انفطار ہے۔ پہلے تو قیامت کا ذکر ہے۔ اور پھر انسان کو اس کی پیدائش یاد دلائی ہے۔ اور قیامت کے جھٹلانے والوں کو بتایا ہے کہ ہماری طرف سے دو لکھنے والے فرشتے تم پر مقرر ہیں۔ جو تمہارے افعال کو قلمبند کرتے رہتے ہیں۔ قیامت کے دن اسی کے مطابق تمہیں جزا و سزا ملے گی۔ اس دن سفارش نہیں چلے گی۔ جو ہوگا خدا کے حکم سے ہوگا۔

چھتیس ۳۶ آیتیں سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع ۱

مُطَفِّفِيْنَ۔ ناپ تول میں کمی بیشی کرنے والے۔ اِكْتَالُوْا۔ اُنہوں نے ناپ کر لیا۔ يَسْتَوْفُوْنَ۔ پورا لیتے ہیں۔

كَالُوْا۔ اُنہوں نے ناپ کر دیا۔ وَزَنُوْا۔ اُنہوں نے وزن کیا۔ يُخْسِرُوْنَ۔ کم دیتے ہیں۔

سِجِّيْنٌ۔ قید۔ سجین۔ مَرْقُوْمٌ۔ نشان کیا ہوا۔ رَانَ۔ زنگ آلود کر دیا۔

مَحْجُوْبُوْنَ۔ محروم کئے ہوئے۔ صَالُوْا۔ داخل ہونے والے۔ عِلِّيِّيْنَ۔ بلند مقام والے۔

يُسْقَوْنَ۔ پلائے جائیں گے۔ رَحِيْقٌ۔ شراب خالص۔ مَخْتُوْمٌ۔ مُہر کی ہوئی۔

خِتٰمٌ۔ مُہر۔ مِسْكٌ۔ مُشک۔ کستوری۔ يَتَنَافَسِ۔ رغبت کرے۔ تمنا کرے۔

مُتَنٰفِسُوْنَ۔ تمنا کرنے والے۔ تَسْنِيْمٌ۔ ایک چشمے کا نام جو بہشت میں ہے۔ يَتَغَامَزُوْنَ۔ ایک دوسرے کو آنکھیں مارتے تھے۔

فَكِهِيْنَ۔ مذاق کرنے والے۔ اُرْسِلُوْا۔ بھیجے گئے۔ ثُوِّبَ۔ بدلہ دیا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

ناپ تول میں کمی بیشی کرنے والوں کی بڑی خرابی ہے کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں

يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾

اور جب انہیں ناپ کر دیتے ہیں یا وزن کرکے دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵﴾

کیا ایسے لوگوں کو یہ یقین نہیں کہ انہیں ایک سخت دن کے حساب کے لئے اٹھایا جائے گا۔

يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ

جس دن تمام لوگ جواب دہی کے لئے رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ آگاہ رہو کہ بدکاروں کے

الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ﴿۷﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ﴿۸﴾ كِتٰبٌ

اعمال نامے سجین میں ہوں گے۔ اور تمہیں کیا پتہ ہے کہ سجین کیا ہے؟ ایک لکھا ہوا

مَّرْقُوْمٌ ﴿۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ

دفتر ہے۔ اس دن تکذیب کرنے والوں کی شامت آئی ہوگی۔ وہ جو قیامت کے

يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ

دن کو جھٹلاتے تھے۔ اور اسے تو وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے گذرا ہوا

مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ

گنہگار ہے۔ کہ جب اس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ پہلے لوگوں کی

الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا

کہانیاں ہیں۔ آگاہ رہو! ایسا نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ان کے اعمال بد نے اُن کے دلوں کو

يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾

زنگ آلود کر دیا ہے۔ خوب سن لو! کہ یہ لوگ بلاشبہ اپنے رب کے دیدار سے محروم کر دیئے جائیں گے۔

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ

پھر وہ جہنم میں جا گریں گے۔ اور انہیں کہا جائے گا یہی جہنم ہے جس کی تم

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿۱۸﴾

تکذیب کیا کرتے تھے۔ دیکھو! اس میں شک نہیں کہ نیکوکاروں کے اعمال نامے علیین میں ہونگے

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ

اور تمہیں کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ ایک لکھا ہوا دفتر ہے۔ جس کے پاس ہمارے

الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۲۲﴾ عَلَی الْاَرَآئِکِ

مقرب فرشتے رہتے ہیں۔ بلاشبہ نکوکار جنت کی نعمتوں میں ہوں گے۔ تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے

یَنْظُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِیْمِ ﴿۲۴﴾

کر رہے ہوں گے۔ دیکھنے والے اُن کے چہروں پر نعمتوں کی تروتازگی پہچان لیں گے۔

یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ وَفِیْ ذٰلِكَ

انہیں بہشت کی خالص شراب جو مُہر کی ہوگی پلائی جائے گی۔ اور اُس کی مُہر مشک کی ہوگی۔ تو آرزو کرنے والوں

فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِیْمٍ ﴿۲۷﴾

کو چاہیئے کہ اسی کی آرزو کریں۔ اور اس شراب میں تسنیم کا پانی ملا ہوگا۔

عَیْنًا یَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا

جو ایک چشمہ ہے جس میں سے مقرب لوگ پئیں گے۔ بلاشبہ گنہگار لوگ ایمانداروں پر

كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ

ہنسا کرتے تھے۔ اور جب اُن کے پاس سے گذرتے تو

یَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَاِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤی اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾

ازروئے نفرت آنکھیں مارتے۔ اور جب اپنے لوگوں کی طرف جاتے تو مذاق کرتے ہوئے جاتے۔

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَمَاۤ اُرْسِلُوْا

اور جب ایمان والوں کو دیکھتے تو کہتے یقیناً یہ لوگ تو بڑے گمراہ ہیں۔ حالانکہ وہ ان پر

عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ

نگہبان بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پھر آج کے دن ایمان والے کافروں کی گت بنتی دیکھ کر

یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَی الْاَرَآئِكِ یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ

ہنسیں گے۔ اور تختوں پر بیٹھے انہیں عذاب ہوتا دیکھیں گے۔ تب اُن سے کہا جائے گا۔ کہ کیا کافروں

الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

کو اُن کے کیے کا قرار واقعی بدلہ مل گیا یا نہیں؟

ع ۱ ۳۶ ۸

تفسیر

اس سورۃ میں لین دین میں کمی زیادتی کرنے والوں کا ذکر ہے۔ اس لئے اس کا نام تطفیف ہے۔

جس کے معنی ہیں "ناپ تول میں کمی زیادتی"۔

اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں ایک دن اس کی جواب دہی کے لئے حاضر ہونے کا یقین ہی نہیں ہے۔ جس طرح کم دینا گناہ ہے۔ کم لینا بھی ٹھیک نہیں۔ انسان کو اپنا حق پورا پورا لینا چاہیئے۔ پھر اسی ضمن میں قیامت کا بیان ہے۔ کہ اس دن جو لوگ جھوٹ سمجھتے تھے اُن کی بڑی خرابی ہے۔ اُنہیں دوزخ میں ڈال کر کہا جائے گا "یہی دوزخ تھی جس کا تم انکار کرتے تھے"۔

اس کے برعکس بہشتی لوگ مزے کرتے ہوں گے۔ جس طرح بدکار لوگ نکوکاروں پر دنیا میں ہنستے تھے اسی طرح آج کے دن نکوکار بدکاروں پر عذاب ہوتا دیکھ کر ہنستے ہوں گے۔

فائدہ

حق پورا لینا چاہیئے۔ پُورا دینا چاہیئے۔

فائدہ

قیامت کے ہونے کا پُورا پُورا یقین کرنا چاہیئے۔ کہ سب بُرائیاں اسی یقین کے نہ کم یا بالکل نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہیں +

فائدہ

ہر ایک کے عمل کے مطابق اُسے سزا ملے گی۔ اس لئے نیک عمل کرنے چاہئیں۔ کہ اس کے مطابق اچھی جزا ملے +

پچیس ۲۵ آیتیں سُورۃ الانشقاق مکیۃ ایک رکوع

اَذِنَتۡ۔ کان لگا کر سنے۔ حُقَّتۡ۔ لازم کی گئی۔ مُدَّتۡ۔ کھینچ دی گئی۔

اَلۡقَتۡ۔ ڈال دے۔ تَخَلَّتۡ۔ خالی ہو جائے کَادِحٌ۔ کوشش کرنے والا۔

کَدۡحًا۔ خوب کوشش کرنا یَّحُوۡرَ۔ پھر آئے گا۔ دوبارہ زندہ کیا جائیگا۔ شَفَقِ۔ شفق۔ شام کی سُرخی۔

وَسَقَ۔ سمیٹا۔ اتَّسَقَ۔ پورا ہُوا۔ تَرۡکَبُنَّ۔ تم ضرور چڑھو گے۔

یُوۡعُوۡنَ۔ وہ دل میں چھپاتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ⑴ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ⑵ وَاِذَا

جب آسمان پھٹ جائے گا۔ اور وہ خدا کے حکم کو سن لے گا کہ اُس کے لئے یہ لازم ہے۔ اور جب

الْاَرْضُ مُدَّتْ ⑶ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ⑷ وَاَذِنَتْ

زمین کھینچ دی جائے گی۔ اور وہ اپنے اندر کی چیزیں نکال کر خالی ہو جائے گی۔ اور اپنے رب کے حکم کو سن

لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ⑸ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى

لے گی کہ یہی اس کو سزاوار ہے۔ (تب قیامت آجائے گی) اے انسان تجھے کمال مشقت سے گھسٹتے گھسٹتے اپنے

رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ⑹ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ⑺

پروردگار کی طرف چلتے جانا ہے یہاں تک کہ تو اُسے جا ملے گا۔ پس اس دن جس کا تو اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ⑻ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ

میں دیا گیا۔ تو اس کا بڑا آسان حساب لیا جائے گا۔ اور وہ خوش خوش اپنے گھر والوں کی طرف

مَسْرُوْرًا ⑼ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ⑽ فَسَوْفَ

لوٹ آئے گا۔ ولیکن جس کا اعمال نامہ اس کے پیچھے سے دیا جائے گا وہ تو موت کے لیے

يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ⑾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ⑿ اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ

دُہائی دے گا۔ اور جہنم میں جا گرے گا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ دنیا میں اپنے لوگوں میں

مَسْرُوْرًا ⒀ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ⒁ بَلٰۤى اِنَّ رَبَّهٗ

خوب خوش تھا۔ آخرت سے بالکل بے خبر۔ اس نے تو یقین ہی کر لیا تھا کہ وہ خدا کی طرف لوٹ کر نہ جائیگا۔ کیوں نہیں!

كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ⒂ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ⒃ وَالَّيْلِ وَمَا

اس کا پروردگار تو اس کی ہر حرکت کو دیکھ رہا تھا۔ پس شفق کی قسم۔ اور رات کی اور جن پر رات چھا جاتی ہے

وَسَقَ ⒄ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ⒅ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ

اُن چیزوں کی قسم۔ اور پورے چاند کی قسم۔ کہ تم لوگ ضرور ایک حالت سے گذر کر دوسری حالت میں

طَبَقٍ ⒆ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ⒇ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ

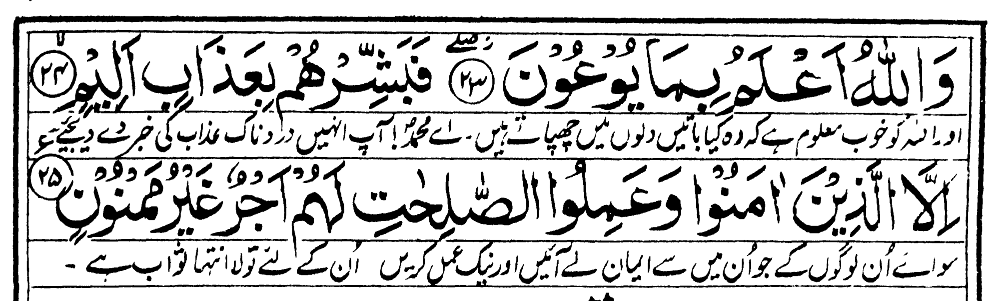
پہنچو گے۔ پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے

الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۩ (۲۱) بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ (۲۲)

تو سجدے میں نہیں گر پڑتے۔ بات یہ ہے کہ کافر سرے سے ماننے ہی نہیں۔

معانقة ۱۷

السجدة ۱۳



تفسیر

اس میں چونکہ آسمان کے پھٹنے کا ذکر ہے۔ اور اس کے لئے لفظ اِنْشَقَّتْ وارد ہوا ہے۔ اس لئے اس سورۃ کا نام "انشقاق" ہے۔

اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ قیامت کے دن جن کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ وہ تو خوش ہوں گے۔ اور بہشتوں میں رہیں گے۔ اور جن کے اعمال نامے ان کی پیٹھ کی طرف سے دیئے جائیں گے تو وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔ کیونکہ ایسے لوگوں نے یہ سمجھ لیا تھا۔ کہ کون ہمارے گناہوں کے بارے میں بازپرس کرے گا۔ اور کون ہمیں دیکھتا ہے۔ حالانکہ خدا کو سب کچھ معلوم تھا۔ ان کی ہر حرکت کا اسے علم تھا۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ انسان پر مختلف حالتیں آتی ہیں۔ اور اسی طرح ایک حالت یہ ہے کہ دنیا سے کوچ کر کے آخرت کا سفر کرے گا۔ جہاں اسے اعمال ہی جہنم یا جنت میں پہنچائیں گے۔

پھر قرآن کریم پر ایمان لانے کے لئے کہا گیا ہے۔ اور ماننے والوں کو خوشخبری ہے۔ اور نہ ماننے والوں کو دردناک عذاب۔ دوزخ کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگنی چاہیئے ✦

باٗئیس ۲۲ آئتیں سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ ایک ۱ رکوع

مَشْهُوْدٌ { حاضر کیا گیا۔ جس کے پاس حاضر کیا جائے۔ اُخْدُوْد۔ خندقیں۔ قُعُوْد۔ بیٹھے ہوئے۔

شُهُوْد۔ حاضر ہونے والے۔ فَتَنُوْا۔ اُنہوں نے فتنہ میں ڈالا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع کیا گیا۔ اللہ کے نام سے رحم کرنے والے نہایت مہربان

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ① وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ② وَشَاهِدٍ

قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔ اور وعدہ کئے ہوئے دن قیامت کی۔ اور حاضر ہونے والے

وَّمَشْهُوْدٍ ③ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ④ النَّارِ ذَاتِ

کی اور جس کے پاس حاضر ہوں۔ ہلاک ہو گئے خندقوں والے۔ اُن خندقوں والے جن میں آگ بھڑک رہی

الْوَقُوْدِ ⑤ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ⑥ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ

تھی۔ جب وہ سب اُن خندقوں پر بیٹھے تھے۔ اور ایمانداروں سے جو بُرا سلوک وہ کر رہے تھے

بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ⑦ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ اور ان سے انتقام کیوں لے رہے تھے؟ اس لئے کہ وہ اس زبردست خوبیوں

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ⑧ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

والے اللہ پر ایمان لے آئے تھے۔ جس کی آسمانوں اور زمین میں

وَالْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑨ اِنَّ الَّذِيْنَ

بادشاہت ہے۔ اور وہ اللہ ہر ایک چیز کو دیکھ رہا ہے۔ یقیناً وہ لوگ جو مومن مردوں

فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ

اور عورتوں کو مصیبت میں ڈالیں اور اُس سے توبہ نہ کریں اُن کے لئے

عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ⑩ اِنَّ الَّذِيْنَ

آخرت میں جہنم کا عذاب ہوگا جو کہ جلانے والا عذاب ہے دوسری طرف جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ

ایماندار ہوں گے اور انہوں نے اچھے کام کئے ہوں گے اُن کے لئے آخرت میں ایسی جنتیں ہوں گی

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ڛ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ⑪ اِنَّ بَطْشَ

جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی اور یہی بڑی بھاری کامیابی ہے۔ اے محمدؐ دیکھ! تیرے پروردگار کی

رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ⑫ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ⑬ وَهُوَ

پکڑ بہت سخت ہے۔ یقیناً وُہی ہے جو شروع میں پیدا کرتا ہے اور پھر دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے وہی گنہگاروں کو

الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ⑭ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ⑮ فَعَّالٌ لِّمَا

بخشنے والا اور نیکوں سے محبت کرنے والا ہے۔ بہت زبردست سلطنت کا مالک ہے۔ جو چاہے کر ڈالنے والا

يُرِيْدُ ⑯ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ⑰ فِرْعَوْنَ وَ

ہے۔ کیا تجھے لشکروں کا حال کچھ معلوم ہے؟ یعنی فرعون اور

ثَمُوْدَ ﴿١٨﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿١٩﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ

ثمود کے لشکر۔ حقیقت میں کافر تو جھٹلانے میں ہی لگے ہوئے ہیں۔ اور انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ان کو سب

وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ﴿٢٠﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿٢١﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾

طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ یہ کتاب کوئی قصہ کہانی نہیں بلکہ بڑی عزت والا قرآن مجید ہے جو کہ لوح محفوظ میں ہے۔

ع ۱ ۲۲

تفسیر

اس سورت میں بیان کیا گیا ہے۔ جو لوگ مسلمانوں کو تباہ کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ یا انہیں نقصان پہنچاتے ہیں وہ حقیقت میں خود ہی تباہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ مسلمان تو اپنے ایمان کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ دنیا میں جو تکلیفات انہیں ہوئیں انہیں اُن کا اجر مل جائے گا۔ مگر یہ کافر اپنی بدکاریوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے۔ جہاں ان کو ہمیشہ آگ میں جلنا پڑے گا۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کوئی معمولی کتاب نہیں بلکہ بڑی عزت والی کتاب ہے۔ اس کے جھٹلانے سے کچھ اس کی قدر و عزت کم نہیں ہو سکتی۔ جھٹلانے والے کو یہی نقصان پہنچتا ہے۔ کہ وہ ہدایت سے محروم رہ جاتا ہے۔

سترہ ۱۷ آیتیں سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ ۳۶ ایک ۱ رکوع

طَارِق۔ رات کو آنے والا۔ ثَاقِب۔ چمکنے والا۔ دَافِق۔ اُچھلنے والا۔
صُلْب۔ پیٹھ۔ تَرَائِب۔ سینے کی ہڈیاں رَجْع۔ لوٹانا۔
تُبْلٰی۔ ظاہر کی جائے گی۔ سَرَآئِر۔ جمع سر۔ بھید۔ چھپی باتیں۔ ذَاتِ الرَّجْعِ۔ پھرنے والا۔
ذَاتِ الصَّدْعِ۔ پھٹنے والی۔ فَصْل۔ فیصلہ کرنے والی۔ هَزْل۔ بیہودہ۔ فضول۔ مذاق۔
رُوَيْدًا۔ تھوڑی۔ تھوڑا عرصہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾

آسمان کی قسم اور طارق کی قسم ہے۔ اے محمدؐ! تجھے کیسے پتہ چل سکتا ہے کہ طارق کیا ہے؟

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ﴿۴﴾

طارق ایک چمکتا ستارہ ہے۔ کہ ہر ایک انسان پر ایک نگہبان مقرر ہے۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّاءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾

انسان کو ذرا اس پر ہی غور کرنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ ایک اُچھلنے والے پانی سے ہی تو پیدا کیا گیا ہے۔

يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ

جو کہ پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں میں سے نکلتا ہے۔ یقیناً وہ اللہ اس کو دوبارہ لوٹا کر پیدا کرنے کی

لَقَادِرٌ ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا

طاقت رکھتا ہے۔ وہ اُس دن دوبارہ کیا جائے گا جس دن کہ تمام چھپی ہوئی باتیں ظاہر کر دی جائیں گی چنانچہ پھر اُس دن اس میں

نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ﴿۱۲﴾

نہ تو کچھ طاقت ہوگی اور نہ ہی کوئی اُس کی مدد کرنے والا ہوگا۔ اس چکر کھانے والے آسمان کی قسم ہے اور اس پھٹنے والی زمین کی قسم۔

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿۱۵﴾

کہ یہ ایک اٹل فیصلہ کی بات ہے۔ اور کچھ ہنسی مخول نہیں۔ یہ کافر کچھ فریب کر رہے ہیں۔

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع

تو میں بھی ان کے لیئے ایک چھپی ہوئی تدبیر کر رہا ہوں۔ اے محمدؐ! بس تو ان کافروں کو تھوڑی سی مہلت دے۔ ہاں تھوڑی سی۔ یہ عذاب میں ضرور گرفتار ہونگے

ع ۱۷ / ۱۱

تفسیر

اس سورت میں آنحضرتؐ کو طارق بتایا گیا ہے۔ کیونکہ جس طرح طارق ستارے کے نکلنے سے اندھیری رات میں اُجالا ہو جاتا ہے۔ اور بھولا بھٹکا مسافر اُس سے راہ پا سکتا ہے۔ اسی طرح کفر اور شرک کے اندھیرے میں رسُول خدا کا وجود مبارک نور پھیلا رہا ہے۔ اور اُس سے لوگ ہدائیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ انسان کو زیادہ غرور نہیں کرنا چاہیئے۔ سوچنا چاہیئے کہ اُس کی پیدائش کس چیز سے ہوئی۔ اور پھر سوچنا چاہیئے۔ کہ جو ہستی اس کو معمولی پانی سے پیدا کر سکتی ہے۔ یقیناً دوبارہ پیدا کر سکتی ہے۔ پھر یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کافروں پر عذاب آنے کا وعدہ اٹل ہے۔ خواہ وہ کتنی تدبیریں کریں۔ اُن کے کچھ کام نہ آئیں گی۔ ہمیں اس سُورت سے یہ ہدائیت ملتی ہے۔ کہ ہم اپنی ہدائیت کے لیئے رسُول خدا کی ہستی کو سامنے رکھیں +

اُنیس ۱۹ آیتیں سُوْرَۃُ الْاَعْلٰی مَکِّیَّۃٌ ایک ۱ رکوع

مَرْعٰی ۔ چارہ۔ غُثَآءً ۔ کوڑا۔ اَحْوٰی ۔ سیاہ۔

نُقْرِئُ ۔ ہم پڑھائیں گے لَا تَنْسٰی ۔ تو نہیں بھولے گا۔ نَفَعَتِ ۔ نفع دے گا۔ فائدہ دے گا۔

سَیَذَّکَّرُ ۔ جلد نصیحت حاصل کرے گا یَتَجَنَّبُ ۔ اجتناب کرے گا۔ وہ بچے گا۔ تُؤْثِرُوْنَ { تم ترجیح دیتے ہو۔ اختیار کرتے ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔ نہایت مہربان اور رحم کرنے والے

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿۱﴾ الَّذِىْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۲﴾ وَ

اے محمدؐ! اپنے بڑے اعلیٰ پروردگار کی تسبیح کر۔ جس نے سب چیزوں کو پیدا کیا۔ اور پھر اُن کو برابر سرابر کیا۔ اور

الَّذِىْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿۳﴾ وَالَّذِىْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ﴿۴﴾ فَجَعَلَهٗ

جس نے ہر ایک چیز کے لیئے ایک خاص اندازہ مقرر کیا پھر اُس اندازے کے مطابق اُس چیز کو چلایا۔ وہی ہے جس نے سر سبز چارہ زمین سے نکالا۔

غُثَآءً اَحْوٰى ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ

پھر اُس کو سکھا کر سیاہ کوڑا کرکٹ بنا دیا۔ یقیناً وہ تجھے ایسا پڑھائے گا۔ کہ تو پھر کبھی نہیں بھولے گا۔ مگر وہی کچھ جو اللہ کی مرضی ہو۔

اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ﴿۸﴾

یقیناً وہ اُونچی کہی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے اور آہستہ کہی ہوئی باتوں کو بھی۔ اے محمدؐ! یقیناً تیرے لیئے آسانیاں پیدا کردیں گے۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ﴿۹﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ﴿۱۰﴾

پس تو نصیحت کرتا جا۔ نصیحت ضرور فائدہ دے گی۔ جو اللہ سے کچھ ڈرتا ہے وہ تو فوراً اس نصیحت کو قبول کرے گا۔

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ﴿۱۱﴾ الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۲﴾ ثُمَّ

مگر بدبخت ضرور اس سے پرے بھاگے گا۔ وہ بدبخت جو کہ بڑی بھاری آگ میں جائے گا۔ پھر

لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَ

نہ اس آگ میں وہ مرے گا۔ نہ ہی وہ اُس کی کوئی زندگی ہوگی۔ یقیناً جو شخص اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کرلے وہ کامیاب ہوگا۔ اور

ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾

جس نے اپنے پروردگار کا نام یاد کیا اور نماز پڑھی وہ بھی۔ اے کافرو! حقیقت میں تم دُنیا کی زندگی کو بہت ترجیح دیتے ہو۔

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۸﴾

حالانکہ آخرت کی زندگی اس سے کہیں بہتر اور پائیدار ہے۔ یقیناً یہی بات پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔

ع ۱ ۱۹ ۱۲

صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ﴿۱۹﴾

جیسے کہ ابراہیمؑ اور موسےٰؑ کے صحیفوں میں ہے۔

تفسیر

اس سورۃ میں اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت اور ربوبیت دکھانے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تبلیغ کرنے کی نصیحت کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ جو اس نصیحت یعنی قرآن کی دعوت کو قبول نہیں کرے گا۔ وہ بڑا ہی بدبخت ہوگا۔ آخرت میں وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اور یہ بتایا ہے کہ حقیقت میں کامیاب وہی شخص سمجھا جائے گا جو شرک سے پاک رہے۔ اور اللہ کی عبادت کرے۔ اور سب سے آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ تعلیم کہ شرک سے بچو اور اللہ کی عبادت کرو۔ دنیا کی زندگی کو زیادہ پسند نہ کرو۔ تمام پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ اس کے قبول کرنے میں کسی کو عذر نہیں ہونا چاہیئے +

چھبیس آیتیں سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

غَاشِيَة۔ ڈھانک لینے والے۔ خَاشِعَة۔ جھکے ہوئے۔ عَامِلَة۔ محنت کرنے والے۔
نَاصِبَة۔ تھکے ہوئے۔ تُسْقٰى۔ وہ پلائے جائیں گے۔ اٰنِيَة۔ نہایت گرم۔
ضَرِيْع۔ کانٹے دار گھاس۔ لَا يُسْمِنُ۔ وہ موٹا نہیں کریگا۔ جُوْع۔ بھوک۔
نَاعِمَة۔ آسودہ۔ تر و تازہ۔ لَاغِيَة۔ لغویات۔ نَمَارِقُ۔ گاؤ تکیے۔
زَرَابِيُّ۔ غالیچے قالین مخملی قالین۔ مَبْثُوْثَة۔ پھیلائے ہوئے۔ رُفِعَتْ۔ بلند کیا گیا۔
نُصِبَتْ۔ گاڑا گیا۔ سُطِحَتْ۔ بچھائی گئی۔ مُصَيْطِر۔ داروغہ۔
اِيَاب۔ پھر آنا۔ واپسی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔ نہایت مہربان اور رحم کرنے والے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾

اے پیغمبرؐ! کیا تیرے پاس اُس چھا جانے والی قیامت کی کوئی خبر پہنچی ہے؟ کئی چہرے اُس دن جھکے ہوئے ہوں گے

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾ تُسْقٰى مِنْ

محنت کرتے کرتے تھک گئے ہوں گے۔ بے حد گرم آگ میں جا پڑیں گے۔ وہاں نہایت گرم چشمہ سے پانی پلائے

عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿٦﴾ لَّا

جائیں گے۔ اور وہاں سوائے کانٹے دار گھاس کے اُن کے لئے اور کوئی کھانے کی چیز نہ ہوگی۔ اور وہ نہ تو

يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴿٧﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾

کھانے والے کی بھوک ہی مدھم کرے گی نہ ہی موٹا کرے گی۔ اُس دن کئی چہرے ایسے بھی ہوں گے جو بالکل تر و تازہ ہوں گے

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿٩﴾ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا

اپنی کوششوں کی وجہ سے خوش ہوں گے۔ بڑے اعلیٰ جنتوں میں وہ ہوں گے۔ جن میں کوئی لغو بات نہیں سنیں گے۔

لَاغِيَةً ﴿١١﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّ

اُن جنتوں میں چشمے جاری ہوں گے۔ اور اونچے اونچے تخت بچھے ہوں گے۔ اور

اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّزَرَابِيُّ

آبخورے رکھے ہوں گے۔ اور گاؤ تکیہ قطار در قطار لگے ہوں گے۔ اور مخملی قالین

مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾

بچھے ہوئے ہوں گے۔ اے محمدؐ! کیا ان لوگوں نے کبھی اونٹ کی طرف غور کر کے نہیں دیکھا کہ کیسا پیدا کیا گیا ہے؟

وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ

اور یہ آسمان کیسا بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑ کی طرف دیکھو کہ کیسا

نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ

گاڑ دیا گیا ہے۔ اور کیا زمین کی طرف بھی غور کر کے نہیں دیکھا کہ کیسے بچھائی گئی ہے؟ اگر نہیں کرتے تو نہ سہی۔ پس تو

اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا

اپنا نصیحت کرتا چلا جا۔ کیونکہ تو تو ہے ہی نصیحت کرنے والا۔ تو ان پر داروغہ نہیں ہے۔ ہاں جو اس نصیحت سے منہ

مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿٢٤﴾

پھیرے گا اور کفر اختیار کرے گا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اُسے بہت سخت عذاب دے گا۔

اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿٢٦﴾ ع

اور یہ کافر یاد رکھیں کہ انہیں ہماری ہی طرف واپس لوٹ کے آنا ہے۔ اور ہمیں نے ان کا حساب لینا ہے۔

وقف لازم

النصف ع ۱۲ ۲۶ ۱۳

تفسیر

اس سورۃ میں لفظ غاشیہ آیا ہے۔ جس کی وجہ سے سورۃ کا نام غاشیہ ہے۔ اور غاشیہ کے معنی ہیں۔

ڈھانپ لینے والی۔ یہاں مراد قیامت ہے۔ کہ اس کی تکلیف سب پر حاوی ہوگی۔ خاص کر کافروں کو تو اس دن سخت تکلیف کا سامنا کرنا ہوگا۔ اور حساب کتاب کے بعد دوزخ میں جانا ہوگا جہاں کوئی مزے کی چیز نہ پینے کو ملے گی نہ کھانے کو۔ ہاں! جنہوں نے دنیا میں نیک عمل کئے ہوں گے وُہ بڑے عیش و آرام سے جنت میں رہیں گے۔ پھر قدرت کے مناظر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور آنحضرت کو تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ جو نہیں ماننے کا ہ اُس سے خود سمجھ لیں گے۔

تیس ۳۰ آیتیں سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

اَلْفَجْرِ۔ صبح کا وقت۔ شَفْعِ۔ جفت۔ اَلْوَتْرِ۔ طاق۔

یَسْرِ۔ وہ گذرے۔ ذِیْ حِجْرٍ۔ عقلمند اِرَمَ۔ ایک

ذَاتِ الْعِمَادِ۔ ستونوں والے۔ لَمْ يُخْلَقْ۔ نہیں پیدا کئے گئے۔ جَابُوْا۔ اُنہوں نے تراشا۔

سَوْطَ۔ کوڑا۔ مِرْصَادِ۔ گھات تاک۔ اَكْرَمَنِ۔ اُس نے مجھے عزت دی۔

قَدَرَ۔ اُس نے تنگ کیا۔ اَهَانَنِ۔ اُس نے مجھے ذلیل کیا۔ لَا تُكْرِمُوْنَ۔ تم عزت نہیں کرتے

لَا تَحٰٓضُّوْنَ۔ تم رغبت نہیں دلاتے۔ تُرَاثَ۔ میراث۔ مُردے کا مال لَمًّا۔ سمیٹ سمیٹ کر۔

جَمًّا۔ بہت۔ قَدَّمْتُ۔ میں نے آگے بھیجا حَيَاتِیْ۔ میری زندگی۔ اپنی زندگی

يُوْثِقُ۔ وہ باندھیگا۔ وَثَاقَ۔ باندھنا۔ مُطْمَئِنَّةُ۔ اطمینان والی مطمئن

اِرْجِعِیْ۔ لوٹ جا تو۔ مَرْضِيَّةً۔ پسند کی گئی۔ اُدْخُلِیْ۔ تو داخل ہو۔

جَنَّتِیْ۔ میری جنت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے نہایت مہربان اور رحم کرنے والا

وَالْفَجْرِ ۝۱ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝۲ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝۳ وَالَّيْلِ اِذَا

فجر کی قسم ہے۔ اور دس راتوں کی قسم۔ اور طاق اور جفت کی قسم۔ رات کی قسم جب کہ وہ

يَسْرِ ۝۴ هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ ۝۵ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ

جانے لگے۔ کیا صاحب عقل کے لئے ان قسموں میں کوئی نصیحت نہیں ہے اے پیغمبر! تو نے کبھی غور نہیں کیا کہ تیرے

فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿۶﴾ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿۷﴾ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ

پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا۔ اور ستونوں والے ارم کے ساتھ کیا کیا۔ وہ ارم جن کا مثل پھر کسی شہر میں

مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ ﴿۸﴾ وَ ثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿۹﴾

پیدا ہی نہیں کیا گیا۔ اور ثمود کے ساتھ بھی کیا کیا جنہوں نے ایک پوری وادی کو تراش کر پتھروں میں گھر بنائے تھے

وَ فِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۱﴾

اور فرعون کے ساتھ کیا کیا جس کے گھوڑوں کے پاؤں میں سونے کی میخیں ہوتی تھیں۔ یہ سب وہ لوگ تھے جنہوں نے زمین کے شہروں

فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ ﴿۱۲﴾ فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ

میں سرکشی کی تی۔ اور وہاں بہت فساد مچا رکھا تھا۔ چنانچہ پھر تیرے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا

عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ

برسایا۔ اور بے شک تیرا پروردگار مجرموں کی تاک میں لگا رہتا ہے۔ اور انسان کا تو حال ہی یہ ہے۔ کہ

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَ نَعَّمَهٗ ۙ۬ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ

جب اس کا پروردگار اس کو آزمانے کے لیے اس پر کچھ کرم کرتا ہے اور اسے نعمتیں دیتا ہے تو بڑا اکڑ کر کہتا ہے میرے پروردگار نے

اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَیْهِ رِزْقَهٗ ۙ۬

مجھے لائق دیکھ کر میری عزت کی ہے۔ اور پھر جب کبھی اُس کو آزمانے کے لئے اُس کے رزق کو تنگ کر دیتا ہے تو کہنے لگتا ہے۔ کہ

فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾

میرے پروردگار نے میرے ساتھ یہ سلوک کر کے میری اہانت کی ہے۔ اے محمدؐ! ایسے انسانوں کو سنا دو پروردگار نے تمہاری کوئی اہانت

وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۱۸﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ

نہیں کی بلکہ تم خود ہی خوشحالی میں یتیم کی عزت نہیں کرتے۔ اور مسکین کو کھانا کھلانے پر اَوروں کو بھی رغبت نہیں دلاتے۔ اور تم

اَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَّ تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ

مُردوں کی میراث سمیٹ سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔ اور تم مال سے حد سے زیادہ محبت کرتے ہو۔ خبردار! جب زمین توڑ پھوڑ کر

الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿۲۲﴾

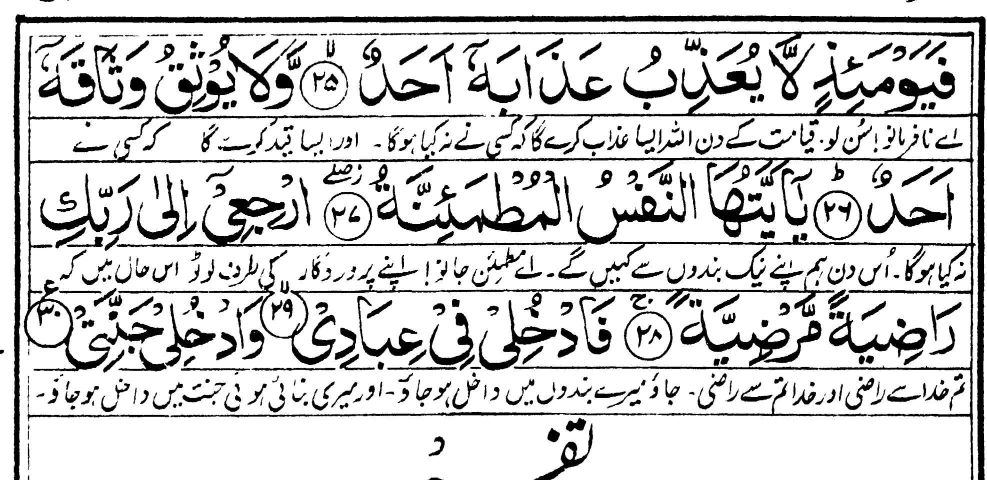
ریزہ ریزہ کر دی جائے گی۔ اور تیرا پروردگار صف باندھے ہوئے فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔

وَ جِایْٓءَ یَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۙ۬ یَوْمَىٕذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ

تو اُس دن جہنم بھی سامنے لائی جائے گی۔ اس دن انسان کو کچھ عبرت حاصل ہوگی۔ مگر اب اُس کے لئے

وَ اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿۲۳﴾ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ ﴿۲۴﴾

عبرت حاصل کرنے کا وقت کہاں۔ اب وہ کہیگا! ہائے افسوس میری غفلت پر کاش میں اپنی اس زندگی کے لئے کچھ پہلے ہی کر لیتا۔



فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿٢٥﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ

اے نافرمانو! سن لو۔ قیامت کے دن اللہ ایسا عذاب کرے گا کہ کسی نے نہ کیا ہوگا۔ اور ایسا قید کرے گا کہ کسی نے

أَحَدٌ ﴿٢٦﴾ يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ

نہ کیا ہوگا۔ اس دن ہم اپنے نیک بندوں سے کہیں گے۔ اے مطمئن جان! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ اس حال میں کہ

رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾

تم خدا سے راضی اور خدا تم سے راضی۔ جاؤ میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ۔ اور میری بنائی ہوئی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ع ۳۰ ۱۴

تفسیر

اس سورۃ میں صبح کے وقت کی قسم کھائی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کا نام الفجر ہے۔ اس میں قوم عاد، قوم ثمود، اور فرعونیوں کی تباہی کا حال بتایا گیا ہے۔ کہ ان سب نے ہماری نافرمانی کی۔ اور عذاب میں گرفتار ہوئے۔

پھر اس کے بعد انسانی حالت کا نقشہ پیش کیا ہے۔ کہ انسان ذرا سی مصیبت پر تمام احسانات بھول جاتا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ مصیبتوں کی وجہ خود تمہارے ہی اعمال ہیں۔ ان میں سے دو تین یہ ہیں:۔

(۱) یتیموں کے ساتھ ظلم کرنا اور انہیں حقارت کی نظر سے دیکھنا۔

(۲) مسکینوں کو کھانا نہ خود کھلانا۔ نہ دوسروں کو اس کی رغبت دلانا۔

(۳) میراث یا ترکہ کو غصب کر جانا۔

(۴) مال کی محبت میں اندھے ہو جانا۔

یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو تم پر مصیبتیں لاتی ہیں۔

پھر قیامت کے وقوع کا ذکر ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ واقعی عذاب دیکھ لینے کے بعد انسان کہیگا۔ کہ اب میں نیک عمل کر لوں۔ لیکن وہ وقت عمل کا نہیں ہوگا۔ بلکہ پاداش عمل کا ہوگا۔ اس دن بدکاروں کو سخت سزا اور نکوکاروں کو اچھی جزا ملے گی ✦

بیس آیتیں سُورَۃُ البَلَد مَکِّیَّۃٌ ایک رکوع

حِلٌّ۔ اترنے والا۔ کَبَد۔ محنت مشقت۔ لُبَدًا۔ ڈھیروں۔ بہت سا۔

عَيْنَيْنِ ۔ دو آنکھیں ۔ شَفَتَيْنِ ۔ دو ہونٹ ۔ نَجْدَيْنِ ۔ دو راستے ۔
لَا اقْتَحَمَ ۔ نہیں گھسا ۔ فَكُّ ۔ چھڑانا ۔ رَقَبَةٍ ۔ گردن ۔
ذِي مَسْغَبَةٍ ۔ بھوک والا ۔ بھوکا ۔ ذَا مَتْرَبَةٍ ۔ خاک آلودہ ۔ مَرْحَمَة ۔ رحم ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع کیا گیا ۔ نہایت مہربان اور رحم کرنے والے

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ① وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ② وَ
اے پیغمبر! میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی ۔ اور تو ضرور اس شہر میں بسنے والا ہے ۔ اور
وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ④
آدم اور آدم کی اولاد کی قسم ہے ۔ کہ ہم نے انسان کو بیشک مشقت میں گھرا ہوا پیدا کیا ہے ۔
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ⑤ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ
کیا پھر بھی وہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کو اختیار نہیں ۔ وہ شیخی مارتا پھرتا ہے کہ میں نے بہت سا
مَالًا لُّبَدًا ⑥ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗ اَحَدٌ ⑦ اَلَمْ نَجْعَلْ
روپیہ پیسا اڑایا ہے ۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے مال خرچ کرتے کسی نے نہیں دیکھا؟ کیا ہم نے اس کی
لَّهٗ عَيْنَيْنِ ⑧ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ⑨ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ⑩
دو آنکھیں نہیں بنائیں؟ اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے؟ اور نیکی بدی کے دونوں راستے نہیں سجھا دیئے
فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ⑪ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ⑫ فَكُّ
سو اس نے شکر گزاری والی گھاٹی پر چڑھائی کا خیال بھی نہیں کیا ۔ اور تجھے کیا معلوم کہ شکر گزاری کی گھاٹی کیا ہے؟ غلام کی گردن
رَقَبَةٍ ⑬ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ⑭ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ⑮
کا آزاد کر دینا ۔ یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا ۔ کسی قریبی یتیم کو ۔
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ⑯ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
یا کسی خاک آلودہ مسکین کو ۔ پھر اس کے علاوہ وہ ان لوگوں میں سے بھی ہو جو کہ ایمان لائے
وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ⑰ اُولٰٓئِكَ
اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی اور رحم کرنے کی وصیت کی ۔ یقیناً یہی لوگ داہنے ہاتھ پر
اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ⑱ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ
ہوں گے ۔ اور یہی لوگ مبارک ہوں گے ۔ اور جنہوں نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا وہی بائیں ہاتھ والے

وقف لازم

ع ۲۰/۱ ۱۵

الْمَشْئَمَةِ ﴿١٩﴾ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿٢٠﴾

بدبخت ہوں گے۔ اُن پر ایسی آگ ہوگی جو چاروں طرف سے بند ہوگی۔

تفسیر

اس سورۃ میں البلد جس کے معنی شہر کے ہیں، وارد ہؤا ہے۔ اس لئے اس سورۃ کا یہی نام ہوگیا۔

اس سورۃ میں بتایا ہے۔ کہ اگر انسان غور سے دیکھے۔ تو وہ سب طرف سے مصیبتوں میں گھرا ہؤا ہے۔ پھر شیخی بگھارنے اور مال کو فضول کاموں میں خرچ کرنے والوں کو سخت تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ خدا ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اس کے بعد انسان کے اعضاء مثلاً زبان آنکھیں وغیرہ دیئے جانے کا بیان ہے۔ اور بتایا ہے کہ اس پر بھی وہ شکر نہیں کرتا۔ اور شکر کا عملی طریقہ یہ بتایا ہے:-

(۱)۔ غلاموں کو چھڑانا۔
(۲) یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھلانا۔
(۳) آپس میں صبر کی تلقین کرنا۔
(۴) ایک دوسرے کو نیک باتوں کی نصیحت کرنا۔

پندرہ ۱۵ آیتیں سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ ایک ۱ رکوع

تَلٰی۔ وہ پیچھے آئے۔ بعد میں آئے۔ جَلّٰی۔ روشن کرے۔ طَحٰی۔ بچھایا۔ پھیلایا۔

اَلْهَمَ { اُس نے الہام کیا۔ دل میں ڈال دیا۔ فُجُوْر۔ بدکاری۔ دَسّٰی۔ گاڑ دیا۔ خاک میں ملا دیا۔

اِنْبَعَثَ۔ کھڑا ہؤا۔ اُٹھا شَقِی۔ پانی پلانا۔ دَمْدَمَ { اس ہلاکی ڈالی۔ عذاب نازل کیا۔

سَوّٰی۔ نیست و نابود کر دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

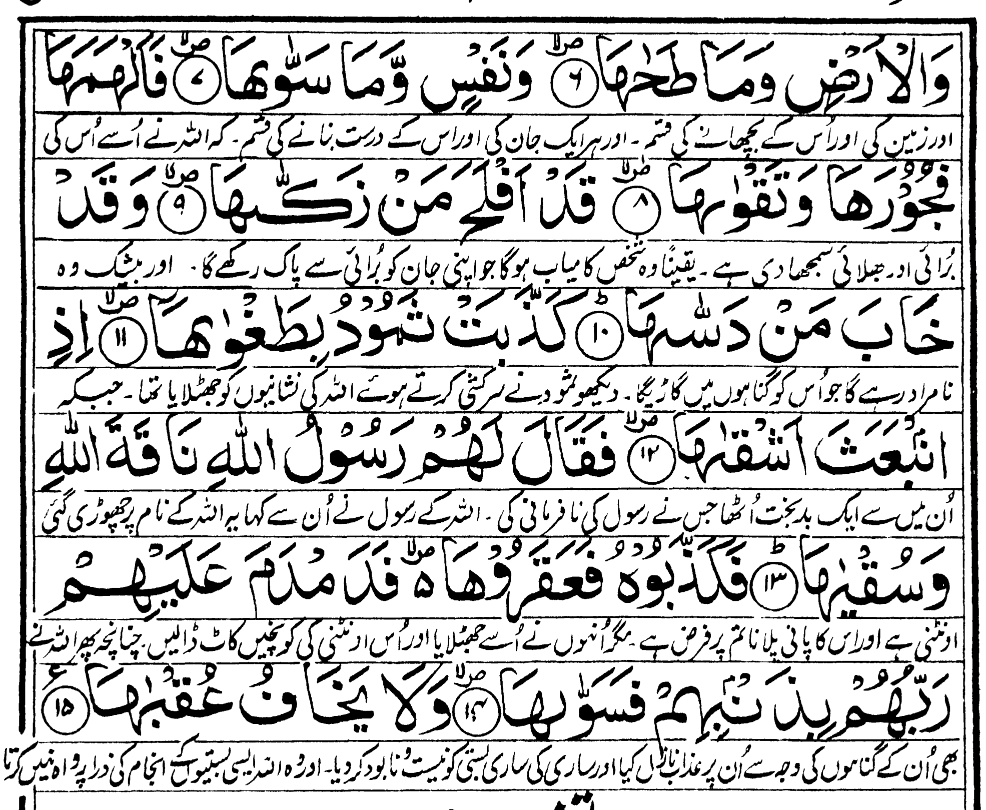
نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ﴿١﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ﴿٢﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا

قسم ہے سورج کی اور اُس کی روشنی۔ اور چاند کی اور اُس کے سورج کے بعد نکلنے کی قسم۔ اور دن کی قسم جب کہ وہ اس دنیا کو

جَلّٰهَا ﴿٣﴾ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ﴿٤﴾ وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ﴿٥﴾

روشن کرے۔ اور رات کی قسم جبکہ وہ اس دنیا کو ڈھانپ لے۔ اور آسمان کی قسم اور جو اس کا بنانا ہے اُس کی۔



وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝۶ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝۷ فَاَلْهَمَهَا

اور زمین کی اور اس کے بچھانے کی قسم۔ اور ہر ایک جان کی اور اس کے درست بنانے کی قسم۔ کہ اللہ نے اسے اس کی

فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝۸ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝۹ وَقَدْ

برائی اور بھلائی سمجھا دی ہے۔ یقیناً وہ شخص کامیاب ہوگا جو اپنی جان کو برائی سے پاک رکھے گا۔ اور بیشک وہ

خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝۱۰ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝۱۱ اِذِ

نامراد رہے گا جو اس کو گناہوں میں گاڑ دیگا۔ دیکھو ثمود نے سرکشی کرتے ہوئے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا تھا۔ جبکہ

انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝۱۲ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ

ان میں سے ایک بدبخت اٹھا جس نے رسول کی نافرمانی کی۔ اللہ کے رسول نے ان سے کہا یہ اللہ کے نام پر چھوڑی گئی

وَسُقْيٰهَا ۝۱۳ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ

اونٹنی ہے اور اس کا پانی پلانا تم پر فرض ہے۔ مگر انہوں نے اسے جھٹلایا اور اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ چنانچہ پھر اللہ نے

رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝۱۴ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵ ع

بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر عذاب نازل کیا اور ساری کی ساری بستی کو نیست و نابود کر دیا۔ اور وہ اللہ ایسی بستیوں کے انجام کی ذرا پرواہ نہیں کرتا

ع ۱۵ / ۱۶

تفسیر

اس سورت میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ اس نے انسان کو بھلائی یا برائی سمجھا دی ہے۔ اب جو اس سمجھ کے ہوتے ہوئے عقل سے کام نہیں لے گا یقیناً وہ ضرور اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا چنانچہ اسی بات کو ثمود کی قوم کی مثال دے کر سمجھایا گیا ہے اور بتایا کہ کس طرح انہوں نے یہ معلوم ہوتے ہوئے کہ اس اونٹنی کو چھیڑنا اللہ کی ناراضگی کا موجب ہوگا۔ اونٹنی کو تکلیف دی اور اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ کل قوم کی قوم تباہ کر دی گئی۔ ہمیں چاہیئے کہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔ اور کبھی جانتے بوجھتے ہوئے گناہ کا راستہ اختیار نہ کریں۔

اکیس آیتیں سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

تَجَلّٰى۔ روشن کیا۔ اَتْقٰى۔ بڑا پرہیزگار۔ تَرَدّٰى۔ گرایا جائے گا۔

تَلَظّٰى۔ شعلے مارتی ہوئی۔ يُجَنَّبُ۔ بچایا جائے گا۔ تُجْزٰى۔ بدلہ دیا جاتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝١ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝٢ وَمَا خَلَقَ

رات کی قسم جب وہ خوب تاریک ہو جائے۔ اور دن کی قسم جب خوب روشن ہو جائے۔ اور اُس ذات کی قسم جس نے

الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى ۝٣ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝٤ فَاَمَّا مَنْ

نر و مادہ کو پیدا کیا۔ کہ اے لوگو! بلاشبہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں پھر جس نے تو خدا کی راہ میں

اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝٥ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝٦ فَسَنُيَسِّرُهٗ

دیا اور وہ خدا سے ڈرا۔ اور قرآن کی تصدیق کی۔ تو اُس کے لئے تو ہم آخرت میں آسانیاں

لِلْيُسْرٰى ۝٧ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝٨ وَكَذَّبَ

بہم پہنچائیں گے۔ اور جو بخل کرتا رہا اور ہماری آیتوں سے بے پروا ہو گیا۔ اور قرآن کی

بِالْحُسْنٰى ۝٩ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝١٠ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ

تکذیب کی۔ تو آخرت میں اُس کے لئے بڑی دشواریاں پیدا کر دیں گے۔ اور جب وہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اُس کا

مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝١١ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝١٢ وَاِنَّ لَنَا

مال اُس کے کسی کام نہ آئے گا۔ بلاشبہ ہدایت کی راہ دکھانا ہمارے ذمے ہے۔ اور آخرت اور

لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝١٣ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝١٤ لَا يَصْلٰىهَآ

دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔ اے لوگو! میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرا دیا۔ جس میں وہ بدبخت

اِلَّا الْاَشْقَى ۝١٥ الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٦ وَسَيُجَنَّبُهَا

جائے گا۔ جس نے قرآن کو جھٹلایا اور اُس سے منہ موڑا۔ اور اُس سے وہ پرہیزگار بچا لیا

الْاَتْقَى ۝١٧ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝١٨ وَمَا لِاَحَدٍ

جائے گا۔ جو گناہوں سے پاک ہونے کی غرض سے راہِ خدا میں مال خرچ کرتا ہے۔ حالانکہ اس کے ذمے کسی کا

عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝١٩ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ

کچھ احسان نہیں کہ جس کا وہ بدلہ دیتا ہو۔ وہ یہ خیرات اپنے بزرگ خدا کی خوشی حاصل کرنے کے لئے

الْاَعْلٰى ۝٢٠ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝٢١

کرتا ہے۔ اور عنقریب وہ بھی خوش کر دیا جائے گا۔

ع ١ ٢١ ١٧

تفسیر

اس سورۃ میں خدا تعالیٰ نے رات کی قسم کھائی ہے۔ اس لئے اس کا نام اللیل ہے۔ اس میں یہ بتلایا ہے کہ جو خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اور گناہوں سے بچتا ہے۔ اور قرآن پر عمل کرتا ہے۔ تو وہ یقیناً آخرت میں بھی کامیاب

ہو گا۔ اور دنیا میں بھی اچھی زندگی گذارے گا۔ اور اس کے برعکس جو لوگ بخل کرتے ہیں۔ اور خدا کے احکام کی پروا نہیں کرتے وہ یقیناً آخرت میں بڑی مصیبتوں میں ہوں گے۔ وہ بھڑکتی دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔

فائدہ

راہِ خدا میں مال اس لئے دینا چاہیئے۔ کہ خدا کی رضا حاصل ہو۔

فائدہ

قرآن کے احکام پر پورا پورا عمل کرنے سے نجات مل سکتی ہے۔ اور دنیا ہی میں نہیں بلکہ آخرت میں بھی انسان کے درجے بلند ہو سکتے ہیں۔

فائدہ

مال وُہی کام آئے گا۔ جسے اس دنیا میں کسی نیک کام لگا دیا گیا ہو۔ اور کوئی مال یا کسی کا مالدار ہونا کسی کام نہیں آئے گا۔ بلکہ اُلٹا ایسا مال عذاب کا موجب ہو گا۔ جیسا کہ قرآن میں دوسری جگہ ہے۔ کہ اُن سے لوگوں کی پیٹھیں اور اُن کے پہلو داغ دیئے جائیں گے۔

گیارہ ۱۱ آیتیں سُورَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ ایک ۱ رکوع

سَجٰى۔ چھا گیا۔ چھا گئی۔ وَدَّعَ۔ چھوڑ دیا۔ قَلٰى۔ ناخوش ہوا۔

عَائِلًا۔ تنگدست تَقْهَرْ۔ قہر کر۔ سختی کر۔ حَدِّثْ۔ بیان کر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

وَالضُّحٰى ۝۱ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝۲ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا

دن کی روشنی کی قسم۔ اور رات کی جب وہ خوب تاریک ہو جائے کہ اے محمدؐ! آپ کے پروردگار نے آپ کو چھوڑا ہے نہ وُہ

قَلٰى ۝۳ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝۴ وَلَسَوْفَ

آپ سے ناراض ہوا ہے۔ اور بلاشبہ آپ کے لئے دنیا سے آخرت بہتر ہے۔ اور خدا عنقریب آپ کو اتنا

يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝۵ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝۶

دے گا کہ آپ خوش ہو جائیں گے۔ اے محمدؐ! کیا آپ یتیم نہیں تھے پھر خدا نے آپ کو پناہ دی۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾

اور اُس نے آپ کو راہِ حق کی تلاش میں سرگردان پایا اور سیدھے راہ لگا دیا۔ اور اُس نے آپ کو تنگدست پایا تو غنی کر دیا۔

فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾

پس آپ یتیم سے سختی نہ کیجئے۔ اور سائل کو جھڑکی نہ دیجئے۔

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ ع

اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا ذکر کرتے جائیے۔

ع ۱ ۱۱ ۱۸

تفسیر

اس سورۃ میں دن کی روشنی کی قسم کھائی گئی ہے جس کی وجہ سے اس کا نام الضحیٰ ہے۔ شروع کی چند آیتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا نقشہ پیش کرتی ہیں۔ پھر بعد کی آیتوں میں بتایا ہے کہ ہر ایک سے اخلاق کے ساتھ پیش آنا چاہیئے۔ بظاہر تو ان کا خطاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے لیکن درحقیقت تمام لوگ مخاطب ہیں۔ کہ :-

(۱) یتیم سے نرمی سے پیش آئیں۔

(۲) سوالی کو جھڑکیاں نہ دیا کریں۔ بلکہ اچھی بات کہیں۔

(۳) خدا نے جو احسانات اُن پر کئے ہیں۔ اُن کا شکر ادا کرتے رہیں ‌+

۸ آیتیں سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

وَضَعْنَا۔ ہم نے رکھا۔ اَنْقَضَ۔ توڑا۔ اِنْصَبْ۔ محنت کر۔
اِرْغَبْ۔ رغبت کر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

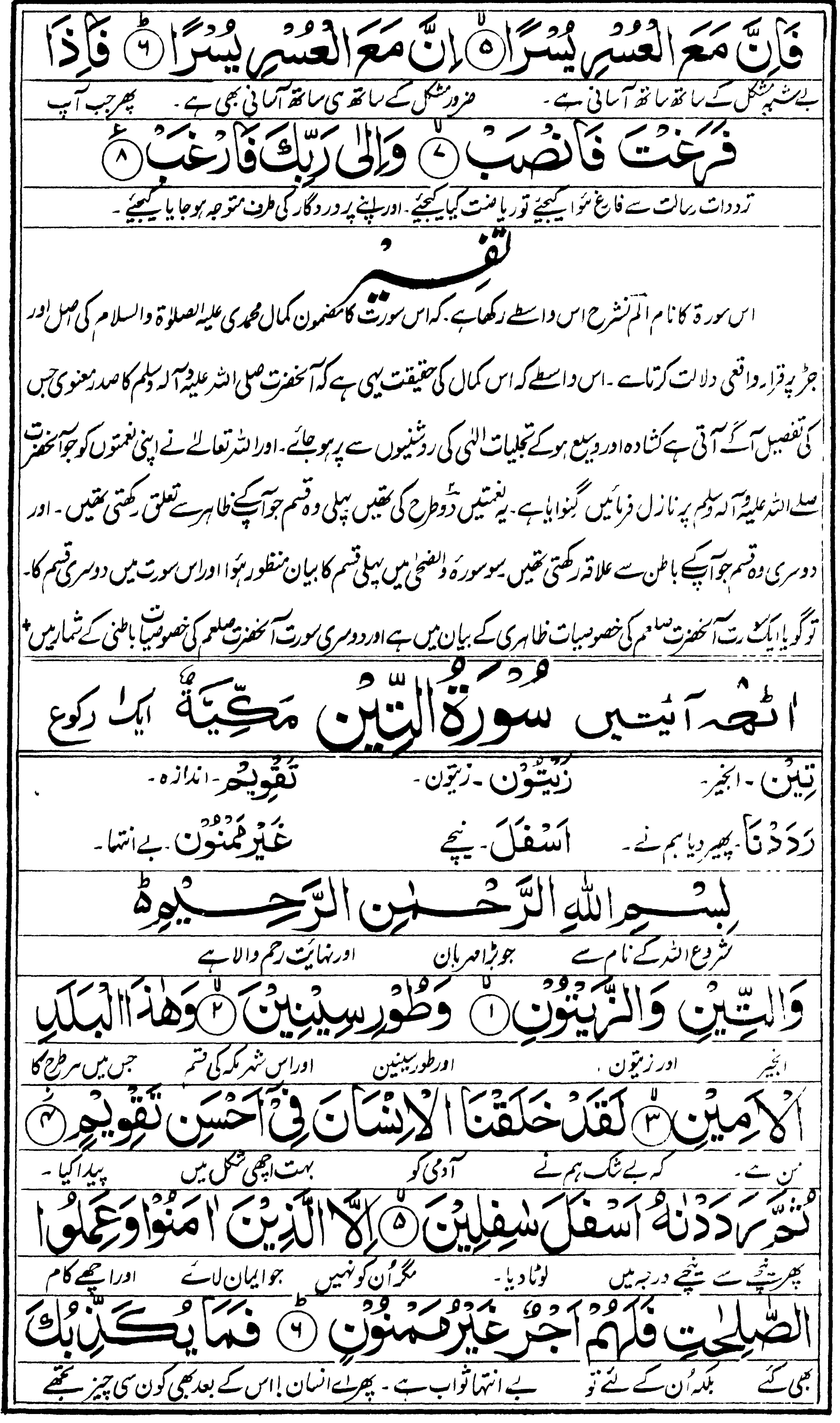
نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾

اے پیغمبر! کیا ہم نے آپ کا حوصلہ فراخ نہیں کیا؟ (یعنی کیا) اس کے علاوہ اُتار دیا ہم نے آپ کا بوجھ

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾

جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی۔ اور تمہارے ذکر خیر کا آوازہ بلند کر دیا۔



فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾ فَاِذَا

بے شبہ مشکل کے ساتھ ساتھ آسانی ہے۔ ضرور مشکل کے ساتھ ہی ساتھ آسانی بھی ہے۔ پھر جب آپ

فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿٧﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾

تردداتِ رسالت سے فارغ ہُوا کیجئے تو ریاضت کیا کیجئے۔ اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوجایا کیجئے۔

ع ۸ ۱۹

تفسیر

اس سورۃ کا نام اَلَم نَشرح اس واسطے رکھا ہے۔ کہ اس سورت کا مضمون کمالِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل اور جڑ پر قرار واقعی دلالت کرتا ہے۔ اس واسطے کہ اس کمال کی حقیقت یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدرِ معنوی جس کی تفصیل آگے آتی ہے کشادہ اور وسیع ہو کے تجلیاتِ الٰہی کی روشنیوں سے پُر ہو جائے۔ اور اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمتوں کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائیں گنوایا ہے۔ یہ نعمتیں دو طرح کی تھیں پہلی وہ قسم جو آپ کے ظاہر سے تعلق رکھتی تھیں۔ اور دوسری وہ قسم جو آپ کے باطن سے علاقہ رکھتی تھیں۔ سو سورہ وَالضُّحٰی میں پہلی قسم کا بیان منظور ہُوا اور اس سورت میں دوسری قسم کا۔ تو گویا ایک سورت آنحضرت صلعم کی خصوصیاتِ ظاہری کے بیان میں ہے اور دوسری سورت آنحضرت صلعم کی خصوصیاتِ باطنی کے شمار میں +

اٹھ آیتیں سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

تِیْن۔ انجیر۔ زَیْتُوْن۔ زیتون۔ تَقْوِیْم۔ اندازہ۔

رَدَدْنَا۔ پھیر دیا ہم نے۔ اَسْفَلَ۔ نیچے۔ غَیْرُ مَمْنُوْن۔ بے انتہا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴿١﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿٢﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ

انجیر اور زیتون، اور طورِ سینین اور اس شہر مکہ کی قسم جس میں ہر طرح کا

الْاَمِيْنِ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿٤﴾

امن ہے۔ کہ بے شک ہم نے آدمی کو بہت اچھی شکل میں پیدا کیا۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ﴿٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

پھر نیچے سے نیچے درجہ میں لوٹا دیا۔ مگر اُن کو نہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٦﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ

بھی کئے بلکہ اُن کے لئے تو بے انتہا ثواب ہے۔ پھر اے انسان! اس کے بعد بھی کون سی چیز تجھے

بِعَدُ بِالدِّيۡنِ ﴿۷﴾ اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِاَحۡكَمِ الۡحٰكِمِيۡنَ ﴿۸﴾

جزائے اعمال کے جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے؟ کیا اللہ سب حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟۔ (ضرور ہے)۔

تفسیر

اس سورۃ کا نام سورۃ تین اس واسطے رکھا ہے کہ تین عرب کے لغت میں انجیر کے پھل کو کہتے ہیں۔ اور انجیر فائدہ بخشنے اور خوبیوں میں سب میووں سے جامع ہے۔ جیسے آدمی کا بدن سب بدنوں سے جامع ہے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو سب سے بہتر شکل وصورت میں پیدا کیا۔ مگر یہ جس غرض کے واسطے پیدا کیا گیا ہے اسکو اگر پورا نہیں کرتا تو سب مخلوق سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اللہ مسلمانوں کو نافرمانی احکام خداوندی سے بچائے۔ آمین۔ ثم آمین

انیس ۱۹ آیتیں سُوۡرَةُ الۡعَلَقِ مَكِّيَّةٌ ایک ۱ رکوع

عَلَقٍ۔ جما ہوا خون
يَنۡتَهِ۔ باز آیا۔
نَسۡفَعًا۔ گھسیٹیں گے ہم۔
نَادِيَه۔ ہم نشین۔
زَبَانِيَةَ۔ دھکے دینے والے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ‌ ۚ‏ ﴿۱﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ

اے پیغمبرؐ! پڑھیئے اپنے رب کا نام لے کر جس نے سب کو پیدا کیا۔ اور انسان کو گوشت کے لوتھڑے سے

عَلَقٍ‌ ۚ‏ ﴿۲﴾ اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُۙ‏ ﴿۳﴾ الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِۙ‏ ﴿۴﴾

بنایا۔ قرآن پڑھیئے اور خدا پر بھروسا رکھیئے۔ کیونکہ آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔ جس نے آدمی کو قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔

عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡؕ‏ ﴿۵﴾ كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓىۙ‏ ﴿۶﴾

کہ جس کو وہ بالکل نہیں جانتا تھا۔ لیکن انسان کی حالت یہ ہے کہ سرکش ہو جاتا ہے۔

اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰىؕ‏ ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجۡعٰىؕ‏ ﴿۸﴾ اَرَءَيۡتَ

جبکہ وہ اپنے آپ کو بے پرواہ سمجھتا ہے۔ حالانکہ اے پیغمبرؐ! ان سب کو آپکے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ کیا آپنے اس کو

الَّذِىۡ يَنۡهٰىۙ‏ ﴿۹﴾ عَبۡدًا اِذَا صَلّٰىؕ‏ ﴿۱۰﴾ اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَانَ

بھی دیکھا جو روکتا ہے۔ میرے بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ حالانکہ وہ سیدھے راستے پر ہے

عَلَى الۡهُدٰٓىۙ‏ ﴿۱۱﴾ اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰىؕ‏ ﴿۱۲﴾ اَرَءَيۡتَ اِنۡ كَذَّبَ

اور دوسروں کو بھی پرہیزگاری کی تعلیم دیتا ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس نے حق کو جھٹلایا اور راہ مستقیم

وَتَوَلّٰى ﴿۱۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿۱۴﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۵

منہ موڑا اُس کا کیا نتیجہ ہے ۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ اس کی سرکشی کو دیکھ رہا ہے ۔ خبردار ! اگر وہ باز نہ آیا ۔ تو ہم اس کو

لَنَسْفَعًاۢ بِالنَّاصِيَةِ ﴿۱۵﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿۱۶﴾

پیشانی کے بل پکڑ کر گھسیٹیں گے ۔ وہ پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے ۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿۱۷﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ

اس وقت لازم ہے کہ وہ اپنے مددگاروں کو بلائے ۔ ہم بھی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے ۔ آگاہ ہو جائیے اے صاحب قرآن !

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ ع السجدۃ

کہ آپ ان کا کہنا ہرگز نہ مانیئے ۔ اپنے رب کا سجدہ کیا کیجیئے اور قرب خدا حاصل کیجیئے ۔

ع ۱۹/۲۱ آیاتہا ۱۹ رکوعہا ۱

تفسیر

اس سورۃ کو سورۂ علق اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس سورت میں مذکور ہے کہ آدمی کو علقہ یعنی جمے ہوئے خون سے بنایا ہے ۔ اور یہ مذکور دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اللہ تعالےٰ اپنی رحمت سے ذلیل کو عزیز کر دیتا ہے ۔ جیسے اس لہو کی پھٹکی کو، کہ نہایت ذلت کے درجے میں تھی، انسان کی صورت بنا کر اور اُس میں رُوح پھونک کر کیا کچھ عزت بخشی ۔ اور اس سورۂ شریف میں پڑھنے لکھنے کی بزرگی اور انسان کے پیدا ہونے کا بیان ہے +

پانچ آیتیں سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

اِذْنِ ۔ حکم ۔ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۔ پو پُھوٹنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ

ہم نے قرآن کی پہلی وحی کو شب قدر میں اُتارا ۔ اور کیا جانا تو نے کہ شب قدر

الْقَدْرِ ﴿۲﴾ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۵ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴿۳﴾

کیا ہے ؟ شب قدر خیر و برکت میں ہزار مہینوں سے بہتر ہے ۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ

اس رات میں فرشتے اور رُوح اپنے پروردگار کے حکم سے ہر کام کے انجام دینے کے لئے زمین پر

امرٍ ﴿۴﴾ سلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾ ع

اُترتے ہیں۔ سلامتی ہی سلامتی ہے۔ یہ رات صبح ہونے تک

تفسیر

اس سورت شریف کو سورۂ قدر اس واسطے کہتے ہیں۔ کہ اس میں مذکور لیلۃ القدر کا ہے۔ اور لیلۃ القدر کو جو لیلۃ القدر کہتے ہیں۔ اس کی دُو وجہیں ہیں۔ اول یہ کہ قدر مقدار اور مرتبہ کو کہتے ہیں۔ اور اس رات میں مقدار اور رُتبہ بنی آدم کے صلحا اور عابدوں کا ظاہر ہوتا ہے۔ اور مراتب مکسو بہ یعنی کمائے ہوئے مرتبے ان کے قرب اور منزلت میں عند اللہ ثابت ہوتے ہیں۔ گویا کہ تمام سال کی عبادت کا ثمرہ ظاہر ہوتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ قدر بزرگی کے معنے میں بھی آتا ہے۔ تو یہ رات کئی طرح پر دوسری راتوں پر شرف اور مرتبہ رکھتی ہے۔

فائدہ

غور کرنا چاہیئے۔ کہ قرآن مجید کے نازل ہونے سے جب شبِ قدر کو یہ مرتبہ حاصل ہوا۔ تو خود قرآن مجید کا کیا مرتبہ ہو گا۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو قرآن مجید کو عمل کی نیت سے ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہتے ہیں۔

اٹھ آیتیں سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ ایک رکوع

لَمْ یَکُنْ۔ نہ تھے۔ مُنْفَكِّيْنَ۔ باز رہنے والے۔ صُحُفًا۔ بہت سے ورق۔
تَفَرَّقَ۔ فرقہ فرقہ ہوئے۔ حُنَفَآءَ۔ ایک طرف ہو کر۔ خَشِيَ۔ ڈرا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

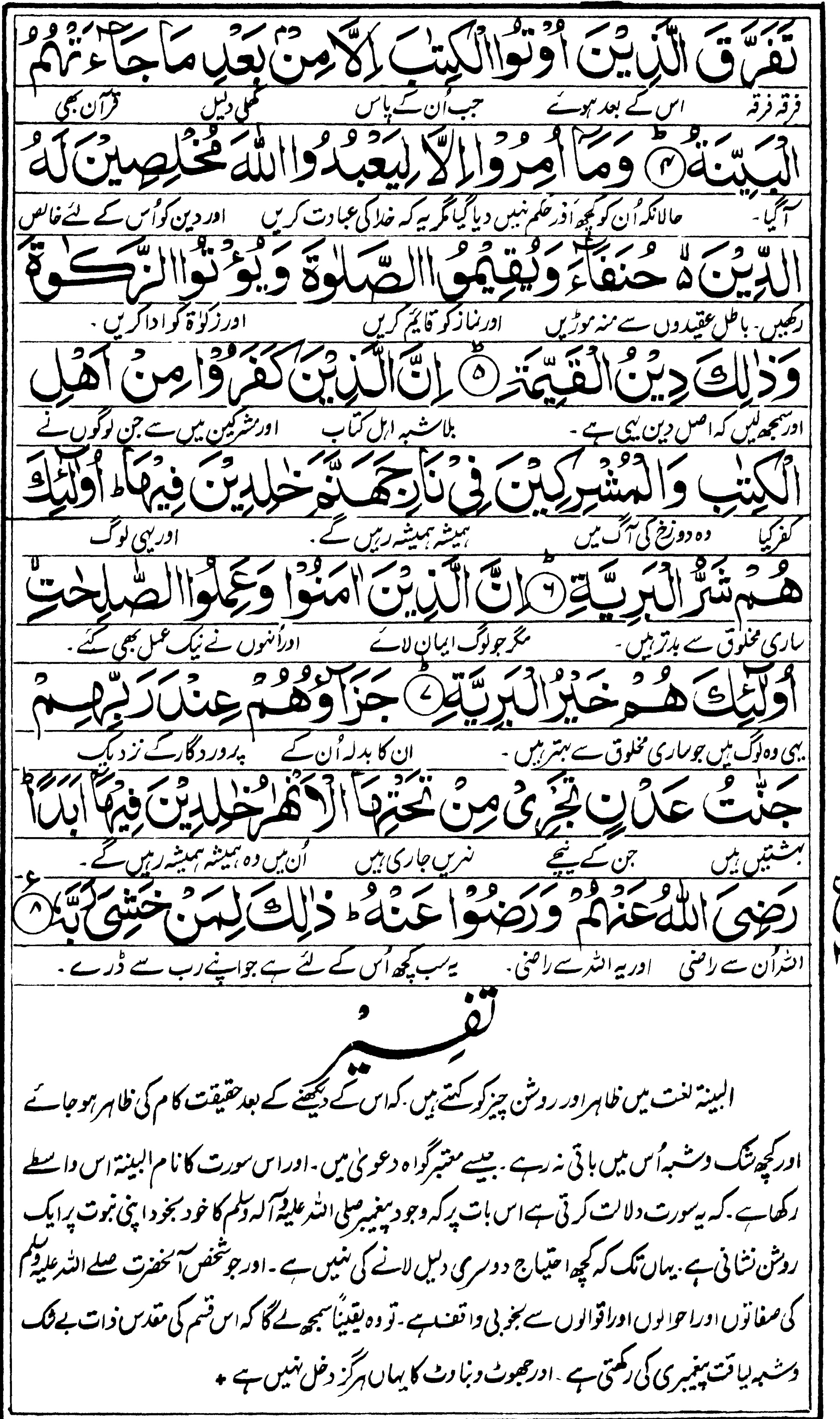
اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو لوگ دین اسلام کو نہیں مانتے۔ وہ اپنی غلط راہ سے اس وقت تک باز آنے والے

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل یعنی قرآن مجید نہ آجاتا۔ اور اللہ تعالےٰ کا رسول

يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿۲﴾ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿۳﴾ وَمَا

پاک صحیفے پڑھ کر سناتا۔ جس میں پکی اور معقول باتیں لکھی ہوں۔ اور اہل کتاب



تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ

فرقہ فرقہ اس کے بعد ہوئے جب اُن کے پاس کھلی دلیل قرآن بھی

الْبَيِّنَةُ ۝۴ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ

آ گیا۔ حالانکہ اُن کو کچھ اَور حکم نہیں دیا گیا مگر یہ کہ خدا کی عبادت کریں اور دین کو اُس کے لئے خالص

الدِّيْنَ ۵ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ

رکھیں۔ باطل عقیدوں سے منہ موڑیں اور نماز کو قائم کریں اور زکوٰۃ کو ادا کریں۔

وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝۵ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ

اور سمجھ لیں کہ اصل دین یہی ہے۔ بلاشبہ اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے

الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ

کفر کیا وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہی لوگ

هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝۶ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ساری مخلوق سے بدتر ہیں۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے نیک عمل بھی کئے۔

اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝۷ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

یہی وہ لوگ ہیں جو ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان کا بدلہ اُن کے پروردگار کے نزدیک

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ

بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اُن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

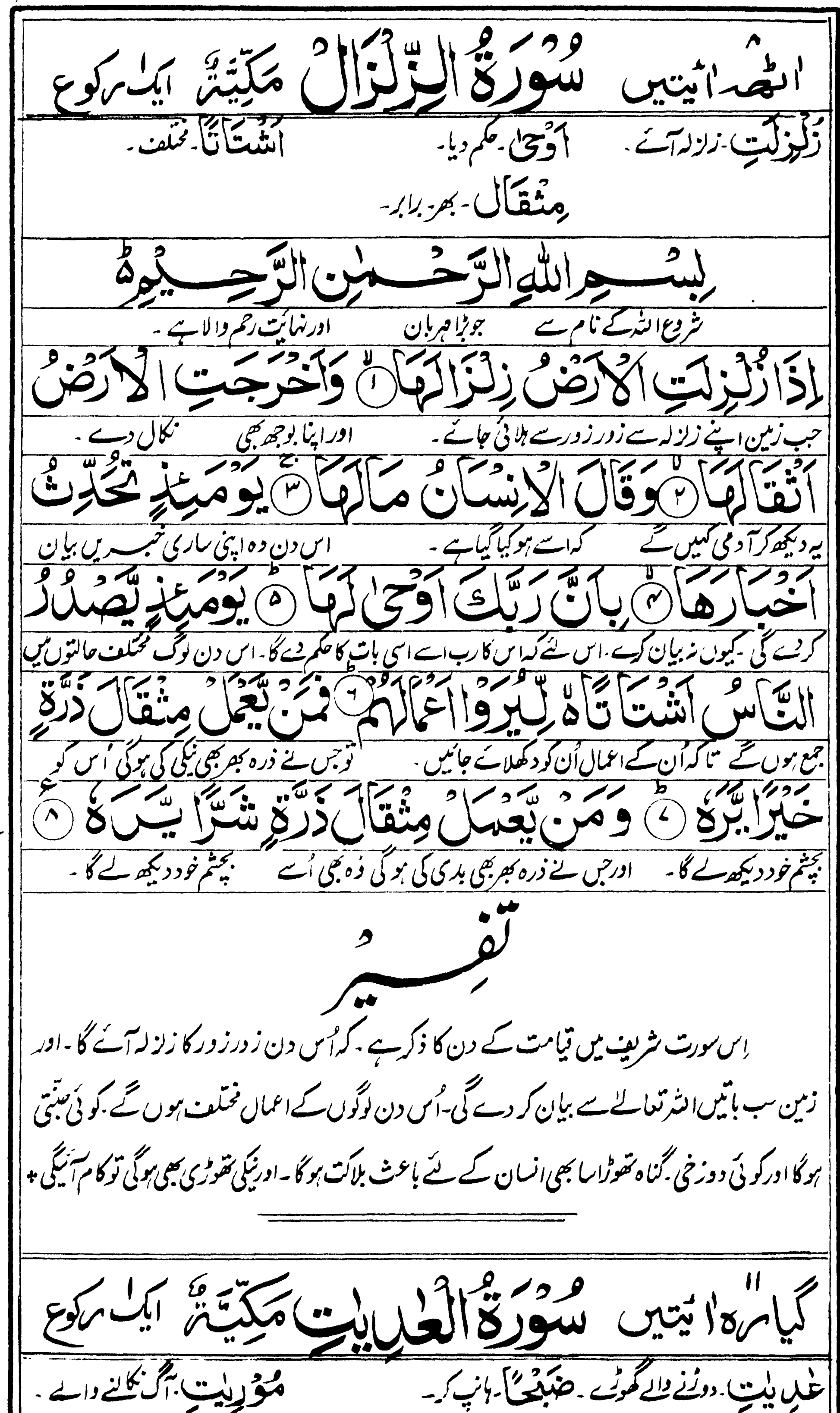
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝۸

اللہ اُن سے راضی اور یہ اللہ سے راضی۔ یہ سب کچھ اُس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔

ع ۱ ۸ ۲۳

تفسیر

البینۃ لغت میں ظاہر اور روشن چیز کو کہتے ہیں۔ کہ اس کے دیکھنے کے بعد حقیقت کام کی ظاہر ہو جائے اور کچھ شک و شبہ اُس میں باقی نہ رہے۔ جیسے معتبر گواہ دعویٰ میں۔ اور اس سورت کا نام البینۃ اس واسطے رکھا ہے۔ کہ یہ سورت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ وجود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خود بخود اپنی نبوت پر ایک روشن نشانی ہے۔ یہاں تک کہ کچھ احتیاج دوسری دلیل لانے کی نہیں ہے۔ اور جو شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صفاتوں اور احوالوں اور اقوالوں سے بخوبی واقف ہے۔ تو وہ یقیناً سمجھے گا کہ اس قسم کی مقدس ذات بے شک و شبہ لیاقت پیغمبری کی رکھتی ہے۔ اور جھوٹ و بناوٹ کا یہاں ہرگز دخل نہیں ہے ۔



آٹھ آیتیں سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

زُلْزِلَتِ - زلزلہ آئے۔ اَوْحٰی - حکم دیا۔ اَشْتَاتًا - مختلف۔

مِثْقَالَ - بھر۔ برابر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ

جب زمین اپنے زلزلہ سے زور زور سے ہلائی جائے۔ اور اپنا بوجھ بھی نکال دے۔

أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ﴿٣﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

یہ دیکھ کر آدمی کہیں گے کہ اسے ہو کیا گیا ہے۔ اس دن وہ اپنی ساری خبریں بیان

أَخْبَارَهَا ﴿٤﴾ بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ﴿٥﴾ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ

کر دے گی۔ کیوں نہ بیان کرے۔ اس لئے کہ اس کا رب اسے اسی بات کا حکم دے گا۔ اس دن لوگ مختلف حالتوں میں

النَّاسُ أَشْتَاتًا لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ﴿٦﴾ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

جمع ہوں گے تاکہ اُن کے اعمال اُن کو دکھلائے جائیں۔ تو جس نے ذرہ بھر بھی نیکی کی ہوگی اُس کو

خَيْرًا يَرَهُ ﴿٧﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿٨﴾

بچشم خود دیکھ لے گا۔ اور جس نے ذرہ بھر بھی بدی کی ہوگی وہ بھی اُسے بچشم خود دیکھ لے گا۔

ع ۱ ۸ ۲۴

تفسیر

اِس سورت شریف میں قیامت کے دن کا ذکر ہے۔ کہ اُس دن زور زور کا زلزلہ آئے گا۔ اور زمین سب باتیں اللہ تعالےٰ سے بیان کر دے گی۔ اُس دن لوگوں کے اعمال مختلف ہوں گے۔ کوئی جنتی ہوگا اور کوئی دوزخی۔ گناہ تھوڑا سا بھی انسان کے لئے باعث ہلاکت ہوگا۔ اور نیکی تھوڑی بھی ہوگی تو کام آئیگی۔

گیارہ آیتیں سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

عٰدِيٰتِ - دوڑنے والے گھوڑے۔ ضَبْحًا - ہانپ کر۔ مُوْرِيٰتِ - آگ نکالنے والے۔

قَدۡحًا۔ پتھر جھاڑ کر۔ مُغِیۡرٰتِ۔ غارت کرنے والے۔ اَثَرۡنَ۔ اُڑاتے ہیں۔
نَقۡعًا۔ گرد و غبار۔ وَسَطۡنَ۔ گھس جاتے ہیں۔ کَنُوۡدٌ۔ بڑا ہی ناشکرا۔
حُصِّلَ۔ حاصل کیا جائے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝
نہایت مہربان رحم کرنے والے اللہ کے نام شروع کیا گیا۔

وَالۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ۝۱ فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ۝۲ فَالۡمُغِیۡرٰتِ
قسم ہے غازیوں کے گھوڑوں کی جو دوڑتے ہانپ اٹھتے ہیں۔ اور ٹاپیں مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالتے ہیں۔ پھر صبح سویرے
صُبۡحًا ۝۳ فَاَثَرۡنَ بِہٖ نَقۡعًا ۝۴ فَوَسَطۡنَ بِہٖ جَمۡعًا ۝۵ اِنَّ
دشمن پر چھاپا مارتے ہیں۔ پھر غبار اڑاتے ہیں۔ پھر دشمنوں کی فوج میں جا گھستے ہیں۔ الغرض ہم ان سب چیزوں کی قسم کھا کر
الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوۡدٌ ۝۶ وَاِنَّہٗ عَلٰی ذٰلِکَ لَشَہِیۡدٌ ۝۷
کہتے ہیں کہ بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکر گذار ہے۔ اور بے شک وہ اس بات کو خوب جانتا ہے۔
وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الۡخَیۡرِ لَشَدِیۡدٌ ۝۸ اَفَلَا یَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ
اور اس میں تو شبہ ہی نہیں کہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے۔ کیا وہ اتنا نہیں جانتا جب مردے قبروں سے
مَا فِی الۡقُبُوۡرِ ۝۹ وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوۡرِ ۝۱۰ اِنَّ
نکالے جائیں گے۔ اور جو کچھ چھپا ہے سب ظاہر کر دیا جائے گا۔ بیشک
رَبَّہُمۡ بِہِمۡ یَوۡمَئِذٍ لَّخَبِیۡرٌ ۝۱۱
ان کا پروردگار اس دن جو اُن کا حال ہونا ہے اس سے بخوبی واقف ہے۔

ع ۱۱ ۲۵

تفسیر

اس سورۃ کا نام سورۃ عادیات اس واسطے رکھا ہے۔ کہ غازیوں کے گھوڑے غضب الٰہی کی سُرعت کی صورت میں کافروں کی ناشکری پر۔ اور اللہ تعالےٰ کے انتقام کا ظہور نافرمانوں پر دوڑتے گھوڑوں کی طرح دنیا میں ہوتا ہے۔ گویا کہ نمونہ ہے حشر و نشر کا +

گیارہ آیتیں سُوۡرَۃُ الۡقَارِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ ایک رکوع

قَارِعَۃُ۔ دھماکا۔ فَرَاشِ۔ پروانے۔ عِہۡنِ۔ اُون

مَنْفُوْش۔ دھنکے ہوئے۔ رَاضِيَةٍ۔ من مانی۔ حَامِيَةٌ۔ دھکتی ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾

کھڑکھڑانے والا حادثہ کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والا حادثہ؟ اور کیا جانا تو نے کہ کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والا حادثہ؟

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ

آدمی اس دن مرے ہوئے پروانوں کی طرح بکھرے پڑے ہوں گے۔ اور پہاڑ اس دن دھکتی ہوئی روئی

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۶﴾ فَهُوَ

کی طرح اڑتے پھریں گے۔ اس دن جس کی نیکی وزن میں زیادہ ہوگی۔ وہ

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿۸﴾

خاطر خواہ آرام میں رہے گا۔ لیکن جس کی نیکی وزن میں کم ہوگی۔

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ﴿۹﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا۔ اور کیا جانا تو نے کہ ہاویہ کیا ہے؟ دھکتی ہوئی آگ ہے۔

ع ۱۱/۲۶

تفسیر

اس سورۂ شریف کا نام سورۂ قارعہ اس وجہ سے رکھا گیا ہے۔ کہ یہ دلالت کرتی ہے ایک سخت حادثہ پر جو قیامت کے دن واقع ہوگا اور یہ بھی بتایا ہے کہ جنت اور دوزخ کا ملنا صرف اپنے عمل پر موقوف ہے جس کا نیک عمل زیادہ ہوگا وہ جنتی ہے۔ اور جس کا بد عمل زیادہ وہ دوزخی ہوگا ✦

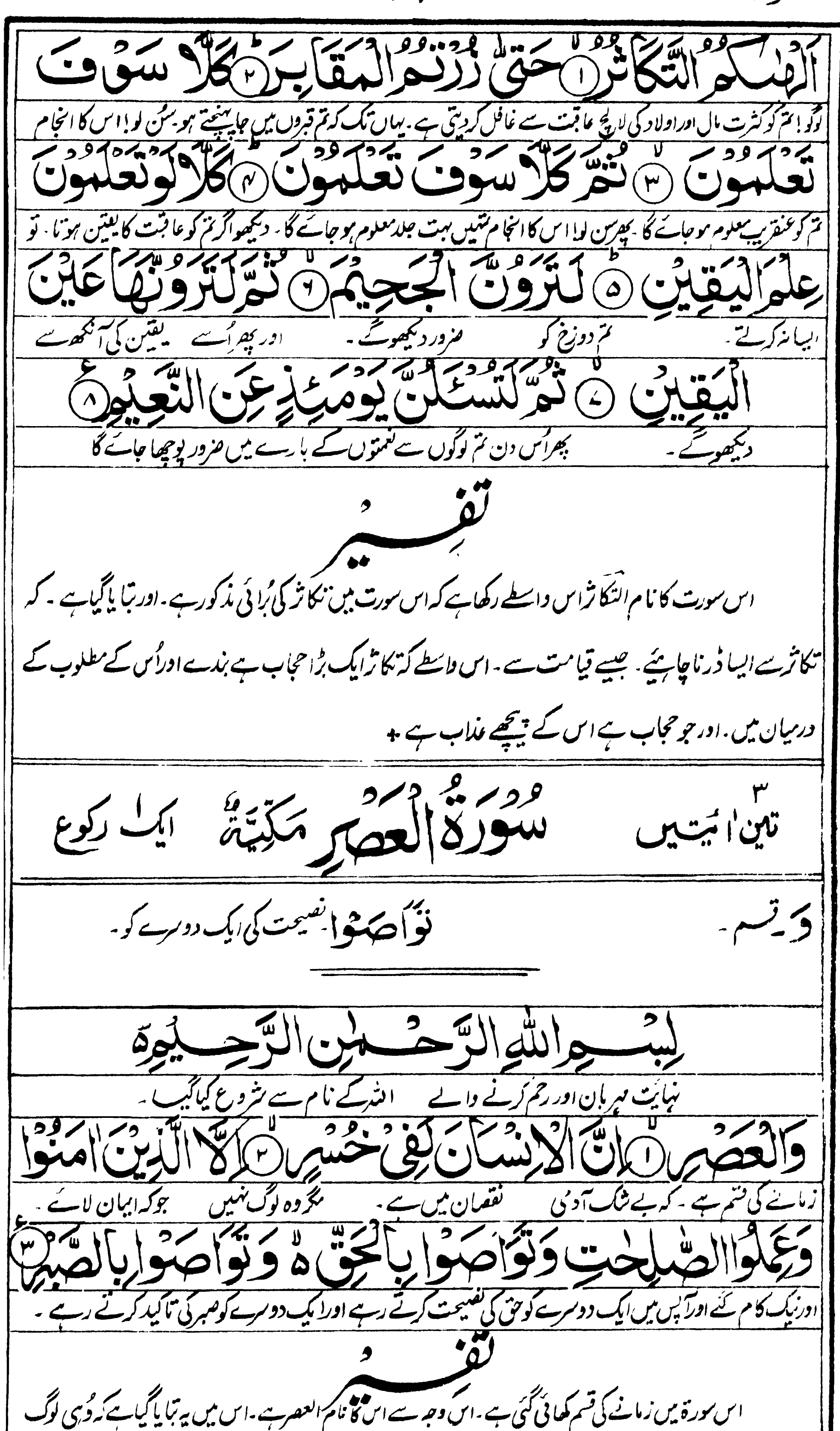
آٹھ آیتیں سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

اَلْهٰىكُمْ۔ غافل کیا۔ زُرْتُمُ۔ ملے تم۔ تَرَوُنَّ۔ ضرور دیکھو گے۔

الْجَحِيْمَ۔ دوزخ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔



أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢ كَلَّا سَوْفَ

لوگو! تم کو کثرت مال اور اولاد کی لالچ عاقبت سے غافل کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچتے ہو۔ سن لو! اس کا انجام

تَعْلَمُوْنَ ۝٣ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝٤ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ

تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ پھر سن لو! اس کا انجام تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ دیکھو اگر تم کو عاقبت کا یقین ہوتا۔ تو

عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝٥ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝٦ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ

ایسا نہ کرتے۔ تم دوزخ کو ضرور دیکھو گے۔ اور پھر اسے یقین کی آنکھ سے

الْيَقِيْنِ ۝٧ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝٨

دیکھو گے۔ پھر اس دن تم لوگوں سے نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا

ع ۸ / ۲۷

تفسیر

اس سورت کا نام التکاثر اس واسطے رکھا ہے کہ اس سورت میں تکاثر کی برائی مذکور ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ تکاثر سے ایسا ڈرنا چاہیئے۔ جیسے قیامت سے۔ اس واسطے کہ تکاثر ایک بڑا حجاب ہے بندے اور اس کے مطلوب کے درمیان میں۔ اور جو حجاب ہے اس کے پیچھے عذاب ہے +

تین ۳ آیتیں — سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ — ایک ۱ رکوع

وَ۔ قسم۔ تَوَاصَوْا۔ نصیحت کی ایک دوسرے کو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

وَالْعَصْرِ ۝١ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۝٢ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

زمانے کی قسم ہے۔ کہ بے شک آدمی نقصان میں ہے۔ مگر وہ لوگ نہیں جو کہ ایمان لائے۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۥ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣

اور نیک کام کئے اور آپس میں ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی تاکید کرتے رہے۔

ع ۱ / ۲۸

تفسیر

اس سورۃ میں زمانے کی قسم کھائی گئی ہے۔ اسی وجہ سے اس کا نام العصر ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہی لوگ

کامیاب ہو سکتے ہیں جو ان چار باتوں پر عمل کرتے ہیں :-

(۱)۔ خدا پر ایمان لانا۔
(۲)۔ نیک اعمال کرنا۔
(۳)۔ ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کرنا۔
(۴)۔ ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی تلقین کرنا۔

ان میں سے ہر ایک بات اپنی جگہ پر ایسی مفید ہے۔ کہ صرف اسی ایک کو مان لینے اور اس پر عمل کرنے سے دنیا کی سب بُرائیاں دُور ہو جائیں۔ اگر لوگ خدا ہی کو صحیح معنوں میں ماننے لگیں۔ تو روئے زمین کی سب برائیاں دور ہو جائیں۔ کیونکہ جو خدا کو مانتا ہے۔ گویا اس کے حکم کو بھی مانتا ہے۔ اور اس کا حکم بھی ہے۔ کہ دُنیا میں نیکیاں کرو اور برائیوں سے بچو۔ یا صرف نیک اعمال ہی کرنا شروع کر دیں۔ تو بھی روئے زمین کے تمام فسادات کا خاتمہ ہو جائے +

یا ایک دوسرے کو ٹھیک باتوں کی تلقین کرتے رہیں تو بھی یہی نتیجہ برآمد ہو سکتا۔

فائدہ

اس سورۃ سے قرآن حکیم کی فصاحت و بلاغت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کتنے مختصر الفاظ میں کیسے عظیم الشان مضامین اور کیسی حکمت و دانش کی باتیں بیان کر دی ہیں +

نو آیتیں سُورَۃُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

هُمَزَةٍ۔ عیب کرنے والا۔ لُمَزَةٍ۔ غیبت کرنے والا۔ عَدَّدَهٗ۔ گن گن کر رکھا۔
اَخْلَدَهٗ۔ ہمیشہ رکھا۔ لَيُنْبَذَنَّ۔ ضرور ڈالا جائیگا حُطَمَةِ۔ روندنے والی۔ مراد دوزخ
مُوْقَدَةُ۔ سلگائی ہوئی۔ تَطَّلِعُ۔ چڑھ آتی ہے۔ مُؤْصَدَةٌ۔ دروازہ بند کی ہوئی۔
عَمَدٍ۔ ستون۔ مُمَدَّدَةٍ۔ لمبے لمبے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝١ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّ

ہر طعنہ زن اور غیبت کرنے والے کی خرابی ہے جو مال جمع کرتا ہے اور اُسے

عَدَّدَهٗ ۝٢ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝٣ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ

گن گن کر رکھتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے دنیا میں ہمیشہ زندہ رکھے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ وہ تو حطمہ میں

فِي الْحُطَمَةِ ۝٤ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥ نَارُ اللّٰهِ

ڈالا جائے گا۔ اور تمہیں کیا معلوم ہے کہ حطمہ کیا ہے؟ اللہ کی سلگائی ہوئی

الْمُوْقَدَةُ ۝٦ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ۝٧ اِنَّهَا

آگ ہے۔ جو سینوں تک چڑھ آئے گی۔ وہ ان پر

عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝٨ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝٩

دروازوں میں بند کی ہوئی ہوگی۔ اور وہ لمبے لمبے ستونوں کی شکل میں بھڑک رہی ہوگی۔

ع ۱/۹ ۲۹

تفسیر

اس سورۃ میں ہمزہ کا لفظ ہے۔ جس کی وجہ سے سورت کا نام ہمزہ ہوا۔ خدا تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ طعنہ زنی اور غیبت بہت بُری چیزیں ہیں۔ ان سے بچنا ضروری ہے۔ پھر بتایا ہے کہ جو شخص مال کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتا۔ بلکہ کنجوس لوگوں کی طرح اسے گن گن کر جمع کرتا رہتا ہے۔ وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اس کے بعد دوزخ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

فائدہ

مال وُہی کام آنے والا ہے جو راہِ خدا میں خرچ کر دیا گیا۔ اور جو مال اپنے پاس جمع کر رکھا ہے وُہ کام نہیں آئے گا۔ اس لئے ہمیشہ نیک کاموں میں پیسے خرچ کر دینے چاہئیں۔ خود اپنے اہل و عیال کو کپڑے بنا دینا بھی حدیث کی رُو سے صدقہ ہے۔ اور اس کا بھی ثواب ملتا ہے۔

پانچ آیتیں سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

فِیْل۔ ہاتھی۔ تَضْلِيْل۔ گمراہی۔ سِجِّيْل۔ کنکر۔

مَّاْكُوْل۔ کھایا ہوا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔ نہایت مہربان اور رحم کرنے والے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱ اَلَمْ يَجْعَلْ
اے محمدؐ! کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ خدا نے ہاتھی سواروں کے ساتھ کیسی کی؟ کیا اُن کی چالوں پر

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝۳ تَرْمِيْهِمْ
پانی نہیں پھیر دیا؟ یوں کہ ان پر خدا نے فوج کی فوج پرندے بھیج دیئے۔ جو اُن پر پتھریلی

بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝۵
کنکریاں پھینکتے تھے۔ اور اس طرح اُن کو کھائے ہوئے چارے کی طرح کر دیا۔

ع ۱ ۵ ۲

تفسیر

اس سورۃ میں اصحاب فیل کا ذکر ہے جس کی وجہ سے اس کا نام الفیل ہے۔ اصحاب فیل نے چاہا تھا۔ کہ کعبہ کو ڈھا دیں۔ قصہ یوں ہے کہ ابرہہ نامی بادشاہ یمن کئی سَو ہاتھی لے کر کعبہ پر چڑھ آیا۔ لیکن خدا کی قدرت سے چھوٹے چھوٹے جانوروں نے انہیں کنکریاں پھینک پھینک کر ہلاک کر ڈالا۔

فائدہ

جو شخص حق کی مخالفت کے لئے آتا ہے۔ وہ تباہ ہو کر رہتا ہے۔

فائدہ

حق کے مقابلے میں باطل کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

فائدہ

خدا جب چاہتا ہے تو معمولی سی چیز سے بھی بڑے سے بڑا کام لے سکتا ہے۔ یہ اُس کی قدرت سے بعید نہیں۔

فائدہ

یہ قصہ ایسے لوگوں کے لئے عبرت ہے جو حق کے مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ کہ کہیں خدا آناً فاناً میں انہیں ہی نہ مٹا ڈالے۔

فائدہ

دیکھو! ہاتھی کتنی بُری چیز ہے۔ اور اس کے مقابلے میں ایک معمولی جانور کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ مگر جب خدا کو منظور ہوا۔ تو وُہی معمولی جانور ہاتھی کو ہلاک کر ڈالتا ہے +

چار آیتیں سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

اِيْلٰفِ۔ مانوس کردینا۔ قُرَيْشٍ۔ ایک قبیلے کا نام۔ رِحْلَةَ۔ سفر۔

الشِّتَآءِ۔ جاڑے کا موسم۔ الصَّيْفِ۔ گرمی کا موسم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ① اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ②

قریش کو مانوس کردینے کی وجہ سے یعنی یہ کہ انہیں مانوس کردیا کہ وہ جاڑے اور گرمی میں تجارت کی غرض سے سفر کریں۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ③ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ

اس لئے انہیں چاہیئے کہ اس خانہ کعبہ کے رب کی عبادت کریں۔ وہ جس نے انہیں بھوک کی حالت میں

مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ④

کھانا کھلایا۔ اور خوف سے مطمئن کردیا۔

تفسیر

"قریش" کا نام آنے کی وجہ سے اس سورۃ کا نام القریش ہے۔ قریش عرب کے اس قبیلے کا نام ہے جس میں خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ اور یہ قبیلہ بڑا معزز قبیلہ تھا۔ اور کعبہ کی خدمت انہیں کے سپرد ہونے کی وجہ سے یہ جاڑے اور گرمی میں جہاں چاہتے تجارت کے لئے سفر کرتے۔ ان کی عظمت کی وجہ سے کوئی ان پر ہاتھ نہ اٹھا سکتا تھا۔

اس سورۃ میں خدا نے انہیں اپنے بھی احسانات یاد دلا کر اپنی عبادت کی دعوت دی ہے۔ عرب جیسی بنجر زمین میں انہیں سب طرف سے رزق چلا آتا تھا۔ اور دوسرے حملہ آوروں کا جو عرصہ سے خوف لگا ہوا تھا۔ وہ بھی اسلام کے پھیل جانے کی وجہ سے دور ہوگیا۔

سات آیتیں سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

يَدُعُّ۔ دھکے دیتا ہے۔ الْمَاعُوْنَ۔ برتنے کی چھوٹی چھوٹی چیزیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِىْ يَدُعُّ

اے محمدؐ! کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جو قیامت کے دن کو جھٹلاتا ہے؟ پس یہی ہے جو یتیم کو دھکے

الْيَتِيْمَ ۝٢ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ

دیتا ہے۔ اور خود تو کیا کھلانا دوسروں کو بھی مسکین کو کھانا کھلانے کی رغبت نہیں دلاتا۔ پس اُن نماز پڑھنے

لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥

والوں کی خرابی ہے۔ جو اپنی نمازوں کی حقیقت ہی سے بے خبر ہیں۔

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧

وہ جو ریاکاری کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو برتنے کی چیزیں نہیں دیتے۔

ع ۱ ۳۲

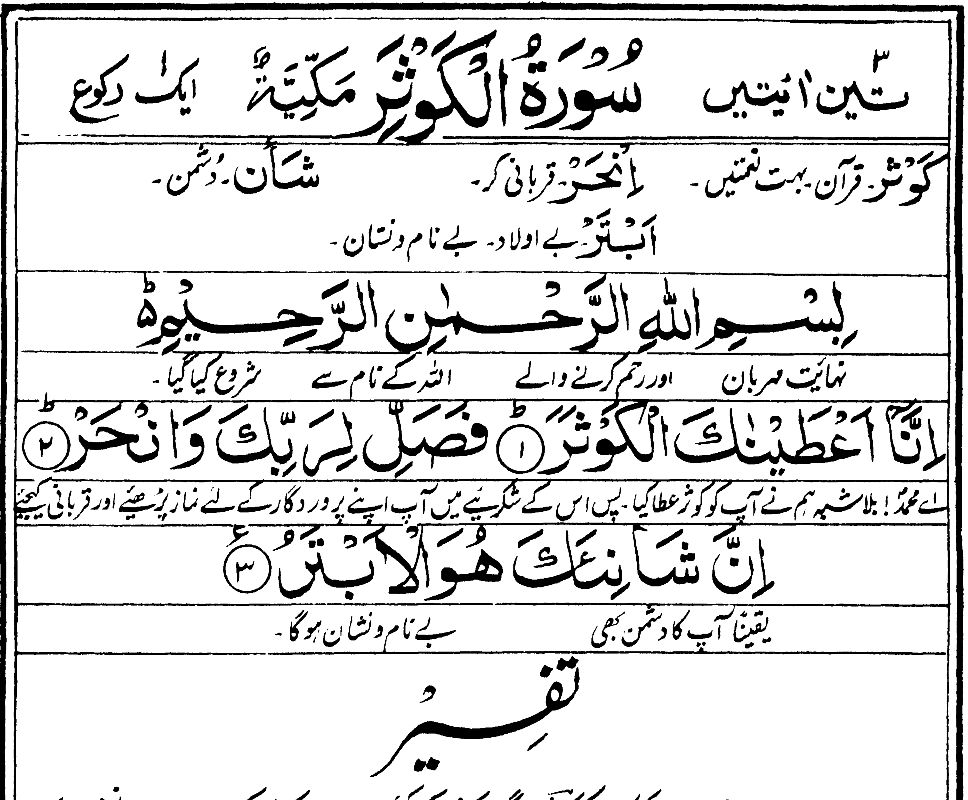
تفسیر

اس سورۃ کے اخیر میں لفظ "ماعون" آنے کی وجہ سے اس کا نام الماعون ہوگیا۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن جو جھٹلاتا ہے۔ اُس کا بُرا حال ہوگا۔ اور جو یتیم پر مہربانی کرنے کی بجائے اُسے دھکے دے۔ اور دوسروں کو مسکینوں کو کھانا کھلانے کی رغبت نہ دلائے تو وہ بہت بدنصیب ہوگا۔ قیامت میں اس کا یہی حال ہوگا۔

پھر نماز پڑھنے والوں کو تنبیہ ہے کہ دل لگا کر اور سوچ سوچ کر نماز پڑھیں۔ پھر دکھاوے سے منع کیا گیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ معمولی معمولی برتنے کی چیزیں ایک دوسرے کو دینے سے رُکنا نہیں چاہیئے۔

اس سورۃ میں اخلاق کی تعلیم ملتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مذہب کی بھی۔ اور اسی کے ساتھ اعتقادات کی بھی۔

سب سے اوّل قیامت پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔ جسے قیامت پر اعتقاد ہوگا وہ ضرور اچھے عمل کرے گا۔ اچھے عمل کرنے مذہب سکھاتا ہے۔ اور سب سے بہتر عمل نماز ہے۔ پھر ساتھ ہی یہ بھی ہے۔ کہ جو عمل دکھاوے کے لئے ہوگا، قابلِ قبول نہ ہوگا +



تین ۳ آیتیں سُوْرَۃُ الْکَوْثَرِ مَکِّیَّۃٌ ایک ۱ رکوع

کوثر۔ قرآن۔ بہت نعمتیں۔ اِنْحَرْ۔ قربانی کر۔ شَانِئَ۔ دشمن۔
اَبْتَرُ۔ بے اولاد۔ بے نام ونشان۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع کیا گیا۔ اللہ کے نام سے اور رحم کرنے والے نہائیت مہربان

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (۱) فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (۲)
اے محمدؐ! بلاشبہ ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا۔ پس اس کے شکریے میں آپ اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے

اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ (۳)
یقیناً آپ کا دشمن بھی بے نام ونشان ہوگا۔

ع ۳ / ۳۳

تفسیر

اِس سورۃ میں بتایا ہے۔ کہ آپ کو کوثر دیا گیا۔ کوثر کے کئی معنے ہیں۔ کوثر کے معنے بہت سی نعمتیں بھی ہیں۔ اور اُس حوض کوثر کی طرف اشارہ بھی ہے جو جنت میں ہوگا۔ لیکن سب سے زیادہ مناسب معنی خود قرآن ہے کیونکہ دنیا و آخرت کی کونسی نعمت عظمیٰ اس کا مقابلہ کرسکتی ہے۔ جس پیغمبر اور جس اُمت کو قرآن جیسی عظیم الشان کتاب مل گئی۔ اُسے تو دین و دُنیا کی سب نعمتوں سے بے پرواہ ہو جانا چاہیئے۔ اور اسی کی طرف لگ جانا چاہیئے اور کسی طرف خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔

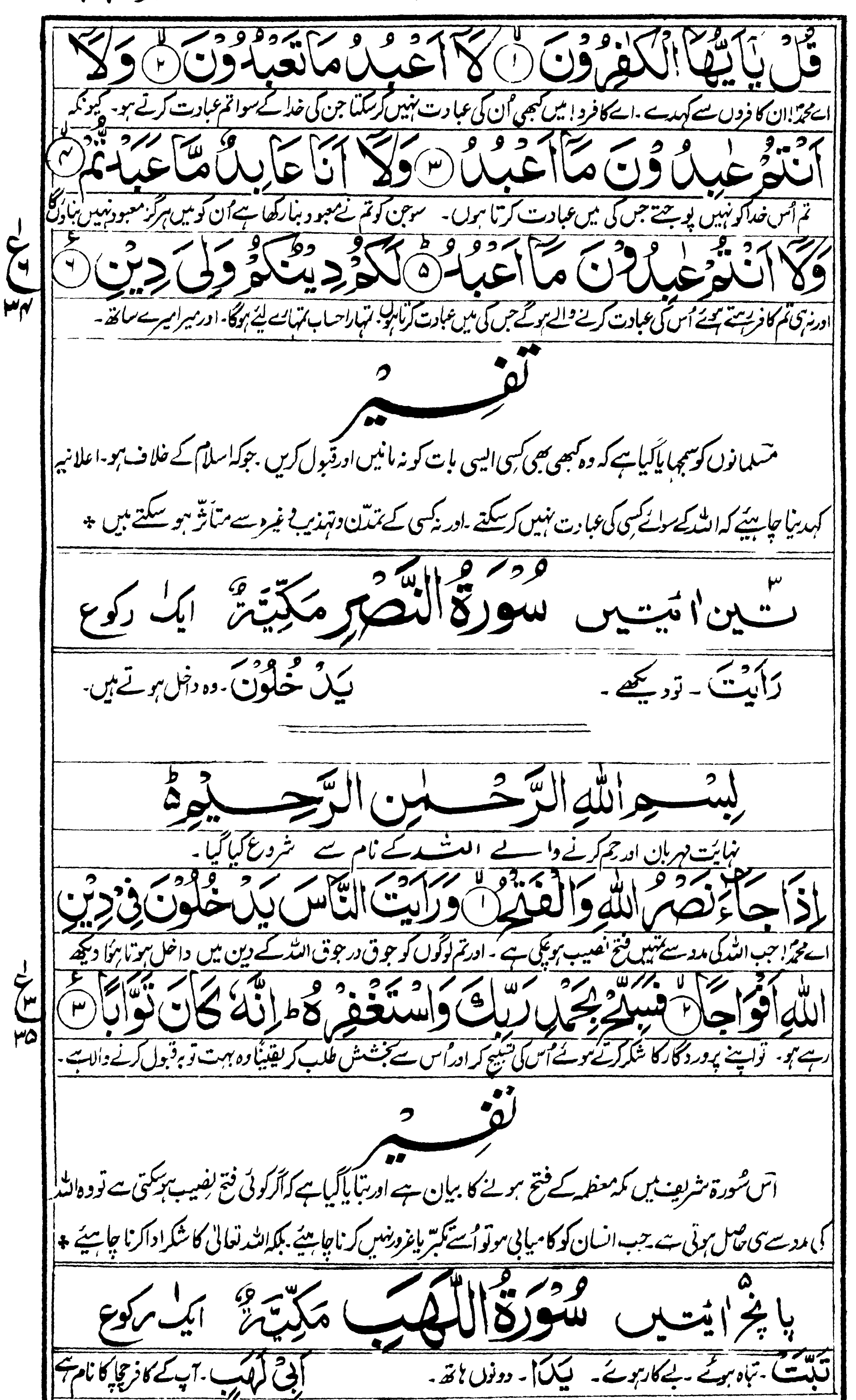
قربانی کرنا اور نماز پڑھنا اسلام کے دو اہم فریضے ہیں۔ جن سے خدا کی کامل اطاعت اور بندے کی پوری عبدیت کا اظہار ہوتا ہے۔

اس کے بعد بتایا ہے۔ کہ آپ کے دشمن جو آپ کو بے نام و نشان کرنا چاہتے ہیں۔ وُہ خود ہی بے نام و نشان ہوں گے۔

چھ ۶ آیتیں سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ مَکِّیَّۃٌ ایک ۱ رکوع

عَبَدْتُّمْ۔ تم نے عبادت کی۔ تم عبادت کرتے ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نہائیت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا



قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝١ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٢ وَلَآ

اے محمدؐ! ان کافروں سے کہدے۔ اے کافرو! میں کبھی اُن کی عبادت نہیں کر سکتا جن کی خدا کے سوا تم عبادت کرتے ہو۔ کیونکہ

اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٣ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝٤

تم اُس خدا کو نہیں پوجتے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ سو جن کو تم نے معبود بنا رکھا ہے اُن کو میں ہرگز معبود نہیں بناؤں گا

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝٥ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝٦

اور نہ ہی تم کافر رہتے ہوئے اُس کی عبادت کرنے والے ہو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارا حساب تمہارے لیئے ہوگا۔ اور میرا میرے ساتھ۔

ع ۶ ۳۴

تفسیر

مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ کبھی بھی کسی ایسی بات کو نہ مانیں اور قبول کریں۔ جو کہ اسلام کے خلاف ہو۔ اعلانیہ کہدینا چاہیئے کہ اللہ کے سوائے کسی کی عبادت نہیں کر سکتے۔ اور نہ کسی کے تمدن و تہذیب وغیرہ سے متاثر ہو سکتے ہیں +

تین آیتیں سُوْرَةُ النَّصْرِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

رَاَيْتَ ۔ تو دیکھے۔ يَدْخُلُوْنَ ۔ وہ داخل ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝١ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

اے محمدؐ! جب اللہ کی مدد سے تمہیں فتح نصیب ہو چکی ہے۔ اور تم لوگوں کو جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہوتا ہوا دیکھ

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝٢ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝٣

رہے ہو۔ تو اپنے پروردگار کا شکر کرتے ہوئے اُس کی تسبیح کر اور اُس سے بخشش طلب کر یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

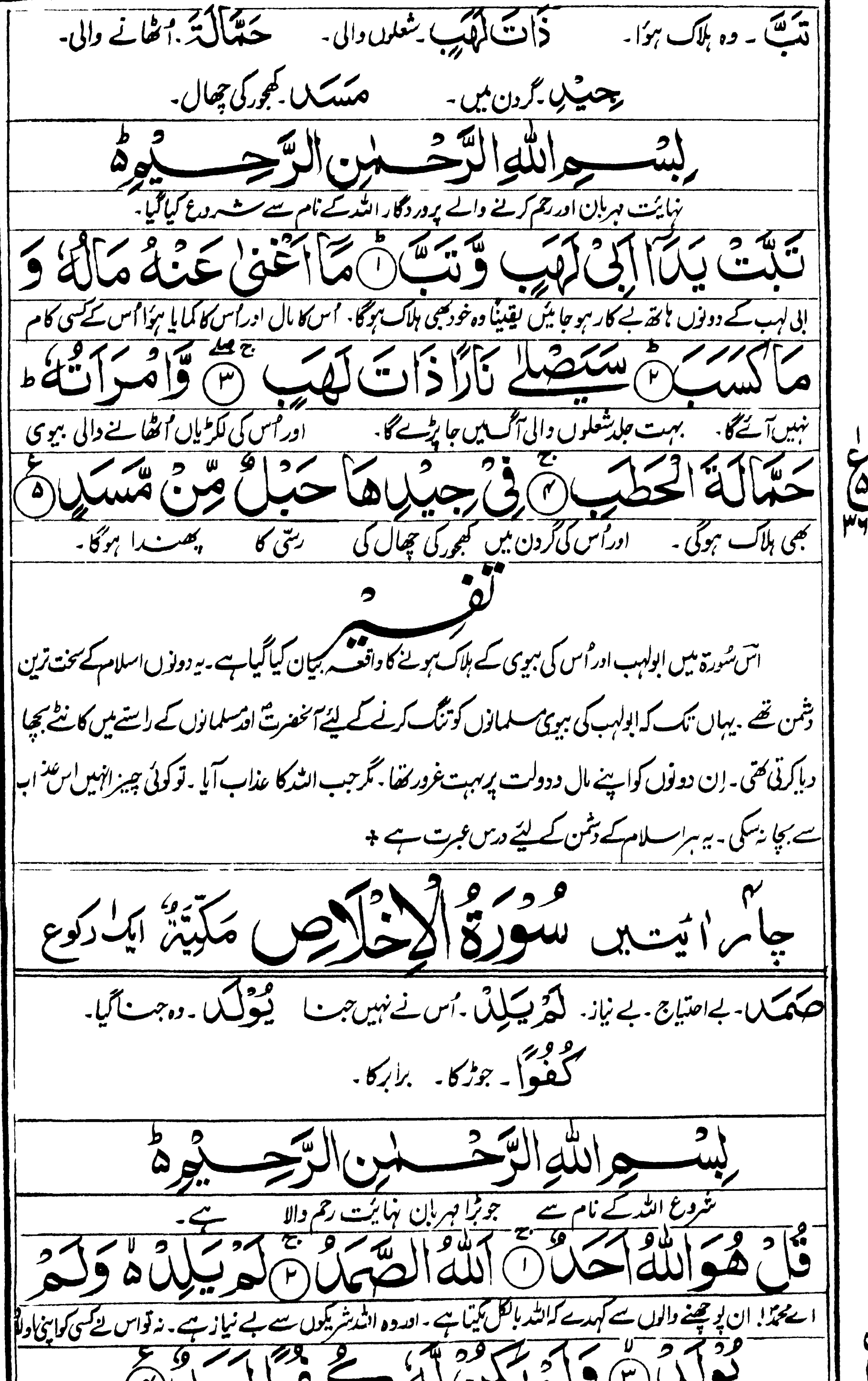
ع ۳ ۳۵

تفسیر

اس سورۃ شریف میں مکہ معظمہ کے فتح ہونے کا بیان ہے اور بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی فتح نصیب ہو سکتی ہے تو وہ اللہ کی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ جب انسان کو کامیابی ہو تو اُسے تکبر یا غرور نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے +

پانچ آیتیں سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ ایک رکوع

تَبَّتْ ۔ تباہ ہوئے۔ بے کار ہوئے۔ يَدَآ ۔ دونوں ہاتھ۔ اَبِيْ لَهَبٍ ۔ آپ کے کافر چچا کا نام ہے۔



تَبَّ ۔ وہ ہلاک ہوا۔ ذَاتَ لَہَبٍ ۔شعلوں والی۔ حَمَّالَۃَ ۔اٹھانے والی۔

جِیۡدِ ۔گردن میں۔ مَسَدٍ ۔کھجور کی چھال۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نہایت مہربان اور رحم کرنے والے پروردگار اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّ تَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَ

ابی لہب کے دونوں ہاتھ بے کار ہو جائیں یقیناً وہ خود بھی ہلاک ہوگا۔ اس کا مال اور اس کا کمایا ہوا اس کے کسی کام

مَا کَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ ﴿۳﴾ وَّ امۡرَاَتُہٗ ؕ

نہیں آئے گا۔ بہت جلد شعلوں والی آگ میں جا پڑے گا۔ اور اس کی لکڑیاں اٹھانے والی بیوی

حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ ﴿۴﴾ فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿۵﴾

بھی ہلاک ہوگی۔ اور اس کی گردن میں کھجور کی چھال کی رسی کا پھندا ہوگا۔

ع ۱ ۵ ۳۶

تفسیر

اس سورۃ میں ابولہب اور اس کی بیوی کے ہلاک ہونے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ دونوں اسلام کے سخت ترین دشمن تھے۔ یہاں تک کہ ابولہب کی بیوی مسلمانوں کو تنگ کرنے کے لیئے آنحضرتؐ اور مسلمانوں کے راستے میں کانٹے بچھا دیا کرتی تھی۔ ان دونوں کو اپنے مال و دولت پر بہت غرور تھا۔ مگر جب اللہ کا عذاب آیا۔ تو کوئی چیز انہیں اس عذاب سے بچا نہ سکی۔ یہ ہر اسلام کے دشمن کے لیئے درس عبرت ہے +

چار آیتیں سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاصِ مکیۃ ایک رکوع

صَمَدُ ۔بے احتیاج۔ بے نیاز۔ لَمۡ یَلِدۡ ۔اس نے نہیں جنا یُوۡلَدۡ ۔وہ جنا گیا۔

کُفُوًا ۔جوڑ کا۔ برابر کا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ

اے محمدؐ! ان پوچھنے والوں سے کہدے کہ اللہ بالکل یکتا ہے۔ اور وہ اللہ شریکوں سے بے نیاز ہے۔ نہ تو اس نے کسی کو اپنی اولاد

یُوۡلَدۡ ﴿۳﴾ وَ لَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

کی طرح جنا ہے نہ ہی وہ کسی کو جنا گیا ہے۔ اور دیکھو کوئی اس کے برابر ہو ہی نہیں سکتا۔

ع ۱ ۴ ۳۷

تفسیر

اِس سُورت کا نام سورۃ اخلاص اس لیئے ہے کہ اس میں اللہ تعالےٰ کو شرک سے خالص کر کے دکھایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے اُس کا شریک ہونا اس لیئے محال ہے کہ اوّل تو اُسے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں جو کسی کو اپنے کام میں شریک کرے۔ دُوسرا جب کوئی اُس سے پیدا نہیں ہُوا۔ تو اُس کی صفتوں والا بھی کوئی نہیں ہوسکتا۔ پھر اس کے بعد کسی نے اُسے جنا بھی نہیں جسے اُس کا ہم پلّہ سمجھا جائے۔ اس سُورت میں سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ اس کے مختصر الفاظ میں پہلے تو مشرکوں کی تردید کر دی گئی ہے۔ اور بعد عیسائیوں اور یہودیوں وغیرہ کی۔ اور یہی قرآن کا اعجاز ہے کہ چند لفظوں میں بڑے سے بڑے مضمون کو ادا کر دیتا ہے +

پانچ ۵ آئیتیں — سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ — ایک ۱ رکوع

غَاسِقٍ ۔ تاریکی میں آنے والا۔ وَقَبَ ۔ وہ چھا جائے۔ نَفّٰثٰتِ پھونکنے والیاں جادوگرنیاں۔

عُقَدِ ۔ گرہوں۔ حَاسِدٍ ۔ جلنے والا۔ حَسَدَ ۔ وہ حسد کرے۔ جلے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ

اے محمدؐ! کہدے کہ میں اُس پروردگار کی پناہ پکڑتا ہوں جو کہ صبح کا پیدا کرنے والا ہے۔ جو کچھ بھی اُس نے پیدا کیا ہے میں اُس کی بُرائی سے

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿۴﴾

اور اندھیری رات کی بدی سے جب وہ چھا جائے۔ اور گنڈوں پر پھونکنے والی جادوگرنیوں کی بُری حرکتوں سے بھی۔

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

اور حسد کرنے والے کی بدی سے بھی جب کہ وہ حسد کرے اُس پروردگار کے پاس پناہ لیتا ہوں۔

ع ۵ ۳۸

تفسیر

اِس سورۃ میں انسان کو آنحضرتؐ کی زبانی سکھلایا گیا ہے کہ وہ ہر قسم کی بدی سے محفوظ رہنے کے لیئے صرف اللہ ہی کی پناہ پکڑے کیونکہ سب کا خالق وہی ہے اور سب پر غالب ہے کوئی جادو وغیرہ اُس کے حکم کے بغیر اثر نہیں کرسکتا۔ اور کوئی انسان کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ کی مرضی نہ ہو۔ نیز اس سُورت سے جہاں حاسد کے حسد سے پناہ مانگی گئی ہے وہاں یہ بھی نصیحت ملتی ہے کہ حسد ایک بہت بُری چیز ہے۔ اس سے خود بھی بچنا چاہیئے :.

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ

چھ ۶ آیتیں — ایک ۱ رکوع

وَسْوَاسِ۔ وسوسہ ڈالنے والا۔ وہم ڈالنے والا۔ خَنَّاسِ۔ پیچھے ہٹ جانے والا۔ یُوَسْوِسُ۔ وہ وسوسہ ڈالتا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نہایت مہربان اور رحم کرنے والے اللہ کے نام سے شروع کیا گیا۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾

اے محمدؐ! کہدو کہ میں اُس پروردگار کے پاس پناہ لیتا ہوں جو کہ تمام انسانوں کا پالنے والا ہے۔ تمام انسانوں کا بادشاہ ہے۔ تمام لوگوں کا

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۥ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ

معبود ہے۔ میں اُس وسوسہ ڈالنے والے کی بُرائی سے اُس کے پاس پناہ لیتا ہوں۔ جو کہ وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے جو کہ تمام

فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

لوگوں کے دلوں میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے۔ یہ وسوسہ ڈالنے والا جنّوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے میں سب سے اُس پروردگار کے پاس پناہ لیتا ہوں۔

ع ۱ / ۶ / ۳۹

تفسیر

اِس سُورۃ میں بتایا گیا ہے کہ جب لوگوں کا اصلی پالنے والا۔ اُن کا بادشاہ۔ اور اُن کا معبود صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے تو ہمیں ہر طرح کے انسانوں کے شر سے اُسی کے پاس پناہ لینی چاہیئے۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالنے والے انسان بھی ہوتے ہیں۔ اور شیطان بھی اور اِن سب کے شر سے محفوظ رہنے کی ایک ہی سُورت ہے کہ انسان اللہ کی پناہ میں آجائے اور اللہ کی پناہ اُسے ٹھیک طور پر تب ہی حاصل ہو سکتی ہے جب وہ اُس کے احکام کی تابعداری کرے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اُس کے احکام کی تابعداری کریں۔ اور ہر طرح کے دینی اور دُنیاوی شر سے محفوظ رہیں +

دُعَاءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَاجْعَلْهُ لِيْ

الٰہی قبر میں میری وحشت کو دُور فرما۔ اور مجھے قرآن عظیم کے طفیل اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ اور قرآن کو میرے لیے

اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ

پیشوا نور ہدایت اور رحمت بنا۔ الٰہی مجھے وہ یاد دلا دے جو میں اس میں سے بھول گیا ہوں اور اس کا علم دے جسے میں اس میں سے نہیں جانتا

وَارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَاٰنَاۗءَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

اور مجھے رات اور دن کے ہر وقت اس کی تلاوت کی توفیق دے۔ اور اے رب العلمین! اسے میرے لیئے حجت قرار دے۔ آمین۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

مطبوعہ فیروز پرنٹنگ ورکس ۱۹ سرکلر روڈ لاہور باہتمام عبدالحمید خاں مینجر (ماہ جولائی ۱۹۳۷ء عیسوی)